CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جملہ حقوق محفوظ

سُرمۂ مُفت نظر ہوں۔ میری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشمِ خریدار پہ احسان میرا

# شعارِ ادب

مُصنّفہ
پروفیسر رامدتّہ مل سچدیو ایم۔ اے
ڈی۔ اے۔ وی کالج۔ لاہور
آتھر آف "ڈراماپرشین گرامر اینڈ ٹرانسلیشن"۔ "ڈراماپرشین گائیڈ"۔ "ترجمہ حکیم نباتات"
"دیوانِ حالی معہ شرح"

سنہ ۱۹۴۴ء

رادرس پبلشرز۔ موہن لال روڈ لاہور
اینڈ
ہال بازار۔ امرتسر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کاپی رائیٹ

پہلا ایڈیشن ــــــــــ سنہ ۱۹۴۲

دوسرا ایڈیشن ــــــــــ سنہ ۱۹۴۴

قیمت ۵ر

باہتمام لالہ موتی رام [illegible] روڈ لاہور میں چھپوا کر لالہ بھگت رام نے موہن لال روڈ لاہور سے شائع کیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سرمۂ مفت نظر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشمِ خریدار پہ احساں میرا

# عرضِ حال

[illegible]

[illegible] کے لکھنے کی [illegible] میں جو شرحیں [illegible] ہیں۔ اُن کے [illegible] پر [illegible] کہ [illegible] ہے کہ [illegible] ادیبوں کو [illegible] نوجوان [illegible] شرحیں لکھ کر [illegible] قیمتی [illegible] کی [illegible] سے پڑھتے ہوئے ہیں۔ ان کی کوئی سطر بھی ایسی نہیں [illegible] غلطیوں [illegible] ہر سطر میں کوئی نہ کوئی خامی [illegible] شکل میں جھانکتی [illegible] آتی ہے۔

اور پھر جو ستیاناس فنِ تحقیق و تالیف کا اِن شارحین نے کیا ہے بس تو یہ ہی بھلی۔ اس لئے اِس قسم کی شرحیں جو طلباء کے ادبی مذاق کی تعمیر کی بجائے اس کی تخریب کا کام کر دیں۔ ان سے بچانے کے لئے [illegible] انہیں اصلی مطالب سے مکمل واقفیت بہم پہنچانے کے لئے ہمیں میدان میں [illegible] پڑا ہے [illegible] بارہ سالہ تعلیمی تجربہ اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ مالی اغراض کو نظر [illegible] ضرورت مند طالب علموں کی صحیح امداد اور رہنمائی کے لئے ایک درست شرح [illegible] اور چونکہ زمانے کی روش اس امر کی مقتضی ہے کہ ہر بات کو یا ہر نظریے کو دلیل اور [illegible] سے ثابت کیا جائے۔ پہلے آپ حصۂ نظم کو لیں۔ یاد رہے کہ نثر کی نسبت نظم کا ترجمہ [illegible] مشکل ہے کیونکہ شعر کو سمجھنے اور اس کے صحیح معنی و مطالب بیان کرنے کے لئے نہ صرف زبان اور [illegible] پر ہی کامل عبور رکھنا کافی اور ضروری ہے بلکہ شاعرانہ مذاق۔ موزونیٔ طبع اور قوتِ تحقیق و تدقیق کا ہونا بھی اشد ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نظم جیسی مہم فقط قیاس، معمولی چھان بین یا [illegible] لغات وغیرہ کی مدد سے بآسانی سر نہیں ہو سکتی [illegible] اس میں کافی غور و خوض اور ادبی کاوش کی ضرورت ہے اور یہی وجہ ہے کہ نام نہاد شارحین نے شعر کی تہ تک پہنچنے کے لئے کاوش سے کام نہیں لیا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اور صرف سطحی مطالعہ کے بل بوتے پر اشعار کی شرح بیان کرتے وقت وہ ادبی، علمی، لفظی اور معنوی غلطیاں
دکھائی ہیں۔ کہ اللہ ہی بچائے۔ چنانچہ مثال کے طور پر ایک صاحب جو اپنے آپ کو ناخدائے ادب کے نام
سے پکارتے ہیں۔ کتاب کے صفحہ نمبر ۲۷۹ پر ساتویں شعر میں جو شاعرانہ قابلیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ ملاحظہ
ہو۔ آپ "رو گشتہ فرزند گمراہی" کا پہلے ہی اردو میں ترجمہ کر کے رکھ دیتے ہیں تاکہ غلط ترجمہ کیا جائے
تو پہچانا بھی نہ سکے۔ اور "رو گشتہ فرزند گمراہی" پڑھنے کی سفارش کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ
"پیارا بیٹا مارا گیا ہے" حالانکہ گمراہی گشتن [illegible] کہیں
کہیں [illegible] چونکہ ترکوں نے بچوں کو [illegible]
نہیں نظر پڑا تھا۔ اس لئے فرزند گمراہی گشتن کا مطلب [illegible]
ایک جگہ اس سے بھی [illegible] قلم دکھایا ہے۔ کتاب [illegible] ۲۸۷ [illegible] شعر [illegible] آپ
"چون قلم گرد [illegible] کار گمراہی [illegible]" کا ترجمہ یوں [illegible] بڑے کام [illegible]
کی طرح سے [illegible] زیادہ [illegible] والا [illegible]
سیدھا ہو جاتا ہے [illegible] کام کے لئے تیار رہتا ہے [illegible] قلم [illegible] زیادہ
صفحہ ۲۹۲ پر تیسرے شعر میں جو گل کھلائے ہیں ملاحظہ ہوں [illegible] گلگون [illegible] کا ترجمہ آپ
"آنسوؤں کا چمکیلا گھوڑا" کرتے ہیں۔ حالانکہ [illegible] گلگون بطور صفت استعمال ہوا ہے
اور اس کا مطلب یہاں خون کے آنسو یا آلودہ آنسو ہیں۔ خدا جانے شیریں کے مشہور گھوڑے گلگون
کی طرح آنسوؤں کا چمکیلا گھوڑا بنا دیا ہے۔
قصیدہ عرفی کے اشعار کا مطلب لکھتے وقت تو شارحین نے اپنی دماغی اختراعات [illegible]
[illegible] حافظ۔ ایک نام نہاد پروفیسر صاحب کی ستم ظریفی دیکھئے کہ صفحہ [illegible]
شاعروں کے قافلہ کو چشم زدن میں ایک "عاقلہ" (آرائش کرنے والی عورت) میں تبدیل کر
دیا ہے حالانکہ ذرا بھی دماغ سوزی کرتے تو شعر کا مطلب صاف نکل آتا۔ مگر ان کو کیا
[illegible] اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے پاس [illegible]
[illegible] کوئی اور [illegible] نکل گئے۔ یا غلط سلط جو دماغ میں آیا لکھ دیا۔ [illegible]
بازار گرم [illegible] کہ میں شاعروں اور شرح کے لئے مشہور ہوں۔ مگر ہمارے نام نہاد پروفیسر
صاحب کے ذہن پر [illegible] اصفہان کا تو خیال پیدا ہی نہیں ہوا۔ اور [illegible] کی مناسبت سے [illegible]
"قافلہ" کو "عاقلہ" میں تبدیل کر دیا ہے جس سے شعر کی تمام خوبی خاک میں مل گئی ہے (تشریح [illegible]

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

شارعِ ادب کا صفحہ ۲۰۴ ملاحظہ ہو)

اور یہ گولڈ میڈلسٹ صاحب جو سچے ادیب ہیں۔ ذرا ان کی گوہر فشانی بلاحظہ ہو۔ کتاب کے صفحہ ۲۸۵ پر شعراء میں شاعر نے تلوار کی تیزی بیان کرنے میں کمال کر دکھلایا ہے۔ مگر آپ ایسے کند ذہن ہیں کہ آپ کو اس بات کا پتہ ہی نہیں چلا۔ کہ عرفی کا ممدوح کون ہے؟ اور ایسی تیز تلوار کس کی ہو سکتی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ شاعر کا اشارہ اپنے ممدوح حضرت علی اور اس کی تلوار ذوالفقار کی طرف ہے۔

ع "آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا"

صفحہ ۲۹۴ دوسرے شعر کی تشریح ملاحظہ ہو۔ ہمارے سفینۂ ادب کے سب سے بڑے ناخدا اس شعر کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ اس کی تلوار کے دستے نے جو کہ سخت لوہے کا بنا ہوا ہے۔ مدت سے کہا کہ مجھ میں کھُد میں گیا۔ کہ دشمن کے پرَوں کے پرے توڑ ڈالے"۔ موج بہ موج کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ دشمن کی فوج کی صف بہ صف پرُوں کے پرے۔ کئی دستے۔ فوجوں کی فوجیں۔ سرعت فہم دیکھئے کہ اول تو تیغ کا اشارہ سمجھنے سے قاصر تھے "اجل" نے اور بھی الجھن میں ڈال دیا۔ اور موج بہ موج کو فوج بہ فوج پڑھ کر اپنا الو سیدھا کر لیا اور آگے نکل گئے۔ پڑھنے والا بیچارہ لاکھ سر پٹکے مطلب ندارد۔ اور شعر کا تو بیڑا غرق کیا ہے کہ عرفی کی روح بھی تڑپ کر رہ گئی ہوگی۔ مطلب تو صاف تھا۔ کہ حضرت علی کی مشہور تلوار (ذوالفقار) کی چمک کے خوف سے سمندر میں بھی لہروں کا طوفان اٹھنے لگ گیا۔

یاد رہے کہ عام طور پر لوگ کیا کرتے ہیں جب مشکل پیش آتی۔ تو اول تو نظر انداز کر کے آگے نکل گئے یا معمولی کاوش سے جو مطلب سمجھ میں آیا لکھ دیا۔ طالب علم کون سے بڑے عالم ہیں جو ان کی داد [illegible] اس لئے بندہ نے جہاں تک ہو سکا ہے ہر ایک لفظ کی مکمل تفسیر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ باوجود کاغذ کی مہنگائی اور نایابی کے بھی جائز اور ضروری طوالت سے دریغ نہیں روا رکھا گیا۔ اور سب سے اہم اور ضروری بات جو فارسی رسم الخط میں لکھی جانے والی درسی کتب میں پائی جاتی ہے وہ ہے متن کی غلطیاں۔ کیونکہ معمولی زیر زبر کے غلط پڑھے جانے سے سارا مفہوم بدل جاتا ہے اور ہمارے شارحین اول تو [illegible] کے بدل [illegible] کو شش [illegible] نہیں کرتے اور ایسی کوشش اتفاق سے کوئی مسودہ مل بھی گیا ہے۔ تو زحمت گوارا نہیں کرتے۔ ایک صحیح [illegible] کے لیے سوائے ان اغلاط کے درست کرنے کے اور کوئی چارہ ہی نہیں۔ اور بحیثیت ایک [illegible] طلباء کی ضروریات اور ان کی مشکلات پوشیدہ نہیں۔ اس لیے ان کی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے بندہ نے [illegible] تہذیب کی اور مشکل عبارات کی تشریح و توضیح میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اشعار کی تشریح میں بندہ نے بہت تحقیق و تنقید سے کام لینے کے علاوہ طرزِ بیان میں زبان بھی نہایت ہی سادہ اور سلیس استعمال کی ہے اور طلبار کے لئے سرسری مطالب کے ساتھ ساتھ اشعار میں صنائع لفظی و معنوی کی پوری پوری وضاحت کرتے ہوئے فارسی شعر و شاعری کو اور بھی زیادہ دلچسپ بنا دیا ہے۔ اور فارسی اشعار کو زود فہم بنانے کے لئے جا بجا اردو کے نہایت ہی اموزوں اور برمحل اشعار دیئے گئے ہیں اور خاص کر دیوان حالی میں سے انتخاب کئے گئے ہیں۔ تاکہ طلبار کو یاد کرنے میں سہولت ہو حصۂ نظم میں اور بھی جگہ جگہ شارحین نے غلطیاں کی ہیں مگر اب مزید بیان کرنے سے انتہائی دکھ ہوتا ہے۔ اور "شعاع ادب" میں ان اغلاط کا ذکر کر دیا گیا ہے جس کے بہترین منصف خود ناظرین ہوں گے۔

حصۂ نثر کے بارے میں صرف اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہے کہ متن کو مستند لغات کی مدد سے درست کیا گیا ہے اور مشکل عبارات کی پوری طرح سے توضیح کی گئی ہے۔ کتاب مرتب کرتے وقت مندرجہ ذیل کتابوں سے پوری پوری مدد لی گئی ہے:۔

لغات فیروزی۔ بہار عجم۔ تاریخ ادبیات ایران مولفہ استاد براؤن۔ شعر العجم مولینا شبلی نعمانی۔ سخندان فارس مولینا آزاد۔ دیوان حالی۔ دیوان غالب۔ سخنوران ایران در عصر حاضرہ وغیرہ وغیرہ۔

آخر میں کمترین کی درخواست ہے کہ بندہ یہ دعوے کرنے کی گستاخی نہیں کرتا۔ کہ اس کی شرح میں شارح، کاتب یا پریس سے کوئی غلطی نہیں رہ گئی۔ اور غلطیوں سے تو مرف خدائے پاک کی ذات ہی ہمارے نام نہاد پروفیسر کا وجود۔ ورنہ انسان تو کوئی بھی ایسا نہیں جو غلطی نہ کرے۔

مجھے یقین واثق ہے کہ اساتذہ کرام اور عزیز طالب علم "شعاع ادب" کا مطالعہ کرتے وقت ضرور محسوس فرمائیں گے۔ کہ شارح نے کتاب کو ہر پہلو سے مفید مطلب اور بہترین بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس لئے میری عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ "شعاع ادب" کی تابناک تنویر کی وساطت سے سفینۂ ادب کو مشکلات کی تاریک چٹانوں اور طوفانوں سے بچا کر ساحلِ مقصود تک لے جاؤ۔

نیازمند

رام دتہ مل سچدیو

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# فہرست مضامین

## حصۂ نظم


| نمبر شمار | نام مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | انتخاب از تحفتہ المجیب فخری | ۱ |
| ۲ | انتخاب از قصائد سعدی | ۷۳ |
| ۳ | قصیدۂ انوری معروف بہ "اشک ہائے خراسان" | ۱۶۹ |
| ۴ | قصائد عرفی | ۱۹۰ |
| ۵ | حکیم فرخی سیستانی | ۲۰۴ |
| ۶ | ترجیع بند محتشم کاشی | ۲۲۵ |
| ۷ | انتخاب از شاہنامہ فردوسی | ۲۴۶ |
| ۸ | مقطعات و منقطعات | ۳۲۰ |
| ۹ | رباعیات | ۳۴۶ |
| ۱۰ | از مجلۂ آئندہ | ۳۵۱ |
| ۱۱ | از ادبیات ایران جدید | ۳۵۴ |


CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

| نمبرشمار | نام مضمون | صفحه |
|---|---|---|
| ۱۲ | از پیامِ مشرق | ۳۶۴ |
| ۱۳ | از دیوانِ پروین اعتصامی | ۳۶۷ |
| ۱۴ | از کتاب سخنورانِ ایران | ۳۸۰ |
| ۱۵ | از سخنورانِ دورانِ پهلوی | ۳۸۷ |
| | حصّۂ نثر | |
| ۱ | انتخاب از اخلاقِ محسنی | ۱ |
| ۲ | انتخاب از درة الاخبار و لمعة الانوا | ۱۳ |
| ۳ | انتخاب از گنج دانش | ۱۶ |
| ۴ | انتخاب از تزکِ بابری | ۳۹ |
| ۵ | انتخاب از کلیله دمنه بهرام شاهی | ۵۶ |
| ۶ | لطائف الطوائف | ۶۵ |
| ۷ | انتخاب از نگارستان | ۹۴ |
| ۸ | انتخاب از منتخب التواریخ | ۱۲۵ |
| ۹ | انتخاب از سفرنامۂ ناصر خسرو علوی | ۱۴۰ |


CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# اِنتخاب از تحفۃ الحبیب فخری

## ۱۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں

(۱) اے دوست ہمارے شوق اور صبر کی انتہا ہو چکی ہے۔ اگر تجھے کچھ صبر و تحمّل کی طاقت ہو تو ممکن ہے۔ کم از کم ہم ہیں تو اب برداشت کی طاقت نہیں رہی۔

مشتاقی از مشتاق (شوق رکھنے والا) شوق۔ اِشتیاق رکھنا۔ از حد گذشتن حد سے گذر جانا۔ کسی چیز کا پیمانہ لبریز ہو جانا۔ شکیب۔ صبر۔ تحمّل۔ طاقت ضبط۔ خاموشی کے ساتھ سختیوں کو برداشت کرنا۔

تشریح:۔ عاشق اپنے دوست کی تغافل شعاری اور سنگدلی کی شکایت کرتے ہوئے اُس سے کہہ رہا ہے۔ کہ اے دوست تیرے ہجر میں ہم صبر و تحمل سب کچھ کھو چکے ہیں۔ اور تیرے وصل کے لئے سخت بے قرار ہیں۔

؎ تم نے کیوں وصل میں پہلو بدلا — کس کو دعویٰ ہے شکیبائی کا (حالی)

(۲) کبھی تو ہمارے حال پر بھی مہربانی اور کرم کی نگاہ ڈال۔ کیونکہ بادشاہوں کے دسترخوان سے فقیر کو تھوڑی بہت خیرات مل ہی جایا کرتی ہے۔

احسان۔ مہربانی۔ عنایت۔ کرم۔ گز۔ کہ از۔ خوان۔ لکڑی کا تھال یا سینی جس پر کھانا چنا جاتا ہے۔

تشریح:۔ عاشق ایک گدا کی حیثیت سے اپنے دوست سے وصال کی بھیک مانگ رہا ہے۔ کیونکہ عاشق کے لئے وصل کی نعمت دنیا کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔

؎ ہم پہ بھی ہو حسن کی خیرات ذرا — جن کو دیتا ہے خدا راہِ خدا دیتا ہے

(۳) تیرے بغیر مجھے اپنی زندگی کچھ بے مزہ اور پھیکی سی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ دوستوں کے بغیر زندگی میں کوئی آرام و آسائش نہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

آسائش۔ آرام۔ راحت۔ چین۔ آسائشتی میں یائے تنکیر ہے۔ بقا۔ زندگانی۔
زیست۔ جینا۔
تشریح:۔ دوستوں کے بغیر زندگی نہایت ہی بدمزہ اور پھیکی سی ہوتی ہے۔ اور دوست ہمساری تکالیف کو دور کر کے ہماری زندگی کو بامزہ اور خوشگوار بنا دیتے ہیں۔
(۴) جب بادشاہ اپنے دربار کے خدمتگاروں پر غصہ میں آجاتا ہے۔ تو اُن کی سزا کا حکم تو ضرور جاری کر دیتا ہے۔ مگر اُس کی سزا کی کوئی حد بھی ہوتی ہے۔
سلطان۔ بادشاہ۔ خشم گرفتن۔ ناراض ہونا۔ غصے میں آجانا۔ حکمش رسد۔ اُسے سزا دینے کا اختیار یا جاتا ہے۔ وہ حکم سزا کا حق رکھتا ہے۔ حدی۔ کوئی حد۔ جفا۔ ظلم۔ ستم۔
تشریح:۔ شاعر کا مطلب ہے کہ جرم اور سزا میں کوئی نہ کوئی مناسبت ضرور ہونی چاہیئے۔ جس قسم کا جرم ہو اسی قسم کی سزا ہونی چاہیئے۔ سنگین جرم کے لئے سخت سزا اور معمولی جرم کے لئے معمولی سزا ہونی چاہیئے۔
(۵) واپس آجا۔ اور میری ایک قیمتی جان کو اپنی خدمت میں لے لے۔ کیونکہ ایک مفلس اور بے سروساماں فقیر اس کے سوا اور کونسی چیز پیش کر سکتا ہے۔
ستاں۔ لے لے۔ فعل امر از ستدن۔ برگ۔ سازوسامان۔ بینوا۔ جس کے پاس پھوٹی کوڑی تک بھی نہ ہو۔ مفلس۔ بے توشہ۔
تشریح:۔ عاشق راہ عشق میں جان جیسی عزیز چیز کو بھی لٹا دینے سے دریغ نہیں کرتا۔

کیا جانتے تھے جائیگا جی اک نگاہ میں ۔۔۔ تھی دل کی احتیاط مگر ہم جان نہ تھا (حالی)

(۶) اے خدا تو عاشق کو صرف اتنی دیر زندگی اور سلامتی عطا فرما۔ کہ وہ اپنے دوست کا دیدار پھر ایک بار کر سکے۔
آشنا۔ عاشق معشوق۔ دوست۔ فرصت۔ دیر۔ تاخیر۔ مراد جینے کے لئے کچھ وقت یا عرصہ۔
تشریح:۔ عاشق کا مطلب ہے۔ کہ مرنے سے پہلے اپنے پیارے محبوب کو کم از کم ایک بار تو دیکھ لوں ...

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

(۷) اے سعدیؔ بدبختی اور خوش قسمتی کا قلم ازل سے چل چکا ہے۔ اس لیئے جو کچھ بھی تجھے پیش آئے۔ تو قضا و قدر کے سامنے اپنی گردن جھکا دے۔ اور سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے راضی بہ رضا باش۔

بہ۔ متعلق۔ را۔ سامنے۔

تشریح:۔ مطلب ہے کہ دُکھ اور سکھ انسان کے اختیار کی بات نہیں۔ اِن کا فیصلہ ازل سے ہو چکا ہے۔ ہر ایک شخص کو اپنے نصیبے کے مطابق دکھ اور سکھ حصّہ سے ہی ملتا ہے۔ اِس لئے انسان کو چاہیئے۔ کہ چوں و چرا کرنے کی بجائے اپنی قسمت پر قانع رہے۔

رنج اچھا ہے نہ غم اچھا ہے۔ نہ ملال اچھا ہے — رکھے جس حال میں اللہ وہی حال اچھا ہے

---

## (ب) خواجہ حافظ شیرازی فرماتے ہیں

(۱) اے دِل رکھنے والو! خُدا کے واسطے میری مدد پر آؤ۔ کیونکہ میرا دل میرے قابو سے باہر جا رہا ہے۔ افسوس کہ میرا پوشیدہ راز فاش ہو جائیگا۔

چیزے از دست رفتن۔ کسی چیز کا ہاتھ سے نکل جانا۔ قابو سے باہر ہو جانا۔ صاحبِ دِل۔ دِل رکھنے والا۔ صاحبِ احساس۔ خدا را۔ خدا کے لئے۔ خُدا کے واسطے۔ دردا دریغا۔ ہائے افسوس۔ (غم اور تاسف کے موقع پر بولا جاتا ہے) پنہاں۔ پوشیدہ۔ چھپا ہُوا۔ آشکارا۔ ظاہر۔ عیاں۔ رازِ پنہاں۔ محبوبِ حقیقی کے وصل کا راز جسے صوفی لوگ پوشیدہ رکھا کرتے ہیں۔

گرائمر:۔ "پنہاں" اور "آشکارا" میں صنعت تضاد ہے۔

تشریح:۔ مطلب ہے کہ عاشق کو اپنے دِل پر اختیار نہیں ہوتا اور وہ رازِ اُلفت کو ہزار کوشش کرے تو بھی نہیں چھپا سکتا ہے

تم کو ہزار شرم سہی مجھ کو لاکھ ضبط — اُلفت وہ راز ہے کہ چھپایا نہ جائیگا (حالیؔ)

(۲) ہم وہ ہیں جن کی کشتی ٹوٹ چکی ہے۔ اے بادِ مرادِ چل۔ ممکن ہے یا ہو سکتا ہے کہ ہم دوبارہ اُس آشنا دوست کا دیدار کر سکیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کشتی شکستگاں ۔ وہ لوگ جن کی کشتی ٹوٹ چکی ہے۔ بادِ شرط ۔ بادِ موافق ۔ سازگار ہوا ۔ ایسی ہوا جو کشتی کو منزلِ مقصود تک لے جانے میں مدد کرتی ہے۔

تشریح :۔ محبوبِ حقیقی کے وصال کی اُمید تا دمِ حیات دامنگیر رہتی ہے ۔ اور حسرتِ دیدار تا دمِ مرگ نہیں جاتی ؎

حسرتِ دیدار میں یاں جاں نکلتی ہی نہیں — کاش وہ آئے غیاء موت کی صورت بن کر۔

(۳) آسماں کی دو روزہ محبت فقط ایک من گھڑت قصہ اور دھوکا ہے۔ اے دوست اس موقع کو غنیمت خیال کر اور دوستوں سے نیکی کرنے میں ہرگز دریغ نہ کر۔

گردوں ۔ آسماں ۔ مہر ۔ محبت ۔ اُلفت ۔ افسانہ ۔ قصہ ۔ کہانی ۔ افسوں ۔ جادو منتر ۔ فریب ۔ دھوکا ۔ فرصت شمردن ۔ موقع کا فائدہ اُٹھانا ۔ غنیمت سمجھنا ۔

تشریح :۔ مطلب ہے کہ اس دھوکے باز ستم شعار آسمان کی نوازشات کا کوئی اعتبار نہیں ۔ کیونکہ اس کی سب عنایات وقتی اور عارضی ہوتی ہیں۔ شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے ؎

کہ اعتبار نکند بر مواہبِ نعمت — کہ ہمچو طفل ببخشی و باز بربائی ۔

کیونکہ آج جو عیش و عشرت سے مالا مال ہے ۔ کل وہی غم اور درد سے کراہ رہا ہے۔ اس لئے جہاں تک تجھ سے ہو سکے دوستوں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کر کیونکہ یہی ایک چیز ہے جو ساتھ جائے گی ۔ اور باقی سب چیزیں یہیں رہ جائیں گی ؎

دو روزہ زندگی کو نہ یوں کاٹئے عبث — گر ہو سکے تو طاعت و نیکی میں کاٹ دے

(۴) کل رات گلاب کے پھول اور شراب کی محفل میں بلبل نے کیا ہی میٹھا راگ گایا ۔ "اے مست لوگو صبح کی شراب ذرا جلدی لاؤ"

حلقہ ۔ لفظی معنی چھلا ۔ دائرہ ۔ مگر یہاں مجلس ۔ محفل ۔ گل ۔ شراب ۔ دوش ۔ دی شب کا مخفف ہے ۔ کل رات ۔ ہات ۔ عربی لفظ ہے بمعنی لاؤ ۔ صبوح ۔ صبح کی شراب ۔ ہبّوا ۔ جلدی کرو ۔ ایہا ۔ اے تم ۔ سکارا ۔ سکران کی جمع ہے بمعنی نشہ میں چور ۔ مست ۔ مراد مست لوگ ۔

گرائمر ۔ جس شعر کا ایک مصرع فارسی میں ہو اور دوسرا عربی میں ہو ۔ ایسے شعر میں جو صنعت پائی جاتی ہے ۔ وہ صنعتِ ملمع کہلاتی ہے ۔ اس لئے اس شعر میں بھی صنعتِ ملمع ہے اور [illegible] صنعت ردالعجز علی الصدر [illegible] ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے کہ بُلبل بھی شرابِ محبّت کے نشہ میں مخمور ہے۔ اور وہ بھی نغمۂ اُلفت الاپ رہا ہے۔ تا کہ عاشقانِ حقیقت رُوحانیت کی محفل میں آکر حقیقی محبّت سے بہرہ اندوز ہوں۔

(۵) جمشید کا پیالہ سکندر کا آئینہ ہے۔ اِس میں دیکھ تاکہ تجھ پر دارا کے مُلک کے حالات ظاہر کرے۔

آئینہ سکندر۔ سکندر اعظم نے جب شہر سکندریہ کو تعمیر کیا۔ تو بحیرہ روم کے کنارے ایک بڑا اونچا مینار بنا کر اُس پر ایک بہت بڑا آئینہ اُس کے وزیر حکیم ارسطو نے لگا دیا تھا۔ جس کے ذریعے اہلِ یورپ کے حملہ آوروں کی آمد کا حال معلوم ہو جاتا تھا۔ کیونکہ میلوں ہا میل کے فاصلہ سے سمندر میں آنے والے جہازوں کا عکس آئینہ میں ظاہر ہو کر پتہ دے دیتا تھا۔ یہاں اِنسان کے صاف دِل سے استعارہ ہے۔ کیونکہ اِنسان کا صاف و پاک دِل بھی بمنزلہ آئینہ ہوتا ہے۔ جس میں تمام مشاہدۂ عالم کیا جا سکتا ہے۔ جامِ جم۔ جمشید شاہِ ایران کا پیالہ جو حکمائے ایران نے بنایا تھا۔ کہتے ہیں کہ اُس کے ذریعے آسمان کے ستاروں کے مقام اور اُن کے ذریعے جس چیز کا سوال کیا جائے اس کا انجام احکامِ نجوم کی وساطت سے معلوم ہو جاتا تھا۔ اِس میں وہ دُنیا بھر کی حرکات کا عکس دیکھ سکتا تھا۔ یہاں مراد صوفی کا صاف دِل ہے

(۶) اے ثروت و دولت رکھنے والے بزرگ! اپنی سلامتی کے شکریہ کے عوض میں کِسی دن اس بے سرو سامان فقیر پر مہربانی اور عنایت کر۔

صاحبِ کرامت۔ صاحبِ مرتبہ۔ دولت۔ عظمت اور بخشش رکھنے والا۔ صاحبِ ثروت۔ تفقد۔ از فقد بمعنی کھوئی ہوئی چیز کا ڈھونڈنا۔ غمخوارگی۔ مہربانی۔ دلجوئی۔

گرامر۔ رُوزے اور تفقدے میں یائے وحدت یا تنکیر ہے۔

تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے کہ امیر آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی دولت اور جاہ و مرتبہ کے شکرانہ میں غریب اور نادار مفلسوں کا بھی خیال رکھیں۔ اور در اصل وہی لوگ خوش قسمت اور خوش حال ہُوا کرتے ہیں۔ جو غریبوں کو بھی دیتے ہیں۔ سعدی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ندا شت چشمِ بصیرت کہ گرد کرد و نخورد ‌ ‌ ‌ بَبُرد گوئی سعادت کہ صرف کرد و برار

(۷) دونوں جہانوں کی آسائش ان دو حرفوں کی تفسیر سے واضح ہو

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

جاتا ہے۔ کہ دوستوں کے ساتھ عملی ہمدردی کرو اور دشمنوں کے ساتھ مہربانی اور لحاظ سے پیش آؤ۔

گیتی۔ جہان۔ دُنیا۔ تفسیر۔ شرح۔ کلام کے معنی واضح کرنا۔ کلام الٰہی کی شرح کرنا۔ مُروّت۔ مہربانی۔ احسان۔ مدارا۔ تواضع۔ لحاظ۔ نرمی کا برتاؤ۔ مہربانی۔

تشریح:۔ اگر ہم دونوں جہان کا سُکھ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے۔ کہ دوست و دشمن سب کے ساتھ خندہ پیشانی اور فراخ دلی سے پیش آئیں۔

(۸) تنگدستی یعنی مفلسی کے وقت خوب شراب پیو اور مست رہو۔ کیونکہ یہ ہستی کی ایسی اکسیر ہے۔ جو فقیر کو بھی قارون بنا دیتی ہے۔

تنگدستی۔ مفلسی۔ ہاتھ تنگ ہونا۔ محتاجی۔ فقیری ہنگام۔ وقت۔ کیمیا۔ اکسیر ناقص چیز کو اعلٰے بنا دینے کا نسخہ۔ قارون۔ ایک بڑے دولت مند بادشاہ کا نام ہے۔ جس کے چالیس خزانے مشہور ہیں۔ جن کی کنجیاں چالیس اونٹوں پر لدی جاتی تھیں۔ یہ شخص حضرت موسٰے کا چچیرا بھائی تھا۔ حضرت موسٰے نے اُسے بخل اور خست اور ظلم و ستم سے مال جمع کرنے سے ہر چند روکا اور سمجھایا کہ مال کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ لیکن اُس نے ایک نہ سُنی۔ بلکہ موسٰے سے ناراض ہو کر اُس کا مخالف ہو گیا۔ اور اِس پر زنا کی تہمت لگائی جس سے وُہ بفضلِ خدا بری ثابت ہوئے۔ اور قہرِ الٰہی سے قارون مع اپنے خزانوں کے تباہ ہو گیا۔

تشریح:۔ قناعت سب سے افضل اور اچھی خصلت ہے۔

جو قناعت کے ہیں حامی نہاں ۔ اُن کو نمکتے ہیں مزعفر سے لذیذ

(۹) اگر میرے دوستوں کا گویا اس فارسی غزل کو گائے تو بڑے بڑے پاکباز اور متقی اور کوڑھے بھی وجد میں آکر ناچنے لگ جائیں گے۔

مطرب۔ گویا۔ خوش کرنے والا۔ مغنی۔ گانے والا۔ پارسی۔ فارسی گانا یا غزل۔ رقص۔ ناچ۔ مستی کی حالت۔ جس میں آدمی کو اپنے جسم پر اختیار نہیں رہتا۔ حالت۔ وجد۔ حال۔ جذبہ الٰہی۔ پارسا۔ وُہ جو اپنے زہد کے سبب رقص و حالت وغیرہ میں حصّہ نہ لے گر اگر۔ پارسی اور پارسا میں حرف آخیر کے حرف مختلف ہیں۔ اس لئے تجنیس مطرب

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح :- مطلب ہے۔ کہ شاعر اپنی غزل کی تعریف کر رہا ہے۔

(۱۰) قضا و قدر نے مجھے نیک نامی کے کوچے میں جانے کی یا گزرنے کی اجازت نہ دی۔ اگر تو اُسے پسند نہیں کرتا۔ تو ہماری تقدیر (حکم الٰہی) کو بدل دے۔

نوٹ۔ خداوند کا فاعل قضا و قدر ہے۔ تغیر کردن۔ تبدیل کرنا۔ قضا۔ وہ حکم جو روز ازل سے تمام مخلوقات کے لئے ہو چکا ہو۔ مراد تقدیر۔ قسمت کا لکھا ہوا۔ حکم الٰہی۔

تشریح :- مطلب ہے۔ کہ شاعر نے اپنی بدنامی کو قضا و قدر پر محمول کر دیا ہے۔ اور اپنے آپ کو بے قصور جتاتے ہوئے اپنے نکتہ چیں دوستوں کو کہتا ہے۔ کہ اگر اُن کو یہ بات بری معلوم ہوتی ہے۔ تو وہ کیوں نہیں اُس کو بدل دیتے۔ تاکہ عمر بھر کا جھگڑا ہی ختم ہو جائے۔

(۱۱) حافظ نے یہ شراب میں ڈبوئی ہوئی یا بھیگی ہوئی گدڑی اپنی مرضی سے نہیں پہنی اے پارسا اور پاک دامن شیخ ہمیں معاف رکھ۔

خرقہ۔ پرانا کپڑا۔ چیتھڑا۔ گدڑی۔ فقیروں کا لباس۔ مجازاً وہ گدڑی جس پر مختلف ٹاکیاں لگا کر آزاد و مشرب لوگ پہنا کرتے ہیں۔ پاک دامن۔ پارسا۔ بے عیب معصوم۔ معذور۔ معاف کیا جائے۔ جس کا قصور معاف کیا جائے۔ جس کا عذر قبول کیا جائے۔

تشریح :- اس شعر میں بھی شاعر نے پچھلے شعر کو دہرایا ہے۔ کہ حافظ عشق و شراب دونوں گناہوں کا مرتکب ہے۔ تو اُس کے بس کی بات نہیں کیونکہ سب کچھ قدرت کے دستِ اختیار میں ہے۔

---

# ج۔ مولنا عبد الرحمٰن جامی فرماتے ہیں

(۱) تو نے اپنی کستوری کی سی خوشبو سے لدے گھونگریالے بالوں کو چہرہ کی ایک طرف کو بکھرا دیا ہے۔ اُس نے ہمارے سفید دن کو سیاہ رات میں تبدیل کر دیا ہے۔

جعد۔ زلف۔ مڑے ہوئے بال۔ گھونگریالے بال۔ مشک سارا۔ خالص کستوری۔ سارا۔ خالص۔ لفظاً سارا عام طور پر عنبر۔ مشک اور زر کی صفت کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

لئے آتا ہے۔ اس لئے جیسے کہ چند شارحین نے مُشک سارا کا مطلب خوشبوؤں سے گھسے ہوئے بال لکھے ہیں۔ غلط ہے۔ میرے خیال میں "سارا" مُشک کی صفت کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اس کا مطلب خالص کستوری کی سی خوشبو رکھنے والی زلفیں ہیں۔ رُخ کو روزِ سفید اور جعد کو شبِ سیاہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس لئے روزِ سفید سے مراد اچھے دن خوش قسمتی۔ اور سیاہ سے مُراد سیاہ بختی اور بے قراری ہے۔ لیکن ان کا یہ مفہوم استعارۃً ہے۔

گرامر:۔ "شب و روز" اور "سفید و سیاہ" میں صنعتِ تضاد ہے۔

تشریح:۔ چونکہ عاشق کے لئے دیدارِ یار سے بڑھ کر کوئی نعمت یا خوشی نہیں اس لئے عاشق اپنے محبوب سے چہرے کو زلفوں کے پیچھے چھپا لینے کی شکایت کر رہا ہے

نہیں اب لقا جز جلوۂ دوست ، کسی لبِ تشنۂ دیدار سے پوچھ

(۲) سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ تیری خوشبو ہر ایک دماغ میں پہنچ جاتی ہے۔ اگر مجھ سے ہو سکے تو تیری طرف ہوا کے آنے اور جانے کا راستہ ہی بند کردوں۔

بو یت۔ بُو ہی تو۔ تیری خوشبو۔ مشام۔ سُونگھنے کی قوت کا محل جو دماغ کے شروع میں سے ناک کے آخیر تک ہوتا ہے۔ دماغ (نوٹ) "رو" کی بجائے "رہ" پڑھئے یعنی راہ آمد و شدِ صبا۔

تشریح۔ عاشق اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ اس کے دوست کی بھینی بھینی خوشبو سے اس کے رقیب محظوظ ہوں اس لئے وہ چاہتا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طریقے سے وہ ہوا کا رُخ ہی کاٹ دے۔ تاکہ اُن تک اس کی خوشبو میں بسی ہوئی ہوا نہ جا سکے۔

(۳) کافی مدت جدائی کے صدمے اُٹھانے کے بعد ہمارے بھگوڑے صبر کے لئے تیرے وصل کی نعمت کے بغیر واپس آنے کا کیا امکان ہو سکتا ہے۔

ہجوم۔ غلبہ۔ انبوہ۔ دولت۔ نعمت۔ خوش قسمتی۔ گریز پا۔ بھاگ جانے والا بھگوڑا۔ متوحش۔ ناپائدار۔

گرامر:۔ "ہجرانی" اور "دولت" میں صنعتِ تضاد ہے۔ اور تناسب بھی ہے۔

تشریح:۔ معشوق کے چلے جانے سے عاشق اپنا تمام صبر و قرار کھو بیٹھتا ہے اور جب تک اسے وصل کی اُمید کی جھلک نظر نہ آئے تو اس کا صبر واپس نہیں آسکتا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۴) - میرا رقیب تیری گلی میں مجھے دیکھ کر دانت پیستا ہے۔ لیکن کوئی بات نہیں - کیونکہ کتّے اور فقیر کے درمیان پرانی دشمنی چلی آرہی ہے۔

رقیب - رقابت رکھنے والا - وہ دو شخص جو ایک ہی معشوق پر عاشق ہوں - اُن میں سے ہر ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے۔ نگہباں - پاسبان - دندان زنی - غصّے سے دانت پیسنا - عداوت - دشمنی - کینہ - رقابت - بکو بیت - در کوی تو - تیری گلی میں تیرے کوچے میں - نزاع - تنازعہ - جھگڑا - تکرار - دیرین - پرانا عرصے کا -

گرامر - "سگ" اور "گدائیں" تناسب ہے -

تشریح :- شاعر نے دبی زبان میں رقیب اور اپنے آپ کو فقیر سے مشابہت دی ہے - کیونکہ عام طور پر فقیر کو دیکھ کے کتے بھونکا کرتے ہیں - لیکن کتوں کے بھونکنے سے فقیر کے نصیبے میں کوئی فرق نہیں پڑتا - اور جو کچھ اُسے ملنا ہوتا ہے - اُسے مل جاتا ہے - اسی طرح عاشق کو بھی اپنے رقیب کے شور و غل سے نہ گھبرانا چاہیئے - عرفی نے اسی شعر کو کیا ہی اچھا کہا ہے

عرفی تو میندیش ز غوغائے رقیباں　　عف سگاں کم نکند رزق گدا را

(۵) خوش قسمتی کی بنیاد فقیروں کی دعاؤں پر مبنی ہوا کرتی ہے - اور یہ وہ عبارت ہے - جو بادشاہ کے محل پر کندہ کی ہوئی ہے -

بنائی دولت - سلطنت کی بنیاد - خوش قسمتی کی بنیاد - ہمت - دعا - بخشش عبادت - کتابہ - وہ عبارت جو مسجد - مقبرہ یا کسی عمارت پر لکھی جاتی ہے - یا پتھر پر کھود کر لکھی جاتی ہے - مراد کھدی ہوئی عبارت - ایوان - شاہی محل - قصر - محل -

تشریح :- بڑے آدمیوں کو خوش قسمتی یا بلند مرتبہ فقیروں کی دعاؤں سے نصیب ہوا کرتا ہے - کیونکہ فقیر کے دل سے نکلی ہوئی دعا یا بددعا اثر سے خالی نہیں ہوتی -

ع آہ مظلوم پہاڑوں کو ہلا دیتی ہے -

(۶) میں اب کس کی صحبت میں جا کر اپنا دل بہلاؤں - کیونکہ تیری محبت کا یہ اثر ہے کہ اُس نے میرے پیارے دوستوں کو مجھ سے بیگانہ کر دیا ہے -

اُنس گرفتن - محبت کرنا - اُلفت یا پیار کرنا - دل بہلانا - آشنا - واقف

گرامر - "بیگانہ" اور "آشنا" میں صنعت تضاد ہے -

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

تشریح:- شاعر کا مطلب ہے۔ کہ اُس کے محبوب کی محبّت کے غلبے نے اُسے باقی تمام دُنیا سے بیگانہ کر دیا ہے۔ کیونکہ وُہ سوائے محبوب کے اور کسی کو دیکھنا پسند ہی نہیں کرتا۔ اور ہر وقت اپنے محبوب کے خیال میں ڈوبا رہتا ہے۔

(۷) اے جامی! اِن کمینی طبعیت والے لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے تیرے دل کی صفائی گھٹ گئی ہے۔ اور تُو نے اپنے جہاں کو دکھلانے والے پیالے کو ایک سیاہ ٹھیکرا بنا لیا ہے۔

سفلہ طبعاں - کمینی طبعیت والے۔ گھٹیا عادت والے۔ صفائی جاکت - باطن کی صفائی - اندرونی یا دل کی صفائی۔ سفال - ٹھیکری - مٹی کا برتن - گھڑے کا ٹوٹا ہُوا ٹکڑا۔ تیرہ - سیاہ - تاریک - کالا۔

تشریح:- صُحبت خواہ اچھی ہو خواہ بُری اُس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ کمینے لوگوں کے ساتھ مل کر جامی کا دل مکدّر اور غبار آلودہ ہو گیا ہے۔

---

# د- سید میر جان خانسی فرماتے ہیں

(۱) اے ساقی جہاں کو دکھلانے والے پیالے کو گردش میں لا۔ تاکہ تجھ پر چھپے ہوئے بھیدوں کو ظاہر کر دے۔

ساقی - شراب پلانے والا۔ معشوق - محبوب۔

گرائمر:- "پنہاں" اور "آشکارا" میں صنعت تضاد ہے۔

(۲) صرف شراب کے آدھے گھونٹ کے لئے مست لوگ کب تک شراب بیچنے والے کے ساتھ دوستی کا اظہار کریں اور کوتوال کی خاطر تواضع کرتے رہیں۔

جرعہ - گھونٹ - مے فروش - شراب بیچنے والا۔ محتسب - حساب لینے والا۔ حاکم شرعی۔ خلاف شرع باتوں کی ممانعت کرنے والا - کوتوال۔

گرائمر:- جرعہ - مستاں - می فروش۔ محتسب میں تناسب ہے۔

(۳) میری یہ دِلی خواہش ہے۔ کہ میری جان کے مُنہ میں وُہ لب آئے کہ جس نے ہمارے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دل کو آبِ حیات سے بھی بیزار کر دیا ہے۔ یعنی جس کے سامنے آبِ حیات کی کوئی وقعت نہیں

کام ۔ حلق ۔ تالو ۔ منہ ۔ دل سرد ساختن ۔ بیزار ہو جانا ۔ افسردہ ہو جانا ۔ بے نیاز کر دینا ۔

تشریح :۔ شاعر نے اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ عاشق یار کے بوسۂ لب کے مقابلے میں آبِ حیات کو بھی کچھ نہیں سمجھتے ۔ حالی نے کیا خوب کہا ہے ؎

نہیں جز آبِ لقا جلوۂ دوست  کسی لب تشنۂ دیدار سے پوچھ

(۴) اگرچہ اُس کے سرو جیسے قد پر وہ بکھری ہوئی زلفیں میری جان کے لئے بلا سے کم نہیں تاہم مجھے اس بلا سے ایک گونہ اُلفت اور تلطف ہے ۔

قامت ۔ قد ۔ کاکل ۔ زلف کے آگے لٹکے ہوئے بال ۔ خوش دارم ۔ میں اُسے پسند کرتا ہوں ۔ محبت کرتا ہوں ۔ اُنس کرتا ہوں ۔

تشریح :۔ عاشق مشکلوں اور مصیبتوں سے گھبرایا نہیں کرتے بلکہ اپنی مصیبتوں میں وہ ایک گونہ خوشی حاصل کرتے ہیں ۔ غالب نے کیا خوب کہا ہے ؎

واحسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ  ہم کو مریضِ لذتِ آزار دیکھ کر

(۵) میں غصے کے سمندر میں مستغرق ہوں ۔ اے بخت میری مدد پہ آ ۔ اور اُس آشنا دوست کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے ۔

بحر ۔ سمندر ۔ یاری کردن ۔ مدد کرنا ۔ امداد دینا ۔ دِہ ۔ فعل امر از دادن ۔ رکھ ۔ یارِ آشنا ۔ واقف ۔ دوست ۔ (نوٹ) دوسرے مصرع کی نثر یوں ہوگی ۔

" دستِ آں یارِ آشنا در دستِ ما دِہ "۔

(۶) اے دِل شراب خانے کی آب و ہوا جنت کی سی ہے ۔ اور اگر تجھ سے ہو سکے تو اِس آب و ہوا کو حاصل کرنے کی کوشش کر ۔

جنت ۔ بہشت ۔ دریافتن ۔ حاصل کرنا ۔ پا لینا ۔ دریاب فعل امر ہے ۔

تشریح :۔ مطلب ہے کہ شراب خور کے لئے شراب خانے کا ماحول بہشت کے لوازمات میں سے کسی صورت میں کم نہیں ہوتا ۔ اس لئے وہ اپنی شراب کو کوثر سے بھی زیادہ بہتر خیال کرتے ہیں ۔

(۷) اگر نسیم کی طرح تیری ہتھیلی پر بھی لالے کی طرح سرخ شراب کا پیالہ ہو ۔ تو

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تب ہی تو اپنے دِل سے وسوسہ پیدا کرنے والے خیالات کو دُور کر سکتا ہے۔
گُونت ۔ کی "ت" کف سے متعلق ہے۔ لالہ گوں۔ لالہ کی طرح سُرخ۔ لالے کے
رنگ کا۔ اندیشہ خطا۔ غلطی پر ڈالنے والے خیالات۔ وسوسہ پیدا کرنے والے خیالات۔
تشریح:۔ شراب کے ایک گھونٹ سے انسان تمام غموں کو بھول جاتا ہے۔

---

(۲)

# حضرت خواجہ کمالؔ فرماتے ہیں

(۱) یہ کیسی منزل ہے۔ یہاں کیا جنّت ہے۔ آخر یہ مقام ہے کیا؟ کیونکہ یہاں
ہمیشہ رہنے والی عیش۔ ساقی کے پیارے پیارے ہونٹ اور شراب و شراب
کا پیالہ بھی ہے۔ مصرعہ اوّل میں "منزل" کی بجائے "مجلس" زیادہ بہتر ہوگا۔

باقی۔ بقا رکھنے والی۔ دائمی۔ لازوال۔ فنا ناپذیر۔

(۲) وُہ خوش قسمتی جو سب سے مُنہ موڑ چکی ہے۔ اس دروازے سے نہیں گذری
وُہ خوشی جو سب سے دُور بھاگ گئی ہے۔ یہاں بطور غلام ہے۔

دولت۔ خوش قسمتی۔ خوش بختی۔ خوشی۔ شادی۔ سلطنت۔

تشریح:۔ چُونکہ مجلس نا و نوش میں حصّہ لینے والوں پر ایک لافانی سی بے
خُودی چھائی رہتی ہے۔ اس لئے وہ غم و الم سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ اور بزم عیش و
عشرت کے نشہ میں مخمور رہتے ہیں۔ حالی نے کیا خوب کہا ہے ؎

دشتِ جنوں کی سیر سے عجب مزہ خوشگوار دیکھا
نہ اس سفر میں تکان دیکھی نہ اس نشہ میں خمار دیکھا

(۳) جب تُو غمزدہ دِل کے ساتھ ہماری مجلس میں آتا ہے۔ تو سبھی متفق ہوکر کہتے
ہیں۔ کہ غم مت کھا۔ کیونکہ یہاں غم کھانا منع ہے۔

طرب خانہ۔ خوشی کی مجلس۔ عیش و عشرت کی محفل۔ مطلب ہے کہ عیش و عشرت
کی مجلس میں غم کی کوئی جگہ نہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

(۴) ہم آسمان کی چھت پر کھڑے ہیں۔ اور جب تو ہمارے پاس سے ہو کر گذرے۔ تو آہستہ گذر۔ کیونکہ یہاں شراب کا پیالہ اور چھت کا کنارہ ہے۔

باام۔ چھت۔ لب جامت کی بجائے لب بامت پڑھیئے۔

(۵) ہماری مجلس میں اونچی جگہ یعنی عزت کا مقام اور نیچی جگہ یعنی ذلت کا مقام کوئی نہیں۔ کیونکہ یہاں بادشاہ اور فقیر میں کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔ یا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ بادشاہ کون ہے اور فقیر کون ہے۔

پیشگہ۔ آگے بیٹھنے کی جگہ۔ عزت کا مقام۔ اونچی جگہ جہاں صاحب صدر بیٹھتا ہے صف نعال۔ وہ جگہ جہاں اہل مجلس جوتے اتار کر رکھتے ہیں۔ مراد ذلیل اور کم حیثیت والے لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ۔ پائین مجلس۔ نیچی جگہ۔

(نوٹ) ندانہد کا فاعل اہل مجلس یا تماشائی ہے۔

گرائمر:۔ پیشگہ۔ صف نعال۔ بادشاہ اور گدا میں صنعت تضاد ہے۔

تشریح:۔ اہل محبت کے لئے ظاہری تفاوت یعنی امیری۔ غریبی۔ چھوٹا۔ بڑا۔ برابر ہیں۔ اور محبت کرنا ہر شخص کا پیدائشی حق ہے۔ اور اس کی سرشت کا تقاضا ہے۔ حالی نے کیا خوب کہا ہے ؎

قیس ہو۔ کوہکن ہو یا حالی — عاشقی کچھ کسی کی ذات نہیں

(۶) یہاں سب کے سب عود یعنی دھوپ کی طرح جل رہے ہیں۔ اور تپش کی وجہ سے سرخ لال دکھائی دیتے ہیں۔ سوائے ایک سرد دل پارسا کے جو کہ اس جگہ بالکل ناتجربہ کار سمجھا جاتا ہے۔

صفت عود۔ عود کی طرح یا دھوپ کی مانند۔ عود ایک خوشبودار لکڑی ہے۔ جو آگ میں جلانے سے خوشبو دیتی ہے۔ مجازاً دھوپ یا اگربتی۔ گرم روی۔ جلنا یا گرم ہونا۔ مراد سرگرم۔ ہوشیار۔ چست و چالاک۔ زاہد افسردہ۔ سرد طبیعت متقی۔ وہ زاہد جو عبادت میں پورا پورا اہتمام کرے۔ مگر درد عشق نہ رکھتا ہو۔ خام۔ ناتجربہ کار۔ کچا۔

گرائمر:۔ عود۔ سوختن۔ گرم روی۔ افسردہ۔ خام میں صنعت تناسب ہے۔

تشریح:۔ مطلب ہے کہ جس طرح خشک دھوپ کے نزدیک ذرا سی آگ لے جانے سے وہ فوراً جلنے لگ جاتی ہے۔ اسی طرح عاشق معشوق کی محبت کی آگ میں گرمائے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہوئے ہوتے ہیں۔ محبوب کی ذراسی دید سے جلنے لگ جاتے ہیں۔ اور زاہد جس کے دل میں نہ سوزِ محبّت ہے اور نہ ہی دردِ اُلفت ہے۔ وہ میدانِ عشق میں بالکل ناتجربہ کار اور خام گنا جاتا ہے۔ اور اُس کو کیا معلوم کہ جلوہِ دیدار کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اس کی حسن شناس آنکھ ہو تو حسن کی کیفیت کو سمجھے ؎

نگاہ تم میں نہ لاگ زاہد　　　نہ دردِ اُلفت کی آگ زاہد

(۷) اے کمالؔ! اب تک پوچھتا رہیگا کہ یہ کونسا مقام ہے۔ کہ جہاں تو مقیم ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں نہ کوئی منزل ہے۔ نہ کوئی جائے قیام ہے۔

مطلب ہے عشق میں بے خودی۔ سرشاری اور مستی کا راج ہوتا ہے۔ اور کسی چیز کی تمیز کی حس نہیں رہتی ؎

بے خودی کا یہ عالم ہے　　　اپنی بھی کچھ خبر نہیں ہم کو

---

# ب۔ مولنا عبدالرحمٰن جامی کہتے ہیں

(۱) یہاں باغ کا دامن ہے۔ ندی کا کنارہ ہے۔ اور پیالے کا محیط ہے۔ اے ساقی! اُٹھ یہاں پرہیز کرنا حرام ہے۔

لب۔ کنارہ۔ پہلو۔ طرف۔ گوشہ۔ محیط۔

(۲) اگر شیخ راگ اور ناچ کی خوشی و نشاط کی وجہ سے عبادت خانہ میں مست ہوگیا ہے۔ تو کونسی قیامت آگئی ہے۔ میں ہوں اور میرا میخانہ ہے۔ کہ یہاں یہ عالت مستی ہر دم چھائی رہتی ہے۔

صومعہ۔ عبادت گاہ۔ بت کدہ۔ مجازاً مسجد یا وہ مقام جہاں پرہیزگار لوگ قیام رکھتے ہیں۔ خانقاہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ ذوق۔ خوشی۔ نشاط۔ سرور۔ سماع۔ صوفیوں کا ناچ وگانا۔ وجد۔ راگ سننا۔

گرامر:۔ "من" "می خانہ" میں واؤ لزومیت کی ہے۔

نشہ میں شیخ کا مست ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے جو مستی میرے حصہ پہ آئی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہے۔ اُس کا نشانہ تک بھی شیخ کو نصیب نہیں۔

(۳) تو نے شراب کے پیالے پر اپنے ہونٹ رکھ دئیے ہیں۔ مگر مجھ مست کو اتنی بھی خبر نہیں کہ تیرے سُرخ لب کون سے ہیں۔ اور شراب کونسی۔

لعل۔ سُرخ رنگ کا قیمتی پتھر۔ یاقوت۔ عام طور پر حسینوں کے سُرخ لبوں کو لعل سے تشبیہ دیتے ہیں۔

مطلب ہے کہ حسینوں کے سُرخ لب اور شراب ہم رنگ ہیں۔ اس لئے اُن میں تمیز نہیں ہو سکتی۔

(۴) تیری زُلفوں کے پیچوں میں نہ صرف ہمارا ہی دل پھنسا ہُوا ہے۔ بلکہ جہاں کہیں بھی کوئی مُرغِ دل یعنی اہلِ دل ہے۔ وہ اس دام میں پھنسا ہُوا ہے۔

مُرغِ دل۔ ڈرپوک۔ وہمی۔ بزدل۔ مگر یہاں اہلِ دل مراد ہے۔ یا جس کے دل میں عشق کی آگ کی آنچ ہو۔ عاشق۔

تشریح:۔ جمالِ یار کی کرشمہ سازیوں کا کیا کہنا کہ بس ایک ہی نگاہ میں عاشق دل سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

؎ وادیِ عشق میں موسیٰ کو ہو گر رخصتِ دید ہاتھ لگ جائیں جو پھر کفش و عصا یاد رہے (حالیؔ)

؎ آنکھ اُٹھا کر جو کسی ماہ جبیں کو دیکھا ایسی بگڑی یہ طبیعت کہ نہ سنبھلی ہرگز ضیاءؔ

(۵) تو تلوار کھینچ رہا ہے۔ کہ میرے دل کے دو ٹکڑے کر دے۔ براہِ مہربانی تلوار رکھ دیجئے۔ کیونکہ یہاں تو صرف آنکھ کا ایک ہی اشارہ کافی ہے۔

مطلب ہے کہ معشوق کی ہر ادا دلربا ہُوا کرتی ہے ؎

تھا آفتِ جاں اُن کا اندازِ کماں داری ہم بچ کے کہاں جاتے گر تیر خطا ہوتا (حالیؔ)

(۶) عقلمند دل کے سامنے عشق کی مشکلات کی وضاحت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور کسی خاص باریک و لطیف بات کو یہاں بیان نہ کر کیونکہ یہ تو ایک عام مجلس ہے۔

اربابِ خرد۔ عقل رکھنے والے لوگ۔ ارباب جمع رب۔ مالک۔ صاحب۔ نکتہ۔ لطیف بات۔ گہرا اشارہ۔

تشریح:۔ مطلب ہے کہ عشق اور عقل دو متضاد چیزیں ہیں۔ عاقل کو عشق سے سروکار نہیں اور جو اہلِ عشق ہیں وہ عقل اور ہوش سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے ہیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ع عاقل نہ بد عاشق سوختہ را پند۔

حالیؔ عشق سے خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

عقل و خرد نے تجھ سے کچھ حقیقتِ جہاں کی ۔۔۔ عقل و خرد کا تُو نے ناکہ اڑا کے چھوڑا

(۷) جامی تو صرف تیری محبت میں ہی مست ہوگیا ہے۔ نہ اُس نے شراب دیکھی ہے نہ پیالہ۔ یہ تو عشق و محبت کی مجلس ہے۔ یہاں شراب اور شراب کے پیالے کا کیا کام؟

شوق۔ کام۔ مطلب ہے کہ عاشقوں کو مست کرنے کے لئے شراب کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وُہ تو دوست کے دیدار کے شوق سے ہی مست رہتے ہیں:

---

# ج۔ تالیف کرنے والا (فخری)

(۱) اپنی زلفوں کو کھول دے کیونکہ میری جان اسی جال میں پھنسی ہوئی ہے۔ اور میرے دل کا پنچھی جو باقی تمام دنیا سے منہ موڑتا آیا ہے۔ اس جگہ ایک پالتو پرندہ کی طرح بن گیا ہے۔

رم کردن۔ منہ موڑنا۔ بھاگ جانا۔ کنارہ کشی کرنا۔ رام۔ سدھایا ہوا۔ غلام۔ پالتو گرفتار۔

گرامر:۔ "رم اور رام میں تجنیس زائد ہے۔

تشریح:۔ مطلب ہے کہ شاعر کا دل جو ابھی تک کسی کی محبت کے جال میں نہ پھنسا تھا۔ اُس نے جونہی محبوب بے نظیر و بے مثال کے دلربا جلوے اور حسنِ دلستاں کو دیکھا تو عاشقِ شیدا ہو گیا۔

ع بس ایک ہی جلوے میں سب بن گئے شیدائی۔

(۲) صاف شراب کا پیالہ ہے۔ تمام چمن پھولوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور پلانے والا بھی ایک دلربا ہے۔ ایسی جگہ جہاں یہ تمام لوازمات ہوں وہاں توبہ۔ زہد اور پرہیزگاری سب حرام ہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بادہ صافی ۔ خالص شراب کا پیالہ ۔ تقویٰ ۔ خدا سے ڈرنا ۔ پرہیزگاری ۔ زہد ۔ پاکیزگی ۔ پرہیز ۔ بادہ نوشی سے بچنا ۔

گرامر :۔ "بادہ صافی" اور "چمن پُرگل" و "دلبر ساقی" میں صنعتِ تنسیق الصفات ہے ۔

تشریح :۔ جب خوب صورت پھولوں سے بھرے ہوئے باغ میں ساقی دِل نواز دستِ کرم کشادہ کرے تو وہاں توبہ و تقویٰ و پرہیز بالائے طاق رکھ دیئے جاتے ہیں ۔

حالی نے کیا خوب کہا ہے ؎

گو مئے ہے تند و تلخ پہ ساقی ہے دلربا ۔۔۔۔ اے شیخ بن پڑے گی نہ کچھ ہاں کئے بغیر

(۳) ایسی مجلس کی موجودگی میں کسی کو ہمت نہیں کہ وہ جنت یا بہشت کے متعلق کچھ کہہ سکے کیونکہ میری نگاہ میں یہ جگہ اُن دونوں جگہوں سے ہزار درجے بہتر ہے ۔

مطلب ہے کہ جو دُنیائے حسن کے دلفریب نظاروں میں مگن ہو چکا ہو یا کھو کر رہ گیا ہو ۔ اُس کے لئے جنت کی تمام دلفریبیاں اور کشش کوئی وقعت نہیں رکھتیں ۔ ؎

رہے وصف جناں کی مشق واعظ ۔۔۔۔ تمہیں بچوں کو پھسلانا پڑے گا (حالی)

(۴) کوتوال کو بھلا کہاں مجال ہے ۔ کہ وہ ہماری مجلس کے خلاف حرفِ شکایت زبان پر لا سکے ۔ بلکہ کوتوال ہے کون جو یہاں آکر ہوش میں رہ سکے ۔

دم زدن ۔ شکایت کرنا ۔ دم مارنا ۔ محتسب حساب لینے والا ۔ حاکمِ شرعی ۔ کوتوال ۔

تشریح :۔ جب محتسب صاحب خود نشۂ محبت میں مخمور رہوں اور اپنی سُدھ بُدھ نہیں رکھتے تو دُوسروں کی شکایت کیا کر سکتے ہیں ۔ عشق کے میدان میں بڑے بڑے سُورما شکست کھا جاتے ہیں ؎

اک جرعہ شراب نے سب کچھ بُھلا دیا ۔۔۔۔ ہم ہیں اور آستانہ پیر مغاں ہے اب (حالی)

(۵) اپنی بخشش اور سخاوت کی ڈینگ شراب خانے کے مستوں کے سامنے مت مار کیونکہ یہاں تو جمشید بادشاہ کی سلطنت تک بھی شراب کے ایک گھونٹ کے عوض میں دے دی جاتی ہے ۔

لاف زدن ۔ شیخی بگھارنا ۔ ڈینگ مارنا ۔ گپ ہانکنا ۔ خرابات ۔ شراب خانہ ۔ اگلے وقتوں کے ایران میں شراب خانے ویران اور غیر آباد مقامات پر ہُوا کرتے تھے ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

گرائمر :۔ "بہ" برائے مساوات ہے۔
تشریح :۔ مطلب ہے کہ شرابِ اُلفت کے متوالے دُنیا کے زر و مال پر تُف بھی نہیں کرتے اور اُن کی نگاہ میں دُنیا وی اشیاء کی کوئی قیمت نہیں ہے۔
محبت کی دُنیا ہے سب سے نرالی          نہ پروا ہے زر ہے نہ جاں بھی ہے پیاری
(۶) جو بھی صبح کی شراب پینے والوں کی مجلس کا رُکن بنتا ہے۔ اُسے صبح ہی اُٹھنا پڑتا ہے۔ خواہ وُہ ملکِ شام کا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔
صبوحی زدگاں۔ صبح کی شراب پینے کے عادی، صبح سویرے اُٹھ کر شراب پینے والے۔ صبوح۔ صبح کی شراب کا پیالہ۔ غبوق۔ شام کی شراب کا پیالہ۔ خسرو۔ بادشاہ۔ شام ۔ جو کہ عرب کے شمال میں ایک مشہور ملک ہے۔ جس کا دار الخلافہ دمشق ہے۔ اور مشہور شہر حلب ہے۔
گرائمر :۔ اگر سطحی نگاہ سے دیکھا جائے تو صُبح اور شام میں تضاد دکھائی دیتا ہے مگر دراصل یہاں شام کے معنی شام کا وقت نہیں جو صُبح کی ضد ہے۔ بلکہ شام کے معنی ہیں ملک شام۔ اس لئے صنعتِ ایہام ہے۔
(۷) اے میرے چاند! تُو اپنے چہرے کو خوب بھڑکا اور روشن کر۔ کیونکہ آسمان کا سُورج تیرے چہرے کو دیکھنے کی خاطر تیری چھت کے کنارے پر آیا ہُوا ہے۔
ماہ ۔ استعارہ ہے ماہِ خُوبرو سے۔ افروختن۔ بھڑکانا۔ چمکانا۔ برافروز۔ فعل امر ہے بھڑکانا۔ چمکانا۔ روشن کر۔ تماشا۔ دیکھنا۔ سیر کرنا۔
گرائمر :۔ "ماہ" اور "خورشید" میں صنعتِ مراعاۃ النظیر ہے۔
تشریح :۔ مطلب ہے کہ معشوق کے حسنِ دل افروز کا یہ عالم ہے کہ اس کی تجلّیِ حُسن کی تاب سُورج بھی نہیں لا سکتا۔ بلکہ کانپتا ہُوا نظر آتا ہے۔ اور ستارے اور چاند شرم کے مارے منہ چھپا لیتے ہیں۔
ع چاند بھی مارے شرم کے رات کو نکلا نہیں۔
(۸) مُوت کے قاصد (ملک الموت) سے کہہ دے کہ تیرے عاشقوں کی خاطر تکلیف نہ اُٹھاتا پھرے کیونکہ آنکھ کے ایک ہی اشارے سے سب کا کام تمام ہو جائیگا۔
پئے۔ داسطے۔ لئے۔ خاطر۔ عشاق۔ جمع عاشق۔ پیک اجل۔ موت کا فرشتہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ملک الموت - موت کا قاصد یا ایلچی۔

مطلب ہے عاشق پہلے ہی مرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُن کو مارنے کے لئے کسی آلہ جارحانہ کی ضرورت نہیں فقط معشوقوں کی ذراسی لبے رُخی یا سرد مہری سے اُن کا کام تمام ہو جاتا ہے۔

عاشقوں کی موت بھی کیا موت ہے     دیکھئے کوئی آنکھ سے مارا۔ لب نازک سے زندہ کر دیا

(۹) بھلا فخر کس کو ہے کون جو تیرے دروازہ کا غلام ہونے کی ڈھینگ مار سکے۔ کیونکہ یہاں تو ایبے سینیا اور مصر کے ملک کے بادشاہوں کے نام بھی تیرے غلاموں کی فہرست میں درج ہیں۔

لاف زدن - شیخی بگھارنا۔ ڈھینگ مارنا۔ فخر کرنا۔ حبش - حبشیوں کا ملک مُراد ایبے سینیا۔ مصر - ایک مشہور ملک کا نام ہے۔ جو برّ اعظم افریقہ کے شمال مشرق میں ہے اور اس کا دارالخلافہ قاہرہ ہے۔

تشریح :- مطلب ہے کہ محبوب حقیقی کے دروازے پر شاہ و گدا سب کے سب بے اختیار فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ اور سب لوگ اس کے دیدار کے لئے بتیابانہ کوشش کرتے ہیں۔

---

(۳)

# (ا) امیر شاہی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں

(۱) بادل نمودار ہو گیا۔ اور چمن کے چاروں طرف رو دیا (برسا) اور گلاب اور چنبلی نے اپنے منہ شبنم کے ساتھ دھو لئے۔

(۲) تیرے شہید تیری محبت کا داغ لئے ہوئے اس باغ سے رخصت ہو گئے ہیں۔ اور لالے کے پھول کی طرح اُن کے کفن جگر کے خون میں لت پت تھے۔

رفتند - چلے گئے رخصت ہو گئے۔ لالہ - ایک سرخ پھول کا نام ہے۔ پوشت - پیدہ۔

آغشتہ - لتھڑا ہوا۔ ڈوبا ہوا۔ لت پت۔ آلودہ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

مطلب ہے کہ شاعر نے خون آلودہ کفن والے شہیدوں کے داغِ حسرت کو گلِ لالہ کے اندر جو کالا داغ ہوتا ہے۔ اُس سے مشابہت دی ہے۔

(۳) کبھی تو تیرے نخرے ہیں۔ اور کبھی دل کو لوٹ لینے والی ادائیں اور کبھی مہربانی اور کبھی سختی۔ تیرے بغیر اور کون ہے جو اِن تمام فنون اور چالاکیوں کو جانتا ہو۔

گہ۔ کبھی۔ کسی وقت۔ عشوہ۔ دِل کو فریفتہ کرنے والی ادا۔ معشوق کی حرکت۔ ناز و ادا۔ بھوؤں کے اشارے۔ لطف۔ مہربانی۔ عنایت۔ جور۔ ظلم۔ ستم۔ سختی۔

(۴) کچھ ہم سے سن اور کچھ ہم سے کہہ بھی کیونکہ تیری خاطر ہم نے بہت سے طعنے سنے ہیں۔

سخن شنیدن۔ طعنے سننا۔ نکتہ چینی کا شکار ہونا۔

جو دِل پہ گذرتی ہے کیا تجھ کو خبر ناصح
کچھ ہم سے سنا ہوتا پھر تو نے کہا ہوتا (حالیؔ)

(۵) تیری محبت میں میرا دل، صبر اور دین تک بھی لُٹ چکا ہے۔ اور اب اِس حادثہ میں صرف شاہی ہے جو بیچارہ اکیلا رہ گیا ہے۔

مطلب ہے کہ عشق میں صبر و دِل اور دین تو کیا جان بھی چلی جاتی ہے۔

---

## ب۔ مولٰنا نور الدین عبد الرحمٰن جامی کہتے ہیں

(۱) اے وہ کہ تیرے چہرے نے گلوں اور چنبلی کے پھولوں کی رونق کو لوٹ لیا ہے اور تیرا تنگ اور چھوٹا سا منہ غنچے پر آوازے کس رہا ہے۔

با کسے سخن داشتن۔ کسی پر آوازے کسنا۔ کسی کو طعنہ مارنا۔ نکتہ چینی کرنا۔

تشریح:۔ ایران میں منہ کا تنگ ہونا خوبصورتی میں داخل ہے۔ اِس لئے شاعر کے خیال کے مطابق محبوب کا چہرہ گلاب سے زیادہ سرخ اور رنگین اور چنبلی سے زیادہ صاف اور پیارا ہے۔ اور اُس کا منہ کلی سے بھی زیادہ تنگ ہے۔ ظفرؔ نے کیا خوب کہا ہے

تیرے رخسار و گیسو کو تباؔ تشبیہ دوں کیونکر ــــ ہے لالہ میں رنگ ایسا نہ ہے سنبل میں بو ایسی

(۲) اگر ... کوئی ... زنجیر دل

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ہیں باندھ کر باغوں کی طرف نہ کھینچ سکتی۔

آب بزنجیر۔ موجوں، حلقوں اور بلبلوں کی وجہ سے پانی یوں دکھائی دیتا ہے۔ گویا زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اور پانی زنجیر در زنجیر ہو کر سرو کی طرف جاتا ہوا یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا محبت میں گرفتار ہے۔ اسی طرح عاشق کو بھی سرو کی بلند قامتی اس لئے کھینچ لاتی ہے۔ کہ اُس کے محبوب کے قد سے ملتی جلتی ہے۔

تشریح:۔ ہر وہ چیز جو معشوق سے کوئی نہ کوئی مشابہت رکھتی ہے۔ عشاق کے لئے باعث توجہ و کشش ہوا کرتی ہے۔

ع اے گل بتو خرسندم تو بوئے کسے داری۔

(۳) صحرائے عدم یعنی موت کی وادی یا قبرستان تیرے شہیدوں کی وجہ سے لالہ زار میں تبدیل ہو گئی ہے۔ اور وہ تیری محبت کا داغ اٹھائے ہوئے اور اپنے کفنوں کو خون آلودہ کئے ہوئے اس دنیا سے چل بسے ہیں۔

صحرائے عدم۔ موت کی وادی۔ قبرستان۔ لالہ ستاں۔ گلِ لالہ کے پھولوں کی جگہ مراد لالہ زار۔ غرقہ۔ ڈوبے ہوئے لتھڑے ہوئے۔ لت پت۔

تشریح:۔ چونکہ شہیدانِ محبت کو خون آلودہ کفن میں دفن کیا جاتا ہے۔ اس لئے قبرستان ایسا دکھائی دیتا ہے۔ جیسے کوئی لالہ زار ہو اور ویسے بھی شہید ہمیشہ خون میں ملبوس ہوتے ہیں۔ اس لئے سرخ پھول کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔

(۴) بادِ صبا نے ہر شگوفے سے تیرے منہ کی لطافت (تنگی) کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے سب کے منہ حیرانی کی وجہ سے کھلے کے کھلے رہ گئے ہیں۔

لطفِ دہانت۔ لطفِ دہنِ تو۔ یعنی تیرے منہ کی خوبی یا تنگی (ننھا) ہم کے بعد "را" اضافیہ ہے۔ یعنی دہن ہمہ باز ماندہ است۔ باز داشتن۔ کھلا رکھنا۔ اور منہ کا کھلا رہ جانا سخت حیرانی کی علامت ہے۔

گرامر:۔ شعر میں صنعت حسن التعلیل ہے۔ یعنی ایک شاعرانہ وجہ پیش کی گئی ہے۔

تشریح:۔ غنچہ کا کھلنا تو قدرتی امر ہے۔ مگر شاعر کے خیال کے مطابق اُس کا سبب وہ حیرانی ہے جو غنچہ کو شاعر کے محبوب کے تنگ منہ کا ذکر سن کر ہوئی ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

اور حیرانی سے اپنا منہ کھولے کھڑا ہے۔

(۵) ہمارے دل کے لئے تیری اس قدر پیچ و خم والی زلفوں سے خلاصی پانا سخت ناممکن ہے۔

رُوئے خلاصی۔ خلاصی پانے کا امکان۔ بچ نکلنے کی راہ۔ خمہا و شکن ہا۔ حلقے اور کنڈل۔ پیچ وخم۔

تشریح:۔ مُراد یہ کہ عاشقوں کے دل اپنے محبوب کی سیاہ اور کنڈل دار زلفوں میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔

ع تیری زلفیں نہیں زنجیر ہیں۔

(۶) تیری محبت کی وادی میں آوارہ پھرنے کی لذت کی وجہ سے وہ لوگ جو اپنے وطن سے دُور در بدر پھر رہے ہوتے ہیں۔ گھر جانے کی کوئی خواہش ظاہر نہیں کرتے۔

لذتِ آوارگی۔ آوارہ پھرنے کا مزہ۔ باشوق۔ غربت زدہ۔ مسافر۔ پردیسی۔ بے وطن۔ میل۔ خواہش۔ توجہ۔ ہوس۔

تشریح:۔ مطلب ہے کہ دُنیائے محبت میں قدم رکھنے والے اپنے عزیز و اقارب دوست و آشنا سب کو بھول جاتے ہیں۔ اور فقط اپنے محبوب کی یاد اور تلاش میں ہر گھڑی سرگرداں رہتے ہیں۔ اور اسی تلاش اور کاوش میں ایک گونہ مسرت حاصل کرتے ہیں۔

ع نہ اس سفر میں تکان دیکھی نہ اس نشہ میں خُمار دیکھا۔

(۷) جامی جو تمام ہنر دل اور فنون میں مشہور رہتا۔ تیرے سبزے کی خوبی بیان کرنے وقت اس کا قلم بھی خشک ہوگیا۔ یعنی وہ بھی کچھ نہ کہہ سکا۔

خامہ۔ قلم۔ وصف۔ خوبی بیان کرنا۔ تعریف۔ خط۔ نیا سبزہ۔ جو لبوں سے شروع ہو کر رخساروں کے گرد ظاہر ہوتا ہے۔ انگشت نما شدن۔ مشہور ہونا۔ بے مثل و بے نظیر ہونا۔ خشک فرو ماندن۔ خشک ہوجانا۔ حیران رہ جانا۔

گرائمر:۔ "خامہ"۔ "خط" اور "انگشت" میں تناسب ہے۔

تشریح:۔ جامی جیسا قابل اور مشہور شاعر بھی محبوب کے حسن و خط کی تعریف کرنے سے عاجز آگیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# ج۔ خواجہ آصفی صاحب فرماتے ہیں

(۱) جب تک کہ مجھے کسی باغ میں چنبیلی کے پھولوں سے تیری خوشبو آتی رہیگی۔ تو میں پانی کی طرح شور مچاتا ہُوا باغوں کی طرف جاتا رہوں گا۔

مطلب ہے کہ ہر وہ چیز جس میں محبوب سے مشابہت پائی جائے۔ وُہ عاشق کے لئے پُرکشش ہُوا کرتی ہے۔ اور وُہ ہر چیز میں محبوب کی جھلک ڈھونڈتا ہے۔

(۲) اگرچہ تو ہمارے ساتھ بات چیت نہیں کرتا۔ لیکن پھر بھی دِل کو تسلّی دینے کی غرض سے میں اپنے دِل کے ساتھ اِس طرح یا اِس لہجہ سے باتیں کرتا ہوں۔ گویا وہ تیری زبان سے ادا ہو رہی ہیں۔

مطلب ہے کہ عاشق کی قسمت میں کہاں لکھا ہے۔ کہ وُہ محبُوب کے ساتھ بیٹھ کر اُس سے میٹھی میٹھی پیار کی باتیں سُنے۔ اِس لئے فرطِ محبت میں وہ کِسی وقت خود بخود ہی محبُوبانہ لہجے یا اداؤں میں بولنا شروع کر دیتا ہے۔

(۳) خدا کرے تیرے رُخسار تیری زُلفوں کے حلقے سے سجے دھجے رہیں۔ کیونکہ تیرے رَشک کی وجہ سے گلاب کے چہرے پر بھی جھریاں پڑی ہوئی ہیں۔

مطلب ہے کہ پھُول پر شکن وغیرہ تو قدرتی ہُوا کرتے ہیں۔ مگر شاعر نے اُنہیں محبُوب کے حسین چہرے پر جو پُرشکن زُلفوں سے آراستہ ہے۔ اُس کے رشک پر محمول کر دیا ہے۔

گرائمر:۔ شعر میں صنعتِ حسن التعلیل ہے۔

(۴) تیرے پیارے پیارے اور میٹھے لبوں کے اِردگرد حسین لوگ منہ میں حیرانی کی اُنگلیاں ڈالے اِس طرح کھڑے ہیں۔ جیسے کہ گنّے ہوں۔

دور۔ اِردگرد۔ شکرستاں۔ جہاں شکر پائی جائے۔ کھانڈ وغیرہ کا ذخیرہ معشوق کے میٹھے لبوں سے استعارہ ہے۔ خوباں۔ خوبصورت یا حسین لوگ نیشکر۔ گنّا۔ کھانڈ کا پودا۔ تحیّر۔ حیران ہونا۔

تشریح:۔ میٹھے لبوں والے معشوق خود شاعر کے محبُوب کے لبوں کی غیر معمولی مٹھاس دیکھ کر حیرانی کی اُنگلیاں منہ میں دبائے کھڑے ہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۵) تیری سیاہ زُلفیں اس لئے تیرے سر پر رسیوں کی طرح گوندھی ہوئی ہیں۔ تاکہ تیری محبت کے پیاسوں کو تیری ٹھوڑی کے کنوئیں سے نکال سکیں۔ چاہ ذقن یا چاہ زنخداں یا چاہ غبغب ایک ہی چیز ہے۔ چاہ ذقن دراصل اُس گڑھے کو کہتے ہیں۔ جو ٹھوڑی میں پڑتا ہے۔ اور حسن کے لوازمات میں داخل ہے۔

تشریح:۔ مطلب ہے کہ شاعر نے محبوب کی گوندھی ہوئی زلفوں کو رسیاں خیال کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ زلفیں نہیں بلکہ بوسہ لب کے پیاسے عاشقوں کو جو اس کے چاہ ذقن میں گر کر غوطے کھا رہے ہیں۔ ان کے نکالنے کے لئے رسیاں ہیں۔

(۶) اے آصفی! پھولوں کا موسم ہے لیکن تیرا دل کھلے ہوئے غنچے کی طرح خالی ہے۔ جب صراحی خالی ہے تو محض پھولوں سے کیا خوشی اکتساب ہو سکتی ہے۔

ایام۔ جمع یوم۔ دن۔ ایام گل۔ یعنی پھولوں کے دن۔ پھولوں کا موسم۔ غنچہ تہی دل۔ مطلب ہے کہ تیرے دل میں کوئی خوشی نہیں۔ نشاط۔ خوشی۔ مسرت۔

گرامر:۔ "تہی" اور "پُر" میں صنعت تضاد ہے۔

تشریح:۔ موسم بہار میں بغیر شراب پیئے خوشی نصیب نہیں ہو سکتی۔

ع مزا بہار کا تب ہے کہ دورِ جام چلے۔

---

(۴)

## ۱۔ حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں

(۱) یہ کیا فتنہ یعنی شور و شر تھا۔ جو تیری خوبصورتی نے دُنیا میں پیدا کر دیا۔ کہ تا بینہ بھر کے لئے بھی تجھ پر سے نگاہ نہیں اُٹھائی جا سکتی۔

مطلب ہے کہ حسینوں کو دیکھ کر انسان کی طبیعت کبھی سیر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جی چاہتا ہے۔ کہ ہر دم پیش نظر رہیں۔

ع تُو مجھے دیکھا کرے اور میں تجھے دیکھا کروں۔

(۲) وہ کیا ظلم ہے جو تیرے نامہربان اور ظالم اشارے نے تیرے چاہنے والے دوستوں کے دل پر کیا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

خونخوار - ظالم - خون پینے والا - خون انداختن - خون بہانا - قتل کرنا - ظلم وستم کرنا
مطلب ہے کہ ظالم معشوق ستم زدہ عشاق کی کچھ نہیں سنتے ہے

اک برق مضطرب ہے اک سحر بے قرار    کچھ پوچھئے نہ وہ نگہ فتنہ زا ہے کیا (حضرت ہوشکانی)

(۳) میں نے اسی دن سے عقل و آرام کو خیر باد کہہ دیا تھا - جب زمانے نے تیری حکایت شروع کر دی -

عافیت - آرام - چین - قرار - برکران ماندم - میں نے خیر باد کہہ دیا - بالائے طاق رکھ دیا - ایک طرف رکھ دیا - روزگار - زمانہ - وقت - حدیث - کہانی - ذکر - حکایت درمیان انداختن - چھیڑ دینا - شروع کر دینا -

تشریح :- عشق و محبت کی دنیا میں عقل و آرام کو کوئی دخل نہیں اور یہی وہ چیزیں ہیں - جو سب سے پہلے عشق کی درگاہ میں قربان کی جاتی ہیں -

(۴) نہ کوئی باغ کا نام و نشاں رہا - اور نہ کوئی چمن کا - کیونکہ تیرے قد کے سرو نے اگتے ہی باغ اور چمن میں ایک اضطراب سا پیدا کر دیا -

بستان - چمن - باغ - قامت - قد - ولولہ - شور و شر - اضطراب - فتنہ و فساد - جوش و خروش - واویلا -

تشریح :- مطلب ہے کہ یار کا قد بھی فتنہ و فساد پیدا کرنے میں قیامت سے کم نہیں ہے

تفاوت قامت یار و قیامت میں ہے کیا مومن
وہی فتنہ ہے لیکن ذرا سانچے ڈھلتا ہے

(۵) تو میرے ساتھ دوستی رکھ اور کبھی بھی مجھے اپنی نظروں سے دور نہ کر - کیونکہ دشمنوں نے مجھے تیری خاطر بہت کچھ بدنام کر رکھا ہے -

از دیدہ انگندن - آنکھوں سے دور کرنا - نظروں سے گرانا - ذلیل کرنا - زنہار ہرگز - کبھی - دشمنانم - میرے دشمنوں نے - در زبان انداختن - بدنام کرنا - لعنت ملامت کرنا - کوسنا - ہے

تو اپنی آنکھ سے ہم کو نہ دور کر دلبر    بغیر دید کے جینا محال ہے ہم کو

(۶) تیری آنکھوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ افسوس ہے - ان آنکھوں پر جو تجھ سے ہٹا کر آسمان کی جانب اٹھ جائیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

" بہ " قسمیہ ہے۔ کاآں ۔ کہ آں ۔ چشم از بر گرفتن ۔ آنکھ ہٹا لینا ۔ کسی پر سے نگاہ کو ہٹا لینا ۔ دریغ ۔ افسوس ۔ وائے ۔ حسرت ۔ ماہ ۔ چاند ۔

تشریح :۔ محبوب چاند سے بھی ہزار درجہ خوبصورت اور حسین ہوتا ہے ۔ اور اُس کی موجودگی میں آسمان کے چاند پر نظر ڈالنا سخت افسوس کا باعث ہے ۔

(۷) یہ کہانی بھی ضرور کسی نہ کسی دن دوستوں تک پہنچ جائیگی ۔ کہ سعدی نے اپنے دوستوں کی خاطر جان تک قربان کر دی ۔

از پئے ۔ لئے ۔ کے پیچھے ۔

---

## ب ۔ شیخ عراقی کہتے ہیں

(۱) صرف ایک ہی تیوری سے جو تیری آنکھوں نے بھوؤں پر چڑھائی ۔ دُنیا بھر میں ہزاروں شور و شر اور بے قراریاں پیدا کر دیں ۔

گرہ ۔ تیوری ۔ خم ۔ چشمت ۔ چشم تو ۔ تیری آنکھوں نے ۔ آشوب ۔ بیقراریاں شور و شر ۔ شور و غوغا ۔

گرامر :۔ یک و دو میں صنعت سیاق الاعداد ہے ۔

(۲) تیری ناز و ادا سے بھری زُلف نے عُذا جانے عاشقوں پر کیا جادو کر دیا ہے کہ جس کسی کے پاس جان اور دل تھا ۔ اُس نے اُسی وقت قربان کر دیا ۔

شعبدہ باختن ۔ جادو پھونک دینا ۔ طلسم کر دینا ۔ در میاں انداختن ۔ سامنے رکھ دینا ۔ حاضر کر دینا ۔ قربان کر دینا ۔ فریب ۔ دھوکا ۔ دغا ۔ ناز و ادا ۔ جادو ۔ مطلب ہے کہ حسن کا وار کبھی خطا نہیں ہوتا ۔ ؎

تھا آفت جاں اُن کا انداز کماں داری      ہم بچ کے کہاں جاتے گر تیر خطا ہوتا (حالیؔ)

(۳) اب جبکہ میرا دل تیری زُلفوں پر قربان ہو چکا ہے ۔ یا تیری زُلفوں میں پھنس چکا ہے ۔ تو اب اِس بات کا امکاں ہے ۔ کہ کبھی نہ کبھی تیرے چہرے کے سُورج کا سایہ اِس پر پڑ سکے ۔

گہ گہ ۔ کبھی کبھی ۔ گا ہے گا ہے ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

شاعر کا مطلب ہے۔ چونکہ اب وہ اپنے محبوب پر اپنے آپ کو قربان کر چکا ہے اس لئے ممکن ہے۔ کہ وہ اُس کے چہرے کا دیدار حاصل کر سکے۔

گرامر:۔ "آفتاب رُخت" میں اضافت استعارہ ہے۔

(۴) تیرا چہرہ میری آنکھوں کے دیکھنے کے قابل تو ضرور ہے۔ مگر میں کیا کروں یا مجھے اس کا کیا فائدہ کہ تیرے چہرے سے پردہ ہی نہیں اُٹھایا جا سکتا۔

درخور بُردن۔ لائق ہونا۔ قابل ہونا۔

تشریح:۔ محبوب کا ظاہری پردہ ہی صرف عاشق کو اُس کا رُخِ روشن دیکھنے سے باز نہیں رکھتا بلکہ اس کی تجلیِ حُسن جو اُس کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔ وہ ظاہری پردہ سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

شعر اہلِ نظر کو بھی نظر آیا نہ روئے یار ۔۔۔ یاں تک حجابِ نور نے مستور کر دیا (حضرت موہانی)
شعر ہے تجلی بھی نقاب روئے یار ۔۔۔ اُس کو کن آنکھوں سے دیکھا چاہیئے (حالی)

(۵) تیری نظرِ کرم نے دوسروں کو تو وصل کی اونچی جگہ پر لا بٹھایا۔ مگر ہمارے ٹوٹے ہوئے دل کو دروازے کی چوکھٹ پر دے مارا۔

قبولِ تو۔ تیری منظور نظری۔ تیری قبولیت۔ جس کو تو اپنا منظور نظر بناتا ہے۔
صدر۔ با عزت حضرات کے بیٹھنے کی جگہ۔ اونچی جگہ۔ شکستہ۔ ٹوٹا ہوا۔ آستاں۔ دہلیز۔ چوکھٹ۔

تشریح:۔ میرے رقیب تو تیری نظرِ کرم کی بدولت وصل کی خوشیاں منا رہے ہیں۔ اور ہم غریبوں کے ساتھ سخت بد التفاتی برتی جاتی ہے۔

شعر شب وعدہ ہے بارِ عام اُن کے در پر ۔۔۔ میرے حق میں اک پاسبانی کی صورت (حالی)

(۶) عراقی نے دل و جان سے اُسی وقت ہاتھ دھو ڈالے تھے۔ جب تیری جادو بھری آنکھوں نے بھولے دل پر گرہ ڈالی۔

اُمید بریدن۔ اُمید منقطع کرنا۔ نا اُمید ہونا۔ اُمید سے ہاتھ دھو بیٹھنا۔
چشمِ جادوئی تو۔ تیری جادو بھری آنکھیں۔ فریب دینے والی آنکھیں۔ دل اُڑا لینے والی آنکھیں۔

تشریح:۔ تیرے ماتھے پر بل کا پڑنا زندگی کے لئے سخت مایوسی کا باعث تھا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# ج۔ خواجہ حافظ صاحب فرماتے ہیں

(۱) وُہ حلقہ جو تیری شوخ بھوؤں نے کمان میں ڈالا ہے۔ درحقیقت مجھ بچارے کمزور و نحیف کی جان لینے کے ارادے سے تھا۔

خمی۔ ایک خم۔ چین۔ تیوری۔ بل۔ سلوٹ۔ شوخ۔ گستاخ۔ بے باک بے شرم۔ تیز۔ قصد۔ ارادہ۔ ارادہ کرنا۔ خواہش۔ زار۔ بیچارا۔ نحیف۔ ناتواں۔ کمزور۔ جس میں طاقت نہ ہو۔

گرائمر:۔ "کمان" استعارہ ہے "ابرو" سے۔

تشریح:۔ معشوق کی ہر ادا عاشق کا دل لوٹ لینے والی ہُوا کرتی ہے۔ اور اُس کی جان بھی اس کی دستبرس سے نہیں بچتی۔

(۲) ابھی دونوں جہانوں کی بنیاد کا نقشہ تک بھی نہیں بنا تھا۔ کہ محبت کا وجود پایا گیا۔ اور وقت نے محبت کی بنیاد ابھی ابھی نہیں رکھی۔ گویا محبت دُنیا سے بھی پرانی ہے۔

نقش۔ صورت۔ نشان۔ علامت۔ رونق۔ سامان۔ طرح انداختن۔ بُنیاد رکھنا

تشریح:۔ صوفیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا نے سب سے پہلے محبت کا وجود پیدا کیا۔ اور پھر کائنات کے ذرّے ذرّے کو اُس سے لبریز کر دیا۔ کیونکہ دُنیا کا نظام محبت سے قائم ہے۔

(۳) شراب پی کر اور پسینہ سے تر بتر ہو کر جب تو باغ میں گیا۔ تو تیرے چہرے کی چمک نے ارغوان کے پھولوں میں آگ لگا دی۔

شراب خوردہ۔ شراب پی کر۔ خوی کردہ۔ پسینہ پسینہ ہو کر۔ یا پسینہ سے شرابور ہو کر۔ فروغ۔ چمک۔ رونق۔ آتش انداختن۔ آگ لگانا۔ ارغوان۔ گہرے رنگ کے سُرخ پھول۔

چونکہ عام طور پر شراب پینے کے بعد انسان کو شراب کی گرمی کی وجہ سے پسینہ سا آجاتا ہے۔ اور اُس کے چہرے میں سُرخی اور چمک بھی آجاتی ہے۔ اس لئے شاعر کہتا ہے۔ کہ اُس کے چہرے کی چمک سے ارغوان کے پھولوں میں گویا آگ بھڑکا دی ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

گرائمر - شعر میں صنعت حسن التعلیل ہے۔

(۴) نرگس نے تو اپنے حسن کی نمائش کے لئے فقط ایک کرشمہ دکھلایا۔ لیکن تیری آنکھ کے جادو نے اُس کے مقابلے میں دنیا میں سینکڑوں فتنے اور فساد برپا کر دیئے۔

کرشمہ - آنکھ اور بھوؤں کا اشارہ - ناز - غمزہ - نرگس - ایک پھول کا نام ہے جس کی شکل آنکھ سے مشابہ ہوتی ہے۔ معشوق کی آنکھ کو بھی نرگس کی آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں - خود فروشی - اپنے حسن کا اظہار کرنا - فریب - جادو - دھوکا -

تشریح :- نرگس کے ایک اشارہ کے مقابلے میں معشوق کی کرشمہ ساز آنکھیں سینکڑوں فساد بپا کر کے دنیا کے تختے کو الٹ دیتی ہیں۔ سے

پامال اک نظر میں قرار و ثبات ہے     اس کا نہ دیکھنا نگہ التفات ہے     (مومن)

(۵) کل رات میں مستی کی حالت میں جب باغ کی پھولوں سے جمی ہوئی محفل میں سے گزرا - تو غنچے نے مجھے تیرے منہ (دہن تنگ) کا خیال پیدا کر دیا۔ یعنی مجھے تیرا دہن تنگ یاد آ گیا۔

بزم گاہ چمن - وہ جگہ جہاں پھولوں کی مجلس جمی ہوئی ہو - پھولوں سے بھری ہوئی کیاریاں - شگوفوں سے لدے ہوئے پودے - دوش - دی شب - کل رات -

توام کی "م" مرا کے برابر ہے - مصرعہ ثانی کی نثر یوں ہوگی - چو غنچہ مرا در گماں از دہان تو انداخت۔

تشریح :- چونکہ عاشق ہر چیز میں اپنے محبوب میں مشابہت دیکھتا ہے۔ اِس لئے کبھی تو وہ نرگس میں اپنے محبوب کی آنکھیں دیکھتا ہے۔ اور کبھی غنچے میں اپنے معشوق کے دہن تنگ کا تماشا کرتا ہے۔ چنانچہ جب وہ پھولوں اور شگوفوں سے لدے ہوئے باغ میں سے گزرا تو ایک کلی کو دیکھ کر اُسے اپنے محبوب کا تنگ منہ یاد آ گیا۔ اور اس خیال نے اُسے مست کر دیا۔

(۶) بنفشہ اپنی لپٹی ہوئی زلفوں میں اور بھی شکن ڈال رہا تھا۔ جبکہ صبا نے تیرے گیسو کا قصہ چھیڑ دیا۔

بنفشہ - ایک سرد و تر بوٹی کا نام ہے - جس کے لمبے لمبے تار ہوتے ہیں۔ اور اُس کے تاروں کو زلفوں سے تشبیہ دیتے ہیں - طرّہ - گیسو - زلف - مفتول - بٹا ہوا - پیچیدہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

شکن در شکن - گرہ - شکن - بل - سلوٹ -

تشریح:- شاعر نے بادِ صبا کے ذریعے اپنے معشوق کی زلفوں کو بنفشہ کی زلف سے بہتر بیان کیا ہے - کیونکہ جب بادِ صبا نے زلفوں کو گرہ دیتے ہوئے بنفشے کے سامنے اُس کے محبوب کی زلفوں کا قصہ چھیڑا تو بنفشے نے شرم کے مارے زلفوں کو سنوارنا چھوڑ دیا -

(۷) اس شرم کے مارے کہ تیرے چہرے کے ساتھ اُس کے چہرے کو نسبت دی گئی ہے - اِس لئے چنبلی کے پھول نے صبا کے ہاتھوں منہ میں خاک ڈال لی ہے -

نسبت کردن - تشبیہ دینا - سمن - چنبلی - بہ دستِ صبا - بادِ صبا کے ہاتھوں خاک بہ دہاں انداختن - اظہارِ عاجزی اور ذلت کے لئے آتا ہے -

تشریح:- جب سمن نے سنا کہ لوگوں نے محبوب کے چہرے کو اُس کے چہرے سے تشبیہ دی ہے - تو شرم کے مارے اپنے منہ میں خاک ڈالتے ہوئے یوں کہا -

ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک -

شاعر محض حسن التعلیل سے کام لے رہا ہے - ورنہ باغ میں خاک اُڑا کرتی ہے - اور ہر پھول پر پڑتی ہے - شاعر نے اِس خاک کو پڑے ہوئے دیکھ کر یوں کہہ دیا ہے کہ چنبلی نے خود عاجزی اور ذلت کے اظہار کے لئے ڈالی ہے -

(۸) اَب مَیں اپنی گدڑی کو سُرخ شراب کے پانی سے دھو رہا ہوں - کیونکہ قسمت کے لکھے کو کوئی بھی اپنے اُوپر سے نہیں ٹال سکتا -

آبِ لعل - سُرخ شراب کا پانی - مراد سرخ شراب - خرقہ - گدڑی - ٹاکیدار اُوڑھنی جو عام طور پر عشاق یا درویش پہنا کرتے ہیں - نصیبہ ازل - ستک کا لکھا - قسمت کا لکھا -

تشریح:- چونکہ شاعر مسئلہ جبر کا قائل ہے - اِس لئے اپنی شراب نوشی کی عادت کے حق میں یہ ثبوت پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے - کہ نوشتۂ تقدیر کو کوئی نہیں مٹا سکتا - اور تقدیر کے معاملے میں انسان کو کوئی دخل نہیں اور حافظ پہلے بھی کہہ آیا ہے -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ع حافظ بخود نپوشید ایں خرقۂ مَی آلود -

ع مُقدّر کا لکھا مٹا ہے کسی کا

(۹) شاید حافظ کی کامیابی کا راز اسی خرابی (شراب خوری) میں پنہاں تھا۔ کیونکہ خدا کی سب سے پہلی عنایت لے اُسے آتش پرستوں کی شراب میں چھوڑ دیا۔

کشائش۔ کامیابی۔ بہتری۔ حل۔ سُلجھاؤ۔ خرابی۔ شراب خوری اور مستی کی حالت۔ بخشش ازل۔ عنایت اوّلیں۔ مغاں۔ جمع مغ۔ آتش پرست لوگ (نوٹ) ازلش کی "ش" اور "ا" کے مساوی ہے۔ مراد حافظ۔

تشریح:۔ حافظ کی کامیابی کا راز اسی شراب نوشی میں پنہاں تھا۔ کیونکہ جب وہ شراب پیتا تو اُس مستی کی حالت میں ایسی عمدہ غزلیں لکھتا۔ اور ایسے عالی خیالات کا اظہار کرتا کہ آج اگر وہ شراب نہ پیتا اور مستی کی زندگی بسر نہ کرتا۔ تو شاید دُنیا اُس کے بہترین دیوان سے محروم رہتی۔ دوسرے لوگوں کے حق میں شراب بربادی کا سامان ہوا کرتی ہے۔ مگر حافظ کے حق میں بہت بہتر ثابت ہوئی۔ اور شعر و شاعری کے میدان میں کامیاب رہا۔

---

(۵)

# ا۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں

(۱) وہ دل جو کہ محبت میں بھی گرفتار اور ساتھ ہی صبر سے بھی کام لیتا ہے۔ شاید وہ دل نہیں بلکہ پتھر ہے۔ کیونکہ عشق اور صبر کے درمیان ایک ہزار میل کا فاصلہ حائل ہے۔

فرسنگ۔ پُولے تین میل کی مسافت۔

تشریح:۔ صبر اور عشق دو متضاد چیزیں ہیں۔ عشق اور صبر یکجا نہیں ہو سکتے

(۲) اے معرفت کی راہ پر چلنے والے بھائیو! مجھے لعنت و ملامت نہ کرو۔ کیونکہ عشق اور صبر کا وہی تعلق ہے۔ جو شیشے اور پتھر کا ہے۔

طریقت۔ دل کی صفائی۔ ملامتم کی "م" کا مطلب ہے۔ میری یا مجھے۔ آبگینہ۔ شیشہ۔ جھوٹا موتی۔

تشریح:۔ جس طرح شیشے کو پتھر سے ٹکرا دیا جائے تو شیشہ ٹوٹ جاتا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہے۔ اسی طرح سعدی کہہ رہا ہے۔ کہ اگر میرے پاس صبر نہیں پھٹکتا تو میرا اس میں کوئی قصور نہیں۔

(۳) میں کیا نصیحت سنوں۔ اور مجھ میں کیا اصلاح ہو سکتی ہے۔ جبکہ میری آنکھ ساقی پر اور کان بلبے یا رباب پر لگے ہوئے ہیں؟

تربیت۔ پند و نصیحت۔ درست کرنا۔ مصلحت۔ اصلاح۔ بہتری۔

رباب (الوٹ) ساقی سے مراد خدا اور رباب سے مراد وحدت کے راگ ہیں۔ جن کو سن کر صوفی لوگ خدا کی جانب کھنچے جاتے ہیں۔

تشریح:۔ جس کی نظر ساقی پہ لگی ہو۔ اور کان میں محبت کے نغمے گونج رہے ہوں۔ اس کو نصیحت کرنا بے سود ہے۔ عاشق پر نصیحت کا اثر نہیں ہوا کرتا۔

(۴) اب مجھے آئندہ چھپ چھپ کر شراب۔ ناچنے اور گانے کی مجلس میں حصہ نہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ اچھا اور نیک نام عاشقوں کے دستور کے مطابق باعث شرمندگی یا بے عزتی ہوا کرتا ہے۔

خفیہ۔ پوشیدہ طور پر۔ چھپ چھپ کر۔ نمی باید م۔ مجھے نہیں چاہیئے۔ میرے لئے مناسب نہیں۔

مطلب ہے کہ سچے عاشق رسوائی اور بدنامی کو عزت خیال کرتے ہیں۔ اور ہر وہ رویہ یا طریقہ جس کو وہ اچھا خیال کرتے ہیں بے دھڑک اور عوام کی نکتہ چینی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اختیار کر لیتے ہیں۔ سوامی رام تیرتھ نے کیا خوب کہا ہے۔

ع ہمن ہیں عشق کے مارے ہمن کو عزتاں کیا رے۔

(۵) کسی کی یاد میں ہم نے ٹھنڈی ہوا اور صبح کی ہوا کے دامن کو پکڑ رکھا ہے۔ لیکن اس کا کیا فائدہ جبکہ ہمارے ہاتھوں میں سوائے ہوا کے کچھ بھی نہیں۔

بیادگار کسے۔ کسی کی یاد میں۔ نسیم۔ ٹھنڈی ہوا۔ باد در چنگ شدن۔ ہاتھوں میں ہوا ہونا۔ یعنی کچھ بھی نہ ہونا۔ خالی ہاتھ ہونا۔

تشریح:۔ ہوا جیسی لطیف چیز کسی کے ہاتھ میں نہیں آ سکتی اس لئے شاعر کہہ رہا ہے۔ کہ میں نے اپنے محبوب حقیقی کی یاد میں ہوا کے دامن کو پکڑ رکھا ہے۔ مگر یہ ایک سعی لا حاصل ہے کیونکہ ہوا کا دامن تھامنا ناممکن ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

(۶) وہ دوست جو ہم سے غصّے ہو کر چلا گیا ہے۔ کون ہے۔ جو اُس تک یہ پیغام لے جائے کہ اے دوست! واپس آجا! اگر تجھے ہمارے ساتھ لڑنے کا خیال ہے۔ تو ہم نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

خشم۔ غصہ۔ ناراضگی۔ سپر انداختن۔ ہتھیار ڈال دینا۔ ہار مان لینا۔ شکست خوردہ ہو جانا۔

تشریح:۔ عاشق قدرتاً امن پسند اور ہر بات پر راضی ہو جانے والے ہُوا کرتے ہیں۔ اور اُن کے برعکس معشوق جنگجو۔ جلد بگڑ جانے کی عادت رکھتے ہیں۔ اِس لئے شاعر کہہ رہا ہے۔ کہ ہمارا دوست جو غصّے میں آکر چل دیا ہے۔ کوئی شخص ہے جو اُس تک صلح کا پیغام پہنچا دے۔ کہ واپس آجا اور ہم مکمل طور پر ہار ماننے کے لئے تیار ہیں۔ کسی جانب سے آجا منتظر ہوں ایک مدّت سے ؎ کبھی تو من ہی جاتے ہیں جو جاتے ہیں خفا ہو کر

(۷) لعنت اور ملامت سعدی کے دِل سے عشق کو نہیں دھو سکتی۔ کیونکہ حبشی کا کالا رنگ کہاں جا سکتا ہے۔ جو ایک قدرتی چیز ہے۔

مطلب ہے کہ جس طرح حبشی کے کالے رنگ کو جو قدرتی ہے۔ اُس سے دُور کرنا ناممکن ہے۔ اِسی طرح سعدی کے دِل سے محبّت کو مٹانا مشکل ہے۔ کیونکہ یہ ملکہ اس میں قدرتی طور پر غالب ہے

---

## ب۔ امیر خسرو (اُن پر رحمت ہو خُدا کی) فرماتے ہیں

(۱) شگوفے یا غنچے میں غالیہ کی سی خوشبو آگئی ہے۔ اور ہَوا نے گلاب کے پھُول کا رنگ اختیار کر لیا ہے (گویا موسم بہار ہے) ہر دِل میں صاف شراب اور رباب کے نغمے کی آرزو پیدا ہو گئی ہے۔

شگوفہ۔ غنچہ۔ غالیہ بو۔ غالیہ کی سی خوشبو رکھنے والا۔ غالیہ۔ ایک مشہور خوشبو جو عنبر۔ کستوری۔ اور کافور کا مُرکب ہوتی ہے۔ ہوا۔ خواہش۔ آرزو۔ تمنّا۔ شوق

مطلب ہے کہ موسم بہار میں شاعر کے دِل میں شراب پینے اور رُباب کے دِلکش نغمے سُننے کا شوق اُمڈ آیا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۲) آ۔ اور اپنی اچکن کے بٹن کھول ڈال۔ اور دم بھر کے لئے میرے پاس بیٹھ۔
کیونکہ تیری تنگ اچکن کی طرح تیرے عشق نے میرے دل کو تنگ کر رکھا ہے۔
قبا۔ بڑا کوٹ۔ اچکن۔ باز کردن۔ کھولنا۔
تشریح:۔ شاعر اپنے دوست سے کہہ رہا ہے کہ اے دوست جس طرح تیرا تنگ اور چست کوٹ تیرے سینے پر کسا ہوا ہے۔ اسی طرح تیری محبت نے میرے دل کو دبا رکھا ہے۔

(۳) اگرچہ اس کا غمزہ غلط راہ پر ڈال رہا ہے۔ (کہ تو عاشقوں پر ظلم و ستم ڈھائے جا) تو اس کی طرف کان مت دھر کیونکہ اس کے سر میں لاکھوں مکر و فریب بھرے ہوئے ہیں۔
بد آموزی۔ برا سکھانا۔ الٹا سبق دینا۔ راہ راست سے بھٹکانا۔ ت یہ ترا۔ نیرنگ۔
مکر و فریب۔ جادو۔ حیلے۔ سحر۔ افسوں۔ عجائب۔

(۴) تیری صورت اور وضع نے مجھے نہایت ہی بے رحمی سے مار ڈالا ہے۔ اور اس فتنے اور بربادی کا کارن وہ تیری ٹیڑھی ٹوپی اور کھانڈ کے رنگ کے (سفید) بٹن ہیں۔
شمائل۔ شمیلہ کی جمع۔ عادتیں۔ خصلتیں۔ مگر فارسی میں عام طور پر صورت اور وضع کے معنوں میں آتا ہے۔ زار کشت۔ بری طرح سے یا بے رحمی و بیدردی سے مار ڈالا ہے۔ کج۔ ٹیڑھی۔ تکمہ۔ بٹن۔ شکر رنگ۔ کھانڈ کے سے رنگ والا۔ سفید۔
تشریح:۔ اس شعر میں شاعر اپنے مرشد نظام الدین اولیا کی طرف اشارہ کر رہا ہے جن سے اس کو بڑے درجے کی عقیدت تھی۔ اور وہ عام طور پر بند گلے کا کوٹ اور ٹیڑھی ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ اور یہی چیزیں خسرو کے لئے وجد کا باعث ہوا کرتی تھیں۔

(۵) بیچارے خسرو کے ہاتھ سے شراب کا پیالہ لے لے۔ کیونکہ وہ سات تختوں یعنی سات ولایتوں کے شہنشاہ کا غلام ہے۔
اورنگ۔ تخت۔

---

## ج شیخ عراقی فرماتے ہیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

(۱) میرے محبوب کا چہرہ ہر گھڑی نیا رنگ بدلتا ہے۔ کیونکہ اس کی زلف کے ہر

حلقے کے نیچے ہزاروں جادو مخفی ہیں۔

نگار۔ معشوق۔ محبوب۔ زماں۔ گھڑی۔ وقت۔ خم۔ حلقہ۔ بل۔ پیچ۔ نیرنگ۔ سحر۔ جادو۔ افسوں۔ مکروفریب۔

تشریح:۔ معشوق کی ہر ادا عاشق کے دِل میں اُتر جایا کرتی ہے۔ اور اُس کی ہر ادا میں وہ نیا لطف دیکھتا ہے۔ وہ نہ صرف محبوب سے محبّت کرتا ہے۔ بلکہ محبوب کے ماحول سے بھی محبّت اور اُلفت ہو جایا کرتی ہے۔ جس گلی میں اُس کا محبوب رہتا ہے۔ اُس کو وہ گلی بھی پیاری لگتی ہے۔ ؎

گویند بہشت جاوداں خوش باشد دانم بیقین کہ خوشتر از کوی تو نیست (عطار)

(۲) اگر میرا دِل میرے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ یعنی میرے قابو سے باہر ہو گیا ہے۔ اُسے کہہ۔ کہ جائے۔ کیونکہ میرے ہاتھ میں دِل کی بجائے معشوق کی زُلف کا سِرا تو ہے۔

از دست شدن۔ ہاتھ سے نکل جانا۔ قابو سے باہر ہو جانا۔ اختیار سے باہر ہو جانا

چنگ۔ پنجہ۔ ہاتھ۔

تشریح:۔ شاعر کا مطلب ہے۔ کہ میرے دِل کے چلے جانے سے مجھے کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ کیونکہ محبوب کی زُلف کے ہاتھ آجانے سے نقصان کی کانی سے بھی زیادہ تلافی ہوگئی ہے۔ کیونکہ میرا مقصد دوست کا وصل ہے نہ کہ دِل۔

(۳) جب سے کوئی مست ساقی میرے دِل کو لُوٹ کر لے گیا ہے۔ اُسی وقت سے مجھے شراب اور باجے کی خواہش رہتی ہے۔

خراباتی۔ خرابات میں رہنے والا۔ شراب خور۔ نشہ میں مخمور رہنے والا۔ متوالا یا مست ساقی۔ مُراد محبوب۔ خرابات۔ ایران میں عام طور پر شراب خانے شہر سے دُور خراب اور برباد مقامات پر ہُوا کرتے تھے۔ ہَوا۔ خواہش۔

تشریح:۔ مطلب ہے۔ کہ شاعر کو ایک حسین سے عشق ہو گیا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ شراب خانہ ہو۔ رباب ہو اور ساقیٔ دلنواز ہو۔ کیونکہ یہ چیزیں عشق میں لازمی ہیں۔

(۴) جس طریقے یا جس طور پر میں محبّت اور شراب کے نشے میں بُری طرح سے کھویا گیا ہوں۔ میرے لئے یہ بات کہاں ممکن ہے۔ کہ مجھے مجذوں۔ نام یا عزت سے کہیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

دُور کا بھی واسطہ ہے۔

بدیں صفت۔ اِس طور پر۔ اِس طریقے سے۔ اِس حالت میں۔ شرابِ عشق۔ عشق و محبّت کی شراب۔ خراب۔ مست۔ کھویا ہُوا۔ نشہ میں چُور۔ کرامات۔ معجزے۔ ایسی باتیں جو عام انسان نہ کر سکیں۔ ننگ۔ شرم۔ غیرت۔ حیا۔ لحاظ۔

تشریح:۔ عراقی جیسا صُوفی درویش چاہتا تو دُنیا کو ہزاروں معجزے دِکھا کر عزّت اور نام پیدا کر لیتا۔ مگر چونکہ وہ محبّت کے نشہ میں مست ہو گیا اِس لئے اِن سب چیزوں کو بالائے طاق رکھ کر بیٹھا ہے۔ اَب اُسے نہ عزّت کی پرواہ ہے۔ اور نہ معجزوں کا خیال۔ بلکہ سعدی کی طرح یہی الاپ رہا ہے۔ کہ

"نامِ نیک در آئینِ عاشقی ننگ است"

(۵) عراقی کا خون نہ بہا۔ اور اُس کے ساتھ صُلح کر لے۔ کیونکہ صُلح ہر حال میں لڑائی سے بہتر ہُوا کرتی ہے۔

خون ریختن۔ خُون بہانا۔ خون کرنا۔ آشتی۔ صُلح۔ آشتی پیش آر۔ صُلح کر لے۔

تشریح:۔ مطلب ہے کہ شاعر اپنے لڑاکے محبُوب سے درخواست کر رہا ہے۔ کہ از راہِ نوازش لڑائی کو چھوڑ کر صُلح اختیار کیجئے۔ کیونکہ صُلح ہر حالت میں لڑائی سے بہتر ہُوا کرتی ہے۔

---

## د۔ مولٰینا عبدالرحمٰن جامی فرماتے ہیں صفحہ ۲۹

(۱) تیرے کُوچہ کو (قائم کرنے) یا جگہ دینے کے لئے کعبہ کا وسیع اور کشادہ رقبہ بھی بہت تنگ ہے۔ کیونکہ کعبہ سے لے کر تیری گلی کے سِرے تک ایک ہزار فرسنگ کا فاصلہ پڑتا ہے۔

مقام کردن۔ قائم کرنا۔ جگہ دینا۔ فسحت۔ وسیع۔ کشادہ۔ کھلا رقبہ۔ فراخ گشادہ جگہ۔ حرم۔ کعبہ کا گرداگرد۔ کویت۔ تیری گلی۔

تشریح:۔ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ اور شاعر کے خیال سے خدا کسی محدود جگہ میں قید نہیں کیا جا سکتا۔ اِس لئے تو وہ اپنے محبُوبِ حقیقی سے کہتا ہے۔ کہ تیری گلی کعبے کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کھلے رقبہ میں نہیں سماسکتی اور کعبہ کی وسعت کو خدا کے گھر سے کہیں دور کا بھی واسطہ نہیں۔

(۲) میرا دل بہت کمزور ہے۔ اور ہر طرف سے ملامت کرنے والے ہیں۔ میں کیا کروں! کیونکہ میرے دل کا شیشہ نازک ہے۔ اور میں جہاں کہیں بھی جاتا ہوں۔ پتھر ہی پتھر ہیں۔

ضعیف۔ بہت کمزور۔ ناتواں۔ ملامتی۔ (یائے فاعلیت کی ہے) ملامت کرنے والا۔ شیشہ۔ دل کے لئے شیشہ استعمال ہوا ہے۔ نازک مراد ہے۔

تشریح:۔ شاعر کا مطلب ہے۔ میرا کمزور دل شیشے کی طرح نازک اور ٹوٹ جانے والا ہے۔ اور دشمنوں کی ملامتیں سخت پتھر کی طرح ہیں جس طرح شیشہ پتھر سے ٹکرانے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ اسی طرح میرا دل رقیبوں کے طعنوں سے پاش پاش ہو جاتا ہے۔

ع نازک ہے میرا شیشہ دل ٹوٹ جائیگا۔

(۳) ہماری مجلس میں تسبیح کے تاگے کا ذکر نہ کر۔ کیونکہ اہل مجلس کے کان باجے کے تاروں پر لگے ہوئے ہیں۔

حلقہ۔ مجلس۔ محفل۔ دائرۂ احباب۔ مجمع۔ رشتہ۔ تاگا۔ تسبیح۔ مالا۔ مجلسیاں اہل مجلس۔ اہلِ محفل۔ بریشم چنگ۔ باجے کے تار جنہیں چھیڑنے سے باجہ بجتا ہے۔

تشریح:۔ صوفی لوگ تو فقط محبت کے ساز کے تاروں کو بجتا دیکھتے ہیں۔ وہ ظاہری تکلفات یعنی مالا پھیرنے یا مسجد و مندر میں جانے کے قائل نہیں۔

(۴) وہ دل جو کسی پھول کا سا خوبصورت چہرہ رکھنے والے معشوق کی جدائی میں غنچہ کی طرح افسردہ ہو گیا ہے۔ نہ تو وہ چمن کے وسیع رقبہ میں کھل سکتا ہے۔ اور نہ ہی باغ کے صحن میں۔

عرصہ۔ وسیع رقبہ۔ کھلا میدان۔ دل کشادن۔ دل کا کھلنا۔ خوش ہونا۔ غم کو بھول جانا۔ غنچہ وشی۔ غنچے کی مانند۔ گل رخ۔ کوئی گل رخ یعنی پھول کا سا خوبصورت چہرہ رکھنے والا۔ محبوب۔ گلرخ میں یائے تنکیر ہے۔

تشریح:۔ عام طور پر دُکھی دل باغ میں پھول کو دیکھ کر خوش ہو جایا کرتے ہیں۔ مگر

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

مہجور دل کو بغیر دوست کے دیکھے ہرگز خوشی نصیب نہیں ہو سکتی۔ خواہ اُس کے سامنے بہتر سے بہتر ین منظر بھی پیش کئے جائیں۔

کچھ ہنسی کھیل سنبھلنا غمِ ہجراں میں نہیں　چاکِ دل میں ہے مرے جو کہ گریباں میں نہیں (حالی)

(۵) تیری محبّت نے مجھے لوگوں کے ساتھ صُلح اور لڑائی سے آزاد کر دیا ہے۔ اب مجھے نہ تو کسی کے ساتھ صُلح کرنے کا خیال ہے۔ اور نہ ہی کسی کے ساتھ جنگ کرنے کی طاقت ہے۔

غم۔ چاہ۔ محبّت۔ خیال۔ فارغ ساخت۔ آزاد کر دیا۔ سر۔ خیال۔ ارادہ۔

گرائمر:۔ "صُلح" اور "جنگ" میں صنعت تضاد ہے۔

تشریح:۔ محبوب کا خیال عاشق کے دِل میں اور کسی خیال کی گنجائش نہیں چھوڑتا اِسی لئے عاشق ہر وقت اپنے محبوب کے خیال میں ڈوبا رہتا ہے۔ اور وہ دُنیا سے کوئی سروکار نہیں رکھتا۔

تصوّر نے بھلایا تیرے ذوقِ شادی وغم کو　نہ کچھ کلفت ہے زنداں میں نہ کچھ راحت شبستاں میں (حالی)

(۶) تیرا حُسن اپنے آپ کو شیشے کی مناسبت سے ظاہر کرتا ہے۔ لیکن سخت افسوس ہے کہ ہمارے ہی دِل کا شیشہ زنگ سے اٹا ہُوا ہے۔

بقدر آئینہ۔ شیشے کی صفائی کے مطابق۔ شیشے کی مناسبت سے۔ شیشے کی قسم کے مُطابق۔ دریغ۔ افسوس۔ دلیئے۔ نہفتہ۔ چھپا ہُوا۔ پوشیدہ۔ زنگ۔ شیشے کی میل۔ آئینہ دِل۔ دِل کا آئینہ۔ مراد عاشق کا دِل ہے۔

تشریح:۔ جس طرح صاف شیشے میں ہی انسان کا چہرہ صاف نظر آتا ہے۔ اِسی طرح سے جتنا انسان کا دِل (جو شیشے سے مشابہ ہے) صاف ہوگا۔ اتنا خدا کے جمال کا عکس اِس میں اچھا نظر آئے گا۔ اِس لئے دِل کے آئینے کو کدورتوں سے صاف رکھنا چاہیئے تاکہ خدا کا جمال اچھی طرح سے دیکھا جا سکے۔

(۷) جامی کے رُخسار اور اُس کے آنسوؤں کی دورنگی یعنی جُدا جُدا رنگ کو مت دیکھ۔ کیونکہ محبّت کی راہ میں وہ ہمیشہ ایک ہی رنگ پر قائم رہتا ہے۔

مبیں۔ فعل نہی دیدن۔ تو مت دیکھ۔ دورنگی۔ مختلف یا جُدا جُدا رنگوں کا ہونا۔ ایک ہی حالت پر قائم نہ رہنا۔ ثابت قدم نہ رہنا۔ طریقہ۔ راستہ۔ راہ۔ یک رنگ۔ ایک حال پر قائم رہنے والا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

گراگمرہ۔ "یک رنگی" اور "دو رنگی" میں صنعتِ تضاد ہے۔
تشریح:۔ شاعر کا مطلب ہے۔ کہ میرے چہرے کی زردی اور آنسوؤں کی سُرخی کو دیکھ کر یہ نتیجہ نہ نکال کہ میں محبت میں ثابت قدم نہیں ہوں بلکہ یہ تو قدرتی امر ہے۔ کہ محبوب کے ہجر میں عاشق کا چہرہ زرد اور آنکھیں خون کے آنسوؤں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ میں تو محبت کے راستے پر ہمیشہ ثابت قدم رہتا ہوں۔ کیونکہ حقیقی محبت ہر قسم کے تغیر اور تبدل سے مستثنیٰ ہوتی ہے۔

---

(۶)

# ا۔ خواجہ حسن فرماتے ہیں

(۱) جس کسی نے بھی اپنے محبوب کے دروازے پر اپنا سر رکھ دیا ہے۔ عشق نے جہاں کہیں بھی کوئی دروازہ ہے۔ اُس کے لئے کھول دیا ہے۔
تشریح:۔ صدقدلی اور مضبوط ارادے کے سامنے تمام مشکلات خود بخود حل ہو جایا کرتی ہیں۔

ع دل میں ہو صدقِ طلب تو مشکلیں آسان ہیں۔

(۲) کیا تو نہیں جانتا کہ دوست نے جو داغ دیا ہے۔ اُس کا کیا مطلب ہے۔ یہ اُس کی محبت کی مُہر ہے۔ جو اُس نے ہمارے سینے پر لگا رکھی ہے۔
داغ نہادن۔ لگانا۔ مُہر نہادن۔ مہر لگانا۔ مہر۔ محبت۔
گراگمرہ:۔ "مُہر" اور "مِہر" میں تجنیس ناقص ہے۔
تشریح:۔ مطلب ہے۔ کہ شاعر اپنے محبوب کے ہجر کے داغ کو اِس کی محبت کی نشانی خیال کر رہا ہے۔

داغ دِل رکھوں نہ کیوں دِل سے عزیز    یہ بھی تو ہے آخر نشانی دوست کی

(۳) تیرا غمزہ تیر ہے۔ تیری بھوئیں کمان کی طرح ہیں۔ اور زلف ایک پھندا ہے۔ یہ تمام آفت کے سامان ہمارے دِل کو لوٹ لینے کے لئے تیار بر تیار ہیں۔
غمزہ۔ آنکھ کا اشارہ۔ ناوک۔ تیر کی نوک مجازاً تیر۔ اسباب بلا مصیبت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

یا آفت کے سامان۔ آماد۔ تیار۔ تلا ہُوا۔ آمادہ۔

تشریح:۔ معشوق آنکھ کا تیر چلا کر عاشق بیچارے کو زخمی کر کے پھر زلف کے پھندے میں اُسے گرفتار کر لیتا ہے۔

(۴) کل رات قمری اپنے پنجرے میں پڑی ہوئی میرے درد کی کہانی پُر درد لئے ہیں سُنا رہی تھی۔ سچ ہے۔ یہ گرے ہوئے حال اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا جو خود گر چکا ہو۔

دوش۔ دہی شب۔ کل رات۔ قمری۔ فاختہ کی قسم کا ایک پرندہ ہے۔ جو سرو پر عاشق ہوتا ہے۔ قفس۔ پنجرا۔ اُفتادہ۔ گرا ہُوا۔ محبت کی چوٹ کھایا ہُوا

تشریح:۔ جب قمری کو اپنے محبوب یعنی سرو کی یاد ستاتی ہے۔ تو وہ ایک درد بھری لے میں غم کی راگنی چھیڑ دیتی ہے۔ شاعر مجبور یہ خیال کرنے لگ جاتا ہے کہ شاید وہ اُس کے غم میں شریک ہے۔ اور اُس کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کر رہی ہے۔ کیونکہ "گھائل کی گتی گھائل جانے"۔

(۵) میرا دل اُس کے (محبوب) دُکھ اور غم کی وجہ سے ایک رات بھی آرام اور خوشی سے نہیں سویا اور مَیں نہیں جانتا کہ یہ بد قسمت کس ستارے کے زیر اثر دُنیا میں آیا ہے۔

شاد نخفت۔ خوشی سے یا آرام سے نہیں سویا۔ سیہ روز۔ بُری قسمت والا۔ بد قسمت۔ طالع۔ قسمت۔ نصیب۔ ستارہ۔

تشریح:۔ یہ ایک عام خیال ہے۔ کہ ستاروں کا اثر انسان کی زندگی پر ضرور ہوتا ہے۔ اگر وقت پیدائش ستارہ نیک ہو تو عمر خوشی اور سکھ سے کٹتی ہے۔ اور اگر ستارہ بد ہو تو تمام عمر دُکھ اور تکلیف میں گزرتی ہے۔ عاشق جس کے دل کو بھی آرام اور چین نہیں۔ اپنے منحوس ستارے کو کوس رہا ہے۔ کہ کس قدر منحوس ستارے کے زیر اثر میری پیدائش ہوئی کہ ساری عمر محبوب کی جدائی میں تڑپنا اور بے قرار ہونا لکھا ہے

(۶) اُس کے محبت کے جوئے میں مَیں ایک بار پھر داؤ لگاؤں گا۔ گوڈری تو پہلے ہی کھو چکا ہوں۔ اب میرا آخری داؤ عبادت کی چٹائی کا رہ گیا ہے۔

دستبردار ہونا۔ داؤ لگانا۔ جوا کھیلنا۔ قمار غم۔ اُلفت کا جوا۔ خرقہ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

درویش کی گودڑی۔ باختن۔ گنوانا۔ داؤِ پسین۔ آخری داؤ۔ آخری بازی۔ سجادہ۔ سجاوہ۔ نماز کی چٹائی۔ مصلّےٰ۔ وہ چٹائی جس پر نماز ادا کی جاتی ہے۔

تشریح :۔ گرفتارانِ محبّت دین و ایمان کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ جس صاحب نے محبّت کے جوئے میں گودڑی سے ہاتھ دھوئے۔ اب اُس کے پاس تھوڑی بہت ایمان کی نشانی صرف مصلّےٰ ہے۔ سو اس کو بھی وہ اب آخری داؤ میں لگا کر ہار دینے کو تیار ہے۔ مطلب ہے کہ عاشق راہِ محبت میں اپنا سب کچھ لٹانے کو تیار رہتے ہیں۔

(۷) حسن کا مسکین دِل واقعی آگ پر دھری ہوئی کیتلی کی طرح ہے۔ اور بلا شبہ یہ اُس کا دِلی جوش تھا۔ جو اُس نے ظاہر کر دیا۔

آتش و دیگ میں "داؤ" لزومیت کی ہے۔ یعنی آگ پر رکھی ہوئی دیگ۔ کیتلے۔ ہاں۔ واقعی۔ بلا شبہ۔ درُست ہے۔ جوش۔ محبّت کا اُبال۔ اُلفت کی گرمی۔ اندرونی جوش

تشریح :۔ حسن کے دِل میں محبّت کا طوفان اُمڈ رہا ہے۔ اور یہ سب شعلہ عشق کا نتیجہ ہے اور اِس کے اشعار میں گرمی کا باعث اُس کے دِل کی جلن ہے۔

سہ اُس نے اچھا ہی کیا حال نہ پوچھا دِل کا
بھڑک اُٹھتا تو یہ شعلہ نہ دبایا جاتا!!

---

## ب۔ شیخ واحدی فرماتے ہیں

(۱) مجھے اپنے آتش پرست روحانی گورو کی کہی ہوئی باتوں میں سے ایک بڑی لطیف بات یاد ہے۔ کہ خوب شراب پیئو۔ کیونکہ دُنیا کی بنیاد ہوا پر رکھی ہوئی ہے۔

نکتہ :۔ لطیف اشارہ۔ گہری بات۔ نفس۔ باتیں۔ قول۔ ارشاد۔ پیرِ مغاں آتش پرستوں کا گورو۔ آتش خانہ کا مجاور۔ شراب بیچنے والا۔ مراد ساقی یا محبّت کے مذہب والوں کا گورو گھنٹال۔ بادہ۔ شراب۔

مطلب ہے اِس فانی دُنیا میں زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اِس لئے جہاں تک ہو سکے اِس چندروزہ زندگی کا پورا پورا فائدہ اُٹھاؤ۔ اور دُنیا کے غم کو غلط کرنے کے لئے خوب شراب پیئو۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۲) یہ وُہ وقت ہے۔ کہ ہم خود بخود عبادت خانے کو خیر باد کہہ دیں۔ کیونکہ ہم جیسے شرابیوں اور رندوں کی جگہ دراصل وُہ بُت خانہ ہے۔ جو ویران جگہ میں بسا ہُوا ہے۔

صومعہ۔ عیسائیوں کا عبادت خانہ۔ وُہ جگہ جہاں درویش لوگ عبادتِ الٰہی ہیں لگے رہتے ہیں۔ گذاشتن۔ چھوڑ دینا۔ ترک کر دینا۔ بگزاریم۔ چھوڑ دیں۔ خیر باد کہہ دیں۔ دیر۔ بُت خانہ۔ دیر خراب آباد۔ وُہ شراب خانہ جو ویران جگہ میں واقع ہو۔

شاعر کا مطلب ہے۔ کہ ہم جیسے محبت کے متوالوں کو زہد اور عبادت سے کوئی سروکار نہیں۔

(۳) ہمارے روحانی گورو یا بوڑھے مرشد کو تیز فہمی کی وجہ سے کمال درجے کی روحانی نظر حاصل تھی۔ کیونکہ اُس نے ہمیں خوُباں یعنی اہلِ حُسن کو دیکھ کر توبہ پڑھنے کو نہیں کہا تھا۔

پیر۔ بوڑھا مُرشد۔ روحانی گورو۔ فراست۔ عقل مندی۔ شعور۔ فہم کی رسائی۔ خوُباں۔ جمع خوب۔ اہلِ حُسن۔ حسین لوگ۔ معشوق۔

تشریح:۔ چونکہ شاعر کو اُس کے روحانی اُستاد نے دُنیا کی تمام بُرائیوں سے روکا مگر حسینوں کو دیکھنے سے نہ روکا۔ جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اُس کے اُستاد کا عقیدہ تھا۔ کہ خدا کا جلوہ یا جمال اُس کے حسین بندوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ اِس لئے شاعر اس کی بلند نظری کی داد دے رہا ہے۔

(۴) مجھے ہر وقت شراب اور گانے والے کے حُسن کی دُھن لگی رہتی ہے۔ کیا کروں۔ کیونکہ عشق کی کچھ خاصیت ہی ایسی ہے۔

ہمہ دم۔ ہر وقت۔ ہر گھڑی۔ میل۔ خواہش۔ آرزو۔ دُھن۔ تمنا۔ جھکاؤ۔ جمال۔ حُسن۔ خوبصورتی۔ خوُبی۔ مطرب۔ گانے والا۔ خوش کرنے والا۔

مطلب ہے کہ عاشق کو شراب اور راگ سے قدرتی لگاؤ ہوتا ہے۔ اور وُہ ہر گھڑی انہیں دو چیزوں کی دُھن میں لگا رہتا ہے۔

(۵) اگرچہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو اپنی غلطی کی وجہ سے اہلِ وفا یا سچے عاشقوں کی ہستی سے انکار کرتے ہیں۔ مگر عاشقِ صادق اِن اختلافات سے بالاتر ہے۔

جمع۔ ایک جماعت۔ کچھ لوگ۔ ایک ٹولی۔ جمع میں یائے وحدت ہے۔ اہلِ نظر۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سچے عاشق - اہلِ دل - صاحبِ نظر جن کی نگاہیں حقیقت تک پہنچ سکیں - تفرقہ - فرق ڈالنا - اختلاف - جھگڑا -

تشریح :- عاشقِ صادق اپنے رویہ کے متعلق عوام کی نکتہ چینی کی پرواہ نہیں کیا کرتے -

(۶) ایک عمدہ اور دلکش صورت کی حقیقت کو ہر شخص نہیں دیکھ سکتا - کیونکہ شیریں کی محبت دراصل فرہاد ہی کا کام تھا -

معنیٰ - حقیقت - اصلیت - شیریں - میٹھی - عمدہ - دِلکش - خوبصورت شیریں فرہاد کی معشوقہ کا نام ہے - جو خسرو پرویز کی بیوی تھی -

تشریح :- حُسن پرکھنا ہر شخص کا کام نہیں اور نہ ہی ہر شخص حُسن کی داد دے سکتا ہے - اور ہر آنکھ حُسن شناس نہیں ہو سکتی - اِس لئے کہا گیا ہے - کہ لیلےٰ را بچشم مجنوں باید دید -

(۷) جو شخص پوشیدہ طور پر یا چھُپ چھُپ کر معشوقوں کے حسین چہرے کو دیکھ لیتا ہے - اُسے کہا جا سکتا ہے - کہ وہ دیکھنے کے ہُنر میں ماہر اور اُستاد ہے -

علمِ نظر - دیکھنے کا علم -

(۸) اے واحد ہی صرف دو تین روز ہوئے تُو نے توبہ پڑھ لی تھی - اور پرہیزگار بن گیا تھا - کیا خوب - اب دوبارہ عاشق بن گیا - مُبارک دینے کا مقام ہے -

تائب - توبہ کرنے والا - زاہد - پاکباز - پرہیزگار - متقی - باز - پھر - دوبارہ - جائے مبارکباد - مبارک دینے کا مقام یا موقع ہے -

تشریح :- مطلب ہے کہ عشق اور زہد دو متضاد چیزیں ہیں - عاشق کے لئے عشق کو ترک کر کے زہد اختیار کر لینا ایک اچنبھہ ہوتا ہے - واحد ہی بیچارہ بدقسمتی سے دو چار روز کے لئے زاہد بن گیا تھا - مگر دوبارہ عاشق ہو جانے سے اپنے آپ کو مبارک باد دے رہا ہے

---

(۷)

# ۱ - مولینا کاتبی کہتے ہیں

(۱) دراصل وہی لوگ خوش ہیں - جو کسی محبوب کی زُلف کے سِروں کو پکڑتے ہیں - اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بیقرار چیز کو ہاتھ میں لے کر قرار حاصل کرتے ہیں۔
خرم ۔ خوشی ۔ نگار ہے ۔ ایک محبوب ۔ کوئی معشوق ۔ بقرار ہے ۔ ایک بے قرار شئے
چونکہ معشوق کی زلف ہر وقت حرکت میں رہتی ہے ۔ اس لئے اسکو بے قرار کہتے ہیں ۔ در
کف آوردن ۔ ہاتھ میں لانا ۔
تشریح :۔ یوں تو زلف ایک بے قرار چیز ہے ۔ اور دیکھنے والے کو بیقرار کر دیتی
ہے ۔ مگر اس بیقرار چیز کا یہ کرشمہ ہے ۔ کہ جب دیکھنے والے کے ہاتھ میں آجاتی ہے ۔ تو اس
کو ایک گونہ قرار آجاتا ہے ۔ اس لئے عاشق اُس کو حاصل کرنے کے لئے بیقرار رہتے ہیں ۔
(۲) دونوں جہانوں کا عیش بھی اُس خوشی کے مقابلے میں ہیچ ہے ۔ جبکہ ایک لمبی جدائی
کے بعد دو دوست ایک دوسرے کے ساتھ بڑی محبت اور تپاک سے بغل گیر ہوتے
ہیں ۔
ہجر دراز ۔ لمبی جدائی ۔ از سر شوق ۔ بڑی محبت سے ۔ بڑے شوق کے ساتھ ۔
کنارے گرفتن ۔ ہم آغوش ہونا ۔ بغلگیری کرنا ۔
تشریح :۔ مطلب ہے کہ جب دو دوست مدت کے بعد ایک دوسرے سے ملتے ہیں ۔ تو
اُس خوشی کا مقابلہ دنیا کی کوئی خوشی بھی نہیں کر سکتی ۔ اور دوستوں کے ملنے سے کئی غم اور
دکھ مٹ جاتے ہیں ۔

ملتے ہی اُن سے بھول گیئں سب کلفتیں تمام     گویا ہمارے سر پہ کبھی آسمان نہ تھا (حالی)

(۳) اگر معشوق سینکڑوں زخم بھی لگائیں تو اس بات کا مطلقاً ڈر نہیں بشرطیکہ وہ
اپنے عاشق کی خاطر (ان زخموں میں سے) ایک یعنی دل کے زخم پر مرہم کا پھاہا لگائیں ۔
باک ۔ ڈر ۔ خوباں جمع خوب ۔ حسین لوگ ۔
تشریح :۔ مطلب ہے کہ عاشق پر طرح طرح کی مصیبتیں اور تکلیفیں آیا کرتی ہیں ۔ مگر
اُن مشکلات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی اُس کو ان مشکلات سے کوئی دکھ ہوتا ہے
بشرطیکہ اس کا محبوب اُس کے زخم پر کرپا کر کے مہربانی اور تسلی کا پھاہا لگا دے ۔
(۴) مجھے اُمید ہے کہ اگر قیامت کے دن مجھے تیر دل عاشقوں میں شمار نہ کیا جائے گا
تو کم از کم تیری گلی کا کتا تو ضرور گردانا جاؤں گا ۔
محشر ۔ کی ۔ م کا مطلب ہے ۔ یعنی امید وارم کہ در محشر اگر مرا از تیر دلاں

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

نگیرند - شیر دل - بہادر - سورما - شجاع - بارے - کم ازکم -
مطلب ہے کہ شاعر اپنی محبوب کی گلی کا کتا سمجھا جانے کو بھی فخر سمجھتا ہے -
(۵) ہم نے تیرے وصل کی خیرات مانگنے کی غرض سے تیرا راستہ روک رکھا ہے - جس طرح کہ گدا یعنی فقیر لوگ آنے جانے والے لوگوں کا راستہ روک لیا کرتے ہیں -
راہ گرفتن - راستہ روک لینا - راستے میں کھڑا ہو جانا - دریوزۂ وصل - وصل کی خیرات - ملاپ کی بھیک - دریوزہ - بھیک مانگنا -
مطلب ہے کہ عاشق دیار حسن کا گدا ہے - اور اپنے یار کے راستے پر وصل کی بھیک مانگنے کی غرض سے کھڑا ہے -

ہم تو ہیں دریوزہ گر ہم کو دیار حسن ہیں
مل گیا جو در کھڑے ہو کر صدا دینے لگے

(۶) اے کاتبی! ان گلاب سا چہرہ رکھنے والوں کے خلاف بلبل کی طرح شکایت نہ کر کیونکہ وہ تو ہر لحظ تیرے جیسے ہزاروں کو شکار کر لیتے ہیں -
گل رُدیاں - جمع از گل رو - گلاب کا سا چہرہ رکھنے والا معشوق - نالہ مکن - مت رو - شکایت نہ کر - زانگ - از آنکہ - ہزارے - ایک ہزار - چونکہ بلبل کو ہزار داستاں بھی کہتے ہیں - اس لئے اس کا مطلب بلبل بھی ہوا -
گرامٹر :- ہزار بمعنی ایک ہزار اور بلبل ہے - اس لئے یہ صنعت ایہام ہوئی - بلبل - "گل رویاں" اور "ہزارے" میں صنعت مراعاۃ النظیر ہے -
تشریح :- مطلب ہے کہ جس طرح بلبل پھول کو دیکھ لے تو بے اختیار اس کی محبت میں پھنس جاتا ہے - اسی طرح شاعر بھی اپنے گل رُخ محبوب کی محبت میں پھنسا ہوا ہے - کیونکہ محبت کسی کے بس کی بات نہیں -

---

## ب - مولانا عبدالرحمن جامی فرماتے ہیں

(۱) وہ لوگ کتنے خوش قسمت ہیں - جو کسی دوست کی زلف کے حلقے کو پکڑتے ہیں - اور کچھ وقت کے لئے دنیا کی مشکلات اور الجھنوں سے کنارہ کر لیتے ہیں - یعنی ہم آزاد ہو

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

جاتے ہیں۔

طرۂ یار:۔ کسی دوست کی زلف۔ خم۔ بل۔ حلقہ۔ پیچ وخم۔ نشیب وفراز دکھ درد۔ الجھنیں۔ از چیزے کنار گرفتن کسی چیز سے کنارہ کرنا۔ الگ ہوجانا۔ آزاد ہوجانا۔ فارغ ہوجانا۔

تشریح:۔ جب عاشق کو اپنے محبوب کا دیدار حاصل ہوجاتا ہے۔ تو وہ کچھ وقت کے لئے دنیا کی سب چیزوں کو بھول جاتا ہے۔ جس طرح ایک شرابی کو نشہ کی حالت میں سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اسی طرح عاشق جب مست دیدار ہوتا ہے۔ تو دنیا کی سب چیز اس کی نظروں میں ہیچ ہوجاتی ہے۔ عشق کی دنیا میں عاشق سب رشتے توڑ کر صرف محبوب کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

(۲) تاکہ اس سمندر (دنیا) میں ان کی امید کی کشتی کنارے پر پہنچ جائے۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو ندی کے کنارے پر لے جاتے ہیں۔ شراب کے پیالے کے محیط پر منہ رکھتے ہیں۔ اور کسی محبوب کے لبوں کا بوسہ لیتے ہیں۔

بحر۔ سمندر۔ استعارہ ہے دنیا سے۔ زورق۔ چھوٹی کشتی۔ بنا۔ سفینہ۔ لب۔ کنارہ۔ ساحل۔ محیط۔ لب جو۔ نہر کا کنارہ۔ لب جام۔ پیالے کا محیط۔

تشریح:۔ عاشقوں کی امید تب ہی بر آتی ہے۔ جب تمام لوازمات عشق پورے ہوں۔

گرائمر:۔ "لب جو" "لب جام" "لب یار" میں تجنیس تام ہے۔

(۳) تاکہ اس بے سروپا شکارگاہ (دنیا) میں آزادی کی زندگی بسر کریں۔ اس لئے وہ یا تو اپنا ٹھکانا پہاڑ کی چوٹی پر کرتے ہیں۔ یا کسی غار کی تہ میں بسیرا ڈال لیتے ہیں۔

بے سروبن۔ جس کا نہ سر ہو نہ پاؤں۔ بے سروپا۔ بے آغاز و بے انجام۔ لامحدود صید گہ۔ شکارگاہ مراد دنیا ہے۔ کیونکہ انسان اس کا شکار ہیں۔ بن غار۔ گپھا کی گہرائی

تشریح:۔ دنیا ایک شکارگاہ کی مثال ہے۔ اور انسان سب اس شکارگاہ کے شکار ہیں۔ اور باری باری سب شکار ہوکر رہ جاتے ہیں۔ اس لئے اگر آزادی کی زندگی بسر کرنی منظور ہو۔ یا اس دنیا کی مصائب اور الجھنوں سے بچنا مقصود ہو۔ تو دور کسی اوجھل جگہ میں گھر بنانا چاہیئے۔ مطلب ہے۔ کہ انسان کو دنیا کے ساتھ لو لگانے کی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بجائے اسے ترک کر دینا چاہیئے۔

(۴) فقیری اور موت کے بیابان کے خوف کو تو دیکھ کہ اِس میں چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی ہر ایک قطار سوار وں کا دستہ خیال کیا جاتا ہے۔

ہیبت۔ خوف۔ ڈر۔ رعب۔ دبدبہ۔ بادیہ۔ جنگل۔ بیابان۔ ویرانہ۔ صحرا۔ فقر۔ فقیری۔ دُنیا کی خواہشات کو ترک کرنا۔ فنا۔ اپنی ہستی کو خدا کی ذات میں کھو دینا نیست و نابود ہو جانا۔ صفِ مورچہ۔ چیونٹیوں کی قطار۔ خیل۔ دستہ۔ گروہ۔

(نوٹ) گیرند کا فاعل اہلِ فقر و فنا ہے۔ یعنی اہلِ فقر و فنا ہر صفِ مورچہ را خیل سوارے گیرند۔

تشریح:۔ مطلب ہے کہ شاعر اس بات پر زور دے رہا ہے۔ کہ انسان جب صحیح معنوں میں درویش کی زندگی اختیار کر لیتا ہے۔ خدا کے پاس پہنچنے کے لئے اُسے قدم قدم پر بڑی سخت مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو چیز عوام کی نگاہ میں حقیر معلوم ہوتی ہے وہی چیز اُس کی حقیقت آشنا آنکھوں میں بڑی بھیانک اور زبردست دکھائی دیتی ہے اور وہ ذرہ ذرہ میں کُل کا جلوہ دیکھتا ہے ؎

ہے نظر میں میری ہر جز و میں کُل کا جلوہ ۔ ذرّہ چاہے تو تھکا دے مجھے صحرا ہو کر

(۵) جو تیری محبت کی آگ میں جل گئے ہیں۔ وہ آگ کی طرح بے قرار ہیں۔ اور جب تک وہ مر نہ جائیں اُن کے لئے قرار حاصل کرنا ناممکن ہے۔

آتش۔ آگ۔ غم۔ محبت۔ عمت۔ تیری محبت۔ اِمکان۔ ممکن ہونا۔

مطلب ہے کہ عاشقوں کی بے قراری موت سے پہلے ختم نہیں ہو سکتی۔ ؎

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں ۔ موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں (غالب)

(۶) تیز نظر رکھنے والے۔ بینائی کو طاقت دینے والے سُرمے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے یعنی وہ استعمال نہیں کرتے۔ وہ تیرے راستے کی خاک کو اپنے من کی آنکھ کو روشن کرنے کے لئے بطور سُرمہ استعمال کرتے ہیں۔

تیز بیناں۔ تیز نظر رکھنے والے۔ اہلِ نظر۔ کحل۔ سُرمہ جو آنکھ میں ڈالا جاتا ہے۔ نظر و نخفتن۔ متوجہ نہ ہونا۔ آنکھ بند کر لینا۔ لاپرواہی برتنا۔ بصر۔ بینائی۔ درِ ہیت۔ درراہِ تو۔ تیرے راستے میں۔ بصیرت۔ اندرونی آنکھ۔ من کی آنکھ۔ ہوش کی نظر۔ غبار۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

گرد۔

تشریح:۔ مطلب ہے۔ کہ عاشق صادق کی آنکھ حقیقت کے نُور سے منوّر ہوتی ہے۔ اِس لئے اُسے سُرمہ وغیرہ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور وہ اپنے باطن کی آنکھ کو روشن کرنے کے لئے اپنے دوست کے راستے کی خاک کو بطورِ سُرمہ استعمال کرتا ہے۔

(۷) جامی ہے اور تیرے دروازے کی خاک یعنی جامی ہر وقت تیرے دروازے پر اپنی پیشانی رکھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ کعبے جانے والوں میں سے ہر ایک شخص زیارت سے واپس آکر اپنے گھر کا راستہ لیتا ہے۔

کعبہ رواں۔ کعبہ جانے والے۔ دیار۔ دار کی جمع گھر۔ شہر۔ مُلک۔

مطلب ہے کہ لوگ زیارت کے بعد اپنے گھر کی راہ لیتے ہیں۔ مگر جامی اپنے حقیقی گھر کی راہ لیتے ہیں۔ مگر جامی اپنے حقیقی گھر میں واپس آتا ہے۔ کیونکہ خدا مندر یا مسجد میں نہیں رہتا بلکہ انسان کے دِل کے اندر رہتا ہے۔ اِس لئے وہ اپنے محبوب کے گھر کو اپنا اصلی ٹھکانہ تصوّر کرتا ہے۔

"جامی" "د" روئے خاکِ درِ تو" میں واؤ لزومیت ہے۔

---

# ج۔ مولینا طوسی کہتے ہیں

(۱) کتنے خوش ہیں وہ لوگ جو اپنے محبوب کے لعلگوں (سُرخ) لبوں کا بوسہ لیتے ہیں۔ اور اپنے محبوب کے جان کو زندگی بخشنے والے ہونٹوں سے اپنے دِل کی خواہش کو پُورا کرتے ہیں۔

لب لعل۔ سُرخ ہونٹ۔ نگارے۔ ایک معشوق۔ کوئی محبوب۔ کام دِل۔ دِل کی خواہش۔ دِل کی آرزو۔ لب جاں پرور۔ جاں کو پالنے والے۔ زندگی بخشنے والے ہونٹ۔

مطلب ہے۔ کہ عاشق کی دِلی خواہش یہی ہوتی ہے۔ کہ اُس کو ہر وقت اپنے محبوب کے جان پرور لبوں کا بوسہ ملتا رہے۔

(۲) اس کی دو زُلفیں عاشقوں کے زخمی دِل کا راستہ اس طرح روک لیتی ہیں۔ جس طرح

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

کہ چور کسی راہرو کا راستہ روک لیا کرتے ہیں۔

خستہ۔ زخمی۔ راہ گرفتن۔ راستہ روک لینا۔ راستہ بند کر دینا۔ راہگذر۔ راہرو۔ راستہ پر چلنے والا۔

تشریح:۔ زلف کو چور سے تشبیہ دیتے ہوئے شاعر لکھتا ہے۔ کہ زلف عاشقوں کے دل کو اس طرح اڑا لیتی ہے۔ جس طرح چور کسی مسافر کو راستہ میں لوٹ لیتے ہیں۔

(۳) شاید لالہ اور نرگس بھی اپنے وقت کے جمشید ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے دوست کے لعلیں لبوں کی یاد میں شراب کا پیالہ پیا کرتے ہیں۔

جم۔ جمشید کا مخفف۔ جمشید بادشاہ۔ جم وقت۔ وقت کا جمشید۔ مدام۔ ہمیشہ۔ لب لعل۔ سرخ ہونٹ۔

تشریح:۔ شاعر نے گل لالہ اور چنبلی کو ایک جگہ دیکھ کر یہ خیال کیا ہے۔ کہ جو پیالے سے مشابہ ہے۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ جمشید بادشاہ پیالہ لئے کھڑا ہے۔ اور نرگس اس کی نشیلی آنکھوں کو ظاہر کر رہی ہے۔

(۴) چونکہ چاند اور سورج تیرے چہرے کے مقابلہ میں کسی مفید مطلب کام کے لئے نہیں ہیں۔ اس لئے ہر دو کے لئے اس سے بہتر کیا ہوگا۔ کہ وہ اپنے اپنے کام کی طرف متوجہ ہوں۔

بکار آمدن۔ کسی مطلب یا مقصد میں آنا۔ کوئی مفید کام کرنا۔ بہ۔ اچھا۔ بہتر۔ پے کار خود گرفتن۔ اپنے کام کی طرف دھیان دینا۔ کام کی طرف متوجہ ہونا۔

تشریح:۔ چونکہ محبوب کی تجلی حسن کی چمک کے سامنے چاند اور سورج کی روشنی دھندلی پڑ جاتی ہے۔ اس لئے ان کو اس کے مقابلے میں آنے کی ضرورت نہیں۔ اس واسطے بہتر ہے کہ وہ اپنے اپنے کام کی طرف متوجہ ہوں اور مقابلے کا خیال دل سے نکال دیں۔

ع آسماں کا چاند جس کے بتقابل ماند ہے

(۵) اے طوسی! شیشے۔ پیالے اور اس چاند جیسے چہرے کے سامنے آہ نہ کھینچ ایسا نہ ہو کہ وہ غبار آلودہ ہو جائیں۔

جام۔ شراب کا پیالہ۔ مہ۔ استعارہ ہے چاند سا چہرہ رکھنے والے محبوب سے آہ کشیدن۔ آہ کھینچنا۔ ٹھنڈی سانس لینا۔ مبادا۔ ایسا نہ ہو۔ غبار گرفتن۔ گرد آلودہ ہونا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جانا۔ دھندلا جانا۔
تشریح:۔ مطلب ہے کہ محبوب کا چہرہ چمک دمک کے لحاظ سے شیشے یا پیالے کی سطح کی طرح صاف ہے۔

---

(۸)

# (۱) خواجہ حافظ شیرازی فرماتے ہیں

(۱) اُٹھ اور سونے کے پیالے میں سرور بخشنے والا پانی (شراب) ڈال۔ قبل اِس کے کہ تیرے سر کی کھوپڑی مٹی میں مِل جائے۔

کاسۂ زر۔ سونے کا پیالہ۔ آبِ طربناک۔ خوشی بخشنے والا پانی۔ سرور دینے والا پانی مراد شراب۔ کاسہ۔ کھوپڑی۔ پیالہ۔ خاک انداز۔ کوڑا یا گرد ڈالنے کا برتن۔ خاک انداز شود۔ خاک میں مِل جائے۔

گرائمر:۔ "کاسۂ بمعنی پیالہ" اور "کاسۂ بمعنی سر"۔ اس لئے صنعتِ ایہام ہے۔
تشریح:۔ مطلب ہے کہ ہمیں مرنے سے پہلے اپنی زندگی کا پورا پورا فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اور اِس چند روزہ زندگی کو خوشی سے کاٹنا چاہیئے۔

(۲) ناپاک آنکھ حقیقی محبوب کے چہرے کو دیکھنے سے قاصر ہوتی ہے۔ اُس پر پاک شیشے یعنی (صاف دِل) سے نظر ڈال۔

جاناں۔ محبوبِ حقیقی۔ روحانی محبوب۔ آئینہ پاک۔ صاف دِل سے استعارہ ہے صاف شیشہ۔

تشریح:۔ چونکہ محبوب حقیقی کا وجود بڑا لطیف ہوتا ہے۔ اور ہماری ظاہری آنکھیں بڑی کثیف اور ناپاک ہیں۔ اِس کو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ صاف دِل اور صاف آنکھ سے اس کا دیدار حاصل کریں۔

گرائمر:۔ "آلود" اور "پاک" میں صنعتِ تضاد ہے۔

آنکھ اپنی ہی جب تک نہ کھلی
پھر روشن نظر نہ آیا صاف! (حالی)

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۳) تجھے معلوم ہے۔ کہ اس دُنیا کی کھیتی کی ملکیت قائم رہنے والی نہیں ہے۔ اِس لئے شراب کے پیالے کے جگر سے اِس دُنیا کی تمام دولتوں کو آگ لگا دے۔

مزرعہ۔ قابلِ زراعت کھیتی۔ بوئی ہوئی کھیتی۔ جائے زراعت۔ استعارہ ہے دُنیا سے۔ ثبات کردن۔ قائم رہنا۔ آتش۔ آگ۔ مگر یہاں استعارہ ہے۔ آگ کی طرح چمکتی ہوئی شراب سے۔ اِملاک۔ جمع از مِلک۔ ملکیت۔ دولت۔

تشریح:۔ شاعر کا مطلب ہے۔ کہ دُنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ اِس لئے دُنیاوی نعمتوں کو حاصل کرنے کی بجائے ہم کو چاہیئے۔ کہ شراب حاصل کریں جس کا نشہ اِن دُنیاوی نعمتوں سے کہیں زیادہ دیرپا اور سرور بخش ہوتا ہے۔

شیخ دُنیا کی حقیقت رہ گئے دُنیا میں کھلی — ورنہ دھوکا دُور سے دیکھ اِس کو کھا بیٹھے تھے ہم

(۴) اے خدا ہماری آہوں کا دھواں اِس مغرور متقی کی عقل کے شیشے میں ڈال دے جو سوائے دُوسروں کے عیب کے اور کچھ نہیں دیکھتا۔ یعنی ہر وقت دُوسروں کی عیب جوئی کرتا رہتا ہے۔

زاہد۔ پرہیزگار۔ متقی۔ خود بیں۔ مغرور۔ خود پسند۔ اپنے آپ کو اچھا سمجھنے والا۔ دُود۔ دھواں۔ "آہیش" کا "ش" ادراک سے متعلق ہے۔ یعنی دُودِ آہ ما ور آئینہ ادراکش انداز۔ ادراک۔ عقل۔ فہم۔ سمجھ۔

تشریح:۔ مطلب ہے کہ شاعر اُن نام نہاد زہاد کو جو دراصل زہد کے نزدیک بھی نہیں جاتے مگر اپنے آپ کو پرلے درجے کے زاہد۔ پرہیزگار۔ متقی اور بے عیب ظاہر کرتے ہیں۔ بُری طرح سے کوس رہا ہے۔ اور خدا سے دعا مانگ رہا ہے۔ کہ یا خدا اُن آدمیوں کی آہوں کے دھوئیں سے جو اِن زہدوں کے ہاتھوں نقصان اُٹھا چکے ہیں۔ اُن کے دِل کے آئینے کو دھندلا کر دے۔ اور یہ لوگ دوسروں کی عیب جوئی کی بجائے اپنے عیوب کو دُرست کریں۔

سہر باطن کو فاش کر یا رب — اہلِ ظاہر بہت ستانے لگے (حالی)

(۵) آخر کار ہمارا ٹھکانہ خاموش لوگوں کی بستی (یعنی قبرستان) میں ہوگا۔ اِس لئے تجھے چاہیئے۔ کہ اب آسمانوں کے گنبد میں ہاؤ ہو بلند کر۔

عاقبت۔ آخر کار۔ انجام کار۔ منزل۔ ٹھکانہ۔ مقام۔ بسیرا۔ وادیٔ خاموشاں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

استعارہ ہے قبرستان سے۔ خاموش لوگوں کی بستی۔ عالیہ۔ اب۔ اس وقت۔ غلغلہ۔ شور و غل۔ ہاؤ ہو۔ افلاک۔ جمع فلک۔ آسمان۔

تشریح:۔ چونکہ موت آنے پر تو ہم ہمیشہ کے لئے خاموش ہو ہی جائیں گے۔ اس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ اس چند روزہ زندگی کو خشک زہد کے سبب خاموشی سے گذار لے کی بجائے کیوں نہ شراب عشق میں مست ہو کر سچی خوشی کے نعرے بلند کر کے دنیا کو اپنی زندگی کا ثبوت دیں۔

(۶) اے سرو! تجھے تیرے سرسبز و شاداب سر کی قسم ہے۔ کہ جب میں مر کر خاک میں مل جاؤں تو خدا کے واسطے اپنے سر سے غرور کو نکال دینا۔ اور اس خاک (قبر) پر سایہ ڈالنا۔

خاک شدن۔ مٹی میں مل جانا۔ مر کر خاک ہو جانا۔ ناز از سر نہادن۔ سر سے غرور کو نکال دینا۔ بنہ۔ فعل امر از نہادن۔

تشریح:۔ چونکہ جیتے جی تو شاعر کو اپنے محبوب سے مہربانی کی توقع نہیں ہے۔ اس لئے اُس سے درخواست کر رہا ہے۔ کہ کم از کم میرے مر جانے کے بعد تو ایک دفعہ ضرور میری قبر پر سرو جیسے قد کا سایہ ڈالنا تاکہ میرے دل بیقرار کو کچھ تو ٹھنڈک نصیب ہو۔

ع دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ اُخر صبح دم کوئی بام پر آیا تو کیا ہوا

گرامر:۔ "بسر" میں بائے قسمیہ ہے۔ اور "سر" اور "سرو" میں تجنیس مزید ہے۔

(۷) میں نے آنسوؤں میں غسل کیا کیونکہ اہل طریقت (باطن کی صفائی کرنے والے لوگ) کہتے ہیں۔ پہلے اپنے آپ کو صاف کر اور پھر اُس پاک صاف ہستی (خدا) پر نظر ڈال۔

اہل طریقت۔ باطن کی صفائی کرنے والے۔ نیک۔ پاک۔ متقی۔ غسل زدن۔ نہانا۔ دیدہ۔ آنکھ۔ نگاہ۔ آں پاک سے مراد محبوب حقیقی ہے۔ تشریح:۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہائے کیونکہ اس طرح کرنے سے خدا اسکا نور نظر آنے لگ جاتا ہے۔

(۸) ہمارے دل کو جیسے تیری زلفوں کے سرکا سانپ ڈس گیا ہے۔ اُسے اُٹھا کر پیچ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

لبِ لعل سے زہر کو دُور کر دینے والے شفا خانہ میں ڈال دے ــــ آلہ سانپ
خستن :- کاٹنا۔ ڈسنا۔ شفا خانہ :- علاج گھر۔ ہسپتال۔ تریاک۔ نوشش دارو۔
امنت۔ زہر مہرہ :- ایک مشہور معجون جو زہر کے اثر کو دُور کرتا ہے۔ تشریح :-
شاعر اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے۔ چونکہ تیری لہرائی ہوئی کالی زلفوں
کے ناگ نے مجھے کاٹ کھایا ہے اس لئے تو مجھے چوم کر از سر نو زندگی بخش دے
ع آنکھ سے مارا۔ لبِ نازک سے زندہ کر دیا۔

(۹) اے حافظ! دوست کی خوشبو کی وجہ سے پھول کی طرح تو بھی اپنے
لباس کو پھاڑ ڈال۔ اور پھر اس کو اس چالاک محبوب کے راستہ پر پھینک دے۔
نکہت :- خوشبو۔ مہک۔ قبا کردن :- لباس کو پھاڑ ڈالنا۔ دلبر :- محبوب۔
مطلب ہے کہ جس طرح باد صبا کی خوشبو سے پھول خوشی میں آکر اپنے جامے کو
پھاڑ دیتا ہے اور اس کی پتیاں اس کے راستہ پر گر جاتی ہیں۔ اسی طرح حافظ بھی
کہہ رہا ہے کہ تو بھی اپنے لباس کو پھاڑ ڈال اور اپنے چالاک معشوق کی راہ میں قربان کر دے

## ۴۔ مولینا عبد الرحمن جامی فرماتے ہیں :-

(۱) یا تو ظلم کی تلوار سے میرے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال۔ یا مہربانی کی ایک
نگاہ مجھ غم کے مارے پر ڈال ــــ شمشیرِ جفا :- ظلم و ستم کی تلوار۔ چاک کردن
پھاڑ ڈالنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ کاٹ ڈالنا۔ غمناک :- غمزدہ۔ غم کا مارا ہوا۔ غم
میں کھویا ہوا۔ تشریح :- چونکہ عاشق اپنے محبوب کی محبت میں ایسا ڈوبا ہوا ہے۔
کہ وہ اس کی وفا اور جفا میں کوئی تمیز نہیں کر سکتا۔ وہ تو فقط دوست کی رضا میں اپنی
رضا سمجھتا ہے۔ خواہ دوست اس پر لطف کرے۔ خواہ عتاب۔ اس کے لئے دو نو برابر
ہیں۔ جامی نے کیا خوب کہا ہے ؎

لطف ہو تیری طرف سے یا عتاب ہم کو ہے سب شہد و شکر سے لذیذ

(۲) تیرے سرخ لبوں کے بوسہ کی آرزو میں خاک کا پیاسا بن گیا ہوں۔ شراب کا
پیالہ پی اور ایک گھونٹ زمین پر ڈال دے ــــ تشنہ خاک شدن :- ایران میں
ایک رسم ہے کہ شراب پیتے وقت لب و تنگ نال کے ایک آدھ گھونٹ زمین پر ڈال
دیا کرتے ہیں۔ تاکہ چشم بد نہ لگ جائے [illegible] فائدہ اٹھائے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ہوئے اپنے دوست سے عرض کر رہا ہے کہ ویسے تو تیرے لب لعلیں کا بوسہ نصیب ہونا ناممکن ہے۔ ہاں تو شراب پی اور اپنے لبوں سے لگی ہوئی شراب کا ایک گھونٹ زمین پر ڈال دے تاکہ اس سے میری خاک کی تسکین ہو جائے۔

۳۔ میں تیرا ایک پالتو کتا ہوں۔ جب وقت تو شکار کو جانے کا ارادہ کرے۔ اپنے شکار بند کے حلقے سے میری گردن میں رسی ڈال دے۔ —— سگ طوق:۔ وہ کتا جس کے گلے میں پٹہ پڑا ہو۔ کتے کے گلے میں پٹہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ کتا بغیر مالک کے نہیں۔ مراد پالتو کتا ہے۔ —— عزم:۔ ارادہ۔ طوق:۔ پٹہ۔ فتراک:۔ شکار بند۔ وہ تسمہ جو زین کے ساتھ آگے پیچھے لگا ہوا ہوتا ہے۔ اور جس میں شکار وغیرہ لٹکایا ہوا ہوتا ہے۔ مطلب ہے کہ شاعر نے اپنے آپ کو بہت ذلیل اور عاجز ظاہر کیا ہے۔

۴۔ اپنے چہرے کو خوب چمکا اور دمکا کر گلاب اور لالے کے پھولوں کی سیر کیلئے ٹہلتا ہوا نکل اور مٹھی بھر کوڑے کرکٹ میں رشک کی آگ لگا دے۔ —— رُخ فروزاں:۔ چہرے کو بھڑکا یا چمکا کر۔ تماشہ:۔ سیر۔ دیکھنا۔ خرام:۔ ٹہل۔ فعل امر از خرامیدن۔ مُشتِ خس و خاشاک:۔ مٹھی بھر کوڑا کرکٹ۔ استعارہ ہے پھولوں سے اور جوانانِ چمن سے۔ تشریح:۔ شاعر اپنے محبوب کو اس بات کی دعوت دے رہا ہے کہ ذرا اپنے چہرے کو بھڑکا کر باغ کی سیر کو نکل اور حسینانِ باغ کے دل میں رشک کی آگ لگا دے۔

(۵) بات کرنے کے لئے ذرا اپنے لبوں کو کھول اور دنیا سے غیب کا کوئی بھید عقلمندوں کی سمجھ کے شیشے میں ظاہر کر دے۔ لب کشادن:۔ لب کھولنا۔ مراد بات کرنا۔ بحدیثے:۔ حکایت کے طور پر۔ بات کرنے کے لئے۔ سرے:۔ کوئی بھید۔ غیب:۔ آنکھ سے اوجھل رہنا۔ ادراک:۔ سمجھ۔ را:۔ ا اضافیہ ہے۔ تشریح:۔ معشوقِ حقیقی کی ہر بات میں کوئی نہ کوئی نقطہ پنہاں ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا ہر لفظ اہلِ دل کی عقل کو غیر معمولی طور پر روشن کر سکتا ہے۔ اس لئے شاعر نے محبوب کو بات کہنے کے لئے کہا ہے تاکہ شاید اس حضرات سے کوئی چھپی ہوئی بات ظاہر ہو جائے یعنی علمِ الٰہی کی کوئی گتھی سلجھ جائے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

۲۔ بھلا کب تک اہلِ نظر و صاحبِ دل رنج و تکلیف کی تلچھٹ کو پیئے جائیں گے۔ اے قسمت! لو آسمانوں کے شراب خانے میں پتھر پھینک دے۔ صاحبِ نظر:۔ صاحبِ دل ہوشیار لوگ دُرد:۔ تلچھٹ۔ شراب کا وہ کثیف حصّہ جو تہ میں بیٹھ جاتا ہے۔ قضا:۔ قسمت خمخانہ:۔ وہ جگہ جہاں شراب کے مٹکے رکھے ہوں۔ تشریح:۔ شاعر نے آسمان کو شراب خانے سے تشبیہہ دیکر کہا ہے کہ سخت افسوس کا مقام ہے کہ نااہل لوگ تو عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور اہلِ نظر یا اہلِ ہنر لوگ دُکھ اور رنج میں مبتلا ہیں۔ یہ سب زمانہ کی ناقدری کا نتیجہ ہے۔ ع مگساں را دہند قند و شکر۔ بہ ھمائی جز استخواں نہ دہند (سمرقندی)

(۷) جامی! اب تو محبت کے ہاتھوں کیوں روتا ہے کس نے تجھے کہا تھا کہ اپنا دل ایسے پتھر دِل باغی اور بے دھڑک معشوق کے حوالے کر دے۔ سنگ دل:۔ پتھر کی طرح سخت دِل رکھنے والا۔ سرکش:۔ منہ زور۔ باغی۔ مغرور۔ بیباک۔ نڈر۔ بے خوف۔ دلیر۔ تشریح:۔ چونکہ عشق نام ہے مشکلات کا اس لئے عشق کی مجبوریوں اور لاچاریوں پر آنسو بہانا بے سود ہے اور شکایت بھی بے جا ہے۔

ع کسی کو دے کے دِل کوئی نواسنجِ فغاں کیوں ہو۔

## ج
## از موئف (فخری)

(۱) اپنے بے خوف اور نڈر غمزے یعنی آنکھ کے اشارے کا ایک تیر میرے دل پر پھینک اور پھر اپنی میٹھی میٹھی مسکراہٹ سے اس زخمی جگر پر نمک پاشی کر۔ ناوک:۔ تیر۔ بے باک:۔ نڈر۔ بے خوف۔ شکر خندہ:۔ تبسم۔ مسکراہٹ۔ جگر چاک:۔ زخمی دل۔ تشریح:۔ عاشق اپنے محبوب سے درخواست کرتا ہے کہ میرے دِل کو اپنی آنکھوں کے تیر دل سے زخمی کر اور پھر مسکرا کر میرے زخمی دِل پر نمک چھڑک۔ کیونکہ مجھے تیری جفاؤں میں ایک گونہ مسرت محسوس ہوتی ہے۔

ع تیرِ نگاہ نے تیرے سینے کو چھید ڈالا۔ اور ساتھ مسکرا کر گویا نمک ہے چھڑکا

(۲) چہرے کو شراب کے ساتھ خوب روشن کرکے باغ کی طرف ٹہلتا ہوا جا اور بجلی کی طرح شعلے اس مٹھی بھر کوڑے کرکٹ میں ڈال دے۔ گلزار۔ باغ۔ برق:۔ بجلی۔ مطلب ہے کہ عاشق اپنے محبوب سے درخواست کر رہا ہے کہ ذرا بن ٹھن کر باغ کی طرف جا اور بیل بوٹوں اور پھولوں کے دل میں حسد کی آگ لگا دے۔

(۳) صبح کے وقت باغ میں پھول جب شبنم کے قطرے ... ان کو شرمندہ کر دے اور ایک لمحہ کیلئے اُس پسینے کے قطروں سے بھرے ہوئے چہرے سے پردہ ہٹا دے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

شبنم زدہ :- جس پر شبنم کے قطرے پڑے ہوئے ہوں۔ اوس سے بھیگے ہوئے۔ خجل :- شرمندہ۔ نادم۔ نفسے :- ایک دم بھر کیلئے۔ ایک لمحہ کے لئے۔ عرقناک :- پسینہ سے شرابور۔ پسینہ پسینہ۔ تشریح :- شاعر نے اپنے محبوب کے چہرے کو جس پر پسینہ آیا ہوا ہو۔ اس پھول پر جس پر شبنم کے قطرے پڑے ہوئے ہوں ترجیح دیکر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس کے محبوب کے چہرے کے مقابلہ میں پھول کی خوبصورتی کچھ بھی نہیں۔ اور پھول مارے شرم کے پانی پانی ہو رہا ہے۔

(۴) اگر میرے دل میں تیرا خیال نہ ہو اور آنکھ میں تیری تصویر نہ پھرتی ہو تو ایسے دل کو آگ لگا دے اور ایسی آنکھوں میں خاک جھونک دے۔ مطلب ہے کہ عاشق کو کسی وقت بھی دوست کے خیال سے غافل نہ ہونا چاہیئے اس کے دل میں ہر وقت اس کے ملنے کی آرزو ہو۔ اور دیکھنے کی جستجو ہو۔

وہ دل ہی کیا ہے جس میں تیری آرزو نہ ہو۔ وہ آنکھ ہی کیا ہے جس میں تیری جستجو نہ ہو۔

دل سے خیال دوست بھلایا نہ جائے گا۔ سینے میں داغ ہے کہ مٹایا نہ جائیگا (حالی)

(۵) اے مغربی اگر تجھے خوش قسمتی کے کعبہ کی خواہش ہے تو اپنی سچی محبت کا ہاتھ اس شکاربند کے حلقے میں ڈال دے۔ کعبہ اقبال :- خوش قسمتی کا کعبہ۔ دست اخلاص :- صدق و صفا کا ہاتھ۔ اخلاص :- پاک الفت۔ نیک ارادہ۔ پاک و خالص دوستی رکھنا۔ دست اخلاص میں اضافت استعارہ ہے۔ تشریح :- محبوب حقیقی کو حاصل کرنے کے لئے سب سے ضروری چیز صدق و اخلاص ہے جس دل میں مکر و ریا یا کدورت ہو وہ محبوب کے وصال کو ہرگز نہیں پا سکتا۔

دل میں گر ہے اے خضر صدق طلب ۔ راہرو کو رہنموں سے کیا غرض (حالی)

## ۹۔ حضرت خواجہ حافظ فرماتے ہیں۔

شمشاد جیسے قد رکھنے والے مجنوں کا بادشاہ اور میٹھے منہ رکھنے والے معشوقوں کا سرتاج جو کہ اپنی پلکوں سے صفوں کو توڑ دینے والے تمام بہادروں اور سورماؤں کے دل کو توڑ دیتا ہے وہ مستی کی حالت میں گزرا۔ اور مجھ حقیر پر مہربانی کی نظر ڈالی اور کہا۔ اے میٹھے اشعار لکھنے والے تمام شعرا کے چشم و چراغ (یعنی بہترین غزلیہ شاعر) کب تک تمہاری جیب سونے اور چاندی سے خالی رہیگی میرا غلام ہو جا اور چاندی کی طرح نازک اور چمکیلے بدن رکھنے والے تمام محبوبوں سے عیش کر۔ شمشاد :- ایک بلند اور خوشنما درخت کا نام۔ اس کے خوشنما اور سیدھے ہونے کے سبب سے معشوقوں کے قد کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ... تاجدار ... فرگاں :- پلکیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

قلب - دل - فوج کا مرکز - صف شکن - صف کو توڑنے والا - چشم و چراغ
مطلب ہے بہت عزیز - شیریں سخنان - میٹھا بولنے والے - مراد
میٹھے میٹھے اشعار کہنے والے شعرا - کبسہ :- چھیلا - حبیب -
بندہ :- غلام - برخوردن :- لطف اُٹھانا - برخور فعل امر ہے - لطف اُٹھا -
عیش کر سیم تناں :- چاندی جیسے نازک اور چمکیلے بدن رکھنے والے محبوب -
عام طور پر انگریزی یا فرانسیسی لیڈی کو سیمتن کہتے ہیں -
تشریح :- شاعر اپنے محبوب کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس کا محبوب
تمام حسینوں کا سرتاج ہے اور اس کی آنکھوں کے ڈر سے بڑے بڑے بہادر
بھی نہیں بچ سکتے - ایک روز اس کے پاس سے گذرتے ہوئے اس کو ایران کے
فصیح البیان شعرا کے بادشاہ کا خطاب دیتے ہوئے کہا کہ کاہلی چھوڑ دو - اپنی
شاعری کے ملکہ کو پورا پورا استعمال کرنا کہ اچھے اشعار اور بلند خیالات کی
بدولت دنیا میں دولت حاصل کرے -

۴ - تو ذرے سے کسی حالت میں بھی حقیر یا ذلیل نہیں ہے - ہمت مت ہار
یا اپنی قیمت مت گرا - بلکہ محبت کا دم بھرنا کہ گھومتا ہوا سورج کے خلوت خانے
تک جا پہنچے - لپست شدن :- ہمت ہارنا - کم ہو جانا - مہر :- محبت - پیار -
ورزیدن مصدر سے ورز فعل امر یعنی اختیار کر - دم بھر - مشق کر - خلوت
گاہ :- اکیلے رہنے کی جگہ - تنہائی کا مقام - خاص مقام - چرخ زناں :-
گھومتا ہوا - پھرتا ہوا - خلا بازیاں لگاتا ہوا -
تشریح :- انسان کو چاہیئے کہ ذرے سے سبق سیکھے - جس طرح ذرہ ایک
حقیر چیز ہے - محض محبت کے زور سے سورج تک پہنچ سکتا ہے تو کیا انسان
جو اس قدر افضل ہے - اپنے معبود حقیقی تک نہیں پہنچ سکتا - یقیناً پہنچ
سکتا ہے - بشرطیکہ اس کے دل میں سچی محبت ہو - اور دست دعا بھی بلا سے گا -

۵ - جہاں پر ذرا بھی اعتبار نہ کر - اور اگر تیرے پاس شراب کا بڑا
پیالہ ہے تو اسے زہرہ جیسی چمکتی ہوئی پیشانی والے محبوبوں اور نازک بدن
رکھنے والوں کی خوشی کے لئے پیا کر ... قدح :- پیالہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

شراب کا بڑا پیالہ۔ شادی :۔ خوشی۔ زُہرہ جبیں :۔ زہرہ کی طرح چمکتی ہوئی پیشانی رکھنے والے۔ زہرہ :۔ ایک مشہور ستارے کا نام ہے۔ یہ تمام ستاروں میں روشن ستارہ ہے۔ اسے رقاصۂ فلک کہتے ہیں۔

تشریح :۔ چونکہ دنیا فانی ہے اور انسان کی زندگی پر کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ حسینوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کے حسن دل افروز سے دل کی خوشی حاصل کی جائے۔

ع باابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

۶۔ دوست کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ۔ اور دشمن کے ساتھ کسی قسم کا سازباز نہ رکھ۔ یا اس سے تعلق منقطع کر دے۔ خدا کا بندہ بن۔ اور شیطان کی طرف سے بے فکر رہ۔ یزداں :۔ خدائے پاک۔ اللہ تعالےٰ۔ اسلام سے پہلے اہلِ ایران دو خداؤں کو مانتے تھے۔ جن میں سے نیکی کے خدا کو یزداں اور بُرائی کے خدا کو اہرمن۔ ایمن :۔ سلامت۔ محفوظ۔ ایمن گذر :۔ سلامتی کے ساتھ رہ۔ محفوظ رہ۔ بے فکر رہ۔ "یزداں" اور "اہرمن" میں صفت تضاد ہے۔

تشریح :۔ مطلب ہے کہ عاشق کو چاہیئے کہ اپنے رقیبوں کے گمراہ کُن طعنوں کی پرواہ نہ کرے اور فقط اپنے محبوب حقیقی کی پرستش صدق دل کے ساتھ کرتا جائے۔

۷۔ ہمارا شراب پلانے والا مرشد خدا کرے کہ اس کی روح ہمیشہ خوش رہے کہا کرتا تھا کہ ایسے آدمیوں کی صحبت سے دُور رہو جو وعدہ شکن ہوں ــــــ

پیمانہ کش :۔ شراب پینے والا۔ روانش خوش باد :۔ خدا کرے کہ اس کی روح خوش رہے۔ جملہ معترضہ دُعایہ ہے۔ پیماں شکناں :۔ وعدہ توڑنے والے۔ وعدہ شکن لوگ۔ مطلب ہے کہ وعدے کا پاس نہ رکھنے والے دوستوں سے بچکر رہنا چاہیئے۔

(۸۔ ۹)۔ صبح کے وقت میں نے بادِ صبا سے لالہ کے پھولوں کے متعلق پوچھا کہ یہ تمام خون آلودہ کفنوں والے کس کے شہید ہیں تو اس نے یُوں جواب دیا کہ بھئی حافظ! میں اور تُو اس بھید سے بیگانہ ہیں۔ یعنی واقفیت رکھنے والے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

نہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ بہرے ساتھ لعل جیسی سُرخ شراب اور چاندی کی سی ٹھوڑی رکھنے والوں کی باتیں کر۔ محرم :۔ واقف۔ رازدار۔ ذقن :۔ ٹھوڑی۔

تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے کہ موت اور اس کے اسرار کے متعلق تشویش کرنے کی بجائے ہمیں چاہیئے کہ اپنی چند روزہ زندگی کا پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور خوب عیش و عشرت سے کاٹیں۔

## (ب) مولانا عبدالرحمٰن جامی فرماتے ہیں۔

(۱) اے وہ کہ تیری وجہ سے تمام محبوب یعنی چاندی کا سا جسم رکھنے والے رشک کے مارے اپنے سینے پیٹ رہے ہیں۔ اور میٹھے مُنہ رکھنے والے معشوق بھی تیرے شراب جیسے رنگ والے سُرخ ہونٹوں کے سبب سخت مایوس ہیں۔ سیم بر :۔ چاندی کی طرح نازک اور چمکیلا بدن رکھنے والے۔ مراد محبوب یا حسین۔ تلخ کام :۔ مایوس۔ اپنی ذلت پر مایوس ہونے والا۔ میگوں :۔ شراب کا رنگ رکھنے والا شرابی شیریں دہن :۔ میٹھے مُنہ والا۔

تشریح :۔ جامی کا محبوبِ روحانی دنیا بھر کے حسینوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ اور اس کے حُسن اور خوبصورتی کا یہ عالم ہے کہ تمام حسین اس کے حُسن کا سکہ مانتے ہیں۔ اور شعلۂ رشک سے بھڑک اُٹھتے ہیں۔ اس کے میٹھے میٹھے پیارے پیارے لبوں کا یہ عالم ہے کہ دنیا بھر کے شیریں لب معشوق شرمندہ ہو کر رہ گئے ہیں۔ (۲) اگر ہوا نے تیری خوشبو پھول اور بلبل کو نہ پہنچائی ہوتی تو کیا وجہ ہے کہ پھول کپڑے پھاڑے ہوئے آیا۔ اور بلبل شور مچاتا ہوا نظر آیا۔

تشریح :۔ پھول کے کھلنے کو کپڑوں کے پھٹنے سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ شاعر کا مطلب ہے کہ پھول محبوب کی خوشبو کے رشک کے مارے جامہ پھاڑ دیتا ہے۔ اور بلبل کو اس کی خوشبو نے دیوانہ کر دیا ہے۔ اس لئے چیخنے چلّانے پر مجبور ہو گیا ہے۔ گویا محبوب نے سب کو بے قرار کر دیا ہے۔

گرائمر :۔ جامہ دراں اور نعرہ زناں حال ہے۔ اور گل و بلبل اس کا ذو الحال۔ شعر میں صنعت حسن التعلیل ہے۔

(۳) اس تنگ کوٹ اور پتلے پتلے مہین لباس پہننے والوں کے جلوے نے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

میری دھوکے اور فریب کی گودڑی کی عزت کے پردے کو پھاڑ کر رکھ دیا ہے۔

دلق سالوس :۔ دھوکے کی گودڑی ۔ ایک قسم کا درویشوں کا لباس ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ بڑے پاک اور پرہیزگار ہیں۔ ناموس :۔ عزت ۔ شرم ۔ وقار ۔ تنگ :۔ پتلا ۔ بہت باریک ۔

تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے کہ گو وہ محبت کے معاملے میں بہت نیک اور پاک خیال کیا جاتا ہے ۔ مگر ان پیارے پیارے حسینوں کے جلوہ کی تاب نہ لا سکا۔ کیونکہ ان کا حسن دلنواز اس قدر جاذب دل ہے کہ بڑے بڑے متقی اور پرہیزگار بھی ان کو دیکھ کر بے اختیار ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے ان کے جلوے نے اس کو لوگوں کی نگاہوں سے گرا دیا ۔

(۴) میں کیوں نہ اس بات کو دکھ کے ساتھ محسوس کروں ۔ جب کہ اس خوشی کی محفل میں مجھے اتنی بھی اجازت نہیں کہ میں چاندی جیسی ٹھوڈی رکھنے والے معشوقوں کی ٹھوڈی کے نیچے لٹکتے ہوئے گوشت سے ایک ایک نارنگی اپنی ہتھیلی میں پکڑ لوں

بزم طرب :۔ خوشی کی محفل ۔ غبغب :۔ ٹھوڈی کے نیچے لٹکا ہوا گوشت ۔ جو لوازمات حسن میں داخل ہے ۔ بلحاظ شکل نارنگی یا سنگترے کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے ۔ ترنج :۔ نارنگی ۔ لیموں ۔

تشریح :۔ یہاں شاعر اپنی شومئ قسمت کا گلہ کر رہا ہے کہ بوجہ غریب و نادار ہونے کے اس کو اس دنیا کے حسینوں سے محبت کرنے کے حق سے محروم رکھا گیا ہے ۔ حالانکہ محبت کرنا ہر انسان کا پیدائشی حق ہے خواہ وہ مفلس اور قلاش ہی کیوں نہ ہو ۔

(۵-۶-۷) جب میں نے شراب خانے کے بوڑھے کا دروازہ کھٹکھٹایا (خدا اس کے شراب خانے کو شکے توڑنے والوں کے ظلم کے پتھروں سے بچائے رکھے) تو مجھے اندر سے یہ جواب ملا ۔ یا یہ صدا آئی ۔ کہ اے وہ کہ تیری خوش قسمتی کی انگوٹھی شیطان کے پاس گروی پڑی ہے ۔ تو ابھی کسی خانقاہ یا مدرسہ میں جا کر ٹھہر ۔ کیونکہ ہمارے شراب خانے کا کونہ سوائے بے وطن لوگوں کے اور کسی کے لئے ٹھہرنے کا مقام نہیں ۔ خرابات :۔ شراب خانہ ۔ وہ جگہ جہاں شراب

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

کے شکے رکھے ہوں - محروس :- ازحرس ۔ محفوظ - بچا ہوا - خم شکن - مٹکے توڑنے
والا - مراد محتسب - حلقہ زدن :- زنجیر کھٹکھٹانا - خاتم :- انگوٹھی - انگشتری -
دولت :- خوش قسمتی - قسمت - گرو :- گروی کسی کے پاس بطور ضمانت کے رکھی ہوئی
اہرمن :- شیطان - خانقاہ :- خانگاہ کا معرب ہے - مشائخ اور درویشوں کے
رہنے کی جگہ - کنج :- کونہ - گوشہ ـــــ شعر میں صنعتِ تلمیح ہے - حضرت
سلیمان کی انگوٹھی جس کے فیض سے وہ آدم اور جنوں پر حکمرانی کرتے تھے -
اور ان کا تخت ہوا پر اڑا کرتا تھا - ایک دفعہ ایک دیو نے اس انگوٹھی کو اڑا
لیا اور کچھ مدت تک اس کی برکت سے وہ بادشاہی کرتا رہا - اور سلیمان بدقسمتی
کا شکار بنا رہا -

تشریح :- مطلب ہے کہ زاہد یا عالم یا ادیب جو ابھی شرابِ عشق پینے میں
خام ہے - اس کو شراب خانے سے کوئی سروکار نہیں - جہاں محبوبِ حقیقی کی عبادت
کی جاتی ہے - بلکہ یہاں تو صرف وہی لوگ قدم رکھتے ہیں - جو دنیا کی قید سے آزاد
ہو چکے ہوں -

(۸) اے حقیر مچھر! اپنی طاقت کی شیخی مت بگھار - کیونکہ اس بھاری بوجھ
یا وزن (عشق) کے نیچے تو ہاتھی جیسا جسم رکھنے والے لوگوں کی کمر بھی ٹوٹ جاتی
ہے - پشۂ عاجز :- حقیر کیڑا - مسکین مچھر - اشارہ ہے معمولی دنیا دار سے - جو
خدا کا عاشق بننے کا دعویدار ہے - لاف زدن :- ڈینگ مارنا - گپ ہانکنا -
شیخی بگھارنا - بارِ گراں :- بھاری بوجھ - عشق کا بوجھ - پیل تن :- ہاتھی جیسا جسم
رکھنے والا - تشریح :- حقیقی محبت کی راہ میں ہر شخص نہیں چل سکتا - اور
نہ ہی اس کی بنیاد جسمانی طاقت پر ہے - بلکہ کئی بڑے بڑے سورما محبت کے امتحان
میں پورے نہیں اترتے - حقیقی محبت کا تقاضا ہے کہ انسان پاک - صاف اور سچا
اور مصیبت جھیلنے والا ہو - تب ہی اس راہ پر چل سکتا ہے - میدانِ عشق میں
غرور کرنا بے سود ہے -

(۹) اگر جامی اپنی اس خوبصورت غزل کو فارس کی طرف بھیج دیتا - تو حافظ
غزل - اس کو بیٹھے بیٹھے اشعار لکھنے والے شاعروں کے بادشاہ کے نام سے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

موسوم کرتا۔ حسن :- خوبصورت۔ اچھی۔ حافظش کی ش کا مطلب "اُس کی" اچھی نظم کو۔ خسرو :- بادشاہ۔

تشریح :- چونکہ جامی نے اِس نظم میں حافظ کی کامیاب پیروی کی ہے۔ اِس لئے اپنی کامیابی پر پھولے نہیں سماتا۔ اور کہتے ہیں کہ اگر خواجہ حافظ زندہ ہوتا۔ تو وہ ضرور میری غزل پر فریفتہ ہو کر مجھے ایران کے شیریں کلام شاعروں کا سرتاج گردانتا۔

۱۰

## ۱۔ امیر خسرو فرماتے ہیں :-

(۱) اے میرے چاند! تیرے چہرے پر ایک ہی نظر ڈالنے سے میں بے حد مست ہو گیا ہوں۔ خدا معاف کرے۔ تجھ پر ڈالی ہوئی ایک نگاہ کیسی نشیلی اور مست کر دینے والی شراب ہے۔ مہ :- استعارہ ہے۔ چاند جیسے مکھڑے والے محبوب سے۔ خراب :- جس پر حد درجہ کی مستی چھائی ہو۔ عفا اللہ۔ خدا معاف کرے۔ مے :- شراب۔ سنگارہ :- مست کر دینے والی۔ نشیلی۔ نشہ آور۔

تشریح :- معشوق پر ڈالی ہوئی ایک نگاہ بہت نشہ اور بدمست کر دینے والی شراب سے بھی زیادہ ہے۔ شاعر محبوب کے چہرے کو ایسی شراب سے مشابہت دے رہا ہے۔ جس کا ایک گھونٹ پی لینے سے عمر بھر ہوشیاری نہیں آسکتی۔

(۲) تو تو اپنے راستہ پر چلا جا رہا ہے اور ہر طرف بہت سے لوگ مرے پڑے ہیں۔ لیکن ایک تیز رفتار پانی کو بھلا کیا پڑی ہے کہ وہ اپنے کنارے کے کٹے پھٹے ہونے کی پروا کرے۔ داوُ :- حالیہ کی ہے۔ تندرو :- تیز چلنے والا۔ تیز رفتار۔ خرابی :- بربادی۔

تشریح :- مطلب ہے کہ شاعر اپنے معشوق کی رفتار کو تیز چلنے والے پانی سے تشبیہ دے رہا ہے۔ جس طرح تیز چلنے والے پانی کو اپنے کنارے کے برباد اور گر جانے کا خیال نہیں ہوتا۔ اسی طرح معشوق کو بھی اپنے عاشقوں کو قتل و غارت کر کے برباد کر دینے کی ذرا بھی فکر نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک مستانہ چال سے آگے بڑھ جاتا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دنیا کو اپنی سوچ کی طغیانیوں سے کام۔ کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے (حالی)

۳- میں اُن دو آنکھوں پر قربان ہو جاؤں جو کہ ہندی لیڈروں کی طرح تمام لوگوں کے جگر پر پلکوں کی نوک سے کٹاری چلاتی ہیں۔ —— در سر کے گردیدن کسی پر قربان ہو جانا۔ کسی پر صدقے جانا۔ کسی کی بلائیں لینا۔ ہندوان:۔ کالے رنگ کے ہندوستانی جو مشہور لیٹرے رہے ہیں۔ مژگان: پلکیں۔ کٹارہ:۔ خنجر۔ کٹاری۔

تشریح:۔ رہزن تو چھری گھونپ کر مسافروں کو لوٹتے تھے۔ مگر معشوق اپنی پلکوں کی تیز کٹاری چلا کر عاشقوں کے دل کو چھین لیتے ہیں۔

۴- جب تو اپنے گھوڑے کو تیز دوڑاتے ہوئے راستہ پر جا رہا ہوتا ہے۔ تو آگ کی چنگاریاں جو تیرے ہوا جیسے تیز گھوڑے کے سم کے نیچے سے اچھلتی ہیں وہ دراصل عاشقوں کا دل ہوتی ہیں۔ —— جولاں:۔ گھوڑے کو سرپٹ ڈالے رستم۔ گھوڑے کا پاؤں۔ باد پا۔ ہوا کی طرح۔ تیز دوڑنے والا گھوڑا۔ شرارہ:۔ چنگاریاں۔

تشریح:۔ یہ ایک قدرتی امر ہے کہ جب گھوڑے کا نعل پتھریلی سڑک سے ٹکراتا ہے تو لوہے اور پتھر کے ٹکرانے سے چنگاریاں اٹھتی ہیں۔ مگر شاعر اس عام خیال سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ان چنگاریوں کو عاشقوں کے دلوں سے مشابہت دے رہا ہے۔ جو اسے دیکھ کر خوشی اور مسرت کے مارے اچھل رہے ہیں۔

۵- میری یہ دلی خواہش ہے کہ دنیا کے تمام لوگوں کی آنکھیں نکال لوں۔ اور پھر اکیلا ہزار آنکھوں سے تیرے چہرے کا دیدار حاصل کرتا رہوں۔ —— ہوس:۔ آرزو۔ خواہش۔ دھن۔ دیدہ:۔ آنکھ۔ رخت:۔ رخ تو۔ تیرا چہرہ۔ نظارہ کردن:۔ دیکھنا۔ نظر ڈالنا۔

تشریح:۔ عاشق نے اپنے حسد کا اظہار کیا ہے اور کہتا ہے کہ چونکہ اور لوگ بھی میرے محبوب کے چہرے کا دیدار کرتے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ دوسروں کی آنکھیں نکال لوں۔ تاکہ وہ دیکھنے سے محروم ہو جائیں۔ اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اکیلا صرف میں ہی اُس کے چہرے کا دیدار کرتا رہوں۔

۶ - اس بلند ستارے کی موجودگی میں تو اپنی ہوشیاری یا اُستادی کا کیا دعوٰی کر رہا ہے؟ کیونکہ تیرے چارے کی کمند اِس کے جلال کے کنگرے تک نہیں پہنچ سکتی۔ ___ دم زدن :- دعوٰی کرنا - ڈھینگ مارنا - عیاری :- چالاکی - ہنرمندی - بر :- نزدیک - پاس - (پنجابی - کول) کیوان :- جسے عربی میں زحل کہتے ہیں - اور اس کو نحسِ اکبر خیال کیا جاتا ہے - اس کو پاسبانِ فلک کے نام سے یاد کرتے ہیں - مجازاً معشوق بلند مرتبت مراد ہے۔ کنگرہ :- دیوار وغیرہ کا کنگرہ - ہر شئی کی بلندی - چارہ :- عقل - فہم - حیلہ -

تشریح :- مطلب ہے کہ محبوب حقیقی کے جلوہ کو دیکھنے کے لئے انسان کی ہوشیاری اور چالاکی کسی کام نہیں آتی - کیونکہ وہ بلند مرتبہ محبوب جو ساتویں آسمان کے ستارے کا سا رتبہ رکھتا ہے اس کی حقیقت کون پا سکتا ہے۔

۷ - اب خسرو تیرا تبدی ہو چکا ہے - تو اس کی جان کی رگ کو اُس کے باندھنے کے لئے نہ کھینچ - کیونکہ وہ جگر جو ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے - کسی حالت میں بھی تاگے سے نہیں سیا جا سکتا - اسبر :- تبدی - رگِ جان :- جان کی رگ - رشتہ :- تاگہ - نوٹ :- زبندش کی بجائے بہ بندش پڑھئے۔

تشریح :- خسرو اپنے محبوب سے درخواست کر رہا ہے کہ اِس ٹوٹے ہوئے دل کو اپنے دل کے تاگوں سے مضبوطی کے ساتھ باندھے - کیونکہ معمولی تاگے سے دل کا زخم نہیں سیا جا سکتا - کیونکہ دل جب ایک دفعہ ٹوٹ جائے - تو پھر اس کا اصلی حالت پہ آنا ناممکن ہے -

ب - مولانا ناظری کہتے ہیں -

۱ - تیری محبت کے غم میں مجھ زخمی کے لئے سوائے رونے کے اور کیا علاج ہے؟ کیونکہ میرا دل تو کباب ہو چکا ہے - اور جگر کے ہزار ٹکڑے ہو گئے ہیں -

خستہ :- زخمی - کباب :- بھنا ہوا گوشت -

تشریح :- شاعر کا مطلب ہے کہ محبت نے اُس پر ایسی سخت مصیبتیں نازل کر رکھی ہیں کہ اب اُس کے لئے سوائے مرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ؎

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۔ حُسن و خوبصورتی کے لحاظ سے تُو بادشاہ ہے اور باقی تمام معشوق تیری فوج معشوق نسبت بالطافت میں تو چاند ہے اور دُوسرے سب ستارے ہیں ۔ "ستارہ" اور "ماہ" میں تناسب ہے ۔

تشریح :۔ شاعر اپنے معشوق کو دُنیا بھر کے معشوقوں سے حسین و خوبصورت خیال کرتا ہے ۔ ؎ ہم جس پہ مر رہے ہیں وُہ ہے بات ہی کچھ اور
عالم میں تجھ سے لاکھ سہی ۔ تو مگر کہاں (حالی)

۳۔ میں تیرے راستہ کے پاس آ کر کھڑا ہو جاتا ہوں ۔ تاکہ تو میرے حال پہ مہربانی کی نظر کرے ۔ میرے حال پر نظرِ کرم سے دیکھ اور آنکھیں بچا کر نہ نکل جا ۔ از راہِ کنارہ کردن :۔ آنکھ بچا کر نکل جانا ۔ آنکھیں چرانا ۔

تشریح :۔ جس راستہ پر محبوب کو گذرنا ہوتا ہے ۔ عام طور پر عاشق اُس راستہ پہ اس خیال سے جا کھڑے ہوتے ہیں کہ شاید وُہ اِن کے حال زار کو دیکھے ۔ مگر معشوق ایسے بے رُخ ہوتے ہیں کہ وُہ عاشق کو دیکھتے ہی اُس راستہ سے دوسری طرف مُڑ جاتے ہیں اور عاشق دیدار کو ترستے رہ جاتے ہیں ۔ اس لئے عاشق اپنے محبوب سے درخواست کر رہا ہے کہ یہ رویہ سخت مایوس کن ہے ۔

۴۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر مجھ سے ہو سکا تو جس راستے سے تُو گذرتا ہے ۔ کسی شخص کو بھی تیرا دیدار کرنے کی اجازت نہ دُوں گا ۔ اگرم کی "م" بمعنی مرا ہے ۔ بدست آمدن :۔ ممکن ہونا ۔ اختیار کی بات ہونا ۔ بجدا میں بائے قسمیہ ہے ۔ گست میں "ت" بمعنی ترا ہے ۔

تشریح :۔ شاعر کو یہ بات سخت ناگوار گذر رہی ہے کہ ہر بوالہوس اس کے محبوب کا دیدار کرے ۔

۵۔ تیری محبت کے غم کا علاج تلاش کر رہا ہوں اور اپنا دُکھ کس سے جا کر کہوں ۔ کیونکہ تیری محبت کے غم نے ناظری کو ہزاروں بار جان سے قتل کیا ہے یا مارا ہے ۔ چارہ :۔ علاج ۔ ہزارہ بار :۔ ہزاروں بار ۔ تشریح :۔ ناظری اپنے محبوب کے ہاتھوں ہلاک ہو رہا ہے ۔ کس کے آگے جا کر نالش کرے اور کس کے آگے اپنا دُکھڑا روئے کیونکہ محبت کے غم کی کوئی علاج نہیں ۔ اور نہ ہی ... ہے کہ وُہ ہلاک ہوا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہے جبکہ اِس سے پہلے بھی وُہ ہزار دل دفعہ محبّت کے صدمے اُٹھا چکا ہے۔ ؎

یہ غم نہیں ہے وُہ جسے کوئی مٹا سکے ۔ غمخواری اپنی رہنے دے اے غمگسار بس (حالیؔ)

ج ازمولّف (فخری)

۱- اے میرے چاند میرا جگر کیوں نہ ہزار ٹکڑے ہو جائے۔ کیونکہ تیرے چہرے پر ایک نگاہ ڈال کر سینکڑوں مصیبتوں میں مُبتلا ہو گیا ہوں۔ ماہ۔ استعارۃً ہے چاند جیسے مکھڑے والے محبوب سے۔ اسیر۔ قیدی۔ گرفتار۔ بلا۔ مصیبت دُکھ

۲- اے خدا! یہ کیسی عاجزی یا حیا ہے کہ جب اُسے اچانک دیکھ پاتا ہوں تو شرم کے مارے دُوسری دفعہ اِس کی طرف آنکھ نہیں اُٹھا سکتا۔ توضیح۔ شرم۔ حیا۔ عاجزی۔ بے کسی۔ ناگہنت میں "ت" برائے تُرا ہے۔ خجالت۔ شرم حیا۔ جھجک۔ تشریح:- عاشق قدرتاً عاجز اور حیا شعار ہوتے ہیں۔ اِس لئے اُن میں اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ بے تحاشا جی بھر کر محبوب کے چہرے کو دیکھ سکیں کیونکہ اپنی شرمیلی عادت کی وجہ سے وُہ اپنے معشوق پر بے خوف نگاہ ڈال نہیں سکتے۔ اور ہر وقت جھکتے رہتے ہیں۔ ؎

روگ دل کو لگا گئی آنکھیں ۔ اِک تماشا دکھا گئی آنکھیں ۔

۳- جب تو اپنے ناز کے گھوڑے پر ہر طرف تیزی سے جاتا ہے تو تمام دلبر تیرے پیچھے پیچھے پا پیادہ اُسی راستہ پر چل پڑتے ہیں۔ بَرہ افتادن :- چل پڑنا۔ سیدھا لینا راستہ پڑنا۔ پے اَت۔ تیرے پیچھے پیچھے۔ رخش :- رستم کے تیز گھوڑے کا نام - مجازاً تیز گھوڑا۔ کہ۔ وقتیکہ۔ شتافتی۔ تو تیزی سے جاتا ہے۔ سوارہ۔ گھوڑے پر چڑھ کر۔ تشریح:- شاعر اپنے محبوب کے اِس نظارے کو بیان کر رہا ہے۔ جب وہ گھوڑے پر سوار ہو کر باہر جاتا ہے تو تمام معشوق اُس کا نظارہ کرنے کو پیادہ اُس کے پیچھے دوڑ پڑتے ہیں۔

۴- ساری عمر میں خدا سے صرف ایک ہی دُعا مانگتا رہا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب تو ایک بار مجھے دُور سے دیکھے تو راستہ سے کنارہ نہ کرے۔ یعنی چھوڑ نہ دے۔ مراد۔ خواہش۔ آرزو۔ یکبارہ۔ ایک بار۔ ایک دفعہ۔ از راہ کنارہ کردن :- راستہ چھوڑ دینا۔ دوسرے راستہ پر چلے جانا۔ مڑ جانا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ میری انتہائی خوشی اس میں ہے کہ میرا محبوب کم از کم ایک بار تو زندگی میں مجھے جی بھر کر دیکھ لینے دے۔

۵۔ اے ظلم و ستم کرنے والے! میں نے حسینوں میں تجھ جیسا نازک اور لطیف اور کوئی نہیں دیکھا۔ کیونکہ تیرا بدن تو آبِ حیات کی طرح ہے اور تیرا دل سخت سے سخت پتھر کی طرح ہے۔ بتاں۔ جمع از بُت۔ معشوق۔ حسین لوگ۔ لطافت۔ پاکیزگی۔ باریکی۔ نزاکت۔ ستمگر۔ ستم ڈھانے والا۔ ظالم۔ آبِ حیواں۔ آبِ حیات۔ زندگی کا پانی۔ جس کو پی کر انسان ہمیشہ کے لئے زندہ ہو سکتا ہے۔ خارہ یا خارہ۔ ایک قسم کا سخت پتھر ہے۔ تشریح:۔ اس شعر میں شاعر محبوب کے جسم اور دل کا مقابلہ کر رہا ہے۔ حُسن و لطافت کے لحاظ سے معشوق کا جسم آبِ حیات سے کم نہیں۔ مگر دل کی سختی کے اعتبار سے سنگِ خارہ ہے۔ گویا بات بالکل الٹی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ دل آبِ حیات ہوتا۔ کیونکہ آبِ حیواں سخت پتھروں میں گھرا ہوا ہوتا ہے۔ چونکہ بے رحم معشوق کا دل سخت ہوتا ہے اور بدن نرم۔ اس لئے یہاں معاملہ بالکل برعکس ہے۔

۶۔ جب محبوب اپنی نگاہ سے کتے شمار کرنے لگے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر وہ فخری کا نام بھی اس گنتی میں لے آئے۔ شمار کردن۔ گننا۔ شمار کرنا۔ چہ شود۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کیا حرج ہوگا۔ شمارہ۔ گنتی۔ مطلب ہے کہ فخری اپنے دوست کا ذلیل سے ذلیل غلام بننے کو بھی فخر خیال کرتا ہے۔

(د) مولانا ابو طاہر کاتب کہتے ہیں۔

۱۔ میں چاہتا ہوں کہ تیرے چہرے کو ہزار آنکھ سے دیکھوں تاکہ ہر نظر کے ساتھ تیرا چہرہ ہزار بار دیکھ سکوں۔ مطلب ہے کہ شاعر بے حد شوقِ دیدار کا اظہار کر رہا ہے

۲۔ یہ کوئی فرہاد کے کوہ بیستوں کو ہر طرف تیشے سے کاٹ ڈالنے کی وجہ سے نہیں تھا کہ پہاڑ پھٹ گیا تھا۔ بلکہ یہ تو فرہاد کے دُکھ درد کی وجہ سے تھا کہ سخت پتھر کا دل بھی پاش پاش ہو گیا۔ تیشہ۔ کلہاڑا۔ بے ستون۔ ایران کے ایک مشہور پہاڑ کا نام ہے۔ جسے فرہاد نے شیریں کو حاصل کرنے کی غرض سے جوئے شیر لانے کیلئے کاٹا تھا۔ کوہکن:۔ پہاڑ کھودنے والا۔ فرہاد کا لقب تھا۔ خارہ:۔ ایک قسم کا سخت پتھر۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کہ۔ ملکہ۔ ایسے کاف کو کاف اضراب کہتے ہیں۔

تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے کہ یہ خیال کرنا غلط ہوگا کہ کوہ بیستوں محض فرہاد کے تیشے کی ضرب سے پھٹ گیا تھا۔ ملکہ فرہاد کے دردِ محبت نے پتھروں کی ہمدردی بھی حاصل کرلی تھی اور ان کا دل بھی اِس حالت کو دیکھ کر موم ہوگیا تھا۔ اِس لئے پتھر خود بخود ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے تھے۔

۳۔ تیرے چہرے پر ایک نگاہ ڈالنے سے مجھ پر یہ حالت طاری ہوگئی ہے کہ مجھ میں اِتنی ہمت نہیں کہ میں تجھے دوبارہ دیکھ سکوں۔ برہ فتادوں۔ راستہ پر گر پڑا ہوں۔ میری یہ حالت ہوگئی ہے۔ مجال۔ طاقت۔ ہمت۔

تشریح :۔ ایک ہی جلوے سے عاشق پر یہ حالت طاری ہو جاتی ہے۔ کہ اسے دوبارہ دیکھنے کی ہمت ہی نہیں رہتی۔ ع

حسن کی یہ تجلیاں۔ ایک عالم پہ ہے غشی طاری

۴۔ تو تو اپنے راستے پر بادشاہوں کی طرح جا رہا ہے اور مجھ جیسے ہزاروں مسکین ہر طرف سے انصاف چاہنے والوں کی طرح روتے اور دہائی دیتے ہوئے تیری کار اہ پر تیرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔ بہ فغاں۔ روتے پیٹتے ہوئے۔ دہائی دیتے ہوئے۔ دادخواہاں یا انصاف چاہنے والے۔ شکایت دُور کرانے والے۔

تشریح :۔ شاعر اپنے محبوب کے شان و شوکت سے چلنے کو شاہی جلوس سے مشابہت دے رہا ہے۔ کیونکہ جب بادشاہ بھی باہر نکلتا ہے تو ایک جلوس کے ساتھ باہر نکلتا ہے۔ اور مظلوموں کی شکایت سُنتا ہے اور رعایا کی فریادرسی کرتا ہے۔ مگر ہمارا محبوب شان و شوکت کے لحاظ سے تو بادشاہ ہے مگر فرق اتنا ہے کہ وہ بدنصیب عاشقوں کی فریادرسی نہیں کرتا۔

۵۔ جب طبیبوں کے علاج سے میرے دل کی حالت پہلے سے بھی ابتر ہوگئی ہے۔ تو اب میرے زخمی دل کے لئے اس کے سوا اور کیا علاج ہے کہ صبر کر کے بیٹھ جائے

تشریح :۔ چونکہ مرضِ عشق لاعلاج ہوا کرتا ہے۔ اِس لئے دوا وغیرہ سے دردِ محبت میں افاقہ کی بجائے اضافہ ہوتا ہے اِس لئے ضبط اور صبر کے سوا اور چارہ کوئی نہیں ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۵ ظاہرا ور دہی اُلفت کا نہیں چارہ پذیر
ورنہ چھوڑا نہیں ہم نے کوئی درماں باقی (حالیؔ)

۶- تیرے گھوڑے کے سُم کے نشان تک زمین پہ نہ تھے ۔ کیونکہ جس راستہ سے تجھے سوار ہو کر گذرنا تھا ۔ اُس راستہ پر عاشقوں نے اپنی آنکھیں بچھا رکھی تھیں سُم ۔ گھوڑے کا پاؤں ۔ دیدہ نہادن ۔ آنکھ بچھانا ۔ کمال محبت کی نشانی ہے ۔

تشریح ۔ عاشق کی عقیدت کا یہ حال ہے کہ اپنے دوست کے راستہ پر اپنی آنکھوں کا فرش بچھا رکھا ہے ۔ چونکہ صورتاً سُم کا نشان اور آنکھ ایک دوسرے سے مشابہت رکھتے ہیں ۔ اس لئے شاعر نے کہا ہے کہ یہ سُموں کے نشان نہ تھے ۔ بلکہ چاہنے والوں کی آنکھیں تھیں ، جو فرش راہ کر رکھی تھیں ۔

۷- ظاہری تیرے چہرے کی جُدائی میں اور تیری سخت عادتوں کی وجہ سے نالہ کر رہا ہے ۔ ورنہ یہ کوئی آسمان کے ظلم وستم کی وجہ یا ستاروں کی گردش (بدقسمتی) سے نہیں ہے ۔

تشریح ۔ عام طور پر لوگ جب اُن پر کوئی بلا یا آفت آن پڑتی ہے تو آسمان یا قسمت کو کوستے ہیں ۔ مگر در اصل دیکھا جائے تو اس میں آسمان کا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا ۔ بلکہ یہ سب اُن کے معشوقوں کی بے رُخی ، اور ظالمانہ عادت کے باعث ہُوا کرتا ہے

(حصہ ) مولانا نرگسی کہتے ہیں ۔

۱- میں اپنی موت کے لئے ہزار بار خُدا سے التجا کرتا ہوں ۔ کیونکہ میرا دل جس کے ہزار ٹکڑے ہو چکے ہیں ۔ اس کی وجہ سے ہزاروں دُکھوں میں مبتلا ہو گیا ہوں ۔

۲- میں بجل اور تیرے کاری زخم کی خراش ۔ مجھے اپنے کاروبار سے کوئی سروکار نہیں رہا ۔ نہ مجھے دوا کی تلاش ہے ۔ نہ ہی علاج کی فکر ۔ اور پھر میں علاج یا دوا کر ہی کیا سکتا ہوں ۔ مطلب ہے کہ مرضِ اُلفت لاعلاج ہے ۔ اور عاشق کو سوائے دردِ عشق کے اور کوئی کام نہیں ۔ کاری ۔ مہلک ۔ سخت ۔

۴ دردِ الفت کو لا دوا دیکھا ۔

گرامر ۔ من و درد کاری میں "واو" لزومیّت کی ہے ۔

۳- جب تو ہی پیشِ نظر نہ ہو تو میں نرگس اور گلاب کے پھولوں سے کس طرح

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دل بہلاؤں۔ کن آنکھوں سے اُن کو دیکھوں اور کس منہ سے اُن کی طرف توجہ دوں۔

تشریح :- عاشق تو ہر وقت اپنے محبوب کی نرگسی آنکھیں اور چاند جیسے مکھڑے کو دیکھنا چاہتا ہے اور جب وہ نظر نہ آوے تو اور کوئی چیز اُس کی آنکھ کو تسلی نہیں دے سکتی جیسے حسین چیز بھی اس کے محبوب کا بدل نہیں بن سکتی۔

۳ کھٹک رہی چمن کی بہار آنکھوں میں۔ بغیر یار کے ہیں پھول خار آنکھوں میں

۴۔ میرے آنسوؤں کے موتی جو اُس کی گلی میں ہر طرف بکھرے پڑے ہیں۔ دیکھنے والوں کو یوں دکھائی دیتے ہیں۔ گویا آسمان پر ستارے ہوں۔ مطلب ہے کہ شاعر نے اپنے آنسوؤں کو ستاروں اور یار کی گلی کو آسمان سے تشبیہ دی ہے جس طرح آسمان پر بے تحاشا ستارے ہیں۔ اسی طرح میرے بے شمار آنسو اُس کی گلی میں پڑے ہوئے ہیں۔

۵۔ نرگسی تیرا غلام بن چکا ہے۔ اور جب وہ تجھے راستہ میں سلام کرے۔ تو اگر تو اُسے جواب نہ دے تو کم از کم اُس راستہ کو تو نہ چھوڑ دے۔

تشریح :- نرگسی نہیں چاہتا کہ اُس کا محبوب ضرور اُس کے ساتھ بڑے پریم یا تپاک سے پیش آئے۔ مگر اتنی آرزو ضرور ہے کہ کم از کم اس کے پاس سے گذرنے کی تو مہربانی کرے۔ تاکہ وہ بے چارہ دیکھ کر دل کی تپش بجھا لے۔

۶۔ دیکھ لیتے ہیں تپش دل کی بجھا لیتے ہیں۔

( ۷ ) مولانا اسیری کہتے ہیں۔

۱۔ تیری جدائی کے صدموں کے سبب میرے دل کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہا کہ تیری راہ میں آنکھوں کے ذریعے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر باہر آجائے۔ مطلب ہے کہ دوست کے ہجر کا صدمہ ایسا سخت ہوتا ہے کہ عاشق کا دل اس کے غم میں خون ہو جاتا ہے اور آنسوؤں کے ساتھ باہر نکل آتا ہے۔

۶ یہ جگر کے ٹکڑے ہیں ہمارے جو ان کے آنسو نکل رہے ہیں۔

۲۔ اس دل پر جو ظلم و ستم کے نشان ہیں۔ وہ رونے یا آنسو مٹانے سے نہیں مٹائے جا سکتے بیر ... جو پانی سے ہرگز نہیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

مٹائی جاسکتی۔ رقم۔ جو کچھ لکھا ہوا ہو۔ تحریر۔ آن دل کا اشارہ محبوب کے دل کی طرف ہے۔ نقش:۔ کھدی ہوئی عبارت۔ حروف۔ لکھائی۔

تشریح۔ شاعر محبوب کے دل کو پتھر سے تشبیہ دے کر کہہ رہا ہے کہ جس طرح پتھر پر کھینچی ہوئی لکیر کو پانی سے نہیں مٹایا جا سکتا۔ اسی طرح سے لفظ جفا جو محبوب کے دل پر ثبت ہو چکا ہے۔ اس کو آنسوؤں سے نہیں دھویا جا سکتا اور عاشق کے رونے کا اس کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ؎

یاد اس کی دل سے دھو دے اے چشم تر تو مانوں

اب دیکھنے مجھے بھی تیری روانیاں ہیں۔ (رسائی)

۳۔ میرے کمزور جسم سے آہ اس شدت کی گرمی کے ساتھ باہر نکلتی ہے کہ ہر چنگاری سے ہر ایک ستارے پر ایک داغ پڑ جاتا ہے۔

تشریح۔ شاعر اپنی آہوں کی گرمی کو اتنا سخت بیان کر رہا ہے کہ اس کی آہوں کی گرمی کی وجہ سے ستاروں پر داغ پڑ جاتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ستارے جو سمجھتے ہیں۔ غلط فہمی ہے یہ اُن کی

فلک تک آہیں پہنچی ہیں میری چنگاریاں ہو کر

۴۔ تو مجھ سے رنجیدہ ہے اور میں بھی اپنے آپ سے تنگ آ چکا ہوں۔ بہتر ہے کہ مجھے مار ڈال اور میری جان چھوڑ۔ کیونکہ اے میرے چاند! اس جہان میں کوئی بھی دوبارہ نہیں آیا۔

ملول۔ رنجیدہ۔ دکھی۔ اکتایا ہوا۔ جسے ملال ہو۔ تنگ آیا ہوا۔ مہ۔ چاند جیسے خوبصورت محبوب سے استعارہ ہے۔ علم جسم میں "م" مرا ہے۔

تشریح:۔ چونکہ محبوب عاشق کو دیکھنا پسند نہیں کرتا اور ادھر عاشق کا یہ حال ہے کہ بغیر محبوب کے دیکھے زندگی سے بیزار ہے۔ اب سوائے موت کے اس دکھ سے خلاصی پانے کی کوئی تدبیر نہیں۔ کیونکہ جب عاشق کا وجود ہی نہ رہے گا۔ تو پھر رنجیدگی کا سوال پیدا ہوگا۔ اور نہ ہی روز روز کا جھگڑا۔ بلکہ سب کشمکش کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جائے گا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

۵۔ جس کسی کو تیری تلوار کی دھار نے مجبور کیا ہے۔ وُہی بے خبر ہو گیا ہے
اِسے پانی کے ساتھ منسوب نہ کر۔ کیونکہ یہ تو مستی پیدا کرنے والی شراب ہے۔
دَم۔ تلوار کی دھار۔ تلوار کا کنارہ۔ بے خبر۔ بے ہوش۔ بدمست جس کو اپنی
خبر نہ رہے۔ تکنش کا "ش" معنی دہم تیغ ہے۔ یعنی دم تیغ را بہ آب
نسبت مکن۔ نسبت کردن۔ منسوب کرنا۔ تشبیہ دینا۔ آب۔ تلوار کی چمک۔
مستکارہ۔ مست کر دینے والی مستی پیدا کرنے والی۔

تشریح: شاعر کا مطلب ہے کہ محبوب کی تلوار کو تیزی کے لحاظ سے پانی
سے تشبیہ نہیں دینی چاہیے۔ کیونکہ یہ بڑی زبردست نشہ پیدا کرنے والی شراب
ہے۔ کیونکہ جس کسی کو یہ چھو جاتی ہے۔ اُس کو بے خبر کر دیتی ہے۔

۶۔ اسیری تیری راہ میں مر گیا ہے۔ لیکن تو پھر بھی اُسے زندہ کر سکتا ہے
کیونکہ اگر تو ایک بار بھی سوار ہو کر اُس کے پاس سے گذرے تو وُہ خاک کی
طرح تیری راہ پر اُٹھ کھڑا ہو گا۔

تشریح: مطلب ہے کہ وُہ عاشق جس نے محبوب کی راہ میں اپنی زندگی
قربان کر دی ہے۔ ممکن ہے کہ اگر اُس کا محبوب سوار ہو کر اُس کی قبر کے پاس
سے گذرے تو اُس میں جان آ جائے۔ اُور وُہ گرد کی طرح یار کے راستہ پر
اُٹھ کھڑا ہو۔

ع۔ ٹھوکر سے جاگ اُٹھتے ہیں۔ عاشق مرے ہوئے

---

تصانیف پروفیسر رامدتہ مل صاحب

حکیم نباتات معہ شرح سنہ ۱۹۴۷ء ۲/۱ روپیہ۔

راما پرشنین گائیڈ پیپرز ۸ و ۹ ۸/۱ روپیہ

راما پرشنین ٹرانسلیشن اینڈ کمپوزیشن دو روپیہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# اِنتخاب از قصائدِ سعدی

## پند و نصیحت

(۱) اے وُہ کہ تیری عُمر کے پچاس سال گُزر گئے ہیں اور تو پھر بھی سُویا ہوُا ہے۔ ذرا بیدار ہو
کہ شاید تو اس باقی ماندہ پانچ دِنوں میں کچھ حاصل کرلے ——— پنج روزہ:۔ تھوڑا عرصہ چند
دِن۔ عرصۂ قلیل۔ اِنسان کی زِندگی چونکہ ہفتہ کے سات رُوز ہیں اُن میں سے ایک روز دُنیا
میں آنے کا اور ایک روز دُنیا سے جانے کا۔ دو روز کم کردیئے جائیں تو باقی پانچ روز رہ جاتے
ہیں۔ خوابی:۔ در خواب ہستی۔ یعنی تو سُویا ہوا ہے۔ دریابی از دریافتن:۔ حاصل کرنا۔ فائدہ اُٹھانا
تشریح:۔ اے اِنسان تیری زِندگی کا بیشتر حصّہ تو محض خواب و غفلت میں گزر گیا ہے۔ اب زندگی
کے تھوڑے دِن جو باقی رہ گئے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ نیکی کی طرف متوجہ ہونا کہ کچھ تلافی مافات کرسکے
(۲) یہ غرور کی ہوا اور غصّہ کی آگ کب تک تیرے اندر قائم رہیگی۔ تجھے شرم چاہیئے کہ تیری ہستی
ایک پانی کے قطرے سے زیادہ نہیں ہے ——— کبر:۔ غرور۔ تکبر۔ آتش بخشم:۔ غصّے کی آگ
بادشاہ۔ بادِ ترا۔ تجھے چاہیئے۔ قطرہ آبی:۔ قطرہ آب ہستی فقط پانی کا ایک قطرہ ہے کیونکہ
ہماری بُنیاد پانی (یعنی جوہر حیات) کے ایک قطرہ پر رکھی ہوئی ہے ———
تشریح:۔ جب اِنسان کے وجُود کی اِبتدا کی حقیقت جوہر حیات کے ایک قطرے سے زیادہ نہ
ہو تو اُس کے لیئے غرور کرنا یا لاف مارنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ بلکہ اُسے ہر وقت
اپنی بُنیاد پر نظر رکھنی چاہیئے۔
(۳) تو ادھیڑ عمر کا ہوگیا لیکن پھر بھی تیری عادتیں بچوں کی سی ہیں۔ بوڑھا ہو گیا ہے لیکن
پھر بھی تیرے چونچال جوانوں والے ہیں ——— کہل:۔ اُدھیڑ عمر کا مرد۔ درمیانی عمر کا اِنسان۔
شیخ:۔ بوڑھا جسکی عمر پچاس سال سے زیادہ ہو۔ بزرگ۔ شباب:۔ جوان۔ شبابی تو شباب
ہستی۔ نوجوان ہے۔ کہل۔ شیخ اور شباب میں تناسُب بھی ہے اور ساتھ ہی صنعتِ تضاد بھی ہے
تشریح مطلب یہ ہے کہ جب اِنسان کچھ بوڑھا ہو تو کم از کم کچھ سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ دن
اب خواہشات اور اُمنگوں کے نہیں ہیں بلکہ یادِ خدا اور تیری پاکیزگی اور نیک کاری کیساتھ گزارنے کے ہیں

رکھتے ہیں نمکین جوانی میں بڑھاپے سے سو — رہتے ہیں جو چونچال پیری میں جوانوں کی طرح
(حالی)

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۴) تو تو کھیل کود میں مصروف ہے مگر دُور تک تیر پھینکنے والے آسمان کے تیر تیرے دائیں بائیں گذر رہے ہیں ــــــ چپ: بایاں - راست: - دایاں - پرتابی: دُور تک تیر پھینکنے والا تیرانداز - پرتاب - دور تک جانے والا تیر۔

تشریح:- مطلب ہے کہ ہم عیش و عشرت میں موت کے خیال سے غافل ہو جائیں تو ہو جائیں مگر موت ہم کو کبھی نہیں بھلا سکتی - وہ ہر گھڑی ہماری تاک میں بیٹھی رہتی ہے اور موقع پاتے ہی ہڑپ کر جاتی ہے۔ ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اِک اور گھٹا دی

(۵) جب تک اس ریوڑ میں ایک بھیڑ بھی ہے۔ تو موت ذبح کرنے کے کام سے ہرگز باز نہیں آئیگی - گلہ:- مراد ریوڑ انسان ہے - قصابی: بیائے مصدری - قصاب کا کام ذبح کرنا

تشریح:- جب تک دنیا میں ایک آدمی بھی زندہ ہے - موت اپنا کام کرتی رہیگی، کیونکہ اس کا کام ہی یہی ہے کہ انسانوں کو ہمیشہ کی نیند سُلادے ؎

از نیست بہ ہست و از ہست بہ رہ نیست
تا شہر وجود ہست ، رواں اند قوافل (سلمان ساوجی)

(۶) تُو تو ایک دیا ہے جو ہوا کے راستے میں رکھا ہوا ہے - یا تُو ایک ایسا گھر ہے جو تیز بہنے والے پانی کے راستے میں بنا ہوا ہے ــــــ چراغی:- چراغ ہستی تو ایک چراغ یا دیا ہے - ممر:- راستہ - گذرنے کی جگہ - جائے عبود - سیلاب: طغیانی تیز بہنے والا پانی - سیلابی کی "ی" ہستی کے برابر ہے - یعنی خانہ در گذرگاہ سیلاب ہستی اور سیلابی میں یائے فاعلی ہے ــــــ تشریح:- مطلب یہ ہے کہ انسان کی زندگی کی بنیاد بالکل بودی اور کمزور ہے - شیخ سعدی اسے چراغ سے تشبیہ دے رہے ہیں جو ہوا کے ذرا سے جھونکے سے بُجھ جاتا ہے - یا ایسے گھر سے مشابہت دے رہے ہیں جو تیز رفتار پانی کی زد میں بنا ہوا ہے - اور کسی وقت بھی بہہ جائے ؎

آدمی بلبلہ ہے ایک پانی ہے
کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

(۷) اگر بلندی یا عظمت کے اعتبار سے تو آسمان اور کیوان (ساتویں آسمان کا ستارہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر حسن کے لحاظ سے تو سورج اور چاند ہی کیوں نہ ہو۔

سپہر:۔ آسمان۔ کیوان جسے زحل بھی کہتے ہیں۔ یہ ساتویں آسمان پر ایک ستارہ ہے جو بلندی میں عدیم المثال ہے۔

(نوٹ) اس شعر سے شرط شروع ہوتی ہے اور شعر نمبر ۱۳ میں جزا آئے گی

(۸) اور اگر تو مشرقی ممالک میں سیر و سیاحت کے لئے جائے اور مغربی ممالک میں تجارت کرنے کی غرض سے جائے۔

سیاحی:۔ سیاح ہونا۔ بطور سیاح کے۔ یائے مصدری ہے۔ سیر و سیاحت کرنے کیلئے

جلاب:۔ کسی چیز کو ایک مقام سے دوسری جگہ لے جانے والا۔ سوداگر۔ تجارت کرنے والا

جلابی:۔ یائے مصدری جلاب ہونا۔

(۹) اگر قدر و منزلت کے لحاظ سے تو عفان کا بیٹا عثمان ہی کیوں نہ ہو اور اگر طاقت اور ہمت کے اعتبار سے خطاب کے بیٹے حضرت عمر کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

ابن عفان:۔ عفان کا بیٹا مراد حضرت عثمان جو حضرت محمد کے بعد تیسرا خلیفہ تھا آپ دانائی اور سنجیدگی میں مشہور تھے۔ آپ کے وقت میں ایران۔ ہمدان اور مصر میں بغاوت فرو کی گئی۔ جزیرہ قبرس اور افریقہ کے کئی ممالک فتح ہوئے۔ آپ ۲۵ سنہ ہجری میں شہید ہوئے۔ نیرو:۔ قوت۔ طاقت۔ قدرت۔ ہمت۔ ابن خطاب:۔ خطاب کا بیٹا عمر مراد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفے تھے اور ان کے عہد میں بہت سے ممالک مصر۔ ایران۔ طرابلس۔ نوبہ۔ بربر اور شام وغیرہ وغیرہ فتح ہوئے۔ بیت المقدس کی تعمیر جو اب تک موجود ہے۔ انہوں نے کرائی تھی۔ ساڑھے گیارہ سال حکومت کر کے ۶۳ سال کی عمر میں سنہ ۱ھ میں شہید ہوئے

(۱۰) اور اگر مال و دولت کے لحاظ سے تو قارون کا بھی ہم پلہ ہو۔ اور قوت و طاقت کے اعتبار سے سہراب کی ٹکر کا ہی کیوں نہ ہو ——— قارون:۔ ایک بڑے دولت مند بادشاہ کا نام جس کے چالیس خزانے مشہور ہیں۔ یہ شخص حضرت موسیٰ کا چچیرا بھائی تھا حضرت موسیٰ نے اسے بخیلی و خست اور ظلم و ستم سے مال جمع کرنے سے ہر چند روکا اور زکوٰۃ دینے کیلئے کہا مگر اس نے نہ مانا اور اس پر وہ ان کے مخالف ہو گیا اور ان پر زنا کی تہمت لگائی۔ جس سے وہ بری ثابت ہوئے اور آخر قہر الٰہی سے قارون مع خزانوں کے تباہ ہو گیا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

عدیل۔ برابر۔ ثانی۔ ہم پلہ۔ ٹکر کا۔ سہراب:۔ رُستم کے بیٹے کا نام جو افراسیاب کی طرف سے ایران پر حملہ آور ہُوا اور نادانستہ اپنے باپ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ شعر میں تلمیحی اشارہ ہے

(۱۱) اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو جعلسازی سے سیاہ پتھر کو بھی سونے میں تبدیل کر دے

مُیسّر شدن:۔ آسان ہونا۔ ہو سکنا۔ بن آنا۔ قلاب:۔ کھوٹا سکہ بنانے والا۔ دغاباز مکار۔ جعلساز۔ قلابی:۔ یائے مصدری ہے۔ قلاب کا کام مراد۔ اگر تجھے ایسی اکسیر مل جائے جو پتھر کو بھی سونا بنا دے۔

(۱۲) اور اگر تو جلد بازی یا تیزی میں ہوا کو بھی پیچھے چھوڑ دے۔ اور اگر تو شوخی میں بجلی کی طرح بھی تیزی رکھنے والا ہو ——— مردی:۔ طاقت۔ ہمت پھرتی۔ برق۔ بجلی۔ شتابی۔ شتابیدن مصدر۔ جلدی کرنا۔ تیزی سے چلنا

(۱۳) تو پھر بھی موت کے فرشتے کو کسی چالاکی یا تدبیر سے نیچا نہیں دکھا سکتا۔

ملک الموت:۔ موت کا فرشتہ۔ حضرت عزرائیل ر ا۔ اضافیہ ہے۔

پنجہ برتافتن:۔ کسی کے ہاتھ کو مروڑ دینا۔ پچھاڑنا۔ شکست دینا۔ ٹال سکنا۔ مطلب یہ ہے باوجود مذکورہ بالا خوبیوں کے بھی انسان کو موت کے سامنے مجبوراً ہتھیار ڈالنے پڑتے ہیں۔ اور موت کے سامنے نہ حسن کی دال گلتی ہے نہ طاقت کی۔ اور نہ دولت کی کوئی پیش جاتی ہے۔ موت کا فرشتہ شاہ و گدا سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتا ہے

(۱۴) کمال کی آخری حد زوال ہے۔ اور پھول جب خوب کھلا ہُوا ہوتا ہے تو خود بخود زمین پر گر پڑتا ہے۔ ——— منتہا۔ آخری حد۔ انتہا تک پہنچ جانا انجام۔ نتیجہ۔ سیرابی:۔ یں یائے مصدری ہے۔ سیراب ہونا۔ مراد تازگی پوری طرح سے کھلا ہُوا۔ مطلب یہ ہے کہ ہر کمالے را زوالے ہر وُہ چیز جو کمال کے درجے کو پہنچ جاتی ہے اس کا نتیجہ زوال ہوا کرتا ہے۔ دُنیا میں کامیابی اور ناکامی ترقی اور تنزل دوش بدوش چلتی ہیں۔ عربی میں بھی ایک مثل ہے کل شیئٍ اذا ماتم نقصان یعنی ہر وُہ چیز جو کمال پر پہنچ جاتی ہے اسے نقصان اٹھانا پڑتا ہے

(۱۵) تو جس کی ابتدا اور انتہا کا یہ حال ہے۔ کسی حالت میں بھی تیرے لئے غرور و تکبّر جائز نہیں ہو سکتا ——— مبتدا۔ آغاز۔ شروع۔ ابتدائی مقام۔ مرجع

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

جائے رجوع۔ لوٹنے کا مقام۔ آخیر۔ خاتمہ۔ سزاوار۔ قابل۔ لائق۔ اعجاب۔ جمع عجیب۔ غرور۔ تکبر

تشریح۔ جب انسان کا وجود اس قدر حقیر ہو کہ صرف جوہر حیات کے قطرے سے پیدا ہوا ہو۔ اور انجام کا یہ حال ہو کہ موت کے آہنی پنجے سے کسی حالت میں چھٹکارہ نہ پا سکے تو پھر غرور اور تکبر کرنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔

(۱۶) ذرا اُس اینٹ کو یاد کر جو تیری قبر میں بطور سرہانہ رکھی جائیگی۔ اے وہ کہ آج تو اپنا سر دوستوں کی گود میں رکھے ہوئے ہے ——— بالیں:۔ سرہانہ۔ خشت۔ قبر میں مردے کے سر کے نیچے ایک اینٹ رکھی جاتی ہے۔ احباب جمع حبیب۔ دوست۔ پیارے۔ عزیز۔ یار۔ مطلب ہے کہ انسان دنیاوی عیش و عشرت میں اس طرح نہ کھو جائے کہ موت کو بھی بھول جائے بلکہ ہر گھڑی موت کا خیال رکھے۔ کیونکہ موت کا آنا تو ایک قدرتی اور ناگریز امر ہے۔

(۱۷) تجھے زمین کے اندر ضرور جانا ہوگا۔ اے وہ کہ آج بڑے قیمتی اور نرم نرم بستروں پر سویا ہوا ہے ——— خواب گاہ۔ آرام کرنے کی جگہ۔ سونے کی جگہ۔ بستر۔ تکیہ سنجاب۔ چوہے سے بڑے ایک جانور کا نام ہے۔ جس کی کھال کی پوستین بنتی ہے اور اُس کی کھال کو بھی پوستین کہتے ہیں۔ مراد قیمتی اور نرم نرم بستر۔ یا تکیہ مطلب ہے کہ موت نہ کسی جفاکش کو چھوڑتی ہے اور نہ کسی ناز و نعمت میں پلے ہوئے شخص کو۔ موت۔ حسن۔ رعب۔ دبدبے۔ اور طاقت کی بھی پرواہ نہیں کرتی

(۱۸) تجھے تو طبلے کی آواز بھی نہیں جگا سکتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تو سویا ہوا نہیں بلکہ مر چکا ہے ——— مطلب ہے حرص و ہوا میں کھوئے ہوئے انسان کو دنیا کی کوئی آواز بھی بیدار نہیں کر سکتی۔

(۱۹) اُس چاندی (یعنی مال) جس کے لئے تو پارے کی طرح بیقرار ہے۔ اُس نے بہت سی مخلوق کو دھوکا دے رکھا ہے ——— سیم۔ چاندی مراد دھن دولت۔ نعمت۔ پدارتھ۔ خلائق:۔ جمع خلق۔ مخلوقات۔ لوگ۔ لرزاں اسم حالیہ کانپتا ہوا۔ بیقرار بیتاب۔ سیماب۔ پارہ۔ ایسی چیز جو ہر وقت حرکت کرتی رہتی ہے +

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح۔ یہ دولت جس کو حاصل کرنے کی خاطر انسان بہت سی بیقراری ظاہر کرتا ہے۔ انجام کار یہی اس کی بربادی کا باعث بنتی ہے اور اسکو گمراہی کے گڑھے میں ڈال دیتی ہے۔

(۲۰) یہ پرانا درخت جس پر تو عشق پیچہ کی بیل کی طرح لپٹا جا رہا ہے۔ اس نے بہت کچھ دنیا دیکھی ہوئی ہے۔ یعنی کافی تجربہ کار ہو چکا ہے۔ درخت کہن۔ بوڑھا یا پرانا درخت۔ استعارہ ہے دنیا سے۔ جہاں دیدہ۔ تجربہ کار جہاں کو دیکھے ہوئے لبلاب۔ عشق پیچاں۔ ایک بیل کا نام ہے۔ جو درختوں پر چڑھ جایا کرتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا پر یکدم لٹو نہیں ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ دنیا ایک حال پر قائم نہیں رہتی۔ اور اسمیں ہر روز نئی نئی تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ کیونکہ جہاں آج خوشی ہے۔ وہاں کل غم کا ڈیرہ ہوتا ہے۔

جہاں کچھ عیش دیتا ہے۔ وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

(۲۱) یہ کنوئیں کی طرح گھومنے والا آسمان بہت سا ہمارے سروں پر گھومتا رہا ہے۔ اور گھومتا رہے گا ——— سپہر۔ آسمان۔ دولابی۔ دولاب کا سا۔ کنوئیں کی طرح چرخی۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں ہر روز نئی نئی تبدیلیاں آتی رہتی ہیں کیونکہ سکون محال ہے قدرت کے کارخانے میں ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں (اقبال)

(۲۲) یہ امتیازی رتبہ تجھے عقل اور سمجھ کی بنا پر ملا ہے۔ ورنہ تیری عزت و رتبہ اور خاندان پر منحصر نہیں ——— ممیز۔ تمیز کیا گیا۔ امتیازی رتبہ رکھنے والا بلند مرتبہ۔ ادراک:۔ سمجھ۔ عقل فہم۔ قوت مدرکہ۔ تو کے بجائے نہ پڑھئے مکرم۔ اکرام کیا گیا۔ معزز یا عزت۔ صاحب اکرام۔ انساب۔ جمع از نسب خاندان آبائی رشتے۔

تشریح۔ انسان کی عزت اس کی عقل پر مبنی ہے نا کہ خاندان یا رتبہ پر۔ عقل اور شعور کے بغیر حسب و نسب کی کوئی قیمت نہیں۔

(۲۳) اگر ایک بیوقوف اطلس اور مخمل کے سینکڑوں لباس بھی پہن لے تو پھر بھی وہ ایک گدھے کا گدھا ہے۔ جو قیمتی لباس میں ملبوس ہو۔

اگر ابلہے صد دیبقی دد یبا بیوشد خرے عتابی است ۔ ابلہے ۔ ایک بیوقوف

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دیبقی: ملک مصر کے مشہور شہر دبیق کا دیبا۔ ایک قسم کے منقش ولائم اور لطیف دیبا
دیبا: مخمل۔ عنابی۔ ایک قسم کی اچھی ملک۔ اور بغداد میں ایک محلّہ ہے جسکو عتاب کہتے ہیں اور چونکہ اس قسم کا کپڑا اس محلّے میں بنتا ہے۔ اس لئے اس کا نام عتابی ہوا۔ مراد اچھا اور عمدہ لباس۔

تشریح مطلب ہے کہ انسان کی عزت یا قدر اس کی عقل کی وجہ سے ہوا کرتی ہے عمدہ عمدہ لباس پہننے یا ظاہری ٹیپ ٹاپ رکھنے سے انسان کی قدر میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ گدھا اگر شیر کی کھال پہن لے تو شیر نہیں بن سکتا۔

(۲۴) اگر تیری یہی صورت ہے اور یہی القاب ہیں۔ تو تو ایک دیوار پر کھینچی ہوئی تصویر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ——— القاب: جمع لقب بڑے لقب اور خطاب۔ القابی۔ القاب بمعنی۔ یعنی لقب رکھنے والا ہے۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ اگر انسان کے اندر عقل شعور اور نیک سیرت وغیرہ نہ ہو اور صرف ظاہری شکل و شباہت یا چست لباس یا بڑے بڑے القاب اور خطابات ہوں تو اس کی کوئی عزت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی وہ کسی عزت کے لائق ہے سعدی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

چوں انساں را نباشد فضل و احساں
چہ فرق اند آدمی تا نقش دیوار

(۲۵) اے اپنے لالچی نفس کی خواہشات کے چیلے! تو تو زہر پینے کیلئے بھی اسی طرح پیاسا دکھائی دیتا ہے جیسے یہ گلاب ہو ——— مرید: ارادہ کرنے والا۔ یعنی شاگرد۔ چیلا۔ غلام۔ بالکا۔ ہوا۔ تمنّا۔ خواہش۔ آرزو۔ حریص۔ لالچی تشنہ۔ پیاسا۔ جلاب۔ گلاب کا معرب ہے۔ ایک قسم کا شربت جو گلاب اور قند سے تیار ہوتا ہے۔ مجازاً دست آور دوا ———

تشریح۔ نفس کے مارے کو اچھے اور برے کی کوئی تمیز نہیں ہوتی اور جس چیز کو وہ اچھا سمجھتا ہے خواہ وہ اس کی بربادی کا سامان ہی کیوں نہ ہو اس کیلئے جان دینے کو بھی تیار ہو جاتا ہے۔

(۲۶) تو اپنی قیمت کو مت گھٹا کیونکہ پیدائش کے لحاظ سے تو ایک خالص موتی ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

خسیس کردن۔ کم کرنا گھٹانا اپنے آپ کو حقیر یا ذلیل کرنا۔ گوہر نایاب۔ خالص موتی۔ ناب۔ بالکل خالص۔ بغیر کسی ملاوٹ کے۔

تشریح۔ اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو انسان کی پیدائش خدا کے نور سے ہوئی۔ اور آتما اور پرماتما میں ایک لطیف تر بلکہ لطیف ترین تعلق ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ بُرے کاموں میں پھنس کر اپنی قدر و قیمت کو نہ گھٹا دے

میں بھی اک پرتو ہستی ہوں مگر کیا کہئے
قطرۂ دریا ہی سہی قطرہ کو دریا کہئے

(۲۷) کوشش اور چھٹکارے کے لئے اپنے ہاتھ پاؤں مار کیونکہ تو ایک عجیب بھنور میں پھنسا ہوا ہے۔ چارہ۔ چھٹکارہ۔ علاج۔ رہائی۔ جہد۔ کوشش۔ غرقاب۔ بھنور۔ گرداب۔

تشریح۔ شاعر دنیا کو ایک خطرناک بھنور سے تشبیہ دے کر ہمیں اُس بات کی تلقین کر رہا ہے۔ کہ ہم اپنی کوشش کی مدد سے اُس سے نجات پانے کی کوشش کریں

(۲۸) ٹوٹے ہوئے وعدوں کا بھلا کیا علاج ہے۔ ان کا علاج صرف توبہ اور پشیمانی کا رونا ہے ——— عہد ہائے شکستہ۔ ٹوٹے ہوئے وعدے طریق :۔ علاج۔ طریقہ شتغابی :۔ شور و شغب کرنا۔ رونا۔

تشریح۔ مطلب کہ جو وعدہ خلافیاں ہم نے خدا سے کی ہیں۔ اُن کا صرف ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان اپنے کئے ہوئے گناہوں سے توبہ کرے اور افسوس کے آنسو بہائے پھر شاید معاف ہو جائے۔

(۲۹) اُس بے نیاز کے دروازے پر سوائے معافی کی درخواست کئے اور توبہ کرنے کے کسی شخص کی رسائی نہیں ہو سکتی ——— بے نیاز :۔ جس کو کسی کی ضرورت نہ ہو۔ ہر چیز سے آزاد۔ مراد خدا۔ مستغفری :۔ مغفرت کیلئے درخواست کرنا۔ معافی مانگنا معذرت چاہنا۔ اوابی از اواب :۔ خدا کی طرف رجوع کرنے والا۔ توبہ کرنے والا۔ اوّاب :۔ توبہ کرنا

تشریح۔ چونکہ خداوند تعالےٰ اُن لوگوں کو جو معافی مانگتے ہوئے اور اپنے کئے پر پشیمانی کا اظہار کرتے ہوئے۔ اُس کے پاس جاتے ہیں وہ ضرور اُن کو معاف کر دیتا ہے۔ اسلئے وہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

انسان جو اپنے گناہوں کی وجہ سے خدا کے دربار سے محروم ہو گیا ہوا سے چاہیئے کہ خدا کے دربار میں باریابی حاصل کرنے کیلئے خدا سے معافی مانگے اور کئے پر افسوس کے آنسو بہائے جو اپنے کئے پہ پشیماں ہوئے نور رحمت پکاری معافی ملی

(۳۰) تو ہر وقت لوگوں کے دروازے کھٹکھٹاتا رہتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہی ہے کہ خدا کے دروازے سے سدا محروم و مایوس رہتا ہے ——— لاجرم - آخرکار لازمی طور پر - اسلئے یابی :- باب ہستی یعنی ارباب بے نیاز سے بے نصیب :- محروم

تشریح - ہم کو اپنی ضرورتوں کیلئے خداوند پاک کے دروازے پر صدا دینی چاہئے نہ کہ دنیا والوں کے دروازے پر جو خود اس کے محتاج ہیں - اور یہی وجہ ہے کہ ہم خدا کی رحمت سے محروم رہ جاتے ہیں -

(۳۱) تیری دعا کے قبول ہونے کی بھلا کیا صورت ہوسکتی ہے - یا کس طرح قبول ہوسکتی ہے جبکہ ایک چہرے کیساتھ تو دو محرابوں کے سامنے کھڑا ہے ——— مستجاب :- جواب دیا گیا - مانا گیا - قبول کیا گیا - محراب :- وہ طاق جو مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کیلئے بنایا جاتا ہے - دو محراب سے مراد دنیا اور خدا ہے - یعنی دعا کرتے وقت خدا کی مدد بھی طلب کرنا جائے اور ساتھ ہی لوگوں کی امداد پر بھی بھروسہ رکھے - تو ایسی دعا کبھی قبول نہیں ہو سکتی -

تشریح - صرف وہی دعا قبول ہوتی ہے - جو خلوص اور نیک نیتی پر مبنی ہو - اور انسان کو چاہئے کہ سب بھروسوں کو چھوڑ کر صرف پاک پروردگار کا بھروسہ رکھے - ایسی دعا کبھی قبول نہیں ہوتی جبکہ دل میں کچھ ہو اور زبان پہ کچھ

ہوتی ہے کب قبول دعا ترک عشق کی
دل چاہتا نہ ہو تو زباں میں اثر کہاں (حالی)

(۳۲) اے خدا ! ہماری جنس (انسان) سے نیکی کی کیا توقع کی جاسکتی ہے تو ہی مہربانی فرما کیونکہ تو مالکوں کا مالک ہے ——— جنس ما سے مراد بنی نوع انسان ارباب - جمع رب - مالک - خداوند پاک کے کئی ناموں میں سے ایک نام رب الارباب بھی ہے - مالکوں کا مالک - سب سے بڑا - ———

تشریح :- انسان جو برائی کا پتلا ہے - اس سے نیکی کی کوئی امید نہ رکھ - تو ہی مہربانی کر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اور اس کو راہِ راست پر لا۔
(۳۳) تو غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے۔ پاکیزہ اور لاثانی ہے۔ گناہوں پر پردہ ڈالنے والا۔ کرم کرنے والا اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے ـــــ غیب داں۔ غیب کی باتیں جاننے والا۔ لطیف۔ پاکیزہ۔ نہایت نازک۔ باریک بین۔ مددگار۔ مہربان خدا کا ایک نام ہے۔ بے چوں جس پر کوئی سوال نہ ڈالا جا سکے۔ بے مثال۔ لاثانی۔ لاشریک ستر۔ پردہ۔ ستر پوش۔ پردہ ڈالنے والا۔ مراد گناہوں کو چھپائے رکھنے والا۔ تواب۔ توبہ کو قبول کرنے والا۔ بخش دینے والا۔ معاف کر دینے والا خدا کی مختلف صفات نے شعر میں جان ڈال دی ہے۔
(۳۴) اے سعدی! تو لوگوں سے سچائی کی توقع مت رکھ۔ جب تو خود اپنے اندر (یعنی نفس میں) نہیں پاتا ـــــ مطلب ہے کہ ہم دوسروں کو کس طرح بُرا کہہ سکتے ہیں جب ہم خود اچھے نہ ہوں۔ ہے

اگر تو بھلا خود نہیں ہے بشر
بھلائی کی ہرگز توقع نہ رکھ

(۳۵) سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ بڑھاپے کی مصیبتوں کے باوجود بھی تو ابھی تک بچے کی طرح کھیل کود میں مصروف ہے ـــــ لعاب اور لعب:۔ کھیلنے کا شوقین بڑا کھلنڈرا۔ کھیلنے والا اِس شعر کی تشریح یوں ہوگی۔ "جائے گریہ است کہ باوجود مصیبت پیری چو کودک ہنوز لعاب ہستی۔
تشریح:۔ انسان کو چاہیے کہ کم از کم بڑھاپے میں تو کھیل کود چھوڑ کر عبادت خدا میں مصروف ہو جائے۔ اور اپنے جیون کو سپھل بنانے کی چنتا کرے۔
(۳۶) باوجود تیرے عیبوں کے تو دن رات دوسروں کے عیب نکالنے کے پیچھے ہمہ تن مشغول رہتا ہے ـــــ در تکاپوے چیز بودن:۔ کسی چیز کیلئے پوری پوری کوشش کرتا بڑی کوشش کے ساتھ تلاش کرنا۔ اصحاب جمع صاحب۔ مراد دوست۔
تشریح۔ انسان کو چاہئے کہ پہلے اپنے آپ کو عیبوں سے پاک کرے اور پھر دوسروں کے عیب نکالے۔ ورنہ اپنے عیبوں کے ہوتے ہوئے دوسروں کی عیب جوئی ایک احمقانہ فعل ہے جس سے پرہیز ضروری ہے۔
(۳۷) اگر تو تمام دنیا کا علم بھی حاصل کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو تو محض ایک جھوٹا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

دعویٰ کرنے والا شخص ہے۔ —— مدعی۔ دعویٰ کرنے والا۔ کذّاب۔ جھوٹا۔ جھوٹ بولنے والا۔ مدعی۔ کذابی یعنی مدعی کذاب ہستی:۔ تُو ایک جھوٹا دعویٰ کرنے والا شخص ہے
تشریح۔ بغیر عمل کے علم کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

(۳۸) آفتاب کی طرح صفات رکھنے والے اصحاب کے مقابلے میں تیری وقعت ایک جگنو سے زیادہ نہیں۔ آفتاب صفت:۔ آفتاب کی طرح صفت رکھنے والے یا مثل آفتاب کے اضافت:۔ مقابلہ۔ کرم شب تابی۔ کرم شب تاب ہستی۔ تُو ایک جگنو ہے یا رات کو چمکنے والا ایک کیڑا ہے

تشریح۔ جو لوگ خدا کی عبادت کرتے ہیں اور راہ راست پر چلتے ہیں ان کے چہرے نورانی ہوتے ہیں اور ان کے مقابلے میں دنیاداروں کی کوئی ہستی نہیں ہوتی
ع روی زمین بہ طلعت ایشاں منور است

(۳۹) تو بوڑھا ہو گیا ہے لیکن پھر بھی تجھے روحانی زندگانی کا راستہ سمجھ نہیں آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تو بوڑھا نہیں بلکہ ایک طفل مکتب ہے —— راہ:۔ مراد راہِ حق یا روحانی زندگی کا راستہ۔ طفلِ کتابی۔ طفل کتاب ہستی۔ تو ایک سکول یا مدرسے میں پڑھنے والا لڑکا ہے۔ مطلب ہے کہ باوجود بوڑھا ہونے کے بھی اگر تجھ کو اتنی عقل نہیں کہ راہ راست پر چل سکے یا اپنے علم کا اتنا فائدہ بھی اٹھا سکے کہ اسکو راہ حق کی تلاش میں استعمال کر سکے تو وہ ایک بچہ کی طرح ہے جسکو ابھی مکتب میں بٹھایا گیا ہو۔

# ۲۔ تنبیہ کے بارے میں

(۱) جب خُدا کے راستے پر چلنے والا صوفی خُدا کی راہ میں مضبوطی کے ساتھ قدم رکھتا ہے تو اُس کی خُدا کو واحد و لاشریک دیکھنے والی آنکھ میں خدا کی ہستی کے سوا باقی ہر چیز کا وجود معدوم ہو جاتا ہے —— رہرو:۔ مراد سالک یا صوفی۔ راہِ خدا پر چلنے والا۔ حق:۔ خدا۔ توحید۔ خدا کو ایک ماننا۔ خدا کو وحدہٗ لاشریک گردانا۔ عدم گردد۔ مٹ جاتی ہے۔ معدوم ہو جاتی ہے۔ کچھ نہیں رہتی +
نوٹ۔ وجود اور عدم میں صنعت تضاد ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح۔ مطلب ہے کہ حقیقت شناس آنکھ کو سوائے خدا کی ہستی کے اور کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اور وہ ہر چیز میں خدا کا نور دیکھتا ہے۔ اور ہر چیز میں خدا کی شان دیکھتا ہے

ے جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے      کہ ہر شے میں جلوہ تیرا ہُو بہو ہے

(۲) وہ قلم کی مانند اپنی کمر کو باندھ لیتا ہے اور سر کو نیچے کئے ہوئے اپنے لبوں کو بند کر لیتا ہے۔ اور جو معاملہ بھی اس کے پیش آتا ہے تو وہ قلم کی طرح سے اپنے سر کو اس کے سامنے جھکا دیتا ہے —— قلم کردار۔ قلم کی طرح۔ در پیش۔ آگے کو جھکائے ہوئے یا سامنے۔ لب بر ہم۔ ہونٹ بند کئے ہوئے۔ حرف:۔ معاملہ واردات۔ حادثہ۔ تارک۔ سر

تشریح۔ مطلب ہے۔ چونکہ صوفی خدا کی راہ پر راضی رہنے کے مسئلے پر عمل کرتا ہے اسلئے جو معاملہ بھی اس کے سر پڑتا ہے وہ خوشی خوشی اس کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر لیتا ہے

(۳) وہ شخص شاید ہی طعنوں کے بلے سے اپنا منہ موڑتا ہے۔ جو خدا کی راہ میں گیند کی طرح سر سے لیکر پاؤں تک قدم ہی قدم بن جاتا ہے۔ چوگاں بلا جس سے گیند کو ضرب لگائی جاتی ہے۔ نادر۔ شاذ و نادر۔ بہت کم شاید ہی۔ گوی:۔ گیند۔ سرتاسر:۔ سراسر۔ مکمل طور پر۔

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ جس طرح گیند کو چوگان کی ضرب لگتی ہے تو وہ ہر طرف لڑھکتا جاتا ہے۔ اور اس کے سر اور پاؤں کا کچھ پتہ نہیں چلتا اور ہر وقت وہ چوٹ کھانے کیلئے تیار رہتا ہے۔ اسی طرح صوفی بھی خدا کی طرف سے آئے ہوئے ہر حادثے کو برداشت کرنے کے لئے تیار رہتا ہے اور اپنی مرضی کو خدا کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور وہ لوگوں کے طعنوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے کام میں ہمہ تن مشغول و مصروف رہتا ہے —— شیخ سعدی نے کہا ہے۔

معاملات را بجاں جو یم در بازار عشق

(لم) اس میدان یعنی دنیا میں بادشاہ یعنی خدا کے گھوڑے کے سُم کو صرف وہی شخص دیکھ سکتا ہے جو اپنی پیشانی کو میخ بنا لیتا ہے اور خود گھوڑے کے نعل کی طرح جھک جاتا ہے یکران۔ تیز گھوڑا۔ اچھی نسل کا گھوڑا۔ میدان۔ استعارہ ہے دنیا سے سلطان۔ بادشاہ استعارہ ہے خدا سے۔ پیشانی چو میخ کردن۔ مراد سجدہ کرنا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

چو نعل خم گردیدن یا گشتن - نعل کی طرح ٹیڑھا ہونا - مُراد رکوع و سجود ہے یعنی جو عبادت الٰہی میں ہر وقت سر بہ سجدہ رہتے ہیں ____________

تشریح - شاعر کا مطلب ہے کہ اس دنیا میں صرف وہی شخص خُدا کا جلوہ دیکھ سکتا ہے جو ہر وقت خدا کی عبادت اور بندگی کرتا ہے - اُس کی طلب میں ہر قسم کی مشکلیں جھیلتا ہے

(۵) اے بیٹا! آج اس جگہ دُنیا میں خواہ تو اچھے کام کر خواہ تو بُرے لیکن یہ بات تجھے اچھی طرح یاد ہونی چاہیئے کہ تمام کام خواہ اچھے ہوں یا بُرے - ان کے کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں ____________ امروز - استعارہ ہے - موجودہ زندگی سے اینجاہ - استعارہ ہے اس دنیا سے - عامل - عمل کرنے والا بَر - اس جگہ خاص معنوں میں استعمال ہوا ہے بمعنی "در" ، کے نام کے حساب میں - رقم گردیدن یا گشتن - لکھا جانا درج ہو جانا

تشریح - اس شعر میں شاعر نوجوانوں کو اس بات کی تنبیہ کر رہا ہے کہ بُرے اعمال سے باز آجاؤ اور نیک اعمال کی طرف متوجہ ہو - کیونکہ یاد رکھ کہ تمہارے اعمال اچھے ہوں یا بُرے اُن سب کا حساب خدا کے پاس موجود رہتا ہے -

(۶) یہ خیال نہ کر کہ ظالم کے ہاتھوں صرف معصوم ہی دُکھ اُٹھاتے ہیں بلکہ یاد رہے کہ ظالم بھی ایک نہ ایک دِن ظلم کی تلوار کا شکار ہو جاتا ہے ____________ جبّار :- جبر کرنے والا ظلم و ستم ڈھانے والا - ظالم - کم آزار :- مَعصُوم - مِسکین - کمزور - مظلوم - ستم گر - ظالم - ستم کرنے والا -

(نوٹ ، جبّاری کی بجائے "جبّارے" اور ازاری کی بجائے "آزارے" اور روزی کی بجائے روزے پڑھئے

تشریح - کسی ظالم کی وقتی کامیابی و کامگاری کو دیکھ کر ہمیں یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ ظالم کو ظلم کا بدلہ نہیں ملتا - بلکہ یاد رہے کہ خُداوند پاک ہر ظالم سے اُس کے ظلم کا بدلہ لیتا ہے - کیونکہ مظلوم کی آہ کبھی خالی نہیں جاتی

آہ جو دِل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

(۷) اِس دنیا کے انتھاہ بھنور میں اپنے پیٹ کا بوجھ دِل پر مت رکھ کیونکہ طوفان کے دِن کشتی اپنے اندر بھاری بوجھ ہونے کی وجہ سے ڈُوب جاتی ہے ____________

بے پایاں :- جس کا کوئی کنارہ نہ ہو - جس کی کوئی حدّ نہ ہو - انتھاہ - بارِ شکم - پیٹ کا بوجھ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مراد بنیادی خواہشات کا بھاری بھر کم سامان۔ تنکم کشتی :۔ مراد کشتی کا وہ حصہ جس جگہ اسباب و سامان وغیرہ رکھا جاتا ہے۔

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ ہم کو صرف عیش و عشرت کی زندگی ہی نہیں بسر کرنی چاہیئے اور نہ ہی صرف پیٹ پوجا کے پیچھے ہی لگا رہنا چاہیئے۔ بلکہ ہم کو روحانی غذا کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ یہ جسمانی لذات تو ہم کو ڈبو دینگی۔

(۸) اے لوہے کی طرح دل رکھنے والے! کچھ مدت کیلئے خوب کوشش کر اور تکلیف اٹھا۔ کیونکہ متواتر کوشش کے ذریعے تو ہا بھی جہاں کے دکھانے والے شیشے اور جمشید کے پیالے میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے ـــــــ باری کی بجائے بارے پڑھئے بار۔ بوجھ مراد زندگی کی تکلیفات۔ دُکھ اور اضطراب کا بوجھ۔ آئینہ گیتی نما۔ یہ ایک شیشہ تھا جو سکندر اعظم نے سکندریہ کی بندرگاہ پر ایک مینار پر لگا رکھا تھا۔ اور اس میں سے شاہ دارا کی افواج کی نقل و حرکت دیکھا کرتا تھا۔ جام جم: جمشید بادشاہ کا پیالہ جسمیں اُس کی سلطنت کے تمام واقعات روشن ہو جاتے تھے۔

(نوٹ) آئینہ گیتی نما اور جام جم کے ذکر سے اس شعر میں صنعت تلمیح پیدا کر دی ہے

تشریح۔ جس طرح لوہے کی سطح کو زور کے ساتھ رگڑنے سے اسمیں روشنی یا چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پالش کرنے سے بمثل آئینہ بن جاتا ہے۔ اسی طرح انسان بھی اگر اپنے آلودہ دل کو عبادت اور ریاضت کی مدد سے چاہے تو صاف و شفاف کر سکتا ہے۔ اور پھر خدا کے جمال کا نور اس میں دیکھ سکتا ہے۔

(۹) تو کب تک کعبے کی طرف دوڑتا پھریگا۔ یہ خیال تو دل سے نکال دے۔ کیونکہ اگر تو خدائی اسرار کا واقف ہو جائے تو تیری اپنی ذات حقیقتوں کا کعبہ بن کر رہ جائیگی۔ تگاپو :۔ دوڑ دھوپ۔ کوشش۔ محرم :۔ واقف۔ جاننے والا۔ حقائق جمع حقیقت۔ حقیقتیں۔ سچی باتیں۔ حرم۔ کعبے کی چار دیواری مراد کعبہ شریف۔

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ ہم یہ خیال دل سے نکال دیں۔ کہ خدا کا جلوہ صرف مسجد یا مندر میں دیکھا جاتا ہے۔ بلکہ خدا ہر جگہ موجود ہے۔ اور ہر وقت دیکھا جا سکتا ہے کعبہ یا بت خانے میں جانے کی ضرورت نہیں اور جب ہمارا دل حقیقت آشنا ہو جائیگا۔ یا ہم خدا کے اسرار کو سمجھنے کا مادہ پیدا کر لینگے۔ تو دل کی صفائی کے ذریعے سے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

ہم خدا کے جمال کو دیکھ سکیں گے۔ یاد رہے صرف صاف دِل آدمی ہی حقیقت شناس ہو سکتا ہے۔

(۱۰) بڑے بڑے گناہ انسان کی روحانی ترقّی کے راستے میں بڑے ڈراونے پتھر کی طرح پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن ایسے پتھر بھی پشیمانی اور افسوس کے تیز رو پانی سے ہٹائے جا سکتے ہیں۔——— کبائر۔ جمع از کبیرہ بڑے بڑے گناہ۔ بڑے گناہ۔ چھوٹے گناہ کو صغیرہ بولتے ہیں۔ سہمگیں۔ ڈراونے۔ بھیانک۔ راہ۔ اضافیہ ہے یعنی راہِ مردم دائرہ۔ ایسی چیز جو گھومے۔ دائرہ گشتن:۔ گھومنے لگنا یا پھرنے لگنا۔

ندم:۔ جمع از ندامت۔ پشیمانی۔ شرمندگی۔ افسوس۔

تشریح۔ گناہ جو انسان کی روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا باعث ہیں اور ان پر جب انسان توبہ اور افسوس کے آنسو بہائے تو معاف ہو جاتے ہیں اور رکاوٹ دُور ہو جاتی ہے۔

(۱۱) ایسا غم یا ایسی تکلیف تو برداشت کرنی اچھی ہے جس کا نتیجہ بے حد خوشیاں ہوں بیوقوف لوگوں کی طرح اس خوشی کے پیچھے مت جاؤ۔ جو آخرکار غم میں تبدیل ہو جاتی ہو غمی کی بجائے غمے بڑھے دنبال کسے رفتن:۔ کسی کے پیچھے جانا تعاقب کرنا۔ دونوں شادی اور غم میں صنعتِ تضاد واقع ہوئی ہے۔

تشریح۔ ہم کو چاہئے کہ خوشی اور غمی کو ان کی ظاہری حالت سے نہ جانچیں بلکہ یہ دیکھیں کہ اس خوشی یا اس غم کا انجام کار ہماری زندگی پر کیا اثر پڑے گا۔ کیونکہ کئی خوشیاں ظاہرا تو بڑی اچھی اور پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ مگر آخرکار ہمارے لئے تباہی کا باعث بنتی ہیں۔ اور کئی دُکھ جو دیکھنے میں تو بڑے بھیانک اور تکلیف دہ ہوتے ہیں مگر اُن کا نتیجہ ہمارے حق میں بہت اچھا ثابت ہوتا ہے۔

(۱۲) اُن ممالک کے بادشاہوں سے کہہ دے کہ جنہوں نے اپنے دشمنوں پر فتح اور کامیابی حاصل کی ہے کہ جس طرح اُن دشمنوں پر گذری ہے یا اُن کی حالت تبدیل ہوگئی ہے اسی طرح ہمارا حال (فتح کرنے والوں کا) بھی بدل جائیگا۔——— خداوند۔ مالک۔ کسر:۔ توڑنا شکست دینا۔ کامیاب ہونا۔ ایشاں سے شاعر کی مراد شاہانِ شکست خوردہ ہے۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ کامیابی اور ناکامیابی پر یہ چیز چلتی ہیں دُنیا ایک حال پر قائم نہیں رہتی آج

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جسکی جیت ہے تو کل اُس کی ہار ہے۔ اسلئے ہم کو اپنی کامیابی پر فخر نہ کرنا چاہئے کیونکہ آخر کار یہ ناکامی
کا خاصا ہے
میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ تغیر قدرت
(۱۳)، تو اپنے دِل کی آنکھوں کو سی ڈال تاکہ یقین کی آنکھ بن جائے۔ اپنے جسم پر زخم برداشت
کرتا کہ یہ حکمتوں کا خزانہ بن جائے ——— را۔ اضافیہ ہے یعنی دید ہائے دلت
دِل کی آنکھیں۔ عین الیقین:۔ علم الیقین کا دوسرا مرتبہ ہے۔ علم مشاہدہ۔ وہ علم
جو کسی چیز کے مشاہدے کے بعد حاصل ہو۔ باقی دوسرے درجے علم الیقین اور حق الیقین ہیں
(نوٹ)، مصرعہ ثانی میں را اضافیہ ہے۔ برتن تو خم ہا بر گیر۔ کنز۔ خزانہ۔ حکم جمع حکمت
دانائیاں۔ حکمتیں
تشریح:۔ صوفیوں کے عقیدے کے مطابق حقیقی علم یا اصل دانائی تب حاصل ہو سکتی
ہے۔ کہ اگر انسان دنیا سے آنکھیں بند کرے اور زندگی کے کسی مشغلے وغیرہ میں حصے نہ لیتے
پائے۔ اور کوشش کرنے اور مصیبتیں اُٹھانے سے انسان کا دِل صاف اور پاک ہوتا ہے
اور اُس کی من کی یعنی اندرونی آنکھیں کھلتی ہیں
(۱۴)، تیرا اندرونی لالچ تجھے اجازت نہیں دیتا کہ تو دوستوں کو سونا چاندی یعنی دولت عنایت
کرے۔ اور نرگس کی طرح اپنا پیٹ خالی رکھ تاکہ تیرے ہاتھ دام و درم سے بھر جائیں۔
داوشت :۔ درونِ تو۔ تیرا دل
تشریح :۔ مطلب ہے کہ جب تک ہم لالچ کو خیر باد نہ کریں یا کہ دیں اتنے تک ہم ہر گز سخی
نہیں بن سکتے۔ اور نہ ہی دوستوں کو دینے کیلئے ہمارا دِل ہی چاہتا ہے اگر ہم لالچ کو چھوڑ
دیں تو دُنیا خود بخود ہمارے پیچھے دوڑیگی۔ سخی آدمی اس دُنیا اور اگلے جہاں دونوں کو سنوار سکتا ہے
۱۵۔ اے خداوندا یہ عقلمندی یا دانائی جو تو نے مجھے بخش رکھی ہے۔ اگر تو اسکو بڑھاوے تو میرے
اندر تو اس کی زیادتی ضرور ہو جائیگی مگر تیری دلاین (دولت یا خزانہ) میں کسی قسم کی کمی نہ آنے
پائے گی ——— افزائی:۔ تو بڑھاوے از افزودن مصدر۔ حکمت:۔ دانائی۔
عقلمندی۔ شعور۔ افزوں۔ زیادہ۔ ملک۔ ملکیت
تشریح:۔ یہاں شاعر خداوند تعالےٰ سے دُعا کر رہا ہے خدا اُس کی دانائی کو بڑھادے اور
اِس طرح سے اُسکو بے اندازہ فائدہ پہنچ جائیگا۔ مگر خداوند کے انتہا خزانے میں ذرہ بھر کمی نہ آئیگی
تو شاہوں کو گدا کر دے گداؤں کو تو شاہ کر دے۔ اشارہ ایک کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۱۶) تیری بخشش کے بادل سے ایک قطرہ اس خاکی جسم میں آپڑا ہے۔ تو مہربانی کر کے مدد کرنا کہ یہ قطرہ سمندر بن جائے۔ ______ یم:۔ سمندر۔ قطرہ اور یم میں صنعت تضاد بھی ہے اور تناسب بھی ہے۔

تشریح۔ خداوند پاک نے انسان کے دل میں نور کی ایک کرن بخشی ہے اور اگر خدا مدد فرمائے تو یہی کرن ترقی کر کے سورج بن سکتی ہے۔ یعنی انسان ہمہ تن نورانی بن سکتا ہے

(۱۷) ہاں۔ ہاں۔ خاص طور پر ایک شخص کیلئے تیری رحمت کی امید ہو سکتی ہے جس کے دل میں رسولوں کے سردار محترم نبی (حضرت محمد صلعم) کے لئے عزت و احترام ہے۔

خصوص۔ خاص کر۔ خاطر:۔ دل۔ ثنا۔ تعریف۔ سید مرسل:۔ رسولوں کا سردار۔ نبیوں کا سرتاج۔ محترم:۔ احترام کیا گیا۔ باعزت مطلب ہے نبی محترم کی تعریف کرنے والوں کو ضرور خدا کا فیض اور رحمت نصیب ہوتی ہے۔

(۱۸) وہ حضرت محمد صلعم ہیں جن کے فضل کی تعریف کرنے سے جس کسی کے دل کی خاک پر اگر ایک قطرہ بھی پڑ جائے تو وہ اُسی وقت نعمتوں کا سمندر بن جاتا ہے

نوٹ:۔ اس شعر کی نثر یوں ہو گی۔ آنحضرت رسول صلعم کو ثنائے فضل او اگر قطرۂ بر خاک بر خاطر بارد درحال دریائے نعم گردد ______ کہ یہاں اگر کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ درحال:۔ اُسی وقت۔ فوراً۔ نعم جمع نعمت۔ مطلب ہے کہ جو شخص حضرت محمد کی تعریف و توصیف کرتا ہے۔ خدا اُسے ہر قسم کی نعمتیں بخشتا ہے۔

(۱۹) چونکہ مجھے خوش قسمتی کی ضرورت ہے اسلئے میں محمد مصطفےٰ کی ذات کی تعریف کرتا ہوں۔ کیونکہ صوفی لوگ گداگری کے وقت سخاوت کرنے والے لوگوں کے ارد گرد پھرا کرتے ہیں

تحمید حمد کرنا۔ تعریف کرنا۔ مُصطفیٰ۔ حضرت محمد کا لقب ہے بمعنی چُنا ہوا۔ قبول کیا گیا۔ دریوزہ۔ خیرات مانگنا۔ گداگری کرنا۔ اصحاب جمع صاحب کرم:۔ بخشش اصحاب کرم۔ بخشش کرنے والے۔ سخاوت کرنے والے۔ ______

تشریح۔ ہمیشہ سخی لوگوں سے سخاوت کی توقع ہوا کرتی ہے۔ گداگر ہمیشہ سخی لوگوں کے دروازے پر دستک دیا کرتے ہیں۔ تاکہ کچھ مل جائے۔ یہی حال سعدی کا ہے کہ وہ نبیوں کے سرتاج حضرت محمد کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ تاکہ بخشش اور سخاوت کی نعمت حاصل کر سکے ✣

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۲۰) اَے سعدی! تو اپنی زبان کو اُس کے علم کی تشریح کرنے سے باز رکھ۔ کیونکہ تجھے اِس علم کے متعلق کیا خبر ہے۔ ذرا ٹھہر تاکہ قیامت کے دِن خُود بخُود روشن ہو جائیگا۔

زبان در کشیدن۔ خاموش ہو جانا۔ زبان کو روکنا فردا۔ کل۔ رُوزِ قیامت

باش۔ ٹھہر۔ ذرا انتظار کر۔ علم گردیدن یا گشتن معلوم ہو جانا۔ ظاہر ہو جانا

تشریح۔ مطلب ہے کہ حضرت محمد صلعم کے علم کا اندازہ لگانا انسانی عقل سے باہر اور بعید ہے۔ اور روزِ قیامت میں ساری دُنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ حضرت محمد صلعم کس رُتبے کے مالک ہیں

(۲۱) اگر تُو دانائی حاصل کرنا چاہتا ہے یا سیکھنا چاہتا ہے تو حضرت محمد صلعم کی بارگاہ میں جا۔ کیونکہ دراصل (بوجہل) جہالت کا باپ وُہی ہے جو خُود اپنی عقل کے مطابق اپنے آپ کو (بوحکم) داناؤں کا باپ خیال کرے

حکمت۔ دانائی۔ عقل دانشمندی۔ دیوان۔ بارگاہ۔ حضُور۔ بوجہل۔ جہالت کا باپ۔ یہ وُہ نفرت آمیز نام ہے جو حضرت محمد صلعم نے بوحکم کو دے رکھا تھا۔ یہ مکّہ شریف کے امیروں میں سے تھا اور حضرت محمد صلعم کا سخت دشمن تھا۔ اور قبیلہ قریش سے تعلق رکھتا تھا

تشریح۔ مطلب ہے کہ اِنسان کو اپنی تھوڑی سی عقل سے مطمئن نہ ہونا چاہئے اور حضرت محمد صلعم کے قدموں میں گر کر عقل حاصل کرنی چاہئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اِنسان کا اپنا اندازہ بھی بوجہل کی طرح غلط ہو جو اپنے آپ کو بوحکم کہتا تھا۔

(۲۲) ہر دِل رکھنے والا اور دیش جو اُس دروازے (یعنی دروازۂ محمد صلعم) سے عزّت حاصل کر لیتا ہے۔ ہمیشہ کی مُفلسی سے چھُوٹ جاتا ہے۔ اور صاحب مال و دولت بن جاتا ہے

رستن۔ چھُوٹ جانا۔ محتشم:۔ معزز۔ باعزّت۔ صاحبِ احتشام۔ مطلب ہے کہ حضرت محمد صلعم کی دہلیز پر سر رکھ دینے سے اور اُس کے ہاتھوں عزّت حاصل کرنے سے اِنسان رُوحانی نعمتیں حاصل کرتا ہے اور دُنیا کی عزّت اور تنگی سے چھُوٹ جاتا ہے

# ۳۔ نصیحتوں اور مجدالدّین رومی کی تعریف میں

(۱) دُنیا کی بُنیاد پانی پر رکھی ہوئی ہے۔ اور زندگی کی بُنیاد ہوا پر۔ میں اُس شخص کی ہمّت کا غلام ہُوں۔ جس نے اِس دُنیا سے دِل نہیں لگایا

دِل نہادن:۔ دِل لگانا

تشریح۔ صرف وُہی شخص قابلِ تعریف ہے۔ جو اِس دنیا سے دِل نہیں لگاتا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۲) جہاں تو رہتا نہیں اور اُس شخص کی رُوح یا آتما خوش رہتی ہے۔ جس نے دُنیا میں کوئی نیک یا اچھا نام چھوڑا ہے ——— خرّم :۔ خوش۔ رواں :۔ رُوح۔ آتما بازماندن ۔ رہ جانا۔ مطلب ہے صرف ایک چیز جو لافانی یعنی جاودانی ہے اور غیر متزلزل۔ اور وُہ یہ ہے نیکی یا نیک نامی۔ اِسلئے اپنی آتما کی شانتی کیلئے اِنسان کو چاہئے کہ نیکی کے کام کرکے اپنا نیک نام دُنیا میں چھوڑ جائے۔

(۳) اگلی دُنیا میں جو بہشت نصیب ہوگی دراصل وُہی ہے جو ہمیشہ رہنے والی خُوشی کی سرائے ہے۔ اِسلئے اگر تو کوئی بُنیاد رکھنے لگا ہے تو سخت زمین کا خیال رکھ یا تلاش کر ——— نعیم :۔ ایک بہشت کا نام ہے۔ آخرت۔ اگلی دنیا آنے والی زندگی۔ دولت باقی۔ ہمیشہ رہنے والی خُوش قسمتی۔ مطلب :۔ جس طرح ہم کسی مکان کی بُنیاد رکھتے وقت سخت زمین کی تلاش کرتے ہیں۔ اِسی طرح اگر ہم کچھ دیر رہنے والی خوشی چاہتے ہیں۔ یا آنے والی زندگی میں خُوشی چاہتے ہیں تو اپنی زندگی میں کارِ خیر کریں اور گناہوں کے نزدیک تک نہ جائیں ——— باقی کا لفظ فانی کا متضاد ہے۔

(۴) اِس باغ میں کس عیش کی توقّع کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ بادِ ممّات کے جھونکے ہر وقت شمشاد کے درختوں کے تنے بھی جڑ سے اُکھیڑ اُکھیڑ کر پھینک رہے ہیں ——— شمشاد :۔ ایک بُلند اور خوشنما درخت کا نام ہے اُس کے خوشنما اور سیدھا ہونے کی وجہ سے اُسے معشوق کے قد سے تشبیہ دیتے ہیں۔ قامت شمشاد :۔ اِستعارہ ہے اِنسان کے جسم سے۔ مطلب ہے کہ اس فانی دُنیا میں ہم دائمی عیش کی توقع نہیں رکھ سکتے کیونکہ ہم روز دیکھتے ہیں کہ موت کے ہاتھوں ہمارے بڑے بڑے خُوبصورت اور شمشاد قد جوان تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ موت انسان کے لئے لازمی ہے۔

(۵) یہ ہماری چند روزہ مانگی ہوئی زندگی ایک ایسے گھر کی مانند ہے جو ایک طوفان کی زد میں بنا ہوا ہے۔ اور اس کی زندگی کا چراغ ایک ہوادار کھڑکی میں رکھّا ہوا ہے عاریتی :۔ اُدھار لی ہوئی۔ مانگی ہوئی۔ عارضی۔ دریچہ :۔ در کا اِسم تصغیر ہے۔ کھڑکی۔ مطلب ہے کہ فنا کے لحاظ سے انسان کی چند روزہ زندگی اُس گھر کی مانند ہے جو تیز رَو پانی کی زد میں بنا ہُوا ہے۔ جو کسی وقت بھی بہہ جائے۔ یا اُس چراغ کی طرح ہے جو سخت ہوادار کھڑکی میں رکھا ہُوا ہو۔ اور جس کے بجھ جانے کا ہر لمحہ خطرہ و احتمال ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ے زندگی بلبلوں سے ملتی ہے دم کے دم میں فنا جو ہو جاتے ہیں

(۶) ہمارے بغیر یہ سورج کئی دفعہ نکلے گا۔ اور غروب ہو جائیگا۔ اور یہ موسم بہار کبھی خزاں میں تبدیل ہوگا اور کبھی برسات میں بدل جائیگا ——— فرو شدن:۔ اترنا ڈوبنا مُرداد:۔ ایرانی کیلنڈر کا پانچواں مہینہ جو جولائی اور اگست سے مطابقت رکھتا ہے۔ اور موسم برسات اسی ماہ سے شروع ہوتا ہے ———

تشریح:۔ شاعر کا مطلب ہے ہماری موت کا اثر قدرتی نظام پر ذرہ بھر بھی نہیں پڑتا سورج اسی طرح طلوع و غروب ہوتا رہیگا اور موسم بھی اپنے وقت پر تبدیل ہوتے رہینگے۔ قدرت کا نظام ہماری ذات کا محتاج نہیں ے

دنیا کے جو مزے ہیں ہرگز یہ کم نہ ہونگے چرچے رہینگے یہ ہی افسوس ہم نہ ہونگے

(۷) ہر وہ چیز جو گذر جانے والی ہے۔ اس کے ساتھ دل نہ لگا۔ کیونکہ دریائے دجلہ خلیفوں کی موت کے بعد بھی کئی سال تک بغداد کے پاس بہتا رہیگا ——— دجلہ ایشیائی روم کا مشہور دریا جس کے کنارے پر بغداد واقع ہے۔ اور بغداد کئی سالہا سال تک عباسیہ خلیفوں کا دارالخلافہ رہا ہے۔ دل منہہ۔ دل مت لگا۔

تشریح یہ دنیا فانی ہے اور اس کی ہر چیز فانی ہے۔ اسلئے اس کے ساتھ دل نہیں لگانا چاہئے خلیفے جو دجلہ کے کنارے پر اپنی محفلیں جمایا کرتے تھے اور دریائے دجلہ سے بڑی محبت اور وابستگی رکھتے تھے ان کے چلے جانے سے اس کی روانی میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آیا کیونکہ قدرت کا نظام ہماری ہستی کا محتاج نہیں۔ کیونکہ نظام قدرت واجب الوجود ہے اور جس میں ہماری ہستی بمنزلہ قیاس کے ممکن الوجود ہے۔

(۸) اگر تیرے لئے ممکن ہو تو کھجور کے درخت کی طرح سخی اور بخشش کرنے والا بن اور اگر تجھ سے نہ ہو سکے یا تیرے ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو سرو کے درخت کی طرح آزاد بن کر رہ ———

از دست بر آمدن:۔ ہاتھ میں ہونا۔ ممکن ہونا۔ بس کی بات ہونا۔ در دست بودن:۔ ہاتھ میں ہونا۔ مراد دھن دولت کا ہاتھ میں آنا۔ یا ممکن ہونا۔ بس میں ہونا۔ مطلب:۔ اگر خدا نے آپ کو دولت و ثروت بخشی ہے تو ضرور سخاوت کریں اور انفاق سے آپ مفلس و قلاش ہیں تو دنیا کی الجھنوں سے بالکل آزاد رہیں اور اگر نیکی نہیں کر سکتے تو کم از کم برائی بھی نہ کریں +

(۹) وہ شخص جس نے قیامت کیلئے پہلے سے ہی اپنا سامان وغیرہ نہیں بھیجا تو وہ بیچارہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

حسرت بھری نگاہوں سے پیچھے کی طرف مُڑ کر دیکھتا ہے ——— برگ:- سازوسامان

برگ و نوا- سازو برگ۔ برگ قیامت:- اچھے کام- نیک کام کیونکہ قیامت کے دن یہ نیکیاں ہمارے حق میں شفاعت شعار ثابت ہونگی ——— مطلب:- وُہ شخص جس نے اس زندگی یا دُنیا میں اچھے کام نہیں کئے تاکہ آخرت میں اس کے کام آئیں- کیونکہ ہماری نیکیوں اور بدیوں کی پڑتال روزِ قیامت کو ہوگی اور جس کا پلڑا بھاری ہوگا- اسی حساب سے سزا یا جزا ملیگی- اس لئے جس شخص نے اس دنیا میں نیکی نہیں کی تو وہ اپنی اسی گزشتہ زندگی کے بے سود گذار دینے یا گذر جانے پر سخت افسوس کرتا ہے اور روتا ہے-

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

(۱۰) قضا و قدر کے کارکن صرف لوگوں کے وُجود کو ہی وقتاً فوقتاً تبدیل کرتے رہتے ہیں- ورنہ یہ زمین وُہی ہے جو کیخسرو کی ولایت کہلاتی تھی اور کبھی قباد کے نام سے موسوم کی جاتی تھی ——— بدل می کنند- اس کا فاعل قضا و قدر کے کارکن ہیں کیخسرو- کیانی خاندان کا تیسرا بادشاہ اور اس نے توران کے بادشاہ افراسیاب کو شکست دی تھی- قباد:- ساسانی خاندان کا انیسواں بادشاہ اس نے ۴۸۸ء تا ۵۳۱ء بام حکومت کی تھی اور وُہ نوشیرواں عادل کا باپ تھا ———

تشریح- صرف انسان ہی کا وجود ہے جو تغیر و تبدل پذیر ہے- ورنہ دُنیا تو اُسی حالت پر قایم رہتی ہے-

یہ چمن یونہی رہیگا اور ہزاروں جانور بولیاں سب اپنی اپنی بول کر اُڑ جائینگے

(۱۱) بچوں کی طرح یہ سب کے ساتھ کھیلتی- اور سب کا مذاق اُڑاتی ہے- مگر سب سے عجیب بات یہ ہے- کہ دُوسروں نے اس سے ذرا بھی عبرت حاصل نہ کی ——— مصرعہ ثانی یوں پڑھئے

ع عجب تر آنکہ نگشتند دیگراں اُستاد ———

اُستاد- اچھی زندگی بسر کرنے میں کامل- دیگراں استاد نگشتند:- دوسرے لوگوں نے اپنے عزیزوں کی بربادی دیکھ کر سبق حاصل نہ کیا- مطلب ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کسی کا کوچ ہوتا ہے اور کسی کا مقام- ہر گھڑی ایک مرتا ہے دوسرا پیدا ہوتا ہے- آج جو بادشاہ ہے کل وہی بھکاری گدا ہوتا ہے- مگر ہم ایسے کم عقل اور دنیا کی محبت میں اندھے واقع

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہوئے ہیں کہ ان کی تباہی اور بربادی دیکھ کر ذرا بھی سبق نہیں سیکھتے۔

(۱۲) اُس ملک کی دُلہن ایک خوبصورت چہرے والی لڑکی ہے مگر یہ بے وفا اپنے خاوند کے ساتھ وفادارانہ سلوک نہیں رکھتی ـــــ عروس :- دلہن۔ نکوروی خوبصورت چہرے والی۔ شمسرت :- بے وفا اور مایوس کُن ہے۔

(۱۳) یہ کوئی صرف سلیمان کا ہی تخت نہیں تھا جو ہوا میں اُڑا کرتا تھا بلکہ جہاں کہیں بھی کوئی تخت ہے۔ ہوا میں اُڑ جاتا ہے ـــــ سلیمانؑ :- ایک مشہور پیغمبر کا نام ہے جو حضرت داؤد کے بیٹے تھے۔ جو ایک ہزار پندرہ سال قبل مسیح ہوئے بیت المقدس کی تکمیل انہیں کے وقت میں ہوئی۔ جن اور دنیا کے تمام جاندار اُن کے زیر حکم تھے۔ برباد رفتن :- تجنیس نام ہے۔ کیونکہ اس کے دو مطلب ہیں (۱) ہوا میں اُڑنا۔ (۲) برباد ہو جانا۔ پہلے مصرع میں ہوا میں اُڑنا مطلب ہے اور دوسرے میں برباد ہو جانا مراد ہے ـــــ مطلب :- جہاں میں کسی شخص کی بھی طاقت ہمیشہ کے لئے قائم نہیں رہتی۔ کیونکہ جہاں میں ہر وقت تبدیلی آتی رہتی ہے۔ آج جو شخص برسر اقتدار ہے تو کل کو اُسی کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔

(۱۴) میری صرف اس نصیحت کو سُن اور نیکی کر۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میری موت کے بعد تو مجھے نیکی کے ساتھ یاد کریگا ـــــ مطلب ہے کہ لوگ عام طور پر نیک آدمیوں کو اُن کی نیکی کی وجہ سے یاد کرتے ہیں۔

(۱۵) جس شخص نے دولت صرف جمع کی اور نہ خود کھائی ہے اور نہ خرچ کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی عقل کی آنکھ روشن یا کھلی نہ تھی بلکہ بند۔ وہ آدمی سب سے بازی لے گیا جس نے خود بھی کھائی اور خیرات بھی کی ـــــ چشم بصیرت :- عقل کی آنکھ دانائی کی آنکھ۔ گرد کردن :- جمع کرنا۔ صرف کردن۔ خرچ۔ گوئے سعادت بردن بازی جیت جانا۔ سبقت لے جانا۔ آگے نکل جانا مطلب۔ دولت تو جمع کرنے کو ہزاروں جمع کر جاتے ہیں مگر دراصل وُہی لوگ خوش قسمت واقع ہوئے ہیں جو خود بھی کھاتے ہیں اور غریبوں کو بھی کھلاتے ہیں۔

دے جو محتاجوں کو دینا ہے کہ، فرصت ہے ابھی
گور میں ڈھونڈتا قارون گدا ملتا نہیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۱۶) چنانچہ اچھی اور مبارک رائے رکھنے والے مجد الدین نے اچھے صلے کی جڑ لگائی اور نیکی کی بنیاد ڈالی ہے ــــــــ صاحب: ۔ سالک ۔ فرخندہ رائے: ۔ اچھی رائے رکھنے والا نیک یا مبارک رائے رکھنے والا ۔ اجر: ۔ بدلہ ۔ صلہ ۔

(نوٹ) اس نظم میں مجد الدین ممدوح ہے یعنی سعدی اسکی تعریف کر رہے ہیں ۔

(۱۷) میں محض تکلف کے طور پر نہ کہونگا کہ سلطنت میں تیرا فلاں رتبہ ہے اور دین میں تیری فلاں عزت ہے ۔ بزرگی اور شان کا آسمان ہے یا عقل و انصاف کا جہان ہے ۔ نگو ہمت کی ثت ثرا کے برابر ہے ۔ بہ تکلف: ۔ بناوٹ کے طور پر ظاہر داری کیلئے ۔ معالی جمع معالاۃ ۔ بلندی ۔ وقار ۔ رتبہ ۔ مجد ۔ بزرگی ۔ رتبہ ۔

(نوٹ) دولت اور دین کے درمیان "واو" ڈال لیجئے ۔

تشریح ۔ سعدی اس شعر میں کھلم کھلا اس بات پر زور دے رہے ہیں ۔ کہ وہ اپنے ممدوح کی تعریف دیگر شعرا کی طرح نہیں کرتے کیونکہ اُن کی تعریف محض دکھاوے کی ہوتی ہے ۔ اور وہ جھوٹ موٹ کی تعریف کر کے آسمان کے قلابے نہیں ملانا چاہتے ۔ بلکہ جو بات ہوتی ہے وہ کھری کھری سنا دیتے ہیں ۔

(۱۸) تو ایسا پاک دل بھائی ہے کہ زمانے کی ماں نے کئی سال سے تیرے جیسا نیک بخت لڑکا پیدا نہیں کیا ــــــــ صاحب دل: ۔ دل رکھنے والا ۔ نیک اور پاکیزہ خیالات رکھنے والا ۔ صوفی ۔ دہر ۔ وقت زمانہ ــــــــ

تشریح ۔ شاعر اپنے ممدوح کو بھائی کہکر خطاب کر رہا ہے تاکہ آپ سے معلوم ہو کہ اُس کے اندر اُس کے لئے سچی محبت ہے اور دل سے تعریف کرتا ہے

(۱۹) تیرے عہد میں وقت نے فتنہ و فساد کے ہاتھ باندھ دیے ہیں اور تیری سعادت کی وجہ سے خوش قسمتی کے دروازے تمام دنیا پر کھل گئے ــــــــ یمن ۔ خوش قسمتی خوش بختی سعادت ۔ ایام ۔ یوم کی جمع ۔ دن ۔ زمانہ ۔ وقت ۔ مطلب ہے کہ مجد الدین کے وقت میں خدا کے فضل سے کوئی فتنہ و فساد برپا نہیں ہوا ۔ اور رعایا بڑی خوش حال اور فارغ البال تھی ۔

(۲۰) اس بات کا یہ ثبوت کہ خدا تجھے نیک صلہ دے گا بہت کافی ہے کہ تو نے دنیا والوں کے ساتھ بہت سے نیکی کے کام کئے ہیں ــــــــ دلیل ۔ ثبوت ۔ بس ۔ کافی ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

خلق جہاں۔ جہاں کے لوگ۔ دنیا والے ـــــــ مطلب۔ چونکہ بادشاہ یعنی مجدالدین نے دنیا والوں کیساتھ بہت نیکیاں کی ہیں۔ اس لئے خداوند تعالےٰ ضرور اُسے نیک صلہ دیگا

(۲) بغیر کسی قسم کا غرور کئے اور صدق دلی کے ساتھ میں تیرے حق میں دعا مانگتا ہوں کہ خدا تجھے آخری لمحات میں بخشدے ـــــــ رعونت: غرور۔ بناوٹ۔ تکلف۔ خدائے میں "ت"، بمعنی تیرا ہے۔ نفس کی جمع انفاس۔ سانس۔ لمحہ

# ۴۔ انکیانوں کی تعریف میں

(۱) زمانہ بہت کچھ پھر چکا ہے اور پھرتا رہیگا مگر ہوشیار آدمی دُنیا کے ساتھ دل نہیں لگاتا۔ مطلب ہے کہ دانا آدمی دنیا کے ساتھ دل نہیں لگایا کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ دنیا اور اُس کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود ز ہرچہ رنگ تعلق پذیرد آزاد است

(۲) اے وہ کہ اب تجھ سے کچھ ہو سکتا ہے تو کوئی نیکی کا کام کر قبل اس کے تجھ سے کچھ بھی نہ ہو سکے یا کسی کام کے کرنے کے قابل نہ رہ جائے ـــــــ دستارسیدن۔ بس میں ہونا اختیار میں ہونا۔ کارے۔ کوئی کام۔ اچھا یا نیک کام ـــــــ

تشریح۔ مطلب ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ جوانی کے دنوں میں خوب نیکی کے کام کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بڑھاپے میں نیک کام کرنے کی خواہش ہو اور ہمت کی کمی کی وجہ سے پچھتاتے پھریں۔

کنوں کہ رغبت خیر است و زور طاعت نیست

دریغ نقد جوانی کہ صرف شد بہ محال

(۳) اس بات کی وجہ کہ (مؤرخوں نے) بادشاہوں کی کتابوں میں رستم اور کانسی کا جسم رکھنے والے بہادر اسفندیار کا ذکر کیوں کیا ہے۔ یہ ہے تاکہ شاہان وقت کو اس بات کا علم ہو سکے کہ یہ دُنیا بہت سے لوگوں کی یادگار سے بھری ہوئی ہے۔

(نوٹ) شعر اوّل کے مصرعہ ثانی میں روئین تن کے بعد "واو" کاٹ ڈالئے۔ شہنامہ۔ فردوسی کی مشہور تصنیف جسمیں ایران کے چار خاندانوں کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔ یہاں مراد وہ تاریخ ہے جسمیں بڑی بڑی ہستیوں کا ذکر ہو۔ رستم:۔ مشہور پہلوان کا نام ہے۔ روئین تن:۔ کانسی یا پیتل کا جسم رکھنے والا اسفندیار کا لقب تھا ہے۔ بہت ـــــــ مطلب:۔ موجودہ حکمران اس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بات کا خیال نہ کریں کہ صرف یہی طاقتور جلیل القدر اور بے مثال حکمران ہیں بلکہ ان تواریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہو جائیگا کہ اُن سے بھی بڑے بڑے عالیشان اور بلند مرتبہ بادشاہ ہو گزرے ہیں۔ اور اُن کا بھی انجام کار وہی حشر ہوگا جو ان کے بھائیوں کا ہوا تھا۔ ے

چپّے چپّے پہ ہیں یاں گوہر یکتا تہ خاک
دفن ہوگا کہیں ایسا نہ خزانہ ہرگز
(حالی)

(۵) یہ سب مرکھپ چکے ہیں۔ مگر ہم اسقدر بے شرم اور شوخ آنکھوں والے ہیں کہ ہم نے اُن سے کوئی سبق نہیں سیکھا ——— مشکل الفاظ۔ شوخ چشم:۔ بے شرم۔ گستاخ۔ لاپرواہ۔ اعتبار گرفتن سبق حاصل کرنا۔ عبرت حاصل کرنا۔ دُوسروں کی مثال سے فائدہ اُٹھانا۔ اعتبار از عبرت باشد۔ مطلب جب رُستم اور اسفندیار جیسی طاقتور اور ذی مرتبہ ہستیاں مٹ گئی ہیں تو سخت افسوس کا مقام ہے کہ اب بھی ان کی بربادی کو دیکھ کر سبق حاصل نہ کریں +

نہ عیش کیخسروی رہیگا نہ صولت بہمنی رہیگی
رہے گی اے مومنو! باقی دِیے کی کچھ روشنی رہیگی

(۶) کچھ مدّت بڑھتا پھولتا رہا۔ یہاں تک کہ تو بالغ ہو گیا اور پھر سرو قد اور چاندی جیسے سفید گالوں والا بن گیا۔ بلوغ:۔ بالغ ہونا۔ عذار۔ گال۔ رخسار

(۷) اس طرح سے تو بڑھتا پھولتا ہوا ایک مشہور اور نامدار آدمی بن گیا اور میدان جنگ میں گھوڑا دوڑانے والا اور لڑائیاں لڑنے والا بن گیا ——— نام آور۔ مشہور نام دار۔ معروف فارس:۔ از فرس۔ گھوڑسوار۔ کارزار۔ لڑائی کا میدان

(۸) جو کچھ تُو نے دیکھا ہے۔ کبھی بھی اپنے حال پر قائم نہیں رہا۔ اور جو کچھ تُو دیکھ رہا ہے یہ بھی موجودہ حالت پر قائم نہیں رہنے کا ———

(۹) جلدی یا دیر سے یعنی ضرور کسی نہ کسی روز یہ خوبصورت شکل اور جسم کو ہوائے فنا خاک میں ملا کر رکھ دیگی ——— نازنین۔ نازک۔ غبار۔ اڑتی ہوئی گرد
تشریح۔ مطلب ہے کہ انسان بچہ ہوتا ہے۔ بڑھتا ہے۔ پھلتا پھولتا ہے اور جوان ہو کر زندگی کی کئی منازل طے کرتا ہے مگر بالآخر موت کا شکار بن جاتا ہے۔

(۱۰) اوّل تو باغباں یقینی طور پر پھولوں کو چُن لیگا اور اگر وُہ نہ چُنے تو بھی وُہ خود بخود ٹہنی سے گر پڑینگے ——— چیدن۔ چُننا۔ فرو ریختن:۔ گر پڑنا۔ جاد۔ لفظاً بوجھ مگر یہاں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

خاص کر شاخ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے ــــــ مطلب سعدی پہلے بھی اُس مطلب کو ادا کر چکے ہیں ہے

منتہائے کمال نقصان است گل بریزد بوقت سیرابی

یعنی ہم نے ہر حالت میں فنا ہو جانا ہے اور ہماری ہستی ایک پھول سے زیادہ نہیں جس طرح پھول کھلتا ہے اور کملا جاتا ہے۔

(۱۱) خواہ خوش قسمتی ہو یا تخت ہو۔ خواہ حکمرانی ہو یا سلطنت ہو چونکہ یہ گذر جانے والی چیزیں ہیں۔ اس لئے سب کی سب کسی کام کی نہیں ــــــ امر و نہی: فرمان دینے اور منع کرنے کی طاقت مُراد حکمرانی۔ طاقت۔ گیر: لینا۔ دار: رکھنا۔ گیر و دار: پکڑ دھکڑ سلطنت۔ ملک۔ (نوٹ) مصرعہ ثانی میں تخت کی بجائے بخت اور بخت کی بجائے تخت کر لیجئے۔ مطلب ہے کہ سلطنت اور حکمرانی اور اسکی تمام متعلقہ شان و شوکت وغیرہ سب بے سُود ہے جبکہ اُس کو بقا نہیں۔ دراصل انسان کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔

(۱۲) اگر انسان دُنیا میں اپنا نیک نام چھوڑ جائے تو وُہ ہزار درجے بہتر ہے اسی بات سے کہ وہ ایک سنہری عمارت بطور اپنی یادگار کے چھوڑ جائے ــــــ زرنگار: جس پر سونے کا پانی چڑھا ہو۔ مطلب ہے کہ دنیا میں نیک کام چھوڑ جانا ایک شاندار مکان یا عمارت کے چھوڑ جانے سے بدرجہا بہتر ہے۔ کیونکہ دنیا میں سوائے نیک نامی کے کسی کو بقا نہیں۔

(۱۳) کون کہہ سکتا ہے کہ اگلے سال کیا ہو گا۔ یا کہاں ہے وہ شخص جو پچھلے سال ہمارے ساتھ تھا ــــــ حساب دانستن: خیال کرنا۔ شمار کرنا۔ پار: پارسال ــــــ مطلب ہے کہ ہم نہ ماضی کے متعلق کچھ کہ سکتے ہیں۔ اور نہ ہی مستقبل کا ہم کو علم ہے۔ ہم تو صرف حال کے ہی متعلق کچھ کہہ سکتے ہیں

ع خدا کی باتیں خدا ہی جانے

(۱۴) بہت سے بیچارے قبر کی خاک میں سوئے ہوئے ہیں۔ اور اُن کے سر کی کھوپری میں گوہ سوئے پڑے ہیں ــــــ لحد: قبر۔ کلہ سر: سر کی کھوپری۔ سوسمار: چھپکلی کی قسم کا ایک بڑے جانور کا نام ہے۔ جو عام طور پر قبروں میں رہتا ہے ہندوستان میں اسے گوہ کہتے ہیں ــــــ مطلب ہے کہ موت کے ہاتھوں انسان کی مٹی بے حد پلید ہوتی ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

...ہ تیری ظاہری خوبصورت شکل کسی کام کی بھی نہیں۔ اے بھائی! اچھے اوضاع و اطوار پیدا کر ——— صورت ظاہری:۔ ظاہری شکل و شباہت۔ سیرت:۔ اچھی خصلتیں اوضاع و اطوار ——— گرامر:۔ صورت اور سیرت میں تناسب اور تضاد ہے۔ مطلب ہے کہ انسان اچھے اخلاق کا مالک ہو۔ صورت کی اتنی قدر نہیں۔ جتنی سیرت کی قدر ہے۔

(۱۶) کیا تو کچھ جانتا ہے کہ عقل اچھی ہے یا روح! اگر تو اسے اچھی طرح سے کان دھر کر سنے تو میں تجھے بتاتا ہوں ——— خرد۔ عقل۔ رواں۔ روح۔ استوار داشتن اچھی طرح سے سننا۔ یقین کے ساتھ مان لینا۔ ایمان لانا ——— مطلب عقل ہی تو ہے جو انسان کو حیوان سے ممیز کرتی ہے۔ ورنہ جان تو ہر جانور میں ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔

(۱۷) آدمی کے جسم میں عقل کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ جان تو گدھے کے جسم میں بھی ہوتی ہے۔ کالبد۔ جسم۔ ڈھانچہ۔ حمار۔ گدھا مراد ابلہ ——— مطلب ہے کہ اگر انسان کے اندر عقل نہ ہوتی تو گدھے اور انسان میں کوئی فرق نہ ہوتا۔

(۱۸-۱۹) قبل اس کے کہ زمانے کی گردش تیرے ہاتھ سے اختیار کی باگ ڈور کو چھین لے۔ اگر تم خزانہ چاہتے ہو تو اس کی تلاش میں دکھ اٹھاؤ اگر گندم کا کھلیان درکار ہے تو اس کا بیج بوؤ ——— زمام جمع ازمہ۔ باگ ڈور۔ گنج۔ خزانہ۔ خرمن کھلواڑہ۔ کھلیان۔ انبار۔ تخم۔ بیج۔ گیتی۔ دنیا۔ جہاں۔ مطلب ہے کہ اگر ہم دولت چاہتے ہیں تو ہم کو دست و بازو کو ہلانا پڑیگا اور محنت کرنی پڑیگی۔ اگر ہم عقبےٰ کی سرخروئی چاہتے ہیں تو دنیا میں نیکی کا بیج بونا ہوگا ؎

محنت ہی کے پھل ہیں یاں ہر اک داں میں
محنت ہی کی برکتیں ہیں ہر خرمن میں
حالی

(۲۰) جب خداوند تعالےٰ نے تجھے بندگی اور حکم بخشا ہے تو تو اپنے چھوٹوں کی خطائیں معاف کر دیا کر ——— خوردہ گرفتن۔ نکتہ چینی کرنا غلطیاں نکالنا۔ خوردہ درگذاشتن:۔ غلطیاں معاف کرنا۔ خطا سے درگذر کرنا ——— مطلب ہے کہ بڑوں کو چاہیئے کہ اپنے چھوٹوں کی خطاؤں کو نظر انداز کر دیا کریں۔ چھوٹوں کا کام غلطی کرنا ہے۔ اور بڑوں کا فرض معاف کر دینا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۲۱) جب آسمان نے تجھے حکومت یا طاقت بخشی ہے تو ہمیشہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ اچھا سلوک رکھ ______

(نوٹ) بخشد کی بجائے بخشید پڑھئے۔ زبردستی۔ طاقت۔ حکومت۔ زیردست ماتحت ______ مطلب کہ اپنے سے زیر عوام کے ساتھ اچھا اور نیک برتاؤ روا رکھنا چاہئے

(۲۲) جو معافی مانگیں۔ اُن کی خطاؤں کو معاف کر دے۔ اور جو جان کی امان مانگے اُن کو جان کی سلامتی بخش ______ **خطاکاری**۔ گناہ۔ خطا۔ زینہار۔ بچاؤ۔ امان پناہ۔ زینہاری۔ اور زینہار میں تجنیس مزید ہے۔

(۲۳) خدا کی نعمتوں کا شکریہ بڑی اچھی طرح سے ادا کر۔ کیونکہ اپنے فرض کو اچھی طرح سے پورا کرنے والے بندوں کو خدا پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے ______ نکو مخفف ہے نیکو کا۔ اچھی طرح۔ حق گذار۔ فرض کو پورا کرنے والا۔ حق۔ خدا۔ مطلب۔ انسان کو چاہیئے کہ فرض شناس ہو اور خدا کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرے۔ کیونکہ قرآن شریف میں آیا ہے "لم تشکرنا فی زید کم"، اگر تم میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرو گے تو میں اور بڑھا دونگا۔

(۲۴) اس کی (خدا کی) مہربانی ایسی مہربانی ہے جس کا کوئی حساب نہیں پایا جاسکتا اور اس کی بخشش ایسی بخشش ہے جو شمار سے باہر ہے۔ لطف۔ مہربانی۔ فضل بخشش عنایت ______ لطف اور لطیفی میں تجنیس مزید واقع ہوئی ہے۔

(۲۵) اگر تیرے جسم کا ایک ایک بال بھی زبان بن جائے تو پھر بھی تو ہزار نعمتوں میں سے ایک نعمت کا شکریہ بھی پوری طرح سے ادا نہیں کر سکتا۔ یعنی خدا کی بے شمار نعمتوں کا شکریہ ہم سے کبھی بھی پوری طرح ادا نہیں ہوسکتا باشدت کی عت" ترا یعنی اگر ہر موئے تو زبان باشد۔

(۲۶) تیرے وہ بزرگ جو مر کھپ گئے ہیں اُن کے نیک کام کو خراب نہ کرنا کہ تیرا نیک نام بھی ہمیشہ کیلئے برقرار رہے ______ رفتگاں جمع رفتہ۔ جو چلے گئے ہیں۔ مر گئے ہیں۔

(۲۷) ملک کے حکمرانوں یا بادشاہوں کے لئے کسی حالت میں بھی جائز نہیں کہ وہ رات دن یا تو نشہ میں مست رہیں یا نشہ کے اُتار کی بدمزگی کا شکار بنے ہوئے ہوں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ملک ہے با ناں۔ ملک رکھنے والے مُراد بادشاہ۔ حکمران۔ خُمر۔ شراب پینا یا شراب کا نشہ۔ خُمار۔ نشہ کے اُترنے کی حالت۔ بدمزگی ــــــ مطلب۔ بادشاہوں کا فرض ہے کہ رعایا کو آرام پہنچائیں۔ نا کہ نشہ میں بس چُور رہیں اور سلطنت کا بس خدا ہی حافظ ہو۔

(۲۸) مسکینوں اور مُفلسوں کی خواہشات کو ضرور پُورا کر۔ تاکہ خُدا تیری تمام مُرادوں کو پُورا کرے ــــــ کام۔ خواہش۔ ضرورت۔ حاجت۔ مقصد مُراد۔ کردگار۔ خالق۔ خدا ــــــ مسکینوں اور غریبوں کی مُرادیں پُوری کرنے سے خُدا ہماری مُرادیں پوُری کرتا ہے۔

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر ـ خُدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

(۲۹) مُسافروں کے ساتھ بے اندازہ مہربانی کرتا کہ تیرا نیک نام اپنے ملک میں لے جائیں ــــــ غریب۔ مسافر۔ پردیسی۔ لطف۔ مہربانی۔ عنایت۔ کرم۔ دیار۔ ملک۔ مطلب۔ نیک نام کو پھیلانے کے لیے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ باہر سے آئے ہوئے مُسافروں کے ساتھ نیک برتاؤ کیا جاوے اور اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا چاہیئے تاکہ وہ ہمارا نیک نام اپنے ملک میں جاکر پھیلائیں۔

(۳۰) خدا نے تجھے زور بازو اور تیز تلوار بخشی ہے۔ اور اگر دشمن کی فوج تمام دُنیا پر بھی چھا جائے تو غم نہ کر ــــــ مطلب۔ خدا پر بھروسہ رکھ۔ ہمت سے کام لینے والے کو کسی کا ڈر نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳۱) دُکھیوں کے دِل کی آہوں سے ڈرتے رہو اور پاکباز آدمیوں کی بددُعاؤں سے بچ کر رہو۔ درون۔ دِل۔ خستہ۔ زخمی۔ دعا بد دعا۔ سراپ ــــــ تشریح۔ مظلُوموں کی آہوں سے بچ کر رہنا چاہیئے کیونکہ آہ کی تاثیر سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔

کسی بے کس کی آہوں کو نہ اِتنا نارسا سمجھو
جو دِل سے آہ نکلیگی تو دِل میں جا کے بیٹھے گی

(۳۲) صبح کے وقت مظلُوموں کی آہوں کی ڈھینگلی ظالموں کو بہت بُری طرح سے قلعوں میں بند کر دیتی ہے ــــــ منجنیق ڈھینگلی۔ بڑا فلاخن۔ یہ ایک آلہ ہے جس میں بڑے بڑے پتھر رکھ کر اور گھما کر قلعہ کی دیوار توڑنے کیلئے پھینکتے ہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سخت گرفتن۔ مضبوطی کے ساتھ قابو پا لینا۔ حصار۔ قلعہ ــــــ مطلب دُکھیوں کی آہوں کا اثر ظالموں پر بہت سخت پڑتا ہے۔ جس طرح ڈھینگلی قلعہ کی دیوار کو گرا دیتی ہے۔ اسی طرح دِل سے نکلی ہوئی آہ ظالموں کا خاتمہ کر دیتی ہے۔

(۳۳) بُروں کے ساتھ بُرا اور اچھوں کے ساتھ اچھا بن جا۔ پھُولوں کیساتھ پھُول بن جا اور کانٹوں کے ساتھ کانٹا ــــــ مطلب۔ جیسا آدمی ہو ویسا ہی اِس کے ساتھ سلوک کیا جائے۔

(۳۴) شیطان انسانوں کے ساتھ ہرگز شیر و شکر نہیں ہوتا۔ اسلئے اُس بات کا فکر نہ کر بلکہ ایسے آدمیوں سے ڈر نا رہ، جو انسان صورت اور شیطان سیرت ہوں ــــــ دیو۔ شیطان۔ مترس۔ مت ڈر۔ دیو سار۔ شیطان کی طرح شیطان سیرت۔

تشریح۔ شیطان بذات خُود تو آدمیوں کے ساتھ نہیں مِل جایا کرتا۔ بلکہ آدمیوں کے اندر خود وہ ایسے آدمی ہیں جو بظاہر تو آدمی ہیں مگر دراصل شیطان سے بھی بڑھکر ہیں اسلئے شاعر کا مطلب ہے کہ ایسے انسان صورت اور شیطان سیرت انسانوں سے ڈرنا چاہئے۔

لیکن اُن بھیڑیوں سے واجب ہے حذر
بھیڑیوں کے لباس میں ہیں جو جلوہ نما (حالی)

(۳۵) جو شخص بھی درندے یا بُرے شخص کی پرورش کرتا ہے۔ جلدی یا دیر سے کبھی نہ کبھی ضرور وہ اسکو ملیا میٹ کر دیتا ہے ــــــ دَد۔ درندہ۔ چیرنے پھاڑنے والا جنگلی جانور مراد شیر یا چیتا۔ دمار از جان کسے بر آوردن۔ کسی کو برباد کر دینا۔ کسی کو ملیا میٹ کر دینا۔ "دمار" از دم بمعنی برباد کرنا۔ فنا کر دینا۔ ہلاک کر دینا۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ بُرے آدمی کے ساتھ لاکھ بھی نیکی کرو۔ پھر بھی عادت کی مجبوری سے کسی نہ کسی دِن غصے میں آکر اپنے مالک کا بیڑہ غرق کر دیتے ہیں۔

ع توقع بُروں سے بھلائی کی بے سُود

(۳۶) بُروں کے ساتھ جسقدر بھی بھلائی کی جائے۔ سب کی سب بے سُود اور بے فائدہ ہے کیونکہ سپیرے کی موت سانپ کے کاٹے سے ہی ہُوا کرتی ہے ــــــ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مار افسا۔ سانپ پر جادو کرنے والا سپیرا۔ سانپ رکھنے والا۔ مطلب۔ سانپ کو سپیرا دودھ پلاتا ہے۔ ہر قسم کی خاطرداری کرتا ہے مگر پھر بھی آخر سانپ سانپ ہے۔ ایک نہ ایک دن اُسے کاٹ کھاتا ہے۔ اور وُہ مر جاتا ہے۔ کیونکہ موذی جانور کو دوست اور دشمن کی پہچان نہیں ہوتی۔ اُس کا تو کام ہی ایذا رسانی ہے۔

۳۷۔ اَے وُہ کہ آنکھ۔ عقل۔ کان اور ہوش رکھتا ہے۔ میری نصیحت کو بالی کی طرح اپنے کان میں ڈال لے۔ یعنی اچھی طرح سے سُن لے ــــــ گوشوار۔ بالی

(۳۸) میرے ساتھ اپنے وعدہ کو صرف وُہی شخص توڑتا ہے۔ جو پتھر کا سا دل رکھتا ہے اور میرے قول (یعنی میری باتوں اور نصیحتوں) کو صرف وُہی شخص سنتا ہے۔ جو خوش قسمت ہے ــــــ شاعر کا مطلب ہے کہ سوائے نیک بختوں کے اُسکی نصیحت کو اور کوئی نہیں سنتا۔ کیونکہ اُس کی نصیحتیں بیوقوف لوگوں کیلئے نہیں ہیں۔

(۳۹) دُوسرے شاعر تو بادشاہوں کی تعریف اور توصیف کے پُل باندھتے ہیں۔ مگر میں ایک درویش کی طرح تیرے حق میں دعا مانگتا ہوں ــــــ مطلب سعدی کو جھوٹی تعریف کرنے کی عادت نہیں۔ بلکہ وُہ صدق دلی سے اپنے ممدُوح کے حق میں خُدا سے دُعا مانگتا ہے۔

(۴۰) اَے سعدی جسقدر بھی تجھ کو علم ہے۔ اتنا ہی کہہ دے کیونکہ سچ کھُلم کھُلا ہی کہہ دینا اچھا ہوتا ہے ــــــ آشکارہ۔ کھُلم کھُلا۔ صاف۔ صاف۔ حق۔ سچائی۔ سچ۔ سعدیا میں الف ندائیہ ہے ــــــ

تشریح۔ مطلب ہے کہ دُوسرے شاعر تو آپ کی خوشامد وغیرہ کرینگے مگر میں جو کچھ آپ کے متعلق جانتا ہوں بالکل صاف صاف کہتا ہوں۔

(۴۱) جس کو ڈر یا لالچ سے کوئی غرض نہیں۔ اُسکو نہ تو خطا کا ڈر ہے اور نہ ہی تتار کا طمع۔ لالچ۔ حرص۔ خطا۔ ترکستان اور چین کے درمیان ایک مُلک کا نام ہے۔ باک۔ ڈر خوف۔ تتار۔ ترکستان۔

(۴۲-۴۳) خُدا کرے کہ سب سے بڑے شہزادے اَبکیا نو کی بادشاہی جبتک دُنیا قائم ہے۔ قائم و برقرار رہے۔ اور وُہ ابکیا نو ایک عدل کرنے والا بادشاہ مشہور و نامدار اور عالی خاندان سے تعلق رکھنے والا سردار ہے۔ دولت۔ سلطنت۔ نوئین شہزادہ دس ہزار سپاہ پر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

حکمرانی کرنے والا - نامور - مشہور نامدار - آنکیانو - شیراز کا منگولی گورنر سرور - سردار - عالی تبار - اچھا حسب و نسب رکھنے والا - عالی خاندان سے متعلق -

(۴۴) اے نعمتیں بخشنے والے (خدا)، سعدی کیا سعدی جیسے ہزاروں بھی تیری نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے یعنی کوئی بھی ادا نہیں کر سکتا ——— منعم - نعمت دینے والا (خدا کا نام ہے - سپاس - شکریہ - منعما :- میں الف ندائیہ ہے - مطلب جیسے پہلے سعدی خود بیان کر چکے ہیں اگر انسان کے جسم کے تمام بال بھی زبان میں تبدیل ہو جائیں تو بھی وہ خدا کی ہزار نعمتوں میں سے ایک نعمت کا شکریہ بھی پوری طرح سے ادا نہیں کر سکتا - تو اس شعر میں بھی وہی مطلب ہے - کہ سعدی خدا کی نعمتوں کا شکریہ پوری طرح ادا نہیں کر سکتا - بعض لوگ اپنی غلط خیالی سے منعما کے معنی انکیانو خیال کرتے ہیں مگر چونکہ سعدی ایک صوفی درویش تھے - اور وہ کسی کی تعریف کرنا پسند نہیں کرتے تھے - اس لئے اس بات کی خود بخود تردید ہو جاتی ہے -

(۴۵) اے خدا ہمارے حال پر مہربانی کی نظر ڈال - قبل اس کے کہ ہم سے کچھ بھی نہ ہو سکے - مطلب ہے کہ اے خدا ہمارے حال پر رحم کر اور ہم کو مرنے سے پہلے اچھے اور نیک کاموں کی توفیق عطا کر تاکہ ہم کار خیر کرتے جائیں -

عقبےٰ کی سرخروئی دنیا کی کامگاری
حاصل تیرے کرم سے ہم کو ہو ذاتِ باری — محروم

# ۵ - موسم بہار کے بیان میں

(۱) نئے سال کی حکومت کا جھنڈا صحرا میں گاڑ دیا گیا ہے اور سردیوں کی تکلیف کی فوج ہمارے سر سے دور ہو گئی ہے ——— دولت - بادشاہی حکومت نوروز - نئے سال کا پہلا دن - ایران میں نیا سال اسی روز شروع ہوتا ہے اور یہی ایران کا بہترین موسم ہوتا ہے - زحمت - تکلیفات - مصائب - دکھ بے آرامی - سرما - سردی کا موسم - علم - جھنڈا ———

تشریح - مطلب ہے کہ بہار کے موسم کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے - اور سردی کا خاتمہ ہو گیا ہے -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۲) نا کہ پہاڑ کی چوٹی سے برف کی سفید اور نرم نرم ٹوپی کو چھین کرلے جائے سورج کی گرمی کا پیش رو دستہ لوٹ مار کے لئے تیار ہو گیا ہے ـــــ کلہ۔ٹوپی۔ قاقم۔ایک سفید اور ملائم چمڑے والا جانور۔ یزک۔ لشکر محافظ فوج۔ پیش رو سپاہ یا دستہ۔ مقدمہ لشکر۔ ہراول یغما۔ لوٹ :: تاراج۔ غارت :: تاب۔ گرمی۔

(لوٹ) برف کی سفیدی کو قاقم سے تشبیہ دی گئی ہے۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ سردیوں میں پہاڑ کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہیں۔ اُدھر جونہی موسم بہار شروع ہوتا ہے تو سورج کی کرنوں میں گرمی آنے لگ جاتی ہے اور برف پگھلنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس برف کے پگھلنے کو شاعر اس شاعرانہ لطیف پیرائے میں بیان کر رہا ہے کہ گویا لوٹ مار کی فوج پہاڑ کی چوٹی سے اس کی ٹوپی کو چھین کر لے جا رہی ہے۔

(۳) بادِ صبا نے چمن کی دُلہنوں مراد پھولوں کو ایسے قیمتی موتی سے سجایا ہے جو کہ بادلوں نے غوطہ لگا کر سمندر کے دل سے نکالا ہے ـــــ غواص:۔ غوطہ زن۔ غوطہ لگانے والا۔ غواصی:۔ غوطہ لگانا ـــــ

تشریح۔ مطلب ہے کہ شاعر شبنم کے پیدا ہونے کے عمل کو بیان کر رہا ہے کہ دریا کو بخارات اُڑتے ہیں۔ اور وہ بادلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور پھر پانی میں تبدیل ہو کر شبنم کی صورت میں پھولوں پر آ گرتے ہیں۔ اور یہی شبنم کے قطرے موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

(۴) یہ کیسی خوشبو ہے جو ختن کی جانب سے آ رہی ہے۔ اور یہ کیسی ہوا ہے جو جنگل سے کی طرف چل رہی ہے۔ ـــــ ختن ترکستان کا ایک شہر ہے جو حسن و خوبصورتی کیلئے مشہور ہے۔

تشریح۔ پھولوں کے کھلنے کی وجہ سے جنگل اور صحرا سے خوشبو کے لدے ہوئے ہوا کے جھونکے آ رہے ہیں۔

(۵) یہ کس قسم کی ہوا ہے جسکو دیکھ کر جنت پر بھی حیرانی چھا گئی ہے اور یہ کس قسم کی زمین ہے جس کے ساتھ آسمان کو بھی الفت پیدا ہو گئی ہے۔ تحیر:۔ از حیرت۔ حیرانی۔ حیران ہونا۔ خلد، ش "کا ش" ہوا سے متعلق ہے اور چرخ، ش "کا ش" زمین سے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

متعلق ہے چرخ - آسمان - تولا از ولا - محبّت - دوستی - یا الفت کرنا
تشریح - مطلب ہے کہ موسم بہار نے فضا میں ایسی رنگینیاں پیدا کر دی ہیں کہ جنت کو بھی حیرانی میں ڈال دیا ہے۔

اس انداز سے بہار آئی
کہ ہو گئے مہر و ماہ تماشائی

(۶) باغ کے عکس کی وجہ سے آسمان کی سبز چھت بھی سُرخ پڑ گئی ہے کیونکہ گُل لالہ کے سُرخ چمکتے ہوئے موتی باغ کے ہر طرف بافراط دکھائی دینے لگ گئے ہیں۔ تارم اخضر - استعارہ ہے آسمان سے - تارم - گنبد کی شکل کی چھت - گنبد نما چھت - اخضر - سبز - چمن - پھولوں والا باغ - احمر - سُرخ - احمر - سُرخ لالا - درخشاں - چمکیلا - روشن - عام طور پر لوئو کے ساتھ استعمال ہوتا ہے - لالہ سے مراد گل لالہ کے سُرخ چمکیلے پھول جو سُرخ موتیوں کی طرح نظر آتے ہیں
تشریح شاعر کا مطلب ہے چونکہ باغ میں گل لالہ کے چمکتے ہوئے سُرخ پھول بکثرت کھلے پڑے ہیں اسلئے ان کے عکس کی وجہ سے آسمان کی سبز چھت بھی سرخ معلوم ہوتی ہے۔ شیخ سعدی نے قدرے مبالغہ سے کام لیا ہے۔

(۷) اب باجے کا راگ سننے کا موسم ہے - کیونکہ صبح کی شراب پینے والوں کی مجلس میں بلبلوں نے چمن میں شور و غل مچا رکھا ہے - نغمہ - راگ - صبوح - صبح کی شراب - غبوق - شام کی شراب ۱-۱ اضافیہ - یعنی نالہ و غوغائی بلبلاں
نالہ و غوغا - شور و غل - ہاؤ ہو
تشریح - مطلب ہے کہ اب ہم کو بھی اپنا رباب بجانا چاہئے کیونکہ بلبلوں نے چمن میں نغمہ خوانی شروع کر رکھی ہے - گویا گانے بجانے کا موسم آ گیا ہے - کیونکہ موسم بہار میں عام طور پر لوگ محفل شراب کے ساتھ راگ رنگ کی مجلس بھی گرم کیا کرتے ہیں ۔

پھونکا ہے فصل گل نے صور آ کے پھر چمن میں
اک حشر سا ہے برپا مرغانِ نغمہ زن میں (حالی)

(۸) اب تو صوفی صاحب کی گودڑی سے بھی شراب کی بو آ رہی ہے اور دانا یا عقلمند آدمی کے سینے کی ... آلودہ ہو گیا ہے - شراب آلودہ ہونا مراد

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

شراب پئے ہوئے ہونے کی بُو خرقہ - گودڑی - صوفیوں کا پھٹا پرانہ ٹاکی دار جامہ دیوانگی دیوانہ ہونا - جنُون ــــــــــــ

تشریح - شاعر کا مطلب ہے کہ موسم بہار کا یہ اثر ہے کہ بڑے بڑے زاہد اور متقی بھی شراب پینے لگ گئے ہیں - اور جو اپنے آپ کو بڑا عقلمند اور دانا گنتے تھے وہ تو سخت بدمست ہو گئے ہیں گویا موسم بہار نے سب کو بے اختیار کر دیا ہے -

اللہ اللہ بہار کا موسم
سارا عالم ہُوا ہرا باقی

(۹) عاشقوں کے چلّانے کی آواز زمین سے آسمان تک جا پہنچی ہے اور مست لوگوں کے نالے تو زمین کی تہ سے اُٹھ کر خوشہ پروین تک جا پہنچے ہیں ــــــ عشاق جمع از عاشق گروہوں - آسمان ثریٰ - زمین یا پاتال - زمین کی تہ - خاک - مٹی مستاں - جمع از مست - مست لوگ - خدا کی محبت میں مست ثریا - خوشہ پروین کیفیتیں

تشریح - مطلب ہے کہ موسم بہار کی خوشی میں عاشق فرط شوق کی وجہ سے بے اختیار نالہ و فریاد کرنے لگ جاتے ہیں -

(۱۰) چونکہ بہت سے معشوق یا خوبصورت لوگ سیر و تفریح کی غرض سے باغ کی طرف چل دئے ہیں - اس لئے باغ اور سُرخ پھولوں والے چمن سے "خدا کے واسطے مدد کرو مدد کرو" کی آوازیں آنے لگ گئی ہیں - ــــــــــ تفرج - سیر و تفریح - گھومنا گھامنا - الغیاث مدد کیلئے پکارنا - حمرا - سُرخ گلبن - گلاب کا پودا

تشریح - باغ میں خوبصورت حسینوں کی موجودگی کی وجہ سے پھول ان کے حُسن کو دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں اور بے اختیار "مدد کرو مدد کرو" کی آوازیں آنے لگ جاتی ہیں -

(۱۱) آج عاشق اپنے معشوق کے پاس اس شوق سے بیٹھا ہے کہ جس کو دیکھ کر زاہد کے دل سے بھی قیامت کے دن کا خطرہ مٹ گیا ہے - یا اس کے دل سے قیامت کے دن کے متعلق تشویش پیدا کرنے والے خیالات مٹ گئے ہیں ــــــ ذوق - شوق - خوشی - جوش - بسمہ - پاس - زاہد - پرہیزگار - شاہد - معشوق - محبوب - اندیشہ تشویش اضطراب - فکر - خیال - فردا - روز قیامت ــــــــ

تشریح - عاشق کو محبوب کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھ کر زاہد بھی رشک کے مارے روز قیامت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی باز پرس سے بے فکر ہوگیا ہے ۔اور چاہتا ہے کہ وہ بھی یہیں رنگین محفلوں کے مزے اڑائے ۔

ع بدل جاتی ہے نیت یاد جب مے خانہ آتا ہے

(۱۲) جہاں کہیں بھی سورج جیسا چہرہ رکھنے والے محبوب کا سایہ پڑتا ہے یا نظر آتا ہے زخمی عاشق جوزا کی طرح خدمت میں اپنی کمر باندھے آ کھڑے ہوتے ہیں ——— طلعت ۔ چہرہ ۔ شکل ۔ بیدل ۔ عاشق ۔ جو اپنا دل کسی کو دے چکا ہو ۔ جوزا ۔ اس کی شکل اس طرح دی جاتی ہے کہ دو بچے ایک ساتھ بیٹھے ہیں اور ان کی پیٹھ آپس میں ملی ہوئی ہے ———

تشریح ۔ مطلب ہے جہاں کہیں حسین دلبر نظر آتے ہیں ۔ عاشق بھی ان کی خدمت کیلئے آ موجود ہوتے ہیں ۔ کیونکہ حسینوں کو دیکھ کر کوئی بھی اپنا دل قابو میں نہیں رکھ سکتا ۔

ع دیکھا جو حسن یار طبیعت مچل گئی

(۱۳) جہاں کہیں بھی سرو قد رکھنے والے محبوب نے اپنا چہرہ یوسف کی طرح دکھایا کوئی خانماں برباد عاشق زلیخا کی طرح اٹھ کھڑا ہوا ——— یوسف ۔ حضرت یعقوب کے بیٹے کا نام ہے جو حسن و خوبصورتی میں دنیا بھر میں اپنی مثال نہیں رکھتا تھا ۔ سوختہ خرمن جس کا سب کچھ جل چکا ہو ۔ خانہ خراب ۔ خانماں برباد ۔ زلیخا ۔ عزیز مصر کی بیگم جو یوسف پہ دل و جان سے عاشق تھی ۔

(نوٹ) شعر میں تلمیح ہے ۔ کیونکہ اس شعر میں یوسف زلیخا کے قصے کی طرف اشارہ ۔

تشریح ۔ مطلب ہے کہ جہاں کہیں بھی کوئی محبوب ہو ۔ وہاں عاشق ضرور پیدا ہو جاتے ہیں ۔ کیونکہ حسن اور عشق لازم ملزوم ہیں ۔

(۱۴) صرف یہ نہیں کہ بلبل نے ہی شور و غل مچا رکھا ہے ۔ بلکہ پھولوں کو دیکھنے کا شوق ہر شخص کے سر میں پیدا ہو گیا ہے ——— ہوس ۔ خواہش ۔ شوق ۔ آرزو ۔ ولولہ ۔ شور ۔ فریاد ۔ مطلب موسم بہار میں ہر شخص کا جی چاہتا ہے کہ قدرت کی رنگینیاں دیکھے اور خوبصورت مناظر سے اپنے دل کو تازگی دے ۔

پھر تازہ بہار آئی ۔ پھر جوش جنوں لائی

(۱۵) مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ لالے کے پھول کس خوبصورتی کے ساتھ اس محبوب کے چہرے کے سامنے کھل سکتے ؟ اور نہ ہی یہ معلوم ہو سکا کہ سرو کس جرأت کے ساتھ اس کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

قد کے مقابل آ کھڑا ہوا ؟ ــــــــ پا برائے مقابلہ ہے۔ رخش اور قدش کی "ش"
محبوب کے لئے آئی ہے۔ یارا۔ طاقت۔ جرأت۔ ہمت۔ حوصلہ ــــــــ
تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ اس محبوب کے خوبصورت چہرے اور بلند قد کے سامنے گل لالہ یا سرو کا اپنے حسن کی نمائش کرنا سخت گستاخانہ اور احمقانہ فعل ہے۔ وہ نہ تیرے رخسار و گیسو کو بھلا تشبیہہ دوں کیونکر نہ ہے لالہ میں رنگ ایسا نہ ہے سنبل میں بو ایسی والا معاملہ ہے۔

(۱۶) اے مست نرگس! اپنا سر دوبارہ موت کے سرہانے پر رکھ دے۔ کیونکہ یہ خوبصورت سیاہ نرگس ابھی ابھی صبح کی نیند سے بیدار ہوئی ہے ــــــــ بالش سرہانہ۔ عدم۔ موت۔ باز نہادن۔ دوبارہ رکھنا۔ نرگس۔ ایک پھول کا نام ہے جس کی شکل آنکھ سے مشابہ ہوتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) نرگس عبہر جو اندر سے پیلی ہوتی ہے اور (۲) نرگس شہلا۔ نرگس کی ایک قسم ہے جو بجائے زرد ہونے کے سیاہ ہوتی ہے اور یہی نرگس انسان کی آنکھ سے مشابہ ہوتی ہے۔ یہاں معشوق کی خمار بھری آنکھ سے اشارہ ہے۔

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ معشوق کی خمار آلودہ آنکھ نرگس سے بھی ہزار درجے خوبصورت اور پیاری ہے۔ اس لئے نرگس کی اب دنیا میں کوئی ضرورت نہیں۔ بہتر ہے کہ وہ صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔

(۱۷) اس کے بات کرتے ہی عقل تو ہر ایک دل کو خیرباد کرتی ہوئی چلتی بنی۔ میں تو اس سرو جیسے قد رکھنے والے محبوب کا عاشق ہوں جو کمال خوبصورتی کے ساتھ سامنے آ کھڑا ہے۔ اسقدر محبوب چلا ہے رمید از رمیدن۔ بھاگ جانا۔ چل دینا۔
مطلب۔ محبوب کا غیر معمولی حسن لوگوں کی عقل کو ٹھکانے نہیں رہنے دیتا۔

(۱۸) جب اس نے اپنے دن جیسے سفید چہرے سے زلفوں کے پردے کو ہٹایا تو تو کہے گا کہ شاید قیامت کے دن پر سے شب یلدا کافور ہو گئی ہے۔
شب یلدا۔ لمبی اور سیاہ رات
تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ محبوب کے چہرے پر سے پردہ ہٹانے سے دنیا میں ویسی ہی ہل چل مچ جائے گی جو قیامت کے دن ہو گی۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۱۹) جونہی کہ محبوب کی خوبصورتی کا ورق الٹا - اسی وقت صبر و قرار کا قلم محبت کے دیوانے عاشق کے ہاتھ سے گر پڑا ——— خوبی - حسن - خوبصورتی - از ہم گردیدن - الٹا جانا - کسی ورق کا کھلنا - عافیت - صبر - قرار - سکون - آرام - شیدا - محبت میں گرفتار - محبت میں دیوانہ - مجنوں -

گرامر - ورق خوبی معشوق اور قلم عافیت میں اضافت بیانی ہے اور ورق اور قلم میں تناسب ہے -

تشریح - مطلب ہے کہ محبوب کے حسن کی تاب کوئی نہیں لا سکتا بلکہ اس کے حسن کو کوئی بیان تک بھی نہیں کر سکتا -

ہے تجلی بھی نقاب روئے یار
اُس کو کن آنکھوں سے دیکھا چاہیئے

(۲۰) اس کے عشق کے ترک نے (عاشقوں کے) صبر کے اسباب کو کچھ اس طرح سے لوٹ لیا ہے کہ کعبہ کا نامعلوم راز تمام دنیا پر افشا ہو گیا ہے ——— ترک - لٹیرا - مراد محبوب جو عاشقوں کے دل لوٹ لیتے ہیں - بنہ - اسباب - سامان ذخیرہ - ساز و سامان - جہاں کے بعد "ر" کا آنا "بر" کے برابر ہے - حرم کے پہلے "از" اضافیہ ہے یعنی راز معمائے حرم - معما - پہیلی - گتھی - الجھن حرم - کعبہ

(نوٹ) اس شعر کی نثر یوں ہوگی - آں ترک کہ عاشق معشوق باشد سامان صبر عاشق را چناں غارت کرد کہ بر جہاں راز معمائے حرم برخاست

تشریح - کعبہ سے مراد عاشق کا دل ہے - کعبہ ایک پاک جگہ ہے اور عاشق کا دل جسمیں محبت کے پاک و صاف جذبات ہوتے ہیں وہ کعبہ سے کسی صورت میں بھی کم نہیں - اسلئے شاعر کا مطلب ہے کہ محبوب کی محبت نے عاشق کے دل سے تمام صبر و قرار کو چھین لیا ہے - اور اس بے صبری کی حالت میں اس نے اپنے دل کا بھید ہر خاص و عام پر ظاہر کر دیا ہے -

(۲۱) اے سعدی! تجھے عشقیہ مضامین لکھ کر صفحے سیاہ کرنے کا جنوں کب تک رہے گا؟ کیونکہ اب تو تیرے ہاتھوں قلم کے سر میں بھی سودا پیدا ہو گیا ہے قلم کے سر میں سودا ہونا وہ موجزن ہے سودا - جنون - دیوانگی - نامہ - اعمال نامہ - قلم را بسر - بسر قلم - کیونکہ "را" اضافیہ ہے -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ اب بھی اچھا موقعہ ہے کہ اس نے زیادہ لکھنا بند کر دیا ہے کیونکہ لکھتے لکھتے قلم کے سر میں بھی سودا پیدا ہو گیا ہے +

# ۶۔ پند و نصیحت کے بارے میں

۱۔ افسوس ہے جوانی کے دنوں اور بلوغت تک پہنچنے کے وقت کے لئے اور بچپن کے عیش و نشاط اور اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی خوشیاں —— برنائی۔ بلوغت تک پہنچنے کا وقت۔ شباب۔ نشاط۔ خوشی۔ شادمانی۔ خویشتن رائی۔ اپنی رائے کے مطابق کام کرنا۔ من مانی بات کرنا۔ عام طور پر نوجوان اپنی من مانی بات منوایا کرتے ہیں + مطلب ہے کہ شاعر اپنی جوانی کے دنوں کے لئے رو رہا ہے کیونکہ جوانی کے جاتے ہی تمام خوشیاں اور عیش و مسرت بھی ختم ہو گئے اور بڑھاپا آگیا۔

۲۔ جوانی کے غرور اور زبردستی کے بعد بڑھاپے نے انکساری کے سر کو نیچے جھکا دیا ہے۔ فروتنی۔ انکساری۔ عاجزی۔ پیش انداختن۔ آگے کو ڈال دینا سامنے ڈال دینا۔ دستِ بالائی۔ زبردستی۔ طاقت رکھنا۔ ہاتھ اوپر رکھنا۔ بالادست۔ طاقتور۔ ہاتھ اوپر رکھنے والا۔ زبردست —— تشریح۔ بڑھاپے کے آنے پر جوانی کی تمام خوشیاں اور طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں ؎

دل سے خوشیاں ہو گئیں اب گوشہ گیر

نام تھا شاید جوانی کا نشاط (حالی)

(۳) افسوس ہے۔ اس زوردار بازو کیلئے کہ اب آسمان کی خصومانہ گردش اس کی طاقت کی کلائی کو مروڑ کر رکھ دیتی ہے —— سرپنجگی۔ طاقت۔ زبردستی ستیز۔ لڑائی۔ دشمنی۔ خصومت۔ جھگڑا۔ دورِ فلک۔ آسمان کی گردش۔ ساعد۔ کلائی توانائی۔ طاقت۔ مضبوطی۔ ——

تشریح۔ مطلب ہے کہ طاقت کا گھمنڈ کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔ کیونکہ آسمان کی گردش بڑے بڑے مضبوط اور توانا آدمیوں کو بھی بس کر رکھ دیتی ہے۔

(۴) اے وقت تو کس قدر ناپائیدار اور وعدہ توڑنے والا ہے۔ اور یہ کیا دوستی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہے کہ تو دوستوں کے ساتھ نباہ نہیں کرتا ـــــــ زہے ۔عام طور پر یہ لفظ بطور تحسین کے
استعمال ہوتا ہے۔مگر یہاں طنزاً آیا ہے زہے ۔واہ ۔ واہ بہت خوب ۔ ناپائیدار۔
غیر مستقل ۔جو برنک نہ رہ سکے ۔غیر مضبوط ۔عہد شکن ۔وعدہ توڑنے والا۔ پائی از
پائیدن مصدر بمعنی ـــــــ وفا کرنا۔ ـــــــ

تشریح ۔شاعر زمانے کی ناپائداری اور بیوفائی کی شکایت کر رہا ہے کیونکہ یہ کسی کے
ساتھ بھی وفا نہیں کرتا۔ اور کسی کی دوستی کو پوری طرح سے نہیں نبھاتا۔

(۵) تیری نعمتوں کی بخشش پر کون اعتبار کر سکتا ہے کیونکہ تو بچوں کی طرح
ایک چیز دیتا ہے اور پھر تھوڑی دیر میں اُسے واپس چھین لینے کے درپے ہو جاتا ہے۔

مواہب ۔جمع از موہبتہ ۔ہدیہ ۔پیشکش ۔بخشش ۔نعمت ہیں "ت" برائے تزاہے
کیونکہ دراصل نعم ہے ۔نعم جمع از نعمت نعمتیں ۔باز لودن ۔واپس چھین لینا
چیز دے کر چھین لینا۔

تشریح ۔شاعر زمانے کو اس کی متلون مزاجی پر طعنہ دے رہا ہے ۔کہ بچوں کی طرح ہمیں
اگر کوئی چیز دیتا بھی ہے تو محض چھین لینے کی غرض سے کیونکہ زمانہ کسی کو بھی کوئی
چیز ہمیشہ کے لئے عنایت نہیں کرتا۔

یہ مایہ آنی جانی ہے۔

یہ دُنیا رام کہانی ہے

(۶) جس چیز کو تو پہلے بہت مضبوطی کے ساتھ باندھتا ہے اسے ہی پھر
بہت بُری طرح سے توڑ دیتا ہے۔ اور جس چیز کو تو خوب آراستہ پیراستہ کرتا ہے
اُس کو ہی پھر بہت سختی کے ساتھ تباہ و برباد کر دیتا ہے ـــــــ گسلی فعل
مضارع از گسلیدن یا گسیختن مصدر توڑ ڈالنا ۔کاٹ دینا ۔تباہ تر ۔بہت برباد و خراب
آرائی ۔تو آراستہ کرتا ہے ۔سجاتا ہے ـــــــ گسلی و بندی اور شکنی و
آرائی میں صنعت تضاد معنوی ہے۔

تشریح ۔مطلب ہے کہ دنیا میں سُکھ کے بعد دُکھ کا آنا لازمی ہے جو شخص جتنا زیادہ
فارغ البال ہوگا ۔اس پر مصیبتیں ) بھی بہت سخت نازل ہوں گی۔

ہے سامنا بلا کا لیس از عافیت ضرور ۔ہوتی ہے عافیت کی توقع بلا کے بعد
(حالی)

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۷) اپنی زندگی کے دوران میں تو کسی شخص نے بھی تجھ سے کوئی مراد حاصل نہیں کی۔
جیسے بعد میں تو نے نامرادی کے شکنجے میں نہ رگڑا ہو ــــــــ کام بر گرفتن۔ مراد حاصل کرنا۔ مقصد حاصل کرنا۔ خواہش پوری کرنا۔ شکنجہ۔ سزا دینے کا آلہ۔ پرانے زمانے میں ایک قسم کی سزا تھی۔ فرسائی از فرسودن۔ رگڑنا۔ دبانا گھسنا ــــــــ
تشریح۔ مطلب ہے کہ اگر ہم زندگی میں ایک کامیابی حاصل کر لیں۔ تو پھر اس ظالم زمانے کے ہاتھوں ہمیں دس ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑتا ہے یعنی دنیا میں ناکامی زیادہ ہے اور خوشی یا کامرانی بہت تھوڑی ہے

کبھی جو بھول کے اک بار ہنس پڑے حضرت
تمام عمر نہ پھر تھم سکے میرے آنسو

(۸) اگر جان کو تکلیف اور مصیبت میں ڈالنے سے قدر و منزلت میں اضافہ ہوتا ہے تو پھر میں نے کبھی اس بات کی آرزو نہیں کی کہ تو میری قدر و قیمت کو اس طرح سے بڑھا دے۔ نفس۔ روح۔ جان۔ تغیر۔ تبدیلی مراد تکالیف اور مصائب برداشت کرنا۔ بے آرامی۔ بے قراری ــــــــ
تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ جان کو مصیبتوں میں ڈال کر عزت حاصل کرنا اسکے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتا اسکو اس قسم کی ضرورت نہیں کہ جان کو تکلیف میں ڈال کر بڑھاپے میں عزت و احترام حاصل کرے۔

(۹) ہمیں تو دیوانہ ہونے اور کمزور دماغ رکھنے والا ہونے کی ملامتیں برداشت کرنے کو تیار ہوں اور تجھ کو بڑھاپے کی سلامتی اور برقراری مبارک ہو ــــــــ
خفتان ملامت دیوانگی۔ دیوانہ یا جنون ہونے کی ملامت۔ سر سبکی۔ دماغ کی کمزوری خفتان جامے بر جائی۔ ثابت قدمی۔ برقراری ــــــــ
تشریح۔ چونکہ ایران میں زمانے کو پیر زال کہتے ہیں۔ اسلئے سعدی صاحب زمانے سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں۔ خواہ دنیا والے انہیں دیوانہ یا خبطی ہی کیوں نہ کہیں وہ تو جوانی کو بڑھاپے پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور بڑھاپا بمعہ تمام عقل سنجیدگی۔ عزت و احترام تم کو سونپتے ہیں۔ اور یہ بڑھاپا تم کو ہی مبارک ہو۔ سعدی صاحب بڑھاپا نہیں چاہتے اور نہ ہی انہیں قدر یا عزت کی ضرورت ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ع جا کے جو نہ آئے، وہ جوانی دیکھی
آ کے جو نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا

(۱۰) بڑھاپے کی شان و شوکت - علم و فضل اور ادب کو بالائے طاق رکھ دے کہاں ہے تیری جوانی کی نادانی اور شباب کا عشق؟ ——— شکوہ شان شوکت فضل - برتری، بزرگی - جہل - نادانی - حماقت - برنائی - شباب

تشریح - سعدی صاحب زمانے کو طعنہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر بڑھاپے کی وجہ سے اس میں شان و شوکت - سنجیدگی اور آداب آگیا ہے تو کونسی بڑی بات ہو گئی ہے ذرا تھوڑی دیر کیلئے اپنی جوانی کے دنوں کو یاد کرے کہ کیسی کیسی نادانیاں کرتے تھے اور کس طرح جوانی میں عشق کا بھوت سوار رہتا تھا۔

ع خواب راحت میں وہ لذت نہیں اے پیری یہ
جو جوانی میں مزا دیتی تھیں شب بیداریاں

(۱۱) جب تو خدا کے حکم اور موت پر قابو نہیں پا سکتا یا کامیابی حاصل نہیں کر سکتا تو تیری دغابازی اور عقلمندی کوئی فرق نہیں ڈال سکتی قضا - خدا کا حکم - اجل - موت - با کسے بر آمدن - کسی کے ساتھ مقابلہ کرنا - کسی پر کامیابی حاصل کرنا - تفاوت - فرق - فاصلہ مکر - پنہی - چالاکی - مکاری - دغابازی - دھوکا بازی حیلہ گری ———

(نوٹ) جوانی میں انسان دغاباز - حیلہ گر ہوتا ہے - اسلئے حیلہ گری جوان آدمی کیلئے آئی ہے اور بڑھاپے میں انسان دانا ہوتا ہے اسلئے دانائی بوڑھے آدمی کیلئے آئی ہے ———

تشریح - شاعر کا مطلب ہے کہ جب ہم کو اس بات کا پورا پورا علم ہے کہ نوجوان کی حیلہ گری اور بوڑھے کی دانائی موت پر قابو نہیں پا سکتی تو پھر خواہ انسان بیوقوف ہو یا عقلمند سب برابر ہے - اور موت کے سامنے سب ہتھیار بیکار ہو جاتے ہیں

ع تدبیر کے پر جلتے ہیں تقدیر کے آگے

(۱۲) میرے پہلو سے ایک انیس عزیز دوست نہیں اُٹھ گیا کہ اس کے چلے جانے کے بعد مجھے تصور میں بھی صبر و شکیب آسکے ——— جلیس - ہم جلسہ - ساتھی - دوست - مراد جوانی ہے - انیس پیارا دوست جس سے اُنس کی گئی ہو - شکیبائی - صبر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

یا حوصلہ رکھنا ــــ شکیبائی میں یائے مصدری ہے ــــ

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ جوانی کے چلے جانے سے اس کو ایسا سخت صدمہ پہنچا ہے کہ کسی قسم کی ہمدردی سے بھی اس کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ اور اس کی یاد میں وہ سخت بے قرار ہے۔

اُس کے جاتے ہی یہ کیا ہو گئی گھر کی صورت
نہ وہ دیوار کی صورت ہے نہ وہ در کی صورت

(۱۳) افسوس ہے جوانی کی بہترین صورت اور اُس خوبصورت وخوشنما لباس کے لئے کیونکہ یہ نونعمتوں کے باعث محض زیبائش یا خوبصورتی کا حاشیہ ہے ــــ
احسن التقویم۔ بہترین صورت۔ قرآن شریف میں خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے "لقد خلقنا الانسان فی احسن التقویم" یعنی ہم نے انسان کو بہترین سے بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔ خلعت زیبا۔ خوبصورت یا خوشنما لباس مراد جوانی چونکہ جوانی میں انسان ہر پہلو سے بہترین ہوتا ہے تنعم۔ نعمت۔ خوش بختی۔ طراز۔ حاشیہ۔ کنارہ۔ جھالر ــــ

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ جوانی جس میں اُسے حُسن وخوبصورتی خوشیاں اور تمام نعمتیں نصیب تھیں۔ عمر بھر کے لئے اُس سے جُدا ہو گئی ہے اور اب وہ جوانی کو یاد کر کے کف حسرت مل رہا ہے کہ ہائے جوانی

ع جھونکا تھا اک ہوا کا ادھر سے ادھر گیا

(۱۴) کسی وقت گلابی گالوں پر عنبر کی سی خوشبو رکھنے والے سبزے کی دھول یوں دکھائی دیتی تھی گویا کسی نے کستوری کو گلاب کے پانی میں ملا کر چنبیلی پر لگا دیا ہو ــــ غبار۔ گرد۔ دھول۔ خط۔ سبزہ۔ نئی اُگی ہوئی داڑھی۔ گل رُو۔ گلاب جیسے چہرے والا۔ مگر یہاں گلابی گال مراد ہے۔ ماورد۔ ما۔ اور ورد یعنی ما۔ پانی۔ ورد۔ گلاب کا پھول (عربی میں)، سائیدن۔ رگڑنا۔ ملنا۔ لگانا۔
مطلب کہ شاعر اپنی پیاری اور خوبصورت جوانی کو یاد کر رہا ہے۔

ع ایسی گئی جوانی کہ اب تک ہیں ہم اُداس

(۱۵) اے بیٹا! اگر تو موت کی ہوا کے جھونکوں کا ڈر دل میں رکھے تو کبھی بھی پھل

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی طرح اپنی دوروزہ زندگی پر غرور نہ کرے ——— بادِ فنا۔ موت کی ہَوا۔ دوروزہ
تھوڑا عرصہ۔ تھوڑی سی ——— مطلب اگر انسان اپنی چندروزہ زندگی کا
خیال کرے تو کبھی بھی غرور تکبر کے نزدیک تک نہ پھٹکنے پائے

ے آدمی بُلبلہ ہے پانی کا
کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

(۱۶) جو وقت گذر چکا ہے وہ رونے سے بھی واپس نہیں آسکتا۔ اور نہ ہی خون کے آنسو بہانے سے۔ اسلئے رونا دھونا بالکل بے کار ہے۔ مطلب ہے

وقت گذشتہ را نتوانی خریدہ باز
مفروش خیرہ کاین گہر پاک بے بہا است (پروین اعتصامی)

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں

(۱۷) اول تو، آسمان نے کبھی بھی کسی کے قد کے مطابق کامیابی کا لباس بنایا ہی نہیں (اور اگر کسی کے لئے ایسا کیا بھی ہے) تو بعد میں اس پر مصیبتیں نازل کرنے میں اسے عدیم المثال بنا دیا ہے۔ جامہ کامے۔ کامیابی۔ مُراد کا لباس۔ گردوں آسمان۔ عاقبت۔ آخرکار۔ بعد میں یکتا۔ بے مثال۔ لاثانی۔ یکتائی کردن۔ بے مثال بنا دیا ———

تشریح۔ خدا کی رحمت کے بعد اس کی زحمت آیا کرتی ہے اور ہر خوشی کے بعد غمی کا آنا ضروری ہے

ع ڈرتا ہوں آسماں سے بجلی نہ گر پڑے

(۱۸) زمانہ یغما کے معشوقوں کی عیش و عشرت کی مجلس کو اچانک ہی اس طرح تباہ و برباد کر دیتا ہے کہ گویا وہ لوٹ کھسوٹ کا دسترخوان ہے

خوانِ یغما۔ لوٹ مار کا دسترخوان۔ ترک فوجوں میں رسم تھی کہ جب کوئی مال غنیمت وغیرہ ان کے ہاتھ آتا تو وہ اس مال غنیمت کو فوج کے درمیان رکھ دیتے اور حکم ہوتا کہ ہر شخص اپنی ہمت اور طاقت کے زور سے جتنا لوٹ سکتا ہے لوٹ لے جائے۔ ناگاہ۔ اچانک۔ یغما۔ ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے جہاں کے لوگ بہت حسین ہوتے ہیں۔ یغمائی میں یائے نسبتی ہے ———

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح دُنیا میں کسی چیز کو ثبات نہیں۔ عزیز سے عزیز چیز کے ثبات کیلئے ہم ہر وقت دعائیں مانگتے رہتے ہیں مگر وہی چیز سب سے پہلے موت کا شکار بن جاتی ہے۔

(۱۹) اگر آج تو سرداری کے لحاظ سے کھجور کے درخت کی طرح بھی ہے تو بھی تجھے کل کھجور کی گٹھلی کی طرح پاؤں کے نیچے روند ڈالینگے۔ ——— تخم خرما۔ کھجور کی گٹھلی۔ کھجور کا بیج۔ فردات کی "ت" تیرا ہے۔ سروری۔ سرداری۔ بزرگی۔ مرتبہ خرما۔ کھجور کا درخت جو باقی تمام درختوں سے بلند ہوتا ہے ———

مطلب ہے کہ ہر کمالے را زوالے ہر بلندی پر پہنچنے والے کو پستی کی طرف آنا ہوتا ہے

ع گل بر برد و بوقت سیرابی (سعدی)

(۲۰) تیرے بھائی تو بُری طرح بیچارگی کی حالت میں تہ خاک ہو گئے ہیں مگر تیرا سر ہے کہ ابھی تک غرور و تکبر کی وجہ سے ثریا کے ساتھ ٹکرا رہا ہے یا ثریا سے بھی دو قدم آگے جا رہا ہے۔ تیری۔ خاک زمین۔ پاتال۔ خاک کی تہ۔ کبر۔ غرور۔ ناز۔ ثریا۔ خوشہ۔ پروین۔ از بسکہ کے لحاظ سے۔ کی وجہ سے۔ ثری اور ثریا میں صنعتِ تضاد دا قع ہے

تشریح مطلب ہے کہ ہم روز دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہزاروں بھائی قبروں میں دفن کئے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی غرور کو نہیں چھوڑتے اور ہم کو اپنی موت کا خیال بھی نہیں آتا۔ اور ہر وقت خودی کا بھوت سوار رہتا ہے۔

غرور و کبر کے پتلے کبھی یہ بھی تو سوچا ہے
کہاں ہیں وہ تیرے بھائی جو کل تھے ملک کے والی (ضیاء)

(۲۱) انسان کی آنکھ کا دو کواڑوں والا دروازہ ہمیشہ کیلئے کُھلا نہیں رہ سکتا اس لئے ضروری ہے کہ ایک نہ ایک دن تجھے اسکو کیچڑ سے لیپ دینا ہوگا ——— باز داشتن۔ کھلا رکھنا۔ دو لختی۔ دو ٹکڑے یا دو حصے رکھنے والا۔ آنکھ بند کرتے وقت بھی یوں دکھائی دیتا ہے کہ گویا دروازے کے دو کواڑ بند کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے شاعر نے آنکھ کو دروازے سے تشبیہ دی۔ ضرورت۔ مجبوراً۔ ضروری طور پر۔ گِل۔ کیچڑ۔ اندودن۔ لیپ دینا۔ پوتنا۔ بھرنا ———

تشریح۔ مطلب ہے کہ موت کے آنے سے ہماری آنکھیں ہمیشہ کیلئے بند ہو جائیں گی۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۲۲) ان پانچ دنوں کے عیش و عشرت اور مزے اُٹھانے کی بنا پر تو نے محض ایک فضول سا خیال باندھ رکھا ہے۔ اور نہ زندگی کے سانس پر بھروسہ کر بیٹھا ہے ——— خیال بستن۔ فضول خیال رکھنا۔ خام خیال پیدا کرنا۔ باد عمر:۔ اضافت بیانی ہے زندگی کو بھی ہوا کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو ہوا کی طرح بے ثبات دے بنیاد ہے اور یہ بھی ہے کہ اس کا تمام تر انحصار ہوا پر ہے ——— مطلب، ہم چاہتے ہیں کہ اپنی زندگی کی مختلف منازل کو دیکھیں کہ کس طرح بچپن آیا اور وہ چلا گیا۔ عمر شباب آیا اور وہ بھی رخصت ہو گیا۔ اب بڑھاپا ہے تو یہ بھی چند دن کا مہمان ہے اور پھر موت درپیش ہو گی اور ہم ہو نگے۔ اس لئے چاہئے کہ ہم ہر چیز کے انجام پر غور کریں اور محض خام خیالی پر نہ رہیں

ع آ لگا حالی کنارے پر جہاز

الوداع اے زندگانی! الوداع

(۲۳) تو اس خام خیالی کا شکار بن چکا ہے کہ تو ایک شیر مرد اور بہادر جوان ہے۔ بھاگ جاؤ۔ کیونکہ تو تو اپنے بُرے نفس کے کتے کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا ——— دماغ پختن۔ خام خیالی کا شکار ہونا۔ جھوٹے خیالات رکھنا۔ با کسے بر آمدن۔ کسی کے مقابلے میں پورا اُترنا۔ مقابلے میں ٹھہرنا۔ مقابلہ کرنا۔ (نوٹ) سگ بد نفس میں اضافت بیانی ہے اور شیر و سگ میں صنعت تضاد ہے۔ تشریح۔ اصل بہادری اپنے نفس کو قابو کرنا ہے نا کہ کسی جسمانی طاقت اور دلیری میں حالی نے کیا خوب کہا ہے۔

بادشاہی ہے نفس کی تسخیر

ظل بال ہما سے کیا مطلب

(۲۴) اگر مومن کا دل موم کی طرح ہی پگھل جانے والا ہی کیوں نہ ہو مگر اے دل کم از کم تو تو موم نہیں بلکہ ایک سخت سے سخت پتھر ہے۔ ———

(نوٹ) حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کا دل موم کی طرح نرم ہونا چاہئے تا کہ اس پر پند و نصیحت کا اثر ہو سکے ——— مومن ایمان لانے والا۔ نرم نہاد۔ نرم خاصیت رکھنے والا۔ نرمی رکھنے والا۔ "موم" اور "سنگ خارا" میں صنعت تضاد ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح۔ اگرچہ حدیث کے مطابق سچے مومن کا دِل موم کی طرح نرم ہونا چاہیے مگر شاعر کہتا ہے کہ اے انسان تیرا دل موم کی بجائے سنگ خارا ہے جو کسی عبرت آموز حادثے پر بھی نہیں پسیجتا اور ایسا دل رکھنے والا مومن نہیں کہلاتا۔

ع روئے تو آٹھ آٹھ آنسو اور پسیجا دل نہ ایک
نکلے موتی تیرے سب اے چشم گوہر بار ہیچ (حالی)

(۲۵) جس وقت بھی کسی انسان کو تیرے ہاتھوں کچھ آرام و آسائش پہنچے اس وقت یہ حقیقت ثابت ہو جاتی ہے کہ واقعی تو لوگوں کو آرام پہنچانے والا ہے۔

مردم آسائی۔ مردم آسا ہستی تو لوگوں کو آرام پہنچانے والا ہے

تشریح۔ مطلب ہے کہ صحیح معنوں میں وہی انسان خیر خواہ بندگان الٰہی ہے جو لوگوں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئے اور ان کی تکلیفات کو دور کرنے کی کوشش کرے اور خدا کی نگاہ میں بھی وہی معزز و ممتاز ہے جو اس کے بندوں کیساتھ ہمدردی سے پیش آئے

ع خدا کے بندے وہی ہیں جن کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

(۲۶) اور اگر تو نے آج تک جہالت کی وجہ سے کوئی غلطی یا گناہ کیا ہے تو معافی چاہتا ہوا واپس آ کیونکہ کسی غلطی کا علاج اس کے سوائے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ تو اس کی تلافی کر دے یا اسے دُور کر دے۔

بہ جہل۔ جہالت یا نادانی کی وجہ سے عذر۔ معافی مانگنا۔ بیرون۔ سوائے۔ اس کے علاوہ۔ شکستہ پیرائی۔ ٹوٹی ہوئی چیزوں کی مرمت کرنا۔ تلافی کرنا۔ اپنے آپ کو درست کرنا۔ باز پس آمدن۔ واپس آنا۔

توبہ پڑھتے ہوئے واپس آنا۔ معافی مانگتے ہوئے واپس آنا۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ اگر جوانی میں ہم سے کچھ غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ جہالت کی وجہ سے کوئی گناہ کئے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ بڑھاپے میں ہم اپنے کئے ہوئے گناہوں پر صدق دلی سے توبہ کریں اور آئندہ کے لئے ایسے کام کے پاس سے بھی نہ گزریں

ع توبہ اُس کی ہے جس کو اپنی خطا یاد رہے (حالی)

(۲۷) اے سعدی اب تو اس بات کو اور زیادہ طویل و عریض نہ کر بلکہ یہیں ختم کر دے کیونکہ باوجود بوڑھا ہونے کے بھی تو زمانے کی طرح مغرور اور نمائش پسند ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کوتہ گردن - مختصر کرنا - پیرانہ سر - بوڑھا ہونا - سر پر سفید بالوں کا آجانا - بہ - باوجود رعنائی - از مردم رعنا ہستی - تو مغرور اور خود نما آدمیوں میں سے ہے - سعدیا میں الف ندائیہ ہے ________

تشریح اس شعر میں سعدی اپنے آپ کو لعنت ملامت کر رہے ہیں - کہ وہ بھی زمانے کی طرح حالانکہ بہت بوڑھا ہے - پھر بھی نوجوان نظر آتے ہیں - باوجود بوڑھا ہونے کے بھی فخریہ باتیں کرتے ہیں

ع رہتے ہیں چونچال پیری میں جوانوں کی طرح (حالی)

(۲۸) جب تک خداوند پاک کی مدد کی عنایت تیری دستگیری یا مدد نہیں فرماتی اُس دم تک تیری تمام کوششیں بے سود اور رائیگاں جائینگی - خیال رکھ تاکہ تو بے سود کوشش نہ کرتا رہے ________ توفیق حق - خدا کی مدد دست گرفتن - ہاتھ پکڑنا - مدد کرنا - دستگیری کرنا - باد بدست کسے بودن - کسی کے ہاتھ میں ہوا کا ہونا - مُراد کچھ بھی حاصل نہ ہونا - کوششوں کا رائیگاں جانا تا بطور تنبیہ آیا ہے - یعنی خبردار ہو - خیال رکھ - باد پیمودن - ہوا ماپنا - مراد بے سود کام کرنا فضول کام کرنا - ناممکن کام کے لئے کوشش ضائع کرنا - ________

تشریح - جب تک خداوند پاک کی عنایت شامل حال نہ ہو - ہماری تمام کوششیں بے کار و فضول جاتی ہیں - اسلئے ہم کو چاہئے کہ ہر کام میں خداوند پاک کی عنایت اور توفیق کے لئے دعا کریں

کوششیں جاتی نہیں ہرگز کسی کی رائیگاں
خوب لاتی ہیں ثمر جب ہو الٰہی مہرباں
(ضیا)

(۲۹) اے باری تعالےٰ تو اپنی مہربانی اور کرم سے مجھے بخش دے کیونکہ تو دکھیوں کو تکلیف سے بچانے والا اور گناہوں کو بخش دینے والا ہے ________

بار یا باری - خدا کا نام ہے - فضل - مہربانی - بخشش - رحمت - درد مند نواز دکھیوں کو تکلیف سے بچانے والا - درد مندوں کو دکھوں سے بچانے والا -

جُرم بخشائی - تو جرم یا گناہ یا غلطی کو معاف کرنے والا ہے

تشریح - شاعر اپنے گناہوں کو بخشوانے کیلئے خداوند تعالےٰ کے حضور میں درخواست کر رہا ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

گناہوں پر پھیرے یکسر قلم پھیر
دعا مقبول ہو میری یہ پن دیر

(۳۰) میرا سرمایہ (یعنی اعمال نامہ) تیرے حضور میں کسی حالت میں بھی پیش کرنے کے لائق نہیں۔ مگر یہ تیری کمال مہربانی اور عنایت ہوگی اگر تو اُسے قبول کرلے۔ بضاعتے۔ سامان پونجی۔ سرمایہ۔ عین عنایت۔ کمال مہربانی
تشریح۔ شاعر اپنے کئے پر پریشانی کے آنسو بہاتا ہوا خدا سے اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست کر رہا ہے کیونکہ صرف خدا ہی اُس کے گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔

ع مجھے بھی بخش کہ تجھ کو غفور الرحیم کہتے ہیں

(۳۱) تیری بخشش کے دروازے سے ناامیدی کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی کیونکہ مکھی حلوائی کی دکان کو چھوڑ کر کہاں جا سکتی ہے ——— درگہہ۔ درگاہ دربار۔ حضور۔ کرم۔ بخشش۔ عنایت۔ کرمت میں مت۔ "کا اشارہ خدا کی طرف ہے۔ روئے نا امیدی۔ مایوسی کی صورت۔ نا امیدی کی وجہ۔ مگس۔ مکھی۔ کارگاہ۔ کارخانہ ورکشاپ۔ حلوائی۔ مٹھائی بیچنے والا۔
تشریح۔ مطلب ہے کہ جس طرح مکھی کو حلوائی کی دکان کے سوا اور کہیں تبرینی نہیں ملسکتی اسی طرح شاعر کو بھی پورا بھروسہ ہے کہ سوائے خدا کے دروازے کے اور کہیں اُس کا سوال قبول نہیں ہو سکتا۔

تیرے دربار رحمت میں گناہگاروں کی معافی ہو
یہی اپنی تمنا ہے تیرے دربار آنے میں" (محروم)

# انگیانو کی تعریف میں

(۱) یہ دنیا پہلے بھی کئی صورتیں بدل چکی ہے اور آخر کار اس موجودہ صورت سے بھی بدل جائیگی۔
مطلب ——— چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۲) اپنے مکان کی بنیاد دوسری دنیا میں رکھ۔ کیونکہ اس دنیا کی بنیاد مضبوط نہیں ہے۔ سرائے دیگر۔ دوسری دنیا۔ آنے والی دنیا۔ اساس۔ بنیاد۔ محکم۔ مضبوط۔ پائدار۔ عمارت انداختن۔ کسی عمارت کی بنیاد رکھنا۔ کوئی مکان کھڑا کرنا۔ ——

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ ہم کو اس دنیا کی تبدیل اور فنا ہونے والی نشان و شوکت پر لٹو نہ ہونا چاہیئے بلکہ آخرت کے ساتھ دل لگانا چاہیئے اور اُس دنیا میں آرام پانے کیلئے اِس دنیا میں نیک کام کرنے چاہئیں

ع جو بوؤ گے اچھا تو کاٹو گے اچھا

(۳) ہماری عمر کی مثال ایک جلتی ہوئی بتی کی طرح ہے جو کہ دم بدم گھٹتی چلی جاتی یا یہ پہاڑ پر پگھلتی ہوئی برف کی مانند ہے جس سے ہر گھڑی کچھ نہ کچھ حصہ تھوڑا ہوتا جاتا ہے —— سر بر کردن۔ جلانا۔ روشن کرنا۔ کوتاہ گردیدن۔ گھٹ جانا۔ کم ہو جانا دمادم۔ دم بدم۔ گھڑی گھڑی۔ لحظہ بہ لحظہ۔ گدازاں پگھلتی ہوئی سر کوہ۔ پہاڑ کی چوٹی پر۔ جزوی حصہ دمادم میں الف اتصالیہ ہے۔

(۴) تشریح۔ مطلب ہے کہ جس طرح جلتی ہوئی بتی یا پگھلتی ہوئی برف ہر آن کم ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح ہماری زندگی کے دن بھی گھٹتے چلے جاتے ہیں

؎ غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اِک اور گھٹا دی

(۵) اس نادان آدمی کے پاؤں کے نیچے بہت سی خاک ایسی ہے کہ اگر تو اُسے کھودے تو یا ہاتھ ملینگے یا کلائیاں نکلیں گی —— نادان۔ بیوقوف۔ باز کردن۔ کھولنا۔ کھودنا۔ معصم۔ کلائی۔ خاکا میں الف مبالغہ کیلئے ہے۔

تشریح مطلب ہے کہ جس زمین پر آج ہم چل رہے ہیں۔ اگر ہم غور کریں تو اس کے اندر لاکھوں کروڑوں انسان مدفون ہیں کئی خاک میں مل کر خاک ہو گئے ہیں۔ اور کئی ایسے ہیں جنکی ہڈیاں ابھی تک پائی جاتی ہیں۔ موت کسی کی پرواہ نہیں کرتی شاہ و گدا حسین و بدنماسب کو ایک لاٹھی سے ہانکتی ہے۔ انجیل مقدس میں آیا ہے۔ ؎

کل پاؤں اک کاسۂ سر پہ جو آ گیا — یکسر وہ استخوان شکستہ سے چور تھا
کہنے لگا کہ دیکھ کے چل راہ بےخبر — میں بھی کبھی کسی کا سرِ پُر غرور تھا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۶) لالچی کی آنکھ ساری دُنیا کو حاصل کر لینے سے بھی سیر نہیں ہوتی۔ جس طرح شبنم کے ساتھ کنواں کبھی نہیں بھر سکتا ——— طامع - طمع رکھنے والا - لالچی - حریص - سیر شدن - تسلی ہونا - رج جانا ——— مطلب - حرص کی کوئی حد نہیں اور لالچی آدمی کو دنیا میں کبھی تسلی نہیں ہو سکتی -

ثنائے وعظ میں ہے تکیہ کلام واعظ   قدرِ قلیل ہے سب مال و منالِ دُنیا
گویا کہ حرص اس کی اس سے کبھی نہیں ہے   ہے جس قدر فراہم پاس اُس کے مالِ دُنیا

(۷) آدم کے بچوں کی مٹی (یا جسم) نے اینٹ کی شکل اختیار کر لی ہے مگر پھر بھی آدم کے لئے (یعنی بنی نوع انسان) کا دِل ذرا بھی نہیں پسیجتا یا ہلتا ——— گِل - کیچڑ - مراد انسان کا جسم - خشت - اینٹ - فرزند آدم - آدم کے بیٹے مراد بنی نوع انسان - جنبیدن - ہلنا - پسیجنا - متاثر ہونا - حرکت میں آنا - ——— مطلب انسان ایسا سنگ دِل ہے کہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ اس کے بھائی مر گئے ہیں - اور خاک میں بلکہ خاک ہو گئے ہیں - مگر پھر بھی وُہ اپنے انجام پر نظر نہیں کرتا اور اِس طرح زندگی بسر کرتا ہے گویا اُس نے کبھی مرنا بھی نہیں -

(۸) سونا اور چاندی (راہ خدا پہ لٹاتے) سے نیک نامی حاصل کر - اسے اکٹھا کر کے مت رکھ کیونکہ دوسرے لوگ اسے لوٹ کر لے جائینگے ——— برہم نہادن جمع کرنا - اکٹھا رکھنا - ذخیرہ لگانا - ازہم گرفتن - چھین کر لے جانا - لوٹ کر لے جانا - اڑا کر لے جانا - مطلب - دولت جمع کرنے کی بجائے مفلسوں اور ناداروں کی مدد اور نیک کاموں میں صرف کرنی چاہئے -

دے جو محتاجوں کو دینا ہے کہ فرصت ہے ابھی
گور میں ہے ڈھونڈتا قارون گدا ملتا نہیں

(۹) فریدوں جیسے بادشاہ کی بادشاہی بھی ختم ہو گئی اور سلیمان کے ہاتھ سے بھی انگوٹھی جاتی رہے ——— (نوٹ) ہر دو مصرعوں میں "ر" اضافیہ ہے یعنی بادشاہی فریدوں وخاتم سلیمان - فریدوں - ایران کے مشہور بادشاہ کا نام جو جمشید کی نسل سے آبتین کا بیٹا تھا - یہ بڑے جاہ جلال والا بادشاہ ہوا ہے اور نہایت ہی عادل اور منصف - ہاتھی پر پہلے پہل یہی بادشاہ سوار ہوا تھا - تمام علوم و فنون کا بڑا حامی -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اور قدردان تھا - قریباً پانچ سو سال تک حکومت کی - سرآمدن - ختم ہوجانا

سلیمان - آپ دنیا میں عدیم المثال بادشاہ ہوئے ہیں کیونکہ آپ کا حکم انسانوں کے علاوہ جن اور ہوا پر بھی تھا اور آپ کا تخت ہوا پر اڑا کرتا تھا - یہ سب کچھ آپ کی انگوٹھی کی بدولت تھا - اور ایک دفعہ یہ انگوٹھی بھی گم ہوگئی تھی ——————

تشریح - جب فریدوں اور سلیمان کے سے بلند پایہ اور ذی مرتبہ بادشاہوں کی سلطنت مٹ گئی تو ہماری حقیر دولتوں کا ذکر ہی کیا -

نہ کوئی رہا ہے رہے گا نہ کوئی
فقط نام اللہ ہی اللہ رہیگا

(۱۱) زمانے کی گردش ہمیں ایسا ڈنگ نہیں مارتی کہ جس کے زخم کا علاج قیامت سے پہلے ہو سکے یا جس کے لئے قیامت سے پہلے کوئی مرہم مل سکے ——————

نیش - ڈنگ - زخم - مُرا ہوت ——————

تشریح - مطلب ہے کہ موت کے وار سے مرے ہوئے قیامت سے پہلے نہیں اُٹھ سکتے یعنی جو ہمارے بھائی یا دوست موت کی نیند سو گئے ہیں - قیامت سے پہلے نہیں اُٹھ سکتے

حشر تک یاں پھر شکیبا چاہئے - کب ملینگے دلبر سے دیکھا چاہئے (حالی)

(۱۲) اس خون کی پیاسی دنیا سے ہرگز وفا کی توقع نہ رکھ کیونکہ کوڑیالے سانپ کے منہ سے شہد کا ملنا ناممکن ہے —————— انگبیں - شہد - کام - حلق - تالو - سینہ - اژدہم - کوڑیالہ سانپ - کالا سانپ جس کی پیٹھ پر سفید چتیاں ہوں یا جسکی پیٹھ پر سیاہ و سفید خال اور لکیریں ہوں —————— مطلب - جس طرح سانپ سے سوائے زہر کے اور کسی چیز کی توقع نہیں کی جاتی - اسی طرح سے زمانے سے بے وفائی کے سوا اور کیا توقع کی جا سکتی ہے -

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

(۱۳) مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے اُستادوں سے یہ کہانی سُنی تھی کہ کیخسرو اور جمشید فارس کے بادشاہ شکایت کرنے والے مظلوموں کے سینے سے دل کو جلا دینے والی آہوں سے اس طرح پرہیز کرتے تھے یا ڈرتے تھے جیسے زہر سے - کیخسرو - کیانی خاندان کا تیسرا بادشاہ جو کیقاد کے بعد تخت پر بیٹھا - جمشید - پشدادی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

خاندان کا چوتھا بادشاہ جس نے سات برس تک بادشاہی کی عجم۔ ایران۔ فارس سم۔ زہر
مطلب ہے کہ مظلوں کی آہوں سے بچ کر رہنا چاہئے کیونکہ دُکھی کی آہ کی شنوائی
خدا کے دربار میں زیادہ ہوا کرتی ہے

ع آہِ مظلوم پہاڑوں کو ہلا دیتی ہے

(۱۴) کہ جب بہت سی چیونٹیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں تو شیر کی زندگی بھی عذاب
میں ڈال دیتی ہیں۔ مور کی جمع موراں۔ چیونٹیاں۔ بگمہ آمدن۔ جمع ہو جانا۔ اکٹھا
ہو جانا۔ رواں۔ جان۔ سانس۔ حلق۔ منہ۔ تالو۔ ضیغم۔ شیر۔

تشریح۔ چیونٹی کتنی حقیر چیز ہے مگر یہ جب بہت سی ہلکہ شیر جیسے زبردست جانور
پر چمٹ جاتی ہیں تو اس کی زندگی اس کے لئے عذاب بنا دیتی ہیں۔ اسی طرح
جب بہت سے مظلوم مل کر آہیں بھرتے ہیں تو ظالموں کا قافیہ تنگ کر کے رکھ دیتے ہیں

ع آہ کی تاثیر سے جلتا ہے دلِ افلاک کا

(۱۵) کوئی ایسا ظالم نہیں جو کسی نہ کسی دن اپنے سے زیادہ ظالم کے ہاتھوں
ظلم کا شکار نہ ہو جائے خواہ وہ دن کافی مدت کے بعد ہی کیوں نہ آئے ——

(۱۶) میری باتیں تو صرف دِل رکھنے والے اصحاب کیلئے مخصوص ہیں۔ کیونکہ
لوگ اپنے پاک اِرادوں کا اظہار سوائے رازداروں کے کسی پر نہیں کیا کرتے
را۔ اضافیہ ہے یعنی سخن را رُوے۔ رُوئے سخن۔ کلام کا خطاب۔ حرم۔ کعبہ مگر یہاں
پاک یا نیک اِرادے یا راز۔ محرم۔ رازدار۔ راز کے جاننے والا۔ ——

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ وہ صرف عقلمند آدمیوں کو نصیحت کرتا ہے کیونکہ راز
بھی تو صرف قابل اِعتبار شخص پر افشا کیا جاتا ہے یا جس کو راز کے سمجھنے کی اہلیت ہو

(۱۷) خدا کرے کہ ایسے بادشاہ پر ملک اور بادشاہی دونوں حرام ہوں کہ
جس کے سامنے تو لوگ اس کی تعریف کریں اور پیٹھ پر برائی کریں ——
قفا۔ گردن کی پچھلی طرف۔ مجازاً پشت۔ پیچھے۔ عدم موجودگی۔ غیر حاضری۔

(نوٹ) پیش و قفا مدح اور ذم میں صنعتِ تضاد ہے۔ ——

تشریح۔ وُہ بادشاہ جس کے سامنے تو لوگ تعریف کریں اور اُس کی عدم موجودگی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

میں اُس کی بُرائی - وُہ تختِ شاہی کے لائق نہیں - آدمی دراصل وہی اچھا ہے جس کی عدم موجودگی میں اُس کی تعریف کی جائے -

(۱۸) بدصُورت و بدنما دُلہن کو کس طرح خوبصورت بنایا جا سکتا ہے اگرچہ وُہ اپنے آپ کو دھاری دار اور قیمتی مخمل سے بھی کیوں نہ ملبوس کر لے —— عروس - دلہن زشت - بدصُورت - بدنما - دیبائے معلم - ایک قسم کی دھاری دار اور قیمتی مخمل ——

تشریح

صُورتِ زیبائی ظاہر ہیچ نیست
اے برادر سیرتِ زیبا بیار

کپڑے یا ظاہری ٹیپ ٹاپ ہماری عزت کی ضامن نہیں بن سکتی کیونکہ جب تک سیرت نہ ہو عزت کا حاصل کرنا مشکل ہے -

(۱۹) اگر انسان صرف لمبے قد اور داڑھی ہی کی بدولت انسان کہلانے کا مستحق ہے - تو پھر نیزے پر بھی تو پھریرا لگا ہوا ہوتا ہے —— ریش - داڑھی پرچم - پھریرا - وُہ کپڑا جو نیزے کے سر پر بطور نشان باندھتے ہیں -

تشریح - مطلب ہے کہ انسان لمبے قد اور لمبی داڑھی کی بدولت انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا - کیونکہ اس کے اندر ضرور کوئی دماغی یا اخلاقی قوت ہونی چاہیئے ورنہ اگر نیزے پر پھریرا لگا ہوا ہو تو اُس کو بھی آدمی کہتے ہیں -

(۲۰) معمر - آدمیوں کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میٹھے ہوا کرتے ہیں - مجھے معلوم نہیں کہ وُہ بڑا شہزادہ (انکیانو) ان کو سننا پسند کریگا کہ نہیں —— پیر - کہن سالہ - کافی عمر کا بوڑھا - معمر - نوئین اعظم - بڑا شہزادہ

(۲۱) انکیانو تمام دنیا کا انصاف کرنے والا بادشاہ ہے - اور وہ عراق - ترکستان اور دیلم کی فوجوں کی کمان کرنے والا بھی ہے —— عادل - عدل کرنے والا - سپہسالار - فوجوں کی کمان کرنے والا - سردار - عراق - ایران کے جنوب مغربی علاقہ کا نام ہے - جو بہت مشہور ہے - دیلم - گیلان کے ایک شہر کا نام ہے جہاں بڑے مہیب اور جنگجو لوگ رہا کرتے تھے جو اس زمانے میں مشہور و معروف تھے - اس لئے یہ شہر بھی بہادروں کا شہر مشہور ہوا

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

(۲۲) اور محفل کے دن وہ کیانی تخت پر فریدوں سے کسی حالت میں بھی کم نہیں اور لڑائی کے دن بلا شبہ وہ رُستم دکھائی دیتا ہے ——— روزِ بزم۔ محفل کے دن عیش و نشاط کی مجلس کے دن۔ کیانی۔ خاندان سے نسبت رکھنے والا۔ یائے نسبتی ہے۔ رستم۔ ایران کے ایک مشہور پہلوان زال بن سام کا بیٹا تھا جو سیستان یعنی خوزستان کا حاکم اور ایرانی فوج کا سپہ سالار تھا۔

(۲۳) تُونے ایسی نصیحت تو اپنے باپ سے بھی نہ سُنی ہوگی اور اگر ہوشیار آدمی ہو تو اپنے چچّے سے سُنو۔ پند۔ نصیحت۔ عم۔ چچا۔ یہاں عمر کے لحاظ سے سعدی اپنے آپ کو چچا کہہ رہے ہیں۔

تشریح۔ سعدی بڑی جرأت کے ساتھ اتابک سے کہہ رہے ہیں کہ میری نصیحت کو کان دھر کر سُن۔ کیونکہ ایسی نصیحت تو تُو نے اپنے باپ سے بھی نہ سُنی ہوگی ———

(۲۴-۲۵) جب خدا نے تجھے معزز و ممتاز بنایا ہے تو دُنیا کے لوگوں کے درمیان اس طرح سے زندگی بسر کر کہ گر خدا نخواستہ کسی وقت بھی تیرا بادشاہی رُتبہ تجھ سے چھین بھی لیا جائے۔ یا تیرے ہاتھ سے چلا جائے تو تُو پہلے کی طرح ہی باعزت رہے۔ یزدان = خدا + ت = تیرا۔ مکرم۔ باعزت معزز۔ قابلِ تعظیم ———

تشریح۔ بادشاہ کو ایسا نیک اور اچھا ہونا چاہئے اور اپنی رعایا کے ساتھ ایسا اچھا سلوک کرنا چاہئے کہ رعایا اُس کی عزت اُس کے اچھا ہونے کی وجہ سے کرے نا کہ ڈر کے مارے۔ اور اگر خدا نخواستہ اُس کی بادشاہی اُس کے ہاتھ سے چلی بھی جائے تو لوگ اُس کی اچھائی کے سبب پھر بھی اُسکی عزت و تکریم کرتے رہیں۔

(۲۶) یہ ہر شخص کا کام نہیں کہ سچّی بات کو بے دھڑک ہو کر کہہ سکے۔ سعدی شاعری کے ملک کا تسلیم شدہ بادشاہ ہے ——— حق۔ سچائی۔ صداقت۔ گستاخ۔ صاف۔ صاف۔ جرأت کے ساتھ۔ بے دھڑک۔ مسلّم۔ تسلیم شدہ۔ مانا ہُوا۔

مطلب۔ صرف سعدی ہی ایسا شاعر ہے جو بادشاہوں کو بھی صاف صاف کہنے میں ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کرتا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۲۷) کل یعنی قیامت کے دن تیری جگہ ان دو مقاموں سے باہر نہ ہوگی یا ہمیشہ رہنے والی جنت یا دوزخ ——— مقامات کی بجائے مقامت پڑھئے۔

یعنی تیرا مقام۔ تیری جگہ۔ بیرون۔ سوا۔ علاوہ۔ باہر۔ بہشت جاوداں ہمیشہ رہنے والی بہشت۔ خلد جاودانی۔ جہنم۔ دوزخ کے ایک حصے کا نام ہے مطلب۔ انسان کو اس کے اعمال کے مطابق یا تو جنت نصیب ہوگی یا دوزخ

(۲۸) خدا کرے کہ خوش قسمتی اور سلطنت تیرے ہمیشہ ساتھ دینے والے ساتھی ہوں اور تو اپنی سلطنت سے خوش رہے اور بخت سے خوش و خرم رہے مدامت۔ ت۔ تیرا ہے۔ یعنی تیرے لئے ہمیشہ۔ خرم۔ خوشی۔ شاد۔

(۲۹) خدا کرے کہ تیرے دائیں ہاتھ میں تو سیاہی مائل سفید رنگ کے باز کی رسی ہو اور بائیں ہاتھ میں کالے رنگ کے گھوڑے کی باگ ——— اشہب۔ سیاہی مائل سفید رنگ۔ سفید بھورا۔ خنگ۔ گھوڑا۔ ادھم سیاہ رنگ کا گھوڑا۔ عنان۔ باگ ڈور۔ لگام ——— مطلب ہے کہ چونکہ ایک ہاتھ میں سفید باز اور دوسرے ہاتھ میں سیاہ گھوڑے کی باگ شاہی شان و شوکت کی علامت ہے اسلئے سعدی انکیانو کے حق میں دعا کر رہے ہے کہ خدا کرے کہ یہ دو چیزیں ہمیشہ اُس کے پاس رہیں۔

(۳۰) خدا کرے کہ نیا سال تجھے مبارک اور بابرکت ہو اور خوش قسمتی تیرے ہمراہ رہے۔ اور بلند بختی تیرا ساتھ دے ——— سر سالت۔ سال کا آغاز۔ سال کا شروع مراد نیا سال "ت"، برابر ہے تیرا یعنی گویا تیرے لئے ہیموں۔ مبارک۔ بابرکت۔ ہمدم۔ ساتھی۔ مخلص دوست۔

# ۸۔ پند و نصیحت کے طور پر

(۱) زندگی بہت اچھی ہے مگر افسوس کہ ہمیشہ رہنے والی نہیں اور اُن فنا ہو جانے والے یا مٹ جانے والے پانچ دنوں پر کوئی بہت زیادہ بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ خوش۔ اچھی۔ عمدہ۔ خوشگوار۔ دریغا۔ افسوس۔ ہائے۔ کلمہ تاسف ہے۔ فانی۔ مٹ جانے والا فنا ہو جانے والا۔ گذر جانے والا ———

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح - انسان کی زندگی بہت اچھی ہے مگر افسوس کہ اس کو بقا نہیں

ع کیا اعتبار زندگی مستعار کا (حالی)

(۲) انسان کے صنوبر کی طرح جھومتے ہوئے قد والے درخت کیلئے جوانی کے نئے اگے ہوئے پودے کی بہار ہمیشہ رہنے والی نہیں ـــــ درخت قد میں اضافت تشبیہی ہے یعنی قد ے کہ در حرکت و قامت ہمچو درخت صنوبر بلند صنوبر - ایک بلند قامت درخت سرو ناز کو بھی صنوبر کہتے ہیں - خرام - مٹک مٹک کر چلنا - ناز و ادا سے چلنا - صنوبر خرام - صنوبر کی طرح ناز و ادا کے ساتھ چلنے والا مدام - ہمیشہ - نوبادہ - نیا اگا ہوا پودہ - تازہ ـــــ

تشریح - مطلب ہے کہ انسان کی جوانی کی رونق بہت تھوڑی دیر تک رہتی ہے - اور جوانی کے جاتے ہی تمام رونق اور حسن جاتا رہتا ہے - جوانی ایک کہانی ہے -

ع زندگی کا ہے کو ہے

خواب ہے دیوانے کا

(۳) یعنی زندگی - یہ ایک پھول ہے جو کہ شاداب - کھلا ہوا - تازہ اور خوشبو دار ہے مگر جیسا کہ تجھے معلوم ہے - اس کے برقرار رہنے کی کوئی امید نہیں ہے - خنداں - ہنستا ہوا مراد کھلا ہوا - ثبات - قائم رہنا - برقرار رہنا - شناس شناس گل کے متعلق ہے ـــــ

تشریح - شاعر ایک پر شباب جوان کو کھلے ہوئے پھول سے تشبیہ دے رہا ہے - جو کہ بہت جلد مرجھا جائیگا - یہی حال ہماری زندگی کا ہے جو پھول کی طرح تھوڑی مدت تک شاداب اور رنگین رہتی ہے -

(۴) زمانے کی ماں کی گود میں ہمیشہ کے لئے پرورش کی توقع نہ رکھ - کیونکہ اس کے اندر تو محبت کا شائبہ تک بھی نہیں ہے ـــــ دوام - ہمیشہ مادر دہر - زمانے کی ماں - اضافت استعارہ ہے - طمع کردن - امید رکھنا - لالچ کرنا کنار - گود - بو یعنی لفظاً خوشبو مگر یہاں ذرہ - شائبہ مراد ہے -

تشریح - دنیا کو ماں سے تشبیہ دی گئی ہے مگر یہ ایسی ماں ہے جو اپنے بچوں کے ساتھ دیر تک مادرانہ محبت قائم نہیں رکھ سکتی -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

زمانے سے یار و وفا کی توقع      عبث ہے عبث ہے عبث ہے۔

(۵) خواہ مخواہ دھوکہ مت کھا۔ اور نہ ہی غافل ہو کر بھیڑ کی طرح سے اپنا سر آگے کو ڈالے ہوئے کھڑا ہو۔ کیونکہ یہ بھیڑ الجھا گلے کی رکھوالی کے خلاف ہے یا رکھوالی نہیں کر سکتا۔ غرہ شدن ۔ دھوکا کھانا۔ میش۔ بھیڑ۔ گرگ استعارہ ہے دنیا سے گلہ بانی۔ گلے کی رکھوالی کرنا یا حفاظت کرنا یا خیال رکھنا۔ سر در پیش۔ سر کو آگے ڈالے ہوئے۔

تشریح۔ شاعر ہمیں اس بات سے آگاہ کر رہا ہے کہ ہمیں اس دنیا میں بھیڑ کی طرح غافل اور لاپرواہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ دنیا بھیڑئیے کی مثل ہے۔ ضرور ایک نہ ایک دن ہم کو ہڑپ کر جائیگی۔

(۶) جو بات صاف ظاہر ہے۔ اس کے سننے یا بیان کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیونکہ زمانے کی گردش کی بیوفائی کسی سے کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے۔۔۔۔ عیاں۔ ظاہر۔ روشن۔ سب پر واضح۔ استماع۔ سننا۔ بیان۔ وضح کرنا۔ کھول کر بیان کرنا۔

تشریح۔ فارسی میں ایک ضرب المثل ہے کہ "عیاں راچہ بیاں" اس شعر کا مطلب ہے کہ زمانے کی گردش کی بیوفائی کوئی پوشیدہ امر نہیں ہے۔ اسلئے اس کے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور اس آسمان کے تلے کسی کو بھی چین و قرار نہیں

ع۔ آرام جس کا نام ہے زیرِ فلک نہیں

(۷) دنیا میں وہ کونسی بہار کی ہوا چلی ہے جس کے بعد پھر خزاں کی آفت نہ آئی ہو؟ ـــــــــ آفاق جمع افق۔ دنیا۔ باز۔ پھر۔ عقب۔ پیچھے مطلب ہے کہ دنیا میں ہر خوشی کے غمی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

ع۔ جہاں بجتے ہیں نقارے وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

(۸) اگر تو صفحہ زمین کے تمام ملک بھی قبضے میں لے آئے تو بھی زندگی کے ایک دن کے لطف کی قیمت بھی ادا نہیں کر سکتے ـــــــــ بہا۔ قیمت۔ مراد دنیا کی تمام دولتیں ایک دن کی زندگی کی قیمت ادا نہیں کر سکتیں۔ زندگی بہت عزیز ہے۔

(۹) اے دوست اس کارواں سرائے (دنیا) کے ساتھ دل نہ لگا۔ کیونکہ گھر بنانا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

قافلے والوں کا طریقہ یا دستور نہیں ——— رفیق۔ رفاقت کرنے والا دوست۔ کارواں سرائے۔ وہ مقام جہاں مسافر آکر ٹھہرتے ہیں۔ عارضی مقام استعارہ ہے دنیا سے آئین۔ دستور۔ طریقہ۔ خانہ ساختن۔ گھر بنانا۔

تشریح۔ اس دنیا میں کسی چیز کو بھی ثبات نہیں اور اس کی ہر چیز فانی ہے۔ اسلئے یہاں کوئی مستقل مکان بنانا بے سود ہے اور نہ ہی اس دنیا کے ساتھ دل لگانا چاہیئے۔

منزل دُنیا میں ہیں پا در رکاب آٹھوں پہر
رہتے ہیں مہماں سرا میں میہمانوں کی طرح (حالی)

(۱۰) اگر دنیا میں ہماری تمام مرادیں بھی پوری ہو جائیں اور صرف ایک دشمن (موت) ہمارے پیچھے لگا ہوا ہو تو میں دوستی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دنیا ایسا مقام نہیں کہ جہاں ہماری تمام مرادیں پوری ہو سکیں۔ کام مراد۔ خواہش۔ آرزو۔ دشمن۔ استعارہ ہے موت سے۔ اندر پے۔ پیچھے ہونا۔ تعاقب کرنا۔ بدوستی میں بائے قسمیہ ہے ———

تشریح۔ چونکہ ہم کو ہر دم موت کا کھٹکا لگا رہتا ہے اسلئے ہماری کامیابی یا دنیا کے مشغلے ہم کو اصل خوشی نہیں دے سکتے اور کسی کام کے کرنے میں لطف نہیں آتا۔

ع زندگانی انتظار موت ہے

(۱۱) تو تو بت کی پوجا کرنے والے کی طرح صرف ظاہرا صورت پر ایسا فدا ہو گیا ہے کہ تجھے حقیقت کی لذت کے متعلق کچھ پتہ نہیں رہا یا حقیقت کے لطف کو اٹھانے کے قابل ہی نہیں رہا ——— بت پرست۔ بت کی پوجا کرنے والا مُراد مادی دُنیا کا پجاری۔ صورت۔ ظاہرا صورت۔ دکھاوے کی صورت۔ بیرونی ٹیپ ٹاپ دیگر ت بیں ر ت، ہمادی ہے نیز دیگر۔ اور بعد ازیں۔ معانی۔ حقیقت بات کی تہ مراد روحانی دنیا) ——— صورت اور معانی میں تضاد ہے ———

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ ہم دنیاوی عیش و عشرت میں ایسے منہمک ہو جاتے ہیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کہ رُوحانی خوشیوں یا نعمتوں کو پہچان ہی نہیں سکتے۔ اور باوجودیکہ ہم اپنے آپ کو خُدا کا سچا پُجاری کہتے ہیں مگر دراصل ابھی تک بُت پرست ہیں اور ظاہری ٹیپ ٹاپ کے غلام بنے بیٹھے ہیں اور حقیقت کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے

(۱۲) خُدا سے محبّت کرنے والوں نے خوشی خوشی اس دنیا کو خیرباد کہہ دیا ہے۔ کیونکہ دولت کی محبّت کی قید میں گرفتار آدمیوں کیلئے سوائے اس جہاں کے اور کوئی جگہ نہیں ہے۔ از دست دادن۔ ترک کر دینا۔ خیرباد کہہ دینا۔ چھوڑ دینا۔ دوستانِ خُدا۔ خُدا سے محبّت کرنے والے۔ خُدا کو چاہنے والے غنا۔ دولت۔ امیری۔ مال وزر۔ پابند۔ جس کے پاؤں بندھے ہوئے ہوں مراد غلام۔ گرفتار ______

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ اِس دنیا کے امیر لوگ جنہیں دولت جمع کرنے کے سِوا اور کوئی کام ہی نہیں۔ اور وہ اِس دنیا کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں۔ اسلئے اُن کے لئے اِس دُنیا کا ترک کر دینا سخت مشکل ہے۔ اسلئے وہ روحانی لذتوں کو نہیں جان سکتے۔ اور نہ ہی اُنہیں کچھ رُوحانی دُنیا کے متعلق علم ہے اور اُن کے مُقابلے میں ایک سیر چشم درویش جو دُنیاوی خواہشات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس جہاں کے مقاصد کے درپے نہیں ہوتا اور اُس ساری دُنیا کو خوشی خوشی ترک کر دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ خدا کے پاس اِس سے ہزار درجے اچھی دنیا (روحانی دُنیا) ہے۔ صرف وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جو اِس دُنیا کی ہر چیز کو ہیچ سمجھے۔

ہر کرا گنج قناعت بود و عزتِ نفس
در نظر خوار تر از خاک رہش سیم و زر است
(عبرت نائینی)

(۱۳) اپنی زبان کو اچھی طرح سے قابو میں رکھ۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ کارکنانِ قضا و قدر تجھے دوزخ میں لیجائیں۔ کیونکہ دنیا میں زبان سے بڑھ کر اور کوئی نقصان دینے والی چیز نہیں ہے ______ دوزخ میں "ت"، ساوی تُرا ہے۔ بُرند کا فاعل قضا و قدر ہے تا حرف علّت ہے۔ بتر۔ مخفف ہے بدتر کا۔ زیانی یعنی زبان۔ یا نقصان پہنچانے والی۔ زبان اور زیان میں تجنیس خطی ہے کیونکہ اگر ان دونوں لفظوں کے نقاط حذف کر دئے جائیں تو دونوں کی غیر منقوط صورت تطبیق

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کرے گی۔ ـــــــــ

تشریح۔ مشہور ہے کہ تلوار کا زخم اچھا ہو جاتا ہے مگر زبان کا زخم ہرگز اچھا نہیں ہوتا اِسی زبان سے ہم دُشمن کو دوست اور دوست کو دُشمن بنا لیتے ہیں کیونکہ ہمیشہ میٹھا بولنے سے دُشمن بھی دوست ہو جاتا ہے اور کڑوا بولنے سے دوست بھی دُشمن بن جاتا ہے۔ اسلئے ہم کو چاہئے کہ اپنی زبان پر پورا پورا قابو رکھیں۔ کیونکہ زبان سے نِکلا ہُوا لفظ واپس نہیں ہو سکتا اور اُس کا اثر بہت دیر پا ہوتا ہے۔ حالی نے کیا خوب کہا ہے۔

جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے
نہیں لگتی کچھ اُس میں دولت زیادہ

(۱۴) اچھے کام کئے جا اور اپنی شہرت کا جھنڈا بلند نہ کر۔ کیونکہ خدا کے نیک بندوں کے لئے گمنامی کے کوچے سے بڑھ کر اور کوئی راستہ محفوظ نہیں ہے۔ عمل۔ اچھے کام۔ نیک کام۔ عَلم برکشیدن۔ جھنڈا بلند کرنا۔ نمائش کرنا۔ اپنی شہرت کا ڈھنڈورا پیٹنا مردان۔ مرادمردان خدا۔ نیک بندے صوفی لوگ۔ سلیم۔ محفوظ۔ جو خطرے سے خالی ہو ـــــــــ

تشریح۔ انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے شہرت کا دلدادہ ہونا۔ اور وہ اچھے کام بھی محض شہرت اور دکھاوے کیلئے کرتا ہے۔ اسلئے شاعر بھی نصیحت کر رہا ہے کہ دنیا میں دراصل معزز شخص وہی ہے جس کو شہرت یا دنیاوی عزت کی خواہش نہ ہو اور گمنامی کی زندگی بسر کرتا ہو

(۱۵) خدا کی راہ پر چل اور جہاں تیرا جی چاہے رہ کیونکہ دل رکھنے والوں (صوفیوں) کی تنہائی کے کونے کے لئے کوئی خاص جگہ نہیں ہے ـــــــــ

طریق حق۔ خدا کی راہ۔ (نوٹ) مصرع اول میں ''از'' کی بجائے ''از'' پڑھیے صاحب دل۔ دل رکھنے والا مراد صوفی۔ کنج خلوت۔ تنہائی کا کونہ۔ مکانے کوئی خاص مقام۔ کوئی خاص جگہ۔ مخصوص

تشریح۔ مطلب ہے کہ خدا کو ڈھونڈنے کیلئے کسی جگہ پر رہائش اختیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خدا تو ہر جگہ اور ہر وقت دیکھا جا سکتا ہے صرف سچی طلب

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہو۔ اور خدا کی راہ پر چلا جائے۔ نیک کام کیے جائیں۔ حالی نے خوب کہا ہے۔

دل میں ہے اے خضر گر صدق طلب
راہرو کو رہنموں سے کیا غرض

(۱۶) اپنی نیازمندی کے ہاتھ خدائے مطلق کے دربار میں پھیلا۔ کیونکہ خدا کے بندے کا سوائے خدا کی عبادت کرنے کے اور کوئی کام نہیں ہوتا۔

کفِ نیاز۔ نیازمندی کا ہاتھ۔ ضرورت یا حاجت کا ہاتھ۔ خدا کی خوانی خدا کا نام لینا۔ عبادت کرنا۔ خدا کو یاد کرنا۔

تشریح۔ ہماری حاجات کو سوائے خداوند تعالےٰ کی ذات کے اور کوئی پورا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہی قاضی الحاجات یا مسبّب الاسباب ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اس کی بارگاہ میں اپنی ضرورت کا ہاتھ پھیلائیں اور اس کے دروازے کے سوا کسی اور دروازے کی تمنا نہ رکھیں۔

نہیں اسرا کوئی تیرے سوا
تو ہی رحم کر ہم پہ اچھے خدا

(۱۷) بے ادب لوگوں کی طرح گھاس اور دانا دونوں ملا کر نہ کھاتا جا۔ کیونکہ ان لوگوں کو تو اگلے جہان میں خوش قسمتی کے کھلیاں کی کوئی امید نہیں ہوتی۔

بے ادباں۔ بے ادب لوگ۔ بے شرم لوگ۔ کاہ ۔ بھوسہ۔ گھاس۔ تخم ۔ دانہ بیج خرمن۔ کھلواڑہ۔ کھلیاں۔ اناج کا ڈھیر۔ اقبال۔ خوش قسمتی۔ بلند بختی۔

تشریح۔ بے ادب لوگوں کی طرح صرف اس دنیا کے عیش و عشرت میں ہی نہ کھو جانا چاہیئے۔ اور اسی دنیا کو ہی سب کچھ نہ سمجھ لینا چاہیئے بلکہ روحانی دنیا اور اس کی لذتوں کو حاصل کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جسمانی غذا کے علاوہ روحانی غذا کا بھی سامان کرنا چاہیئے

ع۔ تن پروری چہ سود چو جان تو ناشناست

(۱۸) ایسا نہ کر۔ کیونکہ اپنے دوست کو رنجیدہ کرنا باعثِ صد حسرت ہے اور پھر خاص کر ایسے دوست (خدا) کو جس کا دنیا میں کوئی ثانی نہ ہو۔

حیف۔ افسوس کا مقام۔ آزردن۔ رنجیدہ کرنا۔ دکھ دینا۔ تکلیف دینا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

علی الخصوص - خاص طور پر خاص کر - بالخصوص

تشریح - شاعر کا مطلب ہے کہ ہمیں کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا چاہئے جس سے ہمارا پیارا دوست یعنی خدا ناراض ہو - ہمیں ہر وقت اس کو خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے - کیونکہ

ع - ربّ مہرباں تے جگ مہرباں

(۱۹) لوگوں کے سر پر نصیحتوں کی بارش برسانے سے کیا فائدہ؟ جبکہ لوگ صدق دلی کے لحاظ سے سیپی کے منہ کی مانند عمل نہیں کرتے ———

ارادت - صدق دلی - عقیدت - خلوص - باراں - بارش - صدف دہانی سیپی کے منہ کی خاصیت رکھنا - سیپی کے منہ کی طرح عمل کرنا - عام خیال ہے کہ سیپی اپنا منہ کھولے ہوئے سمندر کی سطح پر تیرتی رہتی ہے اور جونہی کہ ابر نیساں کا ایک قطرہ اس میں پڑ جاتا ہے - اپنا منہ بند کر کے سمندر کی تہ میں چلی جاتی ہے - اور کچھ عرصہ کے بعد وُہی قطرہ موتی میں تبدیل ہو جاتا ہے -

تشریح - شاعر کا مطلب ہے کہ جب لوگ نصیحت سُننے کیلئے تیار نہیں یا اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں تو ان کو نصیحت کرنے سے آخر فائدہ ہی کیا

(۲۰) اے سعدی تو نے تمام دنیا کو اپنی خوش بیانی کی تلوار کے زور سے سر کر لیا ہے اسلئے خدا کا شکر ادا کر - کیونکہ یہ سب کچھ اُس کی مہربانی کا نتیجہ ہے ——— بلاغت - خوش بیانی - رنگین ادائی - سپاس داریکہ ادا کر - فیض آسمانی - خدا کا فضل - خدا کی مہربانی -

(۲۱) جس طرح تیری شاعری کی شہرت دنیا میں پھیل گئی ہے اس طرح تو دریائے دجلہ بھی نہیں بہہ سکا - کیونکہ اس کے پانی میں بھی اس قدر روانی نہیں ہے - صیت - شہرت - آواز - مشہوری - چرچا - آفاق جمع افق - دنیا - دجلہ - ایشیائی روم کا مشہور دریا - یہ بہت تیز رفتار دریا ہے ——— شاعر کا مطلب ہے کہ جس تیزی کے ساتھ اُس کے اشعار کی شہرت مُلک میں پھیلی ہے - اتنی شہرت تو دریائے دجلہ میں بھی نہیں ہے جو تیزی کے لئے مشہور ہے -

(۲۲) ہر وہ شخص جو ہمارے ساتھ طاقت آزمائی کا دعویٰ کرتا ہے ضروری نہیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کہ ہم سے جیت جائے۔ کیونکہ خوش نصیبی کا دارو مدار صرف جسمانی طاقت پر نہیں
______ باکسیے دعولی کردن۔ کسی کے ساتھ مُقابلہ کرنا۔ کسی کو للکارنا
زور آوری۔ طاقت آزمائی۔ بسر بُردن۔ فتح پانا۔ کامیابی حاصل کرنا۔
سعادت۔ خوش بختی۔ خوش نصیبی۔
تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ شاعری خدادادچیز ہے۔ اُس کا انحصار جسمانی
طاقت کی زیادتی یا کمی پر نہیں ہے اِسلئے میرے ساتھ مقابلہ کرنے والے
محض اپنی جسمانی طاقت کے بَل بوتے پر نہیں جیت سکتے۔ کیونکہ خوش بختی کا
اُس سے کچھ تعلق نہیں۔

(۲۳) لیکن عطر بیچنے والے شخص سے کہہ دے کہ کستوری کی تعریف نہ کرے
کیونکہ اچھی خوشبو گاہک سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی _____ عطّار۔ عطر بیچنے
والا۔ خوشبوئیں رکھنے والا۔ مُشک۔ کستوری۔ خواجہ۔ صاحب۔ مالک
ستائش۔ تعریف۔ مشتری۔ گاہک خریدار۔ نہانی۔ پوشیدہ۔ چھُپی ہُوئی
تشریح مُشک آنست کہ خوُد ببوید نہ کہ عطار بگوید
والی بات ہے۔ سعدی صاحب فرماتے ہیں کہ اُن کے اشعار کی قدر۔ قدر
شناسوں کو خود بخود معلوم ہو جائیگی۔ اسلئے انہیں اپنی تعریف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں

## ۹۔ پند و نصیحت کے بارے میں

(۱) کمال رکھنے والے لوگوں کی نظر میں امیری مال و زر سے نہیں ہوا کرتی
بلکہ مال و دولت تو صرف قبر کے کنارے تک جاتے ہیں۔ اور اُس کے بعد اپنے اعمال
یعنی (اچھے برے کام) تونگری۔ امیری۔ دولت مندی۔ خوش حالی۔ اسم فاعل
ترکیبی ہے تواں + گر یائے مصدری ہے۔ اہل کمال۔ کمال رکھنے والے لوگ۔
تکمیل انسان۔ نیک و دانا آدمی گور۔ قبر۔ اعمال۔ کئے ہوئے کام۔ جمع از عمل
کام (اچھے یا بُرے) تشریح۔ دُنیا کی ہر چیز یہیں رہ جائیگی اور اگر ساتھ جائیگی تو
صرف ایک چیز وُہ ہیں اعمال۔ اِسلئے جو لوگ اس حکمت کو پا گئے ہیں وہ دُنیا کی نعمتوں
اور خوشیوں کی طرف نظر بھی اُٹھا کر نہیں دیکھتے اور نیک اعمال کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کیا کیا دُنیا سے صاحبِ مال گئے ۔ دُولت نہ گئی ساتھ نہ اطفال گئے
پہنچا کے لحد تک پھر آئے سب احباب ۔ ہمراہ گر گئے، تو اعمال گئے

(۲) میں تو جو کچھ ایک مقصد کو دُوسرے تک پہنچانے کیلئے لازمی ہوتا ہے۔ تُم سے کہہ رہا ہوں۔ اِس کے بعد تیری مرضی ہے خواہ میری باتوں سے کوئی نصیحت حاصل کرو خواہ رنجیدہ ہو جا ——— بلاغ۔ کسی چیز یا پیغام یا مقصد کا کسی تک پہنچانا۔ شرط بلاغ۔ پیغام پہنچانے کیلئے جو ضروری امور ہوتے ہیں۔ ملال۔ رنج غصہ

تشریح شاعر کا مطلب ہے کہ اس کا فرض تو آپ کو پیغام پہنچانا ہے۔ آگے تمہاری مرضی ہے۔ خواہ تم اُس سے کوئی فائدہ اٹھاؤ یا ناراض ہو جاؤ

ہمارا کام کہنا ہے ۔ کوئی مانے تو بہتر ہے۔

(۳) پہلے اچھا موقع ہو (یعنی اچھے سامعین ہوں) اور پھر نصیحت کرنے والے کی نصیحت، جب ہوش کے کان ہی نہ ہوں، تو پھر تقریر کی اچھائی سے کیا فائدہ؟ ——— محل۔ جگہ۔ موقع۔ مُراد۔ سامعین۔ سننے والے۔ ماحول و فضا و مکانات۔ قابل قبول کنندہ مراد درُست۔ مناسب اچھا۔ جائز۔ حسنِ مقال۔ باتوں کی خوبی یا تقریر کی اچھائی گوش و ہوش میں اضافت استعارہ ہے ———

تشریح۔ اچھی نصیحت کیلئے ضروری ہے کہ سننے والے بھی اچھے ہوں۔ جب سننے والے سننے کیلئے تیار نہیں تو اچھی سے اچھی نصیحت کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

(۴) اس شعر کی نثر یوں ہو گی۔ نصیحت ہمہ عالم بگوش مردم نادان چو باد در قفس و آب در غربال است۔ یعنی ایک بیوقوف آدمی کے کان میں تمام دنیا کی نصیحت اس طرح ہے جس طرح کہ پنجرے میں ہوا یا چھلنی میں پانی یعنی سعی بیکار۔ باد در قفس داشتن یا آب در غربال داشتن۔ دونوں باتیں ناممکن ہیں کیونکہ نہ تو پنجرے میں ہوا ٹھہر سکتی ہے اور نہ ہی چھلنی میں پانی قفس۔ پنجرا۔ غربال۔ چھلنی ———

تشریح۔ بے عقل آدمی پر نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ وُہ تو ایک کان سنتا ہے اور دوسرے کان سے نکال دیتا ہے۔

(۵) کوئی شخص بھی محض آنکھ۔ کان۔ منہ رکھنے سے آدمی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دیوار پر کھنچی ہوئی تصویریں بھی تو اس قسم کے نقش ونگار ہوتے ہیں ——————

صورت دیوار - دیوار پر کھنچی ہوئی تصویر - تمثال - مشابہت - نقش ونگار

تشریح - جب تک انسان میں عقل اور تمیز نہ ہو وہ آدمی نہیں کہلا سکتا - کیونکہ آدمی محض شکل وصورت رکھنے سے ہی آدمی نہیں کہلا سکتا - کیونکہ دیوار پر بنی ہوئی تصویریں بھی آدمی کی طرح خط وخال ہوتے ہیں

آدمی کے واسطے ہے آدمیت نطق خاص ورنہ ہر اک شخص کو کہتے نہیں کیوں آدمی

(۶) اے عقلمند و دانا آدمی اس ہلاکت کے پل کے ساتھ دل نہ لگا - کیونکہ عقلمند لوگوں نے دنیا پر کبھی بھروسہ نہیں کیا —————— جسر - پل - راستہ استعارہ ہے - دنیا سے - ہلاک - ہلاکت - ممات - فنا - اعتماد - بھروسہ - عقال جمع از عاقل - سمجھدار لوگ - صاحب عقل ——————

تشریح - چونکہ یہ دنیا ایک خطرناک پل کی طرح ہے اور اس سے زندگی کو سخت خطرہ ہے اسلئے اس پر کسی قسم کا بھروسہ کرنا عقلمندی سے بعید ہے اس وجہ سے عقلمند لوگ جو اس دنیا کو بھی دار فنا سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے ہرگز اس پر بھروسہ نہیں کرتے

ہر چیز کو فنا ہے - ہر شئے کو ہے زوال

(۷) شروع میں تو دنیا اپنی عنایت اور مہربانی سے ہماری پرورش اسطرح سے کرتی ہے گویا ہم قیمتی موتی ہوں مگر پھر جب غصے میں آجاتی ہے تو ہمیں ٹھیکروں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیتی ہے —————— لطف - مہربانی - عنایت - مروارید - قیمتی موتی - قہر - غصہ - ظلم - خورد کردن - چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دینا توڑ پھوڑ ڈالنا - سفال - ٹھیکرا مٹی کے پختہ برتن کا ٹھیکرا -

تشریح - مطلب ہے کہ یہ دنیا کبھی تو ہمارے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آتی ہے اور ہماری قدر ایک قیمتی موتی سے بھی زیادہ کرتی ہے - مگر جب غصے میں آجاتی ہے تو پھر ایک ٹھیکرے سے بھی کم سمجھ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے - یعنی پیدا کرتے وقت ہم کو موتی کی طرح رکھتی ہے - اور جب خفا ہوتی ہے تو اسی موتی کو خاک میں ملا دیتی ہے

(۸) کسی تمنا یا آرزو کی نگاہ سے دنیا کو مت دیکھ - کیونکہ سانپ کی پیٹھ تو منقش یعنی نقش دار ہوتی ہے مگر اس کا زہر ہلاک کر دینے والا ہوتا ہے —————— منقش - نقش ونگار

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

رکھنے والی قتال - قتل کر دینے والا - ہلاک کر دینے والا - ہلک

تشریح :- دنیا کو ایک خوبصورت اور منقش پشت والے سانپ سے تشبیہ دی گئی ہے جس طرح سانپ دیکھنے میں تو بڑا خوبصورت اور پیارا معلوم ہوتا ہے مگر اُس کا زہر جان سے ہلاک کر دینے والا ہوتا ہے اسی طرح دنیا بھی ظاہرا تو بہت خوبصورت اور بھلی معلوم ہوتی ہے۔ مگر دراصل ہزاروں مصیبتوں سے بھری ہوئی ہے۔

ے دنیا کی حقیقت نہیں جز حسرت و حرماں　　چھل بل ہیں تم اس زال فسوں گر کے نہ آنا

(۹) اس ادھارلی ہوئی (موقتی) زندگی پر کسی قسم کا اعتبار نہ کر کیونکہ بقایا پانچ دن بھی جلد ہی گذر جائینگے — عاریتی ادھارلی ہوئی - مانگی ہوئی - عارضی موقتی - استعجال - عجلت سے - تیزی سے - جلدی سے

تشریح :- زندگی پر کوئی اعتبار نہیں کہ کس وقت ختم ہو جائے آج ہے اور کل شاید دیکھنی بھی نصیب نہ ہو زندگی مستعار ہے پیارے - چار دن کی بہار ہے پیارے

(۱۰) ہماری زندگی (قریباً) ختم ہو چکی ہے۔ مگر پھر بھی ہم ادب کے راستے کی شرط کے مطابق نہ چلے سچائی کی قسم ہے کہ اپنی عمر کھیل کود میں ہی صرف ہو گئی راہ ادب - ادب کا راستہ جائز و مناسب راستہ - براستی - سچائی کی قسم ہے - بازی - کھیل کود - لہو و لعب براستی میں بائے قسمیہ ہے

تشریح اب جب زندگی خاتمے کے نزدیک آپہنچی ہے تو شاعر خیال کر رہا ہے کہ افسوس ہمنے اپنی زندگی جیسے کہ گذارنی چاہئے تھی - نہیں گذاری اور آج تک کوئی نیک کام نہیں کیا - اور اپنی زندگی محض بے سود و بیکار کھیل کود میں گذار دی ہے

(۱۱) اب جبکہ اچھے کام کرنے کو طبیعت چاہتی ہے - لیکن بندگی کرنے کی طاقت نہیں رہی افسوس کہ قیمتی جوانی محض لغویات میں برباد ہو گئی — کنوں - اکنوں کا مخفف ہے - طاعت - خدا کی بندگی - عبادت - محال - بیہودہ باتیں لغویات - ناممکن کام

تشریح - اب جب بڑھاپے میں ہماری طبیعت اچھے کام یا بندگیٔ خدا کی طرف مائل ہوتی ہے - ہم میں طاقت باقی نہیں رہی - اب اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ جوانی کا قیمتی وقت فقط لغویات ہی میں صرف ہو کر رہ گیا - ے

افسوس کہ غفلت میں کٹا عہد جوانی　　تھا اب بقا گھر میں مگر ہم نے نہ جانا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۱۲) اب توبہ کرنے۔ معافی مانگنے اور بیدار ہونے کا وقت ہے۔ دُعا کیلئے اپنے ہاتھ اُٹھا اور اپنے چہرے کو خاک پر رگڑ ـــــــ زماں۔ وقت۔ عذر خواستن۔ گناہوں کیلئے معافی مانگنا۔ رو بہ خاک مالیدن۔ پشیمانی اور افسوس کا اظہار کرنے کو زمین پر چہرہ رگڑنا۔ بیداری جاگنا۔ اپنے آپ کو سدھارنا ـــــــ

تشریح۔ مطلب ہے کہ انسان بڑھاپے میں اپنے گذشتہ گناہوں کی تلافی فقط اس صورت میں کرسکتا ہے کہ سچے دل سے پشیمانی کا اظہار کرے اور اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہائے اور آئندہ اپنے آپ کو سدھارنے کیلئے کوشش کرے

(۱۳) جان کو پیدا کرنے والے خدا کا وصال تم کو مبارک ہو۔ کیونکہ جلدی یا دیر سے کبھی نہ کبھی دن تیرے جسم کے ان اعضا کا ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہونا ضروری ہے۔ وصال۔ ملاپ۔ موت کے بعد خدا کا وصال حاصل کرنا جو ایک صوفی کا انتہائی مقصد ہوتا ہے۔ جان آفرین۔ جان کو پیدا کرنے والا مراد خدا فراق۔ جدائی علیحدگی۔ اوصال پیوست۔ جسم کے اعضا۔ جسم کے جوڑ مراد اعضا ـــــــ

تشریح۔ چونکہ جسم فانی ہے اور رُوح غیر فانی اس لئے صوفی لوگ تو اپنی موت پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ موت ہی سے انہیں خداوند پاک کا وصال نصیب ہوسکتا ہے۔ اور وہ اسی کو روحانی زندگی ہی خیال کرتے ہیں

(۱۴) گناہوں کے بھاری بوجھ کے نیچے میں ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ بھاری بوجھ کے نیچے قلی بڑا آہستگی کے ساتھ چلتا ہے ـــــــ بار۔ بوجھ۔ گام قدم حمال از حمل۔ بوجھ اٹھانے والا۔ قلی۔ مزدور ـــــــ

تشریح۔ شاعر بڑھاپے کی وجہ سے نہ چل سکنے یا قدم اٹھا نہ سکنے کی وجہ اس طرح بیان کر رہا ہے۔ کہ جس طرح ایک قلی یا مزدور بھاری بوجھ اُٹھانے کی وجہ سے قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ اسی طرح وہ بھی گناہوں کے بوجھ کی وجہ سے قدم نہیں اُٹھا سکتا

(۱۵) اب معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب اس سے زیادہ نیکی کی کوئی امید نہیں رہی ہاں اگر نعمتوں کے عطا کرنے والے اور سب سے بڑے خدا کی بخشش ہو جائے تو عین ممکن ہے ـــــــ خیر۔ نیکی۔ عفو۔ بخشش۔ معافی۔ عنایت۔ منعم۔ نعمتیں دینے والا متعال۔ از علو۔ سب سے بڑا۔ تعالیٰ ـــــــ

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

تشریح۔ سعدی کا مطلب ہے۔ کہ وہ کافی بوڑھا ہو چکا ہے۔ اب نیکی کرنے کی اسمیں ہمت باقی نہیں رہی۔ مگر خدا توفیق دے اور مہربانی کرے تو شاید وہ نیک کام کر سکے۔

(۱۶) جب ہم مشاہدہ کو دیکھتے ہیں کہ آسمان کے سورج کو غروب ہونا پڑتا ہے تو کیا انسان کے کمزور جسم کے سورج کیلئے ڈوبنا ضروری نہیں؟ یہ شعر استفہامیہ ہے، اسلئے اس کا جواب مثبت بھی ہوگا اور اسکی نثر بھی یوں ہوگی "آیا برائے آفتاب کہ وجود ضعیف انسان میباشد زوال لازم نیست وقتیکہ مے بینیم کہ برائے آفتاب آسمان ہم زوال ضروری است؟ (نوٹ) ہر دو مصرعوں میں "را" بمعنی برائے ہے ضعیف۔ کمزور شعر میں استفہام اقراری ہے۔ آفتاب وجود میں اضافت استعارہ ہے اور وجود ضعیف میں اضافت توصیفی ہے

تشریح۔ جب آسمان کا سورج بھی معرض زوال میں ہے تو انسان کے کمزور وجود کا ذکر ہی کیا۔ ہر کمال والی چیز کو زوال کا منہ دیکھنا ہوتا ہے۔

؎ آ گئی مرگ طبیعی ہم کو یاد ! شاخ سے دیکھا جو خود گرنا ترنج (حالی)

(۱۷) اب جبکہ زمانے کے ظلم کے ہاتھوں نے اس کے نہ پر چھوڑے ہیں اور نہ ہی بال۔ پھر بھی یہ نفس کا کبوتر ہے کہ جھوٹی امیدیں باندھ رہا ہے —— ہوا امل پختن۔ نکمی امید رکھنا۔ جھوٹی اشا رکھنا۔ امل۔ امید۔ دست جور ظلم کے ہاتھ۔ کبوتر نفس میں اضافت استعارہ ہے

تشریح۔ شاعر ایک جھوٹی خواہشات رکھنے والے ایک بوڑھے کو ایک ایسے کبوتر سے تشبیہ دے رہا ہے جس کے بال و پر نوچے ہوئے ہوں۔ اور وہ اڑنے کی بیکار کوشش کرتا ہو ذرا سوچیئے کہ ایسا کبوتر کب آسمان پر پرواز کر سکتا ہے۔ اسلئے بوڑھے انسان کو بھی چاہئے کہ بڑھاپے میں دنیاوی امیدوں کو ترک کر دے اور راہ راست پر آجائے اور عقبےٰ کو سنوارنے کی فکر میں محو استغرق ہو

؎ فرصت عشق و جوانی الفراق۔ دور عیش و کامرانی الوداع (حالی)

(۱۸) کمزوری کی وجہ سے میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ شام کی نماز ادا کرنے کیلئے جب میں کوٹھے کی چھت پر جاتا ہوں تو لوگ میری طرف اس طرح سے انگلیوں کے ساتھ اشارے کرتے ہیں گویا میں پہلے دن کا چاند ہوں۔ نمایندم میں "م" برائے مرا ہے یعنی مرا می نمائند۔ نماز شام سے مراد وقت نماز شام ہے۔ بام چھت۔ ہلال نیا چاند۔ پہلے دن کا چاند۔

تشریح۔ چونکہ بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے شاعر کا جسم دوتا ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کے دوست آشنا اس کو حیرانی اور تعجب سے دیکھتے ہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۱۹) اے خدائے بزرگ اُن لوگوں کی خاطر جو کہ جمال رکھنے والوں کو جانتے ہیں اور حسن و خوبصورتی پر عاشق ہیں ——— بہ۔ واسطے۔ کے لئے۔ خاطر سے۔ عارف۔ جاننے والا۔ جمیل۔ جمال رکھنے والا۔ خوبصورت۔ حسن۔ خدائی حسن۔ حدیث میں آیا ہے۔ "اِنَّ اللّٰہَ جَمِیلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ"

یعنی خدا خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

(۲۰) باطن کی صفائی کے راستے پر لڑنے والے۔ جنہوں نے پاکیزگی کے بازو کے زور سے اپنی نفسانی خواہشات کو کچل کر رکھدیا ہے۔ واقعی ایسے بہادر لوگ لڑائیوں کیلئے ہوتے ہیں ——— مبارز۔ اسم فاعل از رزم۔ لڑائی کرنے والا۔ جنگجو۔ طریقت۔ باطن کی صفائی کاراستہ۔ دل کی صفائی کاراستہ۔ صوفیوں کی پاک زندگی بسر کرنے کا طریقہ۔ تقویٰ۔ پرہیزگاری۔ پاکیزگی للحروب رجال۔ یہ عربی کی عبارت ہے کہ بہادر لوگ لڑائی کیلئے ہوتے ہیں۔ حرب۔ لڑائی۔ رجل۔ مرد

(۲۱) اور وہ جوتیری مقدس ذات کو پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر سراہتے ہیں۔ اور صبح و شام تیرے نام کی مالا جپتے ہیں ——— یقدسون۔ زتقدس۔ خدا کو مقدس اور پاک ٹھہرانا بالمخفی۔ خفیہ طور پر۔ پوشیدہ طور پر۔ الاعلان۔ اعلانیہ طور پر۔ کھلم کھلا۔ سب کے روبرو یسبحون۔ از تسبیح۔ تسبیح رٹنا۔ مالا جپنا۔ خدا کی تعریف و توصیف کرنا
بالغدو والاصال۔ دن رات کے ملتے اور جدا ہونے کے وقت۔ مراد صبح شام کے وقت

(۲۲) اس غرور سے بھری ہوئی سرائے (یعنی دنیا میں) اپنی نفسانی خواہشات کو پورا نہ ہونے دیا۔ اور جہاں تک ان سے ہوسکا صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دیا ——— سرائے غرور۔ غرور کی سرائے۔ استعارہ ہے دنیا سے ——— مجال۔ طاقت محال۔ مشکل وقت یعنی موت۔ تابہ وقت مجال یا محال۔ جہاں تک ان کے لئے ممکن تھا۔ یا تادم مرگ۔ صبر پیش گرفتن۔ صبر اختیار کرنا۔ حوصلہ اور تحمل اختیار کرنا۔

(۲۳) باوجودیکہ اپنی گردنوں پر تھپیڑ کھاتے ہیں اور ملامتیں برداشت کرتے ہیں مگر پھر بھی جدائی کی رات کو وصال کی صبح کی امید میں خوش رہتے ہیں قفا۔ گردن کی پچھلی طرف۔ گدّی۔ جو مُکّا گردن پر مارا جائے۔ قفا خوردن مُکّے کھانا۔ تھپیڑ کھانا۔ بامداد۔ صبح۔ فراق و وصال میں تضاد واقع ہوا ہے
تشریح۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جنہیں اس بات کا پورا یقین ہے کہ عاقبت میں انہیں اچھا اجر ملیگا۔ اسلئے وہ تمام مصائب اور لوگوں کے طعنے وغیرہ خوشی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

خوشی برداشت کرتے ہیں۔

(۲۴) ان دوستوں جن کا ذکر میں تفصیل وار کر چکا ہوں کے سینوں کے بھیدوں کی خاطر عرض کرتا ہوں کہ تو ہی میری مدد کر اور ساتھ ہی باقی سب لوگوں پر رحم کر ———— بہ سر بھید کی خاطر۔ راز کے واسطے۔ راز کے صدقے۔

علی التفصیل۔ جن کو تفصیل وار بیان کیا جائے۔ الگ الگ بیان کیا جائے۔

دستگیری۔ ہاتھ پکڑنا۔ مدد کرنا۔ علی الاجمال۔ مجملاً۔ سب کے ساتھ۔ اوپر

تشریح۔ شاعر خدا سے التجا کر رہا ہے کہ براہ کرم ان نیک آدمیوں کا صدقہ جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے میرے حال پر اور باقی سب لوگوں پر مہربانی کر۔

(۲۵) میں کوئی اور راستہ اختیار نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی علاج جانتا ہوں سوائے راہ راست پر چلنے والے اصحاب کی محبت کے ———— چارہ۔ علاج

مستقیم الحال۔ جن کا حال بالکل سیدھا ہو۔ درست ہو۔ راہ راست پر چلنے والے۔ نیک بندے۔ شاعر کا مطلب ہے کہ خود تو اب کچھ کر نہیں سکتے۔ شاید خدا کے نیک بندوں کے طفیل ان کے گناہ بھی معاف ہو جائیں۔ اسلئے ان سے پیار کرنا شروع کر دیا ہے۔

(۲۶) مجھے نیک آدمیوں کی صحبت سے نفع اٹھانے کی کافی امید ہے کیونکہ امیر لوگ عام طور پر مفلس و ناکارہ لوگوں پر رحم کرتے ہیں ————

نیکاں۔ از نیک۔ نیک لوگ۔ مایہ دار۔ مایہ رکھنے والا۔ امیر۔ دولتمند۔

بطال۔ نکما۔ بیکار۔ مفلس۔ ناکارہ۔

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ ان نیک آدمیوں کی صحبت سے سعدی کو ضرور کچھ نہ کچھ نفع ہوگا۔ کیونکہ صحبت بابرکت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ شاید وہ ان لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے کچھ سدھر جائے۔

(۲۷) ہو سکتا ہے کہ خداوند پاک کے قبول کی بارگاہ میں اونچی جگہ پر بیٹھنے والے اصحاب ان بیچاروں پر بھی جو جوتیاں اتارنے والی جگہ پر بیٹھے ہیں مہربانی کی نظر ڈالیں ———— صدر نشیں۔ اونچی جگہ پر بیٹھنے والا۔ معزز جگہ پر بیٹھنے والا۔ مکرم۔ بارگاہ قبول۔ قبول کی بارگاہ۔ یعنی جن کو خدا قبول کر لینا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تو پھر اس کی اولاد ہوتے ہوئے مجھ سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔

(۳۲) میرے لئے بھلا کب ممکن ہو سکتا ہے کہ میں اس بوجھ کو اٹھا سکوں۔ جبکہ نہ آسمان نہ زمین اور نہ ہی پہاڑ تک بھی اُٹھا سکے ——— تحمل۔ اُٹھانا۔ برداشت کرنا۔ دست دادن ممکن ہونا بس کی بات ہونا۔ جبال از جمع جبل۔ پہاڑ۔ برتافتن۔ اُٹھا سکنا۔ برداشت کر سکنا

(نوٹ) بار کا اشارہ کائنات کے بوجھ کی طرف ہے ———

تشریح۔ شاعر کا مطلب یہ ہے کہ آسمان۔ زمین اور پہاڑ تک بھی خدا کے نائب نہ بن سکے تو پھر ایک جاہل اور کمزور۔ انسان کسطرح اتنے بڑے فرض کو نبھا سکتا ہے۔

(۳۳) اے خداوند اپنی مہربانیوں اور بخششوں کے طفیل میری زندگی کو خوشی کے ساتھ ختم کر۔ کیونکہ یہی میری مرادوں کی انتہا ہے۔ ختام۔ ختم کر۔ انجام پر پہنچا فضل مہربانی بخشش۔ غایتہ الامال۔ انتہائی مقصد۔ آخری مدعا امال جمع امل۔ امیدیں خواہشات

(۳۴) میں تیری ممتاز و باعزت بارگاہ کی پوری طرح تعریف نہیں کر سکتا کیونکہ وہاں تک تو ہمارے خیال کی طاقت ——— سمجھ۔ اور خیال بھی نہیں جا سکتا۔ حضرت عزت۔ خداوند پاک کا حضور جسکی عزت و تکریم ہم تمام پر واجب اور جائز ہے۔ ثنا تعریف قیاس۔ اندازہ۔ سمجھ۔ وہم۔ وسواس۔

تشریح۔ خداوند پاک کی پوری پوری تعریف کرنے سے انسانی عقل قاصر و مجبور ہے۔

ع زباں تقریر سے قاصر قلم تحریر سے عاجز

(۳۵) اے سعدی! تو عبادت کی دہلیز پر ٹھہر جا۔ کیونکہ خداوند پاک کی شان کے شامیانو سے ہمارا خیال قطع ہو چکا ہے یعنی ہمارا خیال وہاں تک نہیں پہنچ سکتا ——— آستان۔ چوکھٹ۔ دہلیز۔ آستانہ۔ عبادت۔ بندگی خدا۔ وقوف کردن۔ ٹھہرنا۔ مقام کرنا۔ منقطع قطع کیا ہوا۔ سراوقات جمع از سرادق جو سراپردہ کا معرّب ہے۔ بڑا خیمہ۔ شامیانہ۔ جلال۔ خدا کی شان ———

تشریح چونکہ انسان کی کمزور عقل خدا کی شان کو نہیں سمجھ سکتی اسلئے اسکے لئے یہی بہتر ہے کہ صدق دلی کے ساتھ اس کی عبادت کرے اور ہر وقت اُسی کے در پر سجدے بجالائے +

ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے رُعب جلال تیرا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# نصیحتوں اور وعظ کے بارے میں

۱- اے میرے نفس! اگر تو حقیقت کی آنکھ سے دیکھے تو تو ضرور امیری کے مقابلے میں مفلسی کو بہتر خیال کریگا ——— دیدۂ تحقیق :- غور و خوض کی نگاہ۔ حقیقت کی نظر۔ درویشی :- مفلسی۔ برچیزے اختیار کردن :- کسی چیز کے مقابلے میں کسی چیز کو ترجیح دینا یا بہتر خیال کرنا۔ درویشی اور تونگری میں تضاد ہے :-

تشریح۔ حقیقت شناس آدمی تو اس دنیا کے نزدیک بھی نہیں بھٹکنے پاتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اس دنیا کی راحت اور دولتیں ان کی روحانی ترقی کے راستے میں ایک دیوار سی کھڑی کردیتی ہیں۔ اسلئے وہ فقیری کی زندگی کو امیری کی زندگی سے بدرجہا بہتر خیال کرتے ہیں۔

۲- اے وقت کے بادشاہ جب تیری معیادِ زندگی پوری ہوگئی۔ تو تو بھی اپنے محل کے فقیر کے برابر ہو جائیگا ——— وقت :- زمانہ۔ مصرعہ دوئم میں وقت سے مراد وقتِ مرگ ہے۔ فرا رسیدن۔ نزدیک آجانا۔ وقت فرا رسید۔ جب تیری موت کا وقت آ پہنچا یا تیری معیاد پوری ہوگئی۔ محلت میں "ت" مسادی تو یعنی محل تو ———۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ موت کے سامنے نہ تو بادشاہ کا رعب و دبدبہ کام آتا ہے اور نہ ہی فقیر کی فقیری کسی کام آتی ہے۔ وہ تو سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتی ہے۔ اور سب کو خاک میں ملا کر رکھ دیتی ہے۔

۳- اگر تیرے محل کے دروازے پر پانچ بار بھی نوبت بجائی جاتی ہو۔ تو بھی تو کسی دوسرے کو باری دے کر خود بخود گذر جائے گا ——— نوبت۔ نقارہ۔ پنج نوبت کا اشارہ اگلے وقتوں کے رواج کی طرف ہے۔ جبکہ اسلامی بادشاہوں کے دروازے پر دن میں پانچ بار نوبت بجائی جاتی تھی ——— قصر :- شاہی محل۔ نوبت۔ باری اور نقارہ۔ گذاشتن :- چھوڑ دینا۔ گذشتن :- گذر جانا۔ مراد مر جانا۔ چونکہ نوبت بمعنی باری اور نقارہ ہے۔ اسلئے تجنیس تام ہے :-

تشریح۔ مطلب ہے کہ ہر شخص کو خواہ وہ بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔ اپنی باری پر مرنا ہوگا۔ موت کسی کی پرواہ نہیں کرتی۔

سب کو کرنی ہونگی پوری اپنی اپنی باریاں۔
ہے کہیں اقبال کی نوبت کہیں ادبار کی!

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۴۔ دنیا ایک نخریلی اور دل کو لوٹ لے جانے والی عورت ہے۔ مگر کسی کے ساتھ بھی مناکحت کے وعدوں کو پورا نہیں کرتی ——— عشوہ ۔ نخرہ۔ ناز۔ آنکھ کا اشارہ۔ عہدِ شوہری بسر بردن۔ شادی کے وقت کئے ہوئے وعدوں کو نبھانا۔ مناکحت کے عقود کو پورا کرنا۔

تشریح۔ دُنیا کو ایک نخریلی اور بڑی خوبصورت عورت سے تشبیہ دی گئی ہے مگر سب سے بُرا عیب جو اس میں ہے وہ یہ ہے کہ وہ کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتی۔ اس لئے اس کے ساتھ دل لگانا نقصان اور تباہی کا باعث ہے۔

۵۔ اس مٹی کے ڈھیر پر جہاں تو آج کھڑا ہے۔ ذرا آہستہ چل۔ کیونکہ اس کے نیچے کئی آدمی دبے ہوتے ہیں ——— اس شعر کی نثر یوں ہوگی " بریں جرم خاک کہ امروز تو بر سر آں ہستی آہستہ رو زیرا کہ بر سر بسیار مرد مال است"۔ جرمِ خاک۔ خاک کا جسم۔ مراد مٹی کا ڈھیر یا تودہ مصرعہ ثانی میں خاک کے بعد ”مساوی“ بر“ ہے۔ بر سر چیزے بردن۔ کسی چیز کے اوپر کھڑے ہونا

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ اس زمین پر ہمیں ذرا احتیاط سے چلنا چاہیئے۔ کیونکہ اُس کے نیچے بے شمار آدمی دفن ہیں:۔

۶۔ یہ دُنیا ایک ایسی حاملہ عورت کی طرح ہے جس نے بہت سے بچے پیدا کئے۔ اور خود ہی اُن کو ہڑپ کر گئی۔ یا مار ڈالا۔ تو اب اس کے بعد اس سے مادرانہ محبت کی توقع کون رکھ سکتا ہے:۔ ——— آبستن: حاملہ عورت استعارہ ہے۔ دنیا سے جو ہر روز بچے جنتی ہے۔ مصرعہ دوم میں کہ "استفہامیہ ہے۔ چشم داشتن۔ توقع رکھنا۔ اُمید رکھنا۔ مِہر۔ محبت:۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ دُنیا کی حقیقت ایک ڈائن سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ ڈائن بچے جنتی ہے اور خود انہیں کھا جاتی ہے۔ یہی حال دنیا کا ہے۔ اس میں ہر روز ہزاروں لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر اسی میں سما جاتے ہیں۔ یعنی خاک سے پیدا ہو کر خاک میں مل جاتے ہیں۔ الفت اور وفا اس کی طبیعت کے مخالف ہے۔ اور ظلم وستم اور بے وفائی اور دھوکہ اس کو بہت بھاتا ہے۔ اس لئے اس سے کسی قسم کی توقع نہ رکھنی چاہیئے۔

۷۔ یہ دُنیا ایک جلاد ہے جس نے اپنے چہرے پر نقاب ڈالا ہوا ہے۔ اس کا قد چھوٹا ہے جو دیکھنے میں بڑا دلکش و دلفریب ہے اور اپنی غالیہ کی خوشبو میں بسی ہوئی چادر کی وجہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سے ہمارے دل کو قابو کر لیتا ہے ——— **غول**: چھلاوہ - جن کی ایک قسم جو جنگلوں وغیرہ میں رہتی ہے - اور طرح طرح کی شکلوں میں ظاہر ہوتی ہے - ——— **روی بستہ** - جس کا چہرہ کسی پردے کے پیچھے چھپا ہوا ہو - منہ چھپائے ہوتے - **کوتہ**: مخفف ہے کرتاہ کا - چھوٹے قد والا - **نظر فریب** - بہت خوبصورت - دلکش - آنکھوں کو بھانے والا - **غالیہ**: ایک مرکب خوشبو کا نام ہے:- جو مشک - کافور - عنبر اور گلاب وغیرہ کو ملا کر بنائی جاتی ہے - **غالیہ اندودہ** - غالیہ کی خوشبو میں بسی ہوئی - غالیہ سے بھری ہوئی - **چادر** - اوڑھنی - دوپٹہ بڑا اور چھوٹا دوپٹہ برقع - **تشریح**:- دُنیا کو غول سے مشابہت دی گئی ہے - جس نے بڑا دلکش اور خوبصورت سوانگ یا بہروپ اختیار کر رکھا ہے - تاکہ دُنیا والوں کو دھوکا دے کر اُن کو موت کے گھاٹ اُتار سکے - گویا دُنیا کی ظاہری شکل پر نہ جانا چاہیئے - کیونکہ محض دھوکہ ہی دھوکا ہے -

۸ - وہ ہاروت کو جس سے دُنیا کے لوگ جادو سیکھا کرتے تھے - اس کو بھی حسین لوگوں کی آنکھوں کے اشاروں نے اپنی جادوگری کے زور سے کنوئیں میں گرا دیا ہے ———

**ہاروت** اور ماروت اُن دو فرشتوں کا نام ہے جن کو خدا نے دُنیا میں اس لئے بھیجا کہ وہ وہاں جاکر دیکھیں کہ انسان کن کن خواہشات کے زیر اثر دُنیا کے فریب میں آجاتا ہے - کچھ عرصہ تو یہ فرشتے بڑے پاک اور پرہیزگار رہے - مگر آخرکار ایک رقاصہ جس کا نام زہرہ تھا - اور جو اُن سے جادو گری سیکھا کرتی تھی - اُس کے دامِ محبت میں گرفتار ہو گئے اور پھر اس نے انہیں خود انہیں کے جادو کے زور سے چاہ بابل میں اُلٹا لٹکا دیا ——— **سحر** - جادو سحر بردن - جادو سیکھنا - **چہ** - چاہ - کنواں - **غمزہ** - آنکھ کا اشارہ - نخرہ - عشوہ - **ساحری**: جادوگری - مطلب ہے کہ دُنیا ایسی چالاک اور دھوکے باز ہے کہ اس کے سامنے آدمی تو آدمی فرشتوں کی چالاکی بھی کام نہیں آتی -

۹ - یہ خیال نہ کر کہ مردانگی اسی کا نام ہے کہ انسان مضبوط اور زور رکھنے والا ہو بلکہ اگر تو اپنی نفسانی خواہشات کے ساتھ مقابلے میں پورا اُتر سکے تو اُس صورت میں میں مانوں گا کہ تو چالاک اور دلاور ہے ——— **مردی** - مردانگی - دلیری - بہادری - انسانیت - **باکسے بر آمدن**:- کسی کے مقابلے میں پورے اُترنا - مقابلے میں کامیاب رہنا - **شاطری** - شاطر ہستی - تو چالاک یا بہادر یا دلاور اور اُستاد ہے:-

**تشریح** - دراصل وہی انسان بہادر اور چالاک ہے - جو اپنی نفسانی خواہشات پر پورا پورا قابو

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

رکھتا ہے اور اگر وہ خواہشات کا بندہ ہے تو اُس کا زور اور طاقت سب بے سُود ہے۔

۱۰۔ تیرے شیر مرد ہونے کے باوجُود بھی شیطان کے کتے نے تجھے اپنا شکار بنا رکھا ہے۔ اے ناکارہ آدمی! بہتر تھا کہ تو مر جاتا۔ کیونکہ تو ایک بلّی سے بھی زیادہ حقیر اور ذلیل ہے۔ یا:۔ باوجود۔ ابلیس۔ شیطان۔ صَید۔ شکار۔ کمتری۔ کمتر ہستی۔ تو کم ہے۔ یعنی گیا گذرا ہے۔ یا زیادہ ذلیل و حقیر ہے سگِ ابلیس میں اضافتِ بیانی ہے اور "سگ" "گربہ" میں تناسب ہے:۔

تشریح:۔ شاعر کا مطلب ہے کہ وہ آدمی جو اپنی طاقت کی ڈھینگ تو مارتا ہے مگر ایسا کمزور ہے کہ نفسانی خواہشات کا شکار ہوتا جاتا ہے۔ تو اس کی حیثیت ایک کمزور بلّی سے بھی کم ہے:۔ ؎ نہنگ و اژدھا و شیرِ نر مارا تو کیا مارا!

بڑے موذی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا! (ذوق)

۱۱۔ ذرا ہوش سنبھال ایسا نہ ہو کہ تیری یہ نفسانی خواہشات کی پیروی کہیں تجھے ایسے گرداب میں نہ ڈال دے کہ جہاں تیری تیراکی کسی کام نہ آسکے ہشدار:۔ مخفف ہے ہوشدار کا۔ خیال رکھ۔ ہوش سنبھال۔ ہوش کی لے۔ تا حرفِ علت ہے۔ ایسا نہ ہو۔ تاکہ:۔ شناوری۔ تیرنا۔ تیراکی مطلب ہے کہ نفسانی خواہشات کی غلامی ہمیں کبھی بھی ذلالت کے کنوئیں سے باہر نہیں نکال سکتی۔

۱۲۔ تو تو پورے طور پر دُنیاوی خواہشات اور لالچ کا مُرید بن چکا ہے اور پھر اگلی دُنیا کے معاملات پر تو محض سرسری نگاہ ڈال کر ٹال دیتا ہے۔ سر در چیزے کردن:۔ کسی چیز کے خیال میں محو ہو جانا۔ کسی چیز کے خیال میں گم سُم ہو جانا۔ ہوا و ہوس۔ لالچ و حرص۔ کارِ آخرت۔ اگلی دُنیا کے معاملات یا باتیں۔ اندیشہ۔ خیال۔ سوچ۔

تشریح۔ مطلب ہے دُنیاوی خواہشات میں پھنسے ہوئے آدمی کو اوّل تو آخرت کا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگر کبھی یہ بھی جائے۔ تو وہ فقط سرسری طور پر منٹ دو منٹ کے لئے سوچ کر پھر اپنی خواہشات میں غرق ہو جاتا ہے۔ ہم کو دُنیا و دین سے کیا مطلب ؎

۱۳۔ تیرا دین کے بدلے دُنیا کو خرید نا تیری بیوقوفی پر دلالت کرتا ہے۔ اے بیوقوف سوداگر! تو سب کچھ دیکر کچھ بھی نہیں خرید رہا بہ۔ بمعنی عوض۔ یا بدلے بائے تقابل ہے۔ بے بصارتی۔ کم عقلی۔ اندھاپن۔ بے وقوفی۔ بد معاملت۔ بُرا سودا کرنے والا۔ بے وقوف

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سوداگر۔ کم عقل بیوپاری۔ ہمہ۔ سب کچھ۔ ہیچ۔ کچھ نہیں۔ خری۔ تو می خری۔ خری فعل مضارع صیغہ واحد حاضر از خریدن۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ دین و ایمان جیسی قیمتی دولت کو کھو کر دنیا حاصل کرنا سخت بیوقوفی کی نشانی ہے۔ جس شخص کا ایمان نہیں وہ انسان ہی نہیں۔ دین بیچ کر انسان کو کچھ بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نقصان پر نقصان پیش آتے رہتے ہیں۔

۱۴۔ جب تک حقیقی علم کی جان تیرے جسم کو زندہ نہیں کر دیتی۔ اُس لحظہ تک تو علم معرفت کے جاننے والوں کی نگاہ میں ایک حیوان سے بھی بڑھکر ذلیل و حقیر ہے۔

معرفت۔ علمِ الٰہی۔ حقیقی علم۔ تہ شخص۔ جسم کے لحاظ سے۔ عارف۔ علمِ معرفت کے رکھنے والا۔ خدا کی ہستی کے سمجھنے والا۔ محقری۔ محقر ہستی یعنی تو ذلیل و حقیر ہے۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ علم ہی سے ہمارا جسم زندہ ہے۔ بغیر علم کے زندگی میں کوئی عزت نہیں کیونکہ بے علم نہ دین کو سنوار سکتا ہے اور نہ دُنیا کو۔

۱۵۔ بہت سے آدمی ایسے بھی ہیں۔ کہ اُن کی بُرائی کی وجہ سے شیطان بھی اُن کا غلام ہے۔ مگر شکل و صورت میں تو وہ ایک پری سے بھی زیادہ خوبصورت اور پیارے دکھائی دیتے ہیں۔ دیو۔ شیطان۔ زشتی۔ بری خصلت۔ برائی۔ صورتش۔ نگاش۔ خود را کے برابر ہے۔ یعنی خود را زیبا تر از پری نماید۔ اپنے آپ کو پری سے بھی زیادہ خوبصورت ظاہر کرتا ہے

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ ظاہری شکل پر نہیں بھولنا چاہیئے۔ دُنیا میں کئی ایسے انسان ہیں جو صورت کے لحاظ سے بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر سیرت کے اعتبار سے شیطان سے بھی بڑھ کر بُرے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔ اس لئے کئی انسان خوبصورت ہیں مگر شیطان سیرت۔

۱۶۔ اگر تو اپنی قدر و قیمت کو سمجھے۔ تو تیری قدر میں اور بھی اضافہ ہو جائے۔ اچھا چال چلن اختیار کر کیونکہ تو ایک خالص موتی ہے قدرت۔ قدر تو یعنی تیری قدر و قیمت۔ فزون شدن۔ بڑھ جانا۔ نیکو نہاد۔ نیک اخلاق رکھنے والا۔ اچھا چال چلن رکھنے والا۔ پاکیزہ جوہری۔ پاکیزہ جوہر ہستی۔ تو ایک خالص موتی ہے۔ اِس کا اشارہ انسان کی نورانی پیدائش کی طرف ہے۔ کیونکہ انسان بھی خدا کے نور سے پیدا ہوا ہے۔

تشریح۔ شاعر ہمیں ہماری پاکیزہ ابتدا کی یاد دلا رہا ہے اسلئے جب ہماری ابتدا اس قدر پاکیزہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

خالص اور بلند اثر ہے تو ہمیں چاہیئے کہ اچھے اور نیک کام کر کے اپنے آپ کو اس منبع کے قابل و اہل ثابت کریں۔ ع آدم کو مت خدا کہو۔ آدم خدا نہیں
لیکن خدا کے نور سے آدم جدا نہیں

۱۷۔ کب تک تیری ضرورت اور لالچ تجھے سمندر اور خشکی پر دوڑاتے پھرینگے۔ اپنی قدر کو جاننے کی کوشش کر کیونکہ تو تو خود گہردں کا ایک سمندر ہے۔ مصرعہ اوّل کی نثر یوں ہوگی۔ نیاز و آز تیرا تا چند بہ بر و بحر دوانند؛ چندت کی "ت" تیرا ہے۔ اور چند ہے تا چند کے برابر۔ نیاز۔ ضرورت۔ آز۔ لالچ۔ حرص۔ دوانیدن دویدن۔ کسی کو دوڑانا۔ بر۔ خشکی بحر۔ سمندر دریائے گوہری۔ دریائے گوہر ہستی۔ تو موتیوں کا سمندر ہے

تشریح۔ مطلب ہے کہ انسان کو دن رات یہی ہوس لگی رہتی ہے کہ وہ دنیا کی زیادہ چیزیں حاصل کرلے۔ اس لیئے دن رات جگہ جگہ مارا مارا پھرتا ہے۔ اور اپنی ساری عمر اسی دھندے میں صرف کر دیتا ہے۔ مگر شاعر کہتا ہے کہ اگر انسان اپنی قدر کو جاننے کی کوشش کرے یا اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ تو اس کو معلوم ہوجائے گا۔ کہ دراصل خوشیوں کا منبع وہ آپ ہی آپ ہے۔ ع تھا آب بقا گھر میں مگر ہم نے نہ جانا

۱۸۔ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ تو ایک قطرہ ہے۔ جو قیمت کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں۔ مگر جب تیری مناسب پرورش کی جائے۔ تو تو ایک خالص موتی بن جاتا ہے۔
پیدا است۔ ظاہر ہے۔ صاف ہے۔ قطرۂ۔ قطرہ ہستی۔ تو جوہر حیات کا ایک قطرہ ہے۔ پرورش بود نت۔ چو ترا پرورش بود۔ یعنی جب تیری پرورش کی جائے۔
دانہ دری۔ دانہ در ہستی:۔ تو ایک خالص موتی کا دانہ ہے

تشریح۔ مطلب ہے کہ انسان کا وجود تو ایک ذلیل چیز یعنی نطفے سے پیدا ہوا ہے۔ مگر مناسب پرورش اور تعلیم سے یہی انسان ایک خالص موتی سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

۱۹۔ اگر تو ہمیشہ کی خوش بختی کی کیمیا کی آرزو رکھتا ہے تو تو اپنی قدر کو پہچان۔ کیونکہ تو سرخ گندھک ہے۔ کیمیا۔ اصطلاح میں ناقص چیزوں میں صرح بر تر شامل کر کے انہیں مرتبہ کمال تک پہنچانا۔ یعنی تانبے کو سونا اور رانگ کو چاندی بنانا۔ یا گھٹیا دھاتوں کو سونے میں تبدیل کرنے والی دوائی۔ دولت جاوید۔ ہمیشہ رہنے والی خوش بختی۔ گوگرد احمری۔ تو گوگرد احمر ہستی۔ تو سرخ گندھک ہے۔ گوگرد احمر۔ سرخ گندھک

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح۔ انسان کو اکسیر حاصل کرنے کیلئے دوڑ کرنیکی ضرورت نہیں۔ انسان کا اپنا دل ہی اکسیر ہے بشرطیکہ وہ اس کو سمجھنے کی خواہش کرے اور جب اُس کے اندر خودی پیدا ہو جائے گی تو وہ ہر مقصد و مراد کو پا لیگا۔

۲۰۔ اے نفسانی خواہشات کے جال میں پھنسے ہوئے پرندے۔ تُو کس طرح فرشتوں کی دنیا کی فضا میں اڑ سکتا ہے۔ پائے بستہ۔ جس کے پاؤں بندھے ہوئے ہوں۔ دامِ ۔ جال ہوس کے نفس۔ نفسانی خواہشات۔ روحانیاں۔ فرشتے۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ انسان کی روح کو ایک ایسے پرندے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جس کے پاؤں جال میں جکڑے ہوئے ہوں اور وہ ہوا میں نہ اُڑ سکتا ہو۔ ٹھیک اسی طرح روحانی ترقی یا روحانی پرواز کے لئے چاہیئے کہ ہم کو دُنیا کی تمام بندشوں سے پاک اور آزاد رہیں۔

۲۱۔ تو حقیقی محبت کے باغ کا سفید باز ہے۔ لیکن اس سے کیا فائدہ جبکہ خُدا کی تلاش میں تو اُس کبوتر کی طرح ہے جس کے بال نوچ دیے گئے ہوں۔ سفید باز سفید باز جو کہ بہت مبارک اور نیک فال خیال کیا جاتا ہے۔ روضہ۔ باغ۔ اُنس۔ محبت مگر یہاں حقیقی محبت یا محبت الٰہی مراد ہے۔ طلب۔ تلاش۔ خدا کی جستجو۔ بال بریدہ۔ جس کے پر نوچ دیے گئے ہوں۔ کبوتری۔ تو کبوتر ہستی۔ تو ایک کبوتر ہے

تشریح۔ حالانکہ انسان خدا کی مخلوقات میں سب سے بلند درجہ رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔ مگر پھر بھی خدا کی تلاش کرنے میں بڑی کوتاہی سے کام لیتا ہے اور نفسانی خواہشات کے جال میں پھنس کر اس کی حالت ایک ایسے کبوتر کی طرح ہو گئی ہے جس کے بال و پر نوچ دیے گئے ہوں۔ اور اسمیں طاقتِ پرواز نہ رہی ہو۔

۲۲۔ ایک منحوس اور بُری خبر دینے والے اُلّو کی طرح اپنا سایہ برباد جگہوں پر مت ڈال اور طوبیٰ کی بلندی پر پہنچنے کی کوشش کر۔ کیونکہ تُو ایک مبارک پرندہ ہے۔ بوم۔ اُلّو جس کو منحوس تر خیال کیا جاتا ہے۔ بدخبر۔ بُری خبر دینے والا۔ مراد منحوس خراب سے مراد خرابہ یا برباد جگہ۔ استعارہ ہے دُنیا سے۔ اوج۔ بلندی۔ سدرہ۔ ساتویں آسمان پر بیری کا ایک درخت جو بہت بلند ہے۔ فرخندہ۔ مبارک نیک طائر ہی۔ تو طائر ہستی۔ تو ایک پرندہ ہے۔ فرخندہ طائر سے مراد ہما ہے۔ بوم بدخبر اور فرخندہ طائرہ میں تضاد ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح۔ شاعر ہمیں اس بات کے لئے اُبھار رہا ہے کہ ہم ہما بننے کی کوشش کریں۔ اور روحانی بلندیوں پر اُڑنے کی کوشش کریں۔ اور اُلو کی طرح اس عالم سفلی کی خواہشات میں ہی گرفتار ہو کر نہ رہ جائیں۔ روحانی فضاؤں میں اُڑنے والے اس دُنیا پر ہی اکتفا نہیں کرتے کیونکہ یہ دُنیا تو نفسانی خواہشات کے بندوں کے لئے مخصوص ہے۔

۲۳۔ وُہ راستہ جس پر شیطان چلتا ہے۔ دوزخ کی طرف جاتا ہے۔ ذرا آنکھیں کھول تاکہ تو بھی اِس کے پیچھے پیچھے اس راہ پر نہ چلنے لگ جائے۔ ابلیس:۔ شیطان۔ بے راہ۔ کسے سپردن۔ کسی کے پیچھے چلنا۔ کسی کی متابعت کرنا۔ مطلب ہے کہ شیطان ہمیشہ ہم گمراہ کرتا ہے۔ اس لئے اس کی متابعت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وُہ ہم کو گناہوں میں ڈال کر دوزخ میں دھکیل دیگا۔

۲۴۔ بُرا سکھانے والے دوست کی صحبت میں تیری حالت بالکل اُس طرح ہو گی کہ جس طرح کوئی کسی ایسے دشمن کے پھندے میں پھنس گیا ہو۔ جو ننگی تلوار لئے ہوئے کھڑا ہو۔ رفیق بد آموز۔ بُرا سکھانے والا دوست۔ یہاں مُراد شیطان ہے۔ مصرع ثانی کی نثر یُوں ہوگی۔ تو در کمندِ دُشمن آہیختہ خنجر ہستی۔ تو ایسے دشمن کے پھندے میں ہے جو تلوار سونتے ہوئے ہے۔ آہیختن:۔ تلوار نیام سے باہر نکالنا۔ کھینچنا۔ مطلب ہے۔ کہ بُرا سکھلانے والا دوست بدترین دشمن ہوتا ہے اور اس کی صحبت اختیار کرنا گویا اپنی بربادی کا سامان کرنا ہے۔ ع الحذر از صحبتِ بد الحذر

۶ تبا ای زمعقلہ طبعاں کم شد صفائے حالت

۲۵۔ ایک راستہ تو اچھے انجام (یعنی بہشت کی خوشیوں بھری ہوتی زندگی) کی طرف جاتا ہے۔ اور دوسرا راستہ جہنم کی طرف جاتا ہے۔ اب تیری مرضی ہے یا تجھے اختیار ہے۔ جونسا راستہ چاہے چُن لے یا (اختیار کر لے) عاقبت خیر:۔ جس کا انجام اچھا ہے۔ نیک انجام۔ مراد بہشت کی زندگی۔ ہاویہ۔ ساتویں دوزخ کا نام ہے۔ مخیّری۔ تُو مخیّر ہستی۔ تجھے اختیار ہے کہ چُن لے

تشریح۔ بہشت یا دوزخ میں جانا انسان کے اپنے بس کی بات ہے۔ جیسے اعمال ہونگے انہیں کے مطابق سزا یا جزا ملے گی۔ اچھے اعمال والوں کے لئے بہشت ہے اور بُرے اعمال والوں کے لئے دوزخ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۶ - تیرے کان تو باتیں سُن رہے ہیں مگر تیرے ہوش ٹھکانے نہیں ہیں ۔ صورت کا جہاں تک تعلق ہے تو حضور مجلس میں بیٹھا ہے ۔ مگر دراصل تیرا دل اُکنڈے کی طرح دروازے پر ہے ۔ اس شعر کی نثر یوں ہوگی ۔ گوش تو حدیث را میشنود ۔ لیکن ہوش تو بے خبر ۔ بصورت یعنی بظاہر تو در حلقۂ وعظ ہستی مگر دراصل چوں حلقۂ زنجیر بے حس و حرکت بر در آویزاں باشی ۔ گوشت بہ گوش تو ۔ تیرے کان ۔ حدیث ۔ باتیں ۔ گفتگو ۔ حلقہ ۔ دائرہ مجلس احاطہ ۔ کنڈا ۔ تشریح ۔ پند و نصائح کا تب فائدہ ہوتا ہے کہ سُننے والا کان دھر کر سُنے ۔ ورنہ ایک کان سے سُنی اور دوسرے کان سے نکال دی یا دل کے کانوں سے نہ سُنی تو اُس نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوتا ۔

۲۷ - اس بات کا دعویٰ نہ کر کہ میں علم کے لحاظ سے دوسروں سے بڑھ چڑھ کر ہوں ۔ کیونکہ جب تو نے اس بات کا غرور کیا تو سمجھ کہ تو کمینوں سے بھی کئی درجے کم ہے کبر کردن ۔ غرور کرنا ۔ دوناں جمع از دوں ۔ کمینے آدمی ۔ گھٹیا لوگ ۔ فروتر ۔ گھٹیا ۔ کمینہ بُرا ۔ بدتر ۔ تشریح ۔ دانا اور عالم کو چاہیے کہ وہ خواہ کتنا ہی عالم و فاضل ہو تاہم اپنے علم کا غرور نہ کرے ۔ اور اپنے آپ کو ہیچمداں تصور کرے اور اپنے نقائص کو کبھی نہ بھولے علم کا غرور بہت بُری چیز ہے آدمی کو یہ علم قعر مذلت میں ڈال دیتا ہے غرور سب عیبوں سے بدتر ہے ۔

(۲۸) میری طرف سے قرآن شریف کی تعبیر بتلانے والے عالم سے کہدے کہ اگر تو عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا (تو یاد رکھ) کہ تو ایک زبردست غلطی کرنے والا نادان ہے ۔ عالم تفسیر گو ۔ قرآن شریف کی تفسیر یا شرح کرنے والا عالم ۔ آیتوں کے معانی و مطالب سمجھانے والا عالم ۔ نادان ۔ بیوقوف ۔ احمق ۔ مقصر ۔ تقصیر کرنے والا ۔ کم رہنے والا قصور کرنے والا ۔ زبردست غلطی کرنے والا ۔ مقصری ۔ تو مقصر ہستی ۔ تو قصور کرنیوالا ہے تشریح ۔ علم بغیر عمل کے کسی کام کا نہیں خواہ کوئی کتنا ہی بڑا عالم ہو مگر عمل اس میں نہ ہو تو وہ ایک گدھے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا جس پر کتابیں لدی ہوں ۔

(۲۹) علم کے درخت کا پھل سوائے عمل کے اور کوئی نہیں جانتا ۔ اور اگر علم کے رکھتے ہوئے تو اُس پر عمل نہیں کرتا تو تو ایک ایسی ٹہنی کی طرح ہے جس پر کوئی پھل نہ ہو بار ۔ پھل ۔ میوہ ۔ شاخ بے بری ۔ تو بے بر شاخ بے بر ہستی ۔ یعنی تو ایک بغیر پھل کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

شاخ کی طرح ہے - بر - پھل - میوہ

تشریح - مطلب ہے کہ عمل کے بغیر علم کی کوئی قدر نہیں - اور بے عمل ایک بے پھل شاخ کی طرح ہے جو پھل نہ ہونے کی وجہ سے کوئی قیمت نہیں رکھتا -

(۳۰) علم کی سو شرطوں میں سے تو نے ایک بھی پوری نہیں کی - مگر پھر بھی جاہ و مرتبہ کی چاہ کی وجہ سے ابھی اور علوم حاصل کرنے کے در پے ہے

بجا آوردن - پورا کرنا - تکمیل کرنا - حُبِ جاہ - مرتبہ یا رتبہ حاصل کرنے کی چاہ پوزیشن حاصل کرنے کا شوق - طلب - تلاش

تشریح - مطلب ہے کہ جو علم بھی حاصل کیا جائے اس پر پوری پوری دسترس ہونی چاہیئے - تاکہ انسان ہر فن مولا ہو اور محض شہرت کی خاطر ہی بہت سے علم حاصل نہ کرے یا جنمیں کامیابی ایک میں بھی نصیب نہ ہو -

(۳۱) علم کا مطلب - آدمیت - جوانمردی - اور عمدہ روش ہے - ورنہ ان صفات کے بغیر تو تو آدمی کی صورت میں پیدا کیا ہوا ایک جنگلی جانور ہے -

آدمیت - انسانیت - ددی دوہستی - تو ایک جنگلی درندہ ہے - دد یعنی درندہ مثلاً شیر یا چیتا - ادب - عمدہ روش - لٹریچر - مصوری : - جیسے کوئی شکل دی گئی ہو - جو کسی صورت میں لایا گیا ہو -

تشریح - جب تک انسان کے اندر آدمیت - جوانمردی اور عمدہ روش نہ ہو وہ ایک با ادب شخص نہیں کہلا سکتا - بلکہ اسکو انسانی روپ میں حیوان یا جنگلی جانور کہینگے - اور مندرجہ بالا خوبیاں ہم کو صرف علم کی بدولت حاصل ہو سکتی ہیں

اے علم کلید گنج شادی تو ہے سرچشمہ نعمائے آبادی تو ہے (حالی)

(۳۲) جس علم کو عمل میں نہ لایا جائے یا جس علم پر تو عمل نہ کرے اس کا کیا فائدہ ؟ آخر خدا نے آنکھیں اسی لئے دی ہیں کہ تو ان سے دیکھے

کار بستن - عمل میں لانا - کام میں لانا

تشریح - جس طرح جس آنکھ سے نہ دیکھا جائے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا - اسی طرح جس علم کو کام میں نہ لایا جائے اس علم کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا - آنکھیں ... اسی لئے ہوتی ہیں کہ ان سے دیکھا جائے اور علم اس لئے حاصل کیا جاتا ہے کہ اس پر عمل کیا جائے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۳۳) آج تو اپنی فصیح بیانی یا خوش زبانی کی وجہ سے غرور کرتا ہے کہ تو ریشت میں ہر نکتے کے ثبوت کے لئے ہزاروں دلیلیں پیش کر سکتا ہے۔ غرہ بودن ۔ مغرور ہونا ناز کرنا ۔ حدیث ۔ بات ۔ بیان ۔ آنحضرت صلعم کے اقوال و افعال ۔ نکتہ ۔ کلام کی باریکی ۔ نقطہ ۔ وہ بات جو پوشیدہ ہو اور کسی کی سمجھ میں نہ آسکے دلائل : جمع از دلیل ۔ ثبوت ۔ فصاحت ۔ خوش گوئی ۔ خوش تقریری ۔ خوش بیانی ۔ تیز بیانی

(۳۴) کل اگر تو اپنے گناہوں کیلئے کوئی وجہ یا معافی مانگنے کا سبب پیش نہ کر سکے گا تو حساب دینے والی جگہ دربار خدا میں ذلیل و رسوا ہوگا ۔ فردا ۔ روز حساب ۔ روز قیامت ۔ فضیح از فضیحت ۔ بے عزت ۔ بدنام ۔ ذلیل خوار موقف حساب :۔ وہ جگہ جہاں کھڑا ہو کر حساب دیا جاتا ہے ۔ مواخذہ لینے کا مقام

تشریح ۔ ایک عالم و فاضل واعظ خواہ آج وہ اپنی خوش بیانی اور فصیح بیانی کا کتنا ہی گھمنڈ کرتا پھرے اور قیامت کے دن جب اس کی نیکیوں اور بدیوں کا حساب ہوگا ۔ اگر وہاں اُس سے کوئی معقول اور تسلی بخش جواب نہ بن آیا ۔ تو اُس کا یہ سارا غرور خاک میں مل جائیگا اور وہ سخت بے عزت اور ذلیل ہوگا ۔ اور اس کے منہ سے یہی نکلیگا ۔

جتنے گناہ کئے تیری رحمت کے نعید  تھا یہ یقیں کہ تو غفور الرحیم ہے

(۳۵) مردان خدا نے اپنی کوششیں اور تکلیفیں برداشت کرنے کے طفیل منزل مقصود کو پا لیا ہے ۔ مگر اے بے ہنر ! تو اپنی نفسانی خواہشات کی پرستش کی وجہ سے کونسا مقام حاصل کر سکے گا ؟ ــــــــ بجائے رسیدن کسی منزل پر پہنچنا ۔ بے ہنر ۔ ناکارہ ۔ نکما ۔ نفس پروری ۔ نفسانی خواہشات کی پرستش کرنا ۔ نفس کی خواہشوں کو پورا کرنا ــــــــ

تشریح ۔ اگر انسان صدق دل سے خدا کی راہ میں کوشش کرے تو وہ روحانیت کے بلند مقام تک پہنچ سکتا ہے اور اگر وہ روحانی ترقی کی طرف توجہ نہ دے اور دنیاوی عیش و عشرت میں پھنسا رہے تو پھر ساری عمر اسی بھنور میں غوطے کھاتا رہیگا ۔

(۳۶) نفسانی خواہشات کو ترک کر دینا گویا علم الٰہی کے سمندر کی وادی میں داخل ہونا ہے ۔ اس لئے عملی طور پر یا حقیقی طور پر خدا کی ہستی کو سمجھ دالا میں اگر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

صرف قلندروں کی گدڑی پہن کر ——— ہوا:۔ نفسانی خواہشات۔حرص۔لالچ
معرفت۔علم الٰہی۔گیان۔خدا کی ذات کا علم۔خدا کی ذات کا ماننا اور پہچاننا
عارف:۔خدا شناس۔علم معرفت رکھنے والا۔خدا کی ذات کا علم رکھنے والا
بذات:۔بہ ذات خود۔حقیقی طور پر۔اصلیت میں دلق:۔گدڑی۔درویش
کے پہننے کا پشمینے کا لباس۔قلندر۔وہ درویش جو دنیاوی تعلقات چھوڑ کر
روحانی ترقی کرکے خدا کی ذات میں محو ہوگیا ہو ———

تشریح۔اصلی عبادت الٰہی اسی کا نام ہے کہ انسان نفسانی خواہشات کو بالکل
ترک کر دے۔اسلئے بہتر ہے کہ انسان دل سے خدا کا پجاری بنے نا کہ پجاریوں
کے سے کپڑے پہن کر دکھاوے کا پجاری۔ظاہری لباس یا ظاہری شکل وصورت
تبدیل کر لینے سے ہم ہرگز خدا کے نزدیک نہیں پہنچ سکتے۔جب تک ہمارے
دل میں سچا پریم نہ ہو۔

ہمیں اور بھی تجھ سے کرتے ہیں بدظن یہ جبہ یہ ریش اور یہ دستار واعظ حالیؔ

(۳۷) اپنے سے کم درجہ رکھنے والے کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھ۔
کیونکہ اگر تو مال و دولت کے اعتبار سے بڑا ہے تو کم از کم اصل کے لحاظ سے تو
مساوی ہے بہ۔تری۔برتری۔بہتی۔تو بڑا ہے۔گوہر۔ہرشے کی اصل ذات۔
نسبت برابری۔برابر ہستی۔تو برابر ہے ———

تشریح۔ہمیں اس خیال سے کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہئے کہ
اتفاق سے وہ ہم سے کم درجہ رکھتا ہے کیونکہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بلحاظ
پیدائش یا اصل سب انسان برابر ہیں اور خدا نے سب کو ایک ہی مٹی سے
پیدا کیا ہے اور اس کی نظر میں کسی امیر وغریب کا امتیاز نہیں

اس کی نظر میں یکساں امیر وغریب ہیں بندوں نے امتیاز کیا۔ہے غریب و امیر کا ضیاؔ

(۳۸) تو خدا کا حکم ماننے والا بن اور لوگوں کی حفاظت کرنے والا بن
اگر تو یہ دونو وصف حاصل کرے تو تو مرتبہ میں سکندر کے ہم پایہ ہے کم نہیں
ہے ——— نگہبان۔حفاظت کرنے والا۔رکھوالی کرنے والا قرن۔سینگ
گیسو۔تیس یا اسی سال کی مدت۔مدت دراز۔سکندر کو ذوالقرنین یعنی دو قرن رکھنے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

والا کہا جاتا ہے۔ اسکی دو وجوہات ہیں۔ بعض تو کہتے ہیں کہ چونکہ سکندر نے مشرق اور مغرب دونوں طرف کے ممالک کو فتح کیا تھا اسلئے اسے ذوالقرنین کہتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس نے عمر کے دو قرن دیکھے تھے مگر یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی اس کے علاوہ سکندر کی تصویر اس کے سکوں پر اس طرح دکھائی گئی ہے کہ اس کے سر پر دونوں طرف ایک ایک سینگ بنایا گیا ہے۔ سکندر اعظم مقدونیہ کے شہر کا بادشاہ تھا بڑا ذی شان اور بارعب بادشاہ گذر چکا ہے۔

تشریح - ہر وہ شخص جو خداوند تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے اور اس کے احکام جان و دل سے بجا لاتا ہے اور مخلوقات خدا سے محبت کرتا ہے اور مہربانی سے پیش آتا رہتا ہے وہ اپنے وقت کا سکندر اعظم کہلانے کا مستحق ہے۔

(۳۹) یہ زندگی جو گذر رہی ہے۔ ہر حالت میں کوشش کرتا رہ کہ تُو اسے اس بے مثال خدا کی مرضی کی مطابقت و موافقت میں بسر کر سکے ____

بسر بُردن - بسر کرنا پورا کرنا بہمہ حال - ہر حالت میں جہد کردن :- کوشش کرنا ہاتھ پاؤں ہلانا - بیچوں :- بے مثال - لاثانی - بے نظیر - خدا کا نام ہے ____

تشریح مطلب ہے کہ اس تھوڑی سی گذر جانے والی زندگی میں ہمیں چاہئے کہ نیک کام کریں اور خدا کی خوشنودی حاصل کریں اور اس کی رضا کے مطابق بسر کریں گورو نانک جی نے کیا اچھا کہا ہے۔

؎ جو تدھ بھاوے سو بھلی کار — تُو سدا سلامت نرنکار

(۴۰) ذرا ادھر دیکھ! کہ موت بڑا خوفناک سانپ ہے۔ جو بل بہ بل کھائے جا رہا ہے لیکن تجھے اس کی کیا پرواہ؟ کیونکہ تو تو ایک میٹھی نیند کے مزے لئے جا رہا ہے ____ ہنگ :- یہ ہے - ایلو - ادھر دیکھ اژدہائے دماں - پھنکارے مارتا ہوا سانپ - خوفناک حملے کرنے والا سانپ تند و تیز:- پیچ پیچ - بل پہ بل کھائے - خم بہ خم رکھنے والا - درخواب خوش اندری - تو درخواب خوش ہستی - یعنی تو ایک میٹھی نیند سو رہا ہے یا آرام کی نیند مزے سے لے رہا ہے - مرگ - مراد کشمکش حیات و ممات۔

تشریح - مطلب ہے کہ موت تو ہر وقت خوفناک سانپ کی طرح حملہ کرنے کو تیار

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مگر دنیا والے اسقدر بحرِ غفلت میں مستغرق ہوتے ہیں کہ جب تک موت کے ناخوش آہنگ پنجے میں پھنس نہ جائیں۔ تب تک انہیں ہوش نہیں آتی

(۲۱) تُو تو دل کی آسودگی اور دل کی تمام مرادیں پائے ہوئے بڑی لاپرواہی سے بیٹھا ہُوا ہے اور بھول کر بھی ایک بار قبر کی تنگ گلی کو یاد نہیں کرتا یا یاد نہیں لاتا۔ فارغ نشستن۔ لاپرواہی سے بیٹھنا۔ تفکراتِ دنیا و مافیہا سے آزاد ہو کر بیٹھنا۔ فراغتے۔ دل کی آسودگی کے ساتھ۔ دل جمعی سے آرام و آسائش کے ساتھ۔ باری۔ ایک بار۔ تنگ نائے۔ تنگ گلی۔ تنگ راستہ

لحد: ۔قبر ——

تشریح۔ مطلب ہے کہ دنیا کے عیش و عشرت میں کھویا ہوا انسان موت کے خیال سے بھی غافل ہو جاتا ہے۔ اور کبھی بھی خیال نہیں کرتا کہ مرنے کے بعد میرا انجام کیا ہوگا۔ فقط اسی خیال میں مست رہتا ہے کہ

؎ اب تو آرام سے گزرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے (غالبؔ)

(۲۲) اگر تجھے کبھی کسی وقت بھی عزیزوں (یعنی بڑے آدمیوں کی قبر سے گزرنے کا اتفاق ہو تو تُو اپنے سر سے حکومت اور سرداری کا غرور نکال پھینکے گا

گزرت میں تت،، تو یعنی اگر تو۔ اگر تیرا گذر۔ گورِ عزیزاں۔ بڑے بڑے آدمیوں کی قبر۔ نِہ۔ فعل امر از نہادن رکھ دینا۔ گرا دینا۔ کیانی:۔ منسوب بہ کیان جو کئے کی جمع ہے۔ حکومت۔ بادشاہی۔ بادشاہوں کا سا۔ سروری:۔ سرداری۔ لیڈرشپ۔ حکومت۔ سلطنت۔

(۲۳) کیونکہ وہاں تُو ہمیں حضرت ابراہیم کی طرح اپنی آنکھوں سے دیکھے گا کہ آذر کے بتوں کی شکلیں موت کے ہاتھوں ٹوٹی پھوٹی پڑی ہیں ——

بدستِ واقعہ:۔ موت کے ہاتھوں۔ واقعی۔ حقیقتاً۔ خلیل وار۔ خلیل کی طرح۔ یعنی حضرت ابراہیم کی طرح خلیل۔ دوست صادق۔ خلیل اللہ خدا کا دوست۔ حضرت ابراہیم علیہ الرحمۃ کا لقب تھا۔ آپ بت پرستی کے سخت مخالف تھے۔ اور اپنے باپ آذر کے بتوں کو توڑ دیا کرتے تھے۔ درہم شکستہ۔ ٹوٹے ہوئے۔ آذری۔ متعلق بہ آذر۔ آذر کے بنائے ہوئے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

آذر۔ حضرت ابراہیم کے باپ کا نام جو بت گر تھا اور نمرود کا داماد تھا۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ قبرستان میں جانے پر ہمیں معلوم ہو سکے گا کہ وہاں کیسے کیسے بہادر۔ سورما اور ذی مرتبہ بادشاہ خاموشی کے ساتھ قبروں میں سوئے پڑے ہیں۔ اور خاک میں ملکر خاک ہو چکے ہیں جسطرح حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا اسی طرح موت انسانوں کے جسم کو ریزہ ریزہ کر کے خاک میں ملا دیتی ہے۔ اس لئے موت کے سامنے کسی قسم کا فخر و غرور مناسب نہیں۔ بلکہ مرنے والوں سے ہم کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے ——— شعر میں صنعت تلمیح کا رنگ ہے اور آذری میں یائے نسبتی ہے۔

(۴۴) وہاں یعنی قبرستان میں تو دیکھے گا کہ وہ سر جو کبھی بڑے پیارے تھے اور پہلے جو بڑے نازک تھے۔ آج نہایت مسکینی کی حالت میں خاک کے بستر پر اینٹ کا سرہانہ لگائے پڑے ہیں ———

فرق۔ سر۔ چوٹی۔ مانگ۔ عزیز:۔ پیارے۔ **نہادہ تن**۔ آسرا لئے ہوئے تن رکھے ہوئے۔ جھکے ہوئے۔ **مسکین**۔ مسکینی کی حالت میں۔ خشت بالیں:۔ وہ اینٹ جو قبر میں مردے کے سر کے نیچے بطور سرہانہ رکھ دی جاتی ہے ———

تشریح۔ اس شعر میں شاعر نے ہو بہو قبر کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور دکھایا ہے کہ وہاں بڑے بڑے نازک مزاج اور ناز و نعمت میں پلے ہوئے لوگ بڑی خاموشی کے ساتھ اینٹ کا سرہانہ اور خاک کا بستر کئے ہوئے قبر میں سوئے پڑے ہیں۔

(۴۵) اگر تو اہل تمیز (یعنی نیکی اور بدی میں تمیز کرنے والا) ہے تو اپنے آپ کو خدا کی رضا کے اوپر چھوڑ دے۔ کیونکہ خدا کی ذات کا علم رکھنے والوں نے قناعت (یا صبر اختیار کرنے) کے کونے سے امن و آرام کا خزانہ حاصل کیا ہے ——— تسلیم شدن۔ اپنے آپ کو خدا کی رضا پر چھوڑ دینا۔ خدا کی رضا میں راضی رہنا۔ قسمت پہ قانع رہنا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

گنج سعادت ۔ آرام وچین کا خزانہ ۔ امن و امان کا خزانہ ۔ دلچسپی کا خزانہ ۔
کُنج :۔ گوشہ ۔ کونہ ۔ علیحدگی کا مقام صابری ۔ صبر کرنا ۔ مگر یہاں قناعت
مراد ہے ۔

تشریح ۔ خدا کی رضا کے اوپر راضی رہنے اور صبر و قناعت پہ عمل کرنے سے انسان روحانی کامیابی اور معراج علومی حاصل کر سکتا ہے صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوا کرتا ہے ۔ اس لئے خداوند تعالےٰ کی حضوری کا شرف حاصل کرنے کے واسطے صبر سب سے پہلی اور آخری شرط ہے

(۴۶) تیرا بیٹا خدا کا بندہ ہے ۔ اس کی فکر نہ کر کیونکہ تو کون ہے ؟ جو خدا سے زیادہ بندوں کے پالنے پوسنے والا ہے ؟ ——— بندہ ۔ غلام ہے ۔ بہتر ۔ بڑھ کر ۔ زیادہ بندہ پرور ۔ بندوں کو پالنے والا ۔ پرورش کرنے والا

تشریح ۔ والدین کو اپنے بیٹوں کی روزی و روزگار کا فکر نہیں کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ جس خدا نے سب بندگان ایزدی کو پیدا کیا ہے ۔ وہی اس کے بیٹوں کی پالنا کریگا ۔ وہ سب کا رازق بلکہ رزاق ہے اور سب کی تقدیر اسی کے ہاتھ میں ہے ۔ بندہ کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے اس لئے بہتر ہے کہ ہر وقت اس کی عنایت اور بخشش کے نگراں رہیں ۔

ع ہم کون ہیں جو بگڑی کسی کی بنا سکیں

مشکلوں کی جس کو ہے حالی خبر ‏ مشکلیں آساں وہی فرمائے گا

(۴۷) اور اگر وہ تیرا بیٹا صاحب اقبال ہے تو خوش قسمتی کا خزانہ اس کے لئے ہے ۔ اور اگر وہ بدنصیب ہے تو تو کیوں اس کی بہتری کیلئے تکلیفیں اور دکھ اٹھاتا ہے ۔ یعنی بیکار تلملا رہا ہے ۔ ——— مقبل اسم فاعل از اقبال یعنی صاحب اقبال اقبال مند ۔ خوش قسمت ۔ آگے جانے والا ۔ گنج سعادت ۔ خوش قسمتی کا خزانہ ۔ خوش نصیبی کا خزانہ ۔ مُدبر اسم فاعل از ادبار ۔ وہ شخص جس کو دولت اور نصیب نے پیٹھ دکھا دی ہو بدنصیب ۔ برگشتہ بخت ۔ بد اقبال ۔ رنج بُردن ۔ تکلیف اُٹھانا ۔ دکھ سہن کرنا ۔ مُقبل اور مدبر میں صنعت تضاد واقع ہوئی ہے ———

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

تشریح۔ مطلب ہے کہ ہم کون ہیں جو اپنے بیٹوں کی بگڑی کو سنوار سکیں
اگر وہ خوش قسمت ہیں تو ہماری کوششوں کا نتیجہ نہیں ہیں اور اگر وہ
بدقسمت ہیں تو ہم ان کی بدقسمتی کو لاکھ کوشش کریں دور نہیں کر سکتے
اسلئے ہمیں چاہیئے کہ ہر حالت میں اپنے بیٹوں کو خدا کی رحمت پر چھوڑ دیں
کیونکہ وہی سب کی تقدیر کا مالک ہے اور وہی محولِ حالِ جہانیاں ہے۔

تو شاہوں کو گدا کر دے گداؤں کو تو شہ کر دے
اشارہ ایک کافی ہے گھٹانے اور بڑھانے میں

(۴۸) بلکہ میری اور تیری پیدائش سے پہلے ہی کارکنان قضا و قدر نے
جہانوں کی پیشانیوں پر خوش بختی کے نشان اور بدقسمتی کے داغ ڈال دئے ہیں
پیش از من و تو۔ میرے اور تیرے زندانِ وجود میں آنے سے پہلے۔ طغرا۔ ایک
قسم کا پیچیدہ خط جسمیں فرمانوں پر بادشاہوں کے نام اور القاب لکھے جاتے
ہیں۔ شاہی فرمان بھی مراد لی جاتی ہے۔ خوبصورت نشان۔ نیک بختی۔ خوش
قسمتی۔ عاقبت کی خوشی۔ نیل۔ داغ۔ دھبہ۔ بد اختری۔ بدقسمتی۔ بدبختی۔

تشریح۔ ہماری خوش قسمتی یا بدقسمتی کا فیصلہ ہمارے پیدا ہونے
سے پہلے ہی معرضِ عمل میں آچکا ہے کسی انسان کو مجاز نہیں کہ کسی کے
نصیبے میں کسی قسم کی تبدیلی کر سکے۔ شاعر کو تقدیر پر پورا پورا یقین ہے

نہ دارا رہا اور رہا نہ سکندر
مقدر کا لکھا مٹا ہے کسی کا

(۴۹) وہ شخص جسکو خدا نے روزِ ازل ہی سے خوش قسمتی کا پٹہ عنایت
نہیں کیا تو وہ کیونکر نہ بدبختی کی ہنسلی اٹھاتا پھرے ——— طوق۔ گول پٹہ
ہنسلی۔ ہار۔ گلوبند مراد لی جاتی ہے۔ ازل۔ وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو
جس کا کوئی شروع نہ ہو۔ غل۔ لوہے کا طوق۔ ہنسلی۔ وہ زنجیر جو مجرموں
کے گلے میں ڈالی جاتی ہے۔ روزی کردن۔ حصہ میں دینا۔ عنایت کرنا۔
بخشنا ——— طوق مقبلی اور غل مدبری میں تضاد پائی جاتی ہے۔

تشریح۔ مطلب ہے کہ ہر شخص کو اپنی تقدیر یا نوشتہ کے لکھے کے مطابق

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اس دنیا میں آرام یا تکلیف ملتی ہے - نصیبے پر کسی کا بس نہیں چلتا - اسلئے ہمارا نصیب خواہ اچھا ہوا - خواہ برا ہم کو سر تسلیم خم کر دینا چاہیئے -

۶ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

(۵۰) خیال رکھ کہ میری نصیحت بمنزلہ باپ کی نصیحت کے ہے اسے خوب کان دھر کر سن - اور بیگانوں کا سا سلوک نہ کر کیونکہ کم از کم ہم دین میں تو برابر ہیں یعنی تو میرا دینی بھائی ہے - تمہارا خیال رکھ - ہوش رکھو - موتزن :- فعل نہی از ورزیدن - عمل کرنا بیگانگی مورزا جنبیوں کا سا سلوک نہ کر بیگانوں کا سا سلوک نہ کر - برابری - برابر ہستی - تو ہمارا ہے

تشریح - سعدی ایسی نصیحت کر رہے ہیں جو کہ ایک باپ اپنے بیٹے کو کیا کرتا ہے - اسلئے اس کی باتوں کو سننے والوں کو بیگانگی اختیار نہیں کرنی چاہیئے - بلکہ غور کے ساتھ سن کر ان پر عمل کرنا چاہیئے - کیونکہ وہ پہلے درجہ کے مہربان اور ہمدرد ہیں

(۵۱) وہ فقیر جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں - اور جسم خاک آلودہ ہو - اس سے شرم نہ کر کیونکہ کیا مرتے وقت تیرے بال نہیں بکھر جائینگے اور کیا قبر میں تیرے جسم پر خاک نہیں پڑ جائیگی اور گرد و غبار میں نہیں چھپ جائیگا - ؟ ———— ننگ داشتن - کترانا - شرمانا نفرت کرنا - اشعث - جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں - جس کے بالوں کو شانہ نہ کیا ہوا ہو - پریشاں حال - اغبر - از غبار - خاک آلودہ - گرد آلودہ ————

تشریح - شاعر ہمیں اس بات کی تنبیہ کر رہا ہے کہ محض اس لئے درویشوں سے نہ کترانا چاہیئے کہ وہ میلے کچیلے ہیں اور ان کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور جسم خاک سے اٹے ہوئے ہیں بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مرتے وقت ہمارا بھی یہی حال ہوگا - موت ہمارے بال بکھیر دیگی اور قبر کی مٹی ہمارے جسم کو خاک آلودہ کر دے گی -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۵۲) ان رگمردہ الصورت) فقیروں کی صحبت سے دور مت بھاگ کیونکہ بہشت میں یہی لوگ سبز رنگ کی قیمتی مخمل اور خوبصورت وخوشنما لباس پہنے ہوئے ناز سے چلتے ہوئے دکھائی دینگے ——— دامن کشیدن دور بھاگنا - گذرانا - شرم کا احساس کرنا - دامن کشاں - دامن کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے - ناز و ادا سے چلتے ہوئے - سندس - ایک قسم کا نہایت باریک اور ملائم دیبا کا نام قیمتی مخمل - خضر:- جمع از اخضر - سبز اور نہایت عمدہ بچھونا - خوبصورت اور لطیف لباس - مصرعہ ثانی کا اشارہ قرآن شریف کی ایک آیت کی طرف ہے - یعنی و یلبسونا ثیاباً خضراً من سندس و متکئین علی رفرف خضر و عبقری حسان "۔ یعنی وہ بہترین ریشم کے سبز خلعت پہنے ہوئے اور سبز رنگ کے تکیوں اور خوبصورت وخوشنما بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے

تشریح - جن فقیروں کو ہم ان کے میلے کچیلے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی وجہ سے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - دراصل یہی لوگ خدا کی بارگاہ میں شرفیاب ہونگے - کیونکہ وہ دنیا کی نمود و نمائش سے بچے ہوئے ہیں اور سادگی کی زندگی بسر کرتے ہیں - اسلئے خداوند تعالےٰ ان کو اس صلے میں بہشت بریں میں قیمتی اور خوبصورت لباس عطا فرمائیگا۔

(۵۳) جس طرح آسمان زہرہ - خورشید اور مشتری کے دم سے روشن ہے اسی طرح سطح زمین انہیں فقیروں کے چہرے سے روشن ہے ——— روئے زمین - زمین کی سطح - طلعت - چہرہ - منہ دیدار - شکل - منور - نورانی - روشنی - مشتری - وہ مشہور ستارہ جو چھٹے آسمان پر ہے - اسے فارسی میں برجیس کہتے ہیں اور سنسکرت میں برہسپت کہتے ہیں - اسے قاضیٔ فلک اور سعدِ اکبر بھی کہتے ہیں ——— زہرہ - خورشید اور مشتری کے یکجا آجانے سے صنعت مراعاۃ النظیر پیدا ہوگئی ہے - ———

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح۔ ان میلے کچیلے فقیروں ۔ مہاتماؤں اور کامل بزرگوں کی ظاہری شکلوں پہ نہ جائیے ۔ کیونکہ در اصل یہی لوگ دھرتی ماتا کی بہترین ہستیاں ہیں اور سطح زمین انہیں کے دم سے روشن ہے ۔ اور دنیا میں لوگوں کو انہوں نے رہنے کے قابل بنایا ہے اور ان کی تقدیس و تکریم و احترام کرنا ہمارا فرض ہے ۔

(۵۴) اگر تو شاعری کے بادشاہ سے اپنے کلام کی تعریف چاہتا ہے تو سعدی کے دل کے دیوان خانے میں ٹہلتا ہوا جا ——
بارگاہ ۔ دیوان خانہ ۔ درگاہ ۔ خاطر ۔ دل ۔ دماغ ۔ سخن ۔ شاعری ۔ داد ۔ تعریف ۔ انصاف ——

تشریح ۔ سعدی اپنے آپ کو شاعروں کا بادشاہ تصور و بیان کرتے ہیں ۔ اس لئے اگر تم کسی استاد شاعر سے اپنی شاعری کی داد چاہتے ہو تو سعدی سے بڑھ کر تم کو کوئی اچھا استاد نہیں ملے گا ۔

(۵۵) کبھی کبھی میرے دماغ میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ میں ہی تو ہوں کہ جس نے فارسی کے ملک پر شاعری کی تلوار کے زور سے قبضہ کر رکھا ہے —— گر گہ ۔ کبھی کبھی ۔ کسی وقت ۔ عجم ۔ فارسی ۔ ایران تیغ سخنوری ۔ شاعری کی تلوار ۔ سخنور ۔ شاعر ۔ سخن کہنے والا ۔ سخن ۔ شعر ۔ بات ۔ مطلب ہے کبھی کبھی سعدی کے دماغ میں یہ فتور سما جاتا ہے کہ اس نے ایران میں ایک سب سے بڑا شاعر ہونے کی شہرت حاصل کر لی ہے ۔

(۵۶) لیکن پھر علم و فضل رکھنے والوں کے ڈر کے مارے میرا حوصلہ پست ہو کر رہ جاتا ہے ۔ کیونکہ حضرت موسیٰ کی ہتھیلی کے سامنے سامری کے جادو کی کچھ پیش نہیں جاتی —— نفس :۔ سانس فرو رفتن ۔ بیٹھ جانا ۔ پست ہو جانا ۔ کم ہو جانا ۔ ہول ۔ ڈر ۔ دھڑکا کف موسوی ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہتھیلی جسے ید بیضا یعنی سفید اور روشن ہاتھ کہتے ہیں ۔ حضرت موسیٰ دو معجزے رکھتے تھے ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

(۱) جب وہ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر باہر نکالتے۔ تو وہ بجلی کی طرح تیز اور روشن کوئلے کی طرح چمکنے لگتا تھا۔

(۲) ان کے پاس ایک چھڑی تھی جسے عصائے موسوی کہتے ہیں جب وہ دشمن کے آگے پھینک دیتے تو وہ سانپ بن جاتی تھی۔

سامری۔ حضرت موسیٰ کی قوم میں ایک شخص کا نام ہے۔ جو شہر سامرہ کے رہنے والا تھا اور جب موسیٰ علیہ السلام توریت شریف لینے کے لئے گئے تو کافی دن گذر گئے۔ اور وہ نہ آئے تو اس دوران میں اس نے دھوکہ سے روپیہ پیسہ جمع کر کے ایک سونے کا بچھڑا بنایا۔ اور حضرت جبرائیل کے مبارک پاؤں کی خاک کے ذریعے سے اس میں جان ڈال دی۔ وہ صرف موسےٰ کو پیغمبر ماننے سے انکار نہ کرتا تھا۔ بلکہ اس بچھڑے کے ذریعے اپنے آپ کو پیغمبر کہلاتا تھا۔ اور اس سے کئی لوگوں کو گمراہ دبے راہ کیا۔ آخر کار حضرت موسیٰ نے اُس کے بچھڑے کو اپنا سفید ہاتھ دکھا کر ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا۔ اور اس طرح سے سامری کے جادو کا طلسم ٹوٹ گیا۔

---

تشریح۔ شاعر کا مطلب ہے کہ جس طرح موسےٰ کے معجزے کے سامنے جادوگروں کے جادو پھیکے پڑ گئے تھے۔ اسی طرح ارباب فضل و فضیلت شاعر کے مقابلے میں میری شاعری کی بھی کوئی وقعت نہ ہوئی ہوگی۔ ابھی پچھلے اشعار میں سعدی اپنی شاعری پر یہ ناز کر رہا تھا۔ اور اب یکدم عاجزی اختیار کر لی ہے یہ شاعرانہ قلابازی بجا ہے۔

(۵۷) میں اپنے بے قیمت مال کی وجہ سے سخت شرمندہ ہوں لیکن خیر یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کیونکہ شہر میں جہاں قیمتی موتی بیچنے والے ہوتے ہیں وہاں ان کے پہلو بہ پہلو شیشے کا سامان بیچنے والے بھی ہوا کرتے ہیں۔

بضاعت۔ پونجی۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سرمایہ - مال واسباب - قیمتم بی "م" بمعنی "مرا" یعنی مرا از لطافت بے قیمت خویش شرم آید - "ہ" نگینہ فروش - شیشے - کانچ یا بلور کا سامان بیچنے والا - جوہری :- قیمتی موتی یا جواہرات کا بیوپاری - احساس کمتری - بضاعت بے قیمت سے مراد سعدی کی شاعری ہے

تشریح - عاجزی کی وجہ سے سعدی اپنے آپ کو ایک شیشے کا سامان بیچنے والے سے تشبیہ دے رہا ہے کہ جس طرح جوہری کے ساتھ شیشے کا سامان بیچنے والا بھی اسی بازار میں رہنے کا حق رکھتا ہے اسی طرح سعدی کے شعر اگرچہ اہل فضل و ارباب فن کی نگاہوں میں جواہر پارے نہیں - تو بھی کوئی بُری بات نہیں۔ تاہم اس کے معمولی شعر بھی کسی نہ کسی توجہ کا باعث ضرور بنیں گے۔

---

# انوری

اوحدالدین انوری صوبہ خراسان کے ایک چھوٹے سے شہر مہنہ میں پیدا ہوئے - مدرسہ منصوریہ طوس میں ابتدائی تعلیم حاصل کی - کچھ عرصے کے بعد انہوں نے ایک قصیدہ لکھا جو سلطان سنجر کو بہت پسند آیا۔ اس قصیدہ کی بنا پر وہ سلطان سنجر کے درباریوں اور قصیدہ نگاروں میں شامل ہو گئے انوری کے بیشتر قصائد اسی بادشاہ کی مدح میں ہیں - گو انوری سنجر کی وفات کے بعد قریباً تیس پینتیس سال تک زندہ رہا۔ مگر اس کی شہرت کا خصوصی زمانہ سنجر کا عہد حکومت ہی خیال کیا جاتا ہے اور کسی حد تک یہ بات درست

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہوا ہے۔ اگرچہ انوری کے قصائد میں خاقانی کے انداز تخیل وکلام اور شوکت الفاظ کی خوبی نہیں۔ تاہم بعض تو اُسے قصیدہ گوئی کا پیغمبر مانتے ہیں۔ جیسا کہ اس شعر سے ظاہر ہے :

در شعر سہ تن پیمبرانند ہرچند کہ لا نبی بعدی
ابیات وقصیدہ وغزل را فردوسی۔ انوری وسعدی

آپ کی پیغمبری کے حق میں اور تو کوئی ثبوت نمایاں ونمایاں نہیں ملتا۔ البتہ بقول مولینا شبلی نعمانی کے انوری کا اصلی مایۂ فخر ہجو ہے اور مجھے شبہ نہیں کہ اگر ہجو کی شریعت ہوتی تو انوری اس کا پیغمبر ہوتا۔

انوری علوم عربیہ میں کافی دسترس رکھتا تھا۔ علم نجوم۔ اقلیدس۔ منطق وغیرہ میں بھی بہت قابل تھا کہتے ہیں کہ انوری نے ۵۸۱ھ میں بہت بڑے زلزلوں اور طوفانوں کی پیشگوئی کی تھی۔ جو بدقسمتی سے درست نہ نکلی اور وہ بیچارے کیلئے باعث شرم وذلت ثابت ہوئی۔ بلکہ لوگوں کی ملامت کے ڈر کے مارے پہلے نیشاپور اور بعد ازاں بلخ جا چھپے ——— انوری کی غزلیات۔ رباعیات اور قطعات اس کے قصائد کے پایہ کے نہیں ہیں اور آپ کے مداحیہ قصائد کی نسبت دوسرے قصائد اچھے ہیں اور اُن میں کئی جگہ بڑے عمدہ اور لطیف خیالات پائے جاتے ہیں اور یہی قصائد زیادہ تر آپ کی شہرت کا باعث ہیں۔ آپ ایک آزاد طبیعت آدمی تھے آپ کو شعر وشاعری سے کوئی خاص رغبت نہیں تھی بلکہ بہ حالت مجبوری شاعری اختیار کر رکھی تھی۔ اور اس کو اپنا ذریعہ معیشت سمجھ رکھا تھا۔ آپ کو واقفہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

نگاری اور معاملہ بندی میں خاص مشق تھی۔ آپ نے نادر ترکیبوں اور اعلیٰ اعلیٰ بندشوں سے قصائد کا دائرہ بہت وسیع کر دیا ہے۔ آخری عمر میں آپ کو بہت سے مصائب اور دُکھ دیکھنے پڑے۔ انوری کے تمام قصائد میں سب سے زیادہ مشہور قصیدہ اشکِ خراسان ہے۔ جو ۱۱۵۵ھ کے قریب لکھا گیا جب کہ سنجر بادشاہ ترکوں کے ہاتھ میں قید تھا۔ اس قصیدے میں انوری نے ترکوں کے ظلم اور خراساں کی تباہی کا نقشہ ایسے مؤثر پیرائے میں کھینچا ہے۔ کہ پڑھنے اور سننے والے کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ زبان میں جوش اور روانی ہے۔ جذبات بالکل قدرتی ہیں۔ یہ قصیدہ سمرقند کے شہزادہ محمد بن سلیمان کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے۔ انوری نے اس قصیدہ میں دیگر خوبیوں کے علاوہ تاریخی دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ اور تاریخی واقعات کو کمال سنجیدگی اور درد انگیز لہجہ میں بیان کیا ہے۔ حتیٰ کہ ہمارے سامنے ہو بہو تصویر کھنچ جاتی ہے یہ فارسی ادبیات کے بہترین شاہکاروں میں خیال کیا جاتا ہے۔ انوری نے ۵۸۷ھ کے قریب داعیِ اجل کو لبیک کہا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# خراسان کے آنسو

۱۔ اے صبح کی ہوا اگر تو سمرقند کے اوپر سے ہو کر گذرے تو خراسان کے لوگوں کی یہ چٹھی (عرضی) خاقان کے پاس لے جا۔ نوٹ :۔ مصرعہ ثانی میں "بر" کو اضافت کے ساتھ پڑھئے اور "خاقان" اور "بر" کے درمیان اضافت کو اڑا دیجئے۔ بَر :۔ کے پاس (کول) خاقان :۔ بادشاہ یہاں سمرقند کے حکمران محمد بن سلیمان سے مراد ہے۔ بَبر :۔ فعل امر از بُردن۔ لے جا۔ تشریح :۔ شاعر خراسان کے لوگوں کی حسرت ناک حالت کو شاہِ سمرقند تک پہنچانے کے لئے ہوا سے قاصد کا کام لے رہا ہے۔

۲۔ یہ ایسی درخواست ہے کہ جس کی شروع کی سطور جسم کے دکھ اور جان کی مصیبت سے بھری ہوئی ہیں۔ یہ ایسی چٹھی ہے کہ جس کا آخیر یا جس کی انتہا کا محل دل کے درد و جگر کے خون پر مشتمل ہے۔ نامہ :۔ درخواست۔ عرضی۔ چٹھی۔ مطلع :۔ جائے طلوع۔ غزل و قصیدہ وغیرہ کا پہلا شعر۔ آفتِ جان :۔ جان کی مصیبت۔ جانی دکھ۔ مقطع :۔ کاٹنے کی جگہ۔ انتہا یا انجام کا محل۔ غزل و قصیدہ وغیرہ کا آخری شعر۔ مطلب یہ ہے کہ یہ تمام قصیدہ دکھوں اور مصیبتوں کا رونا ہے۔ گرامر :۔ "مطلع" اور "مقطع" میں مناسبت ہے اور "تن" "جان" "دل" اور "جگر" میں مراعاۃ النظیر ہے۔

۳۔ یہ ایسی عرضی ہے کہ جس کی لکھائی سے مظلوموں کی آہوں کا دھواں نکل رہا ہے۔ یہ ایک ایسی درخواست ہے جس کے شکن یعنی تہ میں شہیدوں کا خون چھپا ہوا ہے۔ پیدا :۔ ظاہر۔ عیاں۔ روشن۔ شکن :۔ سلوٹ۔ تہ۔ پیچ۔ خونِ شہیدان :۔ شہیدوں کا خون۔ وہ لوگ جو اپنے ملک کی خاطر ترکوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے ہیں۔ مضمر :۔ پوشیدہ۔ چھپا ہوا۔ پنہاں۔ دل میں رکھی ہوئی بات۔ رقمش کی "ش" سے مراد ہے رقم نامہ یعنی خط کی لکھائی یا تحریر ہے۔ گرامر :۔ "پیدا" اور "مضمر" میں صنعت تضاد ہے۔ تشریح :۔ اس شعر میں شاعر نے ترکوں کے مظالم کا بڑا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مؤثرانہ نقشہ کھینچا ہے۔ کیونکہ کبھی تو اُن کے مظالم کی وجہ سے آہیں بھر رہے ہیں اور کبھی مارے گئے ہیں۔

۴ - اُن کی تحریر کے نشان یعنی الفاظ مظلوموں کی آہوں کی وجہ سے خشک ہو گئے ہیں۔ اور اس کی ہر خط کی سطر بلکہ سطریں مایوس لوگوں کے آنسوؤں کی وجہ سے بالکل تر بتر ہیں۔ نقش :- نشان۔ مگر یہاں مراد تحریر کے الفاظ و کلمات و حروف ہیں۔ عنوانش میں "ش" کا اشارہ نامہ کی طرف ہے۔ یعنی عنوان۔ عرضی کی سرخی یا سرنامہ۔ عنوان :- ہر چیز کا اول۔ دیدۂ مجرداں :- مایوس لوگوں کے آنسو۔ تشریح :- مطلب یہ ہے کہ شاعر نے ترکوں کے سخت و شدید التاثیر مظالم کو بڑے درد انگیز پیرائے میں بیان کیا ہے۔

۵ - اس درخواست کو سننے وقت (سننے والوں کے) کانوں کے پردے تک بھی پھٹ کر زخمی ہو جاتے ہیں۔ اور اس پر نظر ڈالتے وقت (دیکھنے والوں کی) آنکھوں کی پتلیاں تک بھی خون ہو جاتی ہیں۔ ریش گردیدن یا گشتن :- زخمی ہو جانا۔ پھٹ جانا۔ ممر :- راستہ۔ گذرگاہ۔ گزرنے کی جگہ۔ صوت۔ آواز۔ ممر صوت :- آواز کے گذرنے کا راستہ۔ کانوں کے پردے۔ سماع :- سننا۔ مردمکِ دیدہ :- آنکھ کی پتلی۔ مطلب ہے کہ یہ بڑی رقت آمیز درخواست ہے۔

۶ - یوں معلوم ہوتا ہے کہ شاید خراسان اور وہاں کے لوگوں کا حال جہاں کے بادشاہ (محمد بن سلیمان) سے چھپا رہا ہے۔ خداوند جہان :- جہاں کا بادشاہ۔ مراد محمد بن سلیمان شہزادہ سمرقند جس کو یہ پیغام بھیجا جا رہا ہے۔ مگر :- شاید۔ تاکنوں = تا اکنوں۔ اب تک۔ اس وقت تک۔

۷ - ہرگز نہیں۔ یہ پوشیدہ نہیں رہا۔ کیونکہ نو آسمانوں اور سات ستاروں کے متعلق تمام اچھی اور بری باتوں میں سے ایک ذرہ تک بھی اُس سے چھپا ہوا نہیں رہتا ہے۔ نے :- نہیں۔ ہرگز نہیں۔ پوشیدہ :- چھپا ہوا۔ نہ فلک :- نو آسمان۔ ہفت اختر :- سات ستارے۔ یا سیارے۔ ۱۔ زحل ۲۔ مشتری۔ ۳۔ مریخ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۴۔ آفتاب۔ ۵۔ زہرہ۔ ۶۔ عطارد۔ ۷ مہتاب۔ تشریح:۔ اس سے پہلے شعر میں تو انوری نے یہ ظاہر کیا تھا۔ کہ شاید خراسان کے لوگوں کا حال بادشاہ کو معلوم نہیں مگر اس شعر میں اپنے بیان کی تردید کر دی ہے کہ خیال نہیں ہو سکتا۔ جب کہ وہ آسمانوں کی گردش اور ستاروں کے اثرات سے واقف ہے۔ جنہیں تمام بلاؤں کے نازل ہونے کا سبب خیال کیا جاتا ہے تو پھر وہ خراسان کے لوگوں کے حالات سے کس طرح ناواقف ہو سکتا ہے یا رہ سکتا ہے۔

۸۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ تمام کام مناسب اور موزوں وقت پر ہوتے ہیں۔ لیکن اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ شہزادہ سمرقند یعنی محمد بن سلیمان اپنے لشکر کے ساتھ ایران کی طرف چڑھائی کرے یا ایران کی مدد کو آ سکے۔ کار لستہ بودن:۔ کسی کام کا رُکا رہنا۔ کسی کام کو بند کر رکھنا۔ کار در وقت لستہ بودن: کسی کام کا مناسب و موزوں وقت یا موقع پر کرنا۔ لشکر آملن:۔ فوج کشی کرنا۔ چڑھائی کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ اب شاہ سمرقند کے لئے مناسب وقت ہے کہ اہلِ خراسان کی مدد کے لئے میدانِ جنگ میں آئے۔

۹۔ ۱۰۔ وہ عدل کرنے والا بادشاہ بہت بڑا خاقان۔ اگرچہ سنجر پشتوں سے بادشاہ اور دنیا بھر کا حاکم ہے۔ لیکن وہ ہمیشہ اس بات پر فخر کرتا ہے۔ کہ بادشاہوں کا بادشاہ یعنی شہنشاہ سنجر اسے دوسرے بادشاہوں کے سامنے اپنا بیٹا کہہ کر پکارا کرتا ہے۔ خسرو عادل:۔ عدل کرنے والا بادشاہ۔ آعظم:۔ بڑا۔ جہاندار:۔ دنیا کے رکھنے والا بادشاہ۔ دنیا بھر کا حاکم۔ بہفتاد پدر:۔ ستر پشتوں سے۔ ستر بزرگان نسب سے۔ دائم:۔ ہمیشہ۔ سنجر:۔ ایران کے مشہور شاہی خاندان سلجوقیہ کے چھٹے بادشاہ کا نام جو ملک شاہ کا بیٹا جس نے ایران پر ۵۱۱ھ تا ۵۵۲ھ تک حکومت کی۔ اسی کو سلطان سنجر کہتے ہیں۔ یہ بادشاہ بڑا صاحب جاہ و جلال اور علماء کا قدردان تھا۔ انوری نے اس کی مدح میں بہت سے قصیدے کہے ہیں۔ جب ترکوں نے خراسان کو تباہ کیا۔ تو سنجر ان کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

برابر دو سال تنگ قید کی مصیبتیں برداشت کرتا رہا۔ تشریح :- ایران کے گرد و نواح کے دوسرے بادشاہوں کی نسبت سلطان سنجر سمرقند کے شہزادہ محمد بن سلیمان جو اس کا بھانجا تھا۔ خاص مہربانی کی نگاہ رکھتا تھا۔ اور اسے اپنا بیٹا کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ اور محمد بن سلیمان اس بات پر فخر کیا کرتا تھا۔ اس لئے شاعر اپنے ممدوح سے مخاطب ہو کر عرض کر رہا ہے۔ کہ آپ کے لئے واجب تھا کہ ایران کی مدد کو آتا۔ اور سنجر کا حق ادا کرتا۔ اور ترکوں سے مناسب پاداش لیتا۔

۱۱۔ اے غزترکوں سے انتقام لینا ہوگا کہ خوش خصال بیٹے کے لئے اپنے باپ کا بدلہ لینا مناسب اور ضروری ہوتا ہے۔ غزاں :- جمع از غز۔ ایک قوم کا نام ہے۔ جس نے سلطان سنجر کے عہد میں خراسان کو تخس نحس کیا تھا۔ خوب سیر :- اچھی سیرتیں رکھنے والا۔ نیک خصلت۔ خوش خصال - اچھی خصلتیں رکھنے والا۔ کینہ خواستن :- بدلہ لینا۔ یا انتقام لینا۔ کینہ نکالنا۔ تشریح :- چونکہ سنجر شہزادہ کو اپنا بیٹا کہہ کر پکارتا تھا۔ اس لئے نیک خصال بیٹے کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے باپ کا بدلہ اتارے اور ترکوں کو ان کے حملے کا منہ توڑ اور دندان شکن جواب دے۔

۱۲۔ جب توران کا سارا علاقہ اس کے عدل و انصاف کی وجہ سے بارونق اور آباد ہوگیا ہے۔ تو وہ ایران کو بالکل تباہ و برباد دیکھنا کب گوارا کرتا ہے۔ عدلش :- اس کے عدل و انصاف۔ روا داشتن :- مناسب خیال کرنا۔ جائز ٹھہرانا۔ گوارا کرسکنا۔ تشریح :- شہزادہ سمرقند نے جب تمام توران کو اپنے عدل و انصاف سے آباد و خوشحال بنا دیا ہے۔ تو برباد ایران بھی اس کی مدد کی توقع رکھ سکتا ہے۔

۱۳-۱۴۔ اے کیومرث جیسی عمر اور نوشیرواں جیسا انصاف رکھنے والے بادشاہ اے منوچہر کی سی صورت رکھنے والے! فریدوں جیسا مرتبہ اور شان رکھنے والے بادشاہ! نہایت ہی مہربانی اور ہمدردی کے ساتھ خراسان والوں کی کہانی گوش اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جب تو اُسے سن چکے تو شفقت اور عنایت کے ساتھ اس پر نظر ڈال۔
کیومرث:- اس کا لفظی مطلب ہے۔ جہان کا بادشاہ۔ پیشدادی خاندان کا سب سے پہلا بادشاہ کہتے ہیں کہ وہ ایک ہزار برس زندہ رہا۔ اس لئے کیومرث بقا کا مطلب بہت لمبی عمر رکھنے والا ٹھہرا۔ کسریٰ:- جسے فارسی میں نوشیروان کہتے ہیں مشہور عادل بادشاہ کا نام جو خسرو پرویز خاوند شیریں کا دادا تھا۔
منوچہر:- مینوچہر کا مخفف ہے۔ یعنی بہشت رو۔ پیشدادی خاندان کا ساتواں بادشاہ تھا۔ لقا:- شکل وصورت۔ چہرہ۔ فریدوں:- ایران کے مشہور بادشاہ کا نام جو جمشید کی نسل سے آبتین کا بیٹا تھا۔ ضحاک کے مارے جانے کے بعد وہ تخت پر بیٹھا۔ اور بڑے جاہ وجلال والا بادشاہ تھا۔ اور نہایت عادل اور منصف مزاج تھا۔ توران کا نام اس کے بیٹے تور کے نام کی رعایت سے رکھا گیا ہے۔ اور ایران اس کے بیٹے ایرج کے نام پر رکھا گیا ہے۔ از سر لطف:- مہربانی اور شفقت کے طور پر۔ رحم وکرم کی نظر کے ساتھ۔
۱۵-۱۶- یہ مجروح (زخمی دل) اور جلے ہوئے جگر والے عرض کر رہے ہیں کہ اے وہ کہ تیری بدولت دل وسلطنت اور ایمان کو خوشی اور کامرانی ملتی ہے۔ کیا تجھے کچھ اس بات کا بھی علم نہیں کہ ان برباد وغارت کر نے والے منحوس غز ترکوں نے ظلم کی وجہ سے سارے خراسان میں کہیں ایک بھی ایسی جگہ نہیں جو تہ وبالا نہ کر دی ہو۔ افگار:- مجروح۔ پھٹا ہوا۔ جگر سوختہ:- جلے ہوئے جگر والا۔ ظفر:- کامیابی۔ زیر وزبر شدن:- تہ وبالا کر دینا۔ اوپر کو نیچے اور نیچے کو اوپر کر دینا۔ تباہ وبرباد کر دینا۔ یک پی:- ایک پاؤں بھر زمین۔ ایک قدم رکھنے کی جگہ۔
۱۷- چھوٹے لوگ بجنے کمینے لوگ زمانے کے بزرگ لوگوں پر حاکم ومتصرف ہو گئے ہیں اور کنجوس لوگ جہان کے سنجیدہ لوگوں کے سردار بن گئے ہیں۔
بزرگان زمانہ:- زمانہ کے بڑے بڑے لوگ۔ وقت کی بڑی بڑی ہستیاں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سالار :۔ افسر۔ حاکم۔ کریم :۔ کرم کرنے والا۔ سخی۔ بخشش کرنے والا۔
لئیم اثر:۔ کنجوس۔ ناکس۔ بخیل۔ وہ کنجوس جو نہ آپ کھائے اور نہ دوسروں کو کھلائے بخلاف بخیل کے جو خود کھاتا ہے۔ مگر دوسروں کو دینے کا نام نہیں لیتا۔
مطلب :۔ نا قابل اور ناکارہ آدمیوں نے حکومت کے مختلف اداروں کو سنبھال لیا ہے۔ اور قابل اور کارکردنی صاحب استعداد لوگ دھکے اور ٹھگے کھا رہے ہیں۔

۱۸۔ کمینوں کے دروازے پر بے چارے آزاد لوگ نہایت ملول اور حیران کھڑے ہیں۔ اور نیک لوگ بدمعاش اور بدکاروں کے ہاتھوں میں پھنسے ہوئے سخت بے قرار و مجبور ہیں۔ احرار :۔ جمع از حُر۔ آزاد لوگ۔ شریف لوگ۔ حزین :۔ دکھی۔ ملول۔ غمگین۔ غمزدہ۔ ابرار :۔ جمع از بر۔ نیک کار لوگ۔ بھلے آدمی۔ اچھے آدمی۔ مضطر :۔ بے قرار۔ مجبور۔ حیران۔ مایوس۔ تڑپتے ہوئے۔ دوناں اور احرار کے علاوہ رندان اور ابرار میں صنعت تضاد ہے۔

۱۹۔ ہر شہر کی جامع مسجد اُن کے چوپاؤں یعنی ترکوں کے گھوڑے وغیرہ کے ٹھہرنے کے لئے اصطبل میں تبدیل کر دی گئی ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کی چھت رہی ہے۔ اور نہ ہی کوئی دروازہ دکھائی دیتا ہے۔ ستوران :۔ جمع از ستور۔ باربرداری کے حیوانات۔ مثلاً گھوڑے۔ خچر۔ ٹٹو۔ عام طور پر گھوڑا مراد لی جاتی ہے۔ شاں :۔ غز ترک۔ پایگاہ :۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ اصطبل۔ پیدا :۔ عیاں۔ ظاہر
تشریح :۔ مطلب ہے کہ خراسان کی تباہی کا یہ عالم ہے کہ مساجد جیسے مقدس مقامات کو بھی نہیں چھوڑا گیا۔ بلکہ اُن کو توڑ پھوڑ کر گھوڑوں کے لئے اصطبل بنا دیئے گئے۔

۲۰۔ کسی شہر کے اندر غز ترکوں کے نام کا خطبہ نہیں پڑھا جاتا۔ کیونکہ تمام خراسان میں نہ کوئی خطبہ پڑھنے والا رہ گیا ہے اور نہ ہی کوئی منبر باقی ہے۔
خطبہ :۔ وہ کلام جس میں حمد و نعت اور لوگوں کے لئے پند و نصائح ہوں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

یہ خُطبہ امام مسجد جمعہ کی نماز سے پہلے منبر پر کھڑا ہو کر پڑھتا ہے۔ اور نماز عیدین میں نماز کے بعد بغیر منبر کے پڑھتا ہے۔ اس میں وقت کے حاکم کا نام بھی تعریف کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ خطیب :۔ خطبہ پڑھنے والا۔ لکچرار۔ لوگوں کو مخاطب کر کے بولنے والا۔ منبر :۔ بلند مقام ۔ ایک قسم کی لکڑی یا اینٹوں کی اُونچی جگہ جس میں دو تین سیڑھیاں بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور یہ مسجد میں اس لئے بناتے ہیں۔ کہ امام لوگ اس پر چڑھ کر سامعین سے اونچے ہو کر وعظ و نصیحت کریں۔ یا خُطبہ پڑھیں۔ تشریح :۔ خراسان پر ترک قابض تو ضرور ہو گئے ہیں۔ مگر کسی شہر میں بھی اُن کے نام کا خطبہ پڑھا جانے یعنی اُن کو حاکم قرار دینے کے لئے تینوں لوازمات میں سے ایک بھی نہیں۔ یعنی نہ مسجد ہے نہ منبر اور نہ ہی کوئی خطیب رہا ہے۔ جو خطبہ پڑھے۔ کیونکہ مسجدیں توڑ پھوڑ دی گئی ہیں۔ اور خطیب قتل و غارت کر دیئے گئے ہیں۔

۱۷۔ بچّے بھی شاذ و نادر دکھائی دیتے ہیں اور اگر اتفاقیہ کسی کی ماں کی نظر اپنے بچے پر پڑ جائے تو بے چاری ترکوں کے ڈر کے مارے چلا نہیں سکتی۔ نوٹ :۔ بعض شرح لکھنے والوں نے گشتہ فرزند گرامی کو گشتہ فرزند گرامی کر دیا ہے۔ مگر میری ناقص رائے میں گشتہ فرزند گرامی ہی درست ہے۔ جیسا کہ کتاب میں دیا ہوا ہے۔ گرامی گشتن :۔ نادر ہو جانا۔ کم دکھائی دینا۔ کہیں کہیں ملنا۔ چونکہ ترکوں نے بچوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ اس لئے شاذ و نادر ہی کوئی بچہ کہیں نظر پڑتا تھا۔ اس لئے فرزند گرامی گشتن۔ یعنی بچہ بھی شاذ و نادر دکھائی دیتا تھا۔ نیارد :۔ نہیں کر سکتی۔ تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے چونکہ بہت سے بچوں کو قتل کر دیا گیا تھا۔ اور اگر اتفاق سے کوئی بچہ زندہ نظر آ بھی جاتا تو اس کی ماں اس ڈر کے مارے چیخنے چلانے سے پرہیز کرتی۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ ترک اس کی چیخ دپکار سن کر اس کے بچے کو بھی قتل کر ڈالیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۲- وہ ترک مسلمانوں کو اس قدر حقیر اور سبک خیال کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اُس سے سواں حصہ (بیٹا) بھی ایک کافر کے لئے نہیں رکھتا۔
نوع:- قسم۔ طرح۔ استخفاف:- خفیف بنانا۔ حقیر خیال کرنا۔ حقارت اور نفرت اور بے عزتی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کافر:- جو خدا کے اُوپر ایمان نہ لائے۔ تشریح:- عام طور پر مسلمان کافر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر ترکوں کی نفرت کا یہ حال ہے کہ وہ مسلمانوں کو کافروں سے بھی ایک سو گنا زیادہ نفرت کرتے ہیں۔

۲۳- روم اور خطا کے ملک میں بھی مسلمانوں کے لئے امن و امان ہے۔ مگر ایک اسلامی ملک یعنی خراسان میں اُن کے لئے ایک ذرہ بھر بھی امن اور سلامتی نہیں ہے۔ خطا:- شمالی چین۔ چینی ترکستان۔ بہ مسلمانی در:- ایک ایسے ملک میں جہاں مسلمان رہتے ہوں۔ یعنی خراسان میں۔ مطلب یہ ہے۔ کہ غیر اسلامی ممالک میں تو مسلمان امن و امان کی زندگی بسر کر رہے ہیں مگر اسلامی ممالک میں اُن پر بلاؤں پر بلائیں نازل ہو رہی ہیں۔

۲۴- اے شاہی نسب رکھنے والے! لوگوں کی اس دُکھی گھڑی میں مدد کر۔ اور اے عمدہ اور خالص پیدائش رکھنے والے ملک کو اس ظلم و ستم سے نجات دلا۔ شاہ نژاد:- شاہی نسب رکھنے والا۔ بادشاہوں کے سلسلہ میں پیدا ہونے والا۔ شاہی نسل سے تعلق رکھنے والا۔ فریاد رس:- فریاد سن۔ یعنی مدد گر۔ پاک گہر:- اعلیٰ پیدائش رکھنے والا۔ عمدہ اور خالص پیدائش رکھنے والا۔

۲۵-۲۶- اس خدا کے صدقہ کہ جس نے سکوں کو تیرے نام سے آراستہ کیا ہے اور اس خدا کی خاطر جس نے تیرے سر پر تاج رکھا ہے۔ تو ضرور مخلوقات خدا کے دل کو ان منحوس۔ بدبخت اور لوٹ مار کرنے والے ترکوں سے آزاد کر کے آرام و چین پہنچا۔ فرقت:- فرق تو۔ تیرا سر۔ افسر۔ تاج۔ فرومایہ:- ذلیل۔ کمینے۔ گھٹیا۔ شوم پی:- منحوس قدم رکھنے والا۔ بدبخت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

غارت گر:۔ لُوٹ کھسوٹ کرنے والا۔ لُوٹ مچانے والا۔ تشریح:۔ شاعر شہزادہ
محمد شاہ کی خراسان کی طرف سے درخواست کر رہا ہے کہ خدا کے واسطے وہ ان
کی مدد کریں۔ اور اُن کو ترکوں کے ظالم پنجوں سے چھڑا کر اُن کی دعائیں لیں۔
۲۷۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اُن ترکوں کو تیرے نیزے سے اپنے کئے کا
بدلہ لے۔ اور اب یہ عین موقعہ ہے۔ وہ تیری تلوار کے ذریعے بدی کا بدلہ پائیں۔
رُمح:۔ نیزہ۔ پاداش:۔ بدلہ۔ عوض۔ جزا۔ سزا۔ نیکی کا بدی کا بدلہ۔ کیفر
گرفتن:۔ بدی کا بدلہ پانا۔ بُرے کام کی سزا پانا۔ بُرا صلہ پانا۔
تشریح:۔ اب وقت ہے کہ شہزادہ سمرقند ترکوں کو اپنے نیزے اور تلوار کے
ساتھ موت کے گھاٹ اتار کر انہیں اُن کے مظالم کا جو انہوں نے خراسان پر
ڈھائے ہیں مزہ چکھائے۔
۲۸۔ جس طرح کہ پچھلے سال تو نے ایک ہی حملہ میں اُن کی عورتیں (ترکوں
کی) اُن کے بچے۔ اور اُن کے دھن دولت اور اُن کا سب کچھ اٹھا کر لے گیا تھا۔
اُسی طرح اس سال بھی ایک اور وار میں اُن کو اُن کی جانوں سے بھی محروم
کر دے۔ پار:۔ مراد پچھلے سال۔ سال گذشتہ۔ امسال:۔ اس سال
۲۹۔ افسوس ایران جو جنت کے لئے بھی باعث رشک تھا۔ کیا قیامت تک اس بدبخت
اور منحوس گروہ کے قبضے میں پڑا رہے گا۔ بہ کسے وقف بودن:۔ کسی کے قبضہ میں ہونا
کسی کے اختیار میں ہونا۔ کسی کے ہاتھ میں ہونا۔ حشر:۔ روز قیامت۔ حشر:۔ مجمع
گروہ۔ اکٹھ۔ تشریح:۔ شاعر کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایران جو فردوس کے لئے باعث
رشک و ننگ تھا۔ قیامت تک اُن ظالم ترکوں کے قبضہ میں رہے گا۔ یا شہزادہ
سمرقند اُن کی امداد کو آ کر اُن ظالموں کے پنجے سے اُس کو چھٹکارا بھی دلوائے گا؟
۳۰۔۳۱۔ ہر وہ شخص جس کے پاس پاؤں یا کوئی ایک آدھ گدھا تھا۔ وہ تو
کسی نہ کسی طریقے سے تیرے اس دربار کی طرف بھاگ گیا۔ جو تیرے انصاف
کی وجہ سے بہشت بن گیا ہے۔ لیکن اس جگہ (خراسان) سے دور جو کہ نغز

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(ترکوں) کے ظلم کے سبب ایک خاصا دوزخ بن گیا ہے۔ وہ بے چارہ کیا کرے۔ جس کے پاس نہ تو پاؤں ہوں اور نہ ہی کوئی گدھا۔ حضرت :۔ شہزادہ سمرقند کا دربار۔ درگاہ :۔ بادشاہ کا دربار۔ دارالخلافہ۔ سقر :۔ ایک دوزخ کا نام ہے۔ جہنم۔ حیلہ :۔ بہانہ۔ مکر۔ طریقہ۔ چالاکی۔ دھوکا۔ تشریح :۔ مطلب ہے کہ جن لوگوں کو بھاگ جانے کی ہمت تھی۔ وہ تو ترکوں سے جان بچا کر سمرقند جا پہنچے۔ لیکن وہ بے چارے جانوروں کی طرح نہ تو بھاگ جانے کی طاقت و مجال رکھتے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی باربرداری کے لئے جانور وغیرہ اُن کے پاس ہے۔ اُن کا کیا حال ہو گا۔ وہ کیا کر سکتے ہیں؟

۳۳۔ اس قوم پر رحم کر۔ جو کسی وقت ناز و نزاکت کی وجہ سے شکر بھی نہیں کھاتی تھی۔ آج جَو کی روٹی کی تلاش میں سرگرداں پھرتی ہے۔ جوین :۔ نانِ جوین۔ جَو کی روٹی۔ ناز :۔ غرور۔ تشریح :۔ ناز و نعمت کی زندگی بسر کرنے والے ایرانیوں کی ترکوں نے یہ حالت کر دی ہے کہ اب اچھا کھانا تو در کنار رہا روکھی سوکھی روٹی کے ٹکڑے کو بھی ترس رہے ہیں۔

۳۳۔ اُن لوگوں پر رحم کر۔ کہ جن کے بستر کسی وقت قیمتی اور نرم کپڑوں سے بنے ہوئے تھے۔ لیکن آج انہیں معمولی کمبل تک بھی نصیب نہیں ہوتے۔ نمد :۔ کمبل۔ معمولی کھردرا کپڑا۔

۳۴۔ اس قوم پر رحم کر کہ جسے اپنی مصیبت کے سبب دن رات سوائے آہ و زاری کرنے کے اور کوئی کام نہیں۔ رحم کن رحم :۔ رحم کا مکرر لانا۔ زورِ بیان کے لئے آیا ہے۔ جز :۔ سوائے۔ نوحہ گری :۔ رونا دھونا۔ آہ و زاری کرنا۔ نالہ کرنا۔ مصیبت :۔ دُکھ۔ تکلیف۔

۳۵۔ اس قوم پر رحم کر۔ جو کبھی شرم و حیا کے طفیل ضرب المثل ہونے کے ہی بعد سخت بے عزت اور بدنام ہو گئی۔ رسوا گشتن یا گردیدن :۔ بدنام ہو جانا۔ بے عزت ہو جانا۔ ستر :۔ پردہ۔ مستوری :۔ پردے میں رہنا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

حیا۔ عصمت۔ سمر بودن :۔ ضرب المثل ہونا۔ قصہ یا کہانی بن جانا۔
تشریح :۔ مطلب ہے کہ کسی وقت تو ایرانیوں کی شرم و حیا ضرب المثل تھی۔
مگر آج یہ حالت ہے کہ سب عزت و شرم خاک میں مل چکی ہے۔
۲۶۔ سکندر کی طرح تو بھی دنیا کے ارد گرد گھوم۔ کیونکہ آج دنیا کے لئے
سکندر ثانی تو ہے۔ گرد آفاق :۔ دنیا یا جہان کے ارد گرد۔ آفاق جمع از افق
دنیا۔ برگشتن :۔ پھرنا۔ گھومنا۔ بدل :۔ عوض۔ بدلہ۔ ثانی :۔ جو کسی کی غیر
حاضری میں اس کی جگہ لے سکے۔ سکندر مراد سکندر اعظم۔ یونان کا ایک مشہور
و معروف بادشاہ۔ جو فیلسوف کا بیٹا تھا۔ اس نے ایشیا کا کافی حصہ فتح
کیا۔ اور ہندوستان تک بھی آیا۔ ۳۲۳ ق۔ م میں ۳۲ سال کی عمر میں
فوت ہوگیا۔
۲۷۔ اے بادشاہ تیرا فرض ہے لڑنا۔ اور پھر تیری سازگار قسمت تیری مدد
پر آئے گی۔ اے بادشاہ! تو لڑنے کا مصمم ارادہ کر لے۔ اور پھر آسمان کا بادشاہ
(خدا) تجھے فتح و کامیابی عنایت کرے گا۔ بخت موافق :۔ اچھی قسمت۔
سازگار بخت :۔ موافقت کرنے والی قسمت۔ نصرت :۔ مدد۔ یاری۔ خدائی
امداد۔ ملک العرش :۔ عرش کا بادشاہ۔ مراد خدا۔ ظفر :۔ کامیابی۔ فتح۔
تشریح :۔ اگر شہزادہ سمرقند لڑنے کا ارادہ کر لے تو خدا کی مدد اور اُس کا
نصیبہ ضرور اس کی حمایت کرنے کو آئے گا۔
۲۸۔ جب تو زرہ بکتر پہنتا ہے۔ تو سب کے سب دشمن کفن پہن لیتے ہیں۔
اور جب تو اپنی خود طلب کرتا ہے۔ تو تمام کے تمام "امان۔ امان" پکارنے
لگ جاتے ہیں۔ خفتان :۔ زرہ بکتر۔ لوہے کا کوٹ جو سپاہی جنگ میں
پہنتے ہیں۔ مغفر :۔ لوہے کی ٹوپی جسے خود کہتے ہیں۔ امان خواستن :۔
سلامتی مانگنا۔ جان بخشی کی درخواست کرنا۔ پناہ چاہنا۔
تشریح :۔ مطلب ہے کہ شہزادہ محمد کا اتنا خوف ہے کہ جب وہ میدان

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جنگ میں اُترنے کی ٹھان لیتا ہے تو دشمن کے فوجی سپاہی ڈر کے مارے عدم آباد کو پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جان کی سلامتی کے لئے دہائی مچا دیتے ہیں۔

۳۹۔ تو وہ بلند بادشاہ ہے کہ خدا نے اپنی انتہائی مہربانی کے سبب تمام دنیا کو تیرے عدل و انصاف کے سپرد کر رکھا ہے۔ جہانبانی:۔ تو جہاں بان معنی:۔ جہان بان:۔ ——— جہاں کا مالک۔ بادشاہ۔ حکمران۔ غایت:۔ انتہائی۔ حد درجہ۔ حق:۔ خدا۔

۴۰۔ ایران کو بھی تیرے عدل و انصاف کا کچھ نہ کچھ حصّہ ضرور ملنا چاہیئے۔ اگرچہ ویران و برباد ہو چکا ہے۔ تاہم پھر بھی اُسے دنیا سے باہر خیال نہ کر۔ بہرہ:۔ حصّہ۔ بخرہ۔ جہانش کی ’’ش‘‘ آں را یعنی ایران۔ شمر فعل امر از شمردن مصدر بمعنی گننا۔ خیال کرنا۔ شمار کرنا۔ تشریح:۔ شاعر شہزادہ سمرقند سے درخواست کر رہا ہے کہ ایران کو بھی اُس کے عدل و انصاف کا کچھ نہ کچھ حصّہ ضرور ملنا چاہیے۔ اور اِس کی تباہی کا یہ مطلب نہیں کہ اسے دنیا سے بھی باہر خیال کیا جائے۔

۴۱۔ تو ایک چمکتے ہوئے آفتاب کی روشنی ہے۔ اور خراسان کھنڈروں کا ڈھیر ہے۔ تو کیا سورج صرف آبادی پر ہی چمکتا ہے ویرانوں پر نہیں چمکا کرتا؟ روشنی میں یائے برائے خطاب ہے۔ یعنی تو رے خور روشن ہائی معنی:۔ تو ایک چمکتے ہوئے سورج کی روشنی ہے۔ خور:۔ خورشید۔ آفتاب۔ سورج مہر۔ اطلال:۔ جمع از طلل۔ کھنڈر۔ ویرانے۔ برباد مقام۔ ٹیلے۔ گرائمر:۔ خور روشنی میں فک اضافت ہے۔ تشریح:۔ محض ویران ہونے کی بنا پر ہی ایران کو شہزادہ سمرقند کے انصاف اور امداد سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔ کیونکہ سورج کی روشنی آباد اور برباد دونوں جگہوں پر مساوی طور پر پڑتی ہے اور خداوند تعالےٰ کی بخششیں سب کے لئے یکساں ہیں۔ عین اسی طرح ایران کو بھی حق ہے کہ وہ شہزادے سے انصاف اور مدد کی پوری امید رکھے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۴۲۔ ایران ایک نمکین زمین کی طرح ہے۔ اور تو بادل ہے اور بادل جس طرح باغ پر مینہ برساتا ہے۔ اسی طرح سے نمکین زمین پر بھی برستا رہتا ہے۔ شورہ :۔ زمین شور کھاری زمین۔ بنجر۔ غیر آباد زمین۔ ممطر :۔ باراں۔ بارش۔ مینہ کا برسنا۔ ابری :۔ تو ابر ہستی۔ تو بادل ہے۔ تشریح :۔ جس طرح بادل آباد۔ ویران۔ اچھی بری ہر جگہ پر یکساں بارش برساتا ہے۔ اسی طرح سے شہزادہ سمرقند کو بھی چاہیئے کہ اپنے ملک کے ہر حصے کے ساتھ مساوی و برابر سلوک رکھے۔ اور ایران کو ترکوں کے مظالم سے رہا کرانے کے لئے پوری پوری سعی بلیغ کرے۔

۴۳۔ چونکہ آج خدا کی طرف سے کمزور اور طاقتور دونوں کا انصاف کرنے والا تو ہی تو ہے۔ اس لئے منصف کے لئے لازم آتا ہے۔ کہ وہ کمزوروں کے حق کا خیال رکھے۔ داور :۔ انصاف کرنے والا۔ منصف۔ حق۔ خدا۔ داور حق خدا کی طرف سے مقرر کیا ہوا منصف۔ مصرعہ ثانی کی نثر یوں ہوگی۔ حقِ غمخواری ضعفا بر داور واجب است۔ یعنی کمزوروں کے حق کا خیال رکھنا منصف پر لازم آتا ہے۔ یا ضروری ہے۔ غم :۔ غمخواری۔ پرواہ۔ خیال۔ التفات۔ ضعفا :۔ جمع از ضعیف۔ کمزور لوگ۔ نوٹ :۔ کمزور دلوں میں صنعت تضاد ہے۔ تشریح :۔ کمزوروں کا حق ہے کہ وہ منصف سے انصاف طلب کریں۔

۴۴۔ جب کہ ایران کا ملک بھی توران کی ولایت کی طرح تیرا ہی ہے۔ تو پھر کس لئے یہ ملک (ایران) تیری مہربانیوں اور عنایات سے بدنصیب ہے۔ کشور :۔ اقلیم۔ ملک۔ ولایت۔ رافت :۔ مہربانی۔ عنایت۔ توجہ۔ التفات۔

۴۵۔ اگر تیرا پاؤں اس ارادے سے رکاب کو سنوارے تو بدقسمت ترک اپنے پاؤں اور باگ کو کہیں دور مشرق (ترتیب دلجید) تک کھینچ کر لے جائیں۔ ... گشتن ... قسمت ... نصیب۔ خاور :۔ مشرق

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

مراد ترکستان ۔ باختر :۔ مغرب ۔ تشریح :۔ اگر شہزادہ سمرقند ترکوں کو تباہ و برباد
کر لے کے خیال سے گھوڑے کے رکاب میں صرف پاؤں ہی رکھے تو عین ممکن ہے۔
کہ یہ لوگ جان کے خوف کے مارے میدانِ جنگ سے کہیں بہت دور بھاگ جائیں۔

۴۶۔ یہ بات کب ہوگی یا وقت کب آئے گا۔ کہ جب تیری فتوحات کی خوشخبری
خراسان کے دور دراز علاقوں سے انسانوں کے سورج ( صدر بخارا (یعنی
برہان الدین) (جس کا ذکر اگلے شعر میں آئے گا۔) تک پہنچے گی۔ اقصا :۔
بہت بعید۔ نہایت دور۔ دور دراز حصے یا علاقے۔ بشارت :۔ مژدہ۔
خوشخبری۔ خورشید لبشر :۔ انسانوں یا انسانیت کا سورج ۔ مراد صدر بخارا
ہے۔ صنعت استعارہ ہے۔

۴۷۔ فاضل لوگوں کا بادشاہ ۔ جہان کا پہلوان ۔ زمانے کا حاکم عزت اور
بزرگی کا سایہ ۔ فضل و ہنر کا مرکز۔ عصر :۔ زمانہ ۔ وقت ۔ عہد ۔ شرف :۔
بزرگی ۔ عظمت ۔ بلندی ۔ عزت ۔ قاعدہ :۔ بنیاد ۔ مرکز ۔ ستون ۔ چونکہ
برہان الدین کی بہت سی صفات یک جا بیان کی گئی ہیں۔ اس لئے شعر میں
تنسیق الصفات واقع ہوئی ہے۔

۴۸۔ اسلام کا سورج ۔ آسمان کے برابر مرتبہ رکھنے والا ۔ برہان الدین ایک
ایسا شخص ہے۔ کہ سورج بھی جس کا غلام بے دام ہے ۔ اور آسمان بھی جس کے
فرمان کو بجا لانے والا ہے۔ شمس :۔ سورج ۔ خورشید ۔ آفتاب ۔ مولا :۔
عام طور پر مولا کے معنی مالک یا آقا ہوتا ہے ۔ مگر یہاں غلام یا ہمسایہ کے
معنوں میں استعمال ہو رہا ہے ۔ نوٹ :۔ مصرعہ ثانی میں ملک کی بجائے فلک
پڑھنا بہتر ہوگا۔

۴۹۔ خدا سب سے بڑھ کر عزت و جلال رکھنے والا ہے۔ تمام کاموں میں اس
کا معاون و مددگار ہو۔ تاکہ وہ اس کام میں بڑے شوق کے ساتھ تیری مدد
و دستگیری کرے۔ یاور :۔ مددگار ۔ حمایتی ۔ مدد کرنے والا ۔ معاون ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہمت۔ ذوق شوق مراد ہے۔ تشریح :۔ شاعر خدا سے برہان الدین کے لئے سفارش کر رہا ہے۔ کہ خدا اس کو ہمت دے تاکہ وہ شہزادہ سمرقند کی ترکوں کے خلاف پوری طرح سے مدد کر سکے۔

۵۰۔ جب بڑا رتبہ رکھنے والا سردار اس بڑے کام کے لئے تیار ہوتا ہے۔ تو اس کام کے لئے وہ اپنی کمر کو نیزے کی طرح سے باندھ لیتا ہے۔ قلم گردیدن باگشتن۔ سیدھا ہونا۔ ہمہ تن متوجہ ہونا۔ مراد کام کے لئے تیار ہونا۔ کار گراں :۔ بھاری کام۔ اہم کام۔

۵۱۔ اے خدا کے سائے (شہزادہ محمد) وہ یعنی خواجہ برہان الدین تیرے دربار میں ایران کے مظلوم لوگوں کی اس طرح سفارش کرنے والا ہے جس طرح کہ پیغمبر اپنی امت یعنی پیروی کرنے والے لوگوں کی کرتا ہے۔ سایہ حق :۔ ظل حق۔ خدا کا سایہ۔ شفیع :۔ شفاعت کرنے والا۔ سفارش کرنے والا۔ امت :۔ گروہ۔ جماعت۔ پیروی کرنے والے لوگ مراد مسلمان۔ مطلب :۔ جس طرح حضرت محمد قیامت کے دن اپنے پیروکاروں کے گناہوں کو معاف کروانے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور میں ان کی سفارش کریں گے۔ اسی طرح خواجہ برہان الدین بھی شہزادہ محمد کے دربار میں اہل ایران کی طرف سے ان کی فریاد پیش کر کے ان کے لئے رحم اور امداد کی درخواست کر رہا ہے

۵۲۔ اگر تو لوگوں کو اس منحوس اور بدبخت گروہ غز (ترکوں) سے نجات دلائے۔ تو خدا تجھ کو قیامت کے عذاب سے خلاصی دے گا۔ حشر شوم :۔ بدبخت لوگ۔ منحوس گروہ۔ مراد غز ترک۔ کردگار :۔ خدا۔ محشر :۔ قیامت۔ زخطر :۔ آفت سے۔ عذاب سے۔ تشریح :۔ شاعر شہزادہ سمرقند سے مخاطب ہو کر کہہ رہا ہے۔ کہ اگر اہل ایران کو ترکوں کے ظلم و ستم سے چھڑوائے۔ تو اس نیک کام کے بدلے میں خدا تجھ کو روز قیامت تمام عذاب و عتاب سے نجات دے دیگا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۵۳ - ۵۴ - جہاں کے بادشاہ سنجر کے دربار میں جس نے عدل و انصاف کرنے والے اور سچائی کی پالنا پوسنا کرنے والے بادشاہ (محمد بن سلیمان) کو پالا ہے - تو نے دنیا کے مالک خواجہ کمال الدین کو دیکھا ؟ کہ جہاں میں اُس سے بڑھ کر کمال کے رکھنے والا اور کوئی سردار نہیں ہے ؟ نوٹ :- اِس شعر میں سلیمان، سنجر کے آخری وزیر کمال الدین کی طرف اشارہ ہے - جو شاعر کے ساتھ سمرقند کے دربار میں گیا تھا خواجہ :- ایران کے وزیروں کا لقب ہے - داد گر :- انصاف کرنے والا - آفاق :- جمع از افق - دنیا -

۵۵ - مجھے بخوبی و وثوق سے معلوم ہے کہ وہ دین کی پرورش کرنے والا - اور اچھی خصلت رکھنے والا بادشاہ (سنجر) اُس (کمال الدین) پر کیا اور کس قدر اعتبار رکھتا تھا - نیک :- اچھی طرح - نیکو محضر :- اچھی خصلت رکھنے والا اچھے اعمال والا - نیک محضر وہ شخص ہوتا ہے - جو اوروں کو اُن کی پیٹھ پیچھے نیکی سے یاد کرے - یعنی نیک محضر شخص خواجہ کمال الدین کی غیر حاضری میں اس کی تعریف کیا کرتا - اور سب سے زیادہ قابل اور معتبر خیال کرتا تھا -

۵۶ - یہ امر بالکل روز روشن ہے - کہ اُس (کمال الدین) سے ملکوں کا کوئی بھی ساز خواہ اچھا خواہ بُرا ہرگز پوشیدہ نہیں رہ سکتا - ظاہر :- روشن - عیاں - صاف - اسرار :- جمع از سر - راز - بھید - نوٹ :- خیر (نیکی) اور شر (بدی) میں تضاد ہے -

۵۷ - یہ امر بھی بالکل واضح اور بدیہی ہے کہ تمام عمر ایمان کے لئے اُس (کمال الدین) کی رائے اُسی قدر نفع رساں اور روشنی دینے والی تھی - جس قدر کہ آسمان کے لئے سورج - خور :- خورشید - سورج - اندر خور :- مناسب جائز - مطابق - نفع رساں - مفید -

۵۸ - اس کے علاوہ یہ بات بھی بالکل صاف ہے کہ اُس ملک و سلطنت اور حکومت میں (سنجر کی حکومت میں) وہ دوران سفر میں بھی اور ہر وقت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

قیام وطعام بھی کِس قدر رسوخ رکھتا تھا۔ اثر:۔ رسوخ۔ اعتبار:۔ اعتماد حضر:۔ خانہ باشی۔ بضد خانہ بدوشی۔ اقامت۔ گھر۔ شہر۔ نوٹ:۔ سفر اور حضر میں اصلی و شکلی تضاد ہے۔ تشریح:۔ مطلب ہے کہ شاعر خواجہ کمال الدین کی ملکی اور خارجی پالیسی کی تعریف کر رہا ہے۔

۵۹۔ خراسان کے بیٹے یعنی لوگوں نے کمال الدین سے درخواست کی کہ ہمارے قصّہ جہاں کے بادشاہ خاقان (شہزادہ سمرقند) کے پاس لینا جا۔ ابنا:۔ جمع از ابن۔ بیٹے۔ مراد لوگ۔

۶۰۔ ۶۱۔ جب وہ دنیا کے بادشاہ کے سامنے یہ دِل کباب شدہ کے دکھ اور جگر خون گشتہ کی داستان درد بھرے الفاظ میں عرض کرے۔ تو اے بادشاہ! تیرے کمال۔ تیری مہربانی اور تیری نوازش کے سبب یہی بات زیب دیتی ہے۔ کہ تو کمال الدین کی بیان کی ہوئی کہانی پر اعتبار کرے۔ از سر سوز:۔ دُکھ اور جلن کے ساتھ۔ ہمدردانہ الفاظ میں۔ دُکھ بھرے الفاظ میں۔ دُکھ بھرے لفظوں میں۔ عرضہ کردن:۔ پیش کرنا۔ بیان کرنا۔ سامنے رکھنا عرض کرنا۔ باور داشتن:۔ یقین کرنا۔ اعتبار کرنا۔ نوٹ:۔ شعر اول میں مصرعہ ثانی میں قصّہ و رنج کے درمیان "واؤ" مٹا دیں۔ اور قصئہ رنج پڑھیئے

۶۲۔ اے مشرق کے بادشاہ! اس سے خراسان اور عراق کا حال سُن۔ کیونکہ اُس کو تمام حال آیت الحمد کی طرح نوک زبان ہے۔ الحمد:۔ قران شریف کی سب سے پہلی سورۃ۔ چونکہ یہ صورت لفظ الحمد سے شروع ہوتی ہے۔ اس لئے اُسے الحمد ہی کہتے ہیں۔ لفظی معنی ہے۔ شکر۔ تعریف ہر مسلمان اِس سورۃ کو زبانی از بر رکھتا ہے۔ از بر کردن:۔ زبانی یاد کرنا۔ نوک زبان پر رکھنا۔

۶۳۔ تاکہ تیری تیر کی طرح سیدھی رائے اُس قوم (خراسان) کے مظلوم لوگوں کے لئے چلّہ چڑھائے۔ تو (کمال الدین) نے اپنے آپ کو

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ایسے حادثہ کے سامنے لبطور ڈھال پیش کر رکھا ہے۔ آں قوم سے مراد خراسان کے مظلوم لوگ۔ سپر:۔ ڈھال۔ تشریح:۔ مطلب ہے کہ کمال الدین نے اس بات کا ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ خراسان کے ستم رسیدہ لوگوں کا حال ضرور شہزادہ محمد تک پہنچا دے گا۔ اور ترکوں کے خلاف جنگ میں نمایاں و شایاں حصہ لے گا۔ اس تمام قربانی کی غرض فقط شہزادہ سمرقند کو ترکوں کے خلاف جنگ کی ترغیب و تحریک دینا ہے۔

۲۶۴۔ جو کچھ بھی کہتا ہے یا کہے۔ فقط اس کی مہربانی اور ہمدردی کی وجہ سے ہوگا۔ وہ رتبہ اور قدر و منزلت کا خواہاں نہیں۔ بلکہ اُسے تیرے ملک کی زیادتی یا فراخی کی خواہش ہے۔ شفقت:۔ ہمدردی۔ عنایت۔ رحم۔ غمخواری۔ ترس۔ لبط:۔ کشادگی۔ فراخی۔ وسعت۔ اضافہ۔ جاہ:۔ مرتبہ رتبہ۔ عزت۔ خطر:۔ عظمت۔ بزرگی۔ جاہ و عزت۔ شان۔

تشریح:۔ کمال الدین کا شہزادہ سمرقند کے پاس لبطور نمائندہ اہل خراسان کے جانا کسی ذاتی غرض پر مبنی نہیں ہے۔ اس کے جذبات بالکل پاک اور صاف ہیں اور وہ اہل ایران کے ساتھ صادق اور عمیق ہمدردی رکھتا ہے اُسے رتبہ یا عزت کی ضرورت نہیں۔ وہ تو شہزادے کے ملک کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتا ہے۔

۲۶۵۔ اے بادشاہ تجھے ہنر کی تمام اقسام میں کافی دستگاہ حاصل ہے۔ خاص طور پر عمدہ نظم اور اچھے اور مشہور اشعار کہنے میں۔
در چیزے دست بودن:۔ کسی چیز میں دسترس رکھنا۔ کسی چیز میں دستگاہ حاصل کرنا۔ شیوہ:۔ طریقہ۔ ہنر۔ غرر۔ جمع از غر۔ عمدہ۔ چمکتا ہوا۔ مشہور۔ روشن۔

۲۶۶۔ اگر میرے اس قافیے میں نقص ایطا جو شعر میں نقص خیال کیا جاتا ہے۔ دوبارہ آجائے۔ تو اے بادشاہ! اس نظم کا پردہ فاش مت کر۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کیونکہ یہ نقص یہ امر مجبوری واقعہ ہوا ہے۔ مکرر :۔ دوبارہ۔ بار بار کیا گیا۔ دہرایا گیا۔ ایطا :۔ پائمال کرنا۔ لتاڑنا۔ ایطا دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) اشعار میں قافیہ کا وہ تکرار جو ظاہر نہ ہو۔ وہ ایطائے خفی کہلاتا ہے۔ جیسے آب۔ گلاب۔ دانا۔ بینا۔ ان قافیوں میں ایطا کا عیب تو ضرور ہے مگر تکرار نمایاں نہیں ہوتی۔ (۲) اشعار میں قافیہ کا وہ تکرار جو ظاہر اور نمایاں ہو۔ جیسے زبانر۔ خوش تر۔ یاراں۔ عزیزاں۔ یہ عیب فاش خیال کیا جاتا ہے۔
قافیہ :۔ لفظاً پے درپے آنے والا۔ بیت کے آخیر کا ہموزن لفظ جو ردیف سے پہلے ہوتا ہے۔ مثلاً انوری کے قصیدہ میں اختر سنجر وغیرہ۔ پردہ دریدن :۔ پردہ فاش کرنا۔ عیب نکالنا۔ نکتہ چینی کرنا۔

۶۷۔ اور بالکل اسی طرز پر شاعری کے استاد عمق نے بھی کہا ہے۔ اے ہوا یہ خون میں بھیگی ہوئی پالت پت مٹی اصفہان لے جا۔ عمق :۔ بخارا کا رہنے والا مشہور شاعر جو ماوراءالنہر کے ایلخانی حاکم خضر خان کے دربار میں ملک الشعرا تھا۔ اس نے سنجر کی بیٹی کی وفات پر ایک مشہور مرثیہ لکھا جس سے اس شعر کا دوسرا مصرعہ لیا گیا ہے۔ خون آلدہ :۔ خون آلودہ۔ مطلب یہ ہے کہ شاعر اپنے ایطا کے عیب کو نظر انداز نہ کرانے کی خاطر شہزادہ کو استادِ سخن عمق کی مثال پیش کر رہا ہے۔

۶۸۔ بلاشبہ جب اسے اس خون آلودہ خاک کے ذریعے لوگوں کے دل کے دکھ اور درد کی خبر ملے گی۔ تو وہ ان جلے ہوئے دل والوں (اہلِ خراسان) کی تکلیف کو دور کر دے گا۔ یا مدد پر آجائے گا۔ خلق جگر سوختہ :۔ سے مراد اہلِ ایران ہے۔ دریافتن :۔ معلوم کرنا۔ پانا۔ تشریح :۔ مطلب ہے کہ شہزادہ محمد جب اس خاکِ خون آلودہ کو دیکھیں گے تو اہلِ خراسان کی حالت صاف ظاہر ہو جائے گی اور وہ ایران کی مدد کے لئے متوجہ ہوں گے۔

۶۹۔ جب تک آسمان پر گردش کرنے والا سورج جہاں کو روشن کرتا رہے۔ اے عدل و انصاف کرنے والے بادشاہ! تو اپنی بادشاہی کا پھل کھاتا رہ۔ خور گردوں پیمائے :۔ تمام ناپنے والا سورج۔ آسمان پر گردش کرنے والا سورج۔ جہانداری :۔ بادشاہی۔ حکمرانی۔ دنیا کی حکمرانی۔ برخوردن :۔ فائدہ حاصل کرنا۔ مزا اٹھانا۔ پھل کھانا۔ خوشی منانا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# عرفی شیرازی

محمد جلال الدین عرفی :- زین الدین سلوی کا بیٹا تھا - سنہ ٩٦٣ھ میں بمقام شیراز پیدا ہوا اور ابتدائی تعلیم شیراز ہی میں حاصل کی - اور رائجہ علوم کے علاوہ مصوری اور نقاشی میں بھی تعلیم پائی - اگرچہ ایران میں شاہ طہماسپ اور شاہ عباس کی علمی فیاضیاں علم و ہنر رکھنے والوں کی قدر دانی میں کچھ کم نہ تھی - تاہم بھی محتشم کاشی کے نئی روشنی کے مرثیوں کی وجہ سے عشقیہ شاعری میں زوال آتا دیکھ کر عرفی کا دل شیراز سے اُچاٹ ہو گیا - اِس کیلئے اکبر کی قدر شناسی - شاعر شعر نوازی اور دریا دلی کی کشش زیادہ جاذب توجہ ثابت ہوئی - وہ اکبر کے زمانے میں ہندوستان میں آیا - اور فتح پور سیکری میں فیضی سے ملا - اور فیضی ہی کی دستگیری اور اسی کے حیلے وسیلے سے اکبر بادشاہ کے حضور میں پہنچا - حکیم ابو فتح گیلانی کی ملاقات نے عرفی کے شاعرانہ جوہر کو بہت چمکایا - اُس کے مرنے کے بعد اُس نے اپنے آپ کو خانخاناں کے درباریوں میں شامل کر لیا - عرفی نے اکبر اور شہزادہ سلیم کی مدح و توصیف میں بہت سے قصیدے لکھے سنہ ٩٩٠ھ میں بمقام لاہور راہی ملک عدم ہوئے - عرفی لاہور ہی میں دفنایا گیا - چند سال بعد اِس کی ہڈیاں نجف پہنچا دی گئیں اور وہاں سپرد خاک کر دی گئیں - عرفی پرلے درجے کا خود ستا تھا - اور اِس کے اِس غرور کی وجہ سے اِس کے اچھے اچھے دوست بھی اِس کے شاکی و بدظن تھے - نہایت ہی ظریف و حاضر جواب تھا - لیکن قابل تعریف بات یہ ہے کہ اُس نے کبھی کسی کی ہجو نہ لکھی - عرفی نے صرف ٣٥، ٣٦ برس کی عمر پائی - اِس میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا کہ اگر وہ اور دیر تک زندہ رہتا تو ضرور یکتائے روزگار ہو جاتا - اِس تھوڑی سی عمر میں بھی اُس نے شاعری میں جو کمال حاصل کیا ہے - اُس کا اعتراف زمانے بھر کے اساتذۂ اکرام نے کیا ہے - ملا عبد النبی صاحب میخانہ میں لکھتے ہیں کہ تازہ گوئی - طرز ادائی - اور شیریں بیانی کے اعتبار سے عرفی اپنے وقت کا عدیم المثال شاعر تھا - عبد القادر بدایونی لکھتا ہے کہ اُس کے وقت میں ہندوستان کے فارسی شعرا میں سب سے ممتاز حیثیت عرفی اور ثنائی کی تھی - گب صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جامیؔ کے بعد تک کی شاعری میں سب سے زیادہ اثر عرفیؔ نے ڈالا ہے۔ عرفیؔ کی موت سے فارسی ادبیات پر بڑا زبردست اثر پڑا ہے۔ زور کلام جس کی ابتدا نظامیؔ نے کی تھی۔ عرفی نے اُس کو درجہ کمال تک پہنچا دیا۔ عرفی نے ہزاروں قسم کی نئی ترکیبیں اور استعارات پیدا کر کے نہ صرف جدت ادا یا طرفگی میں بلکہ نفس مضمون تک کو متاثر کیا۔ مضمون میں زبردست فراخی اور رنگینی پیدا کر دی۔ اِس قسم کی ترکیبیں۔ متوسطین اور متاخرین کی خاص ایجاد ہیں۔ عرفی اگر اِن کی ایجاد کا ہکتا نہیں ہے۔ تاہم خدا ضرور ہے۔ عرفیؔ کے کلام کی خصوصیات میں سے ایک بڑی خصوصیت استعارات وتشبیہات کی جدت۔ طرفگی اور تنوع ہے۔ عرفی کا یہ خاص انداز ہے کہ وہ قصائد میں مسلسل مضمون ادا کرتے وقت زور طبع اور فصاحت وبلاغت کا پورا پورا مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ خوددار اور نہایت آزاد طبع آدمی تھا۔ مگر پھر بھی بادشاہ وقت سے کہاں بے نیازی حاصل ہو سکتی تھی۔ اِس لئے اُس نے اکبر۔ شہزادہ سلیم۔ حکیم ابوالفتح گیلانی اور خانخاناں جیسے سلاطین نامدار اور امرائے روزگار کی مدح میں بہت سے قصائد لکھے ہیں کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ خودستائی کا مادہ اِس کی طبیعت پہ غالب تھا۔ اِس لئے بادشاہوں اور امیروں کے قصائد لکھتے وقت اپنے خصائل اور اوصاف بھی جی کھول کر بیان کرتا تھا۔ عرفیؔ۔ مثنوی اچھی نہیں کہہ سکتا تھا۔ لیکن قصیدہ اور غزل میں ایک خاص طرز رکھتا تھا۔ قصیدہ میں تخیل کی بلندی اِس کی خاص خصوصیت تھی۔ مجازی عشق میں جو ارادت اور معاملات پیش آئے۔ اُن کے بیان کرنے میں بھی عرفی تمام ہمعصروں سے ممتاز تھا۔ کیونکہ وہ صرف سطحی اور سرسری واردتیں نہیں ادا کرتا۔ بلکہ اِس کی نظر تو دقیق اور گہرے معاملات پر پڑتی اور انہیں کو وہ شاعرانہ انداز میں پیش کرتا ہے۔ ~

عرفی بہ حال نزع رسیدی و بہ شدی شرمت نیامد از دل امیدوار دوست

غزل میں فلسفہ آمیز تشریح حیات اِس کی خصوصیات میں سے ہے۔ عرفی نے اخلاقی مسائل بھی بڑی اچھی طرح سے بیان کئے ہیں۔ اور خاص طور پر اُن اخلاقی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مسائل کو جو کہ عزت نفس اور علو حوصلہ سے تعلق رکھتے ہیں - آپ پست ہمتی سے سخت متنفر تھے - عرفی کی تصنیفات مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) نفسیہ - (رسالہ نثر در تصوف) (۲) مثنوی در جواب مخزن الاسرار نظامی -
(۳) مثنوی بجواب شیریں خسرو - (۴) کلیات قصائد و غزلیات جو ۹۹۶ھ میں جمع کی گئیں

## عرفی کے قصیدوں میں سے

۱- میں کیا کہوں کہ میں محبوب کے دروازے سے کس ڈھنگ یا کس طریقہ سے گیا؟ شوق سے لبریز دل لے کر آیا تھا - نہائت ہی مایوس اور حسرت زدہ ہو کر واپس گیا - دوست :- مراد روحانی دوست - روحانی معشوق - جس کی وساطت سے علم الٰہی نصیب ہوتا ہے - عنوان :- کسی چیز کا سرنامہ - مگر یہاں مراد طریقہ، طور - حالت - ڈھنگ - ہمہ شوق :- شوق سے لبریز - سب کا سب شوق بن کر مجسّم شوق - حرماں :- نا امیدی غم - حسرت - مایوسی - تشریح :- چونکہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی محبوب حقیقی کی تلاش ہے - اس لئے شاعر کہہ رہا ہے کہ پیدا ہوتے وقت اُسے کافی امید تھی کہ وہ اپنی زندگی کے اِس اہم مقصد میں کامیاب ہو جائے گا - اور اُس کا دل امنگوں سے بھرا ہوا تھا - اور جذبۂ محبت سے لبریز تھا - مگر چونکہ وہ مقصدِ حیات کے حصول میں ناکامیاب رہا - اس لئے اُس کو اس دُنیا سے سخت مایوسی کی حالت میں جانا پڑا اور دوست کے دیدار سے محروم رہا - خواجہ میر درد نے کس درد سے کہا ہے -

ع کس لئے آئے تھے ہم کیا کر چلے

۲- میں نے اپنا سر دیواروں کے ساتھ بہت دفعہ پھوڑا - کیونکہ میں اِس تنگ اور مشکل گذار گلی میں مست ہو کر آیا تھا - مگر سخت پریشان - مضطرب اور حیران ہو کر لوٹا - کوچہ تنگ :- تنگ گلی - مادی دنیا کا میدان جو انسان کی روحانی ترقی میں سدِّ راہ ثابت ہوا کرتا ہے - دوست کا تنگ اور مشکل کوچہ - سراسیمہ :- پریشان - مضطرب - حیران - شوریدہ سر - سر بہ دیوار زدن :- دیوار کے ساتھ ٹکر کھانا - سر کو دیوار کے ساتھ پھوڑنا - تشریح :- مطلب ہے کہ شاعر اپنے بچپن کے زمانے کا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جب کہ وہ ہر قسم کے فکر سے آزاد اور اردگرد کے ماحول سے بے خبر ہوتا ہے۔ موت کے اس واقعہ سے مقابلہ کر رہا ہے۔ جب کہ وہ سخت پریشان اور مضطرب ہے۔ موت کے بعد کی زندگی میں اس کا کیا حشر ہوگا۔ اُس کی اُسے خبر نہیں۔

۳۔ میں تیرے کوچے سے پیاسے ہونٹوں کے ساتھ خون کے آنسو بہاتا ہوا رخصت ہوا۔ لیکن نہایت ہی اچھی حالت میں گیا۔ کیونکہ گرنا پڑنا نہیں گیا۔ گلگوں:۔ گلاب کے پھول کا رنگ۔ سرخ رنگ۔ گلگوں سرشک:۔ خون کے آنسو۔ وہ آنسو جو خون آلودہ ہوں۔ گلگوں:۔ شبیریں کے گھوڑے کا نام جو نہایت خوبصورت اور بلند قامت تھا ہر عمدہ خوش وضع گھوڑے کو بھی مجازاً کہتے ہیں۔ نیک:۔ اچھی طرح۔ اُفتاں وخیزاں:۔ گرتا پڑتا۔ گرتا اُٹھتا۔ (اسم حالیہ) تشریح:۔ شاعر کا مطلب ہے کہ اگرچہ اُسے اس دنیا کو نہایت ہی مایوس اور غم کی حالت میں چھوڑنا پڑا۔ تاہم پھر بھی اُس نے موت کے وقت خوب بہادری سے مقابلہ کیا۔ اس اپنے اندر کمزوری اور خوف کا نشان تک ظاہر نہ ہونے دیا۔

۴۔ تو میرے دل۔ دین۔ عقل اور ہوش اور زبان کو واپس پھیر دے تاکہ میں یہ کہہ سکوں کہ میں دوست کے دروازے سے کس شان یا کامیابی کے ساتھ واپس آیا۔ سامان:۔ مراد کامیابی۔ شان۔ امتیاز۔ عزت۔ باز دادن:۔ واپس دینا۔ لوٹا دینا۔ تشریح:۔ چونکہ عام طور پر موت کے وقت انسان کے ہوش و حواس قائم نہیں رہتے۔ اس لئے شاعر خدا سے دعا مانگ رہا ہے کہ اس کے ہوش وحواس کو قائم رکھے۔ تاکہ وہ ثابت کر سکے کہ مرتے وقت وہ نہایت امن اور چین سے مرا۔

۵۔ میں امید کے لبوں سے راگ گاتا ہوا آیا تھا۔ مگر سخت مایوسی کی وجہ سے دل کی رگوں اور ریشوں میں دانت چبھوئے ہوئے واپس جا رہا ہوں۔ یعنی انتہائی تکلیف اور دُکھ کی حالت میں جا رہا ہوں۔ دنداں بر دل دوختن:۔ نامرادی اور مایوسی کی وجہ سے دل کو زخمی کر لینا۔ دل میں حسرت و ناکامی کا کانٹا چبھنا یا کھٹکنا۔ نغمہ کشا:۔ گیت گاتا ہوا۔ راگنیاں چھیڑتا ہوا۔ تشریح:۔ مطلب ہے کہ شاعر اپنے اُس وقت کا مقابلہ کر رہا ہے۔ جب کہ وہ اُمید دل سے بھرا ہوا دل لئے ہوئے اس دنیا میں آیا تھا۔ اور اب موت کے وقت نہایت مایوس اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ناکام واپس جارہا ہے۔ ۶۔ لٹ گئی ہو۔ جس کی دنیا آرزوؤں سے بھری۔
نوٹ:۔ امید و یاس میں صنعت تضاد ہے۔

۶۔ میں صبح کے وقت آیا تھا۔ اور شام کو واپس گیا۔ اور اب تو سن کہیں یہاں کس طرح آیا تھا۔ اور کس حالت میں رخصت ہوا۔ صبحدم:۔ صبح کے وقت۔ مراد آغازِ جوانی جب کہ انسان کا دل خوشیوں اور امیدوں سے لبریز ہوتا ہے۔ شام:۔ مراد انجام زندگی ہے۔ جب انسان اپنے مستقبل کے لئے سخت مایوس سا ہوتا ہے اور دنیا کو چھوڑنے پر مجبور ہوتا ہے۔
عنوان:۔ روش۔ طریقہ۔ حالت۔

۷۔ میں صبح کے وقت اس طرح آیا۔ جس طرح کہ موسم بہار کے پہلے دن کو بلبل باغ میں داخل ہوتا ہے۔ اور شام کو میں شہیدوں کی قبر پر ماتم کرنے والوں کی طرح سے واپس گیا۔ ماتمی:۔ ماتم کرنے والا۔ خاک شہیداں:۔ شہیدوں کی قبر یا مزار۔ ماتمی میں یائے فاعلیت ہے۔ تشریح:۔ شاعر اپنے بچپن کے زمانے کو اس طرح بیان کر رہا ہے کہ بچپن میں وہ اس طرح خوش اور پُر امید تھا۔ کہ جس طرح موسم بہار کے پہلے روز بلبل بڑی خوشی اور پُر امید دل لئے ہوئے باغ میں داخل ہوتا ہے اور اپنے بڑھاپے کو اُن لوگوں سے تشبیہ دے رہا ہے جو شہیدوں کی قبروں پر روتے اور ماتم کرتے ہوئے رخصت ہوتے ہیں۔

۸۔ اے دوستو زار زار روؤ کیونکہ میں سخت مایوسی کی حالت میں جا رہا ہوں۔ اور اے دشمنو! بے حد خوشی سے ہنسو۔ کیونکہ میں آنسو بہاتا ہوا واپس جا رہا ہے۔ زہر گریہ گستن زار زار رونا۔ دُکھ اور غم کی وجہ سے رونا۔ خون کے آنسو بہانا۔ نوش خندیدن:۔ میٹھی ہنسی ہنسنا۔ خوب ہنسنا۔ خوشی کے ساتھ ہنسنا۔ "دوستاں"۔ "دشمناں" اور "زہر" "نوش" میں تضاد ہے۔ تشریح:۔ شاعر اپنی ناکامی کی وجہ سے اپنے دوستوں کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور اپنے دشمنوں کو خوشیاں منانے کا پیام دے رہا ہے۔

۹۔ اور جاتے وقت میں نے دوست اور دشمن دونوں کا دل داغ ناکامی سے جلا دیا۔ کیونکہ میں یتیموں کے آنسوؤں سے بھی جو جگر کو ہمدردی اور دُکھ کی آگ سے جلا دینے والے ہوتے ہیں بھی زیادہ قابل رحم حالت میں جدا ہوا۔ جگر سوز:۔ جگر کو جلا دینے والے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اشک یتیم :۔ یتیم کے آنسو۔ دل ہلا دینے والی غمی مراد ہے۔ تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے کہ مرتے وقت اُس کی حالت اِس قدر زار و نزار تھی۔ کہ دوست اور دشمن دونوں اِس کی حالت عبرت آموز دیکھ کر رحم کرتے تھے۔

۱۰۔ میں وہ قطرہ ہوں کہ پلکوں کی نوک سے لڑھک کر جھولی تک پہنچنے کے عرصہ میں سینکڑوں سینوں اور دلوں پر غم کے داغ لگا گیا۔ داغ کردن :۔ داغ لگانا۔ جلا دینا۔ مژہ :۔ پلک۔ غلطیدن :۔ لڑھکنا۔ لوٹنا۔ تشریح :۔ شاعر کے آنسوؤں نے بزا زدل کو رُلا دیا ہے۔

۱۱۔ میں وہ سیاہ بخت یوسف ہوں کہ مصر میں گئے بغیر ہی کنویں سے نکلتے ہی قید میں پڑ گیا۔ بد روزہ :۔ بد قسمت۔ سیاہ بخت۔ یوسف :۔ حضرت یعقوب کے بیٹے کا نام جو خوبصورتی میں ضرب المثل تھے۔ آپ کو بھائیوں نے حسد کی وجہ سے ایک دفعہ کنویں میں گرا دیا تھا۔ ایک قافلہ سالار نے آپ کو کنویں سے باہر نکالا اور مصر میں جا کر فروخت کر دیا۔ وہاں عزیز مصر کی بیوی آپ پر دل و جان سے عاشق ہو گئی۔ اور جب یوسف نے اِس کی محبت قبول کرنے سے انکار کر دیا تو اس نے آپ کو قید کروا دیا۔ تا :۔ جونہی کہ۔ زنداں :۔ قید خانہ۔ بندی خانہ۔ نوٹ :۔ شعر میں صنعت تلمیح ہے۔ کیونکہ حضرت یوسف کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے کہ وہ یوسف سے بھی زیادہ بد قسمت ہے کیونکہ یوسف تو کنویں سے نکل کر مصر میں جانے کے بعد قید خانہ میں ڈال دیا گیا تھا مگر میرا یہ حال ہے کہ میں مصر میں جانے کے بغیر ہی دکھوں کے کنویں سے باہر نکلتے ہی ہجر اور فراق کی تکالیف اور مصائب میں گرفتار ہو گیا ہوں۔

۱۲۔ میں وہ کملایا ہوا غنچہ ہوں جو خزاں کی ہوا کے سبب اپنی ہنسی کو اندر ہی اندر روکے ہوئے اور سر کو غمی اور مایوسی کی وجہ سے لٹکائے ہوئے رخصت ہو گیا۔ خندہ بر لب گرہ شدن :۔ وہ ہنسی جو ہونٹوں کے اندر ہی ہنسی جائے۔ ہنسی کا روک رکھنا۔ سر بہ گریباں شدن :۔ سر کو غمی اور مایوسی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی وجہ سے نیچے لٹکا دینا یا ڈال دینا۔ تشریح:- شاعر اپنے آپ کو ایک پژمردہ غنچہ سے تشبیہ دے رہا ہے۔ کہ جس طرح غنچہ بغیر کھلے ہی مرجھا گیا ہے۔ اسی طرح وہ بھی دنیا میں بغیر روحانی ترقی کئے موقع پانے اور دوست کے وصل کا لطف اُٹھانے کے ہی اپنی امیدوں سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

۱۳۔ میں خوشی کی صبح کی پیشانی کا نور ہوں۔ لیکن کیا حاصل جب کہ میں غم کی وجہ سے پردیسیوں کی شام سے بھی زیادہ تاریک حالت میں رخصت ہوا۔ طرب:- خوشی۔ تیرہ:- سیاہ۔ تاریک۔ غریب:- مسافر۔ پردیسی۔ وطن سے دُور۔ تشریح:- شاعر کا مطلب ہے کہ وہ طبعاً بڑا ہنس مکھ اور زندہ طبیعت شخص تھا۔ مگر دنیاوی مصائب اور تکالیف نے اُسے نہایت ہی مایوس اور پریشان کر دیا۔ اور اس کا دل بالکل بجھ گیا۔ ے

غربت کی صبح میں بھی نہ تھی وہ روشنی۔ جو روشنی کہ میری سوادِ وطن کی شام میں تھی (حسرتؔ)

۱۴۔ میں بڑا آہستہ آہستہ چلا۔ لیکن صرف دل رکھنے والا ہی آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ میں دُلہنوں کی زلفوں سے بھی زیادہ دل کو پریشان کرنے والی حالت میں گیا۔ صاحبدل:- دل رکھنے والا۔ روشن دل۔ دانا۔ روشن ضمیر۔ اہل درد۔ اشوب تر:- زیادہ پریشان کرنے والا۔ فتنہ بپا کرنے والا۔ دُکھ دینے والا۔ عروس:- نئی نویلی دلہن۔ مراد حسینہ جس کی بکھری ہوئی زلفیں۔ عاشقوں کے دل کو بے قرار کر دیا کرتی ہیں۔ تشریح:- شاعر کا مطلب ہے کہ اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت اس نے آداب تمکنت کا پورا پورا خیال رکھا اور اپنی پریشانی یا کمزوری کو ظاہر نہ ہونے دیا۔ مگر اس کا دل نہایت ہی پریشان اور بے قرار تھا۔

ے تری جو بزم عشرت سے ہم نکلے تو سینے پہ اک ہاتھ رکھ کر ہم نکلے۔

۱۵۔ روتے روتے قریباً میرا خاتمہ ہی ہو گیا۔ لیکن پھر بھی میرے حالات نے مجھے مسکرانے تک بھی نہ دیا۔ میں وہ نوح ہوں کہ طوفان پر سے بھی گذرتا گیا۔ کارم بہ تبسم نکشید:- میرے حالات نے مجھے ہنسنے کا موقع نہ دیا۔ میری نوبت مسکرانے تک نہ پہنچی۔ مجھے مسکراہٹ سے خوش ہونے کا موقع نہ ملا۔ طوفان:- مراد طوفانِ اشک ہے۔ نوح:- بڑا نوحہ کرنے والا مشہور پیغمبر کا نام ہے۔ چونکہ اُن کی قوم آپ کو ہمیشہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تکلیف دیا کرتی تھی۔ اس لئے وہ اِس کی سنگدلی پر ہمیشہ روتے اور نوحہ کرتے تھے۔ اِس لئے اُن کا نام نوح ہُوا۔ آپ کے وقت میں دنیا میں ایک طوفانِ عظیم آیا۔ جس سے تمام دنیا غرق ہوگئی۔ صرف حضرت نوح اور اُن کا خاندان اور ہر جاندار چیز کا ایک ایک جوڑا ایک کشتی میں بیٹھ کر طوفان سے بچ نکلا شعر میں صنعت تلمیح ہے کیونکہ حضرت نوح کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے کہ دوسروں کو تو رونے کے بعد ہنسنا بھی نصیب ہوتا ہے مگر اِس کے رونے کی کوئی حد نہ رہی۔ اِسی طرح غموں اور دکھوں کے طوفان کو عبور کرنے کے لئے کوئی سہارا نہ ملا۔

۱۶۔ میں دل کی بے قراری اور پریشانی کی وجہ سے جل گیا اور اس کے علاج کے لئے بھی پریشان دل والوں کے پاس بھیک مانگنے کے لئے گیا۔ دریوزہ :۔ بھیک مانگنا۔ خیرات مانگنا۔ گداگری کرنا۔ دلہائے پریشان :۔ وہ لوگ جن کے دل محبت الٰہی کی وجہ سے قابو سے باہر ہوتے ہیں یا محبت الٰہی میں سخت بے قرار ہوتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں اہل جمعیت ہوتے ہیں۔ جن کے دل مطمئن ہوتے ہیں۔ تشریح :۔ دکھی آدمی دوسروں کے دُکھ کو کیا بٹا سکتے ہیں۔ ذرا اشرفی ہی کی بدقسمتی ملاحظہ ہو کہ وہ زخم عشق کا علاج اُن اصحاب سے ہی ڈھونڈنے کو گیا ہے جو عشق کے گہرے زخموں سے خود گھائل ہو رہے ہیں۔

۱۷۔ میری ہمت کا بازو اسی روز ہی کسی چیز کی قیمت کی طرح سے ٹوٹ گیا۔ جب کہ میں اُس مونگے کے پنجے کو مروڑنے کی خاطر گیا۔ بازوئے ہمت :۔ ہمت کا بازو۔ کوشش یا ارادے کا بازو۔ عالی ہمت۔ قیمت شکستن :۔ قیمت کا گر جانا۔ قیمت کا ٹوٹنا بھی گر جانے کے مترادف ہے۔ سرپنجہ مرجان :۔ استعارہ ہے دنیاوی مال و دولت سے۔ کیونکہ شاعر روحانی دولت کو چھوڑ کر دنیاوی مال و دولت کی طرف دوڑنے لگ گیا ہے تابیدن :۔ مروڑنا۔ مگر یہاں مراد ہمت آزمائی کرنا ہے۔ تشریح :۔ مطلب ہے کہ انسان کی عالی ہمتی اس وقت تک اُس کا ساتھ دیتی ہے۔ جب تک وہ روحانیت کی طرف مائل رہتا ہے اور جب وہ دنیاوی مال و زر۔ جاہ و حشمت کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی طاقت یا عالی ہمتی فوراً جواب دے جاتی ہے۔ اس لئے شاعر کہہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

رہا ہے کہ جب سے میں مرجاں وغیرہ کی طرف جھکا ہوں۔ میری روحانی قیمت گھٹ گئی ہے اور میں اپنا وقار تقریباً کھو چکا ہوں۔

۱۸۔ میں کمال کے باغ میں وہ بیش بہا میوہ ہوں جو کہ ہاتھ اور ذائقہ کے منہ میں بڑا سستا ہی چلا گیا۔ ارزندہ :- بیش بہا۔ قیمتی۔ مہنگی چیز۔ بستانِ کمال :- کمال کا باغ مراد عرفی کی شاعرانہ قابلیت۔ ذائقہ :- انسان کا مذاقِ شاعری مراد ہے۔ ارزندہ اور "ارزاں" میں تضاد ہے۔ تشریح :- عرفی کی شاعری بڑے کمال کی شاعری تھی۔ مگر اُس کو کوئی قدر شناس نہ ملا۔ اور لوگ اُس کی قابلیت اور بلند خیالی کی داد نہ دے سکے۔

۱۹۔ میں ملک ختن کی شکارگاہ کا وہ شیر ہوں جو آہوئے شکیں کا شکار کرتا ہے مگر جو چوہوں کی طرح شکار کے لئے اناج سے بھری ہوئی بوریوں کے نیچے پھدکتا ہوا گیا۔ ختن :- چینی تاتار کے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔ جہاں کے ہرن مشہور ہیں۔ آہوگیر :- ہرن پکڑنے والا۔ ہرن کا شکار کرنے والا۔ انباں :- چمڑے کا تھیلہ۔ بوری اناج سے بھری ہوئی بوریاں اور چوہوں کا خاصا ہے کہ اناج سے بھری ہوئی بوریوں کے نیچے چھپ کر اپنی خوراک وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ تشریح :- شاعر کا مطلب ہے کہ اس کو بلند ہمت لوگوں کی صحبت میں رہنا چاہیے تھا۔ مگر اُس کو ہندوستان کے متوسط بلکہ ذلیل درجے کے لوگوں کے ساتھ رہنا پڑا۔

۲۰۔ میں تو خزانۂ ازل کا ایک قیمتی موتی تھا۔ لیکن بکثرت ہونے والی اشیاء کی طرح مجھے بھی بے عزتی اور بے قدری کا راستہ طے کرنا پڑا۔ گنج :- خزانہ۔ بے عزتی۔ بے قدری۔ بدنامی۔ بے اعتباری۔ جنسِ فراواں :- وہ جنس جو بکثرت ملتی ہو۔ عام طور پر بکثرت ملنے والی اشیاء کی قیمت کم ہوا کرتی ہے۔ تشریح :- قابلیت کے لحاظ سے عرفی بھی ایک قیمتی موتی کی طرح تھا۔ مگر جس طرح کوئی چیز بکثرت ملتی ہو۔ اُس کی قیمت ہمیشہ گر جایا کرتی ہے۔ اس طرح چونکہ شاعر بہت تھے۔ اس لئے عرفی کی باوجود کمال قابلیت کے بھی خاطر خواہ قدر دانی نہ ہوئی۔ عام شاعروں کی طرح وہ بھی بے عزت و بے قدر ہو گیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۱۔ قدر و قیمت کے اعتبار سے میں پرویز کا سونے کا بنا ہوا لیموں تھا۔ مگر (شومئی قسمت) میں ایک معمولی گیند میں تبدیل ہوگیا۔ اور بلّے کے تھپیڑوں کی راہ میں دھکیل دیا گیا۔ قدر :۔ عزت۔ مرتبہ۔ قسمت۔ ترنج :۔ لیموں۔ ترنج زر۔ خسرو پرویز کے پاس سونے کا بنا ہوا ایک لیموں تھا۔ وہ اکثر اُسے اپنے ہاتھ میں رکھا کرتا تھا۔ اس کی یہ خاص خوبی تھی۔ کہ مسلنے سے ہر شکل اختیار کر لیتا تھا۔ یہاں کسی بھی قیمتی چیز سے استعارہ ہے۔ خسرو پرویز :۔ ہرمز بن نوشیرواں کے بیٹے کا نام جو شاہانِ ایران میں بڑے جاہ و جلال کا بادشاہ تھا۔ فرہاد کی معشوقہ شیریں اسی کی ملکہ تھی۔ یہ بادشاہ چھٹی صدی عیسوی میں ہوا ہے۔ گوئے :۔ گیند۔ سیلی :۔ تھپیڑ۔ ضرب۔ چوگان :۔ بلّا جس سے گیند کو ضرب لگاتے ہیں۔ چونکہ شعر میں خسرو پرویز کے ترنج زر کی طرف اشارہ ہے۔ اس لئے سخت تلمیح ہوئی۔ تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے کہ اگرچہ وہ شاعری میں کمال قابلیت کا مالک تھا۔ مگر دنیا نے اُس کی شاعری کی قدر نہ کی اور عوام کے ہاتھوں اُس کی سخت بے قدری ہوئی۔

۲۲ میں سُرخ شراب سے بھرا ہوا ملک حلب کا تیار کردہ شیشہ رہا ہوں لیکن دیکھ کہ میں رقص کرتا ہوا یا گت لگاتا یا بھرتا ہوا کہاں گیا ؟ یعنی آہن کے کنارے پر۔ حلبی :۔ ملک حلب کا بنا ہوا۔ حلب :۔ شام کے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔ جہاں کا شیشہ قدیم زمانے میں مشہور تھا۔ صہبا :۔ سرخ شراب۔ پائے کوباں :۔ ناچتا ہوا۔ رقص کرتا ہوا۔ گت بھرتا ہوا۔ سنداں :۔ اہرن۔ جس پر لوہا وغیرہ کوٹا جاتا ہے۔ نوٹ :۔ شیشہ لعل صہبا سے مراد انسان کا دل ہے۔ کیونکہ اس میں روحانیت کی شراب بھری ہوئی ہے۔ اس لئے عرفی کہہ رہا ہے۔ کہ میں روحانیت کی شراب سے بھرا ہوا ایک اعلے درجے کا شیشہ تھا۔ سنداں سے مراد دنیاوی خواہشات اور لذات جس کی پیروی کرنے سے انسان اپنی روحانیت گنوا بیٹھتا ہے۔ کیونکہ دنیاوی خواہشات بمنزلہ لوہے کے ہیں اور روحانی جذبات شیشے کی طرح ہیں۔ جس طرح شیشہ لوہے سے ٹکرا کر ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح روحانیت خواہشات

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سے ٹکرا کر ختم ہو جاتی ہے ۔ تشریح :- ترقی ۔ تنزل ۔ آبادی اور بربادی بھی کچھ حد تک انسان کے اپنے بس کی بات ہے ۔ اس لئے عرفی کہہ رہا ہے کہ میں خواہ مخواہ دنیاوی لذات میں پھنس کر اپنی روحانیت کا ستیہ ناش کر بیٹھا ہوں اور اب پچھتا رہا ہوں لیکن اس کا کیا فائدہ ؟

۲۳ - مجھے صبح کی ہوا کی طرح چمن کی سیر کرنے کی اجازت تھی ۔ مگر عام خلقت کی طرح میں بھی سیر کرتے وقت فقط کیاریوں میں ہی ٹہلتا رہا ۔ چمنم کی "م" = مرا ہے یعنی مجھے ۔ تماشائی تماشہ دیکھنے والا ۔ سیر کرنے والا ۔ خلائق جمع از خلق :- مخلوقات ۔ عوام ۔ خیابان :- باغ کی روش کیاریاں ۔ تشریح :- عرفی کو خدا نے قابلیت تو اعلیٰ پایہ کے کام کرنے کی دی تھی ۔ مگر بدقسمتی سے وہ بڑے فضول اور بیکار کاموں میں گرفتار رہا ۔ اور دنیاوی الجھن میں پڑ کر روحانی دنیا میں کوئی مرتبہ حاصل نہ کر سکا ۔

۲۴ - میں اپنا مقصد حاصل کرنے کی خاطر گیا ۔ لیکن چیتے کی طرح پہاڑ کی چوٹی پر چمکتے ہوئے چاند کو پکڑنے کی غرض سے چڑھتا گیا ۔ اندر پئے مقصود رفتن :- کسی چیز کے پیچھے جانا کسی چیز کو حاصل کرنے کی غرض سے جانا ۔ پلنگ :- چیتا ۔ قصد :- ارادہ ۔ مہ تاباں :- چمکتا ہوا چاند ۔ روشن چاند ۔ تشریح :- چونکہ چیتے کو چاندنی سے ایک گونہ عشق ہوتا ہے اس لئے چاند کو پکڑنے کی خاطر پہاڑ پر چڑھتا جاتا ہے ۔ اور جب وہ کافی اونچائی پر پہنچ جاتا ہے ۔ تو سمجھتا ہے کہ اب چاند کے نزدیک ہوں ۔ اور اُس کو پکڑنے کے لئے اُس پر لپکتا ہے ۔ مگر سر کے بل گر جاتا ہے اور وہیں ختم ہو جاتا ہے ۔ یہی حالت عرفی کی ہے وہ بھی فضول اور بے کار باتوں کے پیچھے پڑ کر اپنا مقصد حیات کھو بیٹھا ہے ۔

۲۵ - افسوس کہ مجھے تنہائی کے ننگے پن کی لذت سے واقفیت نہ تھی ۔ اسی لئے تو میں قیمتی اور گراں بہا ریشمی اور مخملیں کپڑوں اور رداؤں کے پیچھے بھاگتا پھرا ۔ ذوق :- مزہ ۔ لطف ۔ لذت ۔ شوق ۔ عریانی :- ننگاپن ۔ برہنگی ۔ ننگا ہونا ۔ تجرید :- مجرد ہونا ۔ اکیلا ہونا تنہائی ۔ دنیاوی لذات سے کنارہ کشی ۔ سندس :- ایک قسم کی نہایت باریک اور ملائم دیبا کا نام ۔ استبرق :- استبرہ کا معرب ہے ۔ گاڑھا ریشمی کپڑا ۔ دیبا :- موٹا ریشمی کپڑا ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

رضوان :۔ دراصل بہشت کا دربان ۔ مگر یہاں بہشت مراد ہے۔ تشریح :۔ چونکہ میں روحانی لذت سے آشنا نہ تھا ۔ اس لئے مادی لذات میں پھنس کر جنت کے سنہری خواب دیکھتا رہا۔ عریانی میں یائے مصدری ہے ۔ مراد ننگا ہونا۔

۲۶۔ اگر یہ بات کس سے کہی جا سکتی ہے کہ میں روحانی تعلیم کی درسگاہ میں عقلمندوں کو دانائی سکھانے والا تھا۔ مگر خود نادانی کی حالت میں گیا؟ مکتب قدس :۔ روحانی تعلیم کا مکتب ۔ پاکیزگی اور پاک تعلیم کی درسگاہ ۔ دانش آموز :۔ عقل سکھانے والا ۔ دانائی کا سبق دینے والا ۔ خسرو :۔ مراد عقلمند لوگ ۔ تشریح :۔ شاعر کو اس بات کے لئے بڑی شرم آرہی ہے کہ وہ دوسروں کو تو دانائی کا سبق دیتا رہا ۔ اور خود مکتب زندگی سے بالکل نادانی کی حالت میں گیا۔

۲۷۔ میں نے شعر و شاعری میں مشق کی مگر معرفت سے بے بہرہ رہا ۔ میں حقیقت کی جان تو بن گیا ۔ مگر ایک بے جان لاش کی صورت میں رخصت ہوا ۔ ورزیدن :۔ مشق کرنا ۔ اختیار کرنا ۔ معرفت :۔ خدا کی ذات کو جاننا ۔ علم الہٰی ۔ جانِ معنیٰ :۔ حقیقت کی جان ۔ 'معنیٰ' اور 'صورت' میں صنعت تضاد ہے ۔ تشریح :۔ اس شعر میں عرفی اس بات کو واضح کر رہا ہے کہ اس نے شاعری تو ضرور اختیار کی مگر علم الہٰی کے حاصل کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوا ۔ اور جب خدا کا علم حاصل کرنے کی کوشش ہی نہ کی جائے تو شاعری مکمل نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے وہ ظاہری حقیقتوں کا عالم تو ضرور بن گیا ۔ مگر معنیٰ کو نہ پا سکا ۔ اور معنیٰ کے بغیر صورت جاننے کا کوئی فائدہ نہیں ۔

۲۸۔ میری زندگی کی اندھیری رات (جوانی) صبح (بڑھاپے کی) صبح سے کہتی ہے کہ صد افسوس ! میں محض ایک بیہودہ کہانی میں ہی ختم ہو گئی ۔ شب یلدا :۔ لمبی اور تاریک رات جس کے بعد نیا مت کا دن چڑھے گا ۔ یہاں استعارہ ہے ۔ ایام جوانی سے ۔ سحر :۔ صبح ۔ استعارہ ہے بڑھاپے سے ۔ جب انسان کے بال سفید ہو جاتے ہیں ۔ افسانہ بیہودہ :۔ فضول کہانی ۔ بے معنیٰ باتیں ۔ بہ پایاں رفتن :۔ ختم ہو جانا ۔ اختتام کو پہنچنا ۔ تشریح :۔ جوانی کو فضول عیش و عشرت میں گذارنے کے بعد ہر شخص

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بڑھاپے میں کف افسوس ملتا ہے۔ کہ ہائے جوانی گذر گئی۔ اور ہم نے کوئی نیکی کا کام نہ کیا اور اب گناہوں کی تلافی بڑی مشکل ہے۔ کیونکہ جوانی کے بڑے بڑے گناہوں نے ہمیں ناکارہ کر دیا ہے اور کام کرنے کی ہمت نہیں رہی۔

ع۔ دریغ نقد جوانی کہ صرف شد بہ محال (سعدیؔ)

۲۹۔ میں اس لئے تباہ و برباد ہو گیا۔ کیونکہ میں ہمیشہ اپنے دل یا دل کے واسطے محبوب کی بکھری ہوئی زلف کے پیچ و تاب میں پھنسا رہا۔ شکستم :۔ میں ٹوٹ گیا۔ یعنی برباد ہو گیا۔ تباہ ہو گیا۔ دنبال کسے رفتن :۔ کسی کی پیروی کرنا۔ کسی کے پیچھے جانا۔ مدام :۔ ہمیشہ دائمی طور پر۔ زلف پریشاں :۔ دنیادی معشوقوں کی بکھری ہوئی زلفیں جو روحانی لطافت سے عاری ہوتی ہیں۔ مطلب ہے کہ عرفی اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کی وجہ سے دنیاوی عشق میں پھنس کر خدا کو بھی بھول بیٹھا ہے۔

۳۰۔ اہلِ دل یعنی روحانی طاقت رکھنے والے لوگوں کے لئے یہ بات موجب ماتم تھی کہ میں دنیا کی خواہشات میں ڈوبے ہوئے لوگوں کے ساتھ طنبور اور باجے لے کر چمن کی سیر کے لئے نکلا۔ اہلِ دل :۔ دل رکھنے والے۔ روحانی رفعت رکھنے والے پاک صاف لوگ۔ حسرتیاں :۔ اہلِ دنیا۔ دنیا کی حسرت رکھنے والے۔ زندگی کو عیش و آرام سے بسر کرنے والے۔ دنیا کی خواہش رکھنے والے۔ دف :۔ بجانے کی ڈفلی جو ایک مشہور ساز ہے۔ چنگ :۔ ایک ساز کا نام ہے۔ تشریح :۔ چونکہ اہلِ معرفت یا دنیا سے متنفر لوگوں کی نگاہوں میں اس جہان کی کوئی وقعت نہیں۔ کیونکہ وہ اس جہان کے علاوہ ایک اور اس سے بہتر اور اعلےٰ جہان دیکھتے ہیں۔ اس لئے وہ اس جہان کو کچھ نہیں سمجھتے۔ اور وہ لوگ عرفی کو اس دنیائے فانی کی عشرتوں میں جکڑا ہوا دیکھ کر سخت رنجیدہ خاطر ہو رہے ہیں۔

۳۱۔ اس جماعت یعنی اہلِ دل کے لئے سب سے بڑی خوشی کا باعث یہ بات تھی کہ میں مبارک باد دینے کے لئے آہ و زاری کرنے والوں کے ساتھ شہیدوں کے مزار پر چلا گیا۔ عید :۔ خوشی۔ شادمانی۔ مگر یہاں مراد خوشی کا مقام یا موقع یا باعث ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اہلِ طائفہ :- جماعت یا فریق مراد صوفی لوگ ۔ اہلِ دل ۔ شیونیاں :- جمع از شیونی ۔ آہ وزاری کرنے والے ۔ نالہ وشیون کرنے والے ۔ شہیدوں کے مزار پر آنسو بہانے والے ۔ مراد عاشقانِ خدا صوفی لوگ ۔ تشریح :- مطلب ہے کہ صوفی لوگوں نے مجھے نیک و پرہیز گار لوگوں کے ساتھ خدا اور مذہب حق پر جان دینے والوں (شہیدوں) کے مزار پر جلتے دیکھ کر بے حد خوشی کا اظہار فرمایا ۔

۳۲ ۔ فرہاد اور مجنوں کی طرح کے راستے مجھے بھی پیش آئے ۔ اور میں بھی اُن راستوں سے گذرا مگر اِس طرح سے نہیں جس طرح کہ اِن لوگوں نے طے کئے ۔ راہ مجنونی و فرہادی ۔ مجنوں اور فرہاد بننے کی راہ ۔ مراد عشق و محبت کی راہ ۔ مجنوں و فرہاد :- دو نو مشہور عاشق ہو گذرے ہیں ۔ مطلب ہے عرفی اپنے آپ کو مجنوں اور فرہاد جیسے عشاق سے بھی زیادہ کامل اور قریب محبوب خیال کر رہا ہے

۳۳ ۔ میں نے پتھر کے رگ و ریشہ میں شیشے کی تیز دھار کو نہیں گذارا ۔ بلکہ میں تو غم کے پہاڑ کو بھی پاؤں کے نیچے پیستا ہوا بڑی پھرتی کے ساتھ نکل گیا ۔ ناخن تیشہ :- شیشے کی تیز دھار ۔ سودن :- پیسنا ۔ رگڑنا ۔ سودہ پیس کر ۔ رگڑ کر ۔ جولاں :- جلدی اور تیزی سے جانا ۔ پھرتی سے چلنا ۔ تشریح :- عرفی کو نہ مجنوں کی طرح جنگلوں کی خاک چھاننی پڑی اور نہ ہی فرہاد کی طرح پہاڑ کو کاٹ کر دودھ کی نہر لانی پڑی ہے ۔ بلکہ اِس کا عشق تو اِن دونوں سے نرالا تھا ۔ عرفی نے اپنی عالی ہمتی اور بلند حوصلگی کی وجہ سے غم کے پہاڑ کو بھی پاؤں کے نیچے روند دیا ۔ اور خود بڑی پھرتی کے ساتھ نکل گیا ۔

۳۴ ۔ میں نے چیلوں اور کوؤں کے گھونسلوں کو اپنے سر پر نہیں بننے دیا بلکہ اپنے سر کو پاؤں بناتے ہوئے کیکر کے کانٹوں سے گذر گیا ۔ آشیاں چیدن :- گھونسلا بنانا ۔ آشیانہ بنانا ۔ چونکہ مجنوں صحرا میں ایک جگہ پر کافی دیر تک ٹھہرا رہا تھا ۔ اور اِس کے سر پر پرندوں نے گھونسلے بنا دیئے تھے یہ چیز اُس امر کی طرف اشارہ ہے ۔ خارِ مغیلاں :- کیکر یا ببول کے درخت کے کانٹے جو بکثرت ہوتے ہیں ۔ اور بڑے تیز ہوتے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ مراد زندگی کی مشکلات یا دکھ۔ شعر میں صنعتِ تلمیح ہے۔ کیونکہ مجنوں کے قصے کی طرف اشارہ ہے۔ تشریح :۔ شاعر اپنی زندگی کا مجنوں کی زندگی سے مقابلہ کر رہا ہے کہ مجنوں تو دنیا سے بھاگ کر صحرا کی طرف چلا گیا تھا۔ مگر میں ہوں کہ دنیا میں ہی ٹھہرا رہا۔ اور زندگی کی تمام مشکلات کا سامنا بڑی دل جمعی کے ساتھ کیا اور تمام مشکلات کو بڑے حوصلے کے ساتھ برداشت کیا۔

۳۵۔ اے عرفی! یہ تمام "رفتم۔ رفتم" (یعنی گیا۔ گیا) جو میں نے بار بار لکھا ہے یہ محض ردیف کی ضرورت اور بیان کی وضاحت کی غرض سے تھا۔ شمردن :۔ گننا۔ بیان کرنا۔ کسی چیز کا بار بار کرنا۔ ایک ہی بات کو بار بار دہرانا۔ تقاضا :۔ ضرورت طلب۔ خواہش۔ نوٹ :۔ بہتاں کی بجائے تبیاں پڑھیے۔ بمعنی بیان کرنا۔ مطلب ادا کرنا۔ مطلب ہے کہ اس قافیہ کا بار بار آنا کسی خاص اہم مطلب کی بنا پر ہے

۳۶۔ اس کی تلوار نے کہا کہ کون ہے۔ جو اس کے (صاحب ممدوح) کے ساتھ میدانِ جنگ میں برسرِ پیکار ہوا۔ اور میں اس کی خود کو چیر کر اس کے تیز گھوڑے کے سم تک دم اتر گئی۔ معرکہ جنگ :۔ میدانِ جنگ۔ جنگش کی "ش" کا اشارہ ممدوح کی طرف ہے۔ دراصل اس نظم کا ممدوح حضرت علی ہے جس کی تلوار بنام ذوالفقار مشہور ہے۔ نوٹ :۔ مصرعہ اصل میں "کہ" کدامیہ ہے۔ مراد کون۔ تافتن کی بجائے تاختن پڑھیے۔ تارک :۔ سر کی مانگ۔ سر کی چوٹی۔ سر۔ خود۔ نوٹ :۔ یہاں "تارک" بمعنی خود بہ نسبت سر کی چوٹی کے زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ شاعر تلوار کی تیزی کی تعریف کر رہا ہے۔ اور تلوار کا سر کی نسبت خود کو کاٹنا زیادہ مشکل ہے۔ تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے کہ ممدوح کی تلوار اس قدر تیز ہے کہ سوار تو سوار اس کے گھوڑے کے بھی دو ٹکڑے کر دیتی ہے۔ یعنی گھوڑے اور سوار کو بیک وقت چیر کر رکھ دیتی ہے۔

۳۷۔ اس کی تلوار کے لوہے کے دستے نے موت سے کہا کہ جب میں عمّان کے سمندر میں داخل ہوا تو موجیں ہی موجیں پیدا کر دیں۔ آہنی پنجۂ تیغ :۔ تلوار کا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

لوہے کا دستہ۔ پنجہ :۔ تلوار کا دستہ۔ اجل :۔ موت۔ مرگ۔ تیغ :۔ یہاں اس کا اشارہ حضرت علی کی مشہور تلوار ذوالفقار کی طرف ہے۔ عمّان :۔ خلیج فارس میں ایک سمندر کا نام ہے۔
تشریح :۔ مطلب ہے کہ حضرت علی کی مشہور تلوار کی چمک کے خوف سے سمندر میں بھی لہروں کا طوفان اٹھنے لگ گیا۔

۳۸۔ اُس کا نیزہ کہتا ہے کہ خواہ صلح ہو خواہ جنگ دونوں حالتوں میں ہیں خاقان کی پیشانی سے تیوری کو دور کرنے کے لئے گیا۔ گرہ بر جبہ کُسے کشادن :۔ کسی کی پیشانی سے تیوری کو دور کرنا۔ کسی کے غصّے کو دور کرنا۔ نوٹ :۔ جُبّہ کی بجائے جَبّہ پڑھئے۔ جُبّہ بمعنی کوٹ اور جَبّہ بمعنی پیشانی ہے۔ بعض شارحین نے مصرعہ ثانی کا ترجمہ یوں کیا ہے :۔ کہ میں خاقان کے لوہے کے کوٹ کا تسمہ کھولنے گیا ہوں۔ جو موزوں دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ شعر کا وزن بائے مشدّد کا تقاضا کرتا ہے۔ تشریح :۔ مطلب ہے کہ حضرت علی کا زبردست نیزہ خواہ جنگ ہو خواہ صلح بڑے بڑے بادشاہوں کے دلوں پر خوف طاری کر دیتا ہے

۳۹۔ اُس کی قسمت کے ستارے نے اُس کی پیدائش کی صبح کو دنیا کا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا۔ یہ تو میں سورج کو ہتھیلی پر رکھے ہوئے اُس کی خواب گاہ میں داخل ہو رہا ہوں۔ طالع :۔ قسمت۔ نصیب۔ نجومیوں کی اصطلاح میں وہ ستارہ جس کے زیر اثر کسی کی پیدائش ہوتی ہے۔ کبھی طالع نیک ہوتا ہے اور کبھی بد۔ ولادت :۔ پیدائش درزدن :۔ دروازہ کھٹکھٹانا۔ دستک دینا۔ شبستان :۔ رات کو سونے کا کمرہ۔ خواب گاہ۔ مطلب ہے کہ اس ممدوح کی پیدائش دنیا میں بمنزلہ سورج کے تھی۔ تاکہ تاریکی کو دور کر دے۔

۴۰۔ جب کبھی اس کے اچھے اخلاق کے خیال نے مجھ پر وجد طاری کر کے مجھے مدہوش کر دیا۔ تو میں ہوا کی طرح سنبل اور گلِ ناز بو کی پتیوں پر سے ہو کر گذرا۔ خُلق :۔ اچھا اخلاق۔ اچھی عادت یا خو۔ از جائے ربودن :۔ اس جگہ سے اکھیڑ دینا۔ کیف چھا جانا۔ وجد طاری کر دینا۔ بے خبر و بے ہوش کر دینا۔ سنبل :۔ ایک خوشبودار گھاس کا نام ہے۔ ریحاں :۔ گلِ ناز بو۔ ایک پودا ہے جس کی پتیوں سے بھینی بھینی خوشبو آتی ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تشریح:۔ عرفی کے ممدوح کا اتنا اچھا اور عمدہ سبھاؤ ہے کہ اس کے دلکش مزاج کا خیال آتے ہی ایک لطیف سا احساس ہونے لگ جاتا ہے اور وہ یوں محسوس کرتا ہے گویا کہ وہ کسی خوشبو سے مہکے ہوئے چمن میں سے گذر رہا ہے۔

۴۱۔ میں نے یہ موتی اس کی بخشش کے بکھیرے ہوئے یا نچھاور کئے ہوئے موتیوں میں سے چنے ہیں تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ میں (عمان) سمندر کے پاس خیرات مانگنے کے لئے گیا۔ جواہر جمع از جوہر قیمتی موتی۔ یہاں عمدہ اور لطیف خیالات سے استعارہ ہے۔ دریوزہ:۔ بھیک مانگنا۔ خیرات مانگنا۔ عمان:۔ ایک سمندر کا نام ہے۔ جو کبھی موتیوں کے لئے مشہور تھا۔ تشریح:۔ شاعر کا مطلب ہے کہ یہ تمام عمدہ خیالات شاعر کے اپنے ہیں۔ اُس نے کسی دوسرے شاعر سے ادھار نہیں لئے۔

۴۲۔ میں اس قافلہ کے لئے تیرے دروازے کی خاک سے کافی سرمہ رکھتا ہوں۔ اور تو یہ خیال نہ کر کہ میں اصفہان کی کانوں کو لوٹنے کے لئے گیا ہوں۔ ایں قافلہ:۔ شعرا کی جماعت چونکہ اصفہان شعرا اور سرمے کے لئے مشہور تھا۔ را برائے ایں قافلہ را:۔ برائے ایں قافلہ۔ یعنی اس قافلے (شعرا کی جماعت کے لئے) ظن بردن:۔ خیال کرنا۔ تشریح:۔ شاعر کا مطلب ہے کہ حضرت علی کی دعا سے اُس کے پاس اُس کی تعریف کرنے کے لئے بہت عمدہ اور نفیس خیالات ہیں۔ اور ساتھ ہی دوسرے شعرا کو بھی دینے کے لئے کافی ہیں۔ اس لئے کوئی شخص اس گمان کا شکار نہ ہو جائے کہ میں نے یہ خیالات دوسرے شاعروں سے اُدھار لئے ہیں۔ باکمال الدین جیسے خلاق المعانی یعنی اچھے اور لطیف خیالات کے پیدا کرنے والے کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ اُس سے اُدھار لئے ہیں۔ یہ قصیدہ کمال الدین اصفہانی کے ایک قصیدے کے وزن پر لکھا گیا ہے

۴۳۔ چونکہ تمام عیسٰے کی سی سانس رکھنے والوں نے میرے راستے کو کافی بو سے دیئے ہیں۔ اس لئے ہر قدم پر آبِ حیات کے سینکڑوں چشمے پیش آئے۔
عیسٰے نفساں:۔ جمع از عیسٰے نفس: وہ لوگ جن کے سانس میں عیسٰے کے سانس کی طاقت ہو۔ یعنی مُردے کو زندہ کر دینے کی طاقت ہو۔ کیونکہ عیسٰے مُردے کو قم باذن

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اللہ" کہہ کر زندہ کر دیتے تھے۔ چشمہ حیواں :۔ آبِ حیات کا چشمہ جس کا پانی پینے سے آدمی ہمیشہ کے لئے زندہ رہ سکتا ہے۔ نوٹ :۔ عیسیٰ نفسوں سے مراد عمدہ اور رنگین اشعار یا باتیں جو شاعر کے نام کو قائم و برقرار رکھنے کی ضامن ہیں۔

تشریح :۔ اسی لئے تو عرفی کہہ رہا ہے کہ مجھے قدم قدم پر عیسیٰ نفس اور آبِ حیات کے چشمے ملے یعنی میں نے سینکڑوں ایسے اشعار لکھ ڈالے ہیں۔ جو میرے نام کو تا حیاتِ روزگار قائم رکھیں گے۔

۴۴۔ میں نے اڑان میں اپنے خیال کے بازو کو سو بار توڑ ڈالا۔ تاکہ تو یہ خیال نہ کرے کہ میں شاعری کے آسمان پر بڑی آسانی سے پہنچ گیا ہوں۔ بال شکستن :۔ بازو کا ٹوٹ جانا۔ یا تھکاوٹ کی وجہ سے بیکار ہو جانا۔ طیِ بردن :۔ خیال کرنا۔ عرشِ سخن :۔ شاعری کا بلند آسمان جو روحانیت کے مترادف ہے۔ تشریح :۔ شاعر کا مطلب ہے کہ اِس نظم کو لکھنے کے لئے اُس نے اپنے تخیل کو روحانیت کی کمال بلندی تک جانے دیا ہے۔ تو پھر کہیں جا کر کامیاب ہُوا ہے۔

۴۵۔ میں جب شروان کے شاعر خاقانی کے مزار پر گیا۔ تو اُس نے قبر سے آواز دی :۔ "اے شاعری کے بادشاہ تم پر سلامتی ہو یا خدا تجھ پر سلامتی بھیجے۔" ملک النظم :۔ شاعری کا بادشاہ۔ ملک الشعرا۔ یہاں مراد عرفیؔ ہے۔ آرامگاہ :۔ مرقد۔ یعنی قبر یا مزار۔ ناظم متقدمین :۔ شروان کا شاعر مراد خاقانی شروانی۔ ایک مشہور شاعر تھا اور قصیدہ گوئی میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ تشریح :۔ عرفی فخریہ طور پر کہہ رہا ہے۔ کہ خاقانی جیسا بلند مرتبہ شاعر بھی اُس کے اعلیٰ قصیدوں کی وجہ سے اُسے ملک الشعرا کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔

۴۶۔ اے اِنصاف کرنے والے : یعنی اے شاہ عادل۔ میں نے عمر کا تمام راستہ قد کے کندھوں پر تیری مدح اور تیرے دشمنوں کی ہجو لکھتے ہوئے طے کیا ہے۔ داورا :۔ الف ندائیہ ہے۔ اے انصاف کرنے والے۔ اے عادل۔ اے منصف حاکم۔ دوش بدوش :۔ ساتھ ساتھ۔ پہلو بہ پہلو۔ تشریح :۔ یہاں شاعر نے اپنے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ممدوح حضرت علی کو براہ راست مخاطب کر کے عرض کر رہا ہے کہ اُس نے اُس کی تعریف اور اُس کے دشمنوں کی برائی کر کے اُس کی بڑی وفادارانہ خدمت کی ہے۔

۴۷۔ میں تیری تعریف کے کبھی نہ ختم ہونے والے راستہ پر گامزن رہا ہوں۔ اور یہ راستہ وہ راستہ نہیں جس کے متعلق کہا جا سکے کہ میں نے سارے کا سارا راستہ طے کر ڈالا ہے۔ راہ سپردن:۔ راستہ طے کرنا۔ راہ چلنا۔ تشریح:۔ مطلب ہے کہ اتنی بڑی ہستی کی تعریف کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتی اور نہ ہی پوری طرح سے ادا ہو سکتی ہے

۴۸۔ میں تیرے حاسدوں کی ہجو کرنے کے راستے پر چلا۔ مگر اس بات کے بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں کہ میں اس راستہ پر کس طرح یا کس طریقے سے چلتا رہا۔ نفرین:۔ نفرت۔ برائی۔ بد گوئی۔ ہجو۔ حسودان:۔ دشمن:۔ جو حضرت علی کے خلاف تھے۔ تشریح:۔ شاعر کا مطلب ہے چونکہ وہ حضرت علی کا بڑا شیدائی تھا اور اُس نے ہمیشہ اس کے دشمنوں کی بد تعریفی کی۔ مگر اس بات کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ اُس نے کس طور پر کی۔

# حکیم فرخی سیستانی

علی نام۔ ابو الحسن کنیت سیستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے باپ کا نام تلوغ تھا جو کہ حاکم سیستان کے امیر خلف بن احمد کے درباریوں میں سے تھے۔ بچپن میں موسیقی کی تعلیم پائی۔ اور ساتھ ساتھ شعر و شاعری کے شغف میں بھی طبع آزمائی شروع کی۔ وہ پہلے پہل بلخ کے حاکم امیر ابو المظفر چغتائی جو کہ بڑا قدر شناس اور شعر پرور تھا۔ اس* دربار میں رسائی نصیب ہوئی اور بادشاہ کے شعرائے خاص میں شریک ہو گئے۔ فرخی نے اپنے اکثر قصیدے محمود و مسعود اور اُن کے خاص درباریوں کی مدح میں لکھے۔ فرخی نے صنائع بدائع کے متعلق ایک بڑی اچھی اور مستند کتاب بھی لکھی ہے۔ جس کا نام ترجمان البلاغت ہے۔ ایک محقق کی رائے ہے کہ فرخی کے قصیدوں میں تصنع اور صنائع

---

* اس کے دربار میں قصیدے بیکر حاضر ہوئے اور اس کی وساطت سے سلطان محمود کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

لفظی اور معنوی ضرورت سے بہت زیادہ ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ فن کی مشق سے کلام میں روانی۔ صفائی اور سلاست آگئی۔

فرخی نے ۴۲۹ھ ہجری میں وفات پائی۔ مولانا شبلی فرماتے ہیں کہ فرخی کے کلام کا عام جوہر زبان کی صفائی۔ سلاست اور روانی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صنائع اور بدائع کی بھی بہنات ہے۔ واقعہ نگاری کی قابلیت جو قاآنی کو کئی برس کے بعد نصیب ہوئی اور جو قاآنی کا اعجاز خیال کی جاتی ہے فرخی کو اس وقت حاصل تھی۔ اور اس نے واقعہ نگاری کو بہت ترقی دی۔ اور کلام میں عشقیہ خیالات کو بھی بڑی خوبصورتی اور دلکشی کے ساتھ ادا کیا ہے۔ ؎

ہمہ دشمنی از دیدم ولیکن      نگویم کہ تو دوستی را نشائی

## ترجیع بند ابوالحسن علی بن فضل المعروف بہ حجاج کی تعریف میں

### پہلا بند

۱۔ فروردین کے مہینے نے جہان کو دیکھنے کے لائق بنا دیا ہے۔ فروردین کے بادلوں نے زمین کو فرخار کے خوبصورت حسینوں سے بھر دیا ہے۔ فروردین :۔ روسیوں کے پہلے مہینہ کا نام جو چیت اور بیساکھ کے مقابلے میں آتا ہے۔ اس مہینے سورج برج حمل میں آتا ہے اور اسی مہینے سے موسم بہار کا دور دورہ شروع ہوتا ہے اور رنگ برنگ کے پھول بکثرت کھلتے ہیں اور تمام جنگل وصحرا پھولوں سے بھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جو اہل تماشہ کو اپنی خوبصورتی اور دلکشی سے اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ ازدر :۔ قابل۔ لائق۔ فرخار :۔ ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے جہاں کے باشندے بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ یا بت خانہ جہاں حسین لڑکیوں کو بطور پجارنوں کے رکھا جاتا ہے۔

تشریح :۔ بہار کے مہینے میں اس قدر خوبصورت اور پیارے پیارے پھول کھل اٹھتے ہیں کہ وہ حسین معشوقوں سے بھی بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

۲۔ تو کہے گا کہ بہولے نے تبتستان کی کستوری کی تھیلیوں کو پھاڑ ڈالا ہے اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

باغ نے شوستر کے ملانے کو بکھیر دیا ہے۔ تبتستان :۔ یعنی تبت جو کستوری کے لئے مشہور ہے۔ شوستر :۔ خوزستان کے قریب ایک شہر کا نام ہے جو کسی زمانے میں نفیس مخمل کے لئے مشہور تھا۔ اور شاعر سبزے کی ہریالی اور رنگین اور خوش آئند کیاریوں کو مخمل سے تشبیہ دے رہا ہے۔ کار واں شوستر :۔ شوستر کی مشک کے بھرے ہوئے پھیلے۔ آوارہ :۔ بکھرا ہوا۔ پریشان۔ پراگندہ۔ تشریح :۔ ہوا پھولوں کی وجہ سے خوشبودار اور معطر ہوگئی ہے اور باغ میں چاروں طرف سبزے کے مخملیں فرش بچھ گئے ہیں۔

۳۔ سرخ پھولوں کی شاخ نے اپنے چھوٹے کرتے کے بازو کو یاقوت سے بھر لیا ہے اور زرد پھولوں کی جھاڑی نے اپنے کرتے کی بانہہ کو اشرفیوں سے بھر لیا ہے۔

صدرہ :۔ صدری۔ چھوٹا کرتہ۔ سینہ پوش۔ نیم تنہ۔ دینار :۔ اشرفی۔ سونے کا ایک سکہ شاعر زرد زرد پھولوں کو سونے کے سکوں کے ساتھ تشبیہ دے رہا ہے گویا ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرخ پھول قیمتی پتھر ہیں اور زرد پھول دینار ہیں۔

۴۔ اس ہشاش بشاش خوشی کے بڑھانے والی اور کستوری کی سی خوشبو سے مہکی ہوئی بہار نے زمین کو کپڑے بیچنے والی (بزاز) اور ہوا کو عطر بیچنے والی بنا دیا ہے۔

خرم :۔ ہشاش بشاش۔ خوش۔ شادماں۔ شادی فزا :۔ خوشی بڑھانے والی۔ بزاز :۔ کپڑے بیچنے والا۔ عطار :۔ عطر فروش۔ عطر کھینچنے یا بیچنے والا۔ تشریح :۔ پھولوں کی خوشبو سے معمور موفور ہوا عطار معلوم ہوتی ہے اور زمین جس پر مخمل کے فرش بچھے ہوئے ہیں۔ بزاز دکھائی دیتی ہے۔

۵۔ جب سے تازہ اور شاداب نرگس کی آنکھ کے سامنے سے بنفشہ دور ہو گیا ہے۔ گلاب کی کلیوں نے اس کی آنکھوں کو ارغواں کے غنچوں کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ یعنی وہ ان کے نظارہ کا لطف اٹھا رہی ہے۔ ارغوان :۔ سرخ رنگ کا پھول۔ شگوفہ :۔ آدھا کھلا ہوا پھول۔ غنچہ۔ تشریح :۔ پہلے تو نرگس بنفشہ کے پھول کو دیکھ کر دل بہلا رہی تھی۔ مگر بہار کے آنے سے بنفشے کی بہار ختم ہوگئی۔ اور اس کی جگہ قدرت نے اس کے دل کے بہلانے کو نئے گلاب اور ارغواں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کھلا دیئے۔

۶- جب سے ماہ نیساں کی بارش کے قطروں نے لالہ (پوست) کے پھول کی دو آنکھوں کو کھول دیا ہے۔ نیلوفر کی آنکھ تھکے ہوئے لوگوں کی طرح سے سوگئی ہے۔ نیلوفر:- کنول کا پھول۔ ایک مشہور پھول جو پانی میں نشو و نما پاتا ہے۔ یہ شام کو کھِلتا ہے اور صبح کو سورج چڑھنے کے بعد آہستہ آہستہ مرجھانے لگ جاتا ہے اور اِس طرح سے سکڑتا ہُوا معلوم ہوتا ہے جس طرح تھکاوٹ کی زیادتی کی وجہ سے مسافر کی آنکھ بند ہو جاتی ہے۔ نَم:- نمی۔ پانی۔ بارش کے قطرے۔ نیساں:- ساتویں رومی مہینے کا نام ہے جو ہندی سال کے ماہ چیت اور عیسوی سال کے ماہ اپریل کے مطابق آتا ہے۔ یہ بہار کا مہینہ ہے۔ اِس مہینے کے مینہ کو بھی نیساں ہی کہتے ہیں۔ اور اِس ماہ کی بارش سے پھول تازہ اور شاداب ہو جاتے ہیں۔ تشریح:- موسم بہار میں پوست کے پھول شاداب ہو جاتے ہیں اور وسط مارچ میں نیلوفر کے پھول کملانے لگ جاتے ہیں۔ مگر شاعر صنعتِ حسن التعلیل سے کام لیتا ہُوا کہہ رہا ہے کہ نیلوفر کے اِس مرجھانے کی وجہ سے لالہ خود رو کے بارے میں جذبہ حسد ہے۔

۷- کل رات میٹھا بولنے والا بلبل جُدائی کے صدمے اُٹھاتے ہوئے عاشق کی مانند گلاب کی جھاڑی پر صبح تک درد و غم کی بوچھاڑ میں روتا رہا۔ زندواف:- زندبات کا مترادف ہے۔ زند:- پڑھنے والا۔ بولنے والا۔ گانے والا۔ مجازاً بلبل۔ قمری۔ فاختہ۔ ہجر آزما:- جدائی کے صدمے اُٹھانے والا۔ یا اُٹھائے ہُوئے۔ جُدائی کی شکلیں برداشت کرنے والا۔ یا کئے ہُوئے۔ تشریح:- چونکہ بلبل گل پر عاشق ہوتا ہے اور عام طور پر چہچہایا کرتا ہے۔ اِس لئے شعرائے کرام اِس کے چہچہانے کو رونے سے تعبیر کرتے ہیں۔

۸- پرندوں کے میٹھے میٹھے گانے سُن کر شاید تو کہے گا کہ خواجہ سید (خواجہ ابو الحسن) نے خسرو بادشاہ کی مانند پچاس گویوں کو ایک ساتھ باغ کے اندر گانے میں مشغول کر دیا ہے۔ خواجہ:- ایران کے وزیروں کا لقبِ عام تھا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مطرب :۔ گانے و بجانے والا۔ گویا۔ خسرو :۔ ہرمزبن نوشیرواں کے بیٹے کا نام جو ساسانی خاندان کا مشہور بادشاہ گذرا ہے۔ بڑے جاہ و جلال کا بادشاہ ہوا ہے۔ اس کے دربار میں بڑے بڑے مشہور اور نامی گرامی گویے رہا کرتے تھے۔ فرہاد کی معشوقہ شیریں اسی بادشاہ کی ملکہ تھی۔ بر کار کردن :۔ کام میں مشغول کرنا۔

تشریح :۔ اس شعر میں گریز ہے اور خواجہ ابوالحسن کی مدح شروع ہوتی ہے اور تشبیب کو شاعر نے اس طرح ختم کیا ہے کہ جب پرندے باغ میں میٹھی میٹھی تانیں اڑاتے ہیں اور مل مل کر راگ الاپتے ہیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا صاحب ممدوح نے کئی گانے والوں کو ایک ساتھ گانے کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔

۹۔ خواجہ حجاج وہ شخص ہے کہ جس کو خدا نے دنیا کے تمام بزرگوں کی جماعت میں سے چن کر دنیا کا حاکم و سردار بنا دیا ہے۔ ایزد :۔ خدا۔ سالار :۔ حاکم۔ سردار جمع :۔ جماعت۔ گروہ۔ فریق۔ مطلب ہے کہ خداوند تعالےٰ کی ذاتِ اقدس نے خواجہ صاحب کو دنیا کی تمام بڑی سے بڑی ہستیوں میں سے سب سے اونچا درجہ بخشا ہے۔

۱۰۔ خدا کرے کہ خواجہ حجاج ہمیشہ کے واسطے ہر ایک ملک کا مالک رہے اور بڑے سے بڑا آدمی بھی اُس کے ادنےٰ سے ادنےٰ غلام کا دست نگر یا حاجت مند رہے مراد اُس کا حکم بجالانے والا ہو۔ جاودانہ :۔ ہمیشہ کے لئے۔ کمتر :۔ ادنےٰ۔ چھوٹا۔ گھٹیا۔ محتاج :۔ حاجت مند ضرورت مند مگر یہاں مراد حکم بجالانے والا ہے۔ تشریح :۔ فرخی اپنے ممدوح کے حق میں دعا کرتا ہے۔ کہ خدا کرے وہ دنیا کا سب سے بڑا سردار ہو۔ اور اس کے گھٹیا سے گھٹیا نوکر بھی رتبہ میں دنیا کے سرداروں سے بڑھ چڑھ کر ہوں۔

دوسرا بند :۔ نئے دن کے سامنے عید دربانوں کی حیثیت سے کھڑی ہے۔ ذرا دیکھئے یہ ہے نیا دن کہ عید بھی اس کی دربان اور خدمت کرنے والی ہے عید :۔ کوئی تیوہار مگر یہاں وہ عید مراد ہے جو نئے دن سے پہلے ہوتی ہے اور جس موقع پر یہ نظم لکھی گئی ہے۔ حاجب :۔ چوکیدار۔ پہرہ دار۔ چوبدار۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دستبان - پیش آمدن :- خدمت میں - سامنے خدمت کے لئے کھڑا ہونا - تشریح :- چونکہ نئے سال کے پہلے دن کو بھی خوشی منانے کے لئے لوگ ویسی ہی تیاری کرتے ہیں جیسی کہ عید کے دن اس لئے یوں سمجھ لیجئے کہ عید اور نوروز میں کوئی فرق نہیں اور عید کی خوشیاں نوروز پر نثار ہو رہی ہیں -

۲ - اگر عید نئے دن کی خدمت کرتی ہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ نئے دن کے نوکر کے بھی عید جیسے تین سو نوکر ہیں - لس کار :- بڑی بات - تعجب کی بات عجیب چیز

۳ - عید کی زیبائش فقیروں کے مال و دولت پر مبنی ہے - لیکن نئے دن کی آرائش اس کی اپنی ذات یا اس کے اپنے دم پر منحصر ہے - نیک :- ملکیت - مال و دولت - درویش :- مفلس فقیر - زینت :- زیبائش - آرائش - سجاوٹ - تشریح :- روپے پیسے بغیر عید کی خوشیاں نہیں منائی جا سکتیں - عید کا منانا لوگوں کے مال و دولت کے صرف کرنے پر منحصر ہے - لیکن نئے دن کو اس بات کی ضرورت نہیں - کیونکہ نیا دن بذاتِ خود خوشی - رنگینی اور آرائش کا حامل ہوتا ہے -

۴ - نئے دن کی خاطر زمین پر ہزاروں صورتیں نمایاں ہوتی ہیں - اور درختوں کے ہر ایک پتے پر اس کے لئے ہزاروں موتی نثار ہوتے ہیں - گام :- قدم - تشریح :- نیا سال مال و زر سے بے نیاز ہے کیونکہ بہار کے آنے سے ہر طرف رنگینی چھا جاتی ہے اور قدم قدم پر رونق اور خوبصورتی نظر آتی ہے اور درختوں کے پتوں پر شبنم کے موتی ٹکے ہوئے نظر آتے ہیں -

۵ - پہاڑ کی چوٹیاں نئے روز کی وجہ سے پوست اور سوسن کے پھولوں سے لدی ہوئی ہیں اور باغ کے کنارے بھی اس کے سبب سنبل اور مینتھی کے پھولوں سے بھرے ہوئے ہیں - تیغ کوہ :- پہاڑ کی چوٹی - پہاڑ کی طرف - مرز :- کنارہ - سرحد - زمین - کیاری - سبزہ :- مینتھی کے پھول -

۶ - چٹانوں کے ٹکڑے نئے دن کے سبب مونگے کے تختے بن گئے ہیں اور ریت کے ٹیلے اس کے فیض سے عنبر کے ڈھیر دکھائی دیتے ہیں - بسد :- مونگا -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تل :- ڈھیر۔ ٹیلہ۔ مطلب ہے کہ سُرخ پھولوں کے کھِلنے سے چٹانیں اور ریت کے ٹیلے چھُپ گئے ہیں۔

۷۔ نوروز کی برکت سے پہاڑ رنگارنگ کی صورتوں یعنی نظاروں سے بھر گیا ہے۔ اور صحرا اس کے سبب کھلونوں سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ اور اس کے دم سے باغ میں آراستگی و پیراستگی آ گئی ہے۔ اور چراگاہ زیورات سے مزین ہو گئی ہے لعبت :- کھلونا۔ گڑیا۔ مراد چھوٹے چھوٹے خوبصورت پھول۔ راغ :- چراگاہ سبزہ زار۔ پہاڑ کے نیچے کا میدان۔ دامنِ کوہ۔ تشریح :- موسم بہار میں پھولوں کے بکثرت کھلنے سے تمام پہاڑ۔ میدان۔ صحرا اور جنگل پھولوں سے آراستہ اور پُر زینت ہو رہے ہیں اور عجیب نظارہ پیش کرتے ہیں۔

۸۔ کیا یہ قدرتی بوستان خواجہ کے باغ سے ملتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اس کے مقابل خواجہ کا باغ تو ایک دوسری بہشت ہے۔

۹۔ خدا کرے کہ خواجہ کا سر شاداب اور اس کا جسم طاقت ور رہے تاکہ وہ اس مبارک باغ کا لطف اٹھاتا رہے۔ جو کہ اس کے لئے لائق و سزاوار ہے۔ برخوردن :- پھل کھانا۔ لطف اٹھانا۔ مزے لینا۔ ہمایوں۔ با برکت۔ مبارک۔ اندرخور :- لائق۔ قابل۔ شایاں۔ سزاوار۔

تیسرا بند :- ۱۔ تو کہے گا کہ صحرا نے گویا مخمل کے کپڑے بچھا رکھے ہیں اور پہاڑ سُرخ یاقوت اور نیلے رنگ کے پتھروں کا بہت بڑا ڈھیر ہے۔ حُلّہ :- لباس۔ جامہ۔ کپڑے۔ چٹائی۔ بیجادہ :- ایک قسم کا کم قیمت سُرخ رنگ کا یاقوت مینا :- نیلے رنگ کا ایک قیمتی پتھر۔ مراد نیلے رنگ کے پھول۔ مطلب ہے کہ میدان بوجہ سبزہ کے مخمل سے ڈھکے ہوئے ہیں اور پہاڑوں پر رنگ برنگ کے پھول کھِلے ہوئے ہیں۔

۲۔ سبز کھیت کو دیکھ کر تو کہے گا کہ عین آسمان بن گیا ہے اور صاف آسمان کو دیکھ کر تو کہے گا کہ وہ اب صحرا میں تبدیل ہو گیا ہے۔ کشت زار :- کھیتی۔ کاشتہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

زمین۔ سادہ:۔صاف۔ بے رنگ۔ تشریح:۔ سبزے کی زیادتی کی وجہ سے کھیت آسمان سے بھی زیادہ بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان کی ہریالی کے مقابلے میں آسمان ایک چٹیل میدان معلوم ہوتا ہے۔

۳۔ تو سُرخ ارغوان کے پھول کو دیکھ کر کہے گا کہ یہ ہمارے معشوق کے دو ہونٹ ہیں۔ اور جنگلی پوست کے پھول کو دیکھ کر تو کہے گا کہ یہ ہمارے محبوب کا چہرہ ہے۔ ارغوانِ لعل:۔ ایک سرخ کا پھول جس کی رنگت کو محبوب کے لال لال ہونٹوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ترک:۔ ترکستان کے علاقہ کا باشندہ۔ جہاں کے لوگ بڑے حسین اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ مجازاً معشوق یا محبوب۔

۴۔ تو کہے گا کہ گلاب کا پودا باغ میں گویا ایک خوبصورت ننھا سا بچّہ ہے۔ اور چراگاہ میں سوسن کا پھول ایک خوبصورت ساقی ہے۔ گلبن:۔ گلاب کی جھاڑی:۔ گلاب کا پودا۔ نیکو:۔ خوش شکل۔ خوب۔ اچھا۔ نوٹ:۔ مصرعہ اوّل میں "کودکے" میں یائے وحدت یا تنکیر ہے۔

۵۔ سیب اور بادام کے کھلے ہوئے پھولوں سے لدے ہوئے درختوں کی وجہ سے تیرا یہ کہنا یا خیال کرنا واقعی درست ہے کہ باغ حوروں سے بھری ہوئی بہشت میں تبدیل ہو گیا ہے۔ است:۔ درست:۔ ٹھیک۔ پنداری از پنداشتن:۔ خیال کرنا۔ یعنی تو خیال کرے گا۔ حور:۔ گورے رنگ کی سیاہ چشم عورتیں۔ جو بہشت میں پائی جاتی ہیں۔ مصرعہ ثانی میں "فردوسے" میں یائے وحدت ہے۔

۶۔ تو کہے گا کہ بادل ہوا میں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے موتیوں سے بھری ہوئی ایک کشتی ہو۔ اور بجلی کی کڑک کو تو کہے گا کہ یہ سمندر کا شور اور گرج ہے۔ رعد:۔ بجلی کی کڑک۔ بادل کا گرجنا۔ گرج۔ غرّیدن:۔ غرّانا۔ شور مچانا۔ گرجنا۔ تشریح:۔ مطلب ہے کہ بارش کے قطرے موتی ہیں۔ اور ہوا میں اُڑتے ہوئے بادل ایک ناؤ معلوم ہوتے ہیں۔ جو کہ موتیوں سے بھری ہوئی ہو۔ اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بجلی کا کڑکنا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سمندر سے بوجہ طوفان مہیب آوازیں اُٹھ رہی ہوں
ہے۔ ۷۔ سُرخ پھول کے منہ میں بارش کے ٹپکے ہوئے قطرے کو تو کہے گا۔ کہ
سُرخ یاقوت کے پیالے میں چمکتا ہوا موتی ہے۔ قطرہ باراں :۔ بارش کا قطرہ۔
چکیدہ :۔ گرا ہوا۔ ٹپکا ہوا۔ عقیقیں :۔ عقیق سے بنا ہوا۔ عقیق سُرخ
رنگ کا ایک پتھر ہے۔ جسے یاقوت بھی کہتے ہیں۔ لولو :۔ موتی۔ مرواریدِ۔
بیضا :۔ روشن۔ چمکتا ہوا۔ سفید چمکتا ہوا۔ تشریح :۔ پھول کے سُرخ پتیوں پر
پڑا ہوا بارش کا قطرہ اِس طرح دکھائی دیتا ہے۔ جیسے سرخ پیالے میں کوئی چمکتا
ہوا موتی رکھ دیا گیا ہو۔

۸۔ ایسے ہشاش بشاش نئے دن کو اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں باغ میں سُرخ
گلاب کے پھول کے پاس بیٹھ کر خواجہ کی یاد میں ضرور شراب پیتا۔ خرم :۔ شادماں
ہشاش بشاش۔ گل سوری :۔ گہرے سُرخ رنگ کا پھول۔ ایک پھول۔ مجازاً
ہر سُرخ پھول۔ یارا :۔ ہمت۔ طاقت۔ اختیار۔

۹۔ خواجہ حجاج ایک ایسی ہستی ہے۔ جس کی سخاوت کے ہاتھ کے مقابلے میں
دنیا بھر میں کوئی نظیر نہیں ہوئی۔ یعنی خواجہ صاحب سخاوت میں بے مثل
ہیں۔ رادی :۔ سخاوت بخشش۔ ہمتا :۔ برابر۔ ثانی۔ مثل۔ نظیر۔

چوتھا بند :۔ ۱۔ اِس جہان میں بخشش اور سخاوت کے لحاظ سے کوئی
بھی اُس کا ید مقابل نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اور اُس کو سوائے عمدہ امور اور
سخاوت کے کام کرنے اور نعمتوں کے بخشنے کے اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔
گیتی :۔ دنیا۔ جہان۔ یار :۔ برابر کی جوڑ۔ ثانی۔ ید مقابل۔ عطا بخشیدن :۔
نعمتوں کا بخشنا۔ نقد و تحائف کا عنایت کرنا۔ نوٹ :۔ عطا بخشیدن :۔ کی
بجائے خطا بخشیدن کر لیا جائے۔ تو زیادہ موزوں معلوم ہوگا۔ جس کا مطلب
ہے۔ غلطی کا معاف کرنا۔ تشریح :۔ مطلب ہے کہ خواجہ صاحب بڑے درجے کے
فیاض اور سخی واقع ہوئے ہیں۔ اِس لئے وہ ہر وقت دنیا پر بخشش کی بارش

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جاری وطاری رکھنا چاہتے ہیں۔ گرمی :- میں یائے مصدری ہے۔

۲۔ اُس کی سخاوت کا بازار میں تقریباً ہر وقت ہی گرم دیکھتا ہوں۔ واہ - واہ یہ ایسا بازار ہے کہ دنیا بھر میں اِس کی ٹکر کا کوئی اور بازار نہیں ملتا۔ تیز شدن بازار:- بازار کا گرم ہونا۔ بازار کی رونق بڑھ جانا۔ اہینت: تحسین و تعجب کا علمہ ہے۔ واہ شاباش۔ کیا خوب! تشریح :- خواجہ صاحب کی سخاوت کا بازار ہر وقت گرم رہتا ہے اور واقعی اِس کی سخاوت کے بازار کے مقابلے کا اور کوئی بازار بھی نہیں ہے۔ کیونکہ تمام نیکیوں میں سے سخاوت افضل ترین نیکی ہے۔

۳۔ بڑا نام پیدا کرنے اور بلند مرتبہ حاصل کرنے کی خاطر دولت اور مال اِس کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں رکھتے۔ اذپی نام بلند :- ایک بڑا نام پیدا کرنے کی خاطر۔ نیک نامی حاصل کرنے کی غرض سے۔ ملک :- ملکیت۔ جائیداد۔ مال و دولت۔ مقدار:- قدر و قیمت۔ وقعت۔ اہمیّت۔ تشریح :- خواجہ صاحب نیک نامی اور بلند مرتبہ حاصل کرنے کے لئے مال و دولت کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ بلکہ دولت کو سخاوت کی دُھن میں پانی کی طرح بہا دیتے ہیں۔

ع لٹاتا ہے مال و زر کو نیک نامی کی تمنا میں

۴۔ عقلمندوں کی نظر میں عقل بہترین چیز ہے اور کوئی بھی عقل کی ایسی شاخ نہیں جس میں اُس کو دسترس نہ ہو۔ دانش :- عقل۔ دیدار :- دسترس۔ واقفیت۔ سمجھ۔ آگاہی۔ دخل۔ تشریح :- مطلب ہے کہ خواجہ صاحب ہر لحاظ سے بڑے سمجھ دار اور عقلمند ہیں۔

۵۔ اگرچہ بات کرنے والا ہر چیز کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے یا ہر چیز میں کوئی نہ کوئی بری بات یا نقص ڈھونڈ نکالتا ہے۔ لیکن اِس کے فضل و کمال کے متعلق کوئی شخص کسی قسم کی بھی رائے زنی نہیں کر سکتا یا عیب جوئی نہیں کر سکتا۔ گفتار سے:- کوئی گفتار۔ عیب۔ نقص۔ نکتہ چینی۔ کلام گوینده :- اسم فاعل از گفتن کہنے والا۔ مراد نکتہ یا عیب ڈھونڈنے والا۔ تشریح :- اگرچہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دنیا میں کوئی چیز بھی عیب سے خالی نہیں ہے۔ مگر پھر بھی ہم اِس بات سے تو انکار نہیں کر سکتے۔ کہ خواجہ صاحب کا کمال و فضل تمام عیوب سے مبرّا ہے کیونکہ کوئی بھی نکتہ چین اُس کے کمال و فضل کی عیب جوئی کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا

۶۔ کانوں نے اُس کے منہ سے کوئی بھی ایسی بات نہیں سُنی۔ جس کے متعلق کوئی بھی یہ چیز کہہ سکے کہ یہ بات عمل کے مطابق نہیں ہے۔ از روئے طعن۔ طعنے کے طور پر۔ طنزاً۔ ازراہ ملامت۔ کردار:۔ حاصل مصدر از کردن:۔ کیا ہوا کام یا کرنے کا عمل۔ تشریح:۔ خواجہ ابوالحسن کے اقوال و افعال میں پوری پوری مطابقت پائی جاتی ہے۔ وہ کوئی بھی ایسی بات منہ سے نہیں نکالتے۔ جس پر وہ خود عمل نہ کر سکتے ہوں۔ بلکہ عمل نہ کرتے ہوں۔

۷۔ ہر ایک بادشاہ جلدی تیزی میں آجانے والا اور جلدی غصہ میں آکر تکلیف دینے والا ہوا کرتا ہے۔ لیکن خواجہ صاحب تو نہ ہی جلد طیش میں آتے ہیں۔ اور نہ ہی جلدی رنجیدہ ہو کر نقصان یا دُکھ پہنچاتے ہیں۔ زود ستیز:۔ کسی کام میں جلدی دکھانے والا۔ جلدی سے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے والا۔ تند آزار:۔ جلدی ہی رنجیدہ ہو کر تکلیف دینے والا۔ جلدی خفا ہو کر ستم ڈھانے والا شخص۔ تشریح:۔ عام طور پر بادشاہ اپنی بادشاہت کے گھمنڈ کی وجہ سے ہی بغیر کسی وجہ کے خفا ہو جانے کے عادی ہوا کرتے ہیں۔ اور ذرا سی بات پر تیزی میں آکر سخت سزا دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے خواجہ صاحب کی طبیعت ایسی واقعہ نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی وہ جلدی خفا ہو سکتے ہیں۔

۸۔ زیارت کرنے والوں کو ہر وقت اُس کے دربار میں رسائی حاصل ہے حالانکہ بڑے بڑے سرداروں کو دس دس روز تک بھی اُس کے دربار میں پیش ہونے کی اجازت نہیں ملتی۔ زائراں جمع از زائر۔ زیارت کے لئے آنے والے۔ ملاقات کے لئے آنے والے۔ مراد مسافر۔ اجنبی۔ فریادی۔ بار:۔ اجازت۔ وصل۔ رسائی۔ پہنچ۔ تشریح:۔ خواجہ صاحب پرلے درجے کے مہمان نواز ہیں۔ وہ اپنے اُمرا کو ملاقات کی اجازت دیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

پانہ دیں۔ البتہ باہر سے آنے والے ملاقاتیوں کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

۹ - اس کی بلند ہمتی اور عالی پیدائش کی وجہ سے یہ بات (مہماں نوازی) اُسے زیب دیتی ہے۔ اس لئے یہ نیک رویہ یا اچھی عادت کوئی تعجب کا مقام نہیں ہے۔

زیبد :- زیب دیتی ہے۔ بھلی معلوم ہوتی ہے۔ نیکوئی :- نیک رویہ۔ اچھی عادت

تشریح :- چونکہ خواجہ صاحب ایک بلند ہمت بادشاہ ہیں۔ اور نہایت اعلےٰ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر وہ مسافروں کے ساتھ بڑا اچھا سلوک رکھتے ہیں۔ اور خاص مہربانی سے پیش آتے ہیں۔ تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ ایسے خوش خصال اور نیک سیرت بادشاہ سے یہی توقع کی جا سکتی ہے۔

پانچواں بند :- وہ ایک ایسی ہمت رکھتا ہے جو ستاروں کی چوٹی کے سوا اور کسی جگہ پیپاؤں ہی نہیں دھرتی۔ یعنی ستاروں کی چوٹی پر ہی چلتی ہے اور اس کا ڈر اور رعب راستے میں ایسی رکاوٹ ڈالتا ہے کہ دنیا میں تمام بلند اِرادوں کو لپیٹ کر کے رکھ دیتا ہے۔ فرق :- چوٹی۔ سر۔ حائل :- روکنے والا۔ باز رکھنے والا۔ رکاوٹ ڈالنے والا۔ دو چیزوں کے درمیان آنے والا۔ ہیبت :- رعب۔ دبدبہ۔ خوف۔ ڈر۔ ہمت :- بلند ارادہ۔ بلند حوصلہ۔ اُمنگ۔

تشریح :- خواجہ ابوالحسن بڑے عالی ہمت ہیں۔ اور ان کی ہمت کے پاؤں ستاروں سے بھی آس پار پڑتے ہیں اور رعب دبدبہ کا یہ عالم ٹھہرا کہ دنیا کے بلند سے بلند ارادے بھی ڈر کے مارے دبے جاتے ہیں۔

۷ - اگر اس کے رعب و دبدبہ کی گرم اور زہریلی ہوا سمندر کی گہرائی میں سے گذر جائے تو سمندر کی تہ میں جو بھی مچھلی ہو۔ حلال ہو جاتی ہے۔ یعنی مارے خوف کے جان بحق تسلیم ہو جاتی ہے۔ قعرِ دریا :- سمندر کی گہرائی۔ سمندر کی تہ۔ سموم :- گرم اور زہریلی ہوا جو خاص خاص صحراؤں میں چلتی ہے۔ شعر میں صنعتِ مبالغہ ہے۔

۸ - اگر دسمبر کے مہینے میں اس کی سخاوت کی ہوا پہاڑ اور جنگل پر سے گذر جائے تو سوکھے کانٹے اور سخت سے سخت پتھروں میں سے لالے کے پھول نکل آئیں۔ دیمہ :- دے یعنی دسمبر کے مہینے میں۔ دے :- دسویں شمسی مہینے کا نام جو ماگھ کے لگ بھگ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

آتا ہے - اور جنوبی سے مطابقت کھاتا ہے۔ بادِ جُود: سخاوت کی ہوا بخشش کی ہوا۔ اس
شعر میں بھی صنعت مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔ تشریح :- اس کی بخشش اور عنایت
کی ہوا کی یہ تاثیر ہے کہ جنگل کی سوکھی جھاڑیاں تک سرسبز ہو کر پھول پیدا کرنے لگ
جاتی ہیں۔ اور اس کے فضل و کرم کی مہربانی سے پتھروں میں سے بھی پھول اُگنے لگ جاتے ہیں

۴ - وُہ شیر جو کہ اس کے عدل و انصاف کی وجہ سے کسی دوسری ولایت کی طرف دوڑ جاتا
ہے - یعنی چلا جاتا ہے تو جب کسی شکار کو دیکھ پاتا ہے تو اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگ جاتے
ہیں۔ اقلیم :- ملک - ولایت - سلطنت ، سرزمین - لرزہ گرفتن :- کانپنے لگ جانا - برانگیختن
مصدر سے برانگیزد - بلّہ بولنا :- بھاگ جانا - دوڑ نکلنا - آمادہ کرنا - اکسانا - بھڑکانا -
جلدی سے چلے جانا - تشریح :- خواجہ صاحب کے عدل و انصاف کا یہ عالم ہے کہ شیر
بھی اس سے خوف کھاتے ہیں - اور اس کی اپنی ولایت تو بجائے خود کسی دوسری ولایت
میں بھی کسی جانور کا شکار کرنے کی جرأت تک نہیں رکھتا -

۵ - خوش بختی نے اُس کو اپنی گود میں پالا ہے اور اس کے بدلے میں وُہ زیارت کے
لئے آنے والوں کو اپنے بیٹوں کی طرح سے اپنی گود میں پالتا ہے - دولت :- سلطنت - خوش
قسمتی - خوش بختی - کنار :- گود - زائر :- زیارت کرنے والا - مسافر - ملاقی - تشریح :-
خوش قسمت ہونے کے علاوہ خواجہ ابوالحسن بڑے خوش خلق اور مہمان نواز اور غریب پرور
بھی ہیں - وُہ مسافروں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں - جیسے ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ

۶ - میں نے کئی بڑے بڑے امیر اور رئیس دیکھے ہیں - لیکن کوئی بھی اس کے برابر
امیر نہیں تھا - جو بھی کوئی یہ بات کہتا ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے گوئے سبقت
لے جاتا ہے - تو وُہ واقعی ایک ٹھیک بات کہتا ہے - از کسے بردن :- از کسے گوئے
سبقت بردن :- کسی سے بڑھ جانا - کسی کو پیچھے چھوڑ جانا - کسی کو مات کر دینا - تشریح :-
شاعر کا مطلب ہے کہ خواجہ ابوالحسن دنیا کے تمام بڑے سے بڑے آدمیوں سے سخاوت اور
فضل میں بازی لے گیا ہے - اور یہ بات واقعی درست ہے کہ ایک آدمی کسی دوسرے آدمی
کو کئی پہلوؤں سے مات کر سکتا ہے -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۷- جب وہ کوئی بات کر رہا ہو تو اُس کے سامنے کوئی بات کو سمجھنے والا شخص ہونا چاہیئے۔ یعنی کوئی دانا آدمی موجود ہونا چاہیئے۔ جو بات کی تہ تک پہنچ سکے۔ تاکہ وہ گہرے نکتوں کو سمجھ سکے۔ اور لطیف اور دقیق و عمیق مسائل کو سمجھ پائے۔ سخندان:- سخن کے جاننے والا بات کو پوری طرح سے سمجھنے والا۔ معانی جمع از معنی:- باریک خیالات۔ حقائق مسائل۔ یادگرفتن:- سمجھ لینا۔ یاد کر لینا۔ نکتہ:- باریک بات۔ نازک مسئلہ۔ تشریح:- مطلب ہے کہ خواجہ صاحب کے خیالات بڑے گہرے ہوتے ہیں۔ اور اُن کو عام آدمی تو سمجھ نہیں سکتے۔ اِس لئے اُن کو سمجھنے کے لئے کافی عقل کی ضرورت ہے۔

۸- اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جائے کہ میں کسی ہنر کے جاننے والا بن گیا ہوں تو جب وہ خواجہ صاحب کو دیکھے گا تو اپنے آپ کو ایک جاہل مطلق پائے گا۔ ظن بردن:- خیال کرنا۔ گمان کرنا۔ خبیر گشتن:- باخبر ہو جانا۔ عقلمند ہو جانا۔ جاننے والا ہو جانا۔ نوٹ:- مصرعہ ثانی میں جاہلے میں یائے وحدت ہے۔ تشریح:- خواجہ صاحب تمام ہنر رکھنے والوں اصحاب کرام کے سردار ہیں۔ اُن کے سامنے کوئی شخص بھی عالم و فاضل ہونیکا دعویٰ بلند نہیں کر سکتا۔

۹- خدا کرے وہ بُری نظر سے بچا رہے اور اُس کی سلطنت ہمیشہ کے لئے قائم رہے تاکہ وہ اپنی زندگی کا جہان اور جوانی سے جی بھر کر مزے اُڑا سکے۔ نوٹ:- مصرعہ اول میں باد اور دولتش کے درمیان واؤ ڈال لیجئے۔ پائندہ:- برقرار رہنے والی۔ قائم رہنے والی۔ از چیزے برخوردن:- کسی چیز سے لطف حاصل کرنا۔ مزہ اُڑانا۔ جی بھر کر محظوظ و لطف اندوز ہونا۔

چھٹا بند:- وہ خواجہ ایک ایسا رئیس ہے کہ جس کے ادنیٰ سے ادنیٰ غلام اور دربان لوگ بھی حاتم کے ہم پایہ ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اس طرح کا کوئی اور امیر بھی ہو سکتا ہے تو وہ آدمی نادان و بیوقوف ہوگا۔ حاتم:- عرب کے خاندان طے کا ایک مشہور سردار جو سخاوت میں دُنیا بھر میں مشہور تھا۔ تشریح:- مطلب ہے کہ حاتم طائی جیسا سخی سردار بھی خواجہ ابوالحسن کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہہ بیٹھے کہ خواجہ ابوالحسن کی طرح کا کوئی اور سخی سردار بھی ہے تو یہ بات فقط اس کی نادانی یا کم عقلی کی وجہ سے ہوگی۔ کیونکہ خواجہ صاحب اندازِ سخاوت میں اپنا نظیر آپ ہیں۔

۲- جو کسی کا یہ خیال ہو کہ سخاوت میں کوئی اور شخص خواجہ کی برابری کر سکتا ہے تو اُس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کو روح جان - اگرچہ وہ ایک ایسا شخص ہی کیوں نہ ہو جس کے جسم میں جان بھی ہو - اندیشہ :- خیال - کالبد : جسم - تن - ڈھانچہ - نوٹ :- مصرعہ ثانی میں "گر" کی بجائے در پڑھیے - مطلب ہے کہ ایک زندہ شخص تو خواجہ صاحب کی طرح کا سخی سردار پیش نہیں کرسکتا -

۳ - ہاں صورت میں تو وہ (کوئی شخص) خواجہ کی طرح کا ہوسکتا ہے لیکن جہاں تک بخشش کا و عنایت کا تعلق ہے یہ بات ناممکن ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی ایسا آدمی ہو - بصورت : صورت شکل کے لحاظ سے - دیکھنے میں - ظاہراً شکل میں - اند - بابہ - فضل :- بخشش کے لحاظ سے - جہاں تک لطف و کرم کا تعلق ہے سخاوت کے میدان میں - تشریح :- صورتاً تو انسان ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں مگر سیرتاً بہت کم ملتے ہیں - اس لئے یہ بات تو ممکن ہے - کہ ظاہراً شکل میں تو کوئی خواجہ صاحب سے ملتا جلتا ہو - مگر یہ بات ناممکن ہے کہ بخشش میں کوئی بھی اس کا مقابلہ کرسکے -

۴ - میں کب تک لوگوں کے سامنے اس کی سخاوت اور ہمت کا ذکر کرتا پھروں گا کیونکہ یہ دو ایسی چیزیں نہیں ہیں - جو لوگوں سے چھپی رہ سکیں - مطلب یہ ہے کہ خواجہ صاحب کی بخشش اور ہمت کسی سے بھی چھپی ہوئی نہیں -

۵ - سخاوت اور بزرگی کا نام سوائے اس کے دوسروں کے نام سے وابستہ کرنا درحقیقت (سخاوت و بزرگی) کو طعنے دینے یا بدنام کرنے کے مترادف ہوگا - رادی : بخشش - عنایت کرم - از روِ تحقیق :- حقیقتاً :- درحقیقت - دراصل - بہتان :- ملامت - بدنامی - تشریح :- خواجہ صاحب کے علاوہ کسی اور شخص کو سخاوت کیش یا بزرگ کہنا گویا سخاوت اور بزرگی کو بدنام کرنا ہے - کیونکہ یہ دونوں صفتیں خواجہ صاحب پہ ہی ختم ہیں -

۶ - اس لئے تاکہ اس کا مرتبہ سورج سے بھی بڑھ جائے - مشتری کی خواہش یہ ہے کہ اس کے محل کا کنگرہ بن جائے - از پی آں :- اس لئے کہ (تاکہ) خورشید ش کی شرف کے ساتھ ہے - یعنی شرفش از خورشید فزوں باشد - شرف :- مرتبہ - عزت یعنی شرفِ مشتری - مشتری کی عزت - مشتری :- برجیس ستارہ - برہسپت ستارہ - وہ مشہور ستارہ جو چھٹے آسمان پہ ہے - جسے قاضی فلک اور سعدِ اکبر کہتے ہیں - شرفہ :- کنگرہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ایوان :۔ محل شاہی محل۔ تشریح :۔ خواجہ ابوالحسن کا محل اِس قدر بلند ہے کہ مشتری ستارہ چاہتا ہے کہ اُس کے محل کا کنگرہ بن کر سورج سے بھی زیادہ قدر منزلت حاصل کرے

۷۔ جو شخص بھی اعلےٰ پیدائش یا ہنر کا دعویٰ بلند کرتا ہے۔ دلیل دینے کے وقت کیچڑ میں پھنسے ہوئے گدھے کی مانند حیران رہ جاتا ہے۔ نوٹ :۔ بس کی بجائے کسم پڑھئے یعنی جو کوئی بھی یا جو شخص بھی "کا ندر" کی بجائے "اندر" پڑھئے۔ گوہر :۔ اصل، پیدائش خر در :۔ کیچڑ۔ دلدل۔ خر در۔ خر در ماندہ :۔ ایک ضرب المثل ہے کہ جب کسی کی بات پُرس کے وقت اِس کے ہاتھ پاؤں شل پڑ جائیں تو اُس وقت بولتے ہیں۔ تشریح :۔ خواجہ صاحب اصلی پیدائش اور ہنر کے لحاظ سے دنیا بھر میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ لیکن اگر غلطی سے کوئی شخص مذکورہ بالا خصوصیات میں خواجہ صاحب کی برابری کا دعوےٰ کر بھی بیٹھے تو وہ اِس بات کا ثبوت پیش نہیں سکتا۔ کیونکہ ثبوت دینے کے وقت اِس کے ہاتھ پاؤں پھٹے جاتے ہیں اور وہ حیرانگی و سراسیمگی کی حالت میں بے چارہ گدھے کی طرح مدھ بن جاتا ہے۔ جو کیچڑ میں پھنسا ہوا ہو۔

۸۔ خواجہ مذکورہ بالا خوبیوں کا دعویٰ بغیر دلیل کے کر سکتا ہے۔ کیونکہ خواجہ صاحب کے لئے اِن دو چیزوں کا ثبوت پیش کرنا بالکل آسان بات ہے۔ برہان :۔ دلیل، ثبوت برہان نمودن :۔ دلیل دینا۔ ثبوت دینا یا پیش کرنا۔ تشریح :۔ خواجہ صاحب کی اعلیٰ پیدائش اور کمال ہنرمندی کو اُس کی خوبیاں اور اُس کے اچھے کام ثابت کر رہے ہیں اِس لئے اِس کو دعویٰ کرنے یا ثبوت دینے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔

۹۔ اگر اُس کا دسترخوان ایک منٹ کے لئے بھی بغیر مسافر یا مہمان کے رہ جاتے تو وہ معشوق کے غم کے ستائے ہوئے عاشق کی طرح ملول اور رنجیدہ ہو جاتا ہے تنگدل :۔ ملول، رنجیدہ۔ ناخوش۔ غمگین رہنا۔ آنے :۔ ایک دم بھر کے لئے۔ ایک لمحہ بھر کے لئے۔ تشریح :۔ خواجہ صاحب کو اِس بات میں انتہائی خوشی محسوس ہوتی ہے۔ کہ اُن کا دسترخوان ہر وقت مہمانوں سے بھرا ہوا ہو۔ اور وہ ہمہ تن مہمان نوازی میں معروف ہوں۔ اگر خدانخواستہ اُن کا دسترخوان کسی وقت مہمانوں سے خالی رہ جائے تو وہ بہت غمگین ہو جاتے ہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ساتواں بند :۔ جب تک فروردیں کے مہینے میں دنیا رنگ برنگ کے لباس کی طرح بن جاتی ہے (یا دکھائی دیتی ہے) اور باغ لالہ۔ سوسن اور سیوتی کے پھولوں سے بھر جاتا ہے۔ تا :۔ جب تک۔ فروردیں :۔ پارسیوں کے پہلے مہینے کا نام ہے جو چیت اور بیساکھ کے مقابل آتا ہے اور اس مہینے سے موسم بہار کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ نسترین :۔ خود رو گلاب۔ سیوتی۔ تشریح :۔ اس بند میں شاعر اپنے ممدوح کے حق میں دعا کرتے ہوئے اپنے قصیدے کو ختم کر دے گا۔ جیسا کہ شعرا کا دستور ہے کہ وہ آخیر میں اپنے ممدوح کے لئے خدا کے حضور میں دست بہ دعا ہوتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ جب تک دنیا قائم رہے ہمارے ممدوح کا اقبال قائم و دائم رہے۔ جب تک سورج نکلتا ہے۔ یا یہ ہوتا رہے یا وہ ہوتا رہے۔

۲۔ جب تک گلاب کی ٹہنی پھول کی وجہ سے نوشیرواں کے تاج کی طرح نظر آتی ہے اور چنبیلی اپنے پھول کے سبب شیریں کی ڈولی کی مانند دکھائی دیتی ہے۔ نوٹ :۔ گل کی بجائے گِل پڑھئے۔ اگر گِل پڑھئے تو مصرعہ اول کا مطلب یوں ہوگا۔ جب تک گلاب کی شاخ زمین سے نوشیرواں کے تاج کی طرح پھوٹتی رہے۔ افسر :۔ تاج۔ کسریٰ :۔ آپ کا عربی نام کسریٰ اور فارسی نام نوشیرواں تھا۔ آپ ساسانی خاندان کے مشہور عادل بادشاہ ہو گذرے ہیں۔ آپ کا نام عدل کی وجہ سے نوشیرواں عادل تھا۔ آپ ایک بڑا خوبصورت اور بیش بہا تاج سر پر رکھتے تھے۔ سمن :۔ چنبیلی۔ محفہ :۔ وہ ڈولی جسے کہار اٹھاتے ہیں۔ ڈولی یا پالکی۔ پینس :۔ محمل جس میں عورتیں بیٹھتی ہیں۔ شیریں :۔ خسرو پرویز کی ملکہ کا نام جو آرمن کی شہزادی تھی مشہور عاشق فرہاد کوہکن اسی کا عاشق تھا۔ بڑی شان و شوکت کے ساتھ ایک شاندار مرصع بجواہرات۔ ڈولی میں بیٹھا کرتی تھی۔

۳۔ جب تک باغ خزاں کی وجہ سے عاشق کے جسم کی مانند بن جاتا ہے اور آسمان کالے بادلوں کے ہاتھوں ایک دکھی دل کی طرح تار و تاریک ہو جاتا ہے۔ برگ ریزاں :۔ پتوں کا گرنا۔ چونکہ خزاں میں ہمیشہ پت جھڑ ہوا کرتی ہے اس لئے برگ ریزاں سے مراد خزاں یا پت جھڑ کا موسم ہے۔ بیدل :۔ جو دل نہ رکھتا ہو۔ مراد عاشق۔ تشریح :۔ مطلب ہے کہ خزاں میں درختوں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی ٹہنیاں پتّوں اور پھولوں سے خالی ہو جانے پر اِس طرح ننگی اور خُشک معلوم ہوتی ہیں جیسے کسی عاشق کا کمزور جسم جس پر غم کی وجہ سے کوئی رونق ہی نہ رہی ہو۔ اور آسمان پر کالی کالی بدلیوں کے چھا جانے سے وہ اِس طرح تاریک ہو جاتا ہے جس طرح کسی بد نصیب عاشق کا دِل غم و آہ کے دھوئیں میں چھُپا ہُوا ہو۔

۴۔ جب تک سرو کا درخت برف کے ہاتھوں اپنے جسم پر چاندی کا بنا ہوا زِرہ بکتر پہنتا رہے اور انگور کی بیل کا غنچہ سنہری چھلّے کی طرح دکھائی دیتا رہے۔ گرد اندر گشتِ بدن :۔ چاروں طرف سے اوڑھ لینا۔ جسم کو لپیٹ لینا۔ زِرہ :۔ زرہ بکتر۔ فولاد کا چھلّہ دار کرتہ۔ آرز۔ انگور کی بیل۔ غنچہ :۔ حلقہ۔ چھلّا جیسے زرہ بکتر بنانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ تشریح :۔ سرو کے درخت پر برف پڑنے سے وہ اِس طرح دکھائی دیتا ہے گویا روپہلی زرّہ بکتر پہنے ہوئے ہے اور انگور کی بیل کے گول گول پتّے سُورج کی کرنوں سے ایسے چمکتے دمکتے ہیں۔ جیسے زرّہ بکتر کے سنہری چھلّے۔

۵۔ اُس وقت تک کہ سیب ایک چاندی کی بنی ہوئی گیند کی طرح دکھائی دیتا رہے اور انار سُرخ رنگ کے نہایت قیمتی پتھروں سے بھری ہوئی گول ڈبیا دکھائی دیتا رہے۔ تا :۔ اس وقت تک۔ گوئے سیمیں :۔ چاندی کی بنی ہوئی گیند۔ روپہلی گیند۔ حقہ گرد :۔ گول ڈبیا جواہرات یا عطر رکھنے والی گول ڈبیا۔ آگیں :۔ بھرا ہُوا۔ پُر۔ تشریح :۔ سیب برف کا غلاف چڑھ جانے کی وجہ سے روپہلی گیند کی طرح نظر آتا ہے اور انار اپنے سُرخ سُرخ دانوں کی وجہ سے قیمتی جواہرات سے بھری ہوئی گول ڈبیا معلوم ہوتا ہے۔

۶۔ جب تک لالہ تمام صحرا میں جلتے ہوئے چراغوں کی طرح نظر آتا رہے اور مٹکے میں شراب برزین کی آگ کی طرح سے چمکتی رہے۔ نوٹ :۔ گرد کو گردو کر لیجئے۔ تاباں :۔ چمکتا ہُوا چمکیلا۔ خُم :۔ شراب رکھنے کا مٹکا۔ آذر برزین :۔ ایران کے ایک مشہور آتش کدے کا نام ہے۔ آذر :۔ آگ۔ برزین :۔ آتش پرستوں کا بڑا خلیفہ تھا۔ اِس نے ایران میں اچھے آتش کدے کی بنیاد رکھی تھی۔ اور وہ آتش کدہ برزین کے نام پر آذر برزین کہلاتا ہے۔

۷۔ (خدا کرے) کہ وہ (خواجہ ابوالحسن) خوش و خرّم رہے اور اُس کے دوست بھی اُس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی خوشی کے سبب خوش رہیں۔ تاکہ دشمن اس رنج و غم کی وجہ سے دین و دل دونوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ شاد باش: خوش رہنے والا۔ مگر شاد باش کی بجائے شاد باد زیادہ موزوں دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ شاد باش کا مطلب ہے خوش ہو یا خوش رہنے والا۔ یہ کلمہ تحسین ہے اور شاد باد دعائیہ کلمہ ہے۔ یعنی خدا کرے کہ وہ خوش رہے۔ عدو:۔ دشمن۔ مطلب یہ ہے کہ خواجہ صاحب کے ساتھ دشمنی یا حسد رکھنے والے کا دین و دل دونوں غم کے مارے غارت ہو جاتے ہیں۔

۸۔ خدا کرے کہ اس کے دوستوں کے منہ میں اندرائن بھی مصری کا ذائقہ دینے لگ جائے۔ اس کا برا چاہنے والے (دشمن) کے جسم پہ ہر ایک بال کا سر نیزہ بن جائے۔ حنظل:۔ اندرائن کا پھل تھا۔ یہ پھل بہت کڑوا ہوتا ہے۔ طبرزد:۔ طبرزد کا معرب ہے۔ مصری۔ نبات۔ چونکہ گنے کو تبر سے کاٹتے ہیں۔ اس لئے اسے تبرزد کہتے ہیں۔ مذاق:۔ قوت ذائقہ۔ چکھنے کی جگہ۔ حلق۔ منہ۔ زوبین: چھوٹا نیزہ۔ بھالا۔ حنظل اور تبرزد میں ایک قسم کی تضاد ہے۔ یعنی تضاد ذائقہ۔ تشریح:۔ خواجہ صاحب کے دوستوں کی تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں اور اس کے دشمنوں کو سخت بے قراری اور بے آرامی نصیب ہو۔ اور ان کے اپنے جسم کے بال بھی ان کو نیزے کی طرح چبھیں۔

۹۔ (خدا کرے) کہ فروردین کا مہینہ اور نیا سال اس کے لئے نیک فال اور مبارک اثر ہو اور اب جو بات بھی دنیا میں کی جائے "آمین" ہو۔ فرخندہ:۔ نیک۔ مبارک۔ آمین: کلمہ دعا۔ خدا ایسا ہی کرے۔ جب کوئی دعا مانگی جاتی ہے تو بعد میں آمین کہا جاتا ہے۔ یعنی اس دعا کو خدا قبول کرے۔ تشریح:۔ شاعر خواجہ صاحب کے حق میں ماہ فروردین اور سال نو کے مبارک ہونے کی دعا مانگ رہا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ تمام لوگ دل سے اس کے ساتھ "آمین" کہیں۔ یعنی سب لوگ کہیں کہ خدا خواجہ صاحب کو خوش حالی عطا کرے۔

## محتشم کاشی

محتشم کاشان کا پیدائشی باشندہ تھا۔ اور صفوی خاندان کے مشہور بادشاہ شاہ طہماسپ کے دربار سے تعلق رکھتا تھا۔ تمام درباری شعراء سے زیادہ ممتاز تھا۔ مجمع الفصحا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

میں لکھا ہے کہ محتشم نوجوانی کے زمانے میں زیادہ تر عشقیہ غزلیات لکھا کرتا تھا۔ چونکہ شاہ طہماسپ قصیدہ گوئی کو حقیقت و پسند کے خلاف خیال کرتا تھا اور غزلیات سے مطلقاً کوئی رغبت نہ رکھتا تھا۔ اور ساتھ ہی بڑے بڑے درباریوں اور عوام کا مذہب بھی شیعہ تھا۔ اس لیئے نہ صرف بادشاہ بلکہ ہر خاص و عام کی طبیعت بھی عشقیہ داستانوں سے متنفر ہو کر مذہب کی طرف زیادہ مائل ہو گئی تھی۔ وقت اور ماحول کے اقتضائے جبریہ کے مطابق محتشم نے مرثیہ اہلِ بیت کی طرف توجہ کی۔ اور سب سے پہلا اور مشہور مرثیہ ہفت بند کے نام سے لکھا۔ اس میں سات سات اشعار کے بارہ بند تھے۔ اور اہل بیت پر جو جو بھی بلائیں نازل ہوئیں۔ اُن کا نقشہ نہایت کامیابی کے ساتھ بڑے موثر پیرائے میں پیش کیا گیا ہے۔ اس مرثیہ گو کو بہت سی شہرت نصیب ہوئی۔ اور بہت سے شعرائے اس کی پیروی میں لکھا۔ چونکہ شاہ طہماسپ نے محتشم کو اس مرثیے کے لئے بڑا اچھا اور قیمتی خلعت دیا تھا اس لئے بہت سے شاعروں نے کربلا کے واقعہ دردناک کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے کئی مرثیے لکھے۔ مگر جو درد و گداز۔ سلاست اور روانی محتشم کے کلام میں پائی جاتی ہے وہ دوسروں کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

محتشم کے مرثیے کی پیروی کی وجہ سے اتنا فائدہ ضرور ہو گیا۔ کہ بہت سے شعرا نے عوام جو کافی مدت سے حسن و عشق کے اخلاق سوز گیت گاتے چلے آرہے تھے۔ اسی طرح سے متاثر ہو کر قدیم پرانی روش کو چھوڑ چھاڑ بیٹھے۔ اور اپنی تمام تر توجہ مرثیہ گوئی کی طرف لگا کر اس کو ایک عام اور مقبول صنفِ شاعری بنا دیا۔ محتشم کی شاعری میں چند ایک ایسی خصوصیات بھی ہیں۔ جن کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً اس کی شاعری میں سلاست۔ روانی۔ اور صفائی بدرجۂ اتم موجود ہے۔

جذبات حقیقی۔ درد اور خاص جوش و ولولہ کے تلاطم بھرا ہیں۔ اور خیالات میں تصنع کا نشانہ تک بھی موجود نہیں۔ چونکہ وہ درد شناس دل رکھتا ہے۔ اس لئے درد بھرے جذبات اور حسرتناک کیفیتوں کی ہو بہو ترجمانی کرتا ہے۔ صنائع بدائع سے سخت گریز کرتا ہے۔ بلکہ اپنے جذبات اور خیالات کے اظہار میں اسلوب بیان کی بھی چنداں پرواہ نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بیان میں ایک قسم کی طرفگی اور رنگینی آ جاتی ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اُس کے خیالات سے سامعین اور قارئین پر بڑا دلرُبا اثر ہوتا ہے اور ہمارے احساسات کے بیدار کرنے میں اِس کا کلام جادو کا سا اثر رکھتا ہے۔

محتشم کا ایک دیوان غزلیات بھی ہے اِس کا انتقال ۹۹۶ھ میں ہُوا۔

## ترکیب بند محتشم کاشی

### (۱)

۱۔ ہائے یہ کیسی پریشانی اور آشفتگی ہے۔ جو تمام دُنیا کے لوگوں پر طاری ہوگئی ہے؟ ایک بار۔ پھر کیسی آہ و بکا ہے، کیسی گریہ زاری اور کیسا ماتم؟ باز:۔ پھر۔ شورش:۔ بے قراری۔ پریشانی۔ آشفتگی۔ نوحہ:۔ مردے پر رونا۔ آہ و بکا کرنا۔ عزا:۔ شکایت کا رونا۔ ماتم پُرسی۔ گریہ زاری۔ تشریح:۔ چونکہ شاعر امام حسینؑ کی شہادت کے دردناک واقعہ کو منظر عوام کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے عوام سے مخاطب ہو کر سوال کرتا ہے کہ دنیا میں یہ کس کے لئے اِس قدر شور و شر۔ آہ و بکا اور ماتم ہو رہا ہے۔

۲۔ پھر یہ اتنی بڑی قیامت کس لئے ہے جو بغیر شہنائی کے پھونکے جانے کے زمین سے اُٹھ کر بلند آسمان کی طرف جا پہنچی ہے۔ رستخیز:۔ رست + خیز:۔ جس روز مُردے قبروں سے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ روزِ قیامت۔ نفخ:۔ پھونکنا۔ ہوا سے بھرنا۔ بجانا۔ صور:۔ نرسنگھا۔ جانور کا سینگ جسے بجاتے ہیں۔ وہ نرسنگھا جسے قیامت کے دن اسرافیل فرشتہ پھونکے گا۔ جس کی پہلی بار کی آواز سے تمام لوگ مر جائیں گے۔ اور دوسری بار کی آواز سے دوبارہ جی اُٹھیں گے۔ تشریح:۔ اسلام کے عقیدے کے مطابق تو قیامت حضرت اسرافیل کی شہنائی بجانے کے بعد ہی برپا ہوگی۔ مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ صورِ اسرافیل کے بجنے کے بغیر ہی ایک گونہ حشر سا برپا ہو گیا ہے اور کربلا کے دردناک واقعہ کو یاد کر کے ہر طرف گریہ و زاری۔ آہ و بکا اور ماتم چھایا ہُوا ہے۔ گویا قبل از وقت ہی قیامت آ گئی ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۳۔ یوں دکھائی دیتا ہے کہ سورج مغرب سے نکل رہا ہے۔ کیونکہ دنیا کے تمام ذرّات
میں بے قراری اور بے چینی کی ایک زبردست لہر دوڑ گئی ہے۔ طلوع کردن:۔ سورج یا ستاروں
کا نکلنا۔ اوپر چڑھنا۔ ظاہر ہونا۔ آشوب:۔ کر آشوب:۔ بے چینی۔ بے قراری۔ اضطراب:۔ کھلبلی
تشریح:۔ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکلے گا۔ اور کائناتِ عالم
کے ذرّے ذرّے میں بے قراری اور بے چینی کی لہر دوڑ جاتی گی۔ اور دنیا کی ہر چیز کا
صبر و سکون لٹ جاتا ہے گا۔ مگر امام حسنؑ اور حسینؑ کی شہادت نے تو یہ نمونہ قیامت سے پہلے ہی برپا
کر دیا ہے۔ کیونکہ تمام دنیا ان کے ماتم میں پریشان اور سوگوار ہے اور ذرّے ذرّے پہ ماتم
چھایا ہوا ہے۔

۴۔ اس عام قیامت کو جس کو محرم کے نام سے پکارتے ہیں۔ اگر میں قیامت
دنیا کہوں تو کوئی انوکھی بات تو نہیں ہوگی۔ خوانمش:۔ من آں را خوانم:۔ میں اس کو کہوں
بعید:۔ دور۔ ناممکن۔ انوکھی بات۔ مبالغہ آمیز۔ محرّم:۔ پہلے قمری مہینے کا نام۔ سن ہجری
اس مہینے سے شروع ہوتا ہے اور شیعہ لوگ اسی مہینے میں حضرت امام حسنؑ اور حسینؑ کی
شہادت کی یاد میں ماتم کرتے ہیں۔ محرم سے عام مراد ماتم بھی لی جاتی ہے۔ تشریح:۔ شاعر
کا مطلب یہ ہے کہ اس آہ و بکا۔ گریہ و زاری نالہ و شیون اور نوحہ و ماتم کو جسے ہم محرم کے نام
سے پکارتے ہیں اگر میں اس کو قیامت کہہ دوں تو مبالغہ نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کا نقشہ بھی
تو قیامت آخری کے نقشے سے ذرا بھی کم نہیں۔

۵۔ حالانکہ خدا کے دربار میں رنج و الم کو کوئی دخل نہیں ہے۔ پھر بھی تمام فرشتے
اپنے سروں کو غم کے گھٹنوں پر دھرے ہوئے ہیں۔ بارگاہِ قدس:۔ خداوند پاک کا دربار
بارگاہ حقیقت۔ قدسیاں:۔ قدس کی جمع صالح لوگ۔ فرشتے۔ اولیاء اللہ:۔ پاک وجود۔
زانو:۔ گھٹنا۔ تشریح:۔ حالانکہ خداوند پاک کی بارگاہ میں غم کا پہنچنا نہ صرف محال ہے
بلکہ ناممکن بھی۔ تاہم پھر بھی کربلا کی یاد کے ماتم سے نہ صرف انسان ہی متاثر ہوئے ہیں۔
بلکہ فرشتے بھی سارے کے سارے ماتم کے مارے اپنا سر نیچے جھکائے ہوئے ہیں۔

۶۔ جنّ اور فرشتے بھی آدمیوں (کی دردناک حالت) پہ آنسو بہا رہے ہیں گویا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

یہ حضرت آدم کی سب سے اچھی اور بہتر اولاد کی خاطر ماتم ہو رہا ہے۔ ملک :۔ فرشتہ
اشرف :۔ بزرگ تر۔ بہترین۔ سب سے زیادہ بھلے مانس۔ اشرف اولادِ آدم سے مراد امام حسین ہے
۷۔ (سوال پیدا ہوتا ہے کہ اشرف اولادِ آدم کون ہے) آسمان اور زمین کا سورج
مشرق اور مغرب کا نور یعنی روشنی۔ خدا کے رسول کی گود میں پرورش یافتہ حسین ہے۔
مشرقین :۔ دونوں طرف یعنی مشرق و مغرب۔ رسولِ خدا :۔ حضرت محمد صلعم خدا
کے رسول کہلاتے تھے۔ حسین :۔ حضرت علی اور بی بی فاطمہ کے چھوٹے بیٹے کا نام گویا آپ
رسولِ خدا کے چھوٹے نواسے تھے۔ اور امام حسن کے چھوٹے بھائی۔ جو میدانِ کربلا
میں معہ اپنے کنبہ کے مردوں اور ساتھیوں کے یزید کی سپاہ کے ساتھ راہِ خدا میں لڑ کر شہید
ہو گئے۔ محرم کی دسویں تاریخ کو آپ کا سوگ منایا جاتا ہے۔

( ۳ )

۱۔ (حضرت امام حسین وہ ہے) جس کی کشتی کربلا کے طوفان سے ٹوٹ گئی ہے اور جو
کربلا کے میدان میں مٹی اور خاک میں لت پت ہوا پڑا ہے۔ کشتی شکستہ خوردہ :۔ جس کی
کشتی ٹوٹ گئی ہو۔ کربلا :۔ کرب و بلا سے مرکب ہے۔ دریائے فرات کے مغربی کنارے کا
میدان جہاں سید الشہدا آنحضرت امام حسین علیہ السلام معہ اپنے رشتہ داروں اور
ہمراہیوں کے شہید ہوئے تھے۔ آپ کا مزار بھی اسی جگہ ہے۔
۲۔ اگر زمانے کی آنکھ اس پر کھلم کھلا لہو کے آنسو بہاتی تو کربلا کے محل پر سے خون
گذر جاتا۔ فاش گریستن :۔ کھلم کھلا خون کے آنسو بہانا۔ زار زار رونا۔ فاش :۔ کھلم کھلا
آشکارا۔ ظاہرا۔ میر ایوان :۔ محل کا سر۔ بلندی۔ چوٹی۔
۳۔ اہلیانِ کوفہ نے اپنے مہمان امام حسین کو پانی تک دینے سے بھی دریغ کیا۔ افسوس
ہے کہ انہوں نے کربلا کے مہمان کی کیا خوب عزت کی۔ مضائقہ کردن :۔ کترانا۔ دریغ کرنا۔
کسی چیز کے دینے سے انکار کرنا۔ لاپرواہی کا اظہار کرنا۔ نوٹ :۔ یہاں اشارہ ہے اہل
کوفہ کا امام حسین کے کیمپ سے پانی کی سپلائی کو کاٹ دینے کی طرف۔ کوفیاں :۔ کوفی کی
جمع ہے۔ اہلیانِ کوفہ :۔ کوفہ کے باشندے یا رہنے والے۔ کوفہ :۔ عراق عرب کا ایک مشہور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

شہر جو اب اُجڑ چکا ہے۔ تشریح :۔ شعر میں صنعت تلمیح ہے۔ کیونکہ یہاں کوفیوں کی غداری کی طرف اشارہ ہے۔ دراصل معاملہ یوں ہوا :۔ کہ شام کا حاکم یزید جو کہ کافر گنہگار اور پرلے درجے کا عیاش تھا۔ اور امام حسینؑ ایسے کافر کی اطاعت قبول کرنا گناہ سمجھتے تھے اس لئے یزید امام حسین کو مروا دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ اُس نے اہلِ کوفہ سے سازباز کی۔ اور کوفہ کے لوگوں نے آپ سے درخواست کی۔ کہ وہ یزید امیر معاویہ کے بیٹے کو تخت سے اتارنا چاہتے ہیں اس لئے آپ اِن کی مدد کو آئیں۔ آپ نے بخوشی اس بات کو منظور کر لیا۔ اور اُن کے ساتھ چل دیئے مگر اُن نامرادوں نے وقت پر غداری کی اور کربلا کے میدان میں آپ کو محصور کر لیا۔ اور اُن سنگدل پاجیوں نے آپ کو پیاسا مار ڈالا۔ اس لئے شاعر طعنہ دیتا ہوا کہتا ہے کہ یہ بغداد کی بے رحمانہ اور سفاکانہ سلوک ہے جو کوفیوں نے اپنے عزیز مہمان کے ساتھ روا رکھا۔

۴۔ تمام دیو اور درندوں کو تو جی بھر کر پانی پینے کو دیا گیا تھا۔ مگر کربلا کا سلیمان پانی کی قلت کی وجہ سے انگوٹھی چوستا تھا۔ مکیدن :۔ چوسنا۔ می مکید :۔ چوستا تھا۔ (ماضی استمراری ہے) خاتم :۔ انگوٹھی۔ انگشتری۔ خاتم مکیدن :۔ انگوٹھی کے نگینے کو چوسنا جو آب و تاب میں پانی سے ملتا ہے مگر دراصل ہیرے کا بنا ہوتا ہے۔ اور ہیرا کھانے سے انسان مر جاتا ہے۔ اس لئے اس کا مطلب ہوا پیاس سے مر جانا۔ سلیمانِ کربلا :۔ یہاں مراد امام حسین ہے۔ خاتم کی مناسبت سے سلیمان لایا گیا ہے۔ تحط ۔ قلت۔ کمی۔ کسی چیز کا نہ ہونا۔ تشریح :۔ کربلا میں بے رحم کوفیوں اور دیگر جانوروں کے لئے تو پانی کافی تھا۔ مگر بے چارے حسینؑ کی یہ حالت تھی کہ پانی کی بوند کو ترس ترس کر پیاسے مر گئے۔

۵۔ ہائے اُس وقت کے لئے سخت افسوس ہے کہ جب دشمنوں کی فوج نے شرم کو بالائے طاق رکھ کر بادشاہ کے خیمے کی طرف کا رُخ کیا۔ اعدا :۔ جمع از عدو۔ دشمن۔ سلطانِ کربلا :۔ مراد امام حسین ہے۔

۶۔ اُس وقت آسمان عزت حق بہ ہر حال بن کر جل گیا۔ اور دشمن کے ڈر کے مارے حرم میں سے رونے اور چلانے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ عزت :۔ مراد عزت حق۔ سپند :۔ ہرمل کا دانہ جسے چشم زخم کے دفعیہ کے لئے جلاتے ہیں۔ خصم :۔ دشمن۔ حرم :۔ چار دیواری جہاں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

( ۳ )

عورتیں رہتی ہیں۔

۱۔ کاش اِس وقت آسمان کا شامیانہ اُلٹا ہو جاتا اور اِس اُونچے ستونوں والے خیمے کے ستون برباد ہو جاتے یا گر پڑتے۔ سرادق معرب ہے سراپردہ کا۔ سراپردہ: شامیانہ۔ بڑا خیمہ نگوں شکن:۔ اُلٹا ہو جانا۔ اوندھا ہو جانا۔ تشریح:۔ جو مظالم امام حسینؑ پر میدانِ کربلا میں ٹوٹ رہے تھے۔ اگر ان کو دیکھ کر آسمان بھی مارے غم کے اُلٹ جاتا تو کوئی اچنبے کی بات نہ ہوتی

۲۔ کاش اس وقت جب کہ اُس کے جسم کو خاک میں دفنا دیا گیا۔ جہاں کے تمام لوگوں کی روح جسم سے پرواز کر جاتی۔ پیکر:۔ جسم۔ شکل۔ بت۔ مطلب ہے کہ اگر امام حسینؑ کی موت کے جان کاہ واقعہ کا احوال سن کر دنیا کے تمام لوگ مر جاتے تو بالکل بجا اور ممکن تھا۔

۳۔ کاش اس وقت جب کہ نبی کی بیٹی کی اولاد کی کشتی ٹوٹ گئی۔ تمام دنیا خون کے سمندر تلے غرق ہو جاتی۔ آل:۔ اولاد۔ خاندان۔ عیال و اطفال۔ بیٹی کی اولاد۔ یہاں آلِ نبی سے خاص طور پر بیٹی کی اولاد مراد ہے۔ نبی:۔ حضرت محمدؐ۔

۴۔ اگر یہ بدلہ قیامت کے دن تک باندھ رکھا جاتا۔ یا ملتوی نہ کیا جاتا۔ تو اِس عمل یعنی قتل امام حسینؑ کی وجہ سے (خدا جانے) دنیا کو کیا ماجرا پیش آ جاتا۔ انتقام:۔ بدلہ لینا۔ بغض نکالنا۔ اُفتادن:۔ اتفاق پڑنا۔ دور ہونا۔ باز رکھنا۔ ٹال دینا۔ جا پڑنا۔ اِس عمل سے مراد امام حسینؑ کے بے رحمانہ اور سفاکانہ قتل سے ہے۔ معاملہ:۔ ماجرا۔ حالت۔ تشریح:۔ چونکہ ہر انسان کو اپنے گناہوں اور اعمالوں کی سزا یا جزا قیامت کے دن بھگتنی پڑے گی۔ اِس لئے امام حسینؑ کے قتل کرنے والوں کو بھی ان کے اس گناہِ عظیم کا صلہ قیامت سے پہلے نہیں ملے گا۔ اگر کربلا جیسے زبردست واقعہ کی سزا کا فیصلہ خداوند پاک اسی وقت کر دیتا تو دنیا کا نظام ایک پل بھر میں تہ و بالا ہو جاتا۔ اور ابنِ معاویہ کی فوجوں پر بے پناہ بلائیں نازل ہوتیں۔

۵۔ جب نبی کے بال بچے ظلم و ستم کے خلاف انصاف چاہنے کیلئے درخواست کریں گے۔ تو خدا کے تخت کے ستونوں کو بھی ہلا کر رکھ دیں گے۔ آلِ نبی:۔ نبی کے بال بچے۔ تظلم:۔ ظلم کے خلاف فریاد کرنا۔ ظلم کے باعث رونا۔ بے رحمی کے لئے انصاف چاہنا۔ ارکانِ عرش:۔ آسمان کے ستون۔ ارکان جمع از رکن:۔ ستون۔ در تنزل آوردن:۔ زلزلہ پیدا کر دینا۔ زور زور سے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سے جھٹکا دینا - بلا کر رکھ دینا - تشریح :- امام حسینؑ کے عزیز و اقارب کی آہ و زاری دیکھ یا سُن کر عرشِ عظیم بھی کانپ اُٹھے گا۔

( ۴ )

۱- جب اُنھوں نے (کارکنانِ قضا و قدر نے) جہان والوں کو غم کے دستر خوان پر مدعو کیا تو سب سے پہلی دعوت نبیوں کی جماعت کو دی گئی۔ صلا زدن :- بُلانا - ضیافت کے لئے لوگوں کو آواز دینا - دعوت عام کے لئے آواز دینا - سلسلہ :- مُراد خاندان - بزرگانِ طریقت کا شجرہ - جماعت - گروہ - کڑی - تشریح :- اِس بات سے کسی شخص کو بھی اِنکار نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا نے بنی نوعِ اِنسان کی قسمت میں غم ہی غم لکھا ہے اور غم تقسیم کرتے وقت اِس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جو شخص جس قدر پاک صاف ہو اور نیک ہو اور خدا کے پیاروں میں سے ہو وہ ہی زیادہ غم و الم کا شکار بنایا جائے - اور قاعدہ ہے کہ جس قدر کسی کو اپنے محبوب سے زیادہ محبت ہوتی ہے اسی قدر محبوب کی طرف سے جب پر آزمائش آتی ہے چونکہ نبیوں کا گروہ تمام لوگوں میں سے خدا کی محبت میں ممتاز ہوتا ہے۔ اِس لئے سب لوگوں سے زیادہ خدا کی طرف سے اِن لوگوں کا امتحان ہوتا ہے۔ اور اِن پر وہ تکالیف آتی ہیں کہ جو عوام کے وہم و گمان میں بھی نہیں گزرتیں گویا انہیں محبت کی کٹھالی میں رکھ کر اِمتحان اور آزمائش کی آگ میں ڈال دیا جاتا ہے - تاکہ لوگوں پر اُن کی صداقت اور اخلاص ظاہر ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ شروع سے لیکر آج تک خدا کے جتنے نیک اور پیارے بندے ہیں اُن پر طرح طرح کی بلائیں نازل ہوتی رہیں۔ اور ہر مذہب کی تاریخ اِس بات کی شاہد ہے کہ تمام نبی - پیغمبر اور اوتار ساری عمر دکھوں کا شکار رہے ہیں اور انہیں دم بھر کے لئے بھی آرام کی زندگی بسر کرنی نصیب نہ ہوئی۔ حضرت آدمؑ نے جو جو مصائب برداشت کئے وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کو جلتی آگ میں جھونک دیا گیا تھا حضرت عیسٰےؑ کو سُولی پر لٹکا دیا گیا تھا۔ ذکریاؑ کو آرہ سے چیرا گیا تھا۔ غرضیکہ کوئی بھی خدا کا پیدا ایسا نہ ہوا ہوگا جس پر سخت سے سخت بلائیں نہ نازل ہوئی ہوں۔

۲- جب ولیوں کی باری آئی تو اُس چوٹ سے جو کہ شیرِ خدا (حضرت علیؑ) کے سر پر لگائی گئی آسمان پر بھی سخت بے قراری چھا گئی - اور وہ بے تاب ہو کر اِدھر اُدھر لوٹنے لگا۔ طپیدن :-

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تڑپنا - بے قرار ہو جانا۔ ضرب :- چوٹ۔ صدمہ۔ شیرِ خدا :- حضرت علی کا لقب ہے۔ آپ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی ان کے داماد اور امام حسن و حسین کے والد بزرگوار تھے
بچپن ہی میں آں حضرت پر ایمان لائے۔ اور بڑے بڑے کام کئے۔ حضرت عثمان کے بعد چوتھے
خلیفہ ہوئے۔ پہلے دو کا نام حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ آپ شیعوں کے سردار تھے ۴۰ھ
میں کوفہ کی ایک مسجد میں شہید ہوئے۔ تشریح :- ویسے تو تمام نبیوں پر مصیبتیں آتی رہتی ہیں
مگر جو سخت سے سخت چوٹ تمام ولیوں کے پیشوا حضرت علی کو اس کے بیٹے امام حسین کے شہید
ہونے سے لگی۔ اس سے آسمان بھی تڑپ اٹھا۔

۳- اس کے بعد انہوں نے ہیرے کی سنگریوں (برادہ) کی چنگاری سے آگ جلا کر خدا
کے برگزیدہ اور مقبول حسن کو لگا دی۔ نوٹ :- مصرعہ اول میں "لیس" کی بجائے "پس" پڑھیئے۔
اخگر :- چنگاری۔ الماس ریزہ ہا :- ہیرے کے کنکر۔ ہیرے کا برادہ جو زہریلا ہوتا ہے جس
امام حسن جو حضرت علی کے بڑے صاحبزادے تھے۔ اور دوسرے امام تھے۔ اور جن کو معاویہ کے حکم
سے ہیرے کی زہر دی گئی تھی۔ مجتبیٰ :- مقبول۔ برگزیدہ۔ چنا ہوا۔ چھانٹا ہوا۔ پسندیدہ۔ امام
حسن کا لقب تھا۔ تشریح :- امام حسن کو یزید نے اس کی بیوی جعدہ کی معرفت پانچ مرتبہ زہر دیا
جو کارگر نہ ہوا۔ چھٹی بار ہیرے کا برادہ دیا گیا جس کے اثر سے شہید ہو گئے۔ الماس ریزہ سے یہی
زہر مراد ہے۔ (نوٹ :- کسی شارح نے بھی اس بات کو واضح نہیں کیا۔)

۴- اور پھر اس کے بعد وہ خیمہ جس کے متعلق فرشتوں کو بھی علم نہ تھا۔ یا جہاں فرشتوں
کا بھی عمل دخل نہ تھا۔ انہوں نے مدینہ سے اکھیڑ کر کربلا میں گاڑھ دیا۔ نوٹ :- مصرعہ اول
میں "فلک" کی بجائے "ملک" کر لیجئے۔ محرم :- واقف۔ آشنا۔ حرم میں آنے جانے والا۔ کندن :- اکھیڑنا
زدن :- لگانا۔ گاڑھنا۔ تشریح :- حضرت امام حسین کا مدینے سے کربلا کے میدان میں (کوفیوں
کو عہد خلیفہ یزید کے مظالم سے بچانے کے لئے) جانے کی طرف اشارہ ہے۔

۵- اور کوفہ کے رہنے والوں نے عبا کے خاندان کے باغ سے بہشت کے لیسے درخت تھے
جنہیں دشمنی کے تیشہ (کدال) کے ساتھ کاٹ ڈالا یا گرا دیا۔ تیشۂ ستیزہ :- دشمنی یا ظلم کا
کلہاڑا۔ نخل :- کھجور کا درخت چونکہ کھجور کا درخت بڑا اونچا ہوتا ہے اس لئے سبز سے اور دراز
قد آدمی سے مراد ہے اور اس کا اشارہ آل بنی ہاشم کے اٹھارہ آدمی جو امام حسین کے ساتھ میدانِ
کربلا میں قتل کئے گئے تھے کی طرف ہے۔ عبا :- کملی۔ گلیم۔ گدڑی۔ آلِ عبا :- صاحبانِ کملی :-

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت علیؓ جناب فاطمہؓ اور ان کے دو لڑکوں امام حسینؓ اور حسنؓ نے حضرت محمد کے کمبل میں پناہ لی تھی۔ یعنی ان چاروں کو آپ نے کمبل میں چھپا لیا تھا۔ اس لئے یہ پانچوں آل عبا یا پنج تن پاک کہلاتے ہیں تشریح:۔ ظالم۔ بے رحم اور غدار کوفیوں نے امام حسنؓ اور حسینؓ کے بلند قامت اور خوبصورت عزیز و اقارب کو دشمنی کے باعث بڑی بے رحمی کے ساتھ تلوار کے گھاٹ اتار دیا

۶۔ اس کے بعد حضرت علی کے بیٹے کے پیاسے گلے پر ایک ایسی چوٹ کی گئی جس سے حضرت محمد کا کلیجہ بھی چاک چاک ہو گیا۔ یعنی پھٹ گیا۔ مصطفیٰ:۔ چنا گیا۔ مقبول:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب۔ خلف:۔ لائق بیٹا۔ جانشین۔ مرتضیٰ:۔ برگزیدہ۔ پسندیدہ جس سے خدا راضی ہو۔ حضرت علی علیہ السلام کا لقب۔ خلف مرتضیٰ سے مراد امام حسینؓ ہے۔ جنہیں شہید اعظم بھی کہا جاتا ہے آپ بڑی بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے میدان کربلا میں محرم کی دس تاریخ کو شہید ہوئے تھے۔ اور آپ کی دردناک موت کو سن کر حضرت محمد کا بھی کلیجہ پھٹ گیا تھا۔

۷۔ حرم کی عورتیں اپنی جیب کو پھاڑے چہرہ کو ننگا کئے ہوئے خداوند پاک کے مقدس دروازے پر فریاد کرنے لگیں۔ حرم کبریا:۔ بڑی درگاہ۔ خداوند پاک کا مقدس گھر۔ خدا کی پاک درگاہ

۸۔ حضرت جبرائیل نے شرم و حیا کے مارے اپنا سر زانو پر رکھ دیا۔ (یعنی امام حسینؓ کی دردناک موت کے واقعہ کو دیکھ کر غم اور شرم کے مارے حضرت جبرائیل نے بھی اپنا سر جھکا لیا) یعنی اس واقعہ کو دیکھ نہ سکا۔ اور اس کو اس درجہ پریشانی کی حالت میں دیکھ کر سورج کی آنکھوں میں بھی دنیا اندھیر ہو گئی۔

(۵)

۱۔ جب اس کے پیاسے گلے سے خون زمین پر گرا۔ تو زمین سے ایک ولولہ اٹھ کر عرش اعظم کی چوٹی پر جا پہنچا۔ جوش:۔ ولولہ ابال۔ شور۔ مذہبی جوش۔ ذروہ:۔ سب سے اونچی چیز۔ پہاڑ کی چوٹی مراد ہے۔

۲۔ جب نالائق کمینوں نے اس کے بلند قامت جسم کے درخت کو زمین پر کاٹ گرا دیا تو زمین سے گرد و غبار کا ایک طوفان آسمان تک جا پہنچا۔ نخل:۔ کھجور کا درخت چونکہ یہ بڑا بلند ہوتا ہے اس لئے بلند قامت انسان کو بھی نخل سے تشبیہ دیتے ہیں۔ امام حسینؓ کے بلند قامت کی طرف اشارہ ہے۔ خساں جمع از خس۔ کمینے۔ فرو مایہ۔ گھٹیا لوگ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مراد اہلیان کوفہ۔ تشریح :۔ مطلب یہ ہے کہ جب درخت زمین پر گرتا ہے تو مٹی اُڑتی ہے اور سان کے گرنے یعنی شہید ہونے سے آسمان تک یہ غبار جا پہنچا۔ اس لئے وہاں کے رہنے والوں کے دل پریشان اور مکدر ہو گئے۔ یا یوں سمجھیے کہ امام حسین کی موت سے زمین و آسمان پر بھی پریشانی چھا گئی۔

۳۔ جب ہوا نے اس گرد یعنی (امام حسین کی شہادت پر پریشانی سے اڑنے والی گرد) کو نبی کے مزار پہ پہنچایا۔ تو یہ گرد مدینے سے اُٹھ کر ساتویں آسمان پر جا پہنچی۔ مزار نبی سے مراد حضرت محمدؐ کا مزار جو مدینہ شریف میں ہے۔ تشریح :۔ حضرت امام حسین کی شہادت کی وجہ سے زمین و آسمان پر اضطراب چھا گیا۔ اور بے قراری اور پریشانی کی گرد حضرت کے مزارِ اقدس پر مدینے میں جا پہنچی۔ اور پھر وہاں سے ساتویں آسمان پر جا پہنچی۔ یعنی ان کی وفات کا دُکھ نہ صرف نبی علیہ السلام کو ہوا بلکہ خدا کی ذات کو بھی سخت صدمہ پہنچا۔

۴۔ جب یہ خبر آسمان پر بیٹھنے والے حضرت عیسےٰ تک پہنچی۔ تو اس نے اُسی وقت اپنے لباس کو آسمان کے مٹکے میں نیل میں رنگ لیا۔ خم گردوں :۔ آسمان کا مٹکا۔ بہ نیل زدن :۔ نیل میں ڈبو دینا یا بھگو دینا۔ نیل سے رنگ لینا۔ ایران میں نیلا رنگ ماتم کی نشانی ہے۔ عیسیٰ گردوں نشیں :۔ آسمان پر بیٹھنے والے عیسیٰ۔ آپ چوتھے آسمان پر تشریف رکھتے ہیں۔ تشریح :۔ حضرت عیسیٰ کا ایک یہ معجزہ تھا۔ کہ مختلف رنگ کے کپڑے، اپنے مٹکے میں اکٹھے ڈالتے تو نکالنے پر سب کے سب سفید نکل آتے۔ اس حضرت عیسیٰ جو دنیا بھر کے کپڑے سفید کرتے ہیں۔ ان کو امام حسین کی شہادت سے بڑا دکھ ہوا۔ اور انہوں نے بھی آسمان پر اپنا نیلا رنگ لیا۔ جو ماتمی رنگ ہے۔ (خم عیسےٰ کو کسی شارح نے بیان نہیں کیا)

۵۔ جب رونے دھونے اور آہ و زاری کی نوبت نبیوں سے گذر کر حضرت جبرائیل تک پہنچی (یعنی وہ بھی نبیوں کے ساتھ شریک ہو گئے) تو آسمان پر ایک کہرام سا مچ گیا۔ یا آسمان شور و غل سے بھر گیا۔ نوبت : باری۔ خروش :۔ فریاد۔ چیخنا۔ چلانا۔ شور و غل۔ تشریح :۔ نبیوں کے رونے دھونے کے بعد جب حضرت جبرائیل کے رونے کی باری آگئی تو اس کے چیخنے چلانے کی آواز سے تمام آسمان پر ایک طرح شور و غل مچ گیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۶ - یہ خیال تو فقط خطاکار وہم (غلط سوچنے والے وہم) کا نتیجہ ہے ورنہ دُہ غبار (افسوس اور دُکھ) تو جہاں کے پیدا کرنے والے خدا کی عظمت اور بزرگی کے دامن تک بھی جا پہنچا
غبار: غبار، رنج و افسوس مراد ہے۔ وہم غلط کار:۔ خطاکار وہم۔ غلط سوچنے والا۔ غلطی کرنے والا۔ جلال:۔ بزرگی۔ عظمت۔ رعب و دبدبہ۔ تشریح:۔ ہمارے خیال کی سراسر غلطی ہوگی اگر ہم یہ خیال کریں کہ امام حسینؑ کی موت پر صرف علیؑ یا جبرئیل نے ہی ماتم کیا۔ بلکہ درگاہ ایزدی کا دامن بھی اِس غبار سے آلودہ ہوا اور خدا کی ذات بھی اِس غم سے متاثر ہوئی

۷ - اگرچہ خدائے بزرگ کی ذات غم سے مبرّا ہے یعنی وہ غم سے بچی ہوئی ہے تاہم پھر بھی خدا کا دل بھی ہے اور دل ملال کے بغیر نہیں۔ یعنی کوئی دل بھی غم سے آزاد نہیں۔ بری:۔ بچی ہوئی۔ آزاد۔ فارغ۔ ذوالجلال:۔ صاحب شان و شوکت۔ رعب و دبدبہ والا۔ خدا کے پاک کا نام ہے۔ تشریح: محتشم نے ایک بڑی عمدہ دلیل پیش کرکے ثابت کر رکھا ہے کہ خدا کی ذات کو بھی کربلا کے دلسوز واقعہ سے ضرور دُکھ ہوا ہے۔ حالانکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ غم صرف اسی دنیا تک محدود ہے اور اُس کو ساکنانِ عالم علوی تک کوئی رسائی نہیں۔ اِس لئے خدا تک غم نہیں پہنچ سکتا۔ اور چونکہ خداوند پاک ہر دل میں موجود ہے اور کوئی غم سے خالی نہیں اِس لئے اِس دلیل کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا کی ذات بھی غم سے متاثر ہو گئی۔

(۶)

۱ - مجھے ڈر ہے کہ جب اُس کے (امام حسینؑ کے) قتل کرنے والے کی سزا کا حکم لکھیں گے تو رحمت الٰہی کی کتاب پر ایک دم ہی قلم پھیر ڈالیں گے۔ یعنی رحم کا نشان مٹا دیا جائے گا۔
رقم زدن:۔ لکھنا۔ تحریر کرنا۔ جریدہ:۔ کتاب، رسالہ۔ دفتر۔ اخبار۔ قلم زدن:۔ قلم پھیر دینا۔ مٹا دینا۔ کاٹ دینا۔ تشریح:۔ ویسے تو خداوند پاک کی رحمت ہر فرد و بشر کیلئے مخصوص ہے۔ مگر شاعر کے خیال کے مطابق امام حسینؑ کے قاتل کو اِس رحمت سے بالکل محروم رکھا جائیگا کیونکہ اِس کا گناہ ایسا سنگین ہے کہ اُس کے لئے معافی کی کوئی گنجائش نہیں اور اِس پر خداوند پاک کا بڑے سے بڑا عتاب ٹوٹے گا۔

۲ - مجھے یہ بھی ڈر ہے کہ اِس گناہ کی وجہ سے قیامت کے روز سفارش کرنے والے لوگوں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کے گناہ معاف کیے جانے کے متعلق دم نہ مار سکیں گے۔ یعنی سفارش کی جرأت نہ کر سکیں گے۔ اور شرم کریں گے۔ نوٹ :- گناہ کے بعد اضافت اڑا دیجئے۔ تشفیع :- سفارش کرنے والا۔ شفاعت کرنے والا۔ روزِ محشر :- قیامت کے دن۔ گناہ :- مراد امام حسین کے قتل کا گناہ جو بڑا بھاری اور سنگین خیال کیا جاتا ہے۔ دم زدن :- بات کرنا۔ دم مارنا۔ کسی چیز کے متعلق کچھ کہنا یا کہہ سکنا۔ تشریح :- پیغمبر رسول یا نبی قیامت کے دن لوگوں کے گناہ بخشوانے کے لئے اللہ تعالےٰ سے اُن کی سفارش کریں گے۔ وہ جب دیکھیں گے کہ امام حسین کا قاتل جس نے اتنا بڑا گناہ کیا ہے خلق خدا میں سے ہے۔ اس نے تمام خلقت کو بدنام کر دیا ہے تو شاید انہیں سفارش کرتے وقت شرم آ جائے۔

۳۔ جب اہلِ بیت (حضرت علی کا خاندان) ظلم کرنے والوں (یزید اور اُس کے لشکر) کے خلاف فریاد و داد کا ہاتھ اُٹھائے گا۔ تو خدا کے غصے کا ہاتھ اس کے کرتے کے بازو سے باہر نکل آئے گا۔ دستِ عتاب :- غصے کا ہاتھ۔ خفگی کا ہاتھ۔ اہلِ بیت :- حضرت علی کے خاندان کے لوگ۔ جنابہ فاطمہ خاتون۔ امام حسن۔ امام حسین اور ان کے بچے۔ دست برکے زدن :- کسی کے خلاف فریاد کا ہاتھ اُٹھانا۔ تشریح :- جب امام حسین کے قتل کرنیوالوں کے خلاف اُس کے خاندان والے فریاد کریں گے تو خداوند تعالےٰ ان ناپاک قاتلوں کو خود اپنے ہاتھ سے بڑی سخت سزائیں دیں گے۔

۴۔ اس وقت کی یاد سے افسوس ہے۔ جب کہ حضرت علی کی اولاد آگ کے شعلوں کی طرح خون ٹپکتے ہوئے کفن کے ساتھ قبروں میں سے نکل آئے گی۔ کفن خونچکان :- وہ کفن جس میں سے خون ٹپک رہا ہو۔ غرقِ خون :- خون میں لتھڑا ہوا۔ خون میں لت پت۔ آلِ علی :- حضرت امام حسن۔ امام حسین اور ان کے بچے۔ علم زدن :- جھنڈا بلند کرنا۔ ظاہر ہونا۔ باہر نکل آنا۔ مشہور کرنا یا ہونا۔

۵۔ اس وقت کے لئے سخت افسوس ہے جب حضرت علی کے خاندان کے جوان لوگ سرخ رنگ کے کفن (بوجہ خون میں لت پت) پہنے ہوئے قیامت کے میدان میں قدم رکھیں گے عرصۂ محشر :- قیامت کا میدان۔ قدم زدن :- قدم رکھنا۔ چلنا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۶۔ وہ لوگ۔ جن کی صفوں کو کربلا کے فتنہ و فساد نے اُلٹا دیا تھا۔ قیامت کے دن صف بندی کرکے میدانِ قیامت کی صفوں کو درہم برہم کرکے رکھ دیں گے۔ جمعی :۔ ایک جماعت یا فریق۔ وہ گروہ جو امام حسینؑ کے ساتھ تھا۔ برہم زدن :۔ پراگندہ کر دینا۔ خراب کر دینا۔ تباہ و برباد کر دینا۔ توڑ ڈالنا۔ حشر :۔ روز قیامت۔ صف زناں :۔ قطار باندھے ہوئے۔ صف بندی کئے ہوئے۔ صفِ محشر :۔ قیامت کے دن اُٹھے ہوئے آدمیوں کی قطار۔ مطلب یہ ہے کہ کربلا کے مظلوموں کے دلسوز نظارے کو دیکھ کر خود قیامت کا شیرازہ بھی درہم برہم ہو جائے گا۔ یا قیامت کے دن حساب کتاب کے واسطے لوگ باقاعدہ صف باندھ کر کھڑے کئے جائیں گے جب مظلومانِ کربلا کا مقدمہ پیش ہوگا۔ اور جب یہ صف باندھ کر خدا کے دربار میں کھڑے ہوں گے۔ تو اور لوگوں کی صف بندی ٹوٹ جائے گی اور اُن کے ہنگامات بھول جائیں گے۔ تمام توجہ یہی مقدمہ اپنی طرف کھینچ لے گا۔

۷۔ وہ نالائق کمینے لوگ۔ جو کعبے کے شکار پر تلوار سے وار کرتے ہیں۔ یا جنہوں نے مکہ کی متبرک حدود میں تلوار سے شکار کیا ہے۔ کعبے کے مالک (خدا سے) کیا توقع رکھ سکتے ہیں۔ صاحب حرم :۔ کعبے کا مالک۔ خدا۔ حرم کعبہ کا نام ہے۔ ناکس :۔ کمینہ۔ نالائق۔ فرومایہ۔ ناکساں سے مراد یزید اور اُس کے ہمراہی ہیں۔ صیدِ حرم :۔ کعبے کے اندر رہنے والا شکار جس کا مارنا شرعاً منع ہے۔ حرم کے ارد گرد ایک حدود تک۔ جانوروں اور پرندوں کا شکار کرنا ممنوع ہے۔ صیدِ حرم سے مراد امام حسینؑ اور اُن کا خاندان ہے۔ تشریح :۔ جس طرح کعبہ کی حدود کے اندر شکار کھیلنے والا گنہگار خدا کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح امام حسینؑ کے قاتلوں کو جنہوں نے اتنا بڑا ظلم۔ کفر اور گناہ کیا ہے خدا کی رحمت کی کوئی امید نہ رکھنی چاہیئے۔

۸۔ (اتنی ہی بات اِن لوگوں کے متعلق کہہ دینا) کافی ہے کہ یہ لوگ اُس کے سر کو نیزے پر چڑھاتے ہیں جس کے گیسوؤں کا غبار جبرائیل چشمہ سلسبیل کے پانی سے دھوتا ہے (اُن لوگوں نے امام حسینؑ کا سر نیزے پر اٹھایا تھا)

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سناں :- نیزہ۔ سلسبیل :- بہشت کے ایک چشمے کا نام ہے۔ تشریح :- وہ مقدس سر جس کے بالوں کی گرد کو خود حضرت جبرائیل چشمہ سلسبیل کے پانی سے دھویا کرتے تھے۔ کمینے کوفی امام حسین کے سر کو دھڑ سے جدا کر کے اسے نیزے کی نوک پر چڑھا کر یزید کے پاس لے گئے۔

( ۷ )

۱۔ جس روز کہ اُس بڑا مرتبہ رکھنے والے (امام حسین) کے سر کو نیزے پہ چڑھایا گیا۔ اُس دن سورج بھی پہاڑ کے پیچھے سے ننگے سر نکلا۔ بزرگوار سے مراد امام حسین ہے۔ سر برہنہ ننگے سر۔ بر آمدن :- نکلنا۔ باہر آنا۔ ظاہر ہونا۔ تشریح :- چونکہ ننگا سر ماتم کی نشانی ہے۔ اِس لئے مدعا و مطلب یہ ہوا کہ امام حسین کی موت پر سورج بھی ماتم کرتا ہوا طلوع ہوا۔

۲۔ ایک زبردست سی لہر حرکت میں آگئی۔ جو پہاڑوں کے اوپر سے بھی گذر گئی۔ بادل برسنے لگ گیا۔ اور زار زار رو دیا۔ بہ جنبش آمدن :- متحرک ہونا۔ ہلنے لگنا۔ حرکت میں آجانا۔ تشریح :- امام حسین کی موت کا غم نہ صرف انسانوں۔ فرشتوں۔ سورج اور ہوا کو ہوا بلکہ اِس کے غم کے مارے سمندروں میں بھی بے قراری اور بے چینی کی لہریں اُٹھنے لگیں اور بادلوں نے موسلا دھار بارش کی صورت میں دُکھ اور غم کے آنسو بہانے شروع کئے۔

۳۔ یوں دکھائی دے رہا تھا کہ گویا اطمینان و آرام سے رہنے والی زمین ساری کی ساری متزلزل ہونے لگ گئی ہے۔ (یعنی تمام زمین پر زلزلہ چھا گیا ہے) اور متحرک آسمان نے حرکت کرنا بند کر دیا ہے۔ خاکِ مطمئن :- اطمینان رکھنے والی زمین۔ آرام سے رہنے والی زمین۔ تسکین سے رہنے والی زمین۔ (نوٹ) شعرا کا خیال ہے کہ زمین ساکن ہے۔ اور آسمان متحرک ہے۔ مگر جغرافیہ دان اِس کے خلاف ہیں۔ بے قرار :- جس کو قرار نہ آئے۔ ہر وقت حرکت کرتا رہے۔ متحرک۔ از حرکت افتادن :- حرکت چھوڑ دینا۔ ٹھہر جانا۔ تشریح :- امام حسین کی موت سے زمین و آسمان بھی غم کے مارے اپنے اصولوں پر قائم نہ رہ سکے۔ زمین کانپنے لگ گئی۔ اور آسمان بھی حرکت کرنی بھول گیا۔

۴۔ عرش اعظم کچھ اِس طرح سے تھرا اُٹھا کہ بوڑھے آسمان کو شک پیدا ہو گیا کہ قیامت برپا ہو گئی ہے۔ بہ لرزہ آمدن :- لرزہ طاری ہو جانا۔ کانپنے لگ جانا۔ تھرا اُٹھنا۔ آنکنا :-

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ظاہر۔ عیاں۔

۵۔ حالانکہ امام حسینؑ کے قتل کا فعل خود نبی کے مذہب پر ایمان رکھنے والوں (پیروکاروں) سے سرزد ہؤا تھا۔ تاہم پھر بھی حضرت جبرئیل نبی کے حضور میں آتے ہوئے شرمانے لگے۔ ایں عمل :۔ اس سے مراد قتل امام حسینؑ ہے۔ امت نبی :۔ سے مراد مسلمان جو اس کی پیروی کرتے ہیں۔ اور یزید اور اس کے ساتھی بھی مذہباً مسلمان تھے۔ روح الامین :۔ مراد حضرت جبرئیل۔ تشریح :۔ باوجودیکہ امام حسینؑ کے قتل کا گناہ خود محمد علیہ السلام کے مذہب کی پیروی کرنے والوں کے ہاتھوں سے ہؤا تھا۔ اور اس میں حضرت جبرائیل کو شرم کھانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر پھر بھی یہ گناہ اس قدر عظیم تھا۔ اور اس قدر دل کو دُکھ دینے والا کہ جبرئیل خود محسوس کرتے تھے کہ شاید ان کی دخل اندازی سے یہ فعل رک جاتا۔ اس لئے انہیں اس بات سے شرم آرہی تھی۔

۶۔ وہ فریق یعنی امام حسینؑ کی رشتہ دار عورتیں جن کے کجاوے کا حضرت جبرائیل کو بھی احترام تھا۔ بغیر پالکی اور کجاوے کے اونٹ پر سوار ہوئیں۔ جمعے :۔ وہ فریق مراد امام حسین کی رشتہ دار عورتیں یا خواتین سپاس داشتن :۔ عزت کرنا۔ احترام کرنا۔ لحاظ رکھنا۔ محمل :۔ کجاوہ۔ ہودہ۔ پالکی۔ عماری :۔ اونٹ کا کجاوہ۔ یا ہاتھی کا ہودج۔ تشریح :۔ کربلا کا واقعہ اس قدر حسرتناک اور درد انگیز تھا کہ حرم کی عورتیں جو کبھی بھی پردے سے باہر نہ آئی تھیں۔ آج وہ ننگے منہ سفر کر رہی تھیں۔

۷۔ اس کے بعد وہ رنج و غم کا قافلہ کوفہ سے شام کی طرف کچھ اس طریقے سے روانہ ہؤا کہ عقل نے کہا :۔ قیامت برپا ہوگئی۔ خیل :۔ جماعت۔ گروہ۔ قافلہ۔ لشکر۔ خیل الم سے مراد امام حسین کی رشتہ دار خواتین جو رنج و الم سے نڈھال ملک شام کا سفر طے کر رہی تھیں۔ نوع :۔ اس طور پر۔ اس طریقے سے۔ تشریح :۔ مطلب ہے کہ قیامت کے دن بھی ہر طرف بے قراری پریشانی۔ اضطراب۔ خوف و ہراس۔ و بیگانگی چھائی ہوئی نظر آئے گی اور بالکل یہی حال امام حسین کی شہادت کے دن ظاہر ہؤا۔ کیونکہ رنج و الم کی ماری خواتین بے سروسامانی کی حالت میں میدان کربلا میں چیختی چلاتی نظر آتی تھیں۔ اور ان کی حالت کو دیکھ کر قیامت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ جاتا تھا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(۸)

۱۔ جب اِس قافلہ کا (یعنی امام حسینؑ کی رشتہ دار خواتین کا) راستہ میدانِ جنگ میں سے ہو کر گذرا۔ تو قوتِ وہم کو قیامت کے شور کا شک ہونے لگا۔ حربگاہ:۔ میدانِ جنگ۔ لڑائی کی جگہ، معرکے کا میدان۔ رہ فتادن:۔ رستہ پڑنا۔ گذر ہونا۔ نشور:۔ زندہ ہونا۔ یوم نشور۔ روزِ قیامت۔ واہمہ:۔ قوتِ وہم۔ وہ قوت جس سے جزئیات اور ایسی باریک باتیں معلوم ہوں جو محسوسات سے متعلق ہوں۔ تشریح:۔ جب محترم خواتین نے میدان کربلا میں لڑائی کا خوفناک منظر دیکھا۔ تو بے اختیار زور زور اور بلند آواز سے چیخنے لگ گئیں۔ اور دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا قیامت آگئی ہے۔ وہم اور خیال کو بھی یہی گمان گذرنے لگ گیا۔ کیونکہ قیامت کے دن بھی یہی منظر ہوتا ہے۔

۲۔ رونے پیٹنے کی آواز سے تمام عالم میں شور و غل مچ گیا۔ اور سات آسمانوں کے فرشتے بھی رونے لگ گئے۔ غلغلہ:۔ شور و غل۔ شش جہت:۔ چھ طرفیں۔ شمال۔ جنوب۔ مشرق۔ مغرب۔ اوپر۔ نیچے۔ مراد ساری دنیا۔ تمام عالم۔ مطلب ہے کہ تمام دنیا میں رونے اور چلانے کا شور مچ گیا۔

۳۔ جہاں کہیں بھی کوئی ہرن تھا۔ اپنی چراگاہ سے بھاگ نکلا۔ اور جہاں کہیں بھی کوئی پرندہ تھا۔ گھونسلے سے گر پڑا۔ کِشت:۔ کھیتی۔ چراگاہ۔ یا کشتن:۔ پاؤں کھینچ لینا۔ نکل جانا۔ بھاگ نکلنا۔ آشیان:۔ گھونسلا۔ گرا تمرا۔ مصرعہ اول کے آہوے میں یائے وحدت ہے اور مصرعہ ثانی کے "طائرے" میں یائے تنکیر ہے۔ تشریح:۔ امام حسینؑ کی موت کا ماتم ایسا دردناک اور انقلاب خیز تھا کہ انسان تو انسان جانور اور پرندے بھی اِس کے اثر سے نہ بچ سکے۔ جانوروں نے غم کے مارے چارہ کھانا چھوڑ دیا۔ اور پرندے سب بے قرار ہو کر اپنے گھونسلوں سے نیچے گر پڑے۔

۴۔ شہیدوں کے جسم پر جہاں کہیں بھی آنکھ پڑتی تھی۔ تلوار اور نیزے کے گہرے زخموں پر پڑتی تھی۔ چشم کار کردہ:۔ نظر پڑتی تھی۔ آنکھ کام کرتی تھی۔ شہیدا جمع از شہید۔ زخم کاری:۔ گہرا زخم۔ مہلک زخم۔ مطلب ہے کہ شہیدوں کے جسم بے شمار

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مہلک زخموں سے نڈھال ہو رہے تھے۔

۵-۶- اتفاقاً اُن نعشوں کے درمیان فاطمہ کی لڑکی کی نظر اپنے وقت کے امام کی معزز اور مقدس نعش پر جا پڑی اور بے اختیار اس کے منہ سے " یہ ہے حسینؑ " کی چیخ کچھ اس طرح سے نکل گئی کہ اس کی وجہ سے تمام دنیا میں آگ لگ گئی - زہرا مونث ہے ازہر کی جنابہ فاطمہ علیہ السلام کا لقب - کیونکہ اُن کا رنگ سفید اور خوبصورت تھا - امام زماں سے مراد امام حسینؑ ہے - ہذا :- یہ ہے - یہ رہا -

۷- تب اس بتول کی بیٹی نے شکایت مندانہ زبان سے مدینے کی طرف رُخ کیا - اور کہا "اے خدا کے رسول ! ..." زبان تپ گلہ : شکایت سے بھری ہوئی زبان - شکایت مندانہ زبان - بضعہ :- گوشت کا ٹکڑا - پارہ گوشت - جگر کا ٹکڑا - یہاں مراد لڑکی ہے - بتول :- پاک دامن عورت - سیدہ مریم اور بی بی فاطمہ کا لقب ہے - کہتے ہیں کہ اِن دونوں بیبیوں کو شادی اور دنیاوی خواہشوں سے کوئی واسطہ نہ تھا - بضعۃ البتول سے مراد زہرا بی بی فاطمہ کی لڑکی - امام حسینؑ کی بہن - نشر تیج :- چونکہ حضرت محمد علیہ السلام کا مزار سالور طیبہ شریف میں ہے اس لئے امام حسینؑ کی بہن زہرا اس طرف منہ کر کے پیغمبر سے مخاطب ہو کر کہتی ہے کہ جس کا ذکر اگلے بند میں آئے گا۔

(۹)

۱- "شہید شدہ اور صحرا میں گری ہوئی مٹی تیرا حسینؑ ہے اور یہ شکار جس کے ہاتھ پاؤں خون سے لت پت ہیں - تیرا حسینؑ ہے ۔" ہاموں :- صحرا - جنگل - بیابان - در خون زدہ :- خون میں لت پت - خون میں تھڑا ہوا - خون آلودہ -

۲- یہ کھجور کا تر و تازہ درخت جس نے جان کو جلا دینے والی پیاس کی آگ کے باعث زمین سے آسمان تک دھواں پہنچا دیا ہے - تیرا حسینؑ ہے - نخل سے مراد بلند قامت امام حسینؑ ہے - جو پیاس کی آگ سے جل گئے تھے - جان سوز :- جان کو جلا دینے والا تشنگی :- پیاس - دود :- دھواں - مطلب ہے - امام حسینؑ شدت پیاس سے ایسی آہیں بھرتے تھے کہ تمام زمین آسمان دھواں دھار ہو گیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۳ - یہ خون کے سمندر میں لت پت مچھلی جس کے جسم پر ستاروں سے بھی زیادہ زخم ہیں - تیرا حسین ہے - ماہی :- مچھلی - نوٹ :- پہلے مصرعے کے "ہست" کا فاعل زخم ہے ، اور نثر یوں ہوگی بر تنش زخم از ستارہ افزوں ہست - افزوں :- زیادہ - نوٹ :- حضرت امام حسین کو مچھلی کہا گیا ہے جو پانی کو ترستی ہوئی خون کے سمندر میں غرق ہو گئے -

۴ - شہادت کے سمندر میں ڈوبی ہوئی ہستی جس کی خون کی موجوں کے سبب صحرا کی سطح بھی سرخ ہو گئی ہے تیرا حسین ہے - غرقہ :- ڈوبا ہوا - محیط :- سمندر - دشت :- صحرا کی سطح گلگوں :- گلاب کے رنگ کا - یعنی خون کی وجہ سے سرخ -

۵ - یہ پیاس سے خشک لبوں والی ہستی جو بے کسی کی حالت میں پڑی ہوئی ہے اور جسے دریائے فرات کی طرف جانے کی اجازت نہ ملی ، اور جس کے خون سے زمین بھی جیحوں بن گئی ہے : تیرا حسین ہے - خشک لب :- امام حسین کی طرف اشارہ ہے جس کے ہونٹ مارے پیاس کے خشک تھے اور جو بے چارہ پیاسا ہی مر گیا - ممنوع :- منع کیا گیا - روکا گیا - فرات :- آب شیریں - ایشیائی روم کے مشہور دریا کا نام ہے - اور یہ وہی دریا ہے جس کا پانی حضرت امام حسین کے لئے زیاد کے بیٹے عبید اللہ کے حکم سے جو اس وقت وہاں کا گورنر تھا ، ممنوع قرار دیا گیا تھا - جیحوں :- ملک تاتار کے ایک مشہور دریا کا نام ہے جو جھیل ارال میں گرتا ہے -

۶ - یہ تھوڑی فوج والا بادشاہ جس نے آنسوؤں اور آہوں کے لشکر کے ساتھ اپنا خیمہ اس جہان سے باہر گاڑھ لیا ہے - یعنی جو مر چکا ہے - تیرا حسین ہے - کم سپاہ :- تھوڑی سی فوج والا - چونکہ امام حسین کے پاس اچھی تربیت یافتہ فوج بہت تھوڑی تھی - خرگاہ بیروں از جہاں زدن :- دنیا سے باہر اپنا خیمہ لگا لینا - مراد مر جانا - مٹ جانا - رخت ہستی کا انتقال -
نوٹ :- مصرعہ ثانی میں خرگاہ کی جگہ خرگاہ کر دیجئے - یعنی بڑا خیمہ - شاہی خیمہ - سراپردہ -
تشریح :- مطلب ہے کہ امام حسین جس کے پاس فوج وغیرہ نہ تھی - فقط آہیں بھرتے اور آنسو بہاتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے -

۷ - یہ تڑپتا ہوا جسم جو اس طرح سے زمین پر چھوڑ دیا گیا ہے - یہ شہیدوں کا بادشاہ ہے - جسے دفن نہیں کیا گیا - تیرا حسین ہے - قالب طپاں :- تڑپتا ہوا جسم - ناشدہ مدفون

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جیسے دفن نہ کیا گیا ہو جیسے دبایا نہ گیا ہو۔

۸۔ تب اُس نے مدینہ کے گورستان کی طرف منہ کر کے حضرت فاطمہ کو کچھ اس طرح سے مخاطب کیا کہ زمین کے جانور اور ہوا کے پرندوں کو بھی بھون ڈالا۔ بقیع :- مدینہ کے ایک گورستان کا نام جہاں آں حضرت کی صاحبزادی حضرت فاطمہ اور اُس کے بیٹے حضرت امام حسن کا مزار ہے۔ زہرا :- بی بی فاطمہ کا لقب ہے۔ تشریح : حضرت فاطمہ کی لڑکی زینب یعنی امام حسن اور حسین کی بہن نے کچھ ایسے دردناک طریقے سے گریہ و زاری کی کہ حیوان اور پرندے بھی غم اور ہمدردی کی آگ میں کباب ہونے لگے۔ نوٹ :- اگلے بند میں بی بی فاطمہ سے خطاب ہے۔

(۱۰)

۱۔ (حضرت فاطمہ کی بیٹی نے کہا کہ) اے ٹوٹے ہوئے دل والوں کے ساتھ ہمدردی کرنے والی! ہمارے حال پر نظر کر اور دیکھ کہ ہم وطن سے دور۔ بے یار و مددگار پڑے ہیں۔ مونس :- اُنس کرنے والا۔ غم خوار۔ رفیق۔ ہمدم۔ زخم پر پھاہا رکھنے والا۔ غریب :- پردیسی۔ مسافر۔ اپنے وطن سے دور۔ بے کس :- بے یار و مددگار۔

۲۔ قتل شدہ لوگوں (شہیدانِ کربلا) کے جسموں کو خاک اور خون میں لتھڑا ہوا دیکھ۔ اور دیکھ کہ تمام سرداروں کے سر نیزوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ کشتگان :- جمع از کشتہ۔ قتل شدہ مارے ہوئے مراد شہید۔ یہاں مراد شہیدانِ کربلا ہے۔ سردار :- سردار۔ پیشوا۔

۳۔ اور اس سر کو جو ہمیشہ نبی کے کندھوں پر ہوا کرتا تھا۔ آج اُسے دشمن کے کندھے ایک نیزہ بھر اونچا اٹھا ہوا دیکھ۔ دوش :- کندھا۔ مصرعہ ثانی میں نیزہ اتش میں اتش سے آں را۔ جو مصرعہ اول میں سر کے متعلق ہے۔ مخالف :- دشمن۔ تشریح :- امام حسین کو بچپن میں حضرت محمد عام طور پر کندھوں پر اٹھائے پھرتے تھے یہاں تک کہ ایک دفعہ جب امام حسین بہت چھوٹے تھے۔ نماز پڑھتے وقت اُن کے کندھوں پر چڑھ گئے۔ لیکن اب یہ حال ہے کہ وہی سر جو کبھی نبی علیہ السلام کے مبارک کندھوں پر ہوا کرتا تھا۔ آج دشمن کے نیزے پر ہے اور دشمن نے نیزے کو کندھے پر رکھ کر اُسے اُوپر کو اُٹھایا ہوا ہے۔

۴۔ اِس جسم کو جس نے تیری گود میں پرورش پائی تھی۔ کربلا کے میدان میں خاک

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہیں لوٹتا ہوا دیکھ۔ کنار :۔ گود۔ غلطاں :۔ اسم حالیہ از غلطیدن۔ لڑھکتا ہوا۔ لوٹتا ہوا۔

۵۔ جنت میں دونوں جہانوں کی شرم وحیا کو ترک کر دے اور دنیا میں ہمارے دکھوں اور مصیبتوں کو کھلم کھلا دیکھ۔ آستین افشاندن :۔ کسی چیز کو ترک کر دینا۔ کسی چیز کو رد کر دینا۔ کسی چیز کو چھوڑ دینا۔ دو کون :۔ دنیا اور عقبےٰ۔ دونوں جہان۔ حجاب :۔ شرم وحیا۔ پردہ۔ بی بی فاطمہ شرم وحیا کی پتلی تھی۔ اُس نے ساری عمر منہ سے پردہ نہ اُٹھایا تھا۔ برملا :۔ کھلم کھلا۔ ظاہرا۔ کھلے بندوں۔ تشریح :۔ چونکہ بی بی فاطمہ کمال حیا کی وجہ سے چہرے سے کبھی بھی پردہ نہیں ہٹایا کرتی تھیں۔ اب ان کی لڑکی آن سے درخواست کر رہی ہے کہ امام حسین کے عزیزوں کے مصائب کھلے بندوں دیکھ اور اس غم میں پردہ کو ترک کر دے۔

۶۔ نہیں۔ نہیں (تو جنت میں مت ٹھہر) بلکہ ایک گرجتے ہوئے بادل کی طرح میدان کربلا میں آ۔ اور فتنہ وفساد کی تیز رو اور مصائب ومظالم کی لہر کو دیکھ۔ نے نے :۔ نہیں۔ نہیں۔ سیل فتنہ :۔ شرارت اور فساد کی تند رو یا سیلاب۔ مراد مصائب۔

۷۔ اے رسول کی بیٹی! زیاد کے بیٹے کے ظلم کے خلاف دہائی دیتے ہیں۔ کیونکہ اُس نے رسول کے خاندان کے لوگوں کو تباہ وبرباد کر دیا ہے۔ بضعتہ الرسول :۔ رسول خدا یعنی حضرت محمد صلعم کی بیٹی۔ بی بی فاطمہ۔ ابن زیاد :۔ زیاد کا بیٹا یعنی عبد اللہ جو کہ ابو صفیان کا حرامی لڑکا تھا۔ مگر حمید خلفا کے پہلے خلیفہ معکوبہ نے اُسے اپنا بھائی تسلیم کر لیا تھا۔ اور اسی شخص کے حکم سے امام حسین کو قتل کیا گیا تھا۔ اہل بیت رسالت :۔ جناب رسول خدا کا خاندان۔

(۱۱)

۱۔ اے آسمان کیا تجھے معلوم نہیں کہ تو نے کیا کیا مظالم توڑ دیئے ہیں۔ اور اس ظالمانہ فعل سے تو نے کتنی عداوتوں کو زندہ کر دیا ہے یا کتنے دکھوں اور مصائب کی یاد کو تازہ کر دیا ہے۔ غافلی :۔ تو غافل ہستی :۔ کیا تو غافل ہے۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کیا تجھے معلوم نہیں۔ چہا و۔ کیا۔ کیا۔ آباد کردن :۔ زندہ کرنا۔ تازہ کرنا۔ تشریح :۔ آسمان کی اس ظالمانہ حرکت نے اسلام کی دونوں پارٹیوں کی عداوت کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا ہے کیونکہ اب جب تک دنیا قائم ہے امام حسین کا یوم شہادت منایا جاتے گا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اے زیاد کے بیٹے! کسی نمرود جیسے شخص نے بھی اتنا ظالمانہ فعل نہیں کیا۔ جو کچھ کہ تجھ شداد نے کیا ہے
زادہٗ زیاد:۔ زیاد کا بیٹا۔ نمرود:۔ ایک کافر بادشاہ کا نام ہے جو حضرت ابراہیم کے وقت میں تھا۔ اور خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ اس نے حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا تھا۔ لیکن یہ آگ حضرت پہ گلزار بن گئی۔ آخر دماغ میں ایک مچھر گھس جانے سے مرگیا۔ یہ لفظ غالباً نمرود کا معرب ہے بمعنی نہ مرے گا۔ شداد:۔ بمعنی سختی کرنے والا۔ بڑا سخت ظالم۔ قوم عاد کے ایک مشہور عظیم الشان لیکن سخت ظالم بادشاہ کا نام ہے جس نے ایک باغ بہشت کے نمونے پر بنوایا تھا۔ جو باغِ ارم کے نام سے مشہور ہے۔ یہ باغ بارہ کوس میں تھا۔ اس میں بڑی اعلیٰ اور شاندار عمارتیں تھیں اور قسم قسم کے درخت اور رنگا رنگ کے پھول تھے۔ اس بادشاہ نے خدائی کا دعوٰے بھی کیا تھا۔ تشریح:۔ شاعر ابنِ زیاد کو اس ظالمانہ حرکت یعنی قتلِ امام حسین کی وجہ سے شداد کہہ کر پکار رہا ہے۔ کیونکہ اس جیسا ظلم تو نمرود جیسے ظالم اور کافر بادشاہ نے بھی نہیں کیا تھا۔

۳۔ تو نے حسین کو موت کے گھاٹ اتار کے یزید کی دلی خواہش کو پورا کر دیا ہے
ذرا یہ دیکھ کہ تو نے کس کو قتل کر کے کس کے دل کو شاد کیا ہے۔ کام:۔ مقصد۔ خواہش مراد۔ کام کسے دادن:۔ کسی کی خواہش کا پورا کرنا۔ تشریح:۔ ابنِ زیاد نے محض کمینے اور ظالم یزید کو خوش کرنے کی خاطر اماموں کے سرتاج حضرت امام حسین کو قتل کر دیا۔ اور ذرا بھر بھی خیال نہ کیا۔ کہ اس کو اس ظالمانہ اور سفاکانہ حرکت سے کیا مل جائے گا۔

۴۔ ایک بے نالائق اور ذلیل شخص (یزید) کی خاطر جو کہ بدبختی کے درخت کی جڑ ہے
تو نے دین و ایمان کے باغ میں پھولوں اور درختوں کو روند دیا۔ لوگ روا رکھا ہے۔ خس:۔ تنکا۔ نالائق۔ کمینہ۔ ذلیل۔ یہاں مراد یزید پلید ہے۔ بیخ:۔ جڑ۔ کوڑا کرکٹ۔ شقاوت:۔ بدبختی۔ باغ دین سے مراد حضرت محمد کے مذہب پر چلنے والا فرقہ۔

۵۔ جو کچھ تو نے مصطفیٰ، حیدر اور ان کی اولاد سے کیا ہے۔ اتنا تو مذہب کے دشمنوں کے ساتھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ حیدر:۔ شیر درندہ۔ شیر کو پھاڑنے والا۔ امیر المومنین حضرتِ علی شیرِ خدا کا لقب تھا۔ تشریح:۔ جو ظلم ابنِ زیاد نے رسولِ خدا اور حضرت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

علی کی اولاد پر کیا ہے اتنا سخت اور ناقابل برداشت ہے کہ ایسا سخت ظلم یا قہر اپنے مذہب کی مخالفت کرنے والوں پر بھی نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ مذہب کی مخالفت کرنے والوں پر ظلم و ستم کرنا کسی حد تک قابل معافی بھی ہو سکتا ہے۔

۶۔ تجھے لعنت ملامت کرنے کے لئے یہی کافی ہے کہ دشمن نے رسول خدا کی اولاد پر ظلم و ستم ڈھایا اور تو نے دشمن کی مدد کی۔ در طعنت :۔ تجھے طعنہ دینے کے لئے۔ تجھے لعنت ملامت کرنے کے لئے۔ عترت :۔ اولاد۔ عزیز و اقربا۔ خویش و اقارب۔ خاندان۔ تشریح :۔ کسی کو گناہ کی ترغیب و تحریص دینا یا کسی کو گناہ میں مدد دینا بھی تو گناہ کے برابر ہے۔ اس لئے ابن زیاد نے اگرچہ خود اپنے ہاتھوں سے امام حسین کو قتل نہیں کیا تھا۔ تو کم از کم دشمن کو امداد دینے میں تو شریک کار تھا۔ اس لئے اُن کو بھی سزا بھگتنی پڑی۔

۷۔ مجھے ڈر ہے کہ جس گھڑی تجھے قیامت کے میدان میں لائیں گے تو تیری بدبختی کی آگ کی وجہ سے اُس میدان پہ دھواں سما چھا جائے گا۔ محشر :۔ قیامت کا میدان۔ دود از چیزے بر آوردن :۔ کسی چیز کو برباد کر دینا۔ تشریح :۔ قیامت کے دن جب ابن زیاد کو آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ تو اس کی بدبختی کی وجہ سے اس قدر دھواں اُٹھے گا۔ کہ تمام میدانِ قیامت پہ تاریکی چھا جائے گی۔

---

# انتخاب از شاہنامہ فردوسی

## ۱۔ رستم کی سات منزلیں

قاصد کا زابلستان جانا اور رستم کا مازندران کی طرف روانہ ہونا

اس کے بعد کیکاؤس تخت پر بیٹھا۔ ایک دن جب کہ شراب کے دور چل رہے تھے۔ ایک گویے نے مازندران کی تعریف میں ایک راگ گایا۔ اور کیکاؤس اس بات کے لئے آمادہ ہو گیا۔ کہ اس سرزمین میں جائے۔ رستم کے باپ زال نے چاہا کہ اس کو اس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بات سے رو کے۔ اس لئے اُس نے کہا کہ وہ تو دیوؤں کی ولایت ہے۔ مگر بادشاہ نے ایک نہ سُنی۔ اور ماژندران کی طرف روانہ ہوگیا۔ اور ایک سفید دیو کے ہاتھوں قید ہوگیا۔ اور کسی آدمی کو مدد مانگنے کے لئے زابلستان بھیجا۔ اور زال کو اپنی گرفتاری کی اطلاع بھیجی۔
ہفت خوان:۔ رستم کا سات منزلوں کا نہایت پُرخطر اور دشوار گذار سفر جو اُس نے کیکاؤس کو شاہِ ماژندران کی قید سے چھڑانے کے لئے اختیار کیا تھا۔ ہر منزل پر اژدہا دیو، جادوگروں اور دیوؤں سے مقابلہ ہوتا رہا۔ اور یہ سب کو تباہ و برباد کر کے آگے نکل گیا۔ چونکہ ہر منزل پر اپنی کامیابی اور سلامتی کے شکرانہ میں دستر خوان بچھاتا ہے۔ اس لئے یہ نام ہوا (لغاتِ فیروزی) سیستان:۔ ایک مشہور ملک کا نام ہے۔ جو افغانستان کے متصل ایران کی مشرقی حد پر واقعہ ہے۔ یہی رستم کا وطن ہے۔ اِسے زابلستان اور نیمروز بھی لکھتے ہیں۔ ماژندران:۔ ایران کے شمال میں بحیرۂ کیسپین کے کنارے ایک صوبہ ہے اس کے متعلق عام خیال پایا جاتا ہے کہ یہاں دیو رہتے ہیں۔ ہنگام:۔ وقت۔ بادہ پیمائی:۔ شراب پینا۔ شراب نوشی کرنا۔ رامشگر:۔ گویا۔ مطرب:۔ گانے والا۔ کلاونت۔ سرود:۔ گیت۔ گانا۔ راگ۔ بر چیزے شدن:۔ کسی چیز کے لئے تیار ہو جانا۔ کسی چیز کے لئے آمادہ کار ہو جانا۔ کسی چیز کا ارادہ کر لینا۔ چارہ جوئی:۔ علاج تلاش کرنا۔ چارہ ڈھونڈنا۔ را:۔ برائے۔ کے لئے۔

۱۔ جب تیز رفتار ایلچی دستان کے پاس پہنچا تو جو کچھ اُسے معلوم تھا۔ یا اُس نے دیکھا تھا یا سُنا تھا۔ سب کا سب بیان کر دیا۔ پوئندہ:۔ اسم فاعل ہے از پوئیدن مصدر یعنی دوڑنے والا۔ تیز دوڑنے والا قاصد یا ایلچی۔ یہاں مراد تیز رفتار قاصد ہے جسے کیکاؤس کا پیغام زال کے پاس لے جانا تھا۔ دستان:۔ زال پدر رستم کے باپ کا نام چونکہ اس کے بال پیدائشی طور پر سفید تھے۔ اس لئے اس کو زال کہتے ہیں۔
۲۔ سام کے بیٹے دستان نے رستم سے یوں خطاب کیا۔ کہ تلوار میان میں پڑے پڑے بے کار ہو گئی ہے۔ سام:۔ نریمان کے بیٹے زال کے باپ اور رستم کے دادا کا نام۔
تُونا شدن:۔ بیکار ہو جانا۔ خراب ہو جانا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۳۔ اب اِس کے بعد ہمیں یہ بات زیب نہیں دیتی کہ ہم نازوادا سے چلتے پھریں اور زندگی کا لطف اُٹھائیں۔ بلکہ اپنے تاج کو قائم رکھنے کا خیال کریں۔ چمیدن :۔ ناز سے چلنا۔ ٹہلنا۔ چریدن :۔ چرنا۔ کھانا۔ پینا۔ عیش کرنا۔ دگر :۔ دیگر۔ پھر ایک دفعہ۔ بلکہ

تشریح :۔ یعنی داستان کا مطلب یہ ہے کہ جب کیکاؤس سخت مشکلات میں گھرا ہوا ہو۔ اور تاج و تخت کے ہاتھ سے نکل جانے کا خطرہ ہو۔ تو پھر عیش و عشرت کس لئے؟ بلکہ ہم کو چاہیئے۔ کہ اپنے تاج کو قائم رکھنے کا خیال کریں۔

۴۔ کیونکہ دنیا کا بادشاہ ایک بڑے سانپ کے منہ میں پھنسا ہوا ہے۔ افسوس کہ ایرانیوں پر کس قدر بلا نازل ہو گئی ہے۔ دم :۔ حلق۔ منہ۔ جبڑا۔ دم اژدہا سے مراد دیو سفید ہے۔ جس نے کیکاؤس کو اپنے پنجے میں پھنسا رکھا تھا۔ در دم اژدہا بودن :۔ سخت مصیبت میں گرفتار ہو جانا۔ ایسی مصیبت میں گرفتار ہونا۔ جس میں موت کا خطرہ لاحق ہو۔

۵۔ اب تجھے چاہیئے۔ کہ اپنے گھوڑے رخش پر زین رکھے اور اپنی جہان کو فتح کرنے والی تلوار کے ساتھ کینہ نکالے یا بدلہ لے۔ رخش :۔ رستم کے گھوڑے کا نام ہے۔ جو ایک بڑا تیز رفتار۔ طاقت ور اور بہادر گھوڑا تھا۔ کین خواستن :۔ بدلہ لینا۔ کینہ نکالنا۔ جہاں بخش :۔ لفظی معنی جہان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے والی۔ جہان کو فتح کرنے والی۔

۶۔ بلاشبہ اِس نازک وقت یا مقصد کے لئے خدا نے تجھے بڑا کیا یا تیری پرورش کی۔ جاننا :۔ بلاشبہ۔ درحقیقت۔ واقعی۔ روزگار :۔ وقت۔ دن۔ دعا۔ مقصد۔ بہر این روزگار :۔ یعنی اسی نازک دن کے لئے۔ یعنی کیکاؤس کی مدد کے لئے۔

۷۔ تو اُس کام کے کرنے سے بڑا نام پیدا کرے گا۔ کیونکہ تو بادشاہ کو تمام مصیبتوں سے نجات دلائے گا۔ گزند :۔ دکھ۔ مصیبت۔ مشکل۔

۸۔ اپنے جسم کو زرہ بکتر کے ساتھ مضبوطی سے آراستہ کرے اور اپنے دماغ سے نیند اور خطرے کے خیال کو باہر نکال دے۔ برتن :۔ بر۔ تو۔ تیرا جسم۔ مگر تن برائے خوبئی استعمال ہوئی ہے۔ مراد اپنے جسم کو۔ ببر بیان :۔ وہ لباس جو رستم جنگ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کے موقعہ پر پہنتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ببر بیاں ایک دیو کا نام تھا۔ جسے رستم نے شام کے نواح میں ہلاک کیا تھا۔ اور اُس کی کھال سے یہ لباس تیار کروایا تھا۔ اس پر تلوار اور تیر اثر نہیں کر سکتے اور غرق اور حرق سے بھی محفوظ تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ چیتے کے چمڑے کا زرہ بکتر تھا۔ جو رستم جنگ کے موقعہ پر پہنا کرتا تھا۔ پرداختن یا پرداختن :۔ خالی ہونا۔ فارغ ہونا۔ جدا ہونا پرداخت کردن :۔ خالی کرنا۔ نوٹ :۔ خواب اور اندیشہ کے درمیان "دادُ" ڈالیئے یعنی نیند اور خطرے کے خیالات کو دماغ سے باہر نکال کر مازندران کی طرف جانے کی تیاری کر۔

نوٹ :۔ مصرعہ ثانی میں پردخت کی بجائے پرداختہ کر لیجئے۔

۹ - اگر تو سفندر کے ساتھ جنگ کرے تو وہ بھی خون خون ہو جائے۔ اور تیری ہیبت ناک آواز سے پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر صحرا میں تبدیل ہو جاتے۔ ہاموں :۔ صحرا۔ جنگل۔ بیابان۔ مطلب یہ ہے کہ دستان اپنے بیٹے رستم کو اس کی طاقتوں کی تعریف کر کے اُسے مازندران جانے کے لئے تیار کر رہا ہے۔

۱۰ - یہ بات کبھی بھی نہیں ہو سکتی کہ ارژنگ۔ اور سفید دیو تیرے ہاتھوں زندگی کی امید رکھ سکیں۔ ارژنگ :۔ ایک بڑے خطرناک دیو کا نام ہے جو مازندران کے رہنے والا تھا۔ اور جس کو رستم نے مار ڈالا تھا۔ دیو سفید :۔ دیوؤں کے بادشاہ کا نام ہے۔ جس نے کیکاؤس کو معہ اس کی فوج کے قید کر رکھا تھا۔ آخر کار اُس کو بھی رستم نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

۱۱ - تیرے چلے جانے (مر جانے) کے بعد تیرا نام یہاں قائم رہے گا۔ تجھے فوراً مازندران میں جانا چاہیئے۔ اور یہاں مت ٹھہر۔ پو یدن :۔ جلدی جلدی جانا۔ دوڑنا۔ بھاگنا۔ ایدر :۔ اب۔ اس وقت۔ ابھی۔ ادھر۔

۱۲ - کیونکہ تو سام جیسے سوار کا نام روشن کرے گا۔ اور دنیا بھر میں اس جیسا نامور اور باعزت آدمی کوئی نہیں ہوا۔ سام :۔ رستم کا دادا۔ دستان کا باپ گھوڑے کی سواری میں بے مثل تھا۔ اس لئے اُسے سام سوار کہتے ہیں۔ نامدار :۔ نامور۔ مشہور۔ عزت والا

۱۳ - اور اس کے بعد تمام دنیا تیری مطیع اور فرمانبردار ہو جائے گی اور دیو لوگ بھی تیرے نام سے ڈرا جایا کریں گے۔ رام شدن :۔ قابو میں آنا۔ مطیع یا فرمانبردار ہونا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۴۔ رستم نے اپنے مبارک باپ سے یوں کہا۔ کہ میں ہر وقت آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے تیار رہتا ہوں۔ فرخ :۔ خوبصورت۔ مبارک۔ باعزت۔

۱۵۔ میں اپنا جسم اور جان بادشاہ کے صدقے کروں گا۔ اور جادوگروں کے جسم کی طاقت کو ملیامیٹ کروں گا۔ سپہبد :۔ سپہ + بد = فوج کا کمانڈر لشکر کا سردار۔ مراد کاؤس بادشاہ۔ طلسم :۔ جادوگر۔ مگر یہاں طاقت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۱۶۔ نہ تو میں ارژنگ کو چھوڑوں گا۔ نہ ہی سفید دیو سنجہ۔ غندی کے بیٹے پولاد اور بید کو زندہ رہنے دوں گا۔ ماتم :۔ میں چھوڑوں گا۔ یا زندہ رہنے دوں گا۔ مراد رستم نے پہلے ہی سے اپنا پروگرام مرتب کر لیا تھا۔ کہ کسی دیو کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔

۱۷۔ جب سورج نے چراگاہ کے پیچھے سے اپنا سر نکالا۔ تو اس کے سبب دنیا نئے دن کے باغ کی مانند پُر نور بن گئی۔ سر زدن :۔ سر نکالنا۔ سر بلند کرنا۔ طلوع ہونا راغ :۔ سبزہ زار۔ چراگاہ :۔ صاف آسمان کو بھی سبزہ زار کہتے ہیں۔ نوروز باغ :۔ چونکہ نئے سال سے موسم بہار شروع ہوتا ہے۔ اس لئے باغوں میں رونق سی آجاتی ہے۔ اور بے رونق دنیا بھی سورج نکلنے سے پُر رونق ہو جاتی ہے۔ اور ایک عجیب بہار دکھائی دیتی ہے۔

۱۸۔ اس نے اپنا زرہ بکتر پہن لیا۔ اور اپنی گردن کو (بہادروں کی طرح) بلند کیا۔ زال نے اس کے حق میں بہت سی دعائیں دیں۔ یال بر آوردن :۔ گردن بلند کرنا۔ پوری طرح تیار ہونا۔ فوجی آدمیوں کا طریقہ ہے کہ جب وہ اپنا زرہ بکتر پہن کر تیار ہو جاتے ہیں۔ تو بہادرانہ شان سے اپنی گردن کو اکڑاتے ہیں۔ اگر یال کی بجائے پال پڑھا جائے تو اس کا مطلب یوں ہوگا۔ کہ اس نے اپنا گرز نکالا۔ کیونکہ پال گوپال کا مخفف ہے۔ جس کا مطلب ہے گرز۔

۱۹۔ خدا کرے دنیا میں تیری تمام مرادیں پوری ہوں۔ اور تیرے دشمنوں کا جسم

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

غم کے مارے گھلتا رہے۔ کامت :- کامِ تو۔ تیری مراد۔ تیری آرزو۔ تیرا مقصد
گدازندہ اسم فاعل از گداختن مصدر :- پگھلنے والا۔ غم میں گھل گھل کر مٹنے والا

٢٠۔ تیرا نام ہمیشہ ہر جگہ پھیلتا رہے۔ یعنی مشہور ہو۔ اور تیرا رخش آسمان پر چلتا رہے۔ نوٹ :- آبر = بر بمعنی اوپر۔ گسترده :- پھیلا ہوا۔ مشہور۔ مطلب ہے کہ زال چاہتا ہے کہ خدا کرے رستم کا نام دنیا کے کونے کونے میں مشہور ہو اور اس کا مرتبہ اتنا بلند ہو جائے کہ اس کا گھوڑا آسمان پر قدم رکھے۔

٢١۔ انصاف کرنے والے خدا کی مدد تیرے ساتھ ہو۔ اور تیرے دشمنوں کا سر نیچا یا الٹا رہے۔ پشت :- پیٹھ۔ مدد۔ یاری۔ دادار :- انصاف کرنے والا۔ منصف۔ نگونسار :- اوندھا۔ الٹا۔ شرم کے مارے سر نیچا کئے ہوئے۔ مطلب یہ ہے کہ تیرے دشمن تیرے سامنے شرم کے مارے سر نیچا کئے ہوئے رہیں۔

٢٢۔ وہ (رستم) اپنے گھوڑے رخش پر ایک ہاتھی کی طرح سے سوار ہو گیا۔ اور اس کے چہرے کا رنگ برقرار تھا۔ اور اس کا دل بھی قائم تھا۔ پائے رکاب اندر آوردن :- سوار ہونا۔ رکاب میں پاؤں ڈالنا۔ رخش رنگ :- رنگِ رخ او۔ اس کے چہرے کا رنگ۔ اضافت مقلوب ہے۔ برجا بودنِ چیزے :- کسی چیز کا قائم یا برقرار رہنا۔ گرامر :- مصرعہ اول میں پیلی میں یائے وحدت یا تنکیر ہے۔ اور یہ رستم کے لئے آئی ہے۔ جو جسمانی طاقت میں ایک ہاتھی سے کم نہ تھا۔ تشریح :- مطلب یہ ہے کہ جب رستم اتنی بڑی مہم کے سر کرنے کے لئے جانے لگا تو اس کے چہرے پر پریشانی کا کوئی نشان تک نہ تھا۔ اور نہ ہی اس کے دل میں کوئی خدشہ تھا۔

٢٣۔ وہ سیستان (نیمروز) کا دانا اور پہلوان اپنے دنیا کو جگمگا دینے والے باپ کے حضور میں رخصت ہوا۔ نیمروز :- ملک سیستان کو کہتے ہیں۔ رستم یہیں پیدا ہوا اور پرورش پائی۔ اس لئے رستم کو پہلو یعنی پہلوان نیمروز کہتے ہیں۔ گیتی فروز :- دنیا کو روشنی دینے والا۔ دنیا کو جگمگا دینے والا۔ گیتی فروز رستم کے باپ کی تعریف میں آیا ہے۔ گرد :- بہادر۔ پہلوان۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۴۔ دو دن کا سفر ایک دن میں ختم کرنا۔ یا کاٹنا اور سیاہ رات کو بھی دن تصور کرنا۔ تیر :۔ تیرہ۔ سیاہ۔ اندھیری۔ تاریک۔ مطلب یہ ہے۔ کہ رستم بڑی تیز رفتاری سے جا رہا تھا۔ اور اُسے نہ آرام سے سروکار تھا۔ اور نہ ہی کالی راتوں کے ڈر سے کوئی واسطہ۔

۲۵۔ اس طرح سے چمکتے ہوئے دنوں اور سیاہ اندھیری راتوں میں رخش کے پاؤں راستہ طے کرتے جاتے تھے۔ راہ بریدن :۔ راستہ کاٹنا۔ سفر طے کر لینا۔ گرا تمرہ:۔ تابندہ اور سیاہ میں صنعت تضاد ہے۔ اور تابندہ روز میں اضافت مقلوب ہے۔ یعنی (روزِ تابندہ)

۲۶۔ جب اس کے جسم کو کھانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو اُس پر سخت بے قراری چھا گئی۔ اور اُس کے سامنے جنگلی گدھوں سے بھرا ہوا ایک صحرا ظاہر ہوا۔

نوٹ :۔ جُستن اور آمد کے درمیان "واو" ڈال دیجئے۔ خورش :۔ خوراک۔ کھانا۔ بشور آمدن :۔ بے قرار ہونا۔ بے آرام ہو جانا۔ چلانا۔ گور :۔ جنگلی گدھا۔ گور کے لفظی معنی ہیں جنگل و خر یعنی گدھا سے مرکب ہے۔ گور خر :۔ جنگلی گدھا۔ (اضافت مقلوب)

۲۷۔ اُس نے اپنی رانوں کو ذرا گھوڑے کی ران سے دبایا۔ تو رخش کی رفتار کے مقابلے میں جنگلی گدھے کی رفتار مدھم پڑ گئی۔ مصرعہ اصل میں بسود کی بجائے بفشرد پڑھئے۔ بفشردن :۔ دبانا۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ گھوڑے کی ران کو اپنی ران کے ساتھ دبانے سے اور اس کی لگام کو قدرے ڈھیلا چھوڑ دینے سے گھوڑا تیز دوڑنے لگتا ہے۔ تگ :۔ قدم۔ رفتار۔ دوڑ۔ گراں :۔ بھاری۔ مدھم۔ ماندہا ماند

نوٹ :۔ پہلا مصرعہ یوں پڑھئے: "یکے رخش را تیز بفشرد ران" مطلب ہے کہ جب رستم نے جنگلی گدھوں سے بھرا ہوا جنگل دیکھا۔ تو رخش کی ران کو زور سے دبایا۔ تو رخش اتنا تیز دوڑنے لگا۔ کہ جنگلی گدھے بھی اس کے ساتھ قدم نہ ملا سکے۔ با :۔ بجائے تقابل استعمال ہوا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۸۔ جب پیدا ہو، رخش کا قدم اور رستم سا سوار ہو۔ تو پھر اس سے کوئی جنگلی جانور یا درندہ ہرگز نہیں بچ سکتا۔ نوٹ :۔ مصرعہ ثانی کو یوں پڑھئے۔ نیابد دو و دام از و زینہار ۔ دام جنگلی جانور۔ دد :۔ درندے۔ چیرنے پھاڑنے والے جانور۔ مثلاً شیر۔ چیتا۔ زینہار :۔ امان۔ بچاؤ۔ پناہ۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں رخش جیسا تیز رفتار گھوڑا۔ اور رستم جیسا بہادر سوار ہو۔ وہاں کسی بھی شکار کو سلامت بچ نکلنے کی امید نہیں۔

۲۹۔ اُس شیر بہادر نے اپنے شاہی کمند کو پھینکا۔ اور ایک دلیر جنگلی گدھے کو پھندے میں پھنسا لیا۔ کیانی منسوب بہ کئے۔ شاہی۔ بادشاہوں کے لائق۔ شیر استعارہ ہے بہادر پہلوان رستم سے۔ گورِ دلیر :۔ دلیر جنگلی گدھا۔
نوٹ :۔ دلیر کے لفظ پر شبہ ہو سکتا ہے کہ آیا یہ گور کی صفت ہے یا نحل ہے اس لئے یہ بات واضح رہے کہ لفظ دلیر گور کی صفت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ کیانی میں یائے نسبتی ہے۔

۳۰۔ تب اس نے جنگلی گدھے کو کھینچا اور اس کو زمین پر دے ٹیکا۔ اور پھر وہ اس پر خشمناک یعنی غصہ میں بھرے ہوئے شیر کی طرح سے لپکا۔ ژیان :۔ خشمناک۔ غضب ناک۔ تند خو۔

۳۱۔ تیر کے پھل سے اس نے آگ جلائی۔ اور اس پر کوڑا کرکٹ یعنی خشک جھاڑیاں اور تنکے وغیرہ اور ایندھن وغیرہ جلنے کو رکھ دیا۔ پیکان :۔ تیر کا پھل۔ برچھی کی انی۔ تیر کا سرا۔ جو لوہے اور فولاد کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اس کو پتھر پر زور زور سے مارنے سے چنگاریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اس طرح سے آگ جلائی جا سکتی ہے۔ ہیزم :۔ ایندھن۔ جلانے کی لکڑی۔

۳۲۔ جب اس جنگلی گدھے کو طاقت اور جان سے محروم کر چکا تو اس نے اسے تیز آگ پر کباب کیا۔ بے توش :۔ بے تاب۔ بے طاقت۔ بریاں کردن :۔ بھوننا۔ کباب کرنا

۳۳۔ اس نے وہ بھونا ہوا گوشت کھایا۔ اور ہڈیوں کو دور پھینک دیا۔ یہی تھی اس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی دیگ اور یہی تھا اس کا دسترخوان۔ نوٹ:۔ استخوانش اور خوانش کی بجائے استخوان اور خوان پڑھئے۔ اور اگر نہ بھی پڑھی جائے تو چنداں مضائقہ کی بات نہیں۔ کیونکہ "ش" محذوف اصطلاحات عروض کی رو سے جائز ہے۔

مطلب یہ ہے کہ رستم کے پاس نہ کوئی دیگ تھی۔ جو اس میں گوشت پکاتا اور نہ ہی کوئی طباق تھی۔ جس میں گوشت چن کر کھاتا۔ اس بیابان میں سوائے زمین کے اور رکھا ہی کیا تھا۔ اس لئے اس نے جلتی ہوئی آگ پر۔ گوشت بھونا۔ اور مختصر سا کھانا تیار کر کے کھا یا گیا۔

۴۔ اس نے آہستہ سے گھوڑے کے سر سے لگام کو اتارا۔ ایک چراگاہ دیکھی۔ اور سبزہ زار میں اسے کھلا چھوڑ دیا۔ خوار:۔ نرمی سے۔ آسانی سے۔ آہستہ سے چرا:۔ چراگاہ۔

---

# پہلی منزل

## رخش کا شیر کو مارنا

۱۔ اس نے ایک بانسوں سے بھری زمین کا اپنی خواب کے لئے انتخاب کیا۔ اور اس خطرے کی وادی کو امن و امان کی جگہ خیال کیا۔ نیستاں:۔ وہ جگہ جہاں بانس یا نے یا نارسل کے درخت اُگے ہوتے ہوں۔ نے:۔ بانس۔ نرسل:۔ بید۔ در:۔ دروازہ۔ درہ کوہ۔ وادی۔ بستی۔ ایمن:۔ محفوظ۔ جہاں کوئی خطرہ نہ ہو۔ امن دامان کی جگہ۔ مطلب یہ ہے۔ چونکہ وہ بے سروسامان تھا۔ اس لئے اس نے بانسوں کے درختوں کو ہی سونے کا بستر بنایا۔ اور اسے کیا معلوم تھا کہ یہ درندوں کی جگہ ہے۔ بلکہ اس نے تو یہی سمجھا تھا کہ رات بڑے مزے سے اور آرام سے بسر ہوگی۔ اس لئے وہیں بے فکر پڑا رہا۔ گرا تہرت در بیم اور جائے ایمن میں تضاد ہے۔

۲۔ وہ تلوار کو سر کے نیچے رکھ کر سو گیا۔ اور شیر کی طرح سے اپنے سر کو آرام کرنے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کے ویتے زمین پر دھر دیا۔

۳۔ اُس نرسل بھری زمین میں ایک شیر کے رہنے کی جگہ تھی۔ جہاں سے ایک ہاتھی کو بھی اتنی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ بانس یا کانے توڑ کرنے جا سکے۔ بیشہ: جنگل شیر کے رہنے کی جگہ۔ شیر کی غار۔ یارستن:۔ یارا ہونا۔ جرأت ہونا یا کر سکنا۔ ممکن ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ ایک ہاتھی کو بھی اتنی ہمت نہیں پڑتی تھی کہ جنگل کی طرف ہاتھ بڑھا سکے۔

۴۔ جب رات کا ایک پہر گذر گیا۔ تو وہ پھاڑ ڈالنے والا شیر دلیری کے ساتھ اپنی آرام گاہ کی طرف آیا۔ پاس:۔ پہر۔ گھڑی۔ تین گھنٹہ کا عرصہ۔ کنام:۔ آرام گاہ۔ رہنے کا مقام۔ جنگلی درندے کا گھر۔ غار۔

۵۔ اس نے یعنی شیر نے ایک ہاتھی جسم رکھنے والے کو بانسوں پر سویا ہوا دیکھا اور اُس کے پاس ایک بےقرار گھوڑے کو پایا۔ پیلتن:۔ ہاتھی جیسا جسم رکھنے والا۔ تو ہی ہیکل مراد رستم ہے۔ اور رستم کا لقب ہے۔ بر او:۔ اس کے پاس۔ اس کے نزدیک۔

۶۔ وہ غصے میں شور مچاتا ہوا چمکتے ہوئے رخش کی طرف بڑھا۔ تو رخش اُس وقت غصے کی آگ میں بگولا ہو گیا۔ یا آگ کی طرح سے جوش میں بھڑک اُٹھا۔ درخشان:۔ چمکتا ہوا۔ دمان:۔ غصے میں شور مچاتا ہوا۔ غراتا ہوا۔ غصے کے ساتھ اُبلتا ہوا۔ رخش اور رخشاں میں تجنیس زائد ہے۔

۷۔ اُس رخش نے اپنے اگلے پاؤں اُٹھائے۔ اور اُس کے سر پر دے مارے اور اپنے تیز دانتوں کو اُس کی پیٹھ میں چبھو دیا۔ نوٹ:۔ ہی کی بجائے یہاں بر پڑھتے۔ دست:۔ گھوڑے کے اگلے پاؤں۔ دندان اندر کردان:۔ دانت چبھو دینا۔

۸۔ اُسے زمین پر زور سے دے مارا۔ یہاں تک کہ اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور اس طریقہ سے اُس درندے کو بے طاقت کر دیا۔ پارہ پارہ کردن:۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ ددی:۔ درندہ۔ جنگلی جانور۔ شیر۔ چیتا۔ چارہ:۔ طریقہ۔ طور۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۹۔ جب تیز پنجے یا ہاتھ رکھنے والا رستم بیدار ہوا۔ تو شیر کے لئے دنیا اندھیر ہو چکی تھی۔ یعنی وہ بری طرح سے جان خدا کے حوالے کر چکا تھا: تنگ دنیا بر یک شدن جہان:۔ دنیا آنکھوں میں اندھیر ہو جانا۔ کسی کا سب کچھ لٹ جانا۔ قافیہ تنگ ہونا۔

۱۰۔ رستم رخش سے یوں مخاطب ہوا کہ اے کم عقل رخش! تجھے کس شخص نے کہا تھا کہ شیر کے ساتھ جنگ کرو۔

۱۱۔ ۱۲۔ اگر تو اُس کے ہاتھوں مارا جاتا۔ تو مجھ سے کب یہ توقع کی جا سکتی تھی۔ کہ میں اُس زرہ بکتر۔ لڑنے والے کی لوہے کی ٹوپی یعنی خود۔ کمان۔ تلوار اور بھاری گرز کو مازندران تک لے جاتا۔ بر دستِ او:۔ اُس کے ہاتھوں یعنی شیر کے ہاتھوں مغفر:۔ لوہے کی ٹوپی۔ خود۔ گرز گراں:۔ بھاری گرز۔

۱۳۔ ۱۴۔ تو کیوں نہ شور کرتا ہوا میرے پاس آ گیا۔ جب تیرا شور میرے کانوں تک پہنچتا۔ تو مجھے میٹھی نیند سے بیدار کر دیتا۔ اور تجھے شیر کے ساتھ جنگ کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ نامدی:۔ نہ آمدی۔ تو نہ آیا۔ کوتاہ شدن:۔ ختم ہو جانا۔ مختصر ہو جانا۔ تشریح:۔ رستم رخش سے کہہ رہا ہے کہ تجھے شیر کے ساتھ لڑنے کی بجائے میرے پاس شور مچاتے ہوئے آ جانا چاہیئے تھا: تاکہ تیرے ہنہنانے کے شور سے میں جاگ اٹھتا اور تجھے شیر کے ساتھ جنگ کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔

۱۵۔ وہ نامی گرامی بہادر پہلوان یہ کہہ کر سو گیا۔ اور کافی دیر تک آرام کرتا رہا۔ بر آسودن آرام کرنا۔ نیند کا لطف اٹھانا۔ نام بردار:۔ نامی۔ مشہور۔ باعزت۔

# دوسری منزل

## رستم کی پیاس

۱۔ جب رستم نے سیاہ پہاڑ کے پیچھے سے سر بلند کیا تو تہمتن یعنی رستم نیند سے اُکتا گیا یعنی رج گیا تھا۔ سر زدن:۔ سر نکالنا۔ ستوہ آمدن:۔ عاجز آ جانا۔ تھک جانا۔ اُکتا جانا۔ رج جانا۔ سیر ہو جانا۔ تہمتن:۔ رستم کا لقب تھا۔

۲۔ اُس نے رخش کے جسم کو صاف کیا۔ اور اُس پر زین ڈالی اور نیکیاں بخشنے والے خدا کا نام یاد کیا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ستردن :- معاف کرنا - پاک کرنا - جھاڑنا - خاص طور پر گھوڑے وغیرہ کا - نیکی دہ :- نیکی عنایت کرنے والا - مراد خدا -

۳ - وہ اپنے چمکتے ہوئے رخش پر ہوا کی طرح سے سوار ہوا اور پہلوان نے اپنا رُخ دوسری منزل کی طرف کیا - چو گرد :- گرد کی طرح مراد تیزی سے - ہوا کی طرح - پہلوان مراد رستم ہے -

۴ - اُس کو مجبوراً ایک ایسے راستہ سے دو چار ہونا پڑا - جسے اُس کو بالکل حیران اور پریشان ہو کر طے کرنا پڑا - ناگزیر :- لا علاج - ناچار - ضروری - جس کے بغیر چارہ نہ ہو غیرہ خیرہ :- حیرانی اور پریشانی کی حالت میں - حیران و پریشان ہو کر - رفت بایستند :- طے کرنا پڑا - ضروری طور پر جانا پڑا -

۵ - یہ ایک ایسا صحرا تھا -

جس میں پانی کا نام و نشان تک بھی نہ تھا - اور گرمی اس شدت کی تھی - کہ پرندوں کے جسم بھی (مارے گرمی کے) جل بھن کر ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے تھے - لخت :- جگر

۶ - وہ صحرا اور بیاباں اس قدر گرم ہو گیا - تو کہے گا کہ گویا اس پر آگ بچھ گئی ہو - یا اُس پر سے آگ گذر گئی ہو - ہامون :- جنگل - میدان - صحرا -

۷ - گرمی کی پیاس کی وجہ سے رخش کا جسم اور سوار (رستم) کی بولنے والی زبان ہر دو کام سے جواب دے چکی تھیں - گویا :- اسم فاعل از گفتن - بولنے والی - بات کرنے والی - گویا زبان اضافت مقلوب ہے - زبان گویا چاہیئے - از کار شدن :- کام کے لائق نہ رہنا - بیکار ہو جانا - نوٹ :- مصرعہ ثانی میں تشنگی کی بات مصدری ہے - بمعنی تشنہ شدن :- مطلب ہے کہ گرمی سخت تھی اور انسان اور حیوان دونوں پر غالب آ گئی تھی -

۸ - وہ یعنی رستم اپنے گھوڑے سے نیچے اُتر آیا - اور نیزے کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے مستانہ وار گرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا - پویان :- اسم حالیہ از پوئیدن دوڑتا ہوا - مگر یہاں گرتا اُٹھتا ہوا - بکردار مستان :- مستانہ وار مستوں کی طرح سے - مطلب یہ ہے کہ رستم پیاس کی شدت سے نڈھال ہو چکا ہے - اس لئے وہ پانی کی تلاش میں مستانہ وار کبھی گرتا اور کبھی اٹھتا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اٹھتا چلا جا رہا تھا۔

۹۔ ہاتھ پاؤں مارنے کے باوجود بھی اسے چھٹکارے کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو اس وقت اُس نے آسمان کی طرف رُخ کیا۔ چارہ جستن :- علاج ڈھونڈنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا۔ رہے :- کوئی راہ - کوئی صورت۔ نوٹ :- رہے میں یائے وحدت ہے۔

۱۰۔ اس طرح گویا ہوا کہ اے انصاف کرنیوالے خدا! تو ہی سب دکھوں اور مصیبتوں کو ختم کرنے والا ہے۔ داور :- انصاف کرنیوالا۔ منصف۔ حاکم۔ بسر آوردن :- ختم کرنا۔ تمام کرنا۔ انجام کو پہنچانا۔ حل کر دینا۔

۱۱۔ تو نے کہا کہ میں انصاف کرنیوالا حاکم ہوں اور دکھ اور مصیبت کے وقت مظلوموں کا یار و مددگار رہوں۔ داور گر :- انصاف کرنیوالا۔ منصف یاور :- مددگار۔ امدادی + سختی :- مصیبت۔ مشکل۔ دکھ۔ تکلیف۔ غم۔

۱۲۔ اگر تو میرے معاملات کو درست اور مناسب خیال کرتا ہے تو اس معاملہ میں مجھے ناامید نہ رکھ۔ داد :- انصاف۔ جائز۔ مناسب۔ بازار :- معاملہ۔ بازارمن تیرہ مگردان کا مطلب یہ نہ ہوگا کہ میرے بازار کو سرد نہ کر یا میری دنیا کو اندھیر نہ کر۔ بلکہ مجھے اس معاملہ میں مایوس رہنا امید نہ کر۔ مطلب یہ ہے کہ رستم خدا سے التجا کرتا ہے کہ اگر وہ اس نیک کام (دیبکا دوس کو دیوؤں کے ہاتھوں سے چھڑانے) کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو وہ اس کی جان بخشی کرے اور اس کو پیاسا مرنے سے بچائے۔

۱۳۔ چونکہ اس کو وہ رہ کر قبر و کفن کا خیال آتا تھا۔ تو وہ ہاتھی جیسا جسم رکھنے والا رستم اپنے دل ہی دل میں کہتا۔ گور :- قبر

۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ کہ اگر مجھ کو ایک فوج کیساتھ مقابلہ کرنا ہوتا تو اس کے ساتھ لڑنے سکتا تھا میں شیر کی طرح سے آگے بڑھا ہوتا اور ایک ہی وار میں انہیں تہ و بالا کر دیتا۔ یعنی پریشان و برباد کر دیتا۔ اور ان کی جانوں کو باہر نکال کر رکھ دیتا۔ یعنی عالم بالا کو پہنچا دیتا۔ لیکن بہادری اور طاقت کا کیا فائدہ ہے جب بخت موافق کی آنکھ اندھی ہو چکی ہو؟ کار بودن :- واسطہ پڑنا۔ آورد :- حملہ جنگ۔ زیر و زبر :- اوپر نیچے کرنا۔ پریشان و برباد کرنا۔ دمار از جان برآوردن :- جان نکال دینا۔ مار دینا۔ بخت سازندہ :- موافق بخت۔ بخت سازگار۔ خوش قسمتی۔ تشریح :- رستم مایوسی کی حالت میں کہتا ہے کہ کاش اسے دشمن کی فوجوں کے ساتھ مقابلہ کرنا ہوتا تو ایک ہی وار میں

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

اُن کا صفایا کر دینا۔ مگر قدرت کے سامنے اُس کی کچھ پیش نہیں جاتی کہ بیچارہ مارے پیاس کے موت کے خواب دیکھ رہا ہے اور اُس کی بہادری اور طاقت کسی کام کی نہیں جب قسمت ہی سوگئی ہو۔ اے۔ وائے!

۱۷۔ اُس نے ابھی یہ الفاظ ختم ہی کئے تھے کہ اُس کا ہاتھی جیسا جسم پیاس کے سبب سُست اور سخت بیقرار ہو گیا۔ پیلوآسا :۔ ہاتھی کی طرح کا۔ ہاتھی جیسا۔ سُست و آشفتہ :۔ کمزور و بیقرار۔

۱۸۔ رستم اُس گرم زمین پر گر پڑا۔ اور اُس کی زبان پیاس کے مارے پھٹی جا رہی تھی۔

چاک چاک شدن :۔ بہت پھٹ جانا۔ پُرزے پُرزے ہو جانا۔

۱۹۔ عین اس وقت ایک اچھے موٹے تازے با بھرے ہوئے چوتڑوں والی۔ بھیڑ رستم کے پاس سے گذری۔ میش :۔ بھیڑ۔ نیکو سرین :۔ اچھے موٹے یا بھرے ہوئے یا سڈول چوتڑوں والی۔

۲۰۔ اُس بھیڑ کے گذرنے نے اُس کے دل میں ایک خیال پیدا کر دیا۔ اور وہ دل میں یہ کہنے لگا کہ اس جگہ اُس کے پانی پینے کی جگہ آخر ہو کہاں سکتی ہے؟ آبشخور۔ پانی پینے کی جگہ گھاٹ۔ مطلب یہ ہے کہ رستم کے دل میں خیال آیا کہ اس موٹی تازی بھیڑ کے پانی پینے کی جگہ ضرور کہیں نزدیک ہی ہو گی۔

۲۱۔ بلاشبہ یہ خداوند پاک کی بخشش یا رحمت ہے جو اس نازک وقت میں مجھ پر نازل ہوئی ہے بخانا :۔ بلاشبہ۔ ضرور۔ فرازآمدن :۔ نیچے اُترنا۔ نازل ہونا۔ وقت :۔ نازک وقت۔ مشکل گھڑی۔

۲۲۔ وہ بھیڑ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ اور اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ اور دوسرے میں لگام کی رسی پکڑی ہوئی تھی۔ پالہنگ :۔ باگ ڈور۔ نسکار بند۔ گھوڑے کی لگام میں باندھنے کی رسی۔ مطلب یہ ہے کہ رستم رخش کی رسی بھی ہاتھ میں پکڑے ہوئے لئے جا رہا تھا۔

۲۳۔ راستہ میں ایک چشمہ دکھائی دیا۔ جہاں وہ سربلند بھیڑ پہنچی۔ یا اُس کو لے گئی۔ پدید آمدن :۔ ظاہر ہونا۔ دکھائی دینا۔ سرافراز :۔ سربلند۔ معزز :۔ مبارک قدم۔

۲۴۔ ۲۵۔ اس قوی جسم رکھنے والے (رستم) نے آسمان کی طرف منہ کیا۔ اور اس طرح سے کہا کہ اے سچے مالک! اس چشمے پر تو بھیڑ کے پاؤں کا نشان تک نہیں اور نہ ہی پہاڑی بھیڑ بکری کو کوئی رستہ دار ہے۔ پی :۔ قدم۔ پاؤں۔ غرم دشتی :۔ جنگلی یا پہاڑی بھیڑ۔ مطلب ہے کہ خدا ستم زدوں پر عنایت کرتا ہے اس لئے رستم کو اس حالت میں دیکھ کر خداوند پاک نے اس بھیڑ کو اس چشمہ دکھانے کے لئے بھیجدیا۔ ورنہ بھیڑ کو کیا غرض پڑی تھی۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

وہ کوئی رشتہ دار تھوڑی ہی تھی جو اس کو حیثیت دکھانے آتی۔ یہ سب خدا کی عنایت ہے اور بس۔ (۲۶) جہاں کہیں بھی سرگشتہ و لاچار یا مشکلات میں پھنس جاؤ۔ تو سوائے خدائے پاک کے کسی اور کو اپنی پناہ نہ بناؤ۔ سخن تنگ آمدن: مشکل میں پھنس جانا۔ سرگشتہ و لاچار ہو جانا۔ مطلب یہ ہے کہ سوائے خدائے پاک کے ہماری مشکل کشائی اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اور اُس کی باتیں دہی جاننی چاہیئے۔

۲۷-۲۸۔ اُس نے ببر کے حق میں دعائیں مانگیں کہ خدا کرے کہ تجھ پر ایک پھرنے والے آسمان سے کوئی بلا نازل نہ ہو۔ اور تیرا نگہبان ہو۔ وادی اور جنگل سرسبز رہیں اور چیتے کے دل میں تیرے متعلق کوئی خیال نہ گذرے۔ گزند: تکلیف۔ دُکھ۔ چرخ گردان: پھرنے والا آسمان۔ ورز: وادی۔ مباد: نہ ہو۔ یوز: ایک شکاری جانور ہے قریباً اچھے کتے یا چیتے کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ چیتا بھی کہلاتا ہے۔ مباد میں الف دعائیہ ہے

۲۹۔ جو کوئی بھی تیر و کمان لے کر تجھ پر حملہ کرے۔ اُس کی کمان ٹوٹ کر رہ جائے۔ اور جان تاریک ہو جائے۔ یعنی غم میں مبتلا ہو جائے۔ لوٹے: باز وکی بجائے تاز دبہتر رہیگا۔ ناز بدن یا تاختن: حملہ کرنا۔ جھپٹ پڑنا۔ بلہ بولنا۔ یا زیدن: ارادہ کرنا۔ قصد کرنا کسی کام کے ارادے سے ہاتھ بڑھانا۔ اگر یازد پڑھا جائے تو پہلے مصرعے کا مطلب یوں ہوگا۔ کہ جو کوئی بھی تیرے برخلاف تیر و کمان لے کر حملہ کے ارادے سے ہاتھ بڑھائے تیرہ روان: جس کی جان یا روح پر اندھیرا چھا جائے مراد غم اور دکھ میں مبتلا ہو جائے یہاں رستم ببر کو دعائیں دے رہا ہے اور اُس کے دشمنوں کو بد دعا دے رہا ہے۔

۳۰۔ جب اُس کی زبان دعاؤں سے فارغ ہو چکی تو اُس نے تیز رفتار رخش سے اُس کی زین اتاری۔ تگاور: تیز رفتار گھوڑا۔ تیز رو۔ تیز دوڑنے والا۔

۳۱۔ اس نے اس کے تمام جسم کو اُس صاف پانی سے دھویا۔ تب اس کا (رخش کا) جسم سورج کی طرح چمکیلا بن نکلا۔ تابناک: روشن۔ چمکیلا۔ کردار: طرح۔ مانند۔

۳۲۔ جب وہ جی بھر کر پانی پی چکا۔ اور تازہ ہو گیا۔ تو اس نے شکار کھیلنے کی تیاری کی۔ اُس نے تمام ساز و سامان آراستہ کیا۔ اور تیردان کو تیروں سے بھر لیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

نخچیر :- شکار۔ بسیچید :- ساز و سامان کو آراستہ کیا۔ سفر کے لئے تیاری کی۔ تیر کش :- تیر دان۔

۳۳۔ اُس نے ایک خشمناک ہاتھی کی طرح سے ایک جنگلی گدھے کو نیچے مار گرایا۔ اُس کے پاؤں۔ چمڑے اور سر کو اُس سے جدا کر دیا۔ ژیاں :- خشمناک۔ غضب ناک۔ تند خو۔ غصّہ میں۔

۳۴۔ اُس نے تیز چمکتے ہوئے سورج کی طرح سے آگ جلائی۔ گوشت کو پانی میں ڈال کر صاف کر کے نکالا۔ اور آگ پر بھونا۔ از آب بر آوردن :- پانی میں گوشت کو ڈال کر صاف کرنا عام طور پر گوشت کو صاف کرنے کے لئے اسے دو تین بار پانی میں سے نکالا جاتا ہے۔

۳۵۔ (گوشت) تیار کرنے کے کام سے فارغ ہو کر وہ کھانے میں مشغول ہو گیا۔ اور اپنے ہاتھوں سے اُس کی ہڈیوں کو نچوڑنے اور صاف کرنے لگا۔
فشردن :- نچوڑنا۔ چونکہ ہڈی کو دبا کر یا نچوڑ کر اُس کا گوشت اور مغز نکالا جاتا ہے

۳۶۔ پانی پینے کی غرض سے وہ چمکتے ہوئے چشمے کی طرف روانہ ہو گیا۔ اور جب جی بھر کر پانی پی چکا۔ تو سونے کی ٹھان لی۔

۳۷۔ وہ سو گیا۔ کافی دیر تک آرام کرتا رہا۔ اور اُس نے اپنے ہونٹوں کو نہ کھولا۔ اور رخش آدھی رات تک ٹہلتا رہا۔ اور چرتا رہا۔ چمیدن :- ٹہلنا۔ چمیدن :- چرنا۔ چگنا۔

---

# تیسری منزل

## اژدہا کا مارنا

۱۔ جنگل سے ایک اژدہا اُس جگہ آ نکلا جس سے تو کہے گا کہ ہاتھی بھی جان نہیں بچا سکتا تھا۔ اندر آمدہ :- آ نکلا۔ وارد ہوا۔

۲۔ وہ آگے بڑھا اور جہاں کے ڈھونڈنے والے بہادر رستم کو سویا ہوا پایا۔ اور اُس کے پاس ہی ایک بے قرار گھوڑے کو پایا۔ جہاں جو :- دنیا کو ڈھونڈنے والا۔ دنیا کو فتح کرنے والا۔ مراد رستم ہے۔ آشفتہ :- بے قرار۔ بے آرام۔ بے تاب۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۳۔ پہلے اُس نے (اژدہا نے) رخش کی طرف رُخ کیا۔ اور رخش دوڑتا ہوا تاج ڈھونڈنے والے بہادر رستم کے پاس آگیا۔ وہیتم جو:۔ تاج ڈھونڈنے والا۔ دیہیم:۔ تاج۔ دیہول:۔ مرصع تاج یا جڑاؤ تاج جو ایران کے بادشاہ پہنا کرتے تھے۔

۴۔ وہ اپنے کانسی کے سموں کو زور زور سے زمین پر دے مارتا تھا۔ کڑکنے والی بجلی کی طرح سے شور کرتا اور زور زور سے ساتھ دُم کو ہلاتا تھا۔ کوٹلن:۔ کوٹنا۔ مارنا۔ روئینہ:۔ روئین کے بنے ہوئے۔ روئین:۔ دھات۔ پیتل۔ کانسی۔ لوہا وغیرہ کی چیز۔ تندر:۔ کڑکنے والی بجلی۔ دُم افشاندن:۔ دُم کو زور زور سے ہلانا۔ نوٹ:۔ یہ فقرہ رخش کی بے قراری کو ظاہر کرتا ہے۔

۵۔ جب وہ جسیم بہادر (رستم) نیند سے بیدار ہوا۔ تو اُس کا دانائی سے بھرا ہوا سر جنگ کے خیالات سے بھرا تھا۔ پیکار:۔ لڑائی۔ جنگ۔ مطلب یہ ہے کہ رستم اٹھتے ہی اژدہا کے ساتھ لڑنے کو تیار ہو گیا۔

۶۔ باوجود اُس اندھیرے کے رستم نے اُس کو دیکھ لیا۔ اور جلدی سے تیز تلوار کو نیام میں سے کھینچا۔ تیرگی:۔ اندھیرا۔ تاریکی۔ میان:۔ نیام۔

۷۔ وہ موسم بہار کے بادل کی طرح سے گرجا اور دنیا کو جنگ کی آگ سے بھر دیا۔

۸۔ اور اژدہا اُس کے ساتھ لڑائی میں خوب گتھم گتھا ہو گیا۔ لیکن انجام کار اُس سے خلاصی نہ پا سکا۔ برآویختن:۔ چمٹ جانا۔ گتھم گتھا ہو جانا۔ فرجام:۔ آخر کار۔ انجام کار۔

۹۔ وہ ہاتھی جیسا جسم رکھنے والے بہادر کے ساتھ کچھ اس طرح گتھم گتھا ہو گیا کہ ایسا دکھائی دیتا تھا کہ رستم کو شکست آئی۔ کہ آئی۔ یا یہ کہ وہ بھی ہارنے لگا ہے۔ شکن:۔ شکست۔

۱۰۔ ۱۱۔ جب رخش نے اژدہا کی جسمانی طاقت کو دیکھا۔ کہ کس طرح سے وہ تاج بخشنے والے بہادر (رستم) کے ساتھ لپٹ گیا ہے۔ تو اُس نے اپنے کانوں کو کھڑا کیا۔ اور حیران رہ گیا۔ اور اژدہا کے دونوں کندھوں کو اپنے دانتوں سے کاٹا۔ گوش مالیدن:۔ کان ملنا۔ یعنی کان کھڑے کرنا۔ گھوڑا یا گدھا ہوشیار ہوتے وقت کان کھڑے کر لیتا ہے۔ کندن:۔ اکھیڑنا دانت چبھو کر زخمی کر دینا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

نوٹ :۔ وکفت کی بجائے " دو کفت " لکھئے۔ کیونکہ کفت کتف کا مقلوب ہے یعنی کندھا۔ عربی میں کتف کندھے کو بولتے ہیں۔ اس لئے دوسرے مصرعے کا مطلب یوں ہوگا۔ اژدہا کے دونوں کندھوں کو دانتوں سے کاٹتا۔

۱۲۔ رخش نے اژدہا کے چمڑے کو شیر کی طرح سے پھاڑ ڈالا۔ اور دلیر پہلوان (رستم) یہ دیکھ کر حیران و ششدر سا رہ گیا۔ خیرہ شدن :۔ حیران رہ جانا۔ پریشان ہونا۔

۱۳۔ رستم نے اژدہا پر تلوار کا ایک وار کیا۔ اور اُس کا سر اس کے دھڑ سے جدا کر کے رکھ دیا۔ اور اُس کے جسم سے خون ندی کی طرح بہنے لگا۔ رود :۔ ندی۔ فرو ریخت نیچے گرا دیا۔ بہہ نکلا۔

۱۴۔ وہ (رستم) پانی میں داخل ہوا اور اس نے اپنے سر اور جسم کو دھویا اور اُس نے سوائے دنیا کی نگہبانی کرنیوالے خدا کی مدد کے کبھی بھی دنیا کو فتح کرنے کی خواہش ظاہر یا پیدا نہ کی۔ جہانبان :۔ جہاں کی نگاہ بانی کرنے والا۔ خدا۔ زور :۔ مدد۔ توفیق۔ عنایت۔ مطلب یہ ہے کہ رستم کو دنیا فتح کرنے کے لئے خدا کی توفیق پر پورا پورا بھروسہ تھا۔

۱۵۔ اس نے خدا سے اس طرح سے دعا کی کہ اے انصاف کرنیوالے! تو نے مجھے عقل۔ طاقت۔ عظمت و وقار بخشا ہے۔ فر :۔ شان و شوکت۔ وقار۔ دبدبہ۔

۱۶۔ جب وہ خدا کا شکریہ ادا کر چکا تو وہ زین سے آراستہ گل رخش کو آگے لے آیا۔ یعنی سفر کے لئے تیار کر کے لے آیا۔ گل رخش :۔ رستم کے گھوڑے کا نام۔ ساختہ :۔ ساز و سامان کے ساتھ آراستہ۔ مستعد۔ آمادہ۔

# چوتھی منزل

## جادوگر عورت کا مارنا

۱۔ وہ رخش پر سوار ہوا اور اپنے راستہ پر چلتا رہا۔ اور بڑے ناز کے ساتھ چلتا ہوا جادوگروں کی بستی کی طرف روانہ ہو گیا۔ چماں :۔ ٹہلتا ہوا۔ جادواں جمع از جادو۔ جادوگر دیو۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲ - ۱ وہ اِس لمبے سفر میں اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا رہا - یہاں تک کہ چمکتا ہوا سُورج بھی بلندی سے نیچے اُتر آیا - پوئیدن :- دوڑانا - سرپٹ تیز دوڑانا - تاباں :- چمکتا ہوا - چو - جب - فراز گشتن :- نیچے اُترنا - بلندی سے پستی کی طرف آنا -

۳ - اُس نے درخت - گھاس اور چلتی ہوئی ندیاں دیکھیں جیسے کہ کسی جوانمرد کے رہنے کی جگہ ہو

۴ - اُس نے ایک چشمہ دیکھا جو کہ ایک خوش رنگ جنگلی پرندے کی آنکھ کی طرح سے تھا - اور اُس کے ساتھ ہی شراب سے بھرا ہوا ایک سنہری پیالہ پڑا تھا -

نوٹ :- تذرو کی بجائے تذرد لکھتے - ایک خوش رنگ اور خوبصورت جنگلی پرندے کا نام ہے - جو ماژندران اور استر آباد کے جنگلوں میں ہوا کرتا ہے - اس کی آنکھ بہت چمکیلی اور روشن ہوتی ہے - نبید یا نبیذ :- خرما اور جَو کی شراب -

۵ - اور وہاں بھنی ہوئی پہاڑی بھیڑ - اُس کے ساتھ روٹیاں اور ساتھ ہی نمک دان اور مربّہ بھی پڑے تھے -

بریاں :- کباب شدہ - بھنی ہوئی - بَر :- پاس - نزدیک ہی - ریچال :- آچار - مربّہ - چٹنی -

۶ - وہ گھوڑے سے اتر پڑا اور زین کو اُتار دیا - وہ گوشت اور روٹی کو دیکھ کر حیران سا رہ گیا - برگرفتن :- علیحدہ کرنا - جدا کرنا - اُتارنا - شگفت آمدن :- حیران و ششدر رہ جانا -

۷ - وہ خوش قسمت (رستم) چشمے کے پاس بیٹھ گیا - اور اُس نے یاقوت کے ایک پیالہ کو شراب سے بھر لیا - فرخندہ پی :- مبارک اور نیک قدم والا - خوش قسمت -

۸ - شراب کے ساتھ ہی ایک بڑا نفیس اور عمدہ طنبور بھی پڑا تھا - یہ بیابان کہاں تھا - بلکہ یہ خوشی اور مہمانی کا گھر تھا - نغز :- عمدہ خوب - نفیس - اچھا - سور :- خوشی شادمانی - مہمانی - شادی - جشن -

نوٹ :- کجا کی بجائے چناں کیا جائے تو بہتر ہوگا - یعنی گویا بیابان خوشی اور مہمانی کے گھر کی طرح سے بنا ہوا تھا -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۹- رستم نے اُس طنبور کو اپنے پہلو میں لے لیا۔ اور اُس نے تاروں کو بجایا۔ اور راگ گانے
لگا۔ بر گرفتن:۔ چھاتی سے ملانا۔ ہم آغوش ہونا۔ رَد:۔ ساز کے تار۔ رود زدن:۔ تاروں کو بجانا۔
تاروں کو چھیڑنا۔ گفتار:۔ بات مگر یہاں نے۔ راگنی۔ راگ مراد ہے۔

۱۰- اُس نے یوں گانا شروع کیا کہ یہ ہے وہ بد قسمت اور آوارہ گرد رستم کہ جس کی قسمت میں
خوشی کے دن بہت تھوڑے لکھے گئے ہیں۔ بدنشان:۔ بد نصیب۔ بد بخت۔ بہرہ:۔ حصہ نصیبہ

۱۱- اس کے لئے ہر ایک میدان لڑائی کا میدان ٹھہرا۔ اور بیابان اور پہاڑ ہی اس کا باغ
رہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب سے رستم اس دنیا میں آیا ہے اُس کی قسمت میں لڑائیاں ہی
لڑائیاں لکھی ہیں اور بے چارہ پہاڑوں اور بیابانوں میں مارا مارا پھرتا ہے۔

۱۲- اس کو ہر وقت دیوؤں اور بد صورت اژدہاؤں کے ساتھ لڑائی کرنا پڑتی ہے۔ اور
بیابان کے دیوؤں سے اُسے چھٹکارہ ہی نہیں ملتا۔ نر:۔ ڈراؤنی شکل والا۔ بدصورت۔

۱۳- قسمت نے مجھے شراب کا پیالہ۔ خوشبودار پھول اور سبزہ زار عطا نہیں کئے۔
روزگار:۔ زمانہ۔ وقت۔ قسمت۔ خدا۔ بویا:۔ خوشبو دینے والا۔
مطلب یہ ہے کہ رستم کی قسمت میں عیش و آرام۔ سیر و تفریح وغیرہ نہیں لکھی۔ بلکہ ہر دم جنگ
ہی جنگ ہے۔

۱۴- میں ہمیشہ مگرمچھوں کے مضبوط پنجے میں (بلکہ مُنہ میں بہتر رہے گا) پھنستا ہوں۔
یا چیتوں کے ساتھ جنگ کرنے میں لگا رہتا ہوں۔ چنگ:۔ پنجہ۔ ہاتھ۔ نوٹ:۔ نہنگ کی
بجائے بکام ہوتا تو زیادہ موزوں تھا۔ کیونکہ مگرمچھ کے پنجے کی نسبت مگرمچھ کے مُنہ میں پھنسنا
بامحاورہ معلوم ہوتا ہے۔ نہنگ:۔ مگرمچھ۔ چنگ اور جنگ میں تجنیس خطی ہے۔ یعنی محض
نقاط کا تفاوت ہے۔ (۱۵) گانے کی آواز جادوگر عورت کے کانوں میں پہنچی۔ اور اُس نے رستم کا
گیت اور ساز کی گت کو بھی سُن لیا۔ سرود:۔ گانا۔ گیت۔ زخم:۔ مضراب۔ ستار بجانے کا
آلہ۔ زخم رود:۔ ساز کی آواز۔ ساز کی گت۔

۱۶- اس عورت نے اپنے چہرے کو بہار کی مانند رنگ و بو سے پُر رونق کیا۔ حالانکہ اُس
کے نقش و نین کوئی خوبصورت و اچھے تو نہ تھے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

نگار:۔ شکل و صورت۔ نقش بین وین

۱۷۔ وہ رنگ و بو سے خوب آراستہ ہوکر رستم کے پاس آئی۔ حوا پری کی اور اُس کے پہلو میں بیٹھ گئی

۱۸۔ رستم خدا کا شکریہ ادا کرنے لگ گیا۔ اور اس نے دنیا کے پیدا کرنے والے کی تعریف کی۔

نیایش:۔ حمد۔ آفریں۔ دعا شکریہ۔ جہاں آفریں:۔ جہاں کو پیدا کرنے والا۔ مراد خدا۔ ستایش:۔ دعا شکر

۱۹۔ کیونکہ اُسے مازندران کے صحرا میں دسترخوان مل گیا۔ اور ایک نوجوان شراب پلانے والی کے ساتھ ہی شراب اور رباب مل گئے۔ مے گسار:۔ شراب پینے والا۔ مراد شراب پلانے والی ساقیہ۔ (جو جادوگرنی رستم کو شراب پلانے کے لئے آئی تھی۔

۲۰۔ اس کو اس بات کا علم نہ تھا کہ وہ ایک مکار جادوگرنی تھی بلکہ شیطان ہی اس کا رنگ و بو بدل کر آیا تھا۔

ریمن:۔ دغاباز۔ سرکش۔ مکار۔ مکروہ۔ غلیظ۔ میلا۔ اہرمن:۔ شیطان۔ دیو۔ بزنگ۔ اندر نہفتن:۔ رنگ بدل کر آنا۔ اپنے آپ کو چھپانا۔ تشریح:۔ کہ جس کو رستم مے گسار جوان خیال کر رہا تھا۔ دراصل شیطان کی نانی اپنا بھیس بدل کر آئی ہوئی تھی۔

۲۱۔ رستم نے شراب کا ایک پیالہ بھر کر اپنی ہتھیلی پر رکھا۔ اور نیکیاں کرنے والے خدا کو یاد کیا۔

طاس:۔ وہ برتن جس میں شراب یا پانی پیا جائے۔ مراد پیالہ یا صراحی۔ داد ار:۔ دینے والا۔ انصاف دینے والا (۲۲) جونہی کہ اس نے اپنے مہربان خدا کا نام لیا۔ اُس جادوگرنی کے چہرے کا رنگ بالکل تبدیل ہوگیا۔ خداوند مہر:۔ مہربان خدا۔ مہربانی یا عنایت کرنے والا خدا۔ دگرگونہ برگشت:۔ بالکل تبدیل ہوگیا۔ اس میں مکمل تبدیلی آگئی۔

۲۳۔ ۲۴۔ خدا کا نام سنتے ہی وہ سیاہ ہوگئی اور رستم نے جلدی سے اُس کی طرف دیکھا۔ اور اپنا جو سے بھی تیز پھندا پھینکا۔ اور فوراً اس جادوگرنی کے سر کو حلقے میں پکڑ لیا۔ سبک:۔ جلدی۔ فوراً بند۔ خم۔ حلقہ۔ (۲۵) رستم نے خنجر کے ساتھ اس کی کمر کے دو ٹکڑے کر دیئے اور دوسرے جادوگروں کے دلوں کو خوف و ہراس سے بھر دیا۔ میان:۔ کمر۔ دو نیم:۔ دو ٹکڑے۔ بیم:۔ خوف و ہراس۔ ڈر۔ خطرہ

# پانچویں منزل

## اولاد کے ساتھ جنگ کرنا

۱۔ اس جگہ سے اُس نے اپنی راہ لی۔ جس طرح کہ مسافر یا راہرو چلا کرتے تھے۔ راہ جو۔ راستہ تلاش کرنے والے۔ راہ چلنے والے۔

۲۔ وہ اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا ایک ایسی جگہ پر پہنچا کہ جہاں روشنی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ گویا وہاں سورج کی کرن کبھی پہنچتی ہی نہ تھی۔

۳۔ اندھیری رات اس طرح سے سیاہ تھی جس طرح کہ کسی حبشی کا چہرہ ہو۔ نہ کوئی ستارہ نظر آتا تھا اور نہ چمکتا ہوا چاند دکھائی دیتا تھا۔ زنگی:۔ ملک زنگ کے رہنے والے۔ حبشی۔ حبشیوں کا رنگ کالا سیاہ ہوتا ہے۔ پیدا: ظاہر۔ عیاں۔ دکھائی دیتا ہوا۔

۴۔ تو نے خیال کیا ہوگا کہ سورج نیند میں پڑا ہوا ہے اور ستارے کمند کے اندر جکڑے ہوئے ہیں۔ بند:۔ قید۔ پھندا۔ بہ بند اندر۔ جکڑا ہوا۔ قید میں گرفتار۔ (گویا سخت اندھیرا تھا) اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ سورج چاند اور ستارے اپنی روشنی کھو چکے ہیں۔

۵۔ اُس نے رخش کی لگام کو ڈھیلا چھوڑ دیا اور آگے بڑھتا گیا اور اندھیرے کی وجہ سے بلندی، پستی اور مندی کی بھی تمیز نہیں کر سکتا تھا۔ عنان:۔ لگام۔ باگ۔ عنان دادن:۔ لگام چھوڑ دینا۔ گویا گھوڑے کو اپنی مرضی پر چھوڑ دینا۔ افراز: بلندی۔ پستی۔ ڈھلوان۔ جو:۔ ندی

۶۔ اور پھر وہاں سے وہ روشنائی کی طرف پہنچا۔ اور سبزے کی وجہ سے تمام زمین کو رنگ دار مخمل کی طرح پایا۔ پرنیاں:۔ ایک قسم کا باریک رنگ دار۔ نہایت لطیف ریشمی کپڑا۔ خوید:۔ جو یا گیہوں کی ہری کونپلیں جس نے ابھی بالیں نہ نکالی ہوں۔

۷۔ بوڑھے جہان میں جوانی لوٹ آئی تھی اور ہر جگہ سبزہ ہی سبزہ اور بہتی ہوئی ندیاں دکھائی دیتی تھیں۔ آب رواں بہتے ہوئے پانی۔ چونکہ اُس کے جسم کے تمام کپڑے پسینے سے تر بتر ہو چکے تھے۔ اس لئے آرام کرنے اور سونے کی حاجت تھی۔ نیاز:۔ ضرورت۔ حاجت۔ آسائش:۔ آرام۔

تشریح:۔ کافی لمبا اور مشکل سفر طے کرنے کی وجہ سے رستم کے تمام کپڑے پسینے سے تر بتر ہو گئے تھے۔ اور جسم تھک کر چور ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ آرام کی نیند سونے کی ضرورت محسوس کر رہا تھا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۹۔ اس نے زرہ بکتر کو جسم سے اُتار پھینکا۔ اور اس کی خود پسینے میں ڈوبی ہوئی تھی یعنی بھیگی ہوئی تھی۔ خوی: پسینہ۔ مغفر: لوہے کی ٹوپی۔ خود۔

۱۰۔ یان ہر دو کو دھوپ میں سوکھنے کے لئے ڈال دیا اور جلدی سے سونے اور آرام کرنے لگ گیا۔ گستردانہ۔ گستردن مصدر:۔ پھیلانا۔ بچھایا۔ ڈال دیا۔ مراد دھوپ میں سوکھنے کیلئے ڈال دیا۔

۱۱۔ اُس نے آہستگی سے رخش کے سر پر سے لگام کو اُتارا۔ اور اس کو سبزے اور کھیتوں میں چھوڑ دیا۔ خوار:۔ آہستہ سے۔ آرام سے۔ آسانی سے۔ کشت زار:۔ کھیت جہاں فصلیں اُگی ہوں۔

۱۲۔ جب خود اور زرہ بکتر سوکھ گئے تو اُس نے انہیں پہن لیا۔ اور شیر کی مانند نرم نرم گھاس کو اپنا بستر بنا لیا۔ گیا:۔ گیاہ:۔ گھاس۔ نرم نرم ہری ہری گھاس۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح شیر گھاس پہ سویا کرتا ہے بعینہ شیر رستم بھی گھاس کا بستر بنا کر سو رہا۔

۱۳۔ اُس نے ڈھال کو سر کے نیچے اور تلوار کو سامنے پہلو میں رکھ لیا اور تلوار کے دستے پر اپنا ہاتھ دھر لیا۔ (اور سو گیا) سپر:۔ ڈھال۔ نوٹ:۔ برش کا "ش" تیغ کے متعلق ہے۔

۱۴۔ جب اُن کھیتوں کی رکھوالی کرنے والے نے گھوڑے کو سبزے میں چرتے پھرتے دیکھا تو از راہ شکایت شور مچایا اور بُرا بھلا کہنے لگا۔ دشتبان:۔ دشت کی حفاظت کرنیوالا۔ کھیتوں کا پہرہ دار۔ زبان کشادن:۔ لعن طعن کرنا شکایت کرنا۔ گالی نکالنا۔

۱۵۔ وہ رستم اور رخش کی طرف متوجہ ہوا اور رخش کے پاؤں پر بڑے زور کے ساتھ ایک ڈنڈا دے مارا۔ چوب: لکڑی۔ ڈنڈا۔ گرم:۔ سخت۔ زور کے ساتھ۔

۱۶-۱۷۔ جب جسیم بہادر یعنی رستم نیند سے بیدار ہوا تو کھیتوں کے نگہبان نے اس سے کہا کہ اے شیطان! تو نے اپنا گھوڑا کھیتی میں کیوں چھوڑا۔ اور بغیر تکلیف اُٹھائے کیوں پھل کھایا؟ کاے:۔ کاٹے۔ اہرمن:۔ شیطان۔ رنج نابردہ:۔ جس چیز کے لئے محنت نہ کی ہو۔ یا سختیاں نہ سہی ہوں اور تکلیف نہ کھینچی ہوں۔ دشتبان کا مطلب ہے کہ اے شیطان تو نے دوسروں کے گاڑھے خون کی کمائی سے ناجائز فائدہ اُٹھایا ہے۔

۱۸۔ وہ عقلمند آدمی (رستم) اُس کے اس لفظ سے قدرے طیش میں آگیا اور وہ لپک کر اُٹھا۔ اور فوراً اس کو دونوں کانوں سے پکڑ لیا۔ تیز شدن: غصہ میں آجانا۔ رنجیدہ ہو جانا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۹- اُس کے دونوں کانوں کو خُوب مروڑا۔ اور کھینچا۔ اور جڑ سے اُکھیڑ کر رکھ دیا۔ اور اُس سے کوئی بُری بات نہ کی۔ فشردن: زور سے مروڑنا۔ اینٹھنا۔ برکندن: اکھاڑ ڈالنا۔ بن: جڑ۔

۲۰- پہرہ دار نے اپنے کانوں کو پھرتی سے اُٹھا لیا۔ اور سخت حیرانی کی وجہ سے فریاد کرنے لگا۔ سبک: جلدی کے ساتھ۔ پھرتی سے۔ غریواں: شور مچاتا ہوا۔ فریاد کرتا ہوا۔ اندر شگفت: حیران۔ ششدر۔

۲۱- اُس ولایت میں ایک پہلوان مسمّی اولاد تھا۔ جو کہ بڑا نامور اور دلیر جوان تھا۔ مرز: کاشتہ زمین۔ سرحد۔ علاقہ۔ ملک۔

۲۲- دشتبان یعنی کھیتوں کا نگہبان شور مچاتا ہوا اُس کے پاس گیا۔ اس کا جسم اور لباس خون سے لت پت تھے۔ اور کان اکھڑے ہوئے تھے۔ تن: جسم۔ برکندہ: اکھڑے ہوئے۔ مصرعہ ثانی کو اگر یوں پڑھا جائے تو بہتر ہوگا "بہ از خون سر و دست و کندہ دو گوش"

۲۳- وہ اولاد سے یوں مخاطب ہوا۔ کہ ایک سیاہ دیو کی طرح کا کوئی آدمی ہے۔ جس کا زرہ بکتر چیتے کے چمڑے کا بنا ہوا ہے اور اُس کی ٹوپی لوہے کی بنی ہوئی ہے۔

۲۴- نوٹ: مصرعہ اصل کو پہلے درست کر لیجئے۔ جو مصرعہ یونیورسٹی کے کورس میں دیا ہوا ہے وہ دوسرے مصرعہ کے ساتھ لگاؤ نہیں کھاتا۔ مصرعہ اصل یوں ہے "کجا او سراپای اہرمنست" جو کہ سر سے لے کر پاؤں تک مجسّم شیطان ہے یا وہ کوئی بڑا سانپ ہے جو کہ زرہ بکتر کے اندر سویا ہوا ہے۔ اہرمن: شیطان۔ سراپا: سرتاسر۔ سالم۔ سب کا سب۔

۲۵- اس نے مجھے دیکھا۔ اپنی جگہ سے ہلا۔ مگر کوئی فضول بات نہ کی۔ اور میرے دونوں کانوں کو اکھیڑ کر پھر اُسی جگہ پر سو گیا۔ یافہ یا یاوہ: بیہودہ باتیں۔ واہیات۔ لغو۔ پوچ۔

۲۶- جب اولاد نے سُنا تو فوراً اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور دل کی جلن کی وجہ سے اس کے اندر دھواں سا نکلا۔ زود: جلدی سے۔ سوز: جلن۔ دود: دھواں۔ ایچو: طرح۔

۲۷- اس نے مع مغرور بہادروں کے اپنے گھوڑے کی باگ کو اس سمت موڑا۔ جدھر رستم کا سراغ (نشان) تھا۔ عناں پیچیدن: باگ موڑنا۔ سرکشاں: جمع از سرکش: بہادر۔ دلیر لوگ۔ نشان: سراغ۔ پتہ۔ خبر۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۸۔ جب وہ لڑاکا بہادر (اولاد) بہت نزدیک آن پہنچا۔ تو رستم نے رخش کی طرف رخ کیا۔
بہ تنگ اندر آمدن:۔ بالکل نزدیک آجانا۔

۲۹۔ وہ رخش پر سوار ہوا۔ اس اپنی تیز تلوار کھینچ لی۔ اور گرجتے ہوئے بادل کی طرح سے آگے بڑھا۔ برندہ:۔ کاٹنے والی تیز۔ میغ۔ بادل۔

۳۰۔ جب وہ ایک دوسرے کے نزدیک آ گئے۔ تو انہوں نے ایک دوسرے پہ اپنا اپنا وار اٹھا کیا۔ فراز آمدن:۔ بالکل نزدیک آنا۔ آمنے سامنے آنا۔

۳۱۔ اولاد نے اس سے کہا: "تیرا کیا نام ہے؟ تو کون شخص ہے؟ تیرا بادشاہ کون ہے؟

۳۲۔ رستم نے یوں جواب دیا۔ کہ میرا نام بادل ہے۔ اگر بادل ہیں شیر کے برابر طاقت ہو تو شیر ہے:۔ شیر درندہ۔

۳۳۔ اور یہ وہ بادل ہے جو نیزے اور تلواریں برساتا ہے۔ اور بہادروں کے سروں کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ ابر کا مطلب رستم ہے۔ یعنی رستم ایسا بادل ہے۔ بار آوردن:۔ پھل لانا۔ مگر یہاں برسنا مراد ہے۔ سر اندر کنار آوردن:۔ سر کاٹ کر رکھ دینا۔ سر کو تن سے جدا کر دینا۔

۳۴۔ اگر میرا نام تیرے کانوں سے گذر جائے تو تیری جان کا سانس اور تیرے دل کا خون جم جائیں۔ نوٹ:۔ مصرعہ ثانی اس طرح سے پڑھئے:۔ "دم جان و خون دلت بفسرد" رستم کا مطلب ہے کہ اے اولاد! میرا نام سنتے ہی تیری روح پرواز کر جائے گی۔ اور تیرا خون ٹھنڈا ہو جائے گا۔ یعنی تو مر جائے گا۔"

۳۵۔ کیا تجھے ہر مجمع میں ہاتھی جیسا جسم رکھنے والے کے جملے اور کمان کا چرچا سننے کا موقع نہیں ملا؟ بہ گوش آمدن:۔ کان تک پہنچنا۔ کانوں پڑنا۔ گو:۔ بہادر۔ پہلوان۔ مطلب یہ ہے کہ تو رستم کی بہادری اور شجاعت کے کارناموں کا چرچا نہیں سنتا؟

۳۶۔ یہ تمام فوج جو تو میرے مقابلہ میں لے کر آیا ہے گویا تو نے گنبد پر بے سود اخروٹ پھینکے ہیں۔ گوز:۔ جوز کا معرب ہے۔ اخروٹ۔ گنبد۔ گلولے۔ چونکہ کوئی چیز گنبد پر نہیں ٹھہر سکتی۔ اس لئے گوز بر گنبد افشاندن کا مطلب ہے کہ بے فائدہ یا بے سود کام کرنا۔ کسی مہمل بات کے پیچھے دوڑنا۔ مطلب یہ ہے کہ رستم کے سامنے اتنی بڑی فوج کی بھی دال نہیں گل سکتی۔ اور اس کی وہ بے وقعتی کیا کرتا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۳۷ - اُس نے اپنی میان سے بلاؤں کے مگرمچھ (تلوار) کو نکالا اور زمین کے تنگ چھلے میں کمند کے پیچ کو لٹکا دیا۔ نہنگ: مگرمچھ - نہنگِ بلا: - استعارہ ہے تلوار سے - خام: - کمند - پھندا خم: - پیچ - حلقہ - خم اور خام میں تجنیس زائد ہے۔

۳۸ - وہ شیر کی طرح گلے کے درمیان جھپٹا اور جو بھی اُس کے سامنے آیا۔ اُسے مارتا گیا۔ رمہ بھیڑ یا بکریوں کا گلہ - مراد اولاد کی فوج جو رستم کے ساتھ مقابلہ کرنے کو آئی تھی - مگر بوجہ بزدلی ٹھہر نہ سکی - اس لئے تو وہ اُسے رمہ کہہ کر مخاطب کر رہا ہے -

۳۹ - اس فوج کے پہلوان (رستم) کے ہاتھوں شکست فاش ہوئی - اور سخت مایوس ہو کر بھاگ نکلی - تیرہ روزاں: مایوس - ناامید - شکستہ خاطر

۴۰ - جب وہ پہاڑوں پر منتشر ہو گئے تو تمام وادی اور جنگل سواروں کی گرد سے اَٹ گئے - دَر: - وادی - بستی - پراگندہ: - تتر - بتر - بکھرے ہوئے - منتشر - نوٹ: - مصرع اول میں بد کی بجائے "شد" لکھیے -

۴۱ - رستم ایک بدمست ہاتھی کی طرح ان کے تعاقب میں جا رہا تھا - اور یہ ساٹھ پیچوں والا پھندا اس کے بازو کے گرد لپٹا ہوا تھا - دژم: - بدمست - غضب ناک شصت: شصت - یعنی ساٹھ - خم - پیچ - بل -

۴۲ - جب رخش اولاد کے نزدیک پہنچا - تو اولاد کا دن رات کی طرح سیاہ ہو گیا - تاریک شدن روز: - بدقسمتی چھا جانا - قسمت کا بد ہونا -

۴۳ - رستم نے اپنے لمبے پھندے کو پھینکا - اور وہ سربلند سرکش سر (اولاد کا سر) پھندے کے پیچوں میں پھنس گیا - سرافراز: - سربلند شاندار -

۴۴ - وہ گھوڑے سے اُترا اور اُس کے دونوں ہاتھوں کو باندھ دیا - اُس کو اپنے آگے آگے لگا لیا - (یعنی اس کو کہا کہ تم میرے آگے آگے پیدل دوڑتے جاؤ) اور خود گھوڑے پر سوار ہو گیا - اندر آمدن: نیچے اترنا - پیش اندر افگندہ: - آگے ڈال لیا یعنی آگے آگے دوڑنے کو کہا -

۴۵ - اُس نے اُس کو کہا کہ اگر تو سچی اور صحیح بات بتا دے اور میں تیرے بیان میں شروع سے لے کر آخیر تک کوئی دھوکا یا جھوٹ نہ دیکھوں - اور تو مجھے سفید دیو کی طرح بتا دے - غندی اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اور بید کا مقام بھی دکھا دے ۔ کژی :- ٹیڑھا پن ۔ ناراستی ۔ دھوکا ۔ جھوٹ ۔ از سر تابن :- شروع سے لے کر آخیر تک ۔ سر و بن یافتن :- کچھ پا سکنا ۔ سمجھ سکنا ۔ لیکن اس شعر میں اس کا مطلب یہ ہے کہ تو مجھے شروع سے لے کر آخیر تک ایک بات بھی جھوٹی نہ کہے ۔ نوٹ :- سفید دیو ۔ پولاد غندی اور بید سب دیووں کے نام ہیں ۔

۴۷ ۔ ۴۸ ۔ اور وہ جگہ بھی دکھا دے جہاں کاؤس بادشاہ مقید ہے ۔ جو ان تمام مصیبتوں کا کارن بنا ہے ۔ تو میں ماژندران کے بادشاہ کو تاج ۔ تخت اور بھاری گرز سے محروم کر دوں گا ۔ گرد انیدن :- کسی سے چھین لینا ۔ واپس لے لینا ۔ محروم کر دینا ۔

۴۹ ۔ ۵۰ ۔ اگر تو مکر و فریب سے کام نہ لے تو تو اُس زمین اور علاقے کا بادشاہ بن جائے ۔ اور اگر تو اپنی بات میں مکر و ریا شامل کرے گا ۔ تو (یاد رکھ) میں تیرے جسم سے خون کی ندی بہا دونگا بوم :- زمین ۔ جگہ ۔ ولایت ماژندراں سے مراد ہے ۔ بر :- علاقہ ۔ خشکی ۔ بکار آوردن :- کام میں لانا ۔ نوٹ :- ان اشعار میں رستم اولاد کو ماژندران کے راج پاٹ کا لالچ دے کر اس سے حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہے ۔ کیونکہ اس کو اچھی طرح سے علم ہے کہ اولاد کو ماژندران کے علاقے کی پوری پوری واقفیت ہے اور وہ اس کام میں اس کی صحیح مدد کر سکتا ہے ۔ اس لئے وہ راج پاٹ کے جھانسے کے ساتھ اسے دھمکی بھی دیتا ہے ۔ کہ اگر وہ سچی بات بتانے سے انکار کرے گا ۔ تو وہ اس کو جان سے مار دے گا ۔

۵۱ ۔ ۵۲ ۔ اولاد نے اُسے کہا :- تو غصے کو اپنے دماغ سے نکال دے اور تھوڑی دیر کے لئے اپنی آنکھوں کو کھول اور بے سود میرے جسم کو جان سے محروم نہ کر ۔ جو کچھ بھی تو مجھ سے دریافت کرے گا ۔ اس کو پورا پورا بتا دوں گا ۔ زخشم بپرداز :- غصہ نکال دے ۔ غصہ سے خالی کر دے پرداز از پرداختن :- خالی نہ کر ۔ محروم نہ کر ۔ خیرہ :- بے سود ۔ بے فائدہ ۔ فضول ۔ نشاں :- خبر ۔ پتہ ۔ کھوج ۔

۵۳ ۔ اور اس جگہ تک جہاں کاؤس بادشاہ گرفتار ہے میں تجھے ایک ایک کر کے سب شہر اور سب راستے بتاؤں گا ۔ بستہ :- بندھا ہوا ۔ گرفتار ۔ یک بیک :- ایک ایک کر کے ۔

۵۴ ۔ چونکہ تو نے مجھے یہ خوشخبری (بادشاہی دینے کا وعدہ) دی ہے ۔ اس لئے میں تجھے بید اللہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سفید دیو کا گھر دکھاؤں گا۔ نوید:۔ خوشخبری۔ اچھی خبر۔ یعنی ماژندران کے تاج و تخت کا وعدہ۔
نوٹ:۔ ایک نسخہ میں مصرعۂ ثانی یوں لکھا ہوا ہے:۔ "نمائم چو داری دلم را نوید" چونکہ تونے مجھے یقین دلایا ہے یا میرے دل کی تسلی کر دی ہے۔ اس لئے . . . . .

۵۵ - اے مبارک قدم رکھنے والے انسان! اس جگہ سے لے کر جہاں کاؤس بادشاہ مقید ہے۔ کوئی ایک سو فرسنگ کا فاصلہ پڑتا ہے۔ فرسنگ:۔ تین میل کی مسافت۔ نوٹ:۔ بخشندہ کی بجائے فرخندہ کر لیجئے۔ فرخندہ:۔ مبارک قدم رکھنے والا انسان۔

۵۶ - اور اس جگہ سے سفید دیو کا مقام ایک سو فرسنگ کا لمبا راستہ طے کر کے پڑتا ہے جو کہ سخت مشکل اور دشوار گذار ہے۔ دیو سے مراد دیو سفید ہے۔ دشخوار:۔ دشوار۔ بہت مشکل
نوٹ:۔ دشخوار اور بد کے درمیان واؤ عطف ڈال لیجئے۔

۵۷ - دو پہاڑوں کے درمیان ایک بڑی بھیانک اور خوفناک جگہ ہے۔ جس کے آسمان پر ہما کو بھی اُڑنے کی جرأت نہیں پڑتی۔ پُرہول:۔ خطرے سے بھری ہوئی۔ ڈراؤنی۔ بھیانک خطرناک۔ ہما۔ ایک مشہور پرندے کا نام ہے۔ جو نہایت مبارک خیال کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ جو شخص اس کے سائے تلے آجائے صاحب اقبال ہو جاتا ہے۔ یہ جانور بڑا نڈر ہوتا ہے اور بڑی جرأت کا مالک ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ایسی خوفناک جگہ ہے کہ ہما کو بھی اس پر اُڑنے کی ہمت نہیں پڑتی

۵۸ - اُن کروڑہ دیوؤں کا سردار دیو سفید کی طرح کا ہے جس سے پہاڑ بھی بید کے درخت کی طرح کانپنے لگتا ہے۔ سترہ:۔ سردار۔ بید:۔ ایک درخت کا نام ہے جسے بینت بھی کہتے ہیں۔ یہ بڑا لمبا اور باریک ہوتا ہے۔ اور ہر وقت ادھر اُدھر ہلتا رہتا ہے۔ اس لئے اسے بید مجنوں بھی کہتے ہیں۔

۵۹ - جسم کے لحاظ سے تو اُسے پہاڑ کے برابر پائے گا۔ اُس کا سینہ کندھے اور گردن دس رسیوں کے برابر ہیں۔ بر:۔ سینہ۔ کتف:۔ کندھا۔ یال:۔ کندھا۔

۶۰-۶۱۔ تیرے ایسے بازو۔ ہاتھ اور باگ اور ساتھ ہی تلوار۔ گرز اور نیزے کا استعمال کرتے ہوئے۔ ایسے اونچے قد۔ جسم اور کامیابیوں کے باوجود بھی تجھے دیو سے لڑنا زیب نہیں
شاخ:۔ بازو۔ ور گذارندہ تیغ:۔ تلوار کا استعمال کرنے والا۔ تلوار چلانے والا۔ برز:۔ بلند۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ادیجا قد و قامت - بالا :- قد و قامت - مگر یہاں جسم مراد ہے - کارکرد :- کام کرنے کی طاقت جنگ کرنے کی طاقت - کامیابی -

۶۱ - تو بالکل اکیلا ہے اور اگر تو لوہے کا بھی بنا ہوا ہوتا تو بھی شیطان کی ریتی تجھے رگڑ کر رکھ دے گی - تنہا سنجی :- تو تنہا ہستی - تو بالکل اکیلا ہے - تو تن تنہا ہے - ز آہنی :- اگر از آہن ہستی :- اگر تو لوہے کا بنا ہوا ہو - سوہان :- ریتی جس سے لوہا گھساتے ہیں - اہرمن سے مراد سفید دیو ہے - اہرمنی میں یائے تنانوی نسبتی ہے - مطلب ہے کہ جس طرح لوہے کو ریتی رگڑ کر رکھ دیتی ہے - اسی طرح دیو سفید تجھے پیس کر رکھ دے گا - کیونکہ تو لوہا ہے اور وہ ریتی -

۶۳ - ۶۴ - رستم اس کی باتوں کو سن کر ہنس پڑا - اور کہا کہ اگر تو میرے ساتھ بطور راہنما چلے تو تو دیکھے گا کہ یہ ہاتھی جیسا جسم رکھنے والا پہلوان اکیلا ہی اس بدکار دیوؤں کے گروہ کے ساتھ کس طرح سے پیش آتا ہے - راہ جو :- راستہ تلاش کرنے والا - مراد رہنما - رہبر - ساتھی - چہ آید :- کیا کچھ کرتا ہے - کس طرح پیش آتا ہے - نامدار انجمن سے مراد دیوؤں کا گروہ -

۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - فروز مند خدا کی مدد کر - میری خوش بختی - تیر اور ہنر کے ذریعے جب وہ میرے جسم کی طاقت - قوتِ بازو - اور جنگ میں میرے گرز کی چوٹوں کو دیکھیں گے تو ڈر کے مارے اُن کی رگیں اور چمڑا پھٹ جائے گا - اور وہ باگ اور رکاب میں بھی امتیاز نہ کر سکیں گے - نیرو :- مدد - طاقت - پیروز گر :- فتح مند - فیروز مند - تاو :- طاقت - بہر و بال :- بازو کی طاقت - کوپال :- گرز - پے :- رگ و ریشہ - پوست :- چمڑا - نہیب :- خوف - ڈر - خطرہ - رکیب :- رکاب سے اسم امالہ ہے - یعنی الف کو یائے میں بدل دیا گیا ہے - چیزے از چیزے دانستن :- کسی چیز میں تمیز کر سکنا - مطلب ہے کہ رستم کی طاقت کو دیکھ کر اُن کے ہوش و حواس گم ہو جائیں گے - اور وہ لڑنے کے قابل نہ رہیں گے -

۶۸ - یہ کہہ کر وہ خوشی خوشی اپنے رخش پر سوار ہو گیا - اور اس کے - مانند اولاد ہوا کی طرح تیز دوڑتا گیا - شاد :- خوشی خوشی

۶۹ - نہ تو وہ اندھیری راتوں میں آرام کرتا - اور نہ ہی چمکتے ہوئے دنوں میں دم لیتا - اور گھوڑا دوڑتا ہوا اسپروز پہاڑ کے عین سامنے پہنچ گیا - اسپروز :- مازندران کے علماء نے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

میں ایک بڑے اونچے پہاڑ کا نام ہے۔ تیرہ اور پاک میں صنعت تضاد ہے۔

۷۷۰۔ اور اس جگہ تک کہ جہاں کاؤس نے فوج کے ساتھ چڑھائی کی تھی۔ اور دیو کس اللہ جادوگروں کے ہاتھوں میں گرفتار ہو گیا تھا۔ وہاں پہنچا۔ بہ رنج بر کشیدن :۔ کسی کے ہاتھوں تکلیف اٹھانا۔ کسی کا تکلیفوں میں مبتلا ہو جانا۔

۷۷۱۔ جب اندھیری سیاہ رات کا نصف حصہ گذر گیا۔ تو جنگل سے ایک شور اور غل غپاڑہ اٹھنے لگا۔ یک نیمہ :۔ نصف حصہ آدھا حصہ۔ چلب :۔ شور و غل۔ غل غپاڑہ۔ رولا

دراصل چلب کا مطلب حبا نجہ کی آواز ہے

۷۷۲۔ انہوں نے مازندران میں آگ روشن کی اور ہر ایک جگہ مشعلیں روشن کیں۔ آتش افروختن :۔ آگ جلانا۔ آگ سلگانا۔

۷۷۳۔ رستم نے اولاد سے پوچھا کہ وہ کونسی جگہ ہے کہ جہاں دائیں بائیں آگ کے شعلے اٹھ رہے ہیں۔ نظر آ رہے ہیں۔ بر آید :۔ اٹھ رہے ہیں۔ نظر آ رہے ہیں۔

۷۷۴۔۷۷۵۔ اس نے جواب دیا کہ یہ مازندران کے شہر کا دروازہ ہے۔ کہ جہاں دیووں کے سپہ سالار ہوتا ہے۔ ارژنگ۔ بید اور سفید دیو کے تمام بہادر پہلوان آدھی رات کے بعد سو نہیں سکتے۔ یعنی نصف شب کے بعد صبح تک جاگتے رہتے ہیں۔ بہرہ :۔ ایک حصہ۔ ایک پہر۔ ایک چوتھائی حصہ۔ دو بہرہ :۔ نصف۔ نیارند خفت :۔ سونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ سو نہیں سکتے۔

۷۷۶۔ وہ درخت جس کی چوٹی بادلوں کے ساتھ باتیں کر رہی ہے۔ اس کے نیچے ایک خیمہ لگا ہوا ہے۔ جس کے رسے بڑی مضبوطی کے ساتھ کسے ہوتے ہیں۔ سحاب :۔ بادل۔ سراپردہ :۔ خیمہ کی ایک قسم ہے۔ بڑا تنبو یا خیمہ۔ سراپردہ ستاو زدن :۔ خیمہ لگانا۔ خیمہ کا کھڑا کرنا۔ طناب :۔ خیمہ باندھنے کی رسی۔ بر کشیدن :۔ کھینچی ہوئی۔ بندھی ہوئی۔ کسی ہوئی۔

۷۷۷۔ ہاں ایک دیو رہتا ہے۔ جس کا نام ارژنگ ہے اور وہ ہر وقت شور و غل مچاتا رہتا ہے۔ ہر زمان :۔ ہر زماں :۔ ہر وقت۔ ہر دم۔ ہر گھڑی۔ غریو :۔ غل۔ چلانا۔ دھاڑنا۔

۷۷۸۔۷۷۹۔ اس وقت وہ لڑاکا رستم سو گیا اور جب چمکنے والے سورج نے اپنا رخ دکھایا یعنی جب سورج نکلا تو اس نے اولاد کو ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا۔ اور اپنے پھندے کے بیچ میں اچھی طرح سے کس دیا۔ ... جکڑ دیا۔ کس کر باندھ دیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

# چھٹی منزل

## رستم کا ارژنگ کو مارنا

۱۔ جب سورج نے پہاڑ کے پیچھے سے سر نکالا۔ (یعنی جب نمودار ہوا) تو جہان کی چمک دمک اور شان کو دوبالا کر دیا۔ زر و شکوہ: شان و شوکت۔ چمک دمک۔ تیغ کوہ: پہاڑ کی چوٹی

۲۔ تاج بخشنے والا پہلوان (رستم) خواب سے بیدار ہوا۔ اور وہاں سے سید ھا رخش کے پاس گیا۔ گو: پہلوان۔ زخواب اندر آمدن: خواب سے بیدار ہونا۔ نیند سے جاگنا۔

۳۔ اس نے اپنے بزرگوں کے گرز کو زین میں لٹکا لیا اور تدبیروں اور چالاکیوں سے بھرا ہوا ایک دل لئے ہوئے آگے بڑھا۔ نیا: دادا وغیرہ۔ بزرگ۔ کیمیا: تدبیر۔ چالاکی۔ مکر۔ حیلہ

۴۔ اس کے سر پہ ایک شاہی خود تھا اور جسم پر اس نے پسینے سے تر بتر زرہ بکتر پہن رکھا تھا۔ خسروی: شاہانہ۔ شاہی۔ خوی: پسینہ۔

۵۔ اس نے فوج کے جرنیل ارژنگ کی طرف کا رخ کیا۔ جب وہ لڑنے کی غرض سے خیمے کے پاس پہنچا۔ تو اس کے درمیان ایک ایسا نعرہ لگایا کہ تو کہے گا کہ سمندر اور پہاڑ بھی پھٹ گئے۔ سالار: فوج کا سردار۔ جرنیل۔ گروہ: جماعت۔ جھنڈ۔ مراد ارژنگ کے دیو غلام

۷۔ جب اس قسم کا شور ارژنگ کے کانوں تک پہنچا۔ تو وہ فوراً اپنے خیمے سے لپک پڑا۔ غریو: شور و غل۔

۸۔ جب رستم نے اس کو دیکھا تو اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑی لگائی۔ اور اس دیو پر تیز شعلے یا بجلی کی طرح آ ٹوٹا۔ بر انگیختن: ایڑی لگانا۔ چھیڑنا۔ بھڑکانا۔ تیز کرنا۔ آذر گشسپ: ایک آتش کدے کا نام ہے لیکن یہاں بجلی یا تیز آگ سے مراد ہے۔

۹۔ اس نے بڑی دلیری کے ساتھ اس کے سر، گردن اور کانوں کو پکڑ لیا۔ اور شیر کی طرح اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ یال: گردن۔ کندن: اکھیڑنا۔

۱۰۔ اس ہاتھی جیسے جسم رکھنے والے بہادر نے کینے کی تلوار کھینچی۔ اور اس مجلس کو دیوؤں سے خالی کر دیا۔ برآہنیختن: کھینچنا۔ نکالنا۔ کین: کینہ۔ بدلہ۔ غصہ۔ مجلس سے مراد دیوؤں کا گروہ۔ بپردختن یا بپرداختن: خالی کرنا۔ صاف کرنا۔ محروم کر دینا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۱- جب دنیا کو چمکانے والا سورج غروب ہو گیا۔ تو رستم بڑی تیزی کے ساتھ کوہ اسپروز
پر چڑھ گیا۔ گیتی :- دنیا۔ جہان۔ دماں :- جلدی سے۔ تیزی سے۔

۱۲-۱۳- اس نے اولاد کے پھندے کے پیچوں کو کھول دیا۔ اور وہ ایک اونچے درخت کے
نیچے بیٹھ گئے۔ رستم نے اولاد سے اس شہر کا راستہ پوچھا جہاں کاؤس بادشاہ کا نشان تھا۔
خم :- پیچ۔ حلقہ۔

۱۴- جب رستم نے اس راستے کے متعلق سن لیا تو جلدی سے اُدھر کا رخ کیا۔ اور اس کا
راہنما (یعنی اولاد) اس کے آگے آگے پیدل بھاگتا جاتا تھا۔ دواں :- بھاگتا ہوا۔ دوڑتا ہوا
راہ جو :- راستہ تلاش کرنے والا۔ رہنما۔

۱۵- جب تاج بخشنے والا بہادر (رستم) شہر کے اندر داخل ہوا تو رخش بجلی کی طرح
کڑکنے (یعنی ہنہنانے) لگا۔ رعد :- گرجنا۔ بجلی کا کڑکنا۔ بجلی۔

۱۶- جب کاؤس نے اس کی آواز سنی۔ تو تمام معاملہ کو سمجھ گیا۔ یعنی بات کو شروع سے
آخیر تک بھانپ گیا۔ انجام :- آخیر۔ خاتمہ۔ آغاز :- شروع۔ مطلب یہ ہے کہ کاؤس گھوڑے
کے ہنہنانے سے سمجھ گیا کہ رستم اس کو قید سے رہائی دلانے کے لئے آپہنچا ہے۔

۱۷- تب بادشاہ نے ایرانیوں سے کہا کہ ہمارے برے دن ختم ہو گئے ہیں۔ ایرانیوں
سے مراد وہ ایرانی سپاہی ہیں جو کاؤس کے ساتھ قید تھے۔ سر آمدن :- ختم ہو جانا۔ روزگار :-
دن۔ زمانہ۔ قسمت۔ شہریار :- بادشاہ۔

۱۸- رخش کے ہنہنانے کی آواز میرے کانوں تک پہنچی ہے۔ جس کی آواز سے میری
روح اور دل میں تازگی آگئی ہے۔ خروشیدن :- شور مچانا۔ یہاں مراد ہنہنانا ہے۔
رخشم کی "ش" گوش کے ساتھ پڑھے گا۔ یعنی خروشیدن۔ خش۔ بگوشم آمد۔ روان :- جان
روح۔ ۱۹-۲۰- فوج کے سپاہی کہتے تھے کہ قید کی مصیبتوں کی وجہ سے کاؤس
کی جان تباہ ہو چکی ہے اور اس کے سر سے عقل۔ ہوش اور متانت جاتی رہی ہیں۔
تو کہنے لگا کہ شاید وہ خواب میں کچھ بڑبڑا رہا ہے۔ لشکر :- فوج۔ فوج کے سپاہی۔ جو
بادشاہ کاؤس کے ہمراہ تھے۔ بند گراں :- سخت یا بھاری قید۔ فرہ و شان۔ متانت سنجیدگی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

خواب گفتن :- خواب بیان کرنا - سوتے وقت باتیں کرنا -

۲۱ - اس سخت نیند کا بیمار کے پاس کوئی علاج نہیں اور یقینی طور پر ہماری قسمت ہم سے منہ موڑ چکی ہے - بہانا :- بلاشبہ - واقعی - گردیدن :- پھر جانا - منہ موڑ لینا -

۲۲-۲۳-۲۴ - اس اثنا میں جب کہ ایرانی کچھ کہہ ہی رہے تھے ایک آگ بھڑکانے والا بہادر اور لڑاکا پہلوان اپنی کمر کو مضبوطی کے ساتھ باندھے ہوئے اسی وقت کاؤس کے سامنے آ حاضر ہوا - میان تنگ بستن :- کمر کو مضبوطی سے باندھ لینا - اندر زمان :- اسی وقت یل :- پہلوان - پرخاش جو :- لڑائی کا شائق - لڑاکا -

۲۴ - شاہ کاؤس نے اس کو گلے سے لگا لیا - اور اس سے زال (رستم کے باپ کا نام ہے) کی خیریت کا احوال اور سفر کی تکلیفوں کا ماجرا دریافت کیا - در آغوش گرفتن :- گلے ملنا - گلے سے لگانا - تنگ گیر بودن - اندر نج راہ :- راستہ کے سفر کی تکلیف کے متعلق - سفر کی مصیبتوں کے بارے میں -

۲۵ - بزرگوں نے اس کے حق میں دعائیں کیں کہ خدا کرے تیرا گھوڑا - گرز اور زین کبھی بھی تجھ سے محروم نہ ہونے پائیں - (یعنی یہ ہمیشہ تیرے پاس رہیں) گویان :- گرز - بے تو مباد :- تیرے بغیر نہ رہے - آفریں کردن یا خواندن :- دعائیں دینا یا مانگنا -

۲۶ - اور وہاں سے وہ اپنی کمر مضبوطی سے باندھے ہوئے سر کو کینے اور جنگ کے خیالات سے بھرے ہوئے روانہ ہو گیا - جنگ سے مراد خیالات جنگ ہیں -

۲۷ - اور اوناد کو بھی اپنے ساتھ لے لیا - اور رخش کو ہوا کی طرح تیز دوڑاتے جا رہا تھا - چوں باد :- ہوا کی طرح - ابا = با - اس میں الف زائد ہے - ساتھ -

۲۸-۲۹ - جب رخش ان بدصورت اور بھونڈی شکل والے دیوؤں کے جنگلوں کے سامنے ان سات پہاڑیوں میں داخل ہوا - تو رستم ایک انجانہ غار کے پاس پہنچا - اور اس کے چاروں طرف دیوؤں کی فوج کو دیکھا - ہفت کوہ :- سات مشہور پہاڑ - (۱) کوہ کاف (۲) کوہ دماوند - جو ایران میں ہے - (۳) کوہ سرانديپ :- جو جزیرہ سرانديپ میں ہے - (۴) کوہ کلستان جو طوس کے قریب ہے - (۵) کوہ وسن جو بلاد مغرب میں ہے - (۶) کوہ ترکیان جو بحیرہ خضر کے کنارے پر واقع ہے (۷) کوہ چین جو چین - ہند اور افغانستان میں پھیلا ہوا ہے - نوند :- بدصورت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# ساتویں منزل

## رستم کا سفید دیو کو مارنا اور ایرانیوں کا رہائی پانا

۱۔ رستم نے چلنے کے لئے ذرا بھی تیزی سے کام نہ لیا۔ یہاں تک کہ سورج کافی اونچا چڑھ آیا۔ آنیچ :- ہیچ۔ کچھ۔ کوئی۔

۲۔ اُس پھندے کے پیچ کے ساتھ اولاد کے سر اور ہاتھوں کو بہت مضبوطی سے باندھ لیا۔ اور پھر گھوڑے پر چڑھ کر روانہ ہو گیا۔ محکم :- زور سے۔ نشستن :- گھوڑے پر سوار ہونا۔

۳۔ اُس نے جنگی مگرمچھ (تلوار کو میان سے نکالا اور وہ بجلی کی طرح سے کڑکا۔ اور زور زور سے اُس کا نام لیا۔ جنگی نہنگ :- (صفت مقدم) جنگی مگرمچھ مراد تلوار۔ نیام :- میان۔ غریدن :- گرجنا۔ شور کرنا۔ رعد :- گرج۔ کڑک۔ نام گرفتن :- نام لینا۔ پکارنا۔ خدا کو یاد کرنا۔ (۴) وہ بگولے کی طرح فوج کے درمیان داخل ہوا اور خنجر کے زور سے سرداروں کو دور کرنا تھا۔ گرد :- آندھی۔ بادگولہ۔ جلدی سے مراد ہے۔ سران :- سردار۔ سراں تا بہ خنجر دور کردن :- سروں کو خنجر سے کاٹنا مراد نہیں بلکہ سرداروں کو خنجر کے زور سے دور کرنا مراد ہے

۵۔ چونکہ وہ اس کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہیں اُس کی تلوار کے خوف کے مارے اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ نبرد :- زور۔ طاقت۔ بیم :- خطرہ۔ خوف

۶۔ لڑائی میں کوئی بھی اس کے ساتھ جم کر مقابلہ نہ کر سکا۔ اور کسی شخص کو بھی اُس کے خلاف کھڑا ہو کر نام اور عزت حاصل کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ در جنگ ایستادن :- جنگ یا لڑائی میں ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔ نام و ننگ جستن :- نام و عزت ڈھونڈنا یا حاصل کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی دیو رستم کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکا۔

۷۔ اور پھر اس جگہ سے وہ چمکتے ہوئے سورج کی طرح [illegible] دیو کی طرف روانہ ہوا۔ شید :- خورشید یعنی سورج۔ تابندہ :- چمکنے والا۔ چمکتا ہوا۔

۸۔ اس نے ایک غار دیکھی جو دوزخ سے کسی حالت میں بھی کم نہ تھی۔ اور جادوگر (دیو سفید) کا جسم تاریکی کی وجہ سے دکھائی نہیں دیتا تھا۔ تیرگی :- اندھیرا۔ تاریکی۔ سیاہی۔ ناپدید شدن :- دکھائی نہ دینا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۹۔ کچھ دیر تو وہ تلوار ہاتھ میں لئے کھڑا رہا۔ کیونکہ نہ تو وہاں لڑنے کے لئے کوئی جگہ تھی اور نہ ہی بھاگ نکلنے کا کوئی راستہ۔ نوٹ:۔ مصرعہ ثانی میں دیدار کی بجائے پیکار لکھئے۔
پیکار:۔ جنگ۔ لڑائی۔ گریغ:۔ گریز:۔ دوڑنا۔ بھاگ نکلنا۔ چنگ:۔ پنجہ۔

۱۰۔ جب اُس نے اپنی پلکوں کو ملا سا اور آنکھوں کو دھویا اور کچھ دیر تک دیکھتے اس نے اندھیری غار کے اندر غور سے دیکھا۔ یا گہری نظر ڈالی۔ مژگان:۔ پلکیں۔ جستن:۔ ڈھونڈنا۔ یہاں غور سے دیکھنا مراد ہے۔

۱۱۔ تو اس اندھیرے میں اُسے ایک پہاڑ سا وجود نظر آیا۔ جس کی وجہ سے ساری کی ساری غار چھپی ہوئی تھی۔ کوہ استعارہ ہے دیو سفید سے۔ نوٹ:۔ سراسر میں الف اتصالیہ ہے۔

۱۲۔ اُس کا چہرہ کالے بینگوں کی طرح سیاہ تھا۔ اور اُس کے بال شیر کے بالوں کی طرح تھے اور اس کے جسم اور جسامت سے ایسا دکھائی دیتا تھا کہ گویا وہ تمام دنیا میں سمایا ہوا ہے۔
شبہ:۔ کالے مشکے۔ پوتھہ۔ نوٹ:۔ رُوئیں اور مُوئی کے درمیان ایک واو ڈال دیجئے۔
پہنا:۔ چوڑائی۔ موٹائی۔ مطلب یہ کہ اس دیو سفید کا رنگ کالا تھا۔ اور بال سخت گھنے تھے اور ساتھ ہی اس کے قد و قامت کا یہ حال تھا کہ گویا ساری دنیا میں سمایا ہوا ہے۔

۱۳۔ رستم نے اُسے غار کے اندر سوتا ہوا دیکھا۔ اور اس کے مار ڈالنے میں جلدی نہ کی۔
رفتہ خواب:۔ سویا ہوا۔

۱۴۔ رستم چیتے کی طرح گرجا۔ جب وہ نیند سے چونکا تو اُس کے ساتھ لڑنے لگا۔
غریدن:۔ غرانے کا شور۔ بہ جنگ اندر آمدن:۔ لڑنے لگنا۔ جنگ شروع کر دینا۔

۱۵ اس نے (دیو سفید نے) ایک چکی کا پاٹ یعنی بڑا بھاری پتھر اٹھایا اور دھوئیں کی طرح رستم پر آ دھمکا۔ آسیا سنگ:۔ چکی کا پتھر۔ پاٹ۔ بھاری پتھر۔ آسیا:۔ چکی۔ دود:۔ دھواں۔ نوٹ:۔ دیو سفید کے سیاہ رنگ رکھنے کی وجہ سے اُس کی تیز حرکت کو دھوئیں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

۱۶۔ ہاتھی جیسا جسم رکھنے والے (بہادر رستم) کا دل اُسے دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا۔ اور وہ ڈرا کہ کہیں سخت مصائب کا شکار نہ ہو جائے۔
نہیب:۔ ڈر۔ خوف۔ بہ تنگی نشیب آمدن:۔ مشکل میں پڑ جانا۔ مشکل کے نیچے بیٹھ جانا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۷۔ وہ ایک خشمناک یعنی غصّہ سے بھرے ہوئے شیر کی طرح غصّے میں آگیا۔ اُس نے اپنی تیز تلوار اُس کی کمر پر دے ماری۔ بر آشفتن :۔ غضب میں آجانا۔ غصہ میں آجانا۔ شیرِ ژیان :۔ غضب ناک یا غصّے میں آیا ہوا شیر۔

۱۸۔ رستم نے اپنی طاقت کے زور سے اُس کے جسم سے ایک ران اور ایک ٹانگ کاٹ کر نیچے گرا دی۔ نیرو :۔ طاقت۔ قوت۔ ہمت۔ پائے سے مراد پاؤں نہیں ٹانگ مراد ہے۔

۱۹۔ باوجود لنگڑا ہونے کے بھی وہ ایک سرکش ہاتھی اور غضب ناک شیر کی طرح اس کے ساتھ گتھم گتھا ہوگیا۔ بریدہ :۔ کٹا ہوا۔ چونکہ اس کی ٹانگ اور ران کٹ گئی تھی۔ اس لئے اُس کو لنگڑا پایا ہی کہہ دینا بجا ہوگا۔ بہم آویختن :۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑ جانا۔ لڑائی کرنا۔ ہاتھا پائی کرنا۔ دژم :۔ غضب ناک۔ سرمست۔

۲۰۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا گوشت نوچتے رہے۔ یہاں تک کہ تمام زمین خون کے گرنے کی وجہ سے کیچڑ بن گئی۔ گل :۔ کیچڑ۔

۲۱۔ جان کے پیدا کرنے والے خدا کی توفیق سے رستم نے درد اور کینے کے ساتھ پورا پورا زور لگایا۔ نیرو :۔ قوت۔ مدد۔ توفیق مطلب ہے کہ رستم نے بڑا غضب ناک حملہ شروع کر دیا۔

۲۲۔ آخرکار اُس نامی گرامی پہلوان (رستم) نے کینے اور کشمکش کی وجہ سے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ سرانجام :۔ آخرکار۔ معرکہ :۔ لڑائی۔ مقابلہ۔ بر خود پیچیدن :۔ حملے کے بعد سنبھل جانا۔

۲۳۔ اُس جانباز بہادر رستم نے اُسے اچھی طرح سے پکڑ لیا۔ اور گردن پکڑ کر دبایا۔ اور اوپر کو اُٹھا کر بڑے زور سے زمین پر دے مارا۔ برداشتن :۔ اوپر کو اُٹھانا۔ در آوردن :۔ دبا لینا۔ (۲۴) اُس نے اُس کے جسم میں خنجر بھونک دیا اور اس کے دل کو پھاڑ ڈالا۔ اور اُس کے کالے جسم سے جگر کو باہر کھینچ لیا۔ فرو بردن :۔ اندر لے جانا۔ بھونک دینا۔ دھکیل دینا۔ نوٹ :۔ بر دمید کی بجائے بر درید پڑھتے گا۔

۲۵۔ واپس آکر رستم نے اولاد کے بند کھول دیئے۔ اور وہ شاہی ہنڈا اس نے شکار بند کے ساتھ باندھ لیا۔ بند کشادن :۔ گانٹھ کھولنا۔ فتراک :۔ شکار بند۔ وہ تسمہ جو زین کے ساتھ آگے پیچھے لگا ہوتا ہے اور جس میں شکار وغیرہ لٹکایا جاتا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۶ اس نے وہ کھینچا ہوا جگر اولاد کے حوالے کیا۔ اور خود شاہ کاؤس کی طرف روانہ ہوگیا۔

کشیدہ :- کھینچا ہوا۔ نکالا ہوا۔ سر نہادن :- متوجہ ہونا۔ کسی طرف کو روانہ ہونا۔

۲۷-۲۸ - اور دوسری طرف یہ حال تھا کہ ایرانی سرداروں کی آنکھیں بے قراری سے راہ دیکھ رہی تھیں کہ کس گھڑی وہ لڑاکا پہلوان اس بدصورت دیو کے ساتھ جنگ کرکے اس کا سر تن سے جدا کرکے بامراد و کامیاب واپس آتا ہے۔ چشم براہ بودن : سراہ تکنا۔ راستہ دیکھنا۔ بیقراری کے ساتھ انتظار کرنا۔ گہہ :- کب۔ کس وقت۔ کونسی گھڑی۔ یل رزم خواہ :- لڑاکا پہلوان۔ بہادر

۲۹ - خوشی کے مارے بہادروں نے نعرے لگائے کہ روشن جان رکھنے والا جرنیل (رستم) آگیا۔ سپہبد :- فوج کا سردار۔ جرنیل۔ روشن رواں :- روشن روح یا جان رکھنے والا۔

۳۰ - اس کی تعریف کرتے ہوئے آگے استقبال کے لئے دوڑے اور اس کے لئے بے حساب دعائیں مانگیں۔ ستائش کناں :- تعریف کرتے ہوئے۔ زاندازہ بیش :- حساب سے باہر۔ بے شمار۔ بے حد۔ (۳۱) تب وہ بہادر پہلوان۔ مبارک قدم شیر (یعنی رستم) کاؤس بادشاہ کے حضور میں پہنچا۔ فرخندہ پے :- مبارک قدم۔ مراد رستم ہے۔

۳۲ - اس نے یوں کہا کہ عقل تلاش کرنے والے بادشاہ! اپنے دشمن (دیو سفید) کی موت کی خبر سن کر خوشیاں منا۔ دانش پذیر :- عقل کو قبول کرنے والا۔ عقل رکھنے والا۔ بد اندیش برا چاہنے والا۔ برا سوچنے والا۔ دشمن۔ رامش پذیر :- خوشی منا۔ عیش کی محفل جما۔

۳۳ - میں نے سفید دیو کی جاتے جگہ (یعنی سینے یا پہلو) کو پھاڑ ڈالا ہے۔ اب اس کے بعد ماژندران کے بادشاہ کو اس سے کوئی امید نہیں ہوسکتی (یعنی ماژندران کے بادشاہ کو اب دیو سفید کوئی مدد وغیرہ نہیں دے سکتا) جگرگاہ :- جسم کا وہ حصہ جہاں جگر ہوتا ہے۔

۳۴ - میں نے اس کے پہلو سے جگر کو باہر نکال لیا ہے۔ اب کامیابی حاصل کرنے والا بادشاہ کاؤس کیا حکم دیتا ہے؟ پیروزگر :- کامیاب۔ فتح مند۔

۳۵-۳۶ - کاؤس بادشاہ نے اس کے لئے دعا کی۔ تاج اور فوج کبھی بھی تجھ سے محروم نہ ہوں۔ اور جس ماں نے تجھ سا بیٹا پیدا کیا ہے اس کے حق میں دعائیں مانگنا مناسب ہے۔ مام :- ماں۔ نشاید :- مناسب یا جائز نہیں ہے۔ بجز :- سوائے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# ۲۔ رستم اور سہراب کی کہانی

۱۔ جیسا کہ اگلے وقتوں کے قصّے کہانیوں میں بیان کیا گیا ہے۔ میں ایک کہانی دہقان کے بیان کے مطابق نظم کرنے لگا ہوں۔ گفتار: کلام۔ تقریر۔ بیان۔ دہقان: زراعت کرنیوالا کسان زمیندار۔ یا ایران کے زمیندار مراد ہیں۔ جنہوں نے ایران کی قدیم تواریخ کے ذخیرے ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچائے ہیں اور خاص طور پر دہقان دانشور کی طرف اشارہ ہے۔ داستان پیوستن: کہانی مرتب کرنا۔ کہانی نظم میں بیان کرنا۔ گفتۂ باستان: پرانی اگلے وقتوں کی کہانیاں اور قصّے۔ چونکہ فردوسی کو شروع ہی سے پرانی کہانیاں پڑھنے اور سننے کا شوق تھا۔ اور شاہنامہ کے ماخذوں میں سے یہ بھی ایک ماخذ ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ یہاں گفتۂ باستان سے مراد نامہ باستان یا (خدائی نامہ) ہو۔ یا آن پرانی کہانیوں کا ذخیرہ جو فردوسی کے زمانے تک متواتر چلی آ رہی تھیں۔

(۲) اُس نے موبدوں سے اتنی ہی بات سن رکھی تھی یا اُس کو موبدوں سے سنی ہوئی صرف اتنی ہی بات یاد تھی۔ کہ رستم نے صبح سویرے سے اپنے آپ کو لیس کر رکھا تھا۔ موبد: آتش پرستوں کا پیشوا حکیم یا دانشمند۔ زرتشت پیغمبر کے مذہب پر چلنے والوں کا امام۔ بامداد: صبح۔ برآراستن: تیار ہونا۔ تیاری کرنا۔ آمادہ ہونا۔ پرانے زمانے میں عام طور پر مذہبی پیشوا لوگوں کو پرانے بادشاہوں اور بہادروں کی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔

(۳) حالانکہ وہ مغموم تھا۔ پھر بھی اس نے شکار کو جانے کی تیاری کی۔ کمر کو کس لیا۔ اور تیردان کو تیروں سے بھر لیا۔ غمی: غمگین کا مخفف ہے۔ مغموم: افسردہ۔ نخچیر: شکار۔

۴۔ وہ باہر نکلا اور اپنے رخش پر سوار ہوا۔ اور اس ہوا جیسا جسم رکھنے والے (تیز رفتار) گھوڑے کو وہاں سے ایڑی لگائی۔ پا اندر آوردن: رکاب میں پاؤں رکھنا۔ مراد گھوڑے پر سوار ہونا۔ باد پیکر: ہوا کا سا جسم رکھنے والا۔ مراد تیز رفتار۔

۵۔ جب وہ توران کی سرحد کے گرد و نواح میں پہنچا۔ تو اس نے تمام بیابان کو جنگلی گدھوں سے بھرا ہوا پایا۔ مرز: سرحد۔ کاشتہ زمین۔ ولایت۔ گور: گو۔ خر کا مخفف ہے جنگلی گدھا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۶۔ اپنی کمان اور تیروں، گرز اور پھندے کے ساتھ اُس نے جنگل میں چند شکار مار گرائے۔
نخچیر:۔ شکار کیا ہوا جانور۔

۷۔ جب وہ گورخر کا گوشت بھونا گیا۔ تو اُس نے اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھایا۔ اور ہڈیوں میں سے تمام مغز کو اچھی طرح سے چوس لیا۔ بریاں :۔ بھنا ہوا۔ کباب۔ از ہم کندن: ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ نوچنا۔ توڑ توڑ کر علیحدہ کرنا۔ گرد بر آوردن :۔ اچھی طرح سے چوسنا۔ مکمل طور پر کسی چیز کا نکال لینا۔

۸۔ اس کے بعد وہ ٹہلتا ہوا پانی کے پاس گیا۔ جب اس نے جی بھر کر پانی پی لیا۔ تو اس نے سونے کی ٹھانی۔ آہنگ :۔ ارادہ۔ خواہش۔ خیال۔

۹۔ وہ سو گیا اور دنیا اور ما فیہا کو بھول گیا۔ اور چراگاہ میں رخش نخروں سے ٹہلتا اور گھاس چرتا رہا۔ از چیزے بر آسودن :۔ کسی چیز کو بھول جانا۔ کسی چیز سے لاپرواہ ہو جانا۔ روزگار :۔ زمانہ۔ دنیا۔ مرغزار :۔ سبز کھیت۔ سبزہ زار۔ چراگاہ۔

۱۰۔ اتفاق سے سات آٹھ ترک سواروں کا ایک گروہ اُس شکار گاہ میں سے گذرا۔ رمہ :۔ ایک گروہ۔ ایک جماعت۔ ترکاں جمع از ترک۔ ملک ترکستان کے باشندے۔

۱۱۔ جب انہوں نے جنگل میں رخش کو دیکھا تو اُس کو پکڑنے کی خاطر اُس کی طرف تیزی کے ساتھ دوڑے۔ پہلے مصرعہ میں "مر" زائد ہے اور زور بیان کے لئے آیا ہے۔ سوئے بند کردنش اس کو بند کرنے یعنی پکڑنے یا قید کرنے کی غرض سے۔

۱۲۔ انہوں نے اُسے پکڑ لیا۔ اور سرپٹ دوڑاتے ہوئے شہر میں لے آئے۔ ہر ایک کی مرضی یہی تھی کہ وہ رخش سے فائدہ اٹھائے۔ (یا اُسے رخش سے فائدہ ملے) پویان :۔ دوڑتا ہوا۔ سرپٹ بھاگتا ہوا۔ نوٹ :۔ مصرعہ ثانی میں زہد کی بجائے بہر کر لیجئے۔ بہر :۔ حصّہ۔ بہرہ جستن :۔ کا مطلب اس طرح ہوگا۔ کہ یا تو گھوڑے کو بیچ کر قیمت کو تقسیم کر لیا جائے۔ یا گھوڑے کی نسل کو بڑھایا جائے۔

۱۳۔ جب رستم میٹھی نیند سے چونکا۔ تو اُسے اپنے تند خو گھوڑے کی ضرورت پڑی۔ بکار آمدن :۔ ضرورت پڑنا۔ بارہ۔ گھوڑا۔ نوٹ :۔ دست کش کا مطلب یہاں عصا یا ہاتھ پکڑ کر چلانے والا نہیں ہے۔ بلکہ مُنہ زور یا تند خو اسپ ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۴۔ اس نے اس چراگاہ میں ہر طرف نظر اٹھا کر دیکھا مگر اسے اپنا گھوڑا کہیں بھی نظر نہ آیا۔ بارگی :۔ گھوڑا ۔ سواری ۔ (۱۵) اُسے یہی خیال آتا ہا کہ اب وہ اس سخت مصیبت میں شرم کی وجہ سے کدھر پا پیادہ دوڑتا پھرے ۔ ننگ :۔ شرم ۔ تیرہ روان :۔ تاریک جان غم ۔ افسردگی ۔ مصیبت۔

۱۶۔ اب مجھے اس عاجزی اور مجبوری کی حالت میں چلنا ہی پڑے گا ۔ اور بڑے صبر کے ساتھ غم کو برداشت کرنا ہوگا ۔ بہ بیچارگی رفت باید :۔ لاچاری کی حالت میں جانا ہوگا ۔ عاجزی اور مجبوری کے عالم میں چلنا ہوگا ۔ دل بہ غم نہادن :۔ دل پر غم کا بوجھ اٹھانا ۔ صبر کے ساتھ غموں کا برداشت کرنا ۔ بلا تامل دکھ درد سہنا ۔ یک بارگی :۔ فوراً ۔ مکمل طور پر۔

۱۷۔ اس نے رخش کے قدموں کا نشان ڈھونڈ لیا ۔ اور وہ راستہ اختیار کر لیا ۔ مگر اس کا دماغ کئی قسم کے خیالات سے بھرا ہوا تھا ۔ پی بر داشتن :۔ قدموں کا نشان ڈھونڈنا ۔ راستہ کھوج لگانا ۔ اندیشہ :۔ وسوسہ۔

۱۸۔ جب وہ سمنگاں کے شہر کے نزدیک پہنچا تو اس کے آنے کی خبر وہاں کے بادشاہ اور اس کے درباریوں کو ملی ۔ بزرگان :۔ بڑے بڑے آدمی ۔ مراد درباری سمنگاں :۔ زمانہ قدیم میں ایک ملک کا نام تھا ۔ (۱۹) بادشاہ جلدی سے اس کے حضور میں گھوڑے سے اتر پڑا ۔ اور بہت سی فوج اس کے ارد گرد جمع ہوگئی ۔ انجمن شدن :۔ اکٹھا ہونا ۔ جمع ہونا ۔ مراد بادشاہ بمعہ فوج پا پیادہ اس کے استقبال کے لئے بڑھا ۔ (۲۰) سمنگاں کے بادشاہ نے رستم سے کہا کہ کیا معاملہ تھا ۔ اور کس شخص کو تیرے ساتھ جنگ کرنے کی ہمت ہوئی ؟ نبرد آزمودن :۔ زور آزمائی کرنا ۔ جنگ کرنا ۔ (۲۱) ہم اس شہر میں سب تیرے خیر خواہ اور بھلائی چاہنے والے ہیں اور ہم تیرا فرمان بجالانے اور خدمت کے لئے کمر باندھے کھڑے ہیں ۔ نیک خواہ :۔ خیر خواہ ۔ بھلائی چاہنے والے ۔ دوست ۔ بہ راہ استادن :۔ کسی کی خدمت کے لئے تیار رہنا ۔ کسی کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہونا ۔ (۲۲) جب رستم نے اس کی باتوں کو غور سے پرکھا تو اپنے دل سے تمام بدگمانیوں کو غائب پایا ۔ یعنی اس کے دل سے تمام وسوسے جاتے رہے ۔ بدگمانیش کی ش ، رستم کے دل سے متعلق ہے ۔ کوتاہ :۔ کم ۔ غائب ۔ نفی ۔ نگر بد :۔ دیکھا ۔ مراد غور سے جانچا ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۳ رستم نے اُس سے کہا کہ میرا رخش اِس چراگاہ میں بغیر لگام اور باگ کے مجھ سے کہیں دور بھاگ گیا ہے۔ مرغزار:۔ چراگاہ۔ دور شد:۔ جدا ہوگیا ہے۔ فسار:۔ گھوڑے کی پوزی باگ وغیرہ۔ گلے کی رسی۔ وہ باگ جو گھوڑے کے سر کے گرد ہوتی ہے

۲۴۔ اگر تو اسے تلاش کر دے تو میں اب آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ اور نیک کاموں کا صلہ دینے والا خدا تجھے اِس کا اچھا صلہ دے گا۔ سپاس:۔ شکریہ۔ احسان۔ پاداش:۔ صلہ۔ معاوضہ عمدہ صلہ۔ نیکی شناس۔ نیکیوں کی پہچان کرنے والا۔ نیکی کا بدلہ دینے والا۔ نیک کاموں کا معاوضہ یا صلہ دینے والا۔ مراد خدا۔ (۲۵) بادشاہ نے اُس سے کہا کہ اے بامرتبہ و باعزت بہادر کسی شخص کو بھی تیرے ساتھ اِس قسم کا معاملہ کرنے کی جرأت نہیں۔ نیا رد:۔ جرأت۔ حوصلہ۔ ہمت نہیں رکھتا۔ (۲۶) تو میرا مہمان بن اور غصہ میں مت آ۔ سب کچھ تیری خواہش کے مطابق ہو جائے گا۔ تندی:۔ تیزی۔ غصہ۔ رنج۔ طیش۔ بکام تو:۔ حسب مراد تو۔ تیری خواہش کے موافق۔ سخن:۔ بات۔ مگر یہاں کام یا چیز ہے۔

۲۷۔ رستم اس کی باتیں سن کر بہت خوش ہوا۔ اور اس کا دل تمام تفکرات سے فارغ ہوگیا۔ اندیشہ:۔ فکر۔ خیال۔ تشویش۔

۲۸۔ فوج کے سپہ سالار (بادشاہ سمنگاں) نے اس کو اپنے محل میں ہی جگہ دی۔ اور اُس کی خدمت کے لئے خود اُس کے سامنے کمر بستہ رہا۔ کاخ:۔ محل۔ در پیش کسے بودن:۔ کسی کی خدمت بجا لانے کے لئے اُس کے سامنے کھڑے رہنا۔ کسی کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہونا۔ کسی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا۔ مصرعہ ثانی میں "بر" زائد ہے۔

۲۹۔ اس کے آرام کرنے اور سونے کے لئے اُس کی شان کے شایاں ایک عمدہ جگہ سجائی۔ اور وہاں کستوری اور گلاب چھڑکا۔ سزاوار:۔ لائق۔ مناسب۔ شایاں۔ نہادن:۔ رکھنا مگر یہاں چھڑکنا مراد ہے (۳۰) رستم اپنے بستر پہ آرام کرنے لگا اور شراب اور راستے کی تھکاوٹ کی وجہ سے فوراً سو گیا۔ خوابگاہ:۔ آرام گاہ۔ بستر۔ سونے کی جگہ۔ غنودن:۔ اونگھنا۔ مراد سونا۔ چونکہ رستم ایک تو سفر کی وجہ سے تھکا ہوا تھا اور دوسرے شاہ سمنگاں نے اس کی آمد پہ اس کے اعزاز میں بزم ناز گرمش منعقد کی تھی اس لئے رستم پہ شراب کا نشہ چھانے لگا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# تہمینہ کی ملاقات رستم کے ساتھ

۱- جب اس اندھیری رات کا ایک پہر یا ایک حصّہ گذر گیا تو آسمان پر رات کا چمکدار ستارہ (صبح کا ستارہ یا کاروان کُش ستارہ) پھرنے لگا۔ بہرہ:- حصّہ۔ نصیبہ:- قسمت۔ ایک چوتھائی پہر۔ شب آہنگ:- ایک روشن ستارہ- جو کبھی اوّل شب اور کبھی آخر شب میں نمودار ہوتا ہے۔ اور صبح کا ستارہ بھی اسی کو کہہ دیتے ہیں۔ چرخ گرداں گھومنے والا آسمان۔ (۲) ایک غلام لڑکی ہاتھ میں عنبر کی سی خوشبو رکھنے والی شمع لئے ہوئے اُس مست (رستم) کے سرہانے کے پاس بڑے ناز کے ساتھ چلتی ہوئی آئی۔ شمعِ معنبر:- عنبر کی سی خوشبو رکھنے والی شمع۔ عنبر کی بنی ہوئی شمع۔ بالیں:- سرہانہ۔ مست سے مراد رستم ہے جو نشہ میں چُور پڑا تھا۔

۳- اور اس غلام لڑکی کے پیچھے پیچھے ایک چاند کا سا چہرہ رکھنے والی حسینہ تھی۔ جو سورج کی طرح چمک رکھنے والی اور رنگ اور خوشبو سے بھری ہوئی تھی۔ بندہ:- غلام۔ ماہ رُو:- چاند کا سا مکھڑا رکھنے والی حسینہ۔

۴- اُس کو دیکھ کر شیر جیسا دل رکھنے والا رستم حیران رہ گیا۔ اور اُس کی خاطر دنیا کو پیدا کرنے والے خدا کا نام لیا۔ خیرہ ماندن:- حیران- پریشان یا سرگشتہ ہو جانا۔ جہان آفرین:- جہان کو پیدا کرنے والا۔ خالق۔ خدا۔

۵- اُس کا حال پوچھتے ہوئے کہا۔ کہ تیرا کیا نام ہے؟ اور تو اس اندھیری رات میں کیا تلاش کرتی پھرتی ہے۔ تیرا مقصد کیا ہے؟ کام:- مراد- مقصد- خواہش- تمنا۔

۶- اس نے یوں جواب دیا کہ میں تہمینہ ہوں اور تو خیال کرے گا کہ غم کی وجہ سے میں دو ٹکڑے ہو گئی ہوں۔ پاسخ:- جواب۔ دو نیمہ:- دو ٹکڑے۔ غم:- محبت- عشق- مطلب یہ کہ دردِ عشق نے میرے دل کے دو ٹکڑے بنا دیئے ہیں۔

۷- میں شاہ سمنگان کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ اور شیروں اور چیتوں کی اولاد یا نسل میں سے ہوں۔ شیر ببر:- شیر- پلنگ- چیتا- پشت:- تخم- نسل- شیر ببر اور پلنگاں سے مراد بڑے بڑے بہادر سردار۔ دُخت مخفف از دختر- کسی لفظ کے آخری حرف کو گرا دینے کے عمل کو ترخیم کہتے ہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۸۔ انسانوں کی صورت میں میں نے تیرے متعلق کئی لوگوں سے بہت سی کہانیاں سُنی ہیں
بسے :۔ بہت کئی ۔ داستانت : داستاں تو۔

۹۔ مجھے ہردم تیرے کندھوں ۔گردن اور سینے کے دیکھنے کی خواہش رہی ہے ۔ اس لئے
خدا نے تیرا دانہ پانی اس شہر میں کیا۔ کفت :۔ کندھا۔ یال :۔ گردن ۔ بر :۔ سینہ۔ جسم
آبشخور :۔ پانی پینے کی جگہ ۔ مراد اتفاقیہ گذر۔

۱۰۔ اس چاند ایسے مکھڑے والی کی باتوں نے رستم پر گہرا اثر کیا۔ اور اس نے تمام باتوں
کو شروع سے آخیر تک سنا ۔ ماہ ۔ ماہ رخ :۔ ( تہمینہ ) بہ بن آمدن :۔ ختم ہو جانا ۔ مگر یہاں
مراد ہے گہرا اثر کرنا ۔ (۱۱) جب رستم نے ایسی پریوں کی طرح کا چہرہ رکھنے والی حسینہ کو دیکھا
اور اس میں ہر قسم کے عقل و دانش کے آثار پائے۔ بدان سان :۔ (ایسی خوبصورت) اس
طرح کی۔ بہرہ :۔ حصہ۔ قسمت ۔ یہاں مراد جھلک یا واقفیت ۔ قابلیت ۔

۱۲۔ تو اس نے حکم دیا کہ ایک اچھا عقل مند موبد بلایا جائے جو اس ( تہمینہ ) کو اس
کے باپ سے میرے ساتھ شادی کرنے کے لئے مانگے ۔ موبد :۔ پارسیوں کا امام یا پیشوا ۔ ورا ،
از باد خواستن :۔ مانگنا ۔ مگر یہاں شادی کے لئے چاہنا مراد ہے ۔

۱۳۔ سیانا آدمی (موبد) بادشاہ کے حضور میں گیا ۔ اور اس فوج کے پہلوان (رستم) کا
سندیشہ پہنچا دیا۔ دانشومند :۔ عقل رکھنے والا ۔ سیانا ۔ سخن :۔ پیغام ۔ سندیشہ :۔ بات

۱۴۔ جب بادشاہ نے یہ بات یا پیغام سُنا تو بہت خوش ہُوا ۔ اور ایک سرو کی طرح وہ
( فکر ) سے آزاد ہو گیا۔ آزاد شدن :۔ بے فکر ہونا ۔ بے غم ہونا ۔ چونکہ سرو دوسرے درختوں
سے قد سے اونچا ہوتا ہے اور نرالی قسم کا ہوتا ہے اس لئے اس کو آزاد کہا جاتا ہے۔

۱۵۔ اس نے اپنی لڑکی کی شادی اس پہلوان (رستم) سے جس طرح کہ ان کے رسم و رواج
تھے ۔ کردی ۔ دخت :۔ دختر ۔ بیٹی ۔ آئین :۔ دستور ۔ طریقہ ۔ رسم ۔ کیش :۔ رواج ۔ مذہب

## رستم کا تہمینہ کو نشانی دینا

۱۔ رستم کے بازو پر ایک مہرہ ( تعویذ ) بندھا ہُوا تھا ۔ جو تمام دنیا میں مشہور تھا ۔
مہرہ :۔ قیمتی موتی ۔ عام طور پر تعویذ نما قیمتی پتھر ہے ۔ کچھ نقش کندہ کئے ہوئے ہوتے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہیں اور اُس کو لوگ تعویز کے طور پر گلے میں یا بازو پر باندھتے ہیں۔

(۲-۳-۴) اُس کو (تہمینہ کو) مہرہ دے کر کہا کہ اسے اپنے پاس رکھو۔ اور اگر قسمت سے تجھے ایک لڑکی نصیب ہو کر کسی مبارک یا نیک ستارے اور دنیا کو چمکا دینے والے شگون کے زیر اثر۔ اس مہرہ کو اس کے بالوں میں باندھ دے (ٹانک دے)، اور اگر خوش نصیبی سے تیرے ہاں لڑکا پیدا ہو تو باپ کی یہ نشانی اس کے بازو کے ساتھ باندھ دینا۔ روزگار:۔ زمانہ۔ وقت۔ قسمت۔ نیک اختر:۔ مبارک ستارہ۔ نیک ستارہ۔ فالِ گیتی فروز۔ دنیا کو چمکا دینے والی فال۔ دنیا کو روشن کرنے والے شگون۔ ور:۔ اگر۔

۵۔ پھر وہ وہاں سے زابلستان کی طرف روانہ ہو گیا۔ مگر اس نے جو کچھ دیکھا یا سنا تھا۔ کسی سے بھی ذکر تک نہ کیا۔

## سہراب کا پیدا ہونا اور اس کا (ماں سے) اپنی نسل یا نسب دریافت کرنا

۱۔ جب بادشاہ کی لڑکی پر کچھ عرصہ گذر گیا۔ تو اُس کے ہاں ایک چمکتے ہوئے چاند کی طرح کا لڑکا پیدا ہوا۔ یک چند:۔ کچھ عرصہ۔ کچھ وقت۔ مراد نو ماہ ہے۔ کودک:۔ بچہ۔

۲۔ جب وہ کچھ ہنسنے لگا۔ اور اس کے چہرے پر رونق و شگفتگی سی آ گئی۔ تو تہمینہ نے اس کا نام سہراب رکھ دیا۔ شاداب:۔ شگفتہ۔ کھلا ہوا۔ بارونق۔ بشاش۔

۳۔ جب اُس کی عمر دس سال کی ہو گئی۔ تو اُس سرزمین میں کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا جو اس کے ساتھ جنگ کرنے کی ہمت کر سکتا۔ یارستن:۔ ہمت۔ طاقت یا جرأت۔ نبرد:۔ لڑائی نبرد آزمودن:۔ لڑائی یا جنگ کرنا۔ طاقت آزمانا۔

۴-۵۔ وہ ماں کے پاس آیا اور بغیر کسی قسم کی جھجک کے پوچھتے ہوئے کہا کہ تو مجھے بتا کہ میں کس کے نطفے سے ہوں؟ اور کس نسب سے متعلق ہوں؟ اور جب کوئی مجھ سے میرے باپ کے متعلق سوال کرے۔ تو کیا جواب دوں؟ تہ:۔ نزدیک۔ پاس۔ گہر:۔ اصل۔ نسب۔ خاندان۔

۶۔ اور اگر یہ سوال مجھ سے پوشیدہ رکھا گیا۔ تو میں تجھے دنیا میں زندہ نہ رہنے دوں گا۔

پرسش:۔ سوال۔ پوچھی ہوئی بات۔ نہاں:۔ پوشیدہ۔ چھپی ہوئی۔

۷۔ اس کی ماں نے اُسے کہا کہ یہ بات سن اور اس سے خوش ہو اور غصہ مت کر۔ تو ہاتھی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ایسا جسم رکھنے والے رستم کا بیٹا ہے اور دستاں و سام اور نیرمان کی نسل سے ہے۔
تندی:۔ تیزی۔ غصہ۔ طیش۔ پور (پرانی فارسی) یعنی بیٹا۔ پشتو میں "پور" بیٹے کو کہتے ہیں
گو پیلتن:۔ ہاتھی جیسا جسم رکھنے والا بہادر۔ ز دستاں:۔ از دستاں۔ یعنی:۔ دستان کی
نسل سے یا خاندان سے یا اولاد سے ہے۔ دستان:۔ رستم کا باپ۔ سام:۔ دستاں کا باپ۔ رستم کا
دادا۔ نیرمان:۔ سام کا باپ۔ دستاں کا دادا۔ رستم کا پردادا۔
۹-۱۰- اور پھر کہا کہ (یاد رکھ) افراسیاب کو اس بات کا ذرہ بھر بھی پتہ نہ لگنے پائے۔ کیونکہ
وہ مشہور رستم کا دشمن ہے۔ جس کی وجہ سے توران کا تمام ملک دہشت زدہ رہتا ہے۔
افراسیاب:۔ توران کے ایک بہادر اور بہت بڑے بادشاہ کا نام ہے جو عمر بھر ایران کے کیانی بادشاہوں
سے لڑتا رہا۔ اور آخر رستم کی امداد سے سیاوش کے بیٹے کیخسرو نے جو اس کا دوہتا تھا یعنی فرنگیز
کے بطن سے تھا۔ اپنے باپ کے قتل کے انتقام میں اسے شکست دیکر ہلاک کر دیا۔ رستم جو کہ ایرانی
فوجوں کا سپہ سالار تھا۔ افراسیاب کی نظروں میں کھٹکتا ہوا خار تھا۔ اس لئے تو سہراب کی ماں
اس سے کہہ رہی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ افراسیاب کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ وہ اس کے جانی دشمن رستم
کا بیٹا ہے اور وہ کہیں انتقام لینے پر ہی تل جائے۔ ز سر تا بہ بن:۔ شروع سے لے کر آخر تک یعنی
ذرہ بھر بھی۔ تھوڑا سا بھی۔ یا کچھ بھی۔ زنند:۔ اس کا اشارہ رستم کی طرف ہے کیونکہ رستم توران کی فوجوں
کے لئے خوف و ہراس کا موجب تھا۔ کیونکہ تورانی ہمیشہ رستم کے ہاتھوں شکست کھاتے رہے ہیں
شعر ہٰذا کے مصرعہ اول میں نامور رستم میں صفت مقدم ہے۔
۱۱- سہراب نے یوں جواب دیا کہ دنیا میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو اس معاملہ یا بات کو کبھی
بھی پوشیدہ رہنے دے۔ مطلب ہے کہ اپنی ولدیت کو کوئی پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔
۱۲- اب میں جنگ جو ترکوں کی ایک بڑی بھاری فوج جمع کرتا ہوں۔ جنگ آور:۔ لڑاکا جنگجو
فراز آوردن:۔ جمع کرنا۔ اکٹھا کرنا۔ بے کراں:۔ بے شمار۔ بے حد۔ بڑی بھاری۔ انتقام۔
۱۳- اور میں بدلہ لینے کی غرض سے اس فوج کے ساتھ ایران پر لشکر کشی کروں گا اور کینے کی
گرد کو چاند تک اٹھا کر رکھ دوں گا۔ راندن:۔ چلانا۔ ہانکنا۔ یہاں مراد چڑھائی کرنا۔ یا لشکر کشی کرنا
ہے۔ کینہ خواہ:۔ بدلہ کی خواہش رکھتے ہوئے۔ انتقام لینے کی غرض سے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۴- اور میں افراسیاب کا تخت اور تاج رستم کے حوالے کر دوں گا۔ اور اسے کاؤس بادشاہ کے تخت

پر بٹھاؤں گا۔ گنج:۔ خزانہ۔ کلاہ:۔ تاج۔ نشاندن:۔ بٹھانا۔ نشانمش:۔ اور نشانم۔ میں اس کو بٹھاؤں گا۔ (۲) اور تجھے ایران کی سلطنت کی ملکہ بنادوں گا۔ اور میدان جنگ میں شیروں کی طرح لڑ کے دکھاؤں گا۔ یا لڑائی میں بڑی بہادری کے کارنامے دکھاؤں گا۔ بانو:۔ بیگم۔ ملکہ۔ بیوی۔ شہر ایران:۔ ایران کا ملک یا سلطنت۔

۷۔ اس نے یہ کہا اور پھر واپس گھر چلا گیا۔ اور ایرانیوں کے ساتھ لڑنے کے لئے تیاریاں کیں۔ باز آمدن:۔ لوٹنا۔ واپس آنا۔ ساز کردن:۔ تیاری کرنا۔ ساز و سامان تیار کرنا۔

۸۔ اور ہر طرف سے فوجیں اس کے ارد گرد جمع ہوگئیں اور ان میں سے کئی آدمی اعلے خاندان کے تھے۔ اور کئی تلوار کے دھنی تھے یا چونکہ وہ اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور تلوار کا دھنی بھی تھا۔ باگہر:۔ اعلیٰ خاندان رکھنے والا۔ تیغ زن:۔ تلوار مارنے والا۔ تلوار کا دھنی۔ نوٹ:۔ مصرعہ ثانی کے دو مطلب ہیں۔ (۱) کہ وہ اچھے خاندان سے تعلق رکھتا تھا اور تلوار کا دھنی تھا۔ (۲) یا جو فوج سہراب کے گرد جمع ہوئی تھی۔ اس میں دونوں قسم کے آدمی تھے یعنی باگہر اور تیغ زن لیکن مصرعہ ثانی سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ باگہر اور تیغ زن دونوں صفات سہراب کے لئے آئی ہیں۔ اور اس کی انہیں صفات کی وجہ سے بے شمار فوج اس کے ارد گرد جمع ہوگئی تھی۔

---

## افراسیاب کا سہراب کے کاموں کے متعلق اطلاع پانا۔ اس کی طرف ایک چٹھی بھیجنا۔ اور اسے ایرانیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بھڑکانا

۱۔ افراسیاب کو اس بات کی خبر ملی کہ سہراب نے کشتی کو پانی میں ڈال دیا ہے۔ یعنی کسی بڑی مہم کے لئے آمادہ ہوگیا ہے۔ کشتی بہ آب افگندن:۔ کشتی کو پانی میں ڈال دینا۔ کسی مہم کا بیڑا اٹھا لینا کسی بڑے کام کو کرنے کے لئے آمادہ ہو جانا۔ کوئی مہم شروع کردینا۔ یہاں اشارہ شاہ کاؤس کے برخلاف جنگ کرنے کے لئے آمادہ ہوجانے کی طرف ہے۔

۲۔ ابھی تو اس کے منہ سے دودھ کی بو آتی ہے یعنی ابھی تو وہ دودھ پیتا بچہ ہے۔ اور پھر بھی اسے تلوار اور تیر چلانے کی سوجھی ہوئی ہے۔ از دہن کسے بوئے شیر آمدن:۔ کسی کے منہ سے دودھ کی بو آنا۔ کم سنی کی علامت ہے یعنی وہ ابھی دودھ پیتا بچہ ہے۔ نوٹ: مصرعہ ثانی میں شیر کی بجائے [illegible] شبر [illegible] طرف جنگ کرنے کا ارادہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

رکھنا۔ بہادری کے کارنامے دکھانے کا شوق رکھنا۔ مطلب ہے کہ سہراب کو بچپن میں ہی لڑائی کا شوق دامن گیر تھا۔ (۲) وہ خنجر کے ساتھ زمین کو (خون سے) تر کر دینا چاہتا ہے اور اب اِس وقت بھی کا اُس کے ساتھ جنگ کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ شستن مصدر سے شوید فعل مضارع ہے یعنی دھونا۔ صاف کرنا۔ دھو ڈالنا۔ تر کر دینا۔ بھگو دینا۔ کنوں:۔ اب۔ اِس وقت۔ بلکہ اِس وقت بھی۔ یعنی اِس کم سنی میں بھی۔ رزم جُستن:۔ لڑائی کا ارادہ یا خواہش رکھنا۔ لڑائی کا شوق رکھنا۔

۴ ۔ ۵ ۔ لشکر کے سردار (افراسیاب) نے فوج کے بہادر سرداروں سے کہا کہ یہ راز پوشیدہ ہی رہنا چاہیے۔ اور بیٹے کو اپنے باپ کے متعلق۔ خون کے تعلق۔ محبت اور نسل کے ذریعے پتہ نہ لگنے پائے۔ گردان جمع از گرد:۔ بہادر۔ سردار۔ پہلوان۔ سپہدار:۔ فوج کا سالار یا سردار۔ یہاں افراسیاب کی طرف اشارہ ہے۔ نہفتن:۔ چھپانا۔ نہفتہ:۔ چھپا ہوا۔ پوشیدہ پیوند جان:۔ جان کا علاقہ یا رشتہ۔ خون کا رشتہ۔ باپ بیٹے کا رشتہ۔ گہر:۔ خاندان۔ نسب اصل پیدائش۔ تشریح:۔ مطلب ہے کہ افراسیاب کو اِس بات کا علم تو ہے ہی کہ سہراب رستم کا بیٹا ہے۔ مگر وہ اِس کوشش میں ہے کہ کہیں سہراب اپنے باپ رستم کو پہچان نہ لے۔ تاکہ وہ رستم کو سہراب کے ہاتھوں قتل کروانے میں کامیاب ہو جائے۔ مگر قسمت کی کوتاہی دیکھیے کہ معاملہ بالکل برعکس ہو گیا اور سہراب رستم کے ہاتھوں مارا گیا۔

۶ سے ۸۔ افراسیاب نے خوشامد سے بھری ہوئی اور دل کو پسند آنے والی ایک چٹھی اِس بلند مرتبہ (سہراب) کو لکھی کہ اگر تو ایران کے تخت پر قبضہ کر لے تو تمام دنیا جھگڑوں سے بچ جائے۔ تجھے جس قدر فوج کی ضرورت ہو۔ میں بھیج دوں گا۔ تو خود تخت پر بیٹھ اور سر پر تاج رکھ لے لابہ:۔ خوشامد۔ چاپلوسی۔ چرب زبانی۔ ارجمند:۔ بلند مرتبہ۔ قدر و قیمت رکھنے والا۔ نیک مبارک۔ بہ جنگ آوردن:۔ تصرف میں لانا۔ قبضہ میں لانا۔ پنجے میں لے آنا۔ داوری:۔ جھگڑا۔ لڑائی۔ دشمنی۔ انصاف۔ عدل۔ دادخواہی:۔ فریاد۔ شکایت۔ چندانکہ:۔ جس قدر کہ۔ جتنی بھی۔ کلاہ:۔ ٹوپی مراد تاج۔

۹۔ جب دنیا کو فتح کرنے والے (سہراب) نے اس کی چٹھی پڑھی۔ تو اس نے اپنی فوج کا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

وہاں سے جلد ہی کوچ کیا۔ راندن: ہانکنا۔ کوچ کرنا۔ چلانا۔

۱۰۔ وہ اپنی فوج کو ایران کے علاقے میں لے گیا۔ اور تمام راستہ میں آگ لگاتا گیا۔ اور کسی بھی آباد جگہ کا نام و نشان تک نہ چھوڑا۔ مرز: علاقہ۔ ملک۔ ولایت۔ سرحد۔ کاشتہ زمین چیزے نماند: کوئی چیز نہ رہی کوئی نشان تک نہ رہا۔

## سفید قلعے کی لڑائی

۱۔ ایک قلعہ تھا۔ جس کو لوگ سفید قلعہ کہا کرتے تھے اور ایرانیوں کی تمام امیدیں اس قلعے سے وابستہ تھیں۔ دژ: قلعہ جو پہاڑ پر واقع ہو۔ کش = کاشش: اس کا تھا۔ جسے کہ۔ دژ میں یائے وحدت یا تنکیر ہے۔

۲۔ اور اس قلعہ کی نگہبانی کرنے والا بڑا تجربہ کار بہادر ہجیر تھا۔ جو کہ زور دار اور باہمت ہونے کے علاوہ گرز اور تیر کا استعمال بھی خوب جانتا تھا۔ رزم دیدہ: جس نے بہت لڑائیاں لڑی ہوں۔ مراد تجربہ کار بہادر۔

۳۔ جب سہراب اس قلعے کے نزدیک پہنچا۔ تو بہادر ہجیر نے اسے دیکھا۔ دلاور: بہادر دل رکھنے والا۔ مصرعہ ثانی میں "مرد" لقب ہے۔

۴۔ ۵۔ اس نے اس ترکوں کی فوج کو زور سے پکارا۔ تو اس پہلوان کی نسل کے بہادر ہجیر نے یوں جواب دیا کہ لڑنے والے بہادر کون سے ہیں۔ اور دلیر اور تجربہ کار مرد ارکون کون ہیں گرد پہلو نژاد: پہلوان کی نسل کا بہادر۔ پہلو: اس سے مراد پہلوی یعنی ایرانی نسل نہیں، بلکہ پہلوان ہے۔ کدام: کون سے۔ کون۔ کون۔ دلیران کار آزمودہ: تجربہ کار۔ دلیر یا بہادر وہ بہادر جنہیں لڑائی کا کافی تجربہ ہو۔

۶۔ جب لڑاکے سہراب نے اس کو دیکھا۔ تو وہ غصہ میں آگیا اور کینے کی تلوار کو کھینچ لیا۔ شمشیر کین: کینے کی تلوار۔ آشفتن: ناراض ہونا۔ غصہ میں آجانا۔ جنبش میں آنا

۷۔ ۸۔ تب وہ ہوا کی طرح اپنے لشکر سے باہر نکل پڑا۔ اور اس طرح سے کہا کہ اے وہ کہ تو مفت میں اپنی جان کو برباد کر رہا ہے۔ اور تو فضول پریشان ہو کے میرے ساتھ اکیلا جنگ کرنے کو آیا ہے اب ذرا قدم مضبوطی کے ساتھ رکھ۔ اور لگام کو اچھی طرح سے قابو میں کر۔ یعنی ڈٹ کر مقابلہ کر۔ ساں: طرح۔ مانند۔ بباد دادن: برباد کرنا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تباہ کرنا۔ ضائع کرنا۔ کھو دینا۔ فضول گنوا دینا۔ خیرہ خیرہ:۔ فضول۔ بے فائدہ۔ حیران۔
مفت میں۔ پائے داشتن:۔ مضبوطی کے ساتھ کھڑا ہونا۔ ڈٹ کر ٹھہرنا۔ ثابت قدم رہنا۔
سخت گرفتن:۔ قابو کے ساتھ پکڑنا۔ اچھی طرح سے قابو میں رکھنا۔

۹۔ تو کون ہے؟ تیرا کیا نام ہے؟ اور تیری کونسی نسل ہے؟ کہ تیرے پیدا کرنے والی (والدہ) کو تجھ پہ آنسو بہانے پڑیں گے۔ یعنی رونا ہوگا۔ نژاد:۔ نسل۔ خاندان۔ اصل۔ زائندہ:۔ اسم فاعل از زائیدن مصدر۔ پیدا کرنے والی۔ جننے والی۔ مراد والدہ۔ ماں۔

۱۰۔ ہجیر نے اس کو یوں جواب دیا کہ چپ رہ مجھے تیرے ساتھ لڑنے کے لئے کسی دوسرے کی مدد کی ضرورت نہیں۔ ہجیرش:۔ ہجیر اور اچنیں پاسخ داد۔ یعنی ہجیر نے اس کو یوں جواب دیا۔ بہ جنگت:۔ بہ جنگِ تو:۔ تجھ سے لڑنے میں۔ تیرے ساتھ جنگ کرنے میں۔ پاسخ:۔ جواب۔

نوٹ:۔ چونکہ سہراب نے ہجیر کو اس کے ساتھ اکیلا لڑکر مفت میں جان برباد کر دینے کا طعنہ دیا تھا۔ اس لئے اب ہجیر اسے جواب دے رہا ہے کہ مجھے تیرے ساتھ جنگ کرنے کے لئے کسی دوسرے آدمی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ میں اکیلا ہی تیرے لئے کافی ہوں۔

۱۱، ۱۲۔ میں فوج کا سردار دلیر ہجیر ہوں۔ سالار میں ابھی تیرا سر تیرے جسم سے جدا کرکے رکھ دوں گا۔ اور اسے ونیلے کے بادشاہ (کاؤس) کے پاس بھیجدوں گا۔ اور تیرے جسم کو گدھ چٹ کر جائیں گے۔ سپہبد:۔ فوج کا سردار۔ سالار۔ سر از تن جدا کردن:۔ سر کو جسم سے علیحدہ کر دینا۔ سر کو جدا کر دینا۔ سر کاٹ کر علیحدہ کر دینا۔ کرگس:۔ گدھ۔ جو مردار خوار پرندہ ہو چیل۔ اندر کشاں کردن:۔ ہڑپ کر جانا۔ چٹ کر جانا۔ پیٹ میں ڈال لینا۔

۱۳۔ بہادر سہراب نے اپنے نیزے کی نوک کو واپس کھینچ لیا۔ اور بڑی دلیری کے ساتھ نیزے کے دوسرے سرے (یعنی دستے) سے اس کی کمر پر وار کیا۔ سنان:۔ نیزے کی نوک۔ نیزہ۔ نیزے کا اگلا سرا جو لوہے کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ بن نیزہ:۔ نیزے کا دوسرا حصہ جو موٹا ہوتا ہے اور دستہ [illegible]

۱۴۔ اس نے اسے ایک چٹان کی طرح زمین پر دے مارا جس کی وجہ سے (ہجیر کی) جان اور دل کو سخت صدمہ پہنچا (چاپچا)۔ لخت:۔ ٹکڑا۔ لخت کوہ:۔ پہاڑ کا ٹکڑا۔ مراد چٹان۔ اندر ستوہ آمدن:۔ صدمہ پہنچنا (چاپچا)۔ دکھ میں مبتلا ہو جانا۔ تنگ ہو جانا۔

۱۵۔ شدت درد سے وہ کراہ رہا تھا۔ اور دائیں پہلو کو لوٹتا تھا۔ بہت مغموم ہوا اور سہراب سے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جان بخشی کی درخواست کی۔ پیچیدن :۔ غم اور دکھ کی وجہ سے تڑپا کرنا۔ درد سے لوٹنا۔ غمی گشتن :۔ غمگین ہونا۔ زنہار خواستن :۔ جان کی امان چاہنا۔ جان بخشی کے لئے درخواست کرنا۔ جان کی خیرات مانگنا۔ نوٹ :۔ مصرعہ اول میں پیچید سے پہلے بہ زیادہ کر لیجئے۔

۱۶ ۔ تو پھر اس جنگجو سہراب نے اُسے بیڑیوں سے باندھ دیا اور اُسے ہومان کے پاس بھیج دیا۔ بند :۔ قید۔ رسی۔ بیڑی۔ ہتھکڑی۔ پھندا۔ ہمان :۔ افراسیاب کا جرنیل تھا۔ پیران ویسا کا بھائی بڑا بہادر جرنیل تھا۔ سہراب کے ساتھ ایران میں آیا تھا۔ اور آخرکار بیژن کے ہاتھ سے مارا گیا

۱۷ ۔ جب سکنائی قلعہ کو ہجیر کے متعلق یہ اطلاع ملی کہ وہ گرفتار ہو گیا ہے اور اُسے دشمن قیدی بنا کر لے گئے ہیں تو تمام مرد اور عورتیں رونے چلانے لگے۔ کہ ہجیر اس دشمن کی ٹنکی فوج کے درمیان گم ہو گیا ہے۔ اسیر بردن :۔ قید کر لے جانا۔ قیدی بنا کر لے جانا۔ انجمن :۔ مجمع گروہ۔ اکٹھ۔ مراد دشمن کی فوج۔

۔ گژدہم کا خط کاؤس کے نام اور اس میں سہراب کی بہادری کا ذکر کرنا

۱ ۔ جب سہراب (اپنے خیمے) کو لوٹ گیا تو بوڑھے گژدہم نے ایک منشی بلوایا اور اُسے اپنے پاس بٹھایا۔ دبیر :۔ منشی۔ لکھنے والا۔ محرر۔ کاتب۔

۲ ۔ اس نے بادشاہ کو ایک چٹھی لکھی اور ایک تیز رفتار ایلچی کو روانہ کیا۔ برافگندن :۔ سامنے پر ڈالنا۔ روانہ کرنا۔ پوئندہ :۔ دوڑنے والا۔ مراد تیز رفتار۔ ایلچی۔

۳ ۔ (خط میں اس امر کی اطلاع دی) کہ ایک بڑی بھاری فوج نے ہم پر چڑھائی کر دی ہے جس کے تمام آدمی لڑاکے اور بہادر پہلوان ہیں۔ سپاہ گران :۔ بڑی بھاری فوج۔ رزم جو :۔ لڑائی چاہنے والا۔ لڑائی کا مشتاق۔ کندآور :۔ دلیر۔ بہادر۔ پہلوان۔

۴ ۔ اور اُن کے آگے آگے ایک پہلوان ہے جس کی عمر چودہ سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ پہلوئے :۔ ایک پہلوان مراد سہراب۔ سالش :۔ اس کا سال۔ یعنی اس کی عمر۔ دو ہفت :۔ یعنی چودہ

۵ ۔ اس کا نام سہراب ہے جو بڑا بہادر پہلوان ہے جو نہ دیو سے جھجکتا ہے نہ ہاتھی اور نہ شیر سے ڈرتا ہے۔ پیچد :۔ ڈرنا۔ کترانا۔ خوف کھانا۔ جھجکنا۔

۶ ۔ ہم ایسے لڑاکے کے ساتھ لڑنے کی ہمت نہیں رکھتے جو البرز۔ پنجہ اور زبردست حوصلہ رکھتا ہو۔ تاب داشتن :۔ ہمت رکھنا۔ طاقت رکھنا۔ تاب لانا۔ آہنگ :۔ ارادہ۔ حوصلہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

## چھٹی کا بادشاہ کے پاس پہنچنا۔ اور اس کا فوج کے سرداروں کیساتھ مشورہ کرنا

۲۔ جب وہ چٹھی بادشاہ (کاؤس) کو ملی تو اس کی عبارت کو سنکر۔ اس کا دل بہت غمگین ہوگیا

غمی:۔ غمگین۔ غمزدہ۔ ملول۔ کنگاش:۔ صلاح مشورہ۔

۳۔ اسی نے فوج کے بلند مرتبہ سرداروں کو بلایا۔ اور اس معاملہ کو بالتفصیل بیان کیا۔

گرانمایہ:۔ اعلےٰ مرتبہ رکھنے والا۔ بلند مرتبہ۔ بخواند:۔ بلایا۔ داستان:۔ کہانی۔ معاملہ۔ از چیزے راندن:۔ کسی چیز کے متعلق کہنا۔

۴۔ اس نے پہلوانوں کو خفیہ طور پر کہا۔ کہ یہ معاملہ کہیں خطرناک شکل اختیار نہ کرلے۔ یہ راز پوشیدہ رہے۔ بکار دراز گشتن:۔ کسی معاملہ کا لمبا ہوجانا۔ کسی معاملہ کا خطرناک۔ یا نازک صورت اختیار کرنا۔ نوٹ:۔ مصرعہ ثانی میں کردگی بجائے گردد پڑھیے۔

۵۔ ہم کیا کریں اور اس درد کا کیا علاج ہے اور ایران میں اس کے مقابلے کا کون ہے۔

ساز چیم:۔ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ ہم کیا تیاری کریں۔ درمان:۔ علاج۔ چارہ۔ ہم آورد:۔ ٹکر کا۔ برابر کا مقابلہ کا آدمی۔ (۵) وہ تمام کے تمام متفق ہوکر اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ زابل میں اس بہادر سپہ سالار رستم کے پاس چلئے۔ بر چیزے نہادن:۔ کسی نتیجہ پر پہنچنا۔ کسی رائے پر اتفاق کرنا۔ گیو:۔ ایرانی پہلوان گودرز کا بیٹا تھا۔ کیکاؤس کا معتبر جرنیل اور جنگ پیشہ تھا۔ اس نے بہادری کے بہت سے کارنامے دکھائے۔ نیو:۔ بہادر۔ دلیر۔ (۶) تاکہ وہ ہاتھی جیسا جسم رکھنے والا پہلوان (رستم کو) میدان جنگ میں لے آئے۔ کیونکہ وہی ہمارا سہارا ہے اور وہی ہماری پناہ۔ گو:۔ پہلوان۔ دشت رزم گاہ:۔ میدانِ جنگ۔ پشت:۔ سہارا۔ مدد۔ آسرا۔ نوٹ:۔ مصرعہ ثانی میں پشت و پناہ کی بجائے اگر پشت سپاہ پڑھا جائے تو زیادہ موزوں ہوگا۔ یعنی وہ فوج کا سہارا یا مددگار ہے۔

## کاؤس کا رستم کے نام خط اور گیو کو روانہ کیا کہ لڑائی کے لئے بلالانا۔

۱۔ اس بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک خط رستم کی طرف لکھا جائے۔ بر:۔ کو۔ کے نام۔

۲۔ سب سے پہلے اس نے پہلوان کے حق میں دعا کی کہ تیرا دل ہوشیار رہے اور تیری آنکھ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

روشن نخست: ۔ شروع میں سب سے پہلے ۔ آفرین کردن: ۔ دعا دینا ۔ یا دعا کرنا ۔

۴ ۔ تجھے اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ ترکستان کی طرف سے ایک سردار نے اپنی فوج کے ساتھ ہم پر حملہ کر دیا ہے از راہِ ترک: ۔ ترکستان کے راستہ سے ۔ تاختن یا تاختن کردن: ۔ حملہ کرنا ۔ دھاوا بولنا ۔ حملہ کر دینا ۔ (۴) ایران میں کوئی شخص بھی اس کے مقابلے کی ہمت نہیں رکھتا ۔ صرف تو ہی ہے جو اس کے دانت کھٹے کر سکتا ہے ۔ آب کسے تیرہ کردن: ۔ کسی کی آبرو پر پانی پھیر دینا ۔ کسی کا ناکہ تنگ کرنا ۔ کسی کے دانت کھٹے کرنا ۔ کسی کو مصیبت میں ڈال دینا ۔

۵ ۔ اگر تو سویا ہوا ہے تو فوراً اپنے بستر سے نکل اٹھ ۔ اور اگر تو پہلے ہی کھڑا ہے تو ایک منٹ بھی مت ٹھیر ۔ برجہ: ۔ فعل امر از برجستن ۔ اٹھ ۔ اچھل ۔ کود ۔ نکل ۔ میپائی: ۔ فعل نہی از پائیدن ۔ تو مت ٹھہر ۔ دیر نہ کر ۔ کھڑا نہ رہ ۔

۶ ۔ جب خط یا چھٹی پر شاہی مہر لگ گئی ۔ تو اس نے اسے جلد ہوا کی طرح سے بہادر گیو کے سپرد کر دیا ۔ نامہ: ۔ خط ۔ چٹھی ۔ بہ مہر اندر آمدن: ۔ مہر لگ جانا ۔

## گیو کا زابلستان میں پہنچنا

۱ ۔ جب وہ زابلستان کے دروازے پہنچ گیا ۔ تو رات کو طلایہ لشکر اور شہر کی حفاظت کرنے والی فوج کا شور دستان کو سنائی دیا ۔ زابلستان: ۔ رستم اس شہر کا رہنے والا تھا ۔ طلایہ: ۔ رات کو لشکر اور فوج کی حفاظت کرنے والی فوج ۔ شہر کی محافظ فوج ۔ دستان ۔ زالِ رستم کا باپ ۔

۲ ۔ (وہ شور اس لئے تھا) کہ ایران سے ایک سوار آندھی کی طرح تیز آیا ہے ۔ اور ایک بڑے تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہے ۔ بارہ: ۔ گھوڑا ۔ رہ نورد: ۔ راستہ طے کرنے والا تیز رفتار گھوڑا ۔ (۳) رستم نے اپنی فوج کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا ۔ اور اس کے سرداروں نے سروں پر تاج رکھے ۔ پذیرہ شدن: ۔ خیر مقدم کرنا ۔ استقبال کرنا ۔ پیشوائی ۔ کلاہ: ۔ تاج

(۴) وہ مشہور پہلوان (رستم) اپنے گھوڑے سے اترا اور ایران اور اس کے بادشاہ (کاؤس) کے متعلق سوال کئے ۔ (۵) جو کچھ اس (گیو) نے سنا تھا بتا دیا اور چھٹی دینے وقت اس نے سہراب کے متعلق بہت سی باتیں بیان کیں ۔ نوٹ: ۔ مصرعہ ثانی میں چندیں کی بجائے چندے کر دیجئے ۔ یاد کردن: ۔ بیان کرنا ۔

۶ ۔ جب تہمتن (رستم) نے وہ باتیں سنیں اور چٹھی کا مطالعہ کیا ۔ تو وہ ہنس پڑا ۔ اور اس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

معاملہ کو دیکھ کر حیران سا رہ گیا۔ خیرہ :۔ حیران۔

۷۔۸۔ پھر اس ہاتھی جیسا جسم رکھنے والے (رستم) نے گیو سے کہا کہ "اے فوجوں کو شکست دینے والے بہادر پہلوان اِدھر آ۔ تاکہ آج ہم بیٹھ کر خوشیاں منائیں۔ اور بہادروں اور بادشاہ کو یاد تک نہ کریں۔ لشکر شکن :۔ فوجوں کو شکست دینے والا۔ اِیدرنہ۔ اِدھر آ۔ اِدھر۔ از کسے یاد گرفتن :۔ کسی کے متعلق ذکر کرنا۔ نوٹ :۔ شعر نمبر ۸ کے مصرعہ اول میں نشینم کی بجائے نشینیم کر لیجئے۔ (۹) اس کے بعد ہم بادشاہ کے پاس دوڑتے ہوئے جائیں گے اور سب ایران کے بہادروں کی راہنمائی کریں گے۔ تاختن :۔ تیزی کے ساتھ جانا۔ دوڑتے ہوئے جانا۔ راہ نمودن :۔ راستہ دکھانا۔ راہنمائی کرنا۔ گردان :۔ بہادر لوگ۔ جمع از گرد۔

۱۰۔ جب وہ دن گذر گیا تو دوسرے روز اس نے سورج کی کرنوں کی طرح روشن مجلس (عیش و نشاط) منعقد کی۔ بیاراستن :۔ سجائی۔ ترتیب دی۔ خور :۔ خورشید۔ سورج۔

۱۱۔ تیسرے دن صبح سویرے ہی شراب لے آیا۔ اور اس کے دل میں کاؤس کا خیال تک بھی نہ آیا۔ مے :۔ شراب۔ کَے :۔ بادشاہ۔ ایران کے بادشاہوں کو کَے کہتے ہیں۔

۱۲۔۱۳۔۱۴) چوتھے دن گیو نے جانے کی تیاری کی اور اس بہادر اور دلیر پہلوان کو بول کہا۔ کہ" اگر ہم زابلستان میں زیادہ دیر ٹھہرے رہے تو ہم کاؤس کے لئے کوئی مصیبت پیدا کر دیں گے۔ ایران کا بادشاہ ہم سے سخت رنجیدہ ہو جائے گا۔ اور اپنی کمینی طبیعت کی وجہ سے بدلہ لینے پر تل جائے گا۔ بیاراستن :۔ جانے کی تیاری کی۔ نیو :۔ بہادر۔ دلیر۔ ہوشیار۔ ونگ آوردن :۔ کسی کا قافیہ تنگ کر دینا۔ کسی کے لئے مصیبت کھڑی کر دینا۔ خشمگیں :۔ رنجیدہ۔ ناپاک :۔ خراب۔ برا۔ ماکے :۔ ارادہ۔ طبیعت۔ کین :۔ کینہ۔ بدلہ۔

۱۵۔ رستم نے اس سے کہا کہ اس بات کی فکر نہ کر۔ کیونکہ دنیا بھر میں کوئی بھی ہمارے ساتھ لڑائی مول نہیں لے سکتا۔ میاندیش :۔ فکر نہ کر۔ ڈر مت۔ شوریدن :۔ پریشان ہونا۔ بے قرار ہونا۔ دشمنی رکھنا۔ لڑائی سہیڑنا۔ (۱۶) دوسرے روز وہ صبح سویرے اُٹھے۔ اور دل سے تمام تفکرات نکال ڈالے۔ صبوحی :۔ صبح سویرے۔ دل از چیزے پرداختن :۔ دل کو کسی چیز سے آزاد یا فارغ کر لینا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

## رستم اور گیو کا کاؤس کے پاس آنا۔ اور اس کا ان سے غصے ہونا۔

۱۔ اس (رستم) نے حکم دیا کہ رخش پر زین ڈالیں اور کانسی کی شہنائی بجائی جائے۔ دم دمیدن بجانا۔ پھونکنا۔ منہ سے ہوا بھرنا۔ نای :۔ نالی۔ بانسری۔ شہنائی۔ دم :۔ منہ۔ رویین :۔ کانسی یا پیتل وغیرہ۔ دھات کی بنی ہوئی۔

۲۔ زابل کے سواروں نے شہنائی کی آواز کو سنا اور اپنے اپنے مکانوں سے خود اور زرہ بکتر پہنے ہوئے چل پڑے۔ ترگ :۔ خود۔ لوہے کی ٹوپی۔

۳۔ اس جگہ سے وہ کھلے اور خوشی سے بھرے ہوئے دل اور نیک ارادوں کے ساتھ بادشاہ کے دربار میں آحاضر ہوئے۔ کشادہ دل :۔ فراخدلی کے ساتھ۔ نیک خواہ :۔ بھلائی چاہنے والے۔ خیرخواہ۔ مصرعہ اول میں از اں جا کی بجائے گر ازاں کر دیا جائے تو شعر کی شان دوبالا ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ شان و شوکت سے چلتے ہوئے بادشاہ کے حضور میں آئے۔ (پروفیسر کے ایم۔ منز)

۴۔ جب وہ بادشاہ کے دربار میں داخل ہوئے تو اس کے (کاؤس کے) سامنے جھک کر سلام کیا۔ وہ سخت غصہ میں آگیا۔ اور کوئی جواب تک نہ دیا۔ نماز بردن :۔ سلام کرنا۔ سجدہ بجا لانا ایچ = ہیچ۔ کوئی۔ پاسخ :۔ جواب۔ نوٹ:۔ مصرعہ اول میں رفتند کے بعد واؤ بڑھا لیجئے۔

۵۔ ۶۔ پہلے اس نے گیو کو زور سے پکارا۔ اور تمام شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ دیا۔ اور کہا کہ رستم ہوتا کون ہے جو میرے حکم کی تعمیل نہ کرے؟ اور میرے ساتھ وفاداری کے کئے ہوئے وعدوں کو عمل میں نہ لائے۔ شرم از دو دیدہ شستن :۔ شرم کو دونوں آنکھوں سے دھو ڈالنا۔ شرم کو بالائے طاق رکھ دینا۔ بے شرمی پہ اتر آنا۔ شرم و حیا کھو بیٹھنا۔ حکم کے پست کردن :۔ کسی کے حکم کی تعمیل نہ کرنا۔ از پیماں بپیچیدن :۔ وعدہ ایفائی سے ٹال مٹول کرنا۔ کئے ہوئے وعدہ کو عمل میں نہ لانا۔

۷۔ اس کو پکڑ لے جا۔ اور زندہ پھانسی پہ لٹکا دے اور اس کے متعلق میرے ساتھ کسی قسم کی بات بھی نہ کر۔ بگیر فعل امر از گرفتن۔ پکڑ۔ بر دار کردن :۔ سولی پر لٹکانا۔ سخن کشادن :۔ بات کرنا

۸۔ ۹۔ رستم کو بادشاہ کی باتوں پر سخت غصہ آیا۔ اور کہا کہ تو اپنے پہلو میں اس قدر (غصہ کی) آگ نہ رکھ۔ تیرے تمام کام ایک دوسرے سے برے ہیں اور تو بادشاہی کے ہرگز قابل نہیں۔ ایسا تاج تیرے فضول سر پر ہونے کی بجائے اگر کسی اژدہا کے منہ میں ہوتا تو بہت بہتر تھا۔ آتش اندر کنار داشتن :۔ پہلو میں غصہ کی آگ رکھنا۔ مراد آگ بگولا ہو جانا۔ اندر خورد :۔ لائق۔ مناسب۔ تارک :۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سر - چوٹی - بے بہا : - فضول - بے قیمت ۔ دم اژدہا : - سانپ کا منہ

۱۱ - ۱۲ - پھر اس نے ایرانیوں سے کہا کہ دلیر سہراب آئے گا اور وہ چھوٹے بڑے کسی کو بھی نہیں چھوڑے گا - اس لئے تم سب کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جان کا بچاؤ کرو - اور اس معاملہ میں عقل سے کام لو - خرد و بزرگ : - چھوٹا اور بڑا - خرد : - عقل - ہوش - درماں : - علاج - چارہ - (۱۳) اس نے اپنے گھوڑے کو ایڑی لگائی اور ان کے سامنے سے چلا گیا - گویا اس کا چمڑا جسم پر پھٹا جا رہا تھا - مطلب یہ کہ کاؤس کا غصہ رستم کے لئے ناقابل برداشت تھا - اس لئے اس کے تن بدن میں غصہ کی آگ لگ رہی تھی - بزد اسپ : - گھوڑے کو ایڑی لگائی - پوست : - چمڑی - کھال - کفتن : - پھٹنا - پھٹ جانا -

۱۴ - فوج کا سردار گودرز کشواد کا بیٹا بڑی تیزی سے بادشاہ کے پاس ٹہلتا ہوا گیا - گودرز : - کشواد پہلوان کا بیٹا تھا - یہ کاؤس کا مشہور جرنیل تھا اور مشہور جرنیل گیو بھی اسی گودرز کا بیٹا تھا - کشواد : - کیکاؤس کی فوج کا ایک نامی گرامی پہلوان تھا - تفت از تفتن مصدر - گرم - جلا ہوا - غصہ سے بھڑک اٹھنا - جلدی - تیزی - گرمی - تازودن : - ٹک کر چلنا - رفتار میں تیزی برتنا - (۱۵ - ۱۶) اس نے کاؤس بادشاہ سے کہا کہ رستم نے کیا کیا تھا جو تو آج ایران کو تباہ و برباد کر دینے کے سامان کر رہا ہے ؟ اور جو شخص رستم جیسے جنگی سپاہی کو ناراض کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عقل بہت تھوڑی ہے - از چیزے گرد برآوردن : - کسی چیز کو تباہ و برباد کر دینا - جنگی : - جنگ کرنے والا - جنگجو -

۱۷ - ۱۸ - اس (کاؤس) نے گودرز سے کہا کہ تیری بات بالکل درست ہے اور بوڑھے آدمی کے منہ سے نصیحت بھلی معلوم ہوتی ہے تو اس کو (رستم کو) میرے پاس لے آ - تاکہ میری بجھی روح روشن ہو جائے درخور : - لائق - مناسب - درست - واجب - پند : - نصیحت : تاریک : - اندھیری - مراد افسردہ - بجھی ہوئی - غمگین - (۱۹) اور گودرز کے ہمراہ فوج کے سردار بھی گئے - اور انہوں نے رستم کا تعاقب کرنا شروع کر دیا - پس کسے رفتن : - کسی کے پیچھے پیچھے جانا -

۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - انہوں نے پہلوان (رستم) کی تعریف کی - اور دعائیں دیتے ہوئے کہا - کہ تو ہمیشہ زندہ و سلامت رہے - اور تیری جان روشن رہے - تو جانتا ہے کہ کاؤس کو تو عقل ہی نہیں اللہ پھر غصہ میں وہ نامناسب باتیں کہہ دیتا ہے - اب وہ اپنی ان باتوں کے لئے سخت پشیمان ہو

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

رہا ہے۔ اور غصہ کے باعث اپنے ہاتھ کی پُشت کو کاٹ رہا ہے۔ بنا ئش کردن:۔ تعریف کرنا یا دعا دینا۔ جاوید:۔ ہمیشہ۔ نغز:۔ عمدہ۔ اچھا۔ میٹھا۔ مغز:۔ ہوش۔ عقل۔ سمجھ۔ تندی:۔ تیزی۔ غصہ۔ تلخی۔ تُرشی۔ پُشت دست خاییدن:۔ غصہ اور ندامت کی حالت میں ہاتھ کاٹنا خاییدن:۔ دانتوں سے چبانا۔ کاٹنا۔

۳۲۔ ۴۲۔ رستم نے اس کو یوں جواب دیا کہ مجھے کاؤس بادشاہ سے کوئی سروکار نہیں اور تم جانتے ہو کہ میں جنگ سے کترانے والا نہیں ہوں۔ مگر بادشاہ کی نظر میں میری کوئی قدر نہیں۔ پاسخ:۔ جواب۔ بے نیاز:۔ جو کسی کا محتاج نہ ہو۔ بے پرواہ۔ گریختن:۔ کترانا۔ جی چرانا۔ سبک داشتن پرواہ نہ کرنا۔ ذلیل خیال کرنا۔ شہریار:۔ بادشاہ۔

## گودرز کی ترغیب سے رستم کا واپس آ جانا۔

۱۔ رستم نے اُس کے اِس رویہ (کاؤس کی ندامت) کی وجہ سے یہی مناسب سمجھا کہ اُسے اس کے دربار میں واپس لوٹ آنا چاہیئے۔ کارِ او:۔ مراد کاؤس کی ندامت۔ بر گردیدن یا بر گشتن:۔ لوٹنا۔ واپس آجانا۔ (۲) اس نے اِس بے عزتی کی پرواہ نہ کی۔ اور راہ راست پر آگیا۔ وہ بڑے ناز و ادا سے ٹہلتا ہوا کاؤس بادشاہ کے حضور میں پیش ہو گیا۔ نوٹ:۔ مصرعہ اول میں ننگ کی بجائے ننگ پڑھئے۔ ننگ:۔ شرم۔ حیا۔ بے عزتی۔ از ننگ برگشتن:۔ شرم کو نظر انداز کر دینا۔ بے عزتی کی پرواہ نہ کرنا۔

۳۔ جب بادشاہ نے اُسے دور سے دیکھا تو وہ (استقبال) کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنے سابقہ رویہ کے متعلق بہت بہت معذرت چاہی۔ بر پا خاستن:۔ پاؤں پر کھڑا ہونا۔ مراد کسی کے استقبال کے لئے اُٹھ کھڑا ہونا۔ پوزش:۔ معافی۔ معذرت

۴۔ کاؤس نے کہا کہ اے ہاتھی جیسا جسم رکھنے والے گیا تو مجھ سے ناراض ہو گیا تھا۔ میں سخت پشیمان ہوں۔ اور میرے منہ میں خاک پڑے۔ آزردہ:۔ ناراض۔ رنجیدہ۔ خاکم در دہن:۔ منہ میں خاک پڑے۔ عام طور پر ایرانی لوگ ندامت یا پشیمانی کے وقت استعمال کرتے ہیں۔ (۵) رستم نے اس سے کہا کہ تمام دنیا تیرے لئے ہے۔ ہم سب تیرے اور تیرے غلام ہیں۔ اب تجھے اختیار ہے جو حکم دے۔ گیہان:۔ دنیا۔ کہتر:۔ غلام۔ نوکر۔

۶۔ اب میں آ گیا ہوں۔ تا کہ تو کیا حکم دیتا ہے۔ تو دنیا کا بادشاہ ہے اور میں تیرا غلام ہوں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

۷ ۔ کاؤس نے یوں کہا:۔" اے پہلوان (خدا کرے) تیری جان ہمیشہ کے لئے روشن رہے
پیوستہ:۔ ہمیشہ (۸) یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ آج ہم لوگ عیش ونشاط کی محفل جمائیں اور کل لڑائی
لڑیں گے۔ بزم ساختن:۔ مجلس گرم کرنا۔ محفل جمانا۔ رزم:۔ لڑائی۔

## کاؤس کا سہراب کے ساتھ لڑائی کرنے کیلئے فوج کشی کرنا

۱۔ جب سورج نے اس گہرے کالے رنگ کی چادر کو چاک کر دیا۔ اور پردے کے پیچھے سے
باہر نکل آیا۔ قیر:۔ ایک سیاہ روغن۔ بروزہ۔ رال۔ قیر گوں:۔ قیر کے رنگ کی۔ بہت گہرے کالے
رنگ کی۔ چادر:۔ پردہ۔ مطلب یہ ہے کہ شب کی سیاہی ختم ہوئی اور سورج نکل آیا۔
۲۔ شہر کی طرف سے ایک فوج میدان میں نمودار ہوئی۔ کہ گھوڑوں سے اُڑنے والی خاک
کی وجہ سے فضا بھی کالی ہو کر رہ گئی۔ پہلو:۔ شہر۔ ہوا:۔ فضا۔
۳۔ اور وہ فوج کوچ کرتی ہوئی دروازے تک پہنچ گئی۔ اور خاک اور پتھر بھی نظر سے
غائب ہو گئے۔ دژ:۔ قلعہ۔ خاص کر وہ قلعہ جو پہاڑ پر واقعہ ہو۔ ناپدید:۔ غائب۔ نوٹ:۔
مصرعہ ثانی میں سنگ و خاک کی بجائے خاک و سنگ پڑھئے۔
۴۔ (اور حفاظتی قلعے کے) دیکھ بھال کے برج سے ایک شور اٹھا۔ جس سے سہراب بھانپ
گیا۔ کہ (دشمن) کی فوج آگئی ہے۔ دیدگاہ:۔ وہ جگہ جہاں سے سنتری یا پہرہ دار سپاہی دشمن کی
حرکات پر نظر رکھتے ہیں۔

## سہراب کا ہجیر سے ایرانی سرداروں کے نام ونشان پوچھنا

جب سہراب نے اس قسم کی آواز سنی۔ تو وہ برج پر چڑھ گیا۔ اور (ایرانی) سپاہ کو
دیکھا۔ آدا:۔ آواز کا مخفف ہے۔ بارہ:۔ قلعہ۔ فصیل۔ برج۔ قلعے کی دیوار۔ بر آمدن:۔ چڑھنا
۲۔ اس جگہ سے اُترا اور ایک ایسی اونچی جگہ اختیار کی جہاں سے وہ ایرانی فوجوں کو (بڑی
اچھی طرح سے) دیکھ سکتا تھا۔ بیامد بمعنی از تند بالا بیامد۔ اس اونچے مقام سے اُتر آیا۔
تند بالا:۔ بہت اونچا مقام۔ اونچی جگہ یا پہاڑی۔
۳۔ ۴۔ اس نے حکم دیا۔ کہ ہجیر اس کے حضور میں پیش ہو۔ تب اس نے اس سے کہا:۔ تیر
ٹیڑھا نہیں ہوا کرتا۔ جو کچھ بھی میں ایران کے متعلق پوچھوں تو تو صاف صاف بتاتا جا۔ اور صداقت
یا سچائی کے راستے سے ذرا بھی منہ نہ موڑ۔ کژی نیاید ز تیر:۔ تیر میں ٹیڑھے پن کی کوئی گنجائش نہیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مطلب ہے کہ بہادر لوگ ہمیشہ سچائی سے کام لیتے ہیں اور وہ کسی معاملہ میں دھوکے یا پیچیدگی کو کام میں نہیں لاتے۔ رو بتابیدن :- منہ موڑنا۔ کترانا۔

۵ - ۶ - ہجیر نے اس کو یوں جواب دیا کہ بادشاہ (سہراب) جو کچھ بھی مجھ سے ایران کی فوج کے متعلق پوچھے گا جس قدر بھی مجھے معلوم ہے۔ اس سے سب کچھ کہہ دوں گا۔ اور مجھے بات کرنے میں دھوکے یا جھوٹ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ پاسخ :- جواب۔ کژی :- ٹیڑھاپن۔ دھوکا۔ مکر و فریب

۷ - سہراب نے اس سے کہا کہ میں تجھ سے صرف بڑے بڑے سرداروں۔ بادشاہ اور اس کی رعایا یا فوج کے متعلق دریافت کروں گا۔ گردن کش :- سردار۔ رمہ :- ریوڑ۔ مگر یہاں مراد رعایا یا فوج ہے

۸ - بہرام اور نامور رستم کے متعلق جو کچھ بھی پوچھوں وہ مجھے تفصیل سے بتاتا جا۔ برشمردن :- گننا۔ ایک ایک کر کے بیان کرنا۔

۹ - فوج کے مرکز میں کس کی جگہ ہے؟ اور ایران کے بہادروں میں سے اس کا کیا نام ہے؟ قلب سپاہ :- فوج کا مرکز۔ فوج کا درمیانی حصّہ۔

۱۰ - اس نے (ہجیر نے) جواب دیا۔ کہ وہ ایران کا بادشاہ ہے۔ جس کے دروازے پر ہاتھی اور شیر موجود رہتے ہیں۔ نوٹ :- پیل و شیر استعارہ ہے بہادر سورماؤں سے۔

۱۱ - پھر اس ہجیر نے کہا کہ وہ نوذر کا بیٹا طوس ہے۔ جس کے جھنڈے پر ہاتھی کی شکل کا نشان ہے۔ نوذر :- منوچہر کے بیٹے کا نام ہے۔ جو اس کے بعد سات سال تک ایران میں حکومت کر کے افراسیاب کے ہاتھوں مارا گیا۔ درفش :- جھنڈا۔ پیل پیکر :- ہاتھی کی شکل کا۔ ہاتھی کا سا جسم رکھنے والا۔ مطلب یہ کہ اس کے جھنڈے پر ہاتھی کی شکل بنی ہوئی تھی۔

۱۲ - پھر وہ (ہجیر) بولا۔ کہ آزاد آدمیوں کی شان و شوکت فوج کا جرنیل کشواد کا بیٹا گودرز ہے

۱۳ پھر اس (ہجیر) نے کہا کہ وہ گیو۔ گودرز کا بیٹا ہے جسے بہادر لوگ دلیر گیو کے نام سے پکارتے ہیں۔ پور :- بیٹا۔ نیو :- دلیر۔ بہادر۔

۱۴ - ہجیر نے پھر کہا کہ تو اس کو فرابرز کے نام سے پکار۔ اور وہ بادشاہ کا لڑکا ہے۔ اور بہادروں کا سرتاج ہے۔ گوان جمع از گو :- بہادر۔ دلیر سپاہی۔

۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - پھر ہجیر کے دل میں خیال آیا۔ کہ اگر میں اس شیر کی طرح دل رکھنے والے نیک مرد کو ہاتھی جیسے جسم رکھنے والے بہادر کا پتہ نشان بتا دوں تو وہ فوراً رستم کو ملیا میٹ کر دے گا۔ اس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سے زیادہ اور کوئی بات اچھی نہیں کہ میں اس کا نام پوشیدہ رکھوں۔ اور بہادروں کے زمرے میں سے
اس کا نام ہی نکال دوں۔ بر کسے چیزے گفتن:۔ کسی سے کوئی بات کہنا۔ راز ظاہر کرنا۔ گرد از کسے
آنگندن:۔ کسی کو ملیا میٹ کر دینا۔ نام افگندن:۔ نام گرانا۔ یا خارج کر دینا۔

۱۸۔ یہ سن کر سہراب سخت غمگین ہوا کیونکہ رستم کا نام کہیں بھی نہ آیا۔ نوٹ:۔ سہراب
را دل میں "را" اضافیہ ہے۔ یعنی دل سہراب۔

۱۹۔ سہراب یہ کہتا رہا کہ اس کا نام انصاف نہیں ہے کہ تم نے رستم کے متعلق ایک لفظ بھی
نہیں کہا۔ داد:۔ انصاف۔ درست بات۔ ہیچ:۔ کچھ۔ بالکل۔

۲۰۔ ۲۱۔ ہجیر نے اس کو یوں جواب دیا کہ وہ شیر پکڑنے والا بہادر اس وقت غالباً زابلستان میں گیا ہوگا
کیونکہ یہ موسم باغوں میں مجلسیں قائم کرنے کا ہے۔ ہنگام بزم: مجلس عیش و نشاط کرنے کا وقت

۲۲۔ ۲۳۔ سہراب نے اس سے کہا کہ "تو خود ہی یہ بتا کہ جب فوجوں کے سردار (بادشاہ) کاؤس نے
جنگ کی ٹھان رکھی ہو تو دنیا کا پہلوان رستم کس طرح گانے بجانے کی مجلس قائم کر سکتا ہے؟ اور اس
کی اس حرکت پر نوجوان اور بوڑھے سب ہی ہنسیں گے۔ رامش:۔ خوشی کی مجلس۔ گانے بجانے کی
یا عیش و نشاط کی مجلس۔ (۲۴) آج مجھے تیرے ساتھ صرف ایک ہی وعدہ کرنا ہے جس میں تجھے ایک ہی
بار کھول کر بتا دیتا ہوں کیونکہ میری بات مختصر ہوا کرتی ہے۔ پیماں:۔ وعدہ

۲۵۔ اگر تو مجھے وہ پہلوان (رستم) دکھا دے۔ تو ہر مجلس میں تیری عزت ہوگی۔

۲۶۔ ۲۷۔ اور اگر تو اب اس راز کو مجھ سے چھپائے گا۔ اور اس کھرے کھلے بھید کو (دیدہ دانستہ)
مجھ سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرے گا۔ تو (یاد رکھ) تیرا سر تیرے جسم پر برقرار نہیں
رہے گا۔ اب تو ان دونوں راستوں میں سے جونسا راستہ چاہے اختیار کر لے۔ گشادہ: سخن
کی تعریف میں آیا ہے۔ سخن گشادہ:۔ ایک کھلا ہوا راز۔ ظاہرا بھید۔ میانجی کردن:۔ اختیار
کرنا۔ انتخاب کرنا۔ رائے:۔ مشورہ۔ فیصلہ۔ صدا۔ راستہ۔ بجائے بودن:۔ برقرار رہنا۔ مطلب
ہے کہ اب ہجیر کو اختیار ہے کہ یا تو سچ سچ بتا دے یا اپنا سر کٹوانے کے لئے تیار ہو جائے۔

۲۸۔ اس نے سہراب سے کہا کہ یہ سب غصہ کس لئے ہے۔ تجھے مجھ سے صرف رستم کے متعلق
ہی دریافت کرنا ہے۔ برآشفتن:۔ غصہ میں آنا۔ طیش میں آنا۔ رستمت میں "ت" برائے "تجھ کو"
ہے۔ یعنی تجھے صرف رستم کے متعلق پوچھنا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۹، ۳۰۔ تجھے میرے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے اور مفت میں ایسی فضول بات کیوں پوچھتا ہے۔ جس کے متعلق مجھ کو کچھ بھی علم نہیں۔ اور محض کینے کی وجہ سے تو میرا سر کاٹنا چاہتا ہے۔ کینہ آراستن :۔ کینے کے لئے تیار ہونا۔ کینے کا سامان تیار کرنا۔ آگاہی :۔ اطلاع۔ علم۔ واقفیت خبر۔ برم :۔ میرے پاس۔ نوٹ :۔ برین کی بجائے "این" بہتر رہے گا۔

۳۱۔ تجھے نہیں چاہیئے کہ میرا خون بہانے کے لئے کوئی بہانہ تلاش کرے۔ اب تجھے میرے ساتھ دھوکا کھیلنے کی کیا ضرورت پڑی ہے۔ خون ریختن :۔ خون بہانا۔ قتل کرنا۔ رنگ آمیختن :۔ چال چلنا

## سہراب کا کاؤس کے خیمے پر حملہ کرنا۔

۱۔ جب دلیر بہادروں کے سردار (سہراب) نے وہ کڑوے الفاظ سنے۔ تو اس نے جلد ہی اس کی طرف پیٹھ موڑ دی۔ پر دلاں :۔ پردل کی جمع ہے۔ مراد بہادر۔ دلیر۔ جانباز :۔ شجاع۔ پشت نمودن :۔ کسی کی طرف سے منہ موڑ لینا۔ سر :۔ سردار۔ مراد سہراب۔ مطلب ہے کہ جب سہراب نے، بجائے پتہ معلوم کرنے کی بجائے اس سے اس کے قتل کرنے کا بہانہ ڈھونڈنے کا جھوٹا الزام سنا تو وہ اس سے متنفر ہو گیا۔ اور اس سے منہ موڑ لیا۔

۲۔ اس نے بدلہ لینے کے لئے کمر باندھی اور اپنے شاہی سر سے سونے کے تاج کو اتار دیا۔ از کینہ :۔ بدلہ لینے کی خاطر۔ بر نہادن :۔ رکھ لینا۔ نہادن :۔ رکھ لینا۔ ا ناد دینا۔ سروری :۔ شاہی۔ (۳) وہ باہر آیا اور اس نے جنگ کی ٹھان لی۔ اور اس نے چاند کے چہرے کو بھی خاک آلودہ کر دیا

۴۔ وہ بڑی تیزی سے فوج کے مرکز کی طرف بڑھا اور کاؤس بادشاہ کے پاس جا پہنچا۔ دماں :۔ شور مچاتا ہوا۔ قلب :۔ دل۔ فوج کا مرکز۔ نزدیک :۔ پاس۔ مگر یہاں مراد مقام خیمہ

۵۔ اس کے بعد اس نے اپنی جگہ سے حرکت کی اور شاہی خیمے کے پاس پہنچا۔ سراپردہ :۔ بڑا خیمہ۔ شاہی خیمہ جہاں کاؤس ٹھہرا ہوا تھا۔

۶۔ ۷۔ کاؤس سخت غمگین ہوا۔ اور بہ آواز بلند کہا کہ اے اعلےٰ خاندان کے نامور بہادر وا کوئی تو رستم کے پاس یہ اطلاع پہنچا دے کہ اس ترک (سہراب کی) کی وجہ سے ہمارے بہادروں کے اوسان خطا ہو گئے ہیں۔ نامدار :۔ مشہور۔ نامور۔ فرخ :۔ مبارک۔ نیک۔ نژاد :۔ خاندان۔ نسل آگہی :۔ خبر۔ اطلاع۔ تہی شدن مغز :۔ سر چکرا جانا۔

۸۔ اس نے اس سے اور رستم سے اس نے اس سے کہا کہ جلدی کرو۔ اور جب رستم نے اپنے خیمے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سے آواز سنی۔ تو اُس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اپنی زرہ بکتر پہن لی۔ اور اس نے اس شاہی پیٹی کو اپنی کمر سے باندھا۔ بدیں: = بہ این۔ بداں = بہ آں۔ زود بگیند: ۔ جلدی کرو۔ آوا: ۔ آواز کا مخفف ہے۔ دست زدن: ۔ ہاتھ بڑھانا۔ جلدی کرنا۔ جلدی سے ہاتھ بڑھانا۔ کمر: ۔ کمر بند۔ کیانی: ۔ منسوب بہ کے۔ شاہانہ شاہی۔ میان: ۔ کمر۔

۱۰۔ اُس کا جھنڈا بھی اُس کے ساتھ ہی اٹھائے ہوئے تھے۔ اور وہ غصہ میں آیا ہوا جنگجو آگے بڑھا جا رہا تھا۔ درفش: ۔ جھنڈا۔ نشان۔ دژم: ۔ غصہ میں بھرا ہوا۔ خشمناک۔ پرخاش جوئی: ۔ لڑائی کی خواہش رکھنے والا۔ جنگجو۔

۱۱۔۱۲۔۱۳۔ جب اُس نے سہراب کی ایسی گردن اور ایسے بازوؤں کو دیکھا اور اس کی چھاتی کو جنگجو سام کے سینے کی طرح چوڑا چکلا پایا تو اس سے بڑی نرمی سے کہا۔ کہ اے نرم و نازک نوجوان! زمین سخت اور ٹھنڈی ہے اور ہوا ہلکی اور گرم ہے۔ میرے دل میں تیری حالت پر رحم آتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تیری جان کو تیرے جسم سے جدا کروں یا نکال دوں۔ یال: ۔ گردن شاخ: ۔ بازو۔ بر: ۔ سینہ۔ چھاتی۔ سام: ۔ دستان کا باپ۔ رستم کا دادا۔ جنگی: ۔ جنگجو۔ لڑاکا فراخ: ۔ چوڑا۔ ابھرا ہوا۔ بہ نرم: ۔ نرمی سے۔ نرم: ۔ مراد ناتجربہ کار۔ گسلیدن: ۔ یا گسیختن : ۔ توڑنا۔ جدا کر دینا۔ دور کر دینا۔

۱۴۔ جب (سہراب) نے رستم سے اس قسم کی باتیں سنیں۔ تو اس کا دل اس کے لئے بیقرار ہو گیا۔ جنبید: ۔ ہل گیا۔ بیقرار ہو گیا۔

۱۵۔۱۶۔ اس نے رستم سے کہا میں تجھ سے صرف ایک بات پوچھتا ہوں۔ لیکن (شرط ہے کہ) وہ بالکل سچائی پر مبنی ہو۔ مجھے اب یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ تو رستم ہے اور مشہور نریمان کی نسل سے ہے بن افگندن: ۔ بنیاد رکھنا۔ رستمی: ۔ تو رستم ہستی۔ تخم یا تخمہ: ۔ نسل۔ پشت۔ نیرم: ۔ نریمان دستان کا دادا۔ (۱۷) اس نے یوں جواب دیا کہ میں رستم نہیں ہوں۔ اور نہ ہی نریمان کے بیٹے سام کی پشت سے ہوں۔ پاسخ: ۔ جواب۔ نیم = نہ ام۔ نہیں ہوں۔

۱۸۔ سہراب کی تمام امیدیں خاک میں مل گئیں۔ اور سفید دن کا چہرہ اس کے لئے سیاہ ہو گیا بر او: ۔ اس کے لئے۔ سہراب کو امید تھی کہ رستم ضرور کسی نہ کسی طریقے سے سہراب پر اپنی حقیقت ظاہر کر دے گا۔ مگر بدقسمتی سے رستم نے اُسے صاف جواب دے دیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# رستم کی سہراب کے ساتھ لڑائی۔

۱۔ وہ (سہراب) میدان جنگ میں داخل ہوا اور نیزہ پکڑ لیا۔ مگر پھر بھی اپنی ماں کی باتوں کا خیال کر کے حیران ہو رہا تھا۔ آوردہ:۔ جنگ۔ آوردگہ:۔ میدانِ جنگ۔ شگفت:۔ حیران تہمینہ نے جو جو نشانیاں سہراب کو بتائی تھیں۔ وہ قریباً ساری کی ساری رستم میں تھیں۔ مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ اپنی حقیقت ظاہر کرنے سے انکاری تھا۔

۲۔ انہوں نے ایک تنگ سا میدان تیار کر لیا اور چھوٹے نیزوں کے ساتھ لڑنے لگے۔ فرد ساختن:۔ تیار کرنا۔ کوتاہ:۔ چھوٹا۔ باختن:۔ کھیلنا۔ لڑنا۔

۳۔ اِن کے جسم پسینے سے لت پت تھے۔ اور منہ خاک سے اٹے ہوئے تھے۔ اُن کی زبان پیاس کی وجہ سے پھٹی جا رہی تھی۔ نمی:۔ پسینہ۔ تشنگی:۔ پیاس۔

۴۔ شیر کو گراد ینے والے ہر دو بہادر لڑائی سے تنگ آ گئے۔ اور تھکے ہوئے زخمی ہو کر ایک دوسرے سے دور ہو گئے۔ اوژیدن:۔ پھینکنا۔ پچھاڑنا۔ خستہ:۔ زخمی۔ چور۔ جو ہر آمدن:۔ دو سے چلے جانا۔ علیحدہ ہو جانا۔

۵۔ سہراب ہنس دیا۔ اور کہا اے سوار تو دلیروں کے ساتھ جم کر نہیں لڑ سکتا۔ پایدار:۔ ڈٹ کر یا جم کر لڑ سکنے والا۔

۶۔ ۷۔ رستم نے اس سے کہا کہ اب دن اندھیرا ہو گیا ہے (اب شام ہو گئی ہے) اور جب یہ دنیا کو چمکا دینے والی تلوار یعنی سورج کو (کل صبح) چمکائے گا۔ تو سویرے ہی ہم کشتی لڑنے کے لئے لوٹیں گے۔ اور دیکھیں گے کہ کس کی فوج کس پہ روتی ہے۔ تیرہ:۔ سیاہ۔ تاریک۔ تیغ:۔ تلوار۔ استعارہ ہے سورج سے۔ گیتی فروز:۔ دنیا کو روشن کرنے والا۔ نوٹ:۔ شعر نمبر ۷ کے مصرع اول میں کشتی بگیریم کی بجائے کشتی بگردیم کر لیجئے۔ کیونکہ کشتی گرفتن کا مطلب کشتی لڑنا۔ اور برائے کشتی گردیدن:۔ کشتی لڑنے کے لئے لوٹنا۔ یہ مناسب ہے۔ کیونکہ کشتی تو پہلے ہی سے لڑی جا رہی تھی۔ صرف شام پڑ جانے کی وجہ سے کل کے لئے ملتوی کر دی گئی تھی۔ پگاہ:۔ صبح سویرے۔ (۸) وہ چلے گئے۔ مگر ساری فضا سیاہ ہو گئی۔ اور آسمان بھی سہراب کی وجہ سے حیران سا رہ گیا۔ گردون:۔ آسمان۔ خیرہ:۔ حیران۔ ہکا بکا۔

۹۔ اور دوسری طرف رستم نے اپنی فوج کو دیکھا اور گیو کے ساتھ بہت باتیں کیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۰- رستم نے سہراب کے متعلق زبان کھولی۔ اور سیاس کے قدوقامت اور شانداراجسم کا ذکر کیا۔
ت:۔ متعلق۔ زبان کشادن ۔ بات کرنا۔ یاد :۔ بیان۔ ذکر۔ بالا و برز :۔ قد و قامت۔

۱۱- اس رستم نے کہا کہ دنیا بھر میں کسی نے بھی ایسا خام بچہ نہیں دیکھا جو اس قدر شیر مرد ہو اور دلیری رکھتا ہو۔ نارسیدہ :۔ ناتجربہ کار۔ کچّا۔ بچہ۔

۱۲- میں اس سے لوٹ آیا ہوں۔ کیونکہ شام کو کافی دیر ہو چکی تھی اور رات سخت اندھیری اور بغیر چاند کے تھی۔ بازگشتن :۔ واپس لوٹنا۔ واپس آنا۔ بیگاہ :۔ بے وقت

۱۳- جب کل وہ میدانِ جنگ میں آئے گا تو میں کشتی لڑنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کروں گا۔ دشت نبرد۔ لڑائی کا میدان۔ اکھاڑہ۔ چارہ۔ چالاکی۔ چال چلنا۔ مصرعہ اول میں جو کی بجائے چو پڑھئے

۱۴- ہاتھی کا سا جسم رکھنے والے رستم نے یہ کہا اور پھر اس مجلس میں سے بینائی کی حالت میں اٹھ کھڑا ہوا۔ پیلتن :۔ ہاتھی کا سا جسم رکھنے والا۔ رستم کا لقب تھا۔ دژم :۔ پریشان۔ افسردہ۔ انجمن :۔ مجلس۔ محفل۔

۱۵- اس نے اپنے خیمے کا رخ کیا۔ اور اس کی جان تفکرات سے بھری ہوئی تھی۔ اور سیاس کے سر میں بدلہ کی خواہش تھی۔ لشکرگاہ :۔ خیمہ۔ اندیشہ :۔ فکر۔ خیال۔ کینہ جو :۔ کینے سے بھرا ہوا۔

۱۶- اور ادھر سہراب اپنی بزم عیش و عشرت جمائے۔ رباب بجانے والوں کے راگ کے ساتھ ساتھ شراب کے پیالے چڑھا رہا تھا۔ آں رُعی :۔ دوسری طرف۔ گسار یدن :۔ پینا۔ رود زدن :۔ رباب بجایا ہوا

۱۷-۱۸- اس نے ہومان سے یوں کہا کہ وہ شیر کی طرح بہادر شخص جو میرے ساتھ جنگ کرنے کے لئے لڑائی کے میدان میں نکلتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ رستم ہے کیونکہ اس جیسا پہلوان دنیا بھر میں نہیں ہے ہومان :۔ افراسیاب کے جرنیل کا نام ہے نبرد۔ لڑائی۔ کشتی۔ مردہ :۔ پہلوان۔ بہادر۔ لڑنے والا۔ گیتی :۔ دنیا۔ جہان۔ (۱۹) مجھے نہیں چاہیئے کہ اپنے باپ کے ساتھ جنگ مول لے کر پریشان ہوتا پھروں۔ اور اسے منہ کے بل گرا دوں۔ خیرہ :۔ بے سود۔ پریشان۔ کسے را بہ رُو اندر آوردن :۔ کسی کو منہ کے بل گرا دینا۔ مقابلہ میں نیچا دکھانا۔

نوٹ :۔ مصرعہ ثانی میں "د" کی بجائے "ر" پڑھ لیجئے۔ اور یا سے یوں پڑھئے :۔ شوم خیرہ رُو اندر آرم بہ روی :۔ رو اندر رُو آوردن :۔ کسی کے سامنے مقابلہ میں آنا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

# سہراب اور رستم کا کشتی لڑنا۔

۱۔ جب چمکتے ہوئے سورج نے اپنے پر پھیلائے تو کالے کوّے نے اڑتے ہوئے اپنا سر نیچے چھپا لیا۔ رخشیدہ۔ خورشید۔ رخشاں:۔ چمکتا ہوا۔ سیہ زاغ:۔ کالا کوا۔ استعارہ ہے شب سے فرو بردن:۔ نیچے کو لے جانا۔ مطلب یہ کہ جب سورج نکلا تو رات کی تاریکی ختم ہو گئی۔

۲۔ جسیم بہادر (رستم) نے اپنی زرہ بکتر پہنی اور پھنکارتے ہوئے سانپ (رخش پر سوار ہو گیا۔ ببر بیاں:۔ زرہ بکتر۔ بر نشستن:۔ سوار ہونا۔ دماں:۔ ذیدناتا ہوا۔

۳۔ وہ خود (لوہے کی ٹوپی) سر پر رکھے ہوئے میدانِ جنگ میں داخل ہوا۔ زآہن کلاہ لوہے کی بنی ہوئی ٹوپی۔

۴۔ سہراب نے بھی جنگی زرہ بکتر پہن لیا۔ اور اس کا سر لڑائی کے خیالات سے اور اس کا دل عیش و مسرت کے جذبات سے بھرا ہوا تھا۔ خفتانِ رزم:۔ جنگی زرہ بکتر۔ رزم:۔ لڑائی اور جنگ کے خیالات سے۔ بزم:۔ مراد عیش و نشاط کے جذبات سے۔

۵۔ وہ شور مچاتا ہوا اُس میدانِ جنگ میں آیا۔ اور اس کے ہاتھ میں بیل کی شکل کا گرز تھا۔ گرزہ گاؤ رنگ:۔ گرز جس پر بیل کی شکل بنی ہوئی تھی۔

۶۔ سہراب نے دو ہنستے ہوتے لبوں سے اِس طور پر رستم سے دریافت کیا۔ گویا وہ رات بھر اکٹھے رہے ہیں۔ کہا کہ رات کیسے گذری؟ اور صبح کس طرح اُٹھا؟ اور لڑائی کے بارے میں کیا سوچا ہے؟ بہم:۔ اکٹھا۔ ایک ساتھ۔ ز پیکار:۔ لڑائی کے میدان میں۔ دل آراستن:۔ سوچنا۔ نتیجے پر پہنچنا۔ نوٹ:۔ شعر نمبر ۷ کے مصرعہ ثانی میں پیکار اور دل کے درمیان اضافت اُڑا دیجئے۔ (۸) میرے دل میں تیرے لئے محبت پیدا ہو رہی ہے۔ اور میرے چہرے پر حیا کی وجہ سے پسینہ آ رہا ہے۔ مہر آوردن:۔ محبت پیدا ہونا۔ نوٹ:۔ شرم کی میم چہرہ کے ساتھ ہے

۹۔ کیا تو سام کے بہادر بیٹے زال کا بیٹا ہے؟ اور زابلستان کا مشہور اور بے نظیر پہلوان رستم ہے؟ پور:۔ بیٹا۔ دستانِ سام:۔ سام کا بیٹا دستان یا زال۔ یل:۔ پہلوان۔ زابلی:۔ از زابلستان یعنی۔ زابلستان رستم کا وطن مالوف تھا۔ دستانِ سام میں اضافتِ ابنی ہے اور یلی" زابلی میں یائے خطاب ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۰۔ رستم نے اُس سے کہا کہ اے ناموری کی خواہش رکھنے والے ہم نے اس قسم کی باتیں کبھی بھی نہیں کی تھیں۔

۱۱۔ کل رات تو فقط کشتی لڑنے کے متعلق بات چیت ہوئی تھی۔ میں تیرے ہاتھوں دھوکا نہیں کھانے والا اس لئے ایسی کوشش نہ کر۔ فریب گرفتن:۔ دھوکا کھا جانا۔

۱۲۔ اگر نوجوان ہے۔ تو میں بھی بچہ نہیں ہوں اور میں کشتی لڑنے کے لئے ہر طرح سے کمر باندھے ہوئے ہوں۔ کودک:۔ بچہ۔ مراد ناتجربہ کار۔ کمر بستن: تیار رہنا۔

## رستم اور سہراب کا گتھم گتھا ہونا

۱۔ انہوں نے اپنے لڑائی کے گھوڑے ایک چٹان پہ باندھ دیئے۔ اور ہر دو درد بھرے دل کے ساتھ میدان میں داخل ہوئے۔ اسپ نبرد:۔ لڑائی کے میدان میں سواری کے لئے استعمال ہونے والے گھوڑے۔

۲۔ وہ شیروں کی طرح کشتی لڑتے ہوئے آپس میں چمٹ گئے۔ اور وہ جسموں سے پسینہ اور لہو بہاتے رہے۔ خوی:۔ پسینہ۔ درآویختن:۔ چمٹ جانا۔ ریختن:۔ بہانا۔

۳۔ اور فوج کے سردار اور طاقتور سہراب کے متعلق تو یہی خیال کرے گا کہ اونچے آسمان نے اُسے زخمی کر دیا۔ سپہدار:۔ فوج کا مالک۔ زوردست:۔ طاقتور۔ خستن:۔ زخمی کر دینا۔

۴۔ (سہراب) سخت غمگین ہو گیا۔ اور رستم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور اس جنگجو چیتے (سہراب) کے سر اور گردن کو پکڑ لیا۔ یازیدن:۔ آگے بڑھانا۔ جنگی پلنگ:۔ لڑاکا یا جنگجو چیتا۔ استعارہ ہے سہراب سے۔

۵۔ رستم نے اُس بہادر اور باحوصلہ جوان کی پیٹھ کو جھکا دیا۔ اس کی زندگی کے دن پورے ہو چکے تھے۔ اور اس کی تمام طاقت ختم ہو چکی تھی۔ خم آوردن:۔ جھکا دینا۔ توان:۔ طاقت ہمت۔ سرآمدن زمانہ:۔ زندگی کے دن پورے ہونا۔ وقت پورا ہونا۔

۶۔ اُس نے (رستم نے) اُس کو (سہراب کو) شیر کی طرح زمین پر پٹک دیا۔ اور وہ جانتا تھا کہ وہ دیر تک نیچے رہنے کا نہیں۔ اُس نے جلدی سے اپنی تیز تلوار کو میان سے نکالا۔ اور بیدار دل بیٹے کے سینے کو پھاڑ ڈالا۔ کردار:۔ طرح۔ سبک:۔ جلدی سے۔ بیدار دل:۔ ہوشیار دل رکھنے والا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۸۔ وہ درد سے کراہنے لگا۔ پھر اُس نے ایک آہ بھری۔ اور دُکھ سُکھ سے اپنے دِل کو آزاد کرلیا۔ نیک و بد :۔ دنیا کے معاملات۔ تفکراتِ دنیا۔ کوتاہ کردن:۔ ختم کردینا۔ چھٹکارا پانا

۹۔ ۱۰۔ اُس نے رستم سے کہا کہ جو مصیبت مجھ پر پڑی ہے اس کا کارن میں آپ ہوں۔ اور قسمت نے صرف میری کنجی کو ہی تیرے ہاتھ میں دے دیا ہے اور تو اس معاملہ میں بالکل بے گناہ ہے۔ کیونکہ اِس جھکی ہوئی پیٹھ والے (آسمان) نے مجھے یہاں تک کھینچا۔ اور جلد ہی مار ڈالا۔ ایں بر من از من رسید :۔ یہ ماجرا جو مجھے پیش آیا ہے۔ اس کا ذمہ دار میں آپ ہوں۔ کلید:۔ کنجی۔ واوم کی میم کلید کے ساتھ ہے۔ یعنی کلیدم داد :۔ میری کنجی دی۔ یعنی رستم کے ہاتھ سے مرنے کا تو ایک بہانہ بن گیا ہے۔ گوژ پشت :۔ جس کی کمر کبڑی ہو۔

۱۱۔ میری ماں نے مجھے باپ کی نشانی دی تھی۔ اور اس کی محبت میں زندگی ختم ہو گئی۔ بر آمدن :۔ ختم ہو جانا۔ مہر :۔ محبت۔

۱۲۔ میں بڑی سرگرمی سے اُس کی تلاش کرتا رہا۔ تاکہ اُس کا دیدار کر سکوں۔ اور اِسی تمنا میں اپنی جان بھی کھو بیٹھا۔ جان دادن :۔ جان گنوانا۔

۱۳۔ افسوس کہ میری محنت کا کوئی نتیجہ نہ نکلا اور ابھی تک میں نے اپنے باپ کے چہرے کو دیکھا تک نہیں۔ دریغا :۔ افسوس۔ رنج بہ سر آمدن :۔ مصیبت یا تکلیف کا ختم ہو جانا۔ اور اگر "بیامد بہ" کی بجائے "بیامد بہ بر" کیا جائے تو شعر کا مطلب اچھا ہو جاتا ہے۔ یعنی میری محنت ٹھکانے نہ لگی۔ محنت کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

۱۴۔ جب میرا باپ دیکھے گا کہ میرا سرہانہ اینٹ کا بنا ہوا ہے تو وہ ضرور تجھ سے میرا بدلہ لے گا۔ کین :۔ بدلہ۔ سزا دینا۔

۱۵۔ اِن مشہور بہادروں میں سے کوئی نہ کوئی ضرور رستم تک یہ خبر پہنچا دے گا۔

۱۶۔ جب رستم نے سُنا تو اس کا سر چکرا گیا۔ اور تمام دنیا اس کی آنکھوں میں اندھیر ہو گئی۔ خیرہ گشتن سر :۔ سر چکرا جانا۔ پاگل سا ہو جانا۔

۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ اس کے بعد جب وہ (رستم) ہوش میں آیا۔ تو روتے اور چلاتے ہوئے اس سے پوچھا :۔ بتا کہ تیرے پاس رستم کی کیا نشانی ہے۔ خدا کرے کہ اس کا نام بہادروں کی فہرست سے مٹ جائے۔ کیونکہ میں ہی تو رستم ہوں۔ خدا کرے میرا نام ہمیشہ کے لئے مٹ جائے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اوسام کا بیٹا ہے (دستان) میرا ماتم کرنے بیٹھے۔ گردن کش:۔ بہادر سردار۔ نیم = کہ تم:۔ نام

۲۰۔ جب سہراب نے رستم کو اس حالت میں دیکھا تو وہ گر پڑا۔ (یعنی وہ گھبرا گیا) اور اس کی ہوش ٹھکانے نہ رہی۔ بیفتاد:۔ گر پڑا۔ چونکہ وہ زمین پہ تو پہلے ہی سے گر پڑا تھا۔ فقط باپ کے ساتھ باتیں کرتے وقت سر اٹھائے ہوئے تھا۔ لیکن وہ بھی ڈال دیا۔

۲۱۔ سہراب نے اس سے کہا:۔ اگر واقعی تو رستم ہے تو تو نے فضول اپنی بُری عادت کی وجہ سے مجھے ہلاک کر دیا ہے۔ بہ بدخوئی:۔ بُری خصلت کی وجہ سے۔ بدخوئی کا مطلب ہے رستم کا سہراب کو اپنی حقیقت سے انکار کرنا۔

(۲۲) اب تو ذرا میرے زرہ بکتر کے بند تو کھول اور میرے اس چمکتے ہوئے بدن کو ننگا کر کے دیکھ

۲۳۔ اور میرے بازو پر اپنے مہرے (تعویذ) کو دیکھ۔ اور ذرا دیکھ کہ اس بیٹے کو اپنے باپ کے ہاتھوں کیا پیش آیا۔ مہرہ:۔ کوڑی۔ قیمتی موتی۔ تعویذ۔ یہاں مراد وہ نشانی ہے جو رستم نے تہمینہ کو دی تھی کہ لڑکا پیدا ہونے کی صورت میں وہ اس کے بازو سے باندھ دے۔

۲۴۔ جب اس (رستم) نے اس کے زرہ بکتر کو کھولا۔ اور اس مہرے کو دیکھا تو اپنے جسم کے کپڑوں کو پھاڑنے لگ گیا۔ خفتان:۔ زرہ بکتر۔ جامہ دربدن:۔ افسوس کے مارے کپڑے پھاڑنا۔

۲۵۔ رستم نے ایک خنجر ہاتھ میں پکڑ لیا تاکہ اس سے اپنے سر کو تن سے جدا کر کے نیچے پھینک دے۔ دشنہ:۔ خنجر۔ بیفگن:۔ کاٹنا۔ نوٹ:۔ مصرعہ ثانی میں بہر و تن خویش کی بجائے ببر دو سر خویش کر لیجئے۔ (۲۶) فوج کے سردار اس کے ساتھ لپٹ گئے۔ اور وہ اپنی پلکوں سے خون کے آنسو بہا رہے تھے۔ بزرگاں:۔ بڑے بڑے آدمی۔ فوج کے سردار۔ درآویختن:۔ لپٹ جانا۔ گتھم گتھا ہو جانا

چونکہ رستم غم کے مارے خنجر اٹھائے ہوئے تھا۔ اس لئے یہ عین ممکن تھا۔ کہ وہ اپنا سر کاٹ دیتا۔ اس لئے فوج کے سرداروں نے فوراً مداخلت کی۔

۲۷۔ گودرز نے اس سے کہا کہ اب کیا فائدہ ہے۔ اگر تو ساری دنیا کو بھی ملیامیٹ کر کے رکھ دے۔ سود:۔ فائدہ۔ دود از چیزے بر آوردن:۔ کسی چیز کو تباہ و برباد کر دینا۔ مطلب ہے کہ اگر رستم اب ساری دنیا کو بھی برباد کر کے رکھ دے تاہم سہراب کی زندگی واپس نہیں آسکتی۔

۲۸۔ اگر تو اپنے آپ کو سینکڑوں دکھ بھی پہنچائے۔ لیکن اس خوش قسمت پیارے (سہراب) کو اس سے کیا آرام پہنچے گا۔ گزند کردن:۔ دکھ دینا۔ زخم لگانا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ارجمند:- خوش قسمت۔ آسانی:- آرام۔

## رستم کا کاؤس سے مومیائی مانگنا

نوشدارو:- بہتر بات جو زہر کے اثر کو دور کر دے۔ مومیائی یعنی سلاجیت۔

۱۔ اس وقت پہلوان رستم نے گودرز سے کہا کہ نامور اور روشن جان رکھنے والے بہادر! میری طرف سے کاؤس کے پاس یہ پیغام لے جا اور جو کچھ ہمیں پیش آیا ہے۔ اس سے بیان کر دے۔

پیام:- پیغام۔ سندلیسہ۔ بردن:- لے جانا۔ ببر:- لے جا۔

۲۔ میں نے خنجر کے ساتھ اپنے دلیر بیٹے کے جگر کی جگہ (سینے) کو پھاڑ ڈالا ہے خدا کرے رستم دیر تک زندہ نہ رہے۔ دشنہ:- خنجر۔ مماناد:- نہ رہے۔

۴۔ اگر تجھے میری خدمات کا ذرا بھی لحاظ ہے تو ازراہ ہمدردی میرے لئے تھوڑی سی تکلیف ضرور اٹھا۔ کردار:- خدمت۔ نیکی۔ رنجہ کردن:- تکلیف اٹھانا۔ بہ تیمار:- ازراہ ہمدردی۔

۵-۶۔ اور اس مومیائی میں سے جو کہ تیرے خزانے میں ہے جو زخمیوں کو تندرست کر دیتی ہے یہ بات بہت زیبا اور بھلی ہو گی اگر تو تھوڑی سی مومیائی ایک شراب کے پیالے کے ساتھ جس قدر بھی جلدی ہو سکے بھیجدے۔ کجا:- جو کہ۔ خستہ:- زخمی۔ از پئے فرستادن:- جلدی بھیجنا جام مے:- شراب کا پیالہ۔ مطلب ہے کہ رستم کو یقین تھا کہ اس مومیائی کے استعمال سے سہراب اچھا ہو جائے گا۔ اور پھر رستم خوشیاں منائے گا۔

۷۔ شاید وہ تیری مہربانی کی بدولت اچھا ہو جائے۔ اور میری طرح تیرے دربار کا ایک ادنٰے غلام بن جائے۔ مگر:- شاید۔ کہتر:- غلام۔ نوکر۔

۸۔ فوج کا کمانڈر (گودرز) ہوا کی طرح آیا اور کاؤس کو اس کا سب کا سب پیغام پہنچا دیا۔ یکسر:- سب کا سب۔ مکمل۔

۹۔ کاؤس نے اس سے کہا کہ میرے نزدیک اس ہاتھی جیسا جسم رکھنے والے بہادر (رستم) سے زیادہ اور کس کی عزت ہو سکتی ہے۔ آب:- عزت۔ پیشتر:- زیادہ۔ بڑھ کر۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۰۔ اور اگر میں اپنی مہربانی اس کو دے ڈالوں اور وہ ہاتھی جیسا جسم رکھنے والا پہلوان (سہراب) زندہ ہو جائے گا۔ دارو‌ی نوش = نوش دارو مہربانی۔

۱۱۔ اگر وہ دنیا میں زندہ رہے گا تو اس کے سامنے چھوٹے اور بڑے کسی کو بھی سر اُٹھانے کی ہمت نہ پڑے گی۔ کہاں جمع از کہ۔ چھوٹے۔ کہاں جمع از مہ۔ بڑے۔ پیچیدن:۔ سر اٹھا سکنا۔

۱۲۔ جو شخص اپنے دشمن کو پالتا ہے وہ دنیا میں بدنام اور رسوا ہو جاتا ہے۔ (دشمنوں کو پالنے سے گویا اپنی بربادی کا آپ سامان کرتا ہے۔)

۱۳۔ جب گودرز نے سنا تو جلدی سے لوٹا اور دھوئیں کی طرح سے رستم کے پاس جا پہنچا۔

۱۴۔ اس گودرز نے رستم سے کہا کہ بادشاہ کی بُری خصلت ایک درخت ہے جو ہمیشہ اندرائن کا پھل دیتا ہے۔ حنظل:۔ اندرائن۔ تمّاں۔ یہ ایک بڑا کڑوا اور تلخ پھل ہے۔

۱۵۔ تجھے بذاتِ خود اس کے پاس جانا چاہیئے۔ تاکہ تو اس کی تاریک جان کو روشن کر دے۔

۱۶۔ ہاتھی جیسا جسم رکھنے والے پہلوان (رستم) نے راستے کا رُخ کیا۔ جلدی سے کوئی شخص اس کے پیچھے آیا اور اسے بتا دیا کہ سہراب اس وسیع دنیا سے رخصت ہو گیا ہے۔ وہ اب تجھ سے صرف مردے کا صندوق چاہتا ہے تاکہ محل۔ گو:۔ بہادر۔ پیش = پی اش = اس کے پیچھے۔ زند:۔ جلدی۔ تیزی۔ نوٹ:۔ زود اور آگاہ کے درمیان واؤ ڈال دیجئے۔ شد:۔ کوچ کر گیا۔ تابوت:۔ وہ صندوق جس میں لاش بند کر کے دفن کرتے ہیں۔ تشریح:۔ سہراب اب چل بسا ہے۔ اب رستم کو اس کے دفن کرنے کا سامان چاہیئے۔ نہ کہ اس کے جان بچانے کی کوشش۔

## رستم کا سہراب کی لاش پر زار زار رونا

صندوق کو زال اور رودابہ (رستم کی ماں) کے پاس لے جانا۔

۱۔ جب رستم نے یہ سُنا کہ (سہراب جاں بحق ہو گیا ہے) تو اس نے اپنے چہرے کو چھیلنا شروع کیا۔ وہ اپنا سینہ کوٹتا تھا۔ اور اپنے بال نوچتا تھا۔ نوٹ:۔ روی خراشیدن:۔ چھیلنا۔ سینہ زدن:۔ پیٹنا۔ موی کندن:۔ بال نوچنا۔ سب انتہائی غم اور دکھ کی علامات ہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲-۳- وہ زار زار روتا ہوا کہہ رہا تھا:- اے بہادر جنگ جو! بلند مرتبہ ہستی اور پہلوان کی اولاد! اس سے پہلے کس کو ایسا (افسوسناک) واقعہ پیش آیا ہے کہ جو مجھے دیکھنا پڑا ہے۔ کیونکہ افسوس میں نے اپنی پچھلی عمر میں اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے مار ڈالا ہے۔" نبردہ:- بہادر- جنگ جو- سرافراز:- اونچا سر رکھنے والا- بلند مرتبہ- پیران سرا:- بڑھاپے میں، پچھلی عمر میں- پیران سرا میں الف برائے ندبہ یا افسوس ہے۔ رستم کا مطلب ہے کہ افسوس صد افسوس میں نے اپنی پچھلی عمر میں اپنے جوان بیٹے کو خود ہلاک کر ڈالا ہے۔

۴- وہ خون کے آنسو بہاتا تھا۔ اور مٹی کو ناخنوں سے کھودتا تھا- اور اپنے جسم کے شاہی لباس کی دھجیاں اڑا دی تھیں۔ خسروی:- شاہی- خون ریختن و خاک کندن:- افسوس و نا امیدی کی علامات ہیں۔ خاک اور چاک میں تجنیس خطی ہے۔

۵- بزرگ لوگوں کی زبان نصیحتوں سے بھری ہوئی تھی۔ مگر رستم اپنے بیٹے کے غم سے نڈھال تھا۔ جگر بند:- بیٹا- جگر کا ٹکڑا۔

۶-۷- اس کے بعد اس نے زابلستان کی طرف کوچ کیا- اور جب اس کے آنے کے متعلق دستان کو خبر ملی۔ تو سیستان کے تمام لوگ اس کے استقبال کے لئے بڑھے اور سب کے سب غم و درد اور شدت الم سے تڑپتے ہوئے آئے۔ آگاہی:- خبر- پیش باز یا پیشواز آمدن:- کسی کو لینے کے لئے آگے پہنچنا- سیستان:- رستم کا وطن۔

۸- جب سام کے بیٹے دستان (زال) نے تابوت کو (سہراب کی نعش کے صندوق) کو دیکھا تو اپنی سنہری لگام والے گھوڑے سے نیچے اتر پڑا- زریں لگام:- سنہری لگام- تابوت:- مردے کا صندوق دستان سام میں اضافت ابنی ہے۔

۹- دستان نے اپنی دونوں آنکھوں سے خون کے آنسو بہائے اور رستہ دکھانے والے خدا کے سامنے رو دیا اور چلایا- داور:- انصاف کرنے والا- خدا- رہنمون:- راستہ دکھانے والا۔

۱۰-۱۱- زال کہہ رہا تھا کہ یہ کس قدر تعجب خیز امر ہے کہ سہراب نے اس قدر بھاری گرز اٹھا لیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اور وُہ تمام بڑے بڑے آدمیوں میں ایک نشانِ تعریف بن گیا۔ اور کوئی ماں بھی اس کی طرح کا بیٹا نہیں جن سکتی۔ شگفت:۔ عجیب۔ برگرفتن:۔ پکڑنا، اُٹھا لینا۔ نشان شدن:۔ نشان بننا۔ مرکزِ تعریف و توصیف بن جانا۔ مِہاں جمع ازمِہ:۔ بڑے بڑے لوگ

۱۲۔ اس نے یوں کہا اور اپنی پلکوں کو آنسوؤں میں ڈبو دیا۔ اور اس کی زبان پر سہراب کی تعریف ہی تعریف تھی۔ مژگاں:۔ پلکیں۔ گفتار:۔ بات۔ مگر یہاں تعریف کے معنوں میں استعمال ہوا ہے

۱۳۔ جب رودابہ (رستم کی ماں) نے تابوت کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں خونیں آنسوؤں کی ایک ندی بہ رہی تھی۔ تابوت:۔ مردے کا صندوق۔ جوی رواں:۔ چلتی یا بہتی ہوئی نہر یا ندی۔

۱۴۔۱۵۔ اس نے زار زار رونا اور چیخنا شروع کر دیا اور اپنے جگر سے ٹھنڈی آہیں بھرتی ہوئی کہہ رہی تھی کہ اے بہادر پہلوان کے بیٹے! اور شیر کے بچے! تیری طرح دلیر اور طاقت رکھنے والا کبھی بھی پیدا نہیں ہوگا۔ مویہ:۔ ماتم۔ رونا دھونا۔ زار زار رونا۔ باد سرد کشیدن:۔ ٹھنڈی آہیں بھرنا۔ زادہ:۔ جنا ہوا، پیدا کیا ہوا۔ از زائیدن مصدر۔ بیٹا۔

۱۶۔ وُہ زار زار روتی ہوئی کہہ رہی تھی کہ اے بلند مرتبہ و باعزت پہلوان! ایک دم بھر کے لئے تو تو صندوق میں سے اپنے سر کو باہر نکال۔ سرافراز:۔ بلند مرتبہ رکھنے والا۔ برفراز فعل امر از برافراختن:۔ اوپر اُٹھانا۔ باہر نکالنا۔

۱۷۔ کیا تو نہیں بتائے گا کہ تجھ پر تیرے باپ کے ہاتھوں کیا آفت ٹوٹی؟ اور اس نے تیرے جگر کو انتہائی بے رحمی سے کیوں پھاڑ ڈالا۔ ترا پیش آمد:۔ تجھے پیش آئی۔ تجھ پر نازل ہوئی۔ سہراب سان:۔ اس طرح سے۔

۱۸۔ اس کی چیخ پکار محل سے اُٹھ کر کیوان تک پہنچ گئی۔ اور جو کوئی بھی سنتا تھا زار زار رونے لگ جاتا تھا۔ ایوان:۔ محل۔ کیواں:۔ زحل ستارہ۔ ساتویں آسمان پر ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

## سہراب کی والدہ کا اس کے قتل ہو جانے کی اطلاع پانا۔ اور آہ و زاری کرنا۔

۱۔ اس کی ماں کو (اس امر کی) خبر ملی کہ سہراب پہلوان اپنے باپ کی تلوار سے زخمی ہو کر مر گیا ہے۔ خستہ :۔ زخمی۔

۲۔ وہ کہتی رہی کہ اے ماں کی جان! اب تو کہاں خاک اور خون میں لت پت پڑا ہے؟ کجائی :۔ تو کہاں ہے۔ سرشتہ :۔ اٹا ہوا۔ لتھڑا ہوا۔

۳۔ سخت افسوس کا مقام ہے کہ وہ مشہور و معروف جسم مسافری کی حالت میں قید دکھ اور غم سے لاچار خاک میں اٹا پڑا ہے۔ نامدار :۔ مشہور باعزت۔ غریب :۔ وطن سے دور مسافر۔ غربت میں۔ نژند و نزار :۔ کمزور۔ لاچار۔ دکھ اور غم سے نڈھال۔

۴۔ میری دونوں آنکھیں راہ دیکھ رہی تھیں اور میں خیال کر رہی تھی کہ شاید رستم اور سہراب کے متعلق کوئی خبر ملے۔ چشم بہ رہ بودن :۔ راستہ تکنا۔ انتظار کرنا۔

۵۔ اے بیٹا، مجھے کیا معلوم تھا کہ مجھے یہ خبر ملے گی کہ رستم نے تیرے جگر کو خنجر سے پھاڑ ڈالا۔ پور :۔ بیٹا۔ دریدن :۔ پھاڑنا۔

۶۔ میں نے بڑے لاڈ اور پیار سے چمکتے ہوئے دنوں اور لمبی تنہائی کی سیاہ راتوں میں تیرے جسم کو پالا پوسا تھا۔ ناز :۔ ناز و نعمت۔ پریم اور چاہ

۷۔ اب وہ خون میں غرق ہو گیا ہے اور تیرے پاک جسم پر کفن ہی تیرے لئے گدڑی بن گیا ہے۔ خرقہ :۔ گدڑی۔ چیتھڑے۔

۸۔ اب میں کس کو چھاتی سے لگاؤں؟ اور اب کون میری غمگساری کرے گا؟ اندر کنار گرفتن :۔ چھاتی سے لگانا۔ کہ خواہد بدن :۔ کون ہوگا۔ غمگسار :۔ غم اور درد میں شریک ہونے والا ہمدرد۔ (۹) میں اپنا یہ دکھڑا کس کو سناؤں۔ اور تیری جگہ کس کو اپنے پاس بلاؤں؟ تیمار :۔ غم۔ دکھڑا۔ مصیبت۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۰ - اے فوج کو پناہ دینے والے! تُو تو اپنے باپ کو ڈھونڈنے کے لئے گیا تھا۔ اور باپ کی بجائے تجھے قبر راستہ میں پیش آگئی۔ لشکر پناہ :- فوج کو پناہ دینے والا - گُور :- قبر - مطلب ہے کہ سہراب باپ کی تلاش میں مرگیا۔

۱۱ - ۱۲ - قبل اِس کے کہ اُس نے خنجر کو نکالا اور تیرے چاندی کے سے چمکیلے سینے کو پھاڑ ڈالا - تُو نے کیوں نہ اُسے وہ نشانی پیش کی جو تیری ماں نے تجھے دے رکھی تھی - اور کیوں نہ اُسے اس کی یاد دلائی۔ دشنہ :- خنجر - کاد = کہ او - جگر گاہ :- سینہ - چھاتی - بر کسے یاد کردن :- کسی کو یاد دلانا -

۱۳ - ۱۴ - افسوس کہ میں تیرے ہمراہ سفر کو کیوں نہ گئی - تُو جو کہ دنیا بھر کے پہلوانوں میں ایک افسانہ بن گیا۔ رُستم مجھ کو دور ہی سے پہچان لیتا - اور اے بیٹا! میرے ساتھ ساتھ تیری بھی اچھی آؤ بھگت کرتا - گیتی :- دنیا - زمانہ - نوٹ :- سرگشتن کی بجائے سمرگشتن کریئے - سمرگشتن :- کہانی بن جانا - مشہور ہو جانا - نواختن :- مہربانی سے پیش آنا - نرم برتاؤ کرنا -

۱۵ - وہ یہی کچھ کہہ رہی تھی - اور دُکھ کی وجہ سے اپنے جسم کو چھیل رہی تھی - اور بالوں کو نوچتی تھی - اپنے خوبصورت چہرے کو ہاتھوں سے پیٹتی تھی - مصرعِ ثانی میں خود بر دمی کی بجائے خوبروی پڑھئے - یعنی خوبصورت چہرہ - خستن :- زخمی کرنا - کف بر رُو زدن :- منہ پہ تھپڑ مارنا چہرے کو ہاتھوں سے پیٹنا -

۱۶ - چونکہ وہ بے حد روتی اور فریاد کرتی تھی اِس لئے تمام لوگوں کی آنکھوں میں زبردست آنسو بھر آئے - شیون :- رونا - دھونا - فریاد کرنا - ژالہ :- اولے - مراد بڑے بڑے آنسو - چشم از ژالہ پر شدن :- آنکھوں کا موٹے موٹے آنسوؤں سے بھر جانا -

۱۷ - اِس طرح سے (روتی دھوتی ہوئی) وہ بے ہوش ہو کر دھڑام سے گر پڑی - اُس کی حالت دیکھ کر لوگوں کے دِل صدمہ سے زخمی ہوگئے - لپست :- دھڑام سے نیچے - نوٹ :- خلق اور دِل کے درمیان "را" اضافہ ہے - یعنی دِل خلق خستن :- زخمی ہونا - بخست زخمی ہو گیا -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۸- جب وہ ہوش میں آئی تو پھر رونے لگ گئی۔ اور اپنے مرے ہوئے بیٹے کو پل پل بعد رو رو کر یاد کرتی۔ نالہ گریستن :- رونے لگ جانا۔ سگالش از سگالیدن :- سوچنا۔ مگر یہاں مراد کسی کی یاد میں دکھ بھرے دل سے محو ہو جانا۔

۱۹- اس کے بعد اس نے نیلے رنگ کا لباس پہنا۔ اور اس کا نیلہ رنگ بھی خون میں ڈوب گیا۔ (یعنی اس قدر خونی آنسو بہائے کہ نیلا جامہ بھی سرخ ہو گیا۔ جامۂ نیلگوں :- نیلے رنگ کا لباس جو ایران میں ماتم کی نشانی ہے۔ مصرعہ ثانی میں فرق کی بجائے غرق پڑھئے۔

۲۰- وہ دن رات ماتم کرتی اور زار زار روتی تھی۔ اور سہراب کی موت کے بعد وہ صرف ایک سال ہی زندہ رہی۔ مرگ :- موت۔

۲۱- آخر کار وہ بھی اس کے (سہراب کے) غم میں جان بحق ہو گئی۔ اور اس کی روح بہادر سہراب کی آتما کی طرف چل دی۔ سرانجام :- آخر کار۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# مقطعات و منقطعات

## ۱۔ از مجمع الفصحاء

### ۱۔ شعر و شاعری کی برائی میں۔

اے خدا! یہ شعر لکھنے کا طریقہ دنیا میں کس نے شروع کیا کہ شاعروں کی جماعت کی طرح اُس کو دونوں جہانوں میں سکھ نصیب نہ ہو۔ قاعدہ نہادن:۔ بنیاد رکھنا۔ شروع کرنا۔ طریقہ اختیار کرنا۔ یا رواج میں لانا۔ جمع جماعت گروہ:۔ فرقہ یا فریق۔ خیر:۔ بھلا۔ نیکی۔ سکھ۔ آرام۔ مباد:۔ نہ ہو۔ گنتیش کی نثر شاعری کا طریقہ شروع کرنیوالے کے ساتھ جاتی ہے

۲۔ اے بھائی! جہاں میں اس سے زیادہ بُرا کوئی پیشہ نہیں۔ خبردار! ہوشیار رہ۔ تاکہ تو اس بے بنیاد (پیشہ) پہ اعتبار نہ کرے۔ کارے:۔ کوئی کام۔ کوئی پیشہ۔ ہان و ہان:۔ خبردار و ہوشیار رہ خیال کر، یاد رکھ (حروف تنبیہ) تکیہ:۔ اعتبار۔ بھروسہ

۳۔ آسمان پر ستارہ عطارد بھی شاعری کی نحوست کے باعث ہر دو مہینے کے بعد دل کی جلن کی خاطر سے سینکڑوں مصیبتیں برداشت کرتا ہے۔ عطارد:۔ بدھ جو ایک مشہور ستارہ ہے اور اُسے علم و ادب سے تعلق رکھنے کی وجہ سے دبیر فلک یا منشی فلک بھی کہتے ہیں)۔ یہ ستارہ تیسرے آسمان پر یعنی زمین اور زہرہ کے بعد تیسرا ستارہ ہے اور کہتے ہیں کہ اس پر ہر دو مہینے کے بعد گرہن کی مانند ایک سیاہی سی چھا جاتی ہے اور شاعر حسن التعلیل سے کام لیتا ہوا اُس سیاہی کو شاعری کی لعنت سے منسوب کرتا ہے۔ شومی:۔ بدبختی۔ لعنت۔ نحوست۔ سوزش دل:۔ دل کی جلن۔ "سوزش" سوختن مصدر سے حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ شعر کا کہنا گویا جان کو دُکھ دینا ہے اور پھر لکھنا دل کو رگ لگانے کے برابر ہے اور اس کے علاوہ اس کے پڑھنے کی مصیبت سے تو یہی بہتر ہے کہ تو یاد ہی نہ کرے۔ جان کندن:۔ جان کو دُکھ دینا۔ جان کنی کی ترغیب اسی مصدر سے حاصل ہوتی ہے۔ جان کو تکلیف دینا۔ محنت:۔ مصیبت:۔ تکلیف۔ دُکھ۔

۵۔ آخر بتاؤ تو سہی کہ یہ فن ہے کیا؟ کہ جس کی وجہ سے تجھے عمر بھر ایک لمحہ کیلئے بھی خوشی نصیب نہیں ہو سکتی؟ لحظہ:۔ منٹ۔ لمحہ یا ثانیہ۔ تھوڑی دیر مراد ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۶۔ بھلا اس شخص کا کیا بگڑ جاتا ہے۔ (یا کم ہو جاتا ہے) جسے تو منحوس کہہ کر پکارتا ہے یا پھر اس شخص کی کون سی ترقی ہو جاتی ہے۔ جسے تو سخی کہہ جاتا ہے کاستن:۔ گھٹنی گھٹنا۔ فزودن:۔ بڑھنا۔ رادِ:۔ سخی۔ بخیل:۔ کنجوس۔ بخیل اور راد میں تضاد ہے۔ گوئیلیش۔ تو انش کی "ش" برابر ہے اور "ا"۔

۷۔ تو ایک کاغذ کا ٹکڑا فضول بکواس سے بھر کر کسی کے یہاں بھیجدیتا ہے اور پھر سخت دکھی ہوتا ہے کہ ہائے! اس نے چیک یا ہنڈی نہیں بھیجا۔ (یا بھیجی) کاغذی:۔ کاغذ کا ایک ٹکڑا۔ حشو:۔ بیہودہ بکواس۔ پرواری۔ یادہ گوئی۔ کلام زائد۔ بھرتی کے اشعار۔ کاغذِ زر وہ کاغذ جس کے پیش کرنے سے کوئی رقم حاصل کی جائے۔ چیک یا ہنڈی۔

۸۔ نیز ارسال کردہ کاغذ نہ تو کوئی سرکاری دستاویز ہے اور نہ ہی کوئی عدالتی پروانہ تو پھر اس خط کے عوض میں تجھے کوئی چیز کیوں دینی چاہیئے۔ آخر۔ حجت شرعی:۔ سرکاری دستاویز۔ قانونی ثبوت۔ خطِ دیوانی:۔ عدالتی پروانہ۔ چیزلیش کی "ش" برائے "آں" ہے۔

۹۔ اور پھر اس کے علاوہ یہ بھی کیا بکواس و بیہودگی ہوئی کہ تعریفی اشعار کی تعداد ہوتی ہے سات تو روپوں کیلئے نیز تقاضا یا نیز مانگ ستر تک پہنچ جاتی ہے۔ ژاژ:۔ بیہودہ بکواس۔ بیہودہ گوئی۔ تقاضا:۔ مانگنا۔ طلب کرنا۔

۱۰۔ اور تو پھر اس پر بھی اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے خط کے پیچھے تو صاحب ممدوح کے گھر کی طرف اس طرح دوڑتا ہے۔ جیسے کمان سے تیر چھوٹتا ہو۔ قانع:۔ قناعت کرنے والا۔ ممدوح:۔ جس کی مدح کی جائے۔ جس کی تعریف کی جائے۔ گشاد:۔ کمان۔ چلّہ۔ از پے کسے تاختن:۔ کسی کے پیچھے دوڑنا۔

۱۱۔ تو اپنی پیشانی شیشے کی طرح اس کے چہرے کے سامنے پیش فرماتا ہے۔ اور وہ تجھ سے اس طرح سے شرم کھاتا ہے جیسے ایک نئی بیاہی ہوئی لڑکی اپنے خاوند سے۔ داماد:۔ خاوند۔ پتی۔ گھر والا۔ (ہماری زبان میں جنوائی کو داماد کہتے ہیں۔

مطلب:۔ چونکہ مشرقی ممالک میں رواج ہے کہ بیاہ شادی کے موقعہ پر حجام لوگ اپنے ججمانوں کو شیشہ دکھا کر پیسے لیا کرتے ہیں۔ شاعر نے بھی اس رسم کا فائدہ اٹھانا چاہا ہے۔ خطوں سے تو تمام کام بنتا نظر نہیں آتا۔ اس لیے صاحب ممدوح کے مقدمہ میں آ کھڑے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہوتے ہیں تاکہ مارے شرم کے ہماری بھی کچھ نہ کچھ پیٹ پوجا کرے۔ اور وہ بیچارا شرم سے ناچار آنکھیں اونچی نہیں کر سکتا۔ اور دل ہی دل میں چاہتا ہے کہ خدا ہی اس بلا کو ٹالے۔

۱۳۔۱۴۔ اور یہ بات جو (شعرا کہتے ہیں کہ) فلاں شاعر نے فلاں بادشاہ سے شعروں کے عوض میں سونے اور چاندی کے ڈھیروں کے ڈھیر حاصل کئے ہیں تو ہرگز اسے نہ سن۔ کیونکہ حقیقتاً یہ سب کچھ انھوں نے محض اپنے مفاد کی خاطر بیان کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لالچ اور حرص کے پھندے سے آزاد نہیں تھے۔ خروار:۔ ایک گدھے کے اٹھانے کا بوجھ، یا اس قدر بوجھ جسے ایک گدھا اٹھا سکے۔ ڈھیروں کے ڈھیر۔ انبار۔ بڑا تودہ۔ مصلحت:۔ بہتری۔ فائدہ۔ پئے:۔ لئے۔ خاطر۔ واسطے۔ بہانا:۔ درحقیقت۔ دراصل۔ مطلب:۔ شاعر کا مطلب فقط مال و زر حاصل کرنے کا ہے۔ اس لئے تو وہ یہ کہہ رہا ہے کہ فلاں فلاں شاعر کو اس قدر انعام ملا ہے۔ تاکہ صاحب ممدوح سُنکر ذرہ جوش و الہانہ میں آکر اس کو بھی کافی انعام دیکر خوش کرے۔ یہ محض شاعرانہ ہتھکنڈے ہیں۔ ان کی جھوٹی باتوں میں نہیں آنا چاہیئے۔

۱۴۔ ورنہ میری یہ رائے ہے کہ زمانے کی ماں کے پیٹ سے کوئی بھی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا جو لوگوں کو آرام پہنچانے کے لئے قدرتی طور پر سخی ہو۔ جود طبعی:۔ قدرتی سخاوت۔ پیدائشی سخاوت۔ بہی راحت:۔ آرام پہنچانے کے لئے۔ سکھ دینے کے واسطے۔ بر چیزے بودن:۔ کوئی رائے رکھنا۔ کوئی خیال رکھنا۔ مادرِ ایام:۔ زمانے کی ماں۔ یعنی وقت یا زمانہ۔

۱۵۔ اور اگر خوش قسمتی سے کوئی شخص ایسی طبیعت لئے ہوئے اس صفحہ دنیا پر پیدا ہوا بھی ہے تو آسمان نے یکدم اس کی نسل اور خاندان کو مٹا کر ہی رکھ دیا ہے۔ منش:۔ طبیعت مزاج۔ خو۔ عادت۔ چرخ:۔ آسمان۔ نژاد:۔ نسب۔ اصل۔ کنبہ۔ خاندان۔ قبیلہ۔

۱۶۔ چونکہ شاعری کے اصل مقصد کا وجود تو دنیا میں ہے ہی نہیں (تو اس لئے بہتر ہوگا) کہ خدا تمام شاعروں کو اس قسم کے ذلیل کاموں سے توبہ دلائے۔ گیتی:۔ دنیا۔ جہان۔ زیں کار:۔ اس قسم کے کام یعنی شعر و شاعری۔ دہاد:۔ (الف دعایہ ہے) یعنی دہد دلائے۔ مطلب:۔ شاعروں کو اس قسم کے ذلیل قصیدوں اور ذلیل اشعار کے لکھنے سے توبہ کرنی چاہیئے۔ اور خدا انہیں توفیق عطا کرے کہ وہ اس ذلیل فن کو خیرباد کہہ سکیں۔ نعوذ باللہ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

## ۲- کمان اور نیزے کی بحث کے متعلق اور منوچہر بادشاہ کی تعریف میں

۱- جنگ میں تقریباً ہر ہتھیار علیحدہ علیحدہ زخم لگایا کرتا ہے اور اس زخم کو سخت جاننا چاہیے کہ جس سے دشمن کی حالت بہت ابتر ہو جائے یا اس کی جان پر آ بنے - کارزار :- لڑائی جنگ - میدان جنگ - معرکہ عدو :- دشمن - کار :- کام - حالتِ زار :- بری - ابتر - نازک - اس لئے کارِ زار - نازک حالت - ابتر حالت - بری حالت -

۲- لیکن وہ (ہتھیار) جو اپنی جگہ پر ہی سے دور دور تک چوٹ لگا سکتے ہیں - وہ نیزہ اور کمان ہی ہیں - جو کہ کینہ رکھنے والے لڑاکے سپاہیوں کے ہتھیار ہیں - رمح :- نیزہ - قوس کمان - بجائے خویش :- اپنی جگہ ہی سے - اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے ہی - کین گذار :- بدلہ لینے والے - انتقام لینے والے - کینہ توز :- عداوت پرداز -

۳- ایک دن باتوں ہی باتوں میں دونوں کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا - اور یہ اس کے خلاف دلیلیں پیش کرتا اور وہ اس کے مقابلے میں اپنی بڑائی کا اظہار کرتا - جدال افتادن :- جھگڑا پیدا ہو جانا - لڑائی پیش آجانا - کشمکش چھڑ جانا - حجت :- دلیل - ثبوت - افتخار کردن :- فخر کرنا - بڑائی ظاہر کرنا

۴- نیزے نے کہا کہ تو جو کہ کمان ہے میری بزرگی تجھ سے اس لئے بڑھ کر ہے کہ تو عاشق کی پیٹھ کی طرح ہے اور میں خوبصورت محبوب کے قد کی طرح ہوں - مطلب ہے کہ تو عاشق کی پیٹھ کی طرح ٹیڑھی اور میں محبوب کے قد کی طرح سیدھا ہوں - قوسی :- یائے مصدری ہے یعنی تو قوس ہستی - تو کمان ہے - نگار :- معشوق -

۵- کمان بولی کہ اگر تو یار کے قد کی طرح ہے تو کونسی قیامت بپا ہو گئی ہے اور اگر مشابہت کے لحاظ سے دیکھا جائے تو تو اگر یار کے قد کی طرح ہے تو میں بھی تو یار کے ابرو کی مانند ہوں"
انتقال :- مثال کے طور پر - مقابلے کے طور پر - مشابہت کے طور پر - قدیاری :- یار کے قد کی طرح ہے

۶- نیزہ کہنے لگا: "حضرت موسےٰ کا ڈنڈا بھی تو میری شکل کا ہی تھا - جو کہ سانپ میں تبدیل ہو جاتا - اور دشمن کا بھیجا نکال کر رکھ دیتا تھا - عصا :- ڈنڈا - چوب دستی - لاٹھی - مرسل :- ارسال شدہ - رسول - نبی - پیغمبر - مار از جان کسے آوردن یا مار از سر کسے آوردن :- کسی کا بھیجا نکال دینا - کسی کی جان کھینچ لینا - کسی کو تباہ و برباد کر دینا - عصا موسےٰ کا اشارہ حضرت موسےٰ کے معجزے کی طرف ہے کیونکہ جب وہ اپنے ڈنڈے کو دشمن کے سامنے پھینکتے تھے تو وہ سانپ کی شکل اختیار

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کرلینا۔ اور ساہیں کے لئے مصیبت کھڑی کر دینا اس لئے نیزہ اس مشابہت کی وجہ سے فخر محسوس کر رہا ہے
۷۔ کمان کہنے لگی۔ ہاں واقعی مو سلے کا ڈنڈا تیرے ساتھ مشابہت رکھتا تھا لیکن وہی
ڈنڈا جب دشمنوں کے لئے سانپ بن جاتا۔ تو پھر میرے ساتھ ملنے جلنے لگ جاتا تھا۔ مطلب ہے بل و
پیچ وخم کھاتا ہوا سانپ بہ نسبت ڈنڈے کے کمان سے زیادہ ملتا جلتا ہے۔ آری:۔ ہاں بلا شبہ۔
ہم شبہ:۔ طرح۔ مانند۔ برابر۔ ( ۸ ) نیزے نے پھر طیش میں آ کر کہا کہ تو چھوٹے قد والی ہے
اور تمام چھوٹے قامت والے لوگ متکبر اور کم حوصلہ ہوا کرتے ہیں۔ بہ تندی: غصہ میں آ کر۔ طیش میں
آ کر۔ تلخ ہو کر۔ معجب:۔ متکبر۔ مغرور۔ اترانے والا۔ خود پسند۔ عربی ضرب المثل ہے کہ کل قصیر معجب
ہر چھوٹا قدر رکھنے والا آدمی اترانے والا ہوتا ہے۔

۹۔ کمان نے جواب دیا۔ اگر میں چھوٹا قد رکھنے والی ہوں۔ اور چھوٹے قد والے خود پسند
اور اترانے والے ہوا کرتے ہیں۔ تو تو لمبا ہے اور لمبے قد والا شخص ہوشیار۔ لوگوں کی نگاہوں
میں بیوقوف ہوا کرتا ہے۔ کوتہ:۔ چھوٹا قد رکھنے والا۔ زی:۔ نگاہ میں۔ آنکھوں میں۔
مقابلے میں۔ ایک عربی ضرب المثل ہے کہ کل طویل احمق / ہر لمبا قد رکھنے والا بیوقوف ہوا کرتا ہے

۱۰۔ نیزے نے کہا:۔ اے بے شرم۔ ذرا دم بھر کیلئے خاموش ہو جا۔ تاکہ میں اپنی خوبیاں
بیان کروں۔ اور جب میں بیان کر چکوں تو پھر اپنا جو جواب ہو دے دینا۔ شوخ:۔ بے شرم
بے حیا۔ نڈر۔ چالاک۔ تیز۔ پاسخ:۔ جواب

۱۱۔ میں وہ ہوں کہ خون کے قطروں سے چراگاہ و میدان کو نقطہ دار کر دیتا ہوں
یعنی ان پر خون کے چھینٹوں کے نشان ڈال دیتا ہوں۔ اور پھر میں ہوں جو پہاڑ اور غار کو کینے
کے نشانوں سے لکیر دار بنا دیتا ہوں۔ منقط:۔ نقطہ دار۔ دھبے۔ دھبے۔ مخطط:۔ خط دار
لکیر دار۔ مطلب ہے کہ جب جانور کو نیزے سے زخمی کرتا ہوں۔ تو جب وہ چراگاہ یا میدان
میں سے گذرتا ہے تو اس کے خون کی چھینٹوں سے جگہ بہ جگہ نشان پڑ جاتے ہیں اور جب
وہ جانور۔ پہاڑ یا غار میں سے گزرتا ہے تو چونکہ پتھر میں خون جذب نہیں ہوتا۔ اس لئے
اس کے گذرنے سے ایک لکیر سی پڑ جاتی ہے۔

۱۲۔ اور میری شکل ایک بل کھاتے ہوئے سانپ سے ملتی ہے کہ جس کی ہر ایک
پھونک میں موتیوں پنہاں ہیں اور ساتھ ہی ایک جھومتے ہوئے درخت کی طرح کہ جس کا پھل فولاد

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کابنا ہوا ہے۔ پیچیدن: ۔ مصدر سے پیچندہ بل کھلنے والا۔ پیچ رکھنے والا اسم فاعل۔
جنبیدن: ۔ مصدر سے جنباں ہلنے والا۔ جھومنے والا۔ اسم حالیہ۔ کم: کہ مرا۔ آجال: ۔
جمع از اجل۔ اموات۔ پولاد۔ فولاد۔ آجال اور پولاد سے پہلے از علامت اضافیہ کا بدل ہے
۱۳۔ عرب کے دلیروں کے فخر اور کامیابی کا سبب بھی میں ہی ہوں۔ اور بڑے بڑے
ذی مرتبہ بادشاہوں کا چتر دار جھنڈا بھی میرے طفیل سے ہے۔ رایت: ۔ جھنڈا۔ علم
منجوق: منجوش کا معرب ہے۔ علم کا پھریرا۔ سونے یا چاندی کا ایک چمکیلا چاند کا سا ٹکڑا۔ جو فوج کے
نشان یا جھنڈے پر لگایا جاتا ہے۔ چتر یا چھتری۔ کبار: ۔ جمع از کبیرہ۔ بڑے سے بڑے ذی مرتبہ
۱۴۔ کمان نے جواب دیا۔ تُو نے تو بہت کچھ بکواس کی ہے۔ اب ذرا ایک ایک کر کے
مجھ سے بھی اُن کا جواب سنتا جا۔ اور پھر میرے لفظوں کو عقل کی میزان میں تول۔ یافہ یا یافہ
گفتن: ۔ بیہودہ یا فضول بکواس کرنا۔ پاسخ: ۔ جواب۔ گمار۔ فعل امر از گماشتن۔ بر گمار: ۔
لگا یا مقرر کر۔ متوجہ ہو۔ توجہ یا دھیان دے۔
۱۵۔ میں وہ ہوں کہ جو کہ صفوں کے آسمان سے میدان جنگ میں ستارے بکھیرتی ہوا
اور میں ہی تو ہوں جو کینے کے بادلوں سے دشمن کی جان پر تیر برسانی ہوں سپہر صف: ۔
اضافت مقلوب ہے صف سپہر۔ آسمان کی صف۔ یعنی صف کا آسمان۔ دشت رزم: ۔ میدان
جنگ۔ لڑائی کا میدان۔ انجم: ۔ ستارے۔ غمام: ۔ جمع از غمامہ۔ بادل۔ ابر۔ خصم: ۔ دشمن۔
الماس: ۔ ہیرا۔ بار۔ فعل امر از باریدن یعنی برسانے والا۔ (اسم فاعل ترکیبی)
یہاں ستاروں اور ہیروں سے مراد تیر کمان کے تیروں کی بوچھاڑ ہے اور ویسے ستاروں کا
آسمان سے نزول کرنا بدبختی کی نشانی ہے اور ہیرا یا کنی کھلانا مراد کسی کو جان سے مار دینا۔ کیونکہ
ہیرا مہلک ہوتا ہے۔ جب یہ آنتوں میں چلا جائے تو آنتوں کو پھاڑ دیتا ہے۔
۱۶۔ اور طاقت کے لحاظ سے بھی ایک مست ہاتھی کی طرح ہوں اور خوف و ہراس
کے خیال سے میں ایک خوفناک شیر کی مانند ہوں اور بینائی کے لحاظ سے میں تیز آندھی کی مثل
ہوں۔ اور جلا دینے کے خو میں جلتی ہوئی آگ ہوں۔ ژندہ پیل: ۔ بڑا ہاتھی۔ مست خون
ونش ہاتھی۔ ژندہ۔ ہر بڑی اور خوفناک شے۔ شیر ژدہ۔ بپھرا ہوا۔ خوفناک۔ ہیبت ناک۔
غضب ناک۔ یہ لفظ عام طور پر شیر اور چیتے کی صفت میں آتا ہے۔ تند باد: ۔ تیز ہوا۔ آندھی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

شعلۂ پر شرر ۔ تفتہ نار: ۔ جلتی ہوئی آگ ۔ دہکتی ہوئی آگ ۔

۱۷۔ بادل میرے تیر کی نوک کی طرح (تیز) اولے جہان پر برساتے ہیں ۔ اور موسم بہار میری ہی طرح کی دھنک یا کمان فضا میں پیدا کرتا ہے ۔ ژالہ: ۔ اولے ۔ قوس قزح: ۔ شیطان کی کمان ۔ دھنک ۔ بارش کے بعد جو مختلف رنگوں کا نصف دائرہ آسمان پر دکھائی دیتا ہے ۔ اندر دھنش ۔ (۱۸) اور جنگ کے موقعہ پر تو سوائے کھلے میدان کے اور کہیں کام نہیں دے سکتا ۔ اور میں ہوں جو صحرا اور قلعوں میں برابر کام دیتی ہوں ۔ مطلب ہے کہ تیر اندازی میدان اور قلعے دونوں جگہوں سے ہو سکتی ہے ۔ بکار آمدن: ۔ کام آنا ۔ مفید مطلب ٹھہرنا ۔

۱۹۔ اور موسم خزاں میں پھل دار شاخ پھل لاتے وقت میری طرح سے ٹیڑھی ہو جاتی ہے ۔ اور آسمان کا چاند ہر مہینے گھٹتے وقت میری طرح سے بن جاتا ہے ۔ گرد: ۔ گیرد ۔ خم گرفتن: ۔ جھک جانا ۔ ٹیڑھا ہو جانا ۔ گاہ: ۔ وقت ۔ بر: ۔ پھل ۔ گاہ بر: ۔ پھل آنے کا وقت ۔ وقت نزار: ۔ لاغر ہونے وقت ۔ گھٹتے وقت ۔ چاند کے گھٹنے کا وقت ۔

۲۰۔ اور اگر تو لمبا ہے اور میں اتفاق سے قد سے چھوٹی ہوں تو اس بات کا اتنا غرور نہ کر ۔ کیونکہ بے پھلے چنار کے درخت کی نسبت سیب اور انار کے درخت بدرجہا بہتر ہوتے ہیں ۔ فخر کردن: ۔ غرور کرنا ۔ اترانا ۔ قصیر: ۔ طویل کی ضد ہے ۔ کوتاہ: ۔ چھوٹا قد رکھنے والا ۔ طویل: ۔ لمبا ۔ لمبا قد رکھنے والا ۔ ضد قصیر ۔ بار: ۔ آنار ۔ مطلب ہے کہ انسان کی قیمت اس کے فضل و ہنر اور قابلیت کی وجہ سے ہوتی ہے نا کہ اس کے لمبے قد یا خاندان یا نسب کی وجہ سے ۔ سعدی نے کہا ہے: ۔ تو ہنر بہ عقل او رائی ۔ نہ کریم بہ جاہ و انسابی ۔

۲۱۔ اور اگر تو عربوں کے لئے زیب و زینت کا باعث ہے تو جہاں تک ترکوں کا تعلق ہے اس کی آرائش میرے ہی دم سے ہے اور میرے ہی طفیل عرب والوں کا شیرازہ بکھر گیا ہے کہ اگر عرب اعلٰے درجے کے نیزہ باز ہیں تو ترک پہلے درجے کے تیر انداز ہیں اور عربوں کو پچھاڑ کر رکھ دیتے ہیں ۔ کیونکہ کمان نیزے سے زیادہ کار آمد ہوتی ہے ۔ عرب: ۔ اہل عرب ۔ ترک: ۔ اہل ترکستان ۔ زینت گشتن: ۔ آرائش کا سامان ہونا ۔ سجاوٹ کا باعث بننا ۔ تار و مار شدن: ۔ خراب و خوار ہونا ۔ ملیا میٹ ہو جانا ۔ شیرازہ بکھر جانا ۔

۲۲۔ اور سفر کے دوران میں تو اپنے مالک کو کوئی رسد وغیرہ مہیا نہیں کر سکتا ۔ اور میں ہی ہوں جو کہ پرندوں کو ہوا میں سے اور شکار کو سبزہ زار میں سے مار گراتی ہوں ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

توشہ:۔ رسد۔ خوراک۔ سامان۔ زادِ راہ:۔ راستے کا خرچ خوراک۔ نتانی:۔ نتوانی۔ نتوانی وار۔ مہیا نہیں کر سکتا۔ پہنچا نہیں سکتا۔ نخچید:۔ شکار۔

۲۴۔ جب تیر نے یہ باتیں سنیں تو بے چارہ سخت نادم ہُوا۔ اور معافی مانگتے ہوئے کہا۔ تُو نے بجا کہا ہے مگر تُو نے یہ باتیں سوائے بادشاہ کے اور کسی سے نہیں سیکھیں۔ نیاموختی:۔ نیاموختی۔ نہ آموختی۔ تُو نے نہیں سیکھا۔ یا حاصل کیا۔ شہریار سے مراد شہزادہ منوچہر جو شاعر کا ممدوح قصیدہ ہے۔ (۲۴) وہ بڑا مشہور اور جاہ و رتبے رکھنے والا سردار۔ بلند مرتبہ منوچہر ملک کی بنیاد۔ بادشاہوں کا تاج۔ سلطنت کا بہادر۔ اور گھرانے کا فخر۔ میر اجل: بڑا سردار بلند مرتبہ رکھنے والا سالار۔ بلند مرتبہ۔ بزرگ۔ منوچہر:۔ (بن قابوس) مینوچہر کا مخفف ہے۔ یعنی بہشت رُو۔ یہ قابوس کا بیٹا تھا۔ اور اُس نے گرگان پر ۱۰۱۲ء سے ۱۰۲۸ء تک حکومت کی۔ اور استادی محمود کے دربار میں آنے سے پہلے غالباً اسی بادشاہ کا درباری شاعر تھا۔ اصل:۔ بنیاد۔ جڑ۔ شجاع:۔ بہادر۔ دلیر۔ جوانمرد۔ نبار:۔ گھرانہ۔ خاندان۔ نسل۔ خاندان۔

۲۵۔ اس کی طبیعت سخاوت کے لئے رہنے کا مقام ہے اس کی خوش خلقی عقل کا دروازہ ہے۔ اس کا دماغ ہنر کی کان ہے اور اس کی رائے عقل کے لئے کسوٹی ہے۔ فرسنگ:۔ عقل۔ دانش۔ عیار۔ کسوٹی سونا پرکھنے کا پتھر۔ خلق جمع از اخلاق عادت۔ خو۔ مروت۔ معدن:۔ کان۔

۲۶۔ اس کا تیر ایک ہی اڑان میں سات آسمانوں کو سوراخ کر دیتا ہے اور اس کی تلوار ایک ہی چنگاری سے سات سمندروں کو جلا دیتی ہے (شعر میں مبالغہ اغراق) گردوں:۔ آسمان۔ درو ختن سے دوزد فعل مضارع۔ بمعنی سوراخ کرنا۔ پھاڑ دینا۔ چھیدنا۔ روش:۔ رفتن مصدر سے حاصل بمعنی طور۔ طریقہ۔ مگر یہاں اڑان یا وار ہے۔

۲۷۔ سورج گرد کی چادر اوڑھتا ہے اور چاند آگ کا لباس پہن لیتا ہے اور زہرہ تیروں کی نوکوں کا زیور زیب تن کرتا ہے اور زحل لہو کا پاجامہ پہنا لیتا ہے۔ مطلب ہے کہ بادشاہ کے تیر کی زد سے اس قدر بلند ستارے بھی بچ نہیں سکتے۔ پیرایہ:۔ آرائش۔ سجاوٹ۔ زیور پیکان:۔ تیر کی نوک۔ مراد تیر۔ زحل آزار:۔ شلوار۔ پاجامہ۔ تہ بند۔ تہمند۔

۲۸۔ اے بادشاہ: تیری خدمت سے میرا دل تو نہیں بھر گیا۔ البتہ کافی عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اپنے گھر۔ دوستوں اور عزیز رشتہ داروں سے بچھڑ چکا ہوں خسروا میں الف ندانیہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہے۔ اُے بادشاہ۔ سیر آمدن: درج جانا۔ تنگ آجانا۔ دیر شد:۔ کافی عرصہ گذر چکا ہے۔ ملت گذر گئی ہے۔ بڑی دیر ہو گئی ہے۔ دور م:۔ من دور ہستم۔ میں دور ہوں۔ مادی:۔ ٹھکانہ۔ جائے پناہ۔ وطن۔ گھر۔ جائے باز گشت۔ اس شعر کا مطلب ہے کہ شاعر گھر جانا چاہتا ہے

۲۹۔ میرا چہرہ کبھی لالے کا پھول تھا۔ اور میرے یہ بال رال کی طرح سیاہ تھے۔ لیکن اس آسمانی گردش نے میرے لالہ جیسے سرخ پھول (سرخ چہرہ) کو خیری زرد رنگ کا پھول زرد چہرہ کے نیچے چھپا دیا۔ اور رال (سیاہ بالوں) پر برف (سفید) کا غلاف چڑھا دیا ہے مطلب ہے کہ جب میں آیا تھا۔ نوموردِ شباب تھا۔ مگر اب بالکل ضعیف الجسم ہو گیا ہوں۔ قیر:۔ ایک سیاہ چمکنے والا روغن۔ بروزہ۔ رال۔ قطران۔ خیری:۔ ایک پھول کا نام ہے جس کی کئی قسمیں ہیں۔ مثلاً خیری خطائی۔ خیری شیرازی۔ خیرہ وغیرہ۔ یہاں مراد زرد رنگ کا پھول ہے۔ جو اغلباً خیری شیرازی یا خیری خرامی کہلاتا ہے۔

۳۰۔ ۳۱۔ پہاڑ کو کھودنے والا پہاڑ کی طرف اور غوطہ زن سمندر کی جانب اس لئے جاتا ہے تاکہ اول الذکر شاید سونا تلاش کر لائے اور موخر الذکر شاید بادشاہوں کے لائق قیمتی موتی ڈھونڈ لائے۔ اے بادشاہ تو بھی تو احسانوں کا پہاڑ اور سخاوت کا سمندر ہے۔ اس لئے کیا تعجب ہو گا۔ کہ میں تیرے حضور میں سے خوشی خوشی با انعام و اکرام مراجعت کروں۔ زی:۔ سوئی۔ طرف۔ جانب۔ کہ تخفیف از کوہ۔ غواص:۔ غوطہ زن۔ ڈبکیاں موتی نکالنے کے لئے دریا میں غوطہ مارنے والا۔ دریا:۔ سمندر۔ زر بردن:۔ سونا حاصل کرنا۔ دُرِ شاہوار:۔ بادشاہوں کی شایان شان کے لائق موتی۔ بہت قیمتی موتی۔ ز نزد تو:۔ ز نزدِ تو۔ تیرے پاس سے۔ تیرے حضور میں سے۔ باز گردیدن:۔ واپس جانا۔ لوٹنا۔ مراجعت کرنا۔ شاد خوار:۔ خوش حال۔ آسودہ حال۔ فارغ البال۔

## ب۔ از مجمع اللطائف تصنیف مظفر حسین بن سمرقندی

(از یوسف زلیخائی جامی)

۳۱۔ خدا کی جناب میں دعا۔

۱۔ اے خدا میری امید کے غنچے کو کھلا۔ اور اپنے ہمیشہ رہنے والے باغ (جنت الخلد) سے مجھے ایک پھول کا سا چہرہ دکھا۔ غنچہ:۔ کلی۔ گل۔ پھول۔ مراد گل گلاب۔ روضہ جاوید:۔ غیر فانی باغ۔ جاودانی:۔ ہمیشہ رہنے والا باغ۔ مراد باغ جنت جس کے پھول کبھی نہیں مرجھاتے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۔ اُس غنچے کے لبوں سے میرے باغ کو تروتازہ کردے اور اُس پھول کی خوشبو سے میرے دماغ کو خوشبودار بنادے۔ (نوٹ) باغ سے مراد شاعر کی قوتِ فکر و خیال ہے اور گل سے مراد دہ معانی خیالات و تبلیغ۔ عطر پرور:۔ معطر ساز۔ خوشبودار۔ خوشبوؤں سے مہکتا ہوا یا مہکا دینے والا۔

۳۔ اِس مصیبتوں سے بھری ہوئی اور جذباتِ ہمدردی سے تہی و محروم دُنیا میں مجھے اپنی نعمتوں سے خبر رکھنے والا بنا۔ محنت سرا:۔ مصیبتوں کا مقام۔ تکلیفوں کا گھر۔ مراد دُنیا۔ مواسا:۔ کسی کے لئے درد رکھنا۔ غمخواری کرنا۔ بے مواسا:۔ جو کسی کے لئے جذبہ ہمدردی نہ رکھتا ہو۔ یا رکھتی ہو۔ بے درد۔ کسی کی مدد نہ کرنے والا۔ یاد ائی۔ شناسا کن:۔ واقف کر۔ باخبر بنا۔

۴۔ میرے دل کو ہر وقت شکریہ ادا کرنے کا خیال رکھنے والا بنا۔ اور میری زبان کو ہر وقت تیری تعریف کرنے والی بنا۔ مراد میرے دل میں ہر وقت تیرے شکریہ کا خیال رہے۔ اور زبان پر تیری تعریف رہے۔ سپاس:۔ شکریہ ستائش:۔ تعریف۔ دعا۔ شکریہ

۵۔ عقل کی جنتری سے مجھے کامیابی عنایت فرما۔ اور شاعری کی سرزمین پر کامیابی اور فتح عطا فرما۔ تقویم:۔ جنتری۔ نجومیوں یا جوتشیوں کا پترہ۔ بہروزی:۔ حصّہ۔ قسمت۔ کامیابی فتح۔ فتحمندی۔ کامرانی۔ "م" مسادی ہے۔ "مرا"۔ ز بہروزیم بیں)

۶۔ تُو نے مجھے ایک ایسا دل عطا کیا ہے جو موتیوں کے خزانوں سے لبالب بھرا ہوا ہے۔ (یا معمور ہے) اور میری اِس زبان کو تو اس دل کے خزانے کے موتیوں کو تولنے والی بنا۔ گنج بہ گنج:۔ خزانوں سے بھرا ہوا۔ خزانوں سے لبالب۔ گوہر:۔ موتی۔ مراد عمدہ خیالات یا ادراکِ نفیس۔ گوہر سنج:۔ موتی تولنے والا۔ مطلب ہے کہ شاعر کے دل میں بہت عمدہ عمدہ خیالات اور محسوسات ہیں اور وہ خدا کی جناب میں دعا کررہا ہے کہ خدا اُسے ایک ایسی زبان عنایت کرے جو اُن خیالات کی بہترین ترجمانی کرسکے۔

۷۔ تُو نے میری طبیعت کے نافے کی نال کو کھول ڈالا ہے۔ اب میری اِس کستوری سے تمام دنیا کو خوشبودار بنادے۔ نافہ:۔ مشک یا کستوری کی تھیلی۔ جو پوٹلی سی ہوتی ہے۔ اور ہرن کی ناف میں سے نکلتی ہے۔ ناف نابھ۔ پیٹ کی ناد۔ نال۔ ہر چیز کا بیچ بیچ۔ مرکز۔ قاف تا قاف:۔ تمام دنیا۔ دنیا کے اس سرے سے اُس سرے تک۔ کیونکہ قدیم زمانہ کے بعض لوگوں کا خیال تھا۔ کہ کوہ قاف تمام دنیا کے گرد اگرد پھیلا ہوا ہے۔ مشک سے مراد ہیں خیالات عطر پرور۔ مطلب ہے کہ شاعر خدا سے دست بہ دعا ہے کہ اس کے اشعار

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی ہر دلعزیزی کا شہرہ تمام دنیا میں پھیل جائے۔

۸۔ میرے قلم کو میرے اشعار کی بدولت کھانڈ کی طرح میٹھی زبان رکھنے والا بنا اور میرے دیوان کو اِس عطر کی وجہ سے عنبر بکھیرنے والا بنا چھوڑ۔ نوٹ:۔ "لاشعرم" اور "عطرم" کی "م" خامہ اور نامہ سے متعلق ہے۔ عنبر فشاں:۔ عنبر بکھیرنے والا۔

۹۔ اب خود شاعری کے لئے کوائی سواد باقی نہیں رہا۔ اس پرانی کتاب کا نام کے سوا اور کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ سرانجام:۔ مادہ۔ کام کا سامان۔ سخن:۔ شاعری۔ مطلب ہے کہ اب شاعری کے لئے کوئی ایسا سواد نہیں ملتا۔ جس پر طبع آزمائی کی جا سکے۔ پرانے شعرا نے سب کچھ سامان شعر ختم کر ڈالا ہے اور اب شاعری کا صرف نام ہی باقی رہ گیا ہے

۱۰۔ اِن میٹھی کہانیوں والے شراب خانے میں سے مجھے اِس ترانے کی کہیں آواز تک بھی نہیں آرہی۔ صدا:۔ آواز۔ ترانہ۔ راگ۔ گیت۔ مراد اگلے شعرا کے رنگ میں اب کوئی بھی شاعر شعر نہیں لکھتا۔ حالانکہ اگلے شاعر بڑے شیریں گفتار اور خوش نوا ہوا کرتے تھے

۱۱۔ میرے ساتھیوں نے خوب شرابیں اڑا لیں اور چلتے ہوئے انہوں نے شراب خانوں کو خالی کر دیا۔ اور خود رخصت ہو گئے۔ مطلب ہے کہ پرانے شعرا نے تقریباً ہر موضوع پر طبع آزمائی کی۔ اور بعد میں آنیوالے شعرا کے لئے کوئی میدان نہیں چھوڑا۔ کہ جس میں وہ اپنے خیال کے گھوڑے دوڑا سکیں۔ حریف:۔ ہم پیشہ۔ دوست۔ ہم کار۔ شریک۔ ساتھی۔ دشمن۔ تہی کردن:۔ خالی کرنا۔ (ضد معمور کردن)

۱۲۔ اِس مجلس میں اب میں نہ تو کوئی پختہ اور نہ ہی کوئی کچا شخص دیکھتا ہوں۔ جس کی ہتھیلی پر اُس (اگلی) شراب کا ایک پیالہ بھی ہو۔ پختہ:۔ تجربہ کار۔ پکا۔ خام:۔ کچا۔ ناتجربہ کار۔ بادہ:۔ شراب۔ جام:۔ پیالہ۔

۱۳۔ اے جامی تو آ۔ اہتمام شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ دے۔ تیرے پاس خواہ صاف شراب ہے خواہ تلچھٹ غرضیکہ جو کچھ بھی ہے پیش کر دے۔ صاف سے مراد صاف اور خالص شراب ہے۔ یعنی اچھے اشعار۔ دُرد:۔ دُردی۔ تلچھٹ۔ مینل یا شراب وغیرہ کی تہ نشین۔ گاد غلاظت۔ کثافت۔ مطلب ہے کہ جامی چاہتا ہے کہ خواہ اچھے اور خواہ بُرے اشعار کو پبلک کے سامنے پیش کرنے سے نہ کترانا چاہیئے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

# ۴۔ یہ بھی اُسی نے یعنی جامیؔ نے دُعا کے بارے میں لکھا ہے

۱۔ اے خدا جب ہم ہستی سے بے بہرہ تھے تو نیستی کے خوف سے بھی آزاد تھے۔ مطلب ہے کہ جب ہم پیکر وجود میں نہیں آئے تھے۔ تو عدم کے غم یا ڈر سے بھی بے خوف تھے۔ بیم:۔ خوف۔ ڈر۔ (۲) پہلے تو نے ہمیں نیستی سے ہست کیا۔ (یعنی دادیٔ عدم سے پیکر وجود میں لایا۔ اور پھر ہمیں پانی اور کیچڑ کی قید میں ڈال دیا۔ یعنی جسمانی صورت بخشی۔ اور روح کو قفسِ عنصری میں مقید کر دیا۔ نیست:۔ نابود۔ عدم نہیں ہے۔ مگر دم وجود ہست ہے۔ صاحب وجود یا موجود۔ پا لبستن:۔ پاؤں باندھنا۔ گرفتار کرنا۔

۳۔ تو نے ہمیں ناطاقتی کی کمزوری سے نجات دلائی اور بے عقلی سے عقل تک پہنچایا مطلب ہے کہ بچپن میں ہم کمزور اور بے عقل تھے۔ تو تو نے بچپن کی کمزوری کو دور کر کے عقلمند بنا دیا۔ ۴۔ تو نے ہماری طرف ایک روشن کتاب (قرانِ مجید) بھیجی۔ (نازل فرمائی) اور اس میں امر و نہی کے متعلق ہم کو خطاب کیا۔ روشن کتاب:۔ قران مجید مراد ہے۔ امر:۔ حکم۔ فرمان۔ یہاں مراد کارہائے جائز یا نیک کام پر کاربند رہنے کا حکم اور نہی سے مراد ناجائز اور بُرے کاموں سے پرہیز و احتراز کرنے کا حکم۔

۵۔ ہم نے نیکیوں اور بدیوں کو ملا جُلا دیا۔ یعنی نیکی بدی کی کوئی تمیز نہ رکھی کبھی تو ہم حدِ اعتدال سے بہت آگے تجاوز کر گئے۔ اور کبھی حدِ اعتدال تک پہنچنے سے بھی قاصر رہے۔ تخلیط کردن:۔ ملا جلا دینا۔ خلط ملط کر دینا۔ مراد نیکی بدی میں امتیاز نہ رکھنا۔ افراط:۔ حد سے بڑھنا۔ زیادہ کرنا۔ حدِ اعتدال سے تجاوز کر جانا۔ تفریط:۔ کمی کرنا۔ کسی کام میں کوتاہی اور کمی کرنا۔ اعتدال کی حد تک پہنچنے سے دور رہنا۔

۶۔ اور تیرے فرمودہ راستوں پر ہرگز نہ چلے۔ بلکہ منع کردہ راستوں پر بڑی مضبوطی کے ساتھ قدم رکھے یا ڈٹے کر قدم رکھے۔ راہ فرمودنی:۔ تیرے فرمائے ہوئے راستے۔ درست راستے۔ کم:۔ تھوڑا۔ مگر یہاں نفی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی نہیں۔ ہرگز نہیں نا فرمودنی:۔ منع کیا ہوا۔ پا فشردن:۔ پاؤں جما کر کھڑا ہونا۔ مضبوطی کے ساتھ قدم رکھنا۔ ڈٹ کر کھڑا ہونا۔ مطلب ہے کہ گناہ کی طرف بہت زیادہ راغب ہوئے۔ اور نیکیوں کا خیال تک بھی جاذبِ توجہ نہ ہو سکا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۷۔ لیکن تونے اپنی مہربانیوں کے اصول کو ترک نہ کیا۔ اور اپنی رہبری کا نور ہم سے نہ چھپایا۔ مطلب ہے کہ باوجود ہماری خطاؤں اور گناہوں کے تونے اپنی عنایت اور ہدایت سے ہم کو محروم نہ رکھا۔ دستورِ عنایت :۔ عنایت ۔ مہربانی کا طریقہ ۔ با اصول ۔

۸۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ تیری اس روشنی (عنایت وہدایت کی روشنی) پر کوئی پردہ نہیں ہے ۔ مگر اس کا کیا فائدہ ہوا جب کہ ہم خود ہی (اس کو حاصل کرنے کی) کوشش نہ کریں ۔ پوشش :۔ پردہ حجاب و نقاب ۔ گیرم اِنگرفتن : کسی چیز کو تسلیم کرنا ۔ کسی چیز کو ماننا ۔ اعتراف ۔

۹۔ ہم اپنی کوشش کی کمی کی وجہ سے اس قدر شور وغل مچا رہے ہیں ۔ اے خدا ہم کو کوشش کرنے کی توفیق عنایت کرنا کہ ہم کوشش کریں ۔

۱۰۔ جب عقلمند بھی بیوقوف کی طرح ڈوبا ہوا ہے تو پھر دانائی اور بیوقوفی میں فرق ہی کیا ٹھہرا ۔ ( ۱۱۔ ہمارے برے اور خراب نفس کی چالاکیوں یا عیاریوں کی وجہ سے ہم پر اچھے کاموں کا راستہ بند کر۔ دستاں :۔ چالاکی ۔ ہاتھ کی صفائی ۔ مکر ۔ فریب ۔ ناخوش آہنگ :۔ برے کام کرنے والا برائی کی طرف رغبت رکھنے والا ۔ خراب اور برا ۔ حسن عمل : ۔ اچھے اور نیک کام

۱۲۔ اس تنگ راستہ میں جہاں کہ ہم بے بس ہو جائیں ۔ تو اپنی مہربانی سے ایک راستہ ہم پر کھول دے ۔ واہی شدن : ۔ عاجز آجانا ۔ مجبور ہو جانا ۔ بے بس ہو جانا ۔

۱۳۔ اس رستے سے ہم کو اپنی درگاہ میں بلا اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ اپنے ہمراہ لے جا ۔

## ۵ ۔ وہی فرماتے ہیں رات کی صفت میں

۱۔ ایک رات جو کہ زندگانی کی صبح (بچپن) کی طرح اچھی اور جوانی کے دنوں کی طرح خوشبو اور شادمانیوں کو بڑھانے والی ۔ نشاط :۔ خوشی ۔ شادمانی ۔ جوش ۔ نشاط افزا : خوشیاں بڑھانے والی ۔ شادمانیوں میں افزائش بڑھانے والی ۔

۲۔ پرندے اور مچھلیاں سب نے ہلنا چلنا ترک کر دیا تھا ۔ اور آرام کر رہے تھے ۔ اور حیوانات نے بھی اپنے پاؤں دامن کے اندر کھینچ لئے تھے ۔ گویا رات کے وقت ہر جان و بے جان چیز آرام کر رہی تھی ۔ ۳۔ اس باغ تہِ نظارہ (دنیا) کے مقام پر سوائے ستاروں کی آنکھ کے اور کوئی آنکھ کھلی ہوئی نہیں تھی ۔ گویا سب لوگ سوئے ہوئے تھے اور صرف ستارے ہی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

آنکھیں کھولے ہوئے آسمان پر سے دیکھ رہے تھے۔

۴۔ کتنوں کی قوم کا ہیچ ان کے گلے کے لئے پٹہ بن گیا ہے۔ اور اس پیچ میں اُن کی فریاد و بھو نکنے کا راستہ بند ہو گیا ہے۔ مطلب ہے کہ کتے بھی خاموشی سے سوئے ہوئے ہیں۔

۵۔ رات کے چور (نیند نے) پہرہ دار کو ہوش سے محروم کر دیا ہے اور گھنٹی بجانے والے نے گھنٹی کی زبان کو باندھ دیا ہے۔ مطلب ہے کہ ہر دو پر نیند و غنودگی غالب آ گئی ہے۔ اور دونوں اپنا اپنا کام چھوڑ چھاڑ کر بے ہوش سوئے ہوئے ہیں عسس:۔ کوتوال شہر کا محافظ پہرہ دار۔ سنتری۔ جرس:۔ گھنٹی۔

۶۔ ڈھول بجانے والے نے ڈھول بجانا بند کر دیا ہے اور نیند کے غلبہ نے اس کا ہاتھ ڈنڈے پر باندھ دیا ہے۔ گویا ڈھول بجانے والا بھی سو گیا ہے۔ ہجوم:۔ انبوہ۔ حملہ۔ غلبہ۔ چوب:۔ لکڑی۔ ڈگہ۔ جس سے ڈھول بجایا جاتا ہے۔

## ۲۔ زندگی کی منزلیں۔ (یہ قطعہ شیخ نظامی نے لکھا ہے)

۱۔ بچپن اور خود پسندی کی بات چھوڑ دے۔ کیونکہ وہ فقط ایک ہلکا سا نشہ اور مستی کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ حدیث:۔ بات۔ کہانی۔ خود پرستی:۔ خود پسندی۔ غرور تکبر۔ اپنی من مانی بات خماری:۔ ہلکا سا نشہ۔ (۲) جب انسان کی عمر تیس یا بیس سال سے گذر جائے تو پھر اسے غافلوں کی طرح زندگی بسر نہیں کرنی چاہیئے۔

۳۔ زندگی کا لطف یا مزہ چالیس سال تک رہتا ہے جب چالیس سال پورے ہوئے تو بدن کے اعضا میں سستی اور کمزوری کے آثار ظاہر ہونے لگ جاتے ہیں۔ بال و پر فرو ریختن:۔ طاقت کا گھٹ جانا۔ اعضا میں سستی اور کمزوری کا آ جانا۔

۴۔ پچاس سال کے بعد صحت جاتی رہتی ہے۔ نظر میں کمزوری آ جاتی ہے۔ اور ٹانگوں کی طاقت جواب دے دیتی ہے۔ بصر:۔ نظر۔ دیکھنے کی طاقت

۵۔ جب ساٹھ سال پورے ہوئے۔ تو بدن کی دیواریں ختم ہو گئیں۔ اور جب ستر سال کی عمر ہوئی۔ تو تمام کام کرنے والے اعضا کام کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ یا بیکار ہو جاتے ہیں۔ آلت کار از کار ماندن:۔ کام کرنے والے اعضا کا بیکار ہو جانا۔ کام کرنے والے اعضا کا کام سے جواب دے دینا۔ اضمحلال کلّی۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۵۔ جب تو نے اسی یا نوے سال کی عمر پائی تو تجھے زمانے کے ہاتھوں بہت تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ لبِ بالبسا:۔ بہت۔

۶ ۔ ۸ ۔ اور اگر وہاں سے تو سو سال کی منزل پوری کرلے تو وہ زندگی کے روپ میں موت ہوگی۔ اس لئے بہتر ہے کہ تو اپنے آپ کو خوش و خرم رکھے اور اسی خوشی میں خدا کی یاد کو ہاتھ سے نہ دے۔ یعنی خدا کو یاد کرتا رہے۔

## ۷۔ دولتشاد خاتون کا مرثیہ (یہ قطعہ سلمان ساوجی نے لکھا ہے)

دلشاد خاتون سلطان حسین بزرگ کی ملکہ تھی۔ جو کہ جلاری خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بغداد کے حاکم اور سلیمان ساوجی کے مربی و محسن خاص تھے۔

۱۔ تیرا سرو جیسا قد خاک میں ملا ہوا ہے۔ افسوس صد افسوس! اور یہ خالص موتی نہ خاک پڑا ہے۔ افسوس ہے۔ صد افسوس۔ دریغ:۔ افسوس۔ حسرت۔ غم۔

۲۔ اے زمانے کے یوسف! تیری عمر کے کرتے کا دامن پھول کے دامن کی طرح چاک چاک ہوگیا ہے۔ افسوس ہے صد افسوس۔ پیراہن:۔ کرتہ۔ لباس۔ قمیص۔

شعر میں صنعت تلمیح ہے کیونکہ اس کا اشارہ یوسف کے کرتے کی طرف ہے جس کا دامن اس کی عاشق زلیخا نے پھاڑ ڈالا تھا۔

۳۔ اے قبر کی مٹی اور صندوق کے تختے کے قیدی! تیرا سرو آزاد کی طرح کا خوبصورت قد کوڑے کرکٹ میں مل گیا ہے۔ افسوس صد افسوس۔ خاشاک:۔ کوڑا کرکٹ۔ سروِ آزاد:۔ سرو آزاد کی طرح خوبصورت قد۔ (۴) مناسب تو یہ تھا کہ تیری جگہ ہماری آنکھوں میں ہوتی۔ مگر درحقیقت تو نے اپنی جگہ خاک میں بنالی۔ افسوس صد افسوس۔ جائے آں بود:۔ مناسب تو یہ تھا۔ جائز تو یہ تھا۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ راستی:۔ حقیقت تو یہ ہے۔ دراصل۔

## ۸۔ بیٹے کی وفات پر نظم۔ (از قلم مولینا عبدالرحمٰن جامی)

۱۔ تو نے اپنے باپ کی روتی ہوئی آنکھوں سے اس کے دل کا خون گرایا۔ یا بہایا۔ اے باپ کے جان سے عزیز بیٹے۔ تجھے اپنے باپ کی جان پر ذرا بھی رحم نہ آیا۔ ریختن:۔ بہانا۔ گرانا۔ نامدت:۔ تیرا نہ آیا۔ تجھے [illegible]

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

۲- بہار شروع ہوگئی ہے اور طرح طرح کے پھول زمین سے پھوٹ نکلے ہیں۔ اے باپ کے ہنستے ہوئے پھول! تو بھی تو اپنا سر خاک کے نیچے سے باہر نکال۔

۳- اگر روحوں کو قبض کرنے والا فرشتہ (حضرت عزرائیل) تیرے باپ کے زیر حکم ہو۔ تو وہ ضرور اپنی جان دے کر اس کے بدلے تیری جان لے لے۔ قابض ارواح:۔ روحوں کو قبض کرنے والا فرشتہ۔ مراد حضرت عزرائیل۔ بہ فرمان کسے بودن:۔ کسی کے زیر حکم ہونا۔ کسی کے کہنے میں ہونا۔ کسی کے حکم کی تعمیل کرنا۔

۴- اس نے تجھے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ تو نے اس کے اطمینانِ قلب کو پراگندہ و منتشر کر دیا۔ افسوس کہ تیرے باپ کا پریشان کر دینے والا خواب آخر سچ ہی نکلا۔ دل جمع:۔ خاطر جمع۔ مطمئن:۔ اطمینانِ قلب۔ تسلی۔ سکون۔ پریشان کردن:۔ حیران کرنا۔

# یہ مرثیہ بھی جامی کا ہی لکھا ہوا ہے

۱- اے نازک و خوش نما غنچے! کیچڑ کے نیچے تو کس قدر رنجیدہ و ناخوش ہے؟ تیرے بغیر ہم تو خون (خون کے آنسوؤں) میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ تو ہمارے بغیر کس طرح محسوس کر رہا ہے یا تیری کیا حالت ہے۔ رعنا:۔ نازک۔ خوشنما۔ مغرور۔ خوبصورت۔ چونی:۔ چو ہستی۔ تو کیا ہے۔ تو کس طرح ہے۔ تیری کیا حالت ہے۔

۲- تیرے بغیر ہمارے دل کی تسلی کا ڈورا ٹوٹ گیا ہے ہم جو کہ ایک جماعت کی صورت میں ہیں۔ ہمارا یہ حال ہے۔ تو تو اکیلا کس طرح ہے۔ سلک:۔ لڑی۔ ڈورا جس میں موتی وغیرہ پروئے جاتے ہیں۔ تاگا۔ تار گسستن:۔ توڑنا۔ ٹوٹنا۔ مگر خاص طور پر نرم اشیاء کے لئے گسستن آتا ہے جیسے رسی یا تاگا۔ مگر سخت اشیاء کے لئے شکستن آتا ہے۔ جیسے لکڑی یا پتھر۔

۳- ہماری دیکھنے والی آنکھ ذرا سی دھول سے دھندلا جاتی ہے۔ اے ہماری آنکھوں کے نور۔ تو جو اس مٹی کے نیچے دفن ہے تو کیسا ہے؟ دیدۂ بینا:۔ دیکھنے والی آنکھ

۴- تو نے وجود یعنی زندگی کے شہر سے عدم یعنی موت کے صحرا کی طرف منہ موڑ لیا ہے۔ میں تو اس شہر سے تنگ آچکا ہوں۔ تو صحرا میں کس طرح ہے۔ رو نافتن:۔ منہ موڑنا۔ منہ پھیرنا۔ رخ کرنا۔ ملول:۔ غمگین۔ رنجیدہ۔ اداس۔ تنگ۔ (اسم مفعول از ملال)

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۵۔ چونکہ کوئی بھی ایسا شخص نہیں ملتا جس سے میں تیری حالت دریافت کرسکوں۔ اِس لئے اپنے دل کو تسلی دینے کی خاطر سے میں تیرے خیال سے ہی پوچھ لیا کرتا ہوں۔ یعنی تیری خیالی تصویر سے باتیں کرکے دل کی ڈھارس باندھ لیتا ہوں۔ تسکین:۔ تسلی۔ ڈھارس۔ آرام۔ تسلی دینا۔ باندھنا۔ خیال:۔ خیالی تصویر۔

## ۱۰۔ یہ قطعہ فیضی کی قلم سے ہے!

۱۔ میں ایک ایسا راستہ اختیار کرتا ہوں۔ جہاں قدم بھی ایک بیگانے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ایک ایسے موضوع کے متعلق زبان فرسائی کرتا ہوں۔ جس کے متعلق زبان کھولنا ہی توہین بیان ہے یا کفر کے برابر ہے۔ نامحرم:۔ ناواقف۔ ناآشنا۔ بیگانہ۔ دَم:۔ سانس۔ مراد زبان ہے۔

۲۔ اگر میری آنکھیں انتظار کرتے کرتے سفید ہوگئی ہیں۔ یعنی اندھی ہوگئی ہیں تو پھر بھی میں خوش ہوں۔ کیونکہ اِن آنکھوں سے یعنی اِن ظاہری آنکھوں سے دوست کے دیدار کا لطف اٹھانا۔ گویا اِس پاک محبوب کی بے ادبی کرنا ہے۔ دیدہ سفید شدن:۔ آنکھوں کا سفید ہوجانا۔ یعنی اندھا ہوجانا۔ جاناں (منسوب بہ جان) محبوب۔ دوست۔

۳۔ اگر ہم نے کوئی خط وغیرہ نہیں لکھا تو اِس کو ہماری خطا نہ جان کیونکہ محبت کرنے والے قلم کو اپنے بھید دل میں دخل نہیں ہونے دیتے۔ یعنی قلم کو بھی خبر نہیں ہونے دیتے۔ مطلب یہ ہے کہ اسرار محبت احاطہ تحریر و تکلم سے باہر ہیں۔

۴۔ جہاں روح کی رسائی ہے وہاں جسم کو جانے کی اجازت تک نہیں۔ اور جہاں بادشاہ اپنی علیحدگی میں بیٹھتا ہے وہاں نوکروں کو جانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

۵۔ اے فیضی۔ ہمارے رقیب ہماری روحانی خوشی کی محفل سے بے خبر ہیں۔ اور جہاں ہم وحدت کے پیالے چڑھاتے ہیں وہاں جمشید بادشاہ کو بھی رسائی نہیں۔ بزم نشاط:۔ خوشی کی مجلس۔ محفل۔ عیش و طرب۔ مراد روحانی خوشی کی محفل۔ حریف:۔ رقیب۔ دوست۔ دشمن۔ جام جہان نما:۔ جہاں کو دکھانے والا پیالہ۔ جس میں کہ تمام دنیا کا عکس نظر آتا تھا۔ یہاں مراد صوفی کا صاف و پاک دل ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مطلب ہے کہ جس روحانی شراب کے نشے کی مخموری سے فیضی سرشار و مدہوش رہتا ہے اس کی داد بڑے بڑے روحانیت کے مالک بھی نہیں دے سکتے بلکہ وہ اسکی حقیقت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

## ۱۱۔ اپنا کیا اپنے آگے (سعدی)

۱۔ ایک دن ایک عقاب چٹان کے سرے پر سے اُڑا اور لالچ وحرص کی وجہ سے اپنے بازو وغیرہ کو اُڑنے کے لئے سنوارا۔ سرسنگ :۔ چٹان کے سرے۔ بہر طمع :۔ لالچ یا حرص کے لئے۔ بال و پر و از آراستن :۔ اُڑنے کیلئے بازو سنوارنا۔ اُڑنے کے لئے تیار ہونا۔

۲۔ اس نے اپنے سر میں بہت کچھ غرور اور تکبر کو جگہ دی۔ اور کہنے لگا کہ تمام دنیا میری حدِ نگاہ کے اندر ہے۔ منی :۔ غرور۔ تکبر۔ خود بینی۔ خودی۔

۳۔ اگر میرا دل اس خاکی دنیا سے تنگ آجاتا ہے۔ تو میں آسمان کی چھت پر جا ٹھہرنے کا مقام اور جائے پناہ بنا لیتا ہوں۔ دل تنگ شدن :۔ تنگ خاطر ہو جانا۔ ملول ہو اُٹھنا۔ طارم :۔ تارم کا معرب ہے لکڑی کا مقام۔ بالاخانہ۔ بلند مکان۔ چھت۔ مسکن :۔ جائے سکونت۔ رہنے کی جگہ۔ گھر۔ باؤلی۔ ٹھکانہ۔ جائے بازگشت :۔ جائے پناہ۔

۴۔ اُڑنے کی قوت میں آسمان کے گدھ بھی کہاں اتنی ہمت اور حوصلہ رکھ سکتے ہیں۔ جو میرے ساتھ مقابلہ کریں۔ نسرین :۔ جمع از نسر یعنی نسر طائر اور نسر واقع۔ نسرین فلک :۔ آسمان پر دو ستارے ہیں۔ ایک کا نام نسر طائر ہے جو منطقہ البروج سے شمال کی طرف ایک ستارہ ہے جو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے گدھ پر پھیلائے اُوپر کو اُڑ رہا ہے اور نسر واقع جو قطب جنوبی کی طرف ایک روشن ستارہ ہے اس کی شکل دو ستاروں سے مل کر ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے گدھ اُوپر سے نیچے کو اُتر رہا ہے۔ زہرہ :۔ جرأت۔ ہمت۔ حوصلہ۔ یارا :۔ طاقت۔ مجال۔ زور۔

۵۔ اگر میں آسمان کی طرف پیٹھ کروں تو بال کے ایک ایک ٹکڑے کو جو سمندر کی تہ میں چھپا ہے۔ دیکھ سکتا ہوں۔ نوٹ :۔ اُڑتے وقت پرندے کی پیٹھ ہمیشہ آسمان کی طرف ہوا کرتی ہے۔ سرِ بال :۔ بال کا ایک ایک ٹکڑا یا سرا۔

۶۔ میرے سوا کون ہے جو تمام دنیا میں اُڑنے کی ہمت رکھتا ہو۔ کیونکہ میری

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

معمولی سے معمولی اُڑان بھی عالم بالا کی فضاؤں تک ہے۔ کہین :۔ معمولی۔ ادنیٰ۔ گھٹیا۔ کم۔ پرِش :۔ پریدن مصدر سے حاصل۔ بمعنی اڑان۔

۷۔ ان بلندیوں پر کہ جہاں میں اُڑتا ہوں وہاں آدم کے بیٹے (انسان) کا وار ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ خواہ اس میں کسی بوڑھے کی ہوشیاری شامل ہو۔ خواہ کسی جوان کی قوت مردی کا نتیجہ ہو۔ زخم :۔ چوٹ۔ وار۔ ہمت ہ طاقت۔ مگر یہاں ہمت۔ سے مراد ہے استادی :۔ ہنر۔ چالاکی۔ برنا :۔ نوجوان۔ گبھرو۔

۸۔ اس نے بہت غرور کیا۔ اور تقدیر سے ذرا بھی نہ ڈرا۔ اور یہاں تک کہنے لگا۔ کہ آسمان بھی میرے پروں پر عاشق اور فریفتہ ہے۔ منی :۔ غرور، تکبر۔ والہ :۔ عاشق۔ شیفتہ۔ مفتون۔ سرگشتہ۔ شیدا :۔ فریفتہ۔ دیوانہ۔ مدہوش۔

۹۔۱۰۔ ایک دم ایک اچھے نشانہ باز تیر انداز نے گھات میں سے اس پر تقدیر کا ہاتھ چلایا۔ اور وہ تیر جو ان کے چلّے سے اس تیزی کے ساتھ چھوٹا کہ تو کہے گا۔ کہ شاید اس کی رفتار پروین سے ادھر تک نہیں تھمے گی۔ کمیں گوشہ :۔ گوشہ و کمیں (اضافت مقلوب) گھات۔ ناک کا کونہ۔ سخت کمان :۔ تجربہ کار تیر انداز۔ نشانچی۔ نشانہ باز۔ شست :۔ چلّہ۔ زمق :۔ رفتار۔ حرکت۔ ثریا :۔ پروین۔ چھ سات ستاروں کا جھمکا جو انگور کے خوشہ کی شکل میں آسمان پر دکھائی دیتا ہے۔

۱۱۔ وہ جگر کو پھاڑنے والا تیر عقاب کے بازو پر آلگا۔ اور اُسے عالم بالا سے اس دنیا پر لا گرایا۔ تیر جگر دوز :۔ جگر کو چھیدنے والا تیر۔ جگر کو پھاڑنے والا تیر۔ فرو خواستن کی بجائے فرو کاستن پڑھیئے۔ نیچے گرانا۔ عالم علوی :۔ عالم بالا۔ عالم سفلی :۔ کمینی دنیا۔ علویش اور سفلیش کی "ش" "برائے اورا" ہے۔ یعنی "عقاب منی زدہ را"

۱۲۔۱۳۔ وہ (عقاب) زمین پر گر پڑا۔ اور ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا اور کہا کہ آسمان کو ہمارے ساتھ یہ لڑائی جھگڑا کس لئے ہے؟ اُس لمحے میں کہاں تھا۔ اور اس گھڑی کہاں ہوں۔ اور اس دم میرا دل دُکھ اور درد سے بھرا ہوا ہے۔ طپیدن مصدر سے طپاں اسم حالیہ۔ بمعنی تڑپتا ہوا بے قرار۔ ماہی :۔ مچھلی۔ غوغا :۔ شور وغل۔ فریاد مگر یہاں مراد لڑائی جھگڑا۔ شور شرابہ ہے۔ لحظہ :۔ لمحہ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۴۔ اُسے اس بات پر یہ تعجب اور حیرانی آرہی تھی کہ اس تیر میں جو کہ فقط لکڑی اور لوہے کا بنا ہوا تھا۔ تو پھر اس کی اُڑان میں اس قدر طاقت اور تیزی کہاں سے آگئی۔

سخت عجب آمدن :۔ حیرانی کا باعث بننا۔ بہت عجیب معلوم ہونا۔

۱۵۔ جب اس نے اچھی طرح سے دیکھا تو اس پر اپنا ہی پر لگا ہوا دکھائی دیا اور لگا کہنے "ہم کس سے شکایت کریں؟ یہ ہمیں سے ہی ہے جو ہم کو پیش آتا ہے۔ مطلب ہے کہ بہت حد تک ہم اپنے دکھوں کے خود ذمہ دار ہیں اور ہمارے اپنے کئے کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ اب عقاب کے پر ہی ہیں جو تیر کی قوت پرواز میں اس کی مدد کرتے ہیں۔ اور پھر یہی عقاب کی تباہی کا موجب بنتے ہیں۔

۱۶۔ چکور کے ہر قہقہے پر دو سو پنجے کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور ہر ایک ہنسی کے بعد دو سو رونے تیار رہتے ہیں۔ مطلب ہے کہ چکور کے ایک قہقہہ کو سنکر دو سو عقاب اس کو پکڑنے کے لئے اپنے پنجے کھولکر تیار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دنیا میں ہم اگر ایک بار ہنس دیں تو اس کے بعد دو سو بار رونا پڑتا ہے۔ یعنی ذرا سے سکھ کا نتیجہ طرح طرح کے دکھ ہوتے ہیں

۱۷۔ اے سعدی تو اپنے دماغ سے غرور اور تکبر کو نکال ڈال۔ تو نے دیکھا کر عقاب جس نے غرور و تکبر کو دماغ میں جگہ دی۔ اس کا کیا ماجرا ہوا۔ کیا بنی؟

## ۱۲۔ شیخ نظامی کا کلام

۱۔ مجھے تو فقط جو کی روٹی۔ پشم کی بنی ہوئی گدڑی۔ نمکین پانی۔ قرآن شریف کے تیس حصے (سپارے) یعنی مکمل قرآن شریف اور حدیث و پیغمبر خدا کے متعلق روایات چاہیئیں۔ آب شور :۔ نمکین پانی۔ سی پارہ :۔ تیس حصے۔ چونکہ مکمل قرآن کے تیس حصے ہیں۔ اس لئے سی پارہ کلام سے مراد قرآن شریف مکمل ہے۔ حدیث :۔ آنحضرت صلعم کے اقوال و افعال۔ (۲) اور ساتھ ہی دو ایک ایسے پاس بیٹھنے والے ساتھی۔ کہ جن کی قناعت بھری آنکھوں میں سنجر بادشاہ کے ملک (ایران) کی قیمت آدھے جو کے برابر بھی نہ ہو۔ ارزیدن :۔ قیمت پانا۔ برابر ہونا۔ لائق ہونا۔ نیم :۔ نصف۔ آدھا۔ چشم ہمت :۔ قناعت بھری آنکھ۔ فارغ۔ ملک سنجری :۔ سنجر کا ملک۔ سنجر سلجوقی خاندان کا مشہور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بادشاہ ہو گذرا ہے۔ جس نے ایران پر ۱۱۱۹ھ تا ۱۱۵۶ھ تک حکومت کی۔ یہ بادشاہ بڑا ادب نواز تھا۔ اس کے زمانے میں علم و ادب نے بڑی ترقی کی۔

۲۔ ایک اندھیری کٹیا جس کو روشن کرنے کی خاطر شمع خاوری مراد مشرق کی شمع یعنی سورج بھی بے فائدہ احسان نہ کرے۔ کلبہ۔ کٹیا۔ تنگ کمرہ۔ چھوٹی سی کوٹھڑی۔ بیہودہ:۔ بے فائدہ فضول۔ شمع خاوری:۔ مشرق کی شمع۔ مراد سورج۔ خاور:۔ مشرق۔ منت:۔ احسان۔

۴۔۵۔ اگر آسمان سے مشتری ستارہ مجھ کو ازراہِ محبت ثریا کی لڑی چاندی کی پلیٹ میں بھی رکھ کر بھیجے تو بھی مجھے قناعت کے پاؤں کی خاک کی قسم ہے کہ میں اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھوں گا۔ تاکہ تو اس بات کو محض بچوں کی سی گپ شپ نہ سمجھے سپہر:۔ آسمان۔ عقد ثریا:۔ ثریا کی مالا یا لڑی۔ ثریا پروین یہ چھ ستاروں کا ایک مجموعہ ہے جو انگور کے خوشہ یا موتیوں کی لڑی کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ مہر:۔ محبت۔ مشتری:۔ وہ مشہور ستارہ جو چھٹے آسمان پر ہے۔ جسے قاضی فلک یا سعد اکبر کہتے ہیں سنسکرت میں اسے برہسپت کہتے ہیں اور نہایت ہی مبارک خیال کیا جاتا ہے۔ حدیث:۔ بات۔ کہانی۔ بازیچہ:۔ بچوں کا کھیل۔ نہایت آسان اور معمولی کام۔ تماشہ چونکہ سپہر۔ ثریا۔ ماہ اور مشتری کا ایک جگہ ذکر آگیا ہے اس لئے اس قدرتی تناسب کی وجہ سے شعر میں صنعت مراعاۃ النظیر پائی جاتی ہے اور بخاک میں بائے بطور قسم کے استعمال ہوئی ہے مطلب شاعر نے کمال درجے کی قناعت ظاہر کی ہے۔

۶۔ جب تک تُو اپنے دل کی زمین سے لالچ کی جڑ کو اکھیڑ نہ ڈالے اتنے تک تو دم بھر کے لئے بھی دین کی ٹہنی سے پھل نہیں کھا سکتا۔ بیخ بر کندن:۔ جڑ سے اکھیڑنا۔ برخوردن:۔ محظوظ اور لطف اندوز شدن۔ پھل کھانا۔ مزے لینا۔ لطف اٹھانا۔

مطلب لالچی آدمی کبھی ایمان دار نہیں ہو سکتا۔ شعر میں زمین۔ بیخ اور بر کا یکجا آجانا صنعتِ مراعاۃ النظیر کو ظاہر و باہر کرتا ہے۔

## ۱۳۔ مصلح الدین سعدی نے کہا ہے۔

۱۔ میں نے عقل اور تدبیر کی آنکھوں سے اچھی طرح دیکھا ہے مگر خاموشی یعنی چپ رہنے کی خصلت سے بہتر اور کوئی خوبی سیرت نہیں دیکھی۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۔ میرا مقصد یہ نہیں کہ لبوں کو بند کردو۔ اور آنکھوں کو سی ڈالو۔ بلکہ یاد رہے کہ ہر موقعہ کے لئے علیحدہ علیحدہ کلام ہوا کرتا ہے۔ مقامے :۔ کوئی مقام۔ واقعہ۔ جگہ۔ محل۔ مقالے :۔ کوئی قول۔ کوئی بات۔ سخن۔ کلام۔ مطلب :۔ موقع کی موزونیت دیکھ کر بات کرنی چاہیئے۔

۶:۔ عزیز و زبان بے محل کھولنا عیب ہے۔ (۳) تھوڑی دیر کے لئے علمی بحث اور مذہبی تقریر ہونی چاہیے۔ تاکہ اس سے آدمی کی روح کو کمال حاصل ہو سکے۔ درس :۔ سبق۔ تنزیل :۔ مذہبی تقریر۔ قرآن شریف۔ الہام۔

۴۔ کچھ وقت کے لئے چوسر۔ شطرنج۔ اور کہانیاں بھی ہونی چاہئیں۔ کیونکہ ان سے انسان کے دماغ کی تھکاوٹ جاتی رہتی ہے۔ نرد :۔ ایک مشہور کھیل کا نام ہے۔ جسے بوزرجمہر نے شطرنج کے مقابلہ میں ایجاد کیا تھا۔ چوسر کی گوٹ :۔ پانسہ ملال۔ رنج۔ دکھ۔ تھکاوٹ۔

۵۔ یہ صرف خدا ہی ہے جس کی عدیم النظیر و فقید المثال ذات ہرگز ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل نہیں ہوتی۔ بے مثال۔ بے نظیر۔ حالی :۔ صورت۔ حالت۔ مطلب :۔ خدا کی ذات ہر قسم کے تغیر و تبدل سے مستثنیٰ ہے اور اس کے برعکس انسانی ذات کو ایک لمحہ بھی تغیر سے اماں نہیں۔ تو پھر کیوں نہ وہ اسی تغیر میں ہی خوشگوار تبدیلی پیدا کر کے زندگی کا پورا پورا لطف اٹھائے۔

## ۱۴۔ یہ قطعہ شاعروں کے سردار انوری نے کہا ہے۔

۱۔ رے کے گرد و نواح میں ایک دیوانہ رہا کرتا تھا۔ جو کئی کئی مہینوں اور کئی کئی برسوں جنگل میں مارا مارا پھرتا رہتا۔ گشت کردن :۔ پھرنا۔ رے :۔ عراق عجم کے ایک مشہور شہر کا نام ہے

۲) تموز (جولائی) اور دے (دسمبر) میں وہ سال بھر میں ایک یا دو دفعہ جنگل کی طرف سے شہر کی جانب آیا کرتا تھا۔ تموز :۔ سخت گرمی۔ ساون کا مہینہ۔ جولائی۔ دے :۔ سرما۔ دسویں شمسی مہینے کا نام۔ جو اگھن کے لگ بھگ آتا ہے۔ ۲۱ دسمبر تا ۲۰ جنوری۔

۳-۴-۵-۶ وہ کہا کرتا تھا کہ اے وہ لوگو کہ جن کے لئے اس سنہری طشتری (سورج) کے نزدیک ہونے کے وقت (گرمی میں) اور دور جانے کے وقت (سردی میں)، موسم سرما میں تو تاقم (سفید) اور سنجاب دھوسے رنگ کے سمور کے قیمتی پارچہ جات اور گرمی کے موسم میں توری

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(نہایت باریک کپڑا) اور کتان (نہایت باریک اور ہلکا پھلکا قیمتی کپڑا) کے بنے ہوئے سات آٹھ لباس تیار اور مہیا رہتے ہیں اور اگر تمہیں فارغ البالی اور امیری نصیب ہے تو کونسی بڑی بات ہوگئی۔ اور اگر ہمیں ناداری اور بے سروسامانی کی حالت میں زندگی کے دن کاٹنے پڑے ہیں۔ تو کون سی قیامت ٹوٹ پڑی۔ ہونے یعنی (امیری) کی خوشی اور آرام اور نہ ہوتے (مفلسی کا دکھ) جیسے تمہارے لئے گذر گیا۔ اسی طرح ہمارے سر سے بھی ٹل گیا۔ تاں:۔ برائے تیرا۔ تمہارے لئے۔ آمادہ:۔ تیار۔ مہیا۔ گاہ قرب:۔ قریب ہونے کے وقت۔ گاہ بعد:۔ بعید ہونے کے وقت یعنی دور ہوتے کے وقت۔ قاقم:۔ ایک جانور کا نام جس کی کھال اور پشم نہایت ملائم اور سفید ہوتی ہے۔ اس کی پوستین بنتی ہے۔ سفید سمور۔ سنجاب:۔ ایک چوہے سے بڑے جانور کا نام ہے جس کی کھال کی پوستین بنتی ہے۔ اور اس کی کھال کو بھی سنجاب کہتے ہیں۔ بھورے رنگ کی سمور۔ توزی:۔ اہواز کے قریب ایک شہر ہے جہاں بہت باریک کپڑا بنتا ہے جسے توز کی نسبت مطابقت سے توزی کہتے ہیں۔ قیمتی ململ۔ کتان:۔ ایک قسم کا باریک کپڑا جس کے متعلق بعض کا خیال ہے کہ چاند کے سامنے آنے سے پھٹ جاتا ہے۔ بڑا باریک اور ہلکا پھلکا قیمتی کپڑا۔ ہستی:۔ ہونا۔ مراد مالدار ہونا۔ امیری۔ نیستی:۔ نہ ہونا۔ مراد مال و زر کا فقدان۔ مفلسی۔ ناداری۔

مطلب:۔ سکون محال ہے قدرت کے کارخانے میں۔ دُکھ سُکھ دونوں ایک سمان۔ دونوں دم دن کے مہمان۔ نہ سکھ کو ثبات ہے اور نہ دُکھ کو قیام و قرار۔ سب کچھ گذر جاتا ہے۔ جو گذر جائے خواہ سکھ ہو۔ خواہ دُکھ۔ اس کا یاد کرنا بے سود ہے۔ بلکہ باعث دُکھ ہوا کرتا ہے۔

۶۔ گذر گئی گذران۔ کیا جھونپڑی کیا میدان۔

قرب اور بعد۔ کارسازی۔ بے برگی۔ راحت اور رنج میں تضاد ہے۔

## ۱۵۔ یہ قطعہ ابن یمین کا ہے۔

۱۔ کیا تو نے یہ سنا ہے کہ کل سات محمود غزنوی نے علیش میں آکر تمام رات سمور کے کمبلوں میں کاٹ دی۔ سمور:۔ ایک جانور کا نام ہے جس کی کھال سے پشمینہ بنتے ہیں۔ اور یہ بڑی گرم ہوتی ہے۔ ۲۔ اس رات ایک فقیر نے تنور کا کنارا اختیار کر لیا۔ اور اس ننگے اور دکھی فقیر کی رات تنور کے کنارے کٹ گئی۔ عور:۔ ننگا۔ بے سروسامان۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۳- اور جب صبح ہوئی تو نعرہ بلند کیا۔ کہ اے محمود! سمور میں بھی رات گذر گئی اور تنور کے کنارے بھی کٹ گئی۔ ع:۔ کٹنے کو کٹ گئی سب کی۔ کسی کی سمور میں کسی کی تنور میں۔

## ۱۶۔ اُسی نے لکھا ہے۔

۱۔ اے دل دنیا کا بوجھ۔ جان کی گردن پر اس قدر مت رکھ۔ کیونکہ اس کی اتنی قیمت نہیں ہے۔ بار:۔ بوجھ۔ منہ:۔ فعل نہی۔ مت رکھ۔ نیرزد:۔ اتنی قیمت نہیں رکھتا ہے۔ (۲) سونے۔ چاندی (دولت) سے زیادہ رغبت نہ رکھ۔ کیونکہ یہ جان کو عذاب دینے کے برابر نہیں ہے۔ مائل شدن:۔ جھکنا۔ رغبت رکھنا۔ جان کندن:۔ جان کو عذاب میں ڈالنا۔ جان کو روگ لگانا۔

۳۔ بادشاہ کی چکنی چپڑیاں اور میٹھی روٹیاں دربان کے کڑوے جواب سننے کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ طعام چرب:۔ چکنی چپڑی و تر روٹیاں۔

۴۔ میرے دل کے سمندر سے ایسے قیمتی موتی نکلتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کی قیمت ایک قیمتی پتھروں کی کان سے کم نہیں ہے۔ گہرہا:۔ مراد ہے اچھے اچھے خیالات۔

۵۔ لیکن دنیا کے لوگوں کی قدرشناس آنکھوں میں ایک قیمتی موتی کی وقعت ایک روٹی کے ٹکڑے کے برابر بھی نہیں ہے۔

۶۔ ابنِ یمین ایسی جگہ پر آنسو بہانے کا مقام ہے کہ جہاں دو سو دانا ایک بیوقوف جتنی بھی نہ رکھتے ہوں۔

## ۱۷۔ یہ قطعہ بھی اُسی نے کہا ہے۔

۱۔ روحانی ہمت کا دعویٰ وہی شخص کر سکتا ہے۔ کہ جو قریب المرگ ہو اور پھر بھی آبِ حیات کو پینے سے انکار کر دے۔ مذلال:۔ صاف اور میٹھا پانی۔ زلال خضر:۔ مراد آبِ حیات

۲۔ اور اگر خلیفہ اس کو زربفت (یعنی سونے کے تاروں سے بنا ہوا) کا لباس بھی بھیجے۔ تو بھی وہ اپنی گودڑی کو اس سے بہتر سمجھے۔ اور وہ لباس نہ پہنے۔ زربفت:۔ سونے چاندی کے تاروں سے کاڑھا ہوا لباس۔ خرقہ:۔ گدڑی۔

۳۔ وہ دسترخوان کی طرح سے لوگوں کا غلام نہیں بنتا۔ اور نہ ہی دیگ کی طرح

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

حرص ولالچ کی وجہ سے اُبال کھاتا ہے۔ حلقہ بگوش :۔ غلام مراد ہے۔ پُرانے زمنوں میں غلاموں کے کانوں میں بالی ڈال دی جاتی تھی۔ سفرہ :۔ دستر خوان۔ کھانا چننے کا ٹاٹ جس کے دونوں طرف ہلکے ہوتے ہیں۔

۴۔ اگر لوگ اس سے قناعت کے ملک کے خاص لوگوں کے دروازے کی خاک بھی دونوں جہانوں کے بدلے خریدنا چاہیں۔ تو نہیں بیچتا۔ یعنی اس کی نظر میں اہلِ قناعت کے در کی خاک دو جہانوں کی ملکیت سے ہزار درجے بہتر ہے۔

۵۔ اور اگر آسمان کی گردش اس کی مراد کے موافق نہ ہو۔ تو اس کو آدمی نہ سمجھو۔ اگر وہ عورتوں کی طرح چیخنے یا چلانے لگے۔ مطلب ہے کہ آدمی کو مصیبت کے وقت گھبرانا نہیں چاہیئے

۶۔ یہ کوشش کرتا ہے تاکہ کسی ٹوٹے ہوئے دل کی امید بندھ سکے۔ اور کسی شخص کو تکلیف دینے کی کوشش نہیں کرتا۔ دل شکست :۔ ٹوٹا ہوا دل۔

## ۱۰۔ یہ قطعہ اُسی کا ہے

۱۔ میں نے عقل سے کہا۔ اے تمام کاموں کو آراستہ کرنے والی۔ کوئی بھی ایسا شخص نہیں جس کو تیرے برابر سمجھ میں بتایا جائے۔

۲۔ یہ کیا حکمت ہے کہ غیب کے خزانے سے نیک آدمیوں کو ایک رات کا کھانا تک بھی نصیب نہیں ہوتا۔ قوت :۔ جمع اقوات۔ کھانا :۔ خوراک۔

۳۔ جو کچھ کمینے جاہلوں کو دیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے باریک بین اور نکتہ شناس لوگوں کو دیکھنا تک نصیب نہیں ہوتا۔ خوردہ دان :۔ باریک بین۔ نکتہ شناس :۔ نکتہ دان۔ بات کی تہ کو جاننے یا پہنچنے والے۔ سفلہ :۔ کمینہ۔ گھٹیا۔ فرومایہ :۔ ذلیل۔

۴۔ ٹیڑھے رستہ پر چلنے والوں کو تو ڈھیروں کے ڈھیر دیتے ہیں اور جو راہ راست پر چلنے والے ہیں۔ ان کو گھاس کے تنکے بھی نہیں ملتے۔

۵۔ بیوقوف اور بے عقلوں کو تو موتیوں کے خزانے دیئے جاتے ہیں اور ہنر رکھنے والوں کو آدھی روٹی سے بھی محروم رکھا جاتا ہے

۶۔ مکھیوں کو تو کھانڈ اور مصری دیتے ہیں۔ ہما کو سوائے ہڈیوں کے کچھ بھی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

نصیب نہیں۔ ہما۔ یہ ایک مشہور پرندہ ہے جو مبارک خیال کیا جاتا ہے۔ اِس کی خوراک ہڈیاں ہیں۔

۷۔ ایک کمینے کو تو مجلس کا صدر ہونا نصیب ہے اور عقلمند اصحاب کو غلطی سے بھی دہلیز کے نزدیک تک جانے نہیں دیا جاتا۔ (۸) عقل نے کہا :۔ کیا تو نے یہ بات نہیں سنی۔ کہ جس کو یہ (دانائی عقلمندی) نصیب ہو جائے۔ اِس کو وہ (دنیاوی دھن دولت و مراتب) نہیں دیا جاتا۔

## ۱۹۔ اُسی نے کہا ہے

۱۔ اے دِل کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر اِس مٹ جانے والی دنیا میں کسی کو کسی کے ساتھ دوستی اور محبت نہ ہوتی۔ آشنائی :۔ دوستی۔ محبت۔ اُلفت۔ (۲) اور اگر دو چاہنے والے دوستوں کے درمیان اُلفت ہوتی بھی تو کم از کم آسمان کو اُن سے جُدائی کرنے کا خیال نہ ہوتا۔ تمر: خیال۔ خواہش۔ ارادہ۔

۳۔ دوستوں کے ساتھ دوستی رکھنا تو بہت عمدہ چیز ہے۔ مگر کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر جدائی کی رسم صفحۂ دُنیا سے مٹ جاتی۔ سے غرض جدا کسی سے کسی کا حبیب نہ ہو۔ یہ وہ ہے داغ کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

## ۲۰۔ قطعہ جو کہ سنجر بادشاہ نے مرتے وقت کہا :۔

۱۔ جہان کو حاصل کرنیوالی تلوار اور قلعوں کو فتح کرنیوالے گرز کی ایک ہی ضرب سے میں نے جہان کو اِس طرح قبضے میں کر لیا ہے جس طرح جسم عقل کے تابع ہوتا ہے۔ رائے :۔ عقل۔ دماغ

۲۔ صرف ہاتھ کے ایک اشارے سے میں نے صفوں کی صفوں کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ قلاع :۔ جمع از قلعہ۔ دست سودن :۔ ہاتھ کا اشارہ کرنا۔ مراد حملہ کرنا۔ جھڑپ۔ مصاف جمع از مصف۔ میدان جنگ میں صفیں آراستہ کرنے کی جگہ (اسم ظرفِ مکانی) پائے فشردن :۔ پاؤں جمانا۔ ڈٹ کر لڑنا۔ جم کر کھڑا ہو جانا۔ (۳) جب موت نے وار کیا۔ تو کسی نے بھی مدد نہ کی یا فائدہ نہ دیا۔ دائمی صرف خدا کی ذات کو دوام ہے۔ اور حقیقی ملک بھی خدا ہی کا ملک ہے۔ تاختن آوردن : حملہ کرنا۔ ٹوٹ پڑنا

## ۲۱۔ قطعہ

۱۔ تو کب تک کہتا رہیگا کہ بُرا سوچنے والے (دشمن) اور حسد رکھنے والے مجھ مسکین کی عیب جوئی میں لگے رہتے ہیں۔ نوٹ :۔ عیب گویاں کی بجائے عیب جویاں زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ کبھی تو وہ میرا خون بہانے پر تیار ہو جاتے ہیں اور کبھی میرا بُرا سوچنے بیٹھ جاتے ہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۳۔ تو اچھا ہو۔ اور دنیا تجھے بُرا کہے۔ اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ تو دراصل بُرا ہو اور لوگ تجھے اچھا کہیں یا سمجھیں۔

## رُباعیات

۱۔ میرا دل ہمیشہ تیری رضاجوئی کے لئے کوشاں رہتا ہے اور میری جان میرے بدن میں محض تیرے لئے ہی سانس لیتی ہے۔ نفس زدن :۔ سانس لینا۔ زندہ رہنا۔

۲۔ اگر میری قبر پر گھاس پیدا ہو جائے تو اس کی پتی پتی سے تیری وفا کی بو آئے گی۔

## اُسی نے کہا ہے

۱۔ خدا کے راستہ میں دو کعبے بطور منزل (ٹھہرنے کی جگہ) کے آتے ہیں۔ ایک تو دل کا کعبہ ہوتا ہے اور دوسرا اینٹ پتھر اور گارے سے تعمیر کیا ہوا ہے۔

۲۔ جہاں تک ہو سکے دلوں کی زیارت کیا کر۔ کیونکہ ایک دل ہزاروں کعبوں سے بہتر ہے

ع دل بدست آور کہ حج اکبر است۔ از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

## اُسی نے کہا ہے۔

۱۔ اپنے آپ کو دوسروں سے اونچا خیال کرنا اور تمام دنیا سے اپنے آپ کو اعلیٰ اور بہتر جاننا ایک بہت بڑا عیب ہے۔ ننگ برگشیدن :۔ بہتر و اعلیٰ خیال کرنا۔ بڑائی پر فخر کرنا۔

۲۔ ہمیں آنکھ کی پتلی سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ جو تمام لوگوں کو دیکھتی ہے۔ لیکن اپنے آپ کو نہیں دیکھتی۔ مردک دیدہ :۔ آنکھ کی پتلی مطلب ہے خاکساری سے بلند مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

### یہ رباعیاں سلطان بایزید بسطامی نے لکھی ہیں۔ خدا اس کے رازداروں کو پاک کرے

بایزید بسطامی :۔ آپ کا اصلی نام ابویزید تھا۔ آپ ایران کے مشہور صوفیوں میں سے تھے آپ موضع بسطام میں پیدا ہوئے۔ اور تمام زندگی فقر اور درویشی میں گذاری۔ آپ نے بڑی بڑی عمدہ عمدہ اخلاقی رباعیات بطور یادگار چھوڑی ہیں آپ نے ۲۶۱ھ میں وفات پائی اور آپ کا مزار مرجع خاص و عام ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا مدعا یا مقصد پورا ہو جائے۔ تو دو قدم اُٹھا۔ ایک تو دنیا سے دُور اور دُوسرا اپنے مقصد سے دُور۔ کام :۔ مدعا۔ مقصد۔ مراد۔

۲۔ بسطام کے بوڑھے نے کیا ہی اچھی مثل کہی ہے تو دانے کا لالچ چھوڑ دے تاکہ جال سے بچ جاوے۔ مثل زدن :۔ مثل کہنا۔ مثال دینا۔ طمع بریدن :۔ لالچ سے کنارہ کرنا۔ حرص و ہوس کو ترک کرنا۔ دام :۔ جال۔ پھندا۔ مطلب ہے کہ دنیا کے جلال میں خواہشات بمنزلہ دام کے ہیں اس لئے اس جال سے بچنے کیلئے سوائے ترکِ خواہشات کے اور کوئی چارہ نہیں۔

## مسی نے کہا ہے

۱۔ ہر وہ ذرّہ جو سطح زمین پر وجود رکھتا ہے۔ ضرور کبھی نہ کبھی سورج کی طرح رُخ رکھنے والے اور زُہرہ کی سی پیشانی رکھنے والے کسی محبوب کی حیثیت رکھتا ہو۔

۲۔ میرے دوست کے نازک چہرے سے گرد کو مت جھاڑو۔ کیونکہ یہ بھی تو کسی وقت کسی نازنین کا چہرہ تھا۔

## یہ رباعی ابوسعید ابوالخیر نے کہی ہے۔

ابوسعید بن ابوالخیر ۹۶۷ء میں پیدا ہوئے اور ۱۰۴۹ء میں راہی ملک بقا و دام ہوئے آپ پہلے شاعر تھے جنہوں نے مسائل تصوف اور معرفت کے اظہار کے لئے رباعی کا استعمال کیا فارسی شاعری کے آپ امام الامامین خیال کئے جاتے ہیں۔

۱۔ اے وہ کہ جس نے ایک بھی نیک کام نہیں کیا اور سب کی سب برائیاں ہی کیں مگر پھر بھی اپنے چھٹکارے کی اُمید رکھے ہوئے ہے۔ (۲) خدا کی معافی پہ بھروسہ رکھ۔ کیونکہ ہرگز ناکردہ گناہ کردہ کے برابر تصوّر نہیں کئے جاتے۔ اور کردہ گناہ ناکردہ کے برابر نہیں سمجھے جاتے۔ بہ عفو تکیہ کردہ :۔ خدا کی معافی پہ بھروسہ کرنا۔ مطلب ہے کہ گناہ کا بدلہ ضرور بھگتنا پڑے گا۔

## شیخ امام غزالی نے کہی ہے

۱۔ معشوق کو شراب کے پیالے میں دودھ نہیں دیا جاتا۔ جان کی بازی لگا دے۔ کیونکہ اس کا وصل چالاکی یا آسانی سے نصیبِ تو نہیں ہو سکتا۔

۲۔ جس جگہ پہ مجذوب لوگ (یعنی درویش بابا) مل کر شراب پیتے ہیں۔ وہاں خود پرست

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

لوگوں کو ایک گھونٹ تک نہیں دیا جاتا۔ دستاں :- چالاکی مکر و فریب۔ مجرداں جمع از مجرد۔ وہ لوگ جو دنیاوی خواہشات کو ترک کر دیتے ہیں۔ تارک الدنیا۔ علیحدگی و تنہائی کی زندگی بسر کرنیوالے۔

## خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی ہے

اے دل تو نے کبھی بھی حکم کی اطاعت میں سر نہیں جھکایا اور نہ ہی خطائیں اور جرموں کے لئے بھی اظہار ندامت کیا ہے تو مفتی (یعنی فتوے دینے والا) بھی بنا۔ علم فقہ کا ماہر بھی ہوا۔ عالم اور عقلمند بھی ٹھہرا۔ یہ درجے تو سب حاصل کر لئے مگر پھر بھی ایک مرد مسلمان نہ بن سکا۔ مفتی :- فتوے دینے والا۔ فقیہ :- عالم علم فقہ کے جاننے والا۔ علم شرع شریعت کا عالم۔

## رباعی شیخ عماد الدین نے کہی ہے

۱- اے دوست! آ اور اس غمناک دل پر نظر ڈال۔ اس زخمی دل اور پھٹے ہوئے سینے کو دیکھ جو سرو ناز کی طرح ناز و نزاکت سے چل اور دیکھ کہ سینکڑوں عاجز نیاز مند چہرے (عاشقوں کے چہرے) ہر طرف سجدہ کئے ہوئے پڑے ہیں۔ فگار :- زخم زدہ۔ زخمی۔ جراحت۔ چاک :- پھٹا ہوا۔ ردی نیاز :- نیاز مند۔ پر شوق چہرہ۔ معشوق ہمیشہ ناز کیا کرتے ہیں اور عاشق ہمیشہ ان کے نازوں کے نیاز مند ہوا کرتے ہیں۔

## شیخ ابو الوفا خوارزمی نے لکھا ہے

۱- اے جان! اگر تو بیوقوفوں کی صحبت میں پھنس جائے تو کسی نہ کسی حیلے بہانے سے ان سے چھٹکارا پانے کی کوشش کر۔ (۲) ہاں یہ ٹھیک ہے۔ یہی کہو اور ساتھ ہی رضامندی کا ہنر بھی ملا لیا جا۔ اور ان کے ساتھ بحث وغیرہ ہرگز نہ کر۔ ورنہ تجھے دکھی ہونا پڑے گا۔ حیل :- جمع از حیلہ۔ معنی بہانہ۔ طریقہ۔ چنگ :- پنجہ۔ بازو۔ رہادن :- چھٹکارا یا خلاصی پانا۔ آری :- ہاں۔ ہاں۔ درست ہے۔

## اسی نے کہا ہے

۱- اگر تیرے کام یا معاملات اچھے ہیں تو وہ تیری تدبیر کا نتیجہ نہیں ہیں۔ اگر برے ہیں تو تیرے قصور کی وجہ سے نہیں۔ (۲) خدا کے حضور میں سر تسلیم جھکا کے رکھ اور سائیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی رضا کو اپنی رضا خیال کرتے ہوئے اپنی زندگی کو خوشی خوشی کاٹ دے۔ کیونکہ دنیا کی نیکی و بدی تیرے اختیار کی بات نہیں۔ تقصیر: قصور۔ خطا۔ برائی۔ غلطی۔ ستازیری: خوشی سے زندگی بسر کرنا۔

## یہ رباعیاں ملک الحکماء شیخ عمر خیام نے کہی ہیں

۱۔ جہاں تک تجھ سے ہو سکے۔ کسی کو رنجیدہ نہ کر۔ اور اپنے غصہ کی آگ پر کسی کو مت بٹھا۔ یعنی کسی پر غصہ نہ کر۔ (۲) اگر تجھے غیر فانی خوشی یا آرام کی خواہش ہے تو ہمیشہ خود رنج اٹھا۔ مگر کسی اور کو دکھ نہ پہنچا۔ آتش خشم: غصہ کی آگ۔ منشان: فعل نہی از نشاندن۔ مت بٹھا۔ جاوید: ہمیشہ رہنے والی چیز۔ غیر فانی شے۔ مطلب ہے کہ اگر ہم بھی خوشی چاہتے ہیں تو خود تکلیف یا رنج برداشت کرلیں۔ مگر دوسروں کو ہرگز کوئی رنج یا تکلیف نہ دیں۔

۲۔ ا۔ میں نے کہا ہے کہ میرا دل کسی علم سے بھی ناآشنا نہیں رہا۔ اور بہت کم ایسی کتابیں تھیں جن کو میں نہ سمجھ سکا ہوں۔ برابر بہتر سال تک میں دن رات سوچتا رہا۔ میری عمر قریبا گذر چکی ہے اور میرے پلے کچھ بھی نہیں پڑا۔ محروم: بے بہرہ۔ ناآشنا۔ نسخہ: کتاب۔

۳۔ ا۔ نئے روز کی ہوا گلاب کے چہرہ پر کیا بھلی معلوم ہوتی ہے اور چمن کے احاطہ میں دل کی خوشی بخشنے والا چہرہ کس قدر خوبصورت اور اچھا دکھائی دیتا ہے۔ (۲) اور کل کے متعلق جو کہ گذر گیا ہے جو کچھ بھی کہو اچھا نہیں ہے۔ (کیونکہ گذری ہوئی چیز کی اچھائی اور بدی کی یاد دونوں حالتوں میں دل کو دکھ دینے والی ہوا کرتی ہے) چیزے گذشتہ را فراموش کردن بہتر باشد۔ خوش رہو۔ اور کل کا ذکر نہ کر کیونکہ آج کا دن ہی اچھا ہے۔ دی: کل۔ امروز: آج۔

۴۔ ا۔ مال و دولت کے لئے اس قدر غم اور دنیاوی اشیا یا خواہشات کے لئے اس قدر بیقراری کا کیا مطلب ہے کیا کسی کو ہمیشہ زندہ رہتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ (۲) یہ ایک دو سانس جو تیرے بدن میں بطور ادھار ڈالے ہوئے ہیں۔ تو تو اسی ادھار لی ہوئی چیز کو ادھار ہی خیال کر یعنی اس کو ایک عارضی چیز خیال کر۔ جاوید: ہمیشہ قائم و دائم۔ عاریت: ادھار لیا ہوا۔ مانگا ہوا۔ مستعار بھی

۵۔ ا۔ اٹھ اور اس فنا ہو جانے یا گذر جانے والے جہان کا غم نہ کر۔ بیٹھ اور اپنی زندگی کے دن خوش و خرم خوشی بسر کر دے۔ (۲) اگر زمانے کے اندر وفاداری کا مادہ ہوتا تو دوسروں سے تیری باری ہرگز نہ آتی۔ مطلب زمانہ متلون المزاج ہے آج کسی پر اگر مہربانی کر رہا ہے تو کل اسی پر ہزار مصیبتیں ڈھا رہا ہے۔ وفا تو اس کی سرشت ہی میں نہیں۔ اگر زمانہ وفادار ہوتا تو لوگوں کی حالتیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کبھی نہ بدلتیں۔ لیکن یہ زمانہ کی بدولت ہے کہ خوش قسمت اور بد قسمت اور بد نصیب خوش ہو رہے ہیں۔ حالی نے کہا ہے۔ ؎

ہے کہیں اقبال کی نوبت کہیں ادبار کی۔ سب کو کرنی ہوں گی پوری اپنی اپنی باریاں۔

۶۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ پو پھٹتے وقت صبح کا مرغ کس لئے اس قدر سوز و گداز کے ساتھ نالہ کرتا ہے یعنی (کارکنان قضا و قدر نے) اسے صبح کے شیشہ میں دکھایا ہے کہ تیری عمر میں ایک اور رات کی کمی واقع ہو گئی ہے مگر تو ابھی تک بے خبر ہے۔ ہنگام :۔ وقت۔ نوحہ گری :۔ نالہ کرنا۔ ماتم کرنا۔ چلانا۔ خروس سحری :۔ صبح کا مرغ۔

۷۔ فقیری میں خاک کی طرح عاجز رہنا چاہیئے۔ اور مجنت کی شراب کے نشے میں چور۔ مخمور۔ ہار تھوڑے یا بہت کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ جو کچھ نصیب ہے اسی سے خوش رہنا چاہیئے۔ مطلب ہے کہ فقیری میں انسان کو ہر حالت میں سرمست و راضی بہ رضا رہنا چاہیئے۔

## یہ رباعیاں شیخ فرید الدین عطار کی لکھی ہوئی ہیں۔

۱۔ میں نے اپنے دل سے کہا۔ کہ تو دوسروں سے آگے آگے جانے کی زیادہ کوشش نہ کر۔ جا۔ اور بہ نسبت ڈنگ بننے کے کسی کے زخم کی مرہم بن۔ ریش :۔ زخم۔ نیش :۔ ڈنگ

۲۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے کسی سے برائی نہ پہنچے۔ تو تو برا نہ بول۔ نہ برا سکھا اور نہ برا سوچ۔ ۳۔ (۱) جب تک کسی کے کام کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے کا وقت نہیں آتا۔ تو تجھے کسی دوست کی مدد فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ (۲) جب تک کوئی جھاڑی موسم سرما کی سردی کی تکلیف گوارا نہیں کرتی۔ اتنے تک اس کا دامن پھولوں سے نہیں بھر سکتا۔

۳۔ ہر چیز جسے تو عمدہ خیال کرتا ہے خدا کی قسم کہ ان میں سے جوانی سب سے اچھی ہے لیکن چونکہ یہ بھی ایک عارضی چیز ہے تو پھر اس سے بہتر کیا چیز ہے؟ مخلوق خدا کے ساتھ نیکی کی زندگی بسر کرنا۔ حقا :۔ الف قسمیہ ہے۔ خدا کی قسم۔

۴۔ وہ ذرے کی طرح چمکتے ہوئے سورج کے ساتھ مل گیا۔ اور بھٹکے ہوئے قطرے کی مانند سمندر میں غرق ہو گیا۔ اس کے اور اس کے محبوب کے درمیان جان ہی تھی جس نے رکاوٹ ڈال رکھی تھی۔ اب جب کہ اس نے جان دے دی ہے تو اپنے محبوب سے مل گیا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

۵۔ اے باپ کی جان مال و دولت سے دل نہ لگا۔ سب سے پہلے فضل و ہنر حاصل کرنے

کے لئے محنت کر اور دکھ اٹھا۔ اگر تیرے پاس سونے کی کان اور قیمتی موتیوں کا خزانہ بھی ہو۔ تو بھی سوائے فضل و ہنر کے یہ تیرے ساتھ وفا نہیں کریں گے۔ مطلب ہے کہ فضل و ہنر ایک ایسا خزانہ ہے جس کو کبھی زوال نہیں آسکتا۔ اور یہ خزانہ ہر قسم کی دستبرد سے محفوظ ہے۔

۶۔ وہ شبنم کا قطرہ جسے صبح کی ہوا سینکڑوں چالاکیوں سے بادل سے جدا کر کے پھول کے ٹکڑے پر ٹپکاتی ہے اے میری رشک پری۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ تو اُس شبنم کے قطرے سے ہزار بار زیادہ پاکیزہ اور لطیف ہے۔ حیلہ:۔ بہانہ۔ چالاکی۔ چکانیدن: ٹپکانا، گرانا چھڑکانا۔ نوٹ:۔ شعر اول کے مصرع ثانی میں 'سرد' کی بجائے 'کند' کریئے۔ تو مطابق افعال ہو جائیگا

۷۔ کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو تیرے چہرے کا شیدائی نہ ہو۔ اور میری طرح سے تیرے بالوں کے حلقوں کی وجہ سے حیران و پریشان نہ ہو۔ کہتے ہیں کہ ہمیشہ رہنے والی بہشت اچھی اور بہت عمدہ ہے لیکن میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ تیری گلی سے کسی حالت میں بھی زیادہ خوبصورت نہیں ہو سکتی۔ کوئے تو:۔ تیری گلی۔

## ج۔ رسالہ آئینہ سے لیا گیا ہے۔

### زراعت کرنے والا یعنی کاشتکار۔

۱۔ اے بدنصیب۔ محنت و مشقت کرنیوالے کسان، خدا کرے کہ تو سلامت رہے کیونکہ ہماری زندگی کا انحصار تیرے زندہ رہنے پر ہے پائندہ:۔ از مصدر پائیدن۔ قائم برقرار سلامت۔ زارع:۔ زراعت کرنے والا کسان۔ رنج بر:۔ تکلیف اٹھانیوالا۔

۲۔ میں غلطی سے آپ کو بدبخت کہہ بیٹھا ہوں مجھے معاف کر۔ کیونکہ جو تیرے ہما جیسے سایہ تلے ہے۔ وہ خوش نصیب ہے۔ ہما:۔ ایک مشہور پرندہ کا نام ہے۔ جو نہایت مبارک خیال کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جو شخص اِس کے سایہ تلے آجائے۔ صاحب اقبال ہو جاتا ہے۔ اِس پرندے کی خوراک ہڈیاں ہیں اور کسی دوسرے پرندے کو نہیں ستاتا۔

۳۔ اگرچہ تو دنیا والوں کی نظروں میں ایک فقیر اور مفلس ہے لیکن میری آنکھوں میں تو بادشاہ ہے اور بادشاہ تیرے آگے ایک گدا کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی محتاج ہے۔

۴۔ تیرے ہاتھ کی برکت سے ایک دانہ سو دانے بن جاتا ہے اور جو بھی ٹھیتی اُس سے گم گئی ہے۔ تیرے حق میں [illegible] جو کرتی ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۵۔ کیا تو جانتا ہے کہ اناج کا خوشہ کس لئے زمین کی طرف سر جھکائے ہوئے ہے۔ وہ تیرا شکریہ ادا کر رہا ہے اور تیری نعمت میں لگا ہوا ہے۔ خوشہ تو قدرتی طور پر اپنے وزن کی وجہ سے زمین پر سر جھکائے ہوتا ہے مگر شاعر نے اس میں حسن التعلیل پیدا کر دی ہے۔

جب تک دنیا کی مشکلات تیرے مشکل کو حل کرنے والے ہاتھ میں ہیں۔ قحط اور گرانی کی وجہ سے لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ غلا :۔ نرخ کا گراں ہونا۔ قحط :۔ کال

۶۔ مخلوق خدا کے ساتھ نیکی کئے جا۔ اور امیدوار رہ۔ کیونکہ کل قیامت کے دن تجھے نیک صلہ حاصل ہوگا۔ فردائے رستخیز :۔ کل قیامت کے دن۔ سزا :۔ بدلہ۔ معاوضہ۔ صلہ۔

۷۔ اگر لوگ تیری بہتری کی طرف متوجہ نہیں ہوتے یا تیرے حق میں دلچسپی نہیں رکھتے تو کوئی بات نہیں۔ خدا کی خوشی اور رضا تو تیری رضا کے ساتھ متفق ہے۔

۸۔ میری حقیر جان تجھ پر نثار یا قربان ہونے کے لائق نہیں۔ ورنہ سچائی کے طور پر اور نیک ارادوں کے ساتھ اسے تجھ پر فدا کر دینے کو تیار ہوں۔ لائق نثار :۔ قربان یا فدا کرنے کے لائق۔ از روئے صدق :۔ سچائی کے طور پر۔ صدق دلی کے ساتھ۔

## ۲۔ خوشی کا زمانہ یا موسم

۱۔ گرجتے ہوئے بادل پہاڑ پر سے آ اٹھے۔ اور کوہ البرز کی بلندیوں سے ندی نالے زور سے بہ نکلے۔ خروشاں :۔ شور مچاتے ہوئے۔ سحاب :۔ بادل۔ البرز :۔ مازندران کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ کوہ قاف کی چوٹی کا نام بھی ہے۔

۲۔ بہار کی ہوا آئی۔ اور باغ کے اوپر سے ہوتی ہوئی گذر گئی۔ اور اس ہوا کی وجہ سے سنبل کی زلفوں میں حلقے سے پڑ گئے۔ سنبل :۔ بالچھڑ۔ ایک قسم کی گھاس ہے جو زلف سے مشابہ ہوتی ہے۔ تاب گرفتن :۔ حلقہ پڑ جانا۔ گھونگھریالی ہو جانا۔

۳۔ بلبلیں سب ایک ہی دفعہ باغ میں داخل ہو گئیں۔ اور وہاں سے کوّے سب کے سب بستر بوریا اٹھا کر دفع ہو گئے۔

۴۔ کل رات پر نم ہواؤں نے باغ کی طرف سے چلتے ہوئے ہمارے چہرہ پر صبح کے وقت گلاب چھڑکا۔ دوشینہ :۔ دی شب۔ کل رات۔

۵۔ صبح کے وقت تو گانے والی بلبلوں کے چہچہوں کی وجہ سے ہر کونے میں رباب

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بجتے ہوئے پائے گا۔ بانگ: آواز۔ نوازندہ: گانے والا۔ اسم فاعل اور مصدر نواختن۔

۶۔ جب فاختہ چنار پر بیٹھی ہوئی سوال کرتی ہے تو بلبل اس کو سرو بن سے جواب دیتا ہے۔ سرو بن: ایک درخت کا نام ہے جسے سرو بھی کہتے ہیں۔ مطلب ہے کہ سرو پر بلبل اور چنار پر قمری بیٹھے ہوئے باری باری چہک رہے ہیں۔

۷۔ گھسے ہوئے نیل سے کچھ تھوڑا سا کیسر کا پانی ملا کر ہر رات بنفشے کی زلف کے لئے خضاب تیار کئے جاتے ہیں۔ نیل سودہ: سلپ ہوا یا گھسا ہوا نیل۔ معصفر: کیسر۔ زعفران۔ مطلب ہے بنفشے کا رنگ قدرے نیلا اور کیسری ہوتا ہے۔

۸۔ ہر دم تو فضا میں ایک بہت بڑا لشکر دیکھے گا جس نے نیاموں سے تلواریں نکال کر سونت رکھی ہیں۔ گشن: بڑا۔ بھاری۔ عظیم۔ قراب: میان۔ نیام۔

۹۔ جوہڑ میں بارش برسنے کی وجہ سے بلبلے یوں نظر آتے ہیں جیسے بلور کے بنے ہوئے لاکھوں پیالے اُلٹے پڑے ہوئے ہوں۔ واژگول: اُلٹے۔ اوندھے منہ کے بل۔ آبدان: پانی رکھنے کی جگہ۔ پانی جمع ہونے یا کرنے کی جگہ۔ مراد تالاب یا جوہڑ۔ ریزش: گرنا۔ ٹپکنا۔ بوندا باندی۔ حباب: پانی کا بلبلا۔

۱۰۔ خوبصورت لوگ صبح سویرے پھول کا چہرہ دیکھنے کے لئے جلدی جلدی باغ کی طرف گئے۔

۱۱۔ ہر طرف ہی معشوقوں کے چہرے دیکھ کر تو یہی خیال کرے گا کہ گویا بید کے درختوں کے سائے میں سورج نکل آئے ہیں۔ دمیدن: نکلنا۔ بید بن: بید کا درخت۔ مطلب ہے کہ چونکہ بید بن کا سایہ سخت گھنا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے سایہ میں بیٹھا ہوا حسین دور سے سورج کی طرح چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔

۱۲۔ یہ ایسا مہا و ناد وقت ہے کہ اس وقت عاشق زار کو رسیوں سے باندھ کر بھی گھر میں نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ طناب: خیمہ باندھنے کی رسی۔ مراد رسی۔ مطلب ہے موسم بہار کی دلکشی عشاق کو گھر میں نہیں رہنے دیتی۔ بلکہ وہ ہر دم نعرے لگاتے ہیں اور حسینوں کے حسن سے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھاتے رہتے ہیں۔

۱۳۔ زمانے کی کتاب میں جو اتنی فصلیں اور باب ہیں۔ تو ان ابواب میں سے صرف فصل طرب (خوشی) کو اختیار کر لے۔ فصل: کتاب کا ایک حصہ اور موسم۔ باب: فصل سے ذرا بڑا حصہ کتاب کا۔ ظاہر طور پر فصل اور فصل میں صنعت ایہام ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۴۔ ہم نے دنیا کا حساب لگایا ہے اور اِس نتیجہ پہ پہنچے ہیں کہ خوشی سے بسر کئے ہوئے دنوں کے علاوہ اور کوئی دِن زندگی میں شمار نہیں کرنا چاہیئے۔ خرم: خرمی۔ خوشی۔ خرم ہونا۔ حساب برگرفتن:۔ حساب لگانا۔ نتیجہ پہ پہنچنا۔ خرمی میں یائے مصدری ہے۔

۱۵۔ دنیا میں یہ جو تبدیلیاں یا انقلابات آ رہے ہیں۔ تو اُن کا غم نہ رکھ۔ کیونکہ تو اِن تبدیلیوں کے مقابلے میں بادشاہ کی پناہ میں ہے۔ انقلاب:۔ تبدیلی۔ حالت کا بدلنا۔ دورِ زمانہ کا اُلٹ پلٹ ہونا۔ یا ہیر پھیر ۔

## د۔ ازادبیاتِ ایرانِ جدید۔ (۱)

۱۔ ایسے بادشاہ جو ظلم و ستم کرتے ہیں۔ اِن کی سلطنت دیر تک پائدار نہیں رہ سکتی اپنے ملک کی بہتری کے لئے جان تک قربان کر دینا ضروری اور مناسب ہے۔ بہر:۔ واسطے لئے۔ خاطر۔ پائیدن:۔ ٹھہرنا۔ برقرار رہنا۔ ناپاید:۔ نہ پائدار۔ قائم نہیں رہتی۔ دیر تک نہیں رہتی۔ برقرار نہیں رہتی۔ پی:۔ واسطے۔ خاطر۔ لئے۔ شاید از شائستن مصدر۔ مناسب ہے۔ جائز ہے۔ بجا ہے۔ (۲) جب تک تو ہمت نہ کرے۔ کوئی بھی تیرے سامنے دروازہ نہیں کھولے گا۔ آدمی وہ ہے جو لب تو رکھتا ہے بند (یعنی خاموش رہتا ہے) اور کام کے لئے بڑھاتا ہے ہاتھ مطلب ہے کہ کامیابی فقط خالی باتیں کرنے سے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ عملی طور پر محنت کرنی پڑتی ہے۔ (۳) نبیوں نے عدل و انصاف کے متعلق کئی مضمون لکھے ہیں اور تمام دینوں نے عدل کے ترانے گائے ہیں۔ مقالات:۔ جمع از مقالہ۔ مضمون۔ باتیں۔ تقریریں۔ ادلیا:۔ جمع از ولی۔ سرودن:۔ گانا۔ (۴) تمام عالموں نے انصاف کے متعلق کئی کہانیاں لکھیں۔ آج ظلم کے خلاف فضول باتیں کرنا جائز نہیں۔ آدمی وہ ہے جو کہ خاموش رہے اور بازوؤں کو کام کے لئے آگے بڑھائے۔ بیہودہ:۔ فضول۔ بے فائدہ۔ مظلمہ:۔ ظلم ستم۔

مطلب۔ عدل کو سبھی اچھا مانتے ہیں اور ظلم کو بُرا۔ مگر صرف خالی واویلا مچانا۔ کہ ظلم اچھا نہیں تو ظلم دُور نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کے خلاف کوئی عملی قدم نہ اٹھایا جائے۔

**۲۔** ۱۔ اگر تو شخصی حکومت (خود مختاری) اور جمہوری نظام پہ نظر ڈالے تو تجھے اِن ہر دو میں بے شمار فرق ملے گا۔ استبداد:۔ خود مختیارانہ حکومت۔ جہاں سیاسی طاقت ایک واحد شخص یا فریق کے ہاتھ ہوتی ہے۔ شخصی حکومت۔ مشروطہ:۔ جمہوریت۔ عوام کی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

حکومت۔ ایسی حکومت جہاں عوام کو حکومت کے ہر کام میں دخل ہوتا ہے۔

۲۔ خود مختیارانہ حکومت کے وقت شکار کھیلنے کتے ڈھونڈے جاتے تھے۔ لیکن جمہوریت کے زمانے میں قابل اور کام کرنے والے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مطلب:۔ خود مختیارانہ یا شخصی حکومت میں برسر اقتدار پارٹی حسب خواہش جو چاہے بلا روک ٹوک کر سکتی ہے۔ مفاد عامہ کی پرواہ نہیں کرتی۔ بلکہ ہر وقت عیش و عشرت میں لگی رہتی ہے۔ اس کے برعکس جب جمہوریت ہوتی ہے تو ملک کی بہبودی کا ہر وقت خیال دامنگیر رہتا ہے۔ اور ہر اعلےٰ عہدہ کے لئے قابل سے قابل آدمی کو تلاش کر کے اس پر لگایا جاتا ہے تاکہ ملک کی بہترین خدمت کر سکے۔

کیچڑ۔ (۱) ہم کیچڑ کی بلا کے جال میں بری طرح سے پھنس گئے ہیں۔ خدا کرے کہ ہماری طرح کوئی بھی کیچڑ میں گرفتار نہ ہو۔ (۲) کیچڑ نے ہر چوراہے اور راستے پر ایک مصیبت کھڑی کر رکھی ہے اور راستہ چلنے والوں کے پاؤں کیچڑ کی اس مشکل کو حل کرنے والے بن گئے ہیں۔ معبر:۔ جائے عبور۔ راہ۔ چوراہ۔ طریق:۔ رستہ۔ روندگاں:۔ چلنے والے۔ روندہ اسم فاعل از مصدر رفتن۔ مطلب ہے کہ تمام رستے کیچڑ سے بھرے پڑے ہیں اور جب چلنے والے اس پر چلتے ہیں۔ تو تھوڑا تھوڑا کر کے کیچڑ ان کے پاؤں سے لگ کر اس جگہ سے ہٹ جاتا ہے اور ایک معمولی سا راہ بن جاتا ہے اور پھر لوگ گذرنے رہتے ہیں۔ (۳) جب بھی بادل شہر کی فضا پر اپنا خیمہ گاڑتا ہے تو ہر ایک گھر کی چھت پر کیچڑ کا جھنڈا لہرانے لگ جاتا ہے۔ خیمہ زدن:۔ خیمہ لگانا۔ سرائے:۔ گھر۔ بام:۔ چھت۔ لوای:۔ جھنڈا۔ نشان۔ مطلب ہے کہ بادلوں کا نمودار ہونا گویا کیچڑ کی آمد کا پیش خیمہ ہے۔

۴۔ یہ کیچڑ خراسان اور وہاں کے لوگوں سے اپنا دل نہیں ہٹاتا یا اُن سے قطع تعلقی نہیں کرتا۔ خدا کرے کہ اہل شہر کی جانیں کیچڑ کی اس وفاداری پر قربان ہو جائیں۔ دل کندن:۔ دل اکھیڑنا۔ مراد دل ہٹانا۔ قطع تعلقی کرنا۔ الفت چھوڑ دینا۔

۵۔ اگر لوگوں کے پاؤں میں لاکھوں جوتیوں کا بھی ستیاناس ہو جائے۔ پھر بھی ہم کیچڑ کی اس تہ کو کسی حالت میں نہیں ہٹا سکتے۔ کفش:۔ جوتا۔ کشف غطا:۔ پردے کا کھولنا۔ تہ کو دور کرنا۔ کشف:۔ کھولنا۔ ظاہر کرنا۔ پردہ ہٹانا۔ نمی رسند:۔ پہنچ نہیں سکتے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مطلب ہے کہ کیچڑ اس قدر گہرا ہے کہ لوگ لاکھوں جوتیاں بھی توڑ بیٹھیں۔ پھر بھی کیچڑ کی معمولی پپڑی تک بھی دور نہیں کر سکتے۔

۶۔ اگر لوگ اور ... کوچوں میں جا بیٹھیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تو کیچڑ کے چشموں میں پھسل کر اوندھے مُنہ زمین پر گر پڑیں گے۔ خضر:۔ ایک مشہور پیغمبر یا ولی کا نام ہے جس کی نسبت مشہور ہے کہ گمراہیوں کو راستہ بتاتے ہیں اور چشمہ آبِ حیات جو ظلمت میں واقع ہے۔ آپ ہی کے سپرد ہے۔ اسکندری خوردن:۔ ٹھوکر کھا کر سر کے بل گر پڑنا۔ مطلب ہے خراسان میں کیچڑ نے وہ اودھم مچا رکھا ہے کہ اگر لوگ حضرت خضرؑ کی رہنمائی میں بھی خراسان کی تنگ و تاریک گلیوں میں جائیں تو بھی سکندر اعظم کی طرح ناکام آئیں۔

نوٹ:۔ سکندر اور خضر میں تناسب ہے۔ (۷) پہلے ہی قدم پر جب کیچڑ ہمارے پاؤں کو چومتا ہے تو ہم زمین پر گر پڑتے ہیں۔ اور کیچڑ کے پاؤں کو چومنے لگ جاتے ہیں۔ مطلب ہے کہ کیچڑ پہ پاؤں رکھتے ہی ہم پھسل جاتے ہیں اور اوندھے منہ کیچڑ میں جا پڑتے ہیں۔

۸۔ کیچڑ بڑا بھاری اور چمٹ جانے والا ہے اور گلیاں بڑی خراب اور تنگ ہیں۔ افسوس ہے گلیوں کے ظلم و ستم پر اور فریاد ہے کیچڑ کی جفا سے۔ ثقیل:۔ بوجھل۔ بھاری۔ گراں:۔ گہرا۔ دژم:۔ چمٹ جانے والا، لیسدار۔ داد:۔ انصاف۔ فریاد۔

۹۔ کیچڑ نے جس چیز کو بھی ایک بار پنجے میں لے لیا ہے۔ پھر اسے ہرگز نہیں چھوڑا۔ کیچڑ کے اس معجزہ دکھانے والے پنجے پر ہوشیار آفرین ہے۔ معجز نمائی:۔ کرامات دکھلانے والا۔

۱۰۔ کیچڑ کی وجہ سے دل و دماغ اس قدر افسردہ پریشان ہو چکے ہیں۔ کہ اس کے بعد کیچڑ بھری فضا میں پھول تک بھی کھلنا پسند نہ کرے گا۔ افسردہ:۔ بجھا ہوا۔ پریشان۔ اداس۔ دلتنگ:۔ دمیدن مصدر کھلنا۔ پھوٹنا۔ نکلنا۔ گُل اور گِل میں تجنیس ناقص ہے (ادعے تفاوت حرکات و معانی) مطلب کہ کیچڑ کے ظلم و ستم سے نہ صرف بنی نوع انسان ہی تنگ آ گئے ہیں۔ بلکہ پھول بھی ایسی فضا میں پھوٹنا پسند نہیں کرتے۔

۱۱۔ جب میں کیچڑ کی گستاخانہ ہنسی کو دیکھتا ہوں۔ تو صبح کے وقت اپنی قسمت کو روتا ہوں روزگار:۔ زمانہ۔ قسمت۔ گریہ کردن:۔ رونا۔ آنسو بہانا۔ بامداد:۔ صبح کے وقت۔ خندہ دندان نما:۔ وہ ہنسی جس میں تمام دانت دکھائی دیں۔ گستاخانہ ہنسی۔ زور کی کھلکھلاہٹ۔ گریہ اور خندہ میں صنعت تضاد شکلی داخلی ہے۔

۱۲۔ لوگ پیٹھ کی طرف سے کندھے تک اور آگے کی طرف داڑھی تک کیچڑ میں خوب لتھڑے ہوئے ہیں۔ (۱۳) آج طوس کے علاقہ میں کوئی بھی ایسی جگہ نہیں خواہ اونچی ہے خواہ نیچی۔ جو کیچڑ کی دستبرد سے بچ سکی ہو۔ قلمرو:۔ ولایت۔ ملک۔ علاقہ۔ سرزمین۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۷۔ اگر انگلینڈ سے ایک جنگی جہاز آئے۔ تو وہ اس کیچڑ کے بے پایاں سمندر کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جائے۔ جہاز زرہ پوش:۔ جنگی جہاز۔ وہ جہاز جو فولادی چادروں سے محفوظ کیا گیا ہو۔ گہرا:۔ بھنور۔ دریا کا وہ مقام جہاں پانی بہت گہرا ہو۔ دریا کا بیچوں بیچ سب سے منتہائی انتہا وہ جس کی کوئی انتہا نہ ہو۔ (۱۵) اگر اس شہر سے کیچڑ اور مٹی وغیرہ ختم نہ ہوئے تو سمجھو کہ بس تمام شہر والے کیچڑ کے نیچے دبکے رہ جائیں گے۔ تمام:۔ ختم ہونا۔ تمام ہونا۔ بلکہ شہر

۱۶۔ مجھے اب زیادہ باتیں کرنے سے شرم سی آ رہی ہے۔ ورنہ اس کیچڑ کے مسئلے کے علاوہ اور بھی بہت سے مسائل ہیں۔ مسئلہ: سوال۔ در آئے:۔ میرے آگے۔ علاوہ۔

۴۔ ۱۔ اے ایران کی شاندار زمین! اے میرے وطن! اے وہ کہ میری جان اور جسم تیری الفت میں گوندھے ہوئے ہیں۔ مہین:۔ بڑا۔ شاندار۔ بڑا بزرگ۔ اعلیٰ مرتبہ رکھنے والا۔ عجین:۔ خمیر۔ گوندھا ہوا۔ (۲) اے دنیا بھر کی راجدھانی! خدا کرے کہ تو آباد رہے کیونکہ تیرا سینہ یا پہلو ایک بار پھر میرے مغموم دل کی طرح بے قرار ہو گیا ہے۔ عاصمہ:۔ دارالخلافہ۔ راجدھانی۔ پایۂ تخت۔ کنار:۔ پہلو سینہ۔ حزن:۔ رنج۔ غم۔ اندوہ ملال۔

نوٹ:۔ مصرعہ ثانی میں روس کے حملہ کی طرف اشارہ ہے اور اس ظالم روس نے ایران کو کئی سالوں تک ایک منٹ بھی آرام کا سانس نہیں لینے دیا۔

۳۔ اے میرے گلاب۔ لالہ۔ سرو اور چنبیلی سے بھرے ہوئے باغ (ایران) تیرے بغیر مجھے گلاب۔ لالہ۔ سرو اور چنبیلی کسی چیز سے بھی الفت نہیں۔

۴۔ اے میرے تر و تازہ باغ! تیری جدائی میں ہمارے پاؤں میں مصیبتوں کے بے شمار کانٹے چبھتے ہیں۔ خلیدن مصدر۔ خلد فعل مضارع بمعنی چبھنا۔ کھٹکنا۔

۵۔ اے میرے باری تعالیٰ! اگر میں اس کے بعد تیرے بغیر ایک دن بھی جیتا رہوں۔ تو (مجھ پر خدا کی مار ہو) خدا کرے کہ میرا مددگار فرشتہ میرے سے شیطان بن جائے

۶۔ جب تک تیرا پہلو دشمن (روس) کی فوجوں سے بھرا ہوا ہے۔ تو میرا دل کبھی بھی غم و اندوہ سے خالی نہیں ہو سکتا۔ محن:۔ غم۔ اندوہ۔ رنج۔ ملال

پُر اور خالی صنعت تضاد کو ظاہر کرتی ہے

۷۔ تیرے غم میں میری کمزوری کی نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ جب تک میں چلاتا نہیں ہوں تو میرے جسم کو نہیں دیکھ سکتا۔ لاغر:۔ کمزور۔ چوناں:۔ اسی طرح۔ برشدن:۔ نکلنا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۸۔ افسوس صد افسوس!! کہ تُو اس قدر بے سرو سامان ہو گیا ہے کہ میرے لئے اپنے ملک کے بنے ہوئے کپڑے کا ایک کفن تک بھی تیرے پاس نہیں۔ بے برگ :۔ نادار۔ غریب۔ بے سروسامان۔ بافتۂ خویش :۔ اپنے ملک کا بنا ہوا۔ سوویشی۔ اپنا بنا ہوا۔

۹۔ تیرے ماتم میں میں نے بہت سے اشعار کہے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ میرے اشعار کسی کو بھی نہیں رُلا سکے۔ تعزیت :۔ ماتم۔ غم۔ سوگواری۔ آہ و آخ :۔ افسوس۔

۱۰۔ جب تک میرا دامن میرے خونی آنسوؤں سے لت پت نہ ہو جائے۔ اتنے تک لوگ میری باتوں کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ نیوشیدن :۔ سننا۔ آغشتہ :۔ تر بتر۔ لتھڑا ہوا۔ لت پت ڈوبا ہوا۔ آلودہ سا۔ ) اور آج میں بہت ہی دُکھ بھرے دل سے کہہ رہا ہوں۔ افسوس صد افسوس۔ میرے پیارے وطن۔ میری جنم بھومی ( تیری حالت زار کو دیکھ کے کلیجہ مُنہ کو آتا ہے)

# ۵۔ اِندر پرستش۔ پُوجا کے متعلق

۱۔ کوئی دنیا کی پرستش کرتا ہے کوئی خدا کی۔ ایک کھلم کھلا پوجا کرتا ہے تو دوسرا چھپ چھپ کر۔ یزدان :۔ خدا۔ اللہ تعالےٰ۔ پیدا :۔ ظاہر۔ روشن۔ پنہاں: پوشیدہ۔ گرائمر۔ پیدا اور پنہاں میں صنعت تضاد ہے (۲) کوئی گوتم بدھ کی پوجا کرتا ہے اور کوئی برہمن کو پوجتا ہے اور ایک وہ ہے جو چرواہے موسیٰ کی پرستش کرتا ہے۔ موسیٰ :۔ ایک پیغمبر کا نام ہے جن پر تورات نازل ہوئی۔ ان کی قوم کو یہود کہتے ہیں۔ آپ مدینے کے پیغمبر شعیب کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اس لئے آپ کو سے چوپاں کہتے ہیں۔ بعد میں شعیب نے اس کی بکریاں چرانے کے صلے میں اپنی لڑکی کا نکاح اُن سے کر دیا تھا۔

۳۔ ایک وہ ہے جو اوستا کے اصولوں کی پیروی کرتا ہوا روشنی اور چمکتے ہوئے سورج کو پوجتا ہے۔ خاور :۔ مشرق۔ سورج۔ دستور :۔ اصول۔ اوستا :۔ زرتشتیوں کی بڑی مقدس کتاب کا نام ہے۔ جس میں زرتشت پیغمبر کی مذہبی تعلیم و تلقین و تبلیغ درج ہے۔

۴۔ کوئی ہے کہ حضرت مسیح ناصری کی ذات کو سب سے بڑے سب سے پاک خدا کی ذات کی طرح تسلیم کر کے پرستش کرتا ہے۔ ناصری :۔ حضرت عیسےٰ کو ناصری کہتے ہیں کیونکہ وہ شہر ناصرہ کے رہنے والے تھے۔ لبسان :۔ کی طرح۔ مانند۔

۵۔ ایک فرزند عرب کے پیغمبر حضرت محمد کی پیروی میں حدیث سنت اور قرآن کی عبادت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کرتا ہے۔ خشور:۔ نبی۔ رسول۔ پیغمبر۔ تازی:۔ عربی۔ حدیث:۔ آں حضرت صلعم کے اقوال و افعال۔ سُنت:۔ اسلامی قانون اور دستور۔ عادت فقہا کی اصطلاح میں وہ امر جس پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عمل کیا ہو۔ نوٹ:۔ مصرعہ ثانی میں حدیث کے ساتھ اضافت نہیں چاہیئے۔ (۶) بابی مذہب کا پیروکار۔ الواح اور بیان کی پرستش کرتا ہے اور بہائی اقدس اور ایقان کو پوجتا ہے۔ بابی:۔ سید محمد علی۔ باب نے ایران میں ۱۸۴۴ء میں ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی اور اس مذہب کے پیروکار بابی کہلاتے ہیں۔ الواح اور بیان بابیوں کی دو مقدس کتابوں کے نام ہیں۔ جن میں حضرت باب کی تعلیم درج ہے۔ بہائی:۔ باب کے شہید ہو جانے کے بعد سید بہا اللہ ان کا جانشین بنا۔ اور اس نے بہائی مذہب میں چند تبدیلیاں کر کے ۱۸۵۲ء میں ایک نیا مذہب نکالا جس کا نام بہائی رکھا۔ اقدس اور ایقان آپ کی لکھی ہوئی کتابیں ایسی ہیں بہائی مذہب کے شرعی احکام کے علاوہ اس مذہب کے مقاصد و اغراض پر بحث کی گئی ہے۔ (۷) شریعت کے احکام کا لالچی ماہر حرص اور شہوت کے سبب کبھی تو حوروں اور کبھی جنت کے خوبصورت لڑکوں کی پرستش کرتا ہے۔ فقیہ:۔ علم فقہ کے جاننے والا۔ احکام شریعت کا عالم یا ماہر۔

۸۔ اے دوستو! یہ کیا تعجب کی بات ہے کہ شرح کا مفتی بیوقوف اور جاہل مریدوں کو پوجتا ہے۔ نیرنگ:۔ عجوبہ۔ عجب چیز۔ مطلب ہے کہ بیوقوف چیلے ہی مرشد کی جیب گرم کر سکتے ہیں۔ (۹) وہ زاہد یا پرہیزگار جس کی جیب مال و زر سے خالی ہے ہر وقت بہشت کے محلوں کوثر اور رضواں کے خواب لے رہا ہے۔ تہی:۔ خالی۔ انبان:۔ کیسہ جیب۔ قصور:۔ جمع از قصر۔ محل جنت کے محل۔ کوثر:۔ جنت میں ایک نہر کا نام ہے۔ رضوان:۔ جنت کا دربان۔ (۱۰) میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے تو خود ہی تو اچھی طرح سے جانتا ہے کہ شہر کا واعظ بلبلانے اور رونی ہوئی آنکھوں کی پرستش کرتا ہے۔ انین:۔ نالہ و فریاد۔ رونے کی آواز۔ بلبلانا۔ مطلب ہے کہ مقرر اس بات سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ اگر اس کی تقریر سے سامعین سخت متاثر ہو کر رونے لگ جائیں۔

۱۱۔ عارف یعنی علم معرفت کے جاننے والا آس کی ذات کے لاشریک ہونے میں کھویا گیا ہے اور وہ خدا کی ذات کے بے نیاز ہونے۔ جوہر اور ممکن الوجود ہونے کے علم کو پوجتا ہے۔ عارف:۔ علم معرفت کے جاننے والا۔ خدا کو پہچاننے والا۔ فرو شدن:۔ ڈوب جانا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

غرق ہو جانا۔ محو ہو جانا۔ کھویا جانا۔ وحدت :۔ واحد ہونا۔ لاشریک ہونا۔ وجوب :۔
واجب ہونا۔ لازم ہونا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات۔ خدا واجب الوجود ہے۔ اُس کی ذات بے نیاز
ہے اور کسی اور ذات کی محتاج نہیں۔ بذات خود قائم ہے۔ جوہر :۔ ہر چیز کی اصل۔ وہ چیز جو
بذات خود قائم ہو۔ عرض کے خلاف جس کا قیام جوہر کے وسیلہ سے ہوتا ہے۔ جیسے لوح اور نقش
میں لوح جوہر اور نقش عرض ہے۔ کپڑا اور رنگ میں کپڑا جوہر اور رنگ عرض ہے۔ امکان :۔
ممکن ہونا۔ ممکن الوجود ہے۔ کیونکہ اس کے وجود کا کسی دوسرے کے وجود پر انحصار ہے۔ یعنی
اس کی ہستی خدا کی ہستی کے محتاج ہے (۱۲) پشم کا لباس پہننے والا اور باطن کی صفائی
ڈھونڈنے والا صوفی۔ چیلے گورو اور علم الٰہی پرستار ہے۔ مرید :۔ چیلا۔ شاگرد۔ مرشد :۔
گورو۔ راستہ دکھانے والا۔ استاد :۔ پیر۔ عرفاں :۔ علم معرفت۔ ذات خدا کا علم۔

۱۳۔ درویش اس فنا ہونے والی دنیا سے دل ہٹا کر ایک اُلو کی طرح ویران گوشے
کی پرستش کرتا ہے۔ چغدی :۔ ایک بڑا اُلو۔ بوم۔ جو اکثر ویرانوں میں رہتا ہے اور درویش
لوگ بھی شہر سے دور ویرانوں میں ڈیرے لگائے رہتے ہیں۔

۱۴۔ قلندر (سر انا الحق یعنی میں خدا ہوں) کے بھید پر فدا ہو کر وحدت کی بھنگ اور
چلم و حقّے کی عبادت کرتا ہے۔ قلندر :۔ وہ درویش جو دنیاوی تعلقات چھوڑ کر اور رُوحانی
ترقی کر کے خدا کی ذات میں محو ہو گیا ہو۔ اور یہ لوگ طبیعت کی یکسوئی کے لئے عام طور پر بھنگ
یا حقہ پیا کرتے ہیں۔ والا :۔ شیدا۔ قربان۔ فدا۔ سرّ :۔ بھید۔ انا الحق :۔ میں خدا ہوں مشہور
درویش منصور بن حلاج کے الفاظ ہیں۔ حشیش :۔ بھنگ۔ تلیاں :۔ حقہ۔

۱۵۔ عاشق کی قسمت عشق کی وجہ سے برگشتہ ہو گئی ہے۔ اس لئے وہ اپنے محبوب کی زلفوں کی
سیاہی کی پرستش کرتا ہے۔ سواد :۔ کالا رنگ۔ سیاہی۔ طرۂ جاناں :۔ محبوب کی زلف۔

۱۶۔ عاشق نے بے حد آنسو بہائے ہیں۔ اس لئے اندھا ہو گیا ہے مگر پھر بھی ابھی تک
محبوب کی نرگسی آنکھوں کی پوجا کرتا ہے۔ (۱۷) تو جاننا تو ہے ہی۔ کہ مست شرابی کباب
اور ہلتے ہوئے پستے پر (منہ پر) فدا ہو رہا ہے۔ بادہ خوار :۔ شرابی۔ شراب پینے والا
پستہ :۔ ایک خشک میوہ ہے اور شاعر لوگ محبوب کے چھوٹے سے منہ کو پستے سے شباہت
دیتے ہیں اور دوسرے یہ بھی ہے کہ شراب پینے والے عام طور پر کباب اور پستہ کھانے کے
بھی شوقین ہوا کرتے ہیں۔ مگر یہاں مراد یہ ہے کہ حقیقی عاشق جو شراب حسن سے مخمور ہوتے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ (۱۵) اپنے محبوب کے لال دہکتے ہوئے گالوں کو گلاب تصور کرتے ہیں اور ان کے چھوٹے سے
مسکراتے ہوئے منہ کو پستہ خیال کرتے ہیں۔ (۱۸) خیالات کے سمندر کا کچھ یعنی شاعر بے معنی
باتیں۔ بیہودہ بکنے اور فضول بکواس پر فریفتہ ہے۔ تلاطم اندیشہ: خیالات کا سمندر۔
گزافت: بیہودہ بات۔ جھوٹ۔ سخن۔ بے سر پیر بات۔ ہذیان: بکواس کرنا بیہودہ بولنا
(۱۹) روزانہ اخبار کے چیف ایڈیٹر کے ہاتھوں فریاد ہے جو جھوٹ بے معنی باتوں اور تہمتوں
کا شائق ہے۔ سردبیر: چیف ایڈیٹر۔ سب سے بڑا مدیر۔ دروغ: جھوٹ۔ بہتان:
تہمت۔ طعنہ۔ آراستہ کرنا۔ (۲۰) وکیل صاحب کا مذہب روپیہ حاصل کرنا ہے اور معزز
وزیر صاحب تو خطاب و القاب پر مرتے ہیں۔ کیش: عادت۔ دین۔ مذہب۔
پول: روپیہ۔ پیسہ۔ عنوان: لقب خطاب۔ کسی مضمون کی سرخی
(۲۱) اور طبیب صاحب تو ٹھہرے صحت کے دشمن اسی لئے تو آپ کوڑھ سے اور یرقان کی
پوجا کرتے ہیں۔ پزشک: طبیب۔ علاج کرنے والا۔ فزیشن۔ عدو: دشمن۔ جذام: کوڑھ
برص سکتہ: ایک مرض کا نام ہے جس میں انسان کی ہر حس و حرکت معطل و زائل ہو کر رہ
جاتی ہے اور وہ مثل مردہ کے ہو جاتا ہے۔ یرقان: یہ ایک بیماری ہے جس میں مثانہ اور جگر کی
گرمی کی وجہ سے انسان کی لہو اور آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں۔
(۲۲) علم نجوم کے جاننے والا (نجومی) آسمانوں کی گردش میں ہمہ تن مشغول ہے۔ اس لئے وہ
ستاروں اور سیاروں کی پرستش کرتا ہے۔ منجم: علم نجوم کے جاننے والا۔ نجومی۔ ہمہ تن:
مشغول۔ کھویا ہوا۔ مستغرق۔ محو۔ اختر گرداں: پھرتا ہوا ستارہ۔ سیارہ۔
(۲۳) کیمیاگر کا آرزو مند سے بھرا ہوا دل صاف اور چمکتے ہوئے سونے کی پوجا کرتا ہے
(۲۴) وہ بھٹی میں کٹھالی کو رکھتا ہے اور ہوا بیٹھ ادا اس کے بعد وہ کانپتے ہوئے پارے
کے اثر کی سطح لگاتا ہے۔ کورہ: بھٹی۔ بوتہ: کٹھالی: چھوٹا سا پیالہ جس میں سنار لوگ سونا
چاندی ڈال کر پگھلاتے ہیں۔ دم دمیدن: ہوا دینا۔ ہوا پھونکنا۔ زیبق: پارہ
(۲۵) جادوگر کا مذہب بھی چھپا نہیں سنا آدمیوں سے تنگ آکر بھوتوں کی پوجا کرتا ہے۔
(۲۶) گویا نے سنا ہے کہ گویا ساری عمر سُر راگ اور گیت وغیرہ میں مست رہتا ہے۔ رامشگر:
گویا۔ گانے والا۔ الحان: راگ۔ گیت الاپ (۲۷) کسان کی پیٹھ کمان کی طرح سے جھک
گئی ہے۔ اس نے بیج بویا ہے بارش کے انتظار میں بیٹھا ہے۔ کشاورز: کھیتی باڑی کرنے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

والا۔ کسان۔ (۲۸) باغبان سوائے اپنے بوئے ہوئے پودوں کے اور کچھ نہیں دیکھتا۔ اس لئے وہ لالہ اور گلِ نازبو کو پوجتا ہے۔ بجا ہے۔ ایک خوشبودار گھاس ہے۔ گلِ نازبو۔

۲۹۔ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ ایران کا بیٹا (ایرانی نوجوان) کیا وجہ ہے کہ کبھی آسٹریا اور کبھی جرمنی کی پوجا میں لگا رہتا ہے۔ اطریش:۔ آسٹریا۔ المان:۔ جرمنی۔

۳۰۔ میں آزادی چاہنے والے لوگوں کے ایک ایسے فرقے کو بھی جانتا ہوں جو ایران میں کاٹھ اور جیل کو پوجتا ہے۔ کندہ:۔ کاٹھ۔ ہڑ۔ یعنی وہ۔ دراخ وار بھاری لکڑی جس میں مجرم کا پاؤں ڈال کر قید کیا جاتا ہے۔ زنداں:۔ جیل خانہ۔ قید کی کوٹھڑی۔

۳۱۔ اس بدکار عورت کی سی عادات رکھنے والے ریچھ (روس سے خبردار رہو۔ جو ظلم و ستم کرنے اور دشمنی کی ماں کو پوجتا ہے۔ خدر:۔ پرہیز۔ آئین:۔ طریقہ۔ عادت۔ خرس:۔ ریچھ۔ روسی، ناحشہ عورت۔ بدکار عورت۔ عدوان:۔ دشمن۔ روسی خرس اس لئے کہا گیا ہے کہ اس نے ایران والوں پر کافی مظالم ڈھائے ہیں۔ (۳۲) روس کی پیروی کرنے والوں میں کچھ لوگ کیوں ایسے ہیں جو دین اور ایمان کو خیرباد کہہ کر عورتوں پر مرتے ہیں مشتی:۔ تھوڑے سے لوگ۔

۳۳۔ اور اپنے دل سے وطن کی محبت کو نکال کر حسینوں کی دراز زلفوں کے لانبے قلعوں پرست ہو رہے ہیں (۳۴) اگر تو پورے دانش کا مذہب پوچھے تو (یہ جواب ملیگا) کہ وہ ایران کے نوجوانوں کی پرستش کرتا ہے۔ (یا وہ ایران کا جوان ہے جو اپنے وطن اور ہم وطنوں پر مرتا ہے) +

## ڈاکٹر سر محمد اقبال

ڈاکٹر اقبال کی زندگی کی طرف مختصر ترین اشارات اور ان کی تصانیف کے ذکر کیلئے "سفینہ ادب" کے ابتدائی تمہید حصے کا صفحہ ۱۲ ملاحظہ ہو۔ یہاں ہم ڈاکٹر کی شاعری کے متعلق عام نظریات کا ایک نہایت مختصر جائزہ تنقید کی غرض سے پیش کرتے ہیں۔

اقبال نے سیاسی شاعری کی جو راہ نکالی تھی۔ اگر اسی پر گامزن رہتے ہوئے آگے چلنے کی کوشش کرتا تو آج ہندوستان والے اسے اس ملک کا سب سے بڑا سیاسی اور انقلابی شاعر ماننے میں پیش و پیش کرنے کی بجائے اس پر فخر کرتے۔ اس میں شک نہیں کہ ترانہ ہندی اور ہندوستانی بچوں کا قومی گیت نکلنے کے بعد اس کی دوررس نظروں نے حتماً اس کا احساس کر لیا ہوگا کہ شہرت کے معراج تک پہنچنے کیلئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن کیا اقبال جیسے مخلص اور ایماندار انسان سے توقع کی جا سکتی تھی کہ وہ اپنے ضمیر کے خلاف ان خیالات کو پسند کرنے اور فروغ دینے میں [illegible]

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

کو تج کر محض شہرت پسندی کے جنون میں اپنا صحیح راستہ چھوڑ دے اور دیدہ و دانستہ غلط راہ اختیار کرے؟

اقبال کی سیاسی شاعری پر آج تک جن حضرات نے کچھ نہ کچھ لکھا۔ انہوں نے یہی کہا کہ اقبال پہلے وطنیت کا حامی تھا۔ پھر اجتماعی احساس و ادراک کی ارتقائی منازل طے کرتا ہوا بین الاقوامیت اور انسانیت کا پیغام دینے لگا۔ وہ اشتراکیت کا حامی تھا۔ لیکن ساتھ ہی مذہب کی ضرورت کے سلسلہ میں بڑا حساس تھا۔ جمہوریت کا ذکر آیا تو کہہ دیا کہ اس نے ایسی جمہوریت کی مخالفت کی جس میں چرب زبان اور گندم نما جو فروش قسم کے لوگ برسر اقتدار آ جاتے ہیں۔ غرضیکہ اقبال نے جو کہا سچ کہا۔ صرف سیاسی شاعری ہی نہیں۔ اقبال کی شاعری کے کسی پہلو کو لیجئے۔ ہمارے نقادوں نے عقیدت کے جذبے میں ڈوب کر اقبال کی پرستش کی ہے۔ اس کی ہر بات کو پسند کیا ہے اور تضاد کو تسلیم ہی نہیں کیا۔ حالانکہ اقبال انسان تھے پیغمبر نہ تھے۔ وہ غلطی کر سکتے تھے۔ اور پھر سیاسی شاعری میں تضاد کا نہ ہونا ناممکن ہے اس لئے کہ سیاست ایک ہر لمحہ بدلتی ہوئی چیز کا نام ہے۔ اقبال شاعر تھا اور شاعر مگر اس کے ماحول کی ہر غیر معمولی چیز اثر کر جاتی ہے۔ رنگا رنگ کی سیاسی تحریکیں چلیں۔ کئی قسم کے نظریات سامنے آئے ہو سکتا ہے کہ اقبال ان سب کی کسی نہ کسی بات سے اتفاق رکھتا ہو۔ ایک بات کو ایک وقت پسند کرتا ہو اور دوسرے وقت پر ناپسند کرتا ہو۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت یہ تھی کہ اقبال کو اس کے اصلی رنگ میں پیش کیا جاتا۔ عقیدت اور پرستش کے اظہار کے طریقے بے شمار ہیں لیکن اقبال کے کلام کی تنقید میں انہیں نظر انداز کر دینا ضروری ہے۔ (عبدالسلام خورشید)

جناب افتخار احمد صاحب مخدومی مندرجہ بالا نظریہ کے متعلق خیالات کی پُر زور تردید فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر اقبال کے فلسفہ میں سے ذہنی اور روحانی ارتقاء کے اصول کو نکال دیا جائے تو کچھ نہیں بچتا۔ اس کے تمام فلسفہ کی بنیاد یہی اصول ہے غور کیجئے کہ جو شخص ہیگل اور برگستان وغیرہ نے ارتقائی تخیل کی انتہائی بلندی سے بھی بڑھ گیا ہو۔ وہ آزادیٔ افکار کا دشمن کیونکہ ہو سکتا ہے۔ البتہ وہ چند ازلی قدروں کو مانتا ہے۔ اور نہیں چاہتا کہ ہر فلسفہ زدہ خام نوجوان ان کی حقیقت کی تردید کی قابلیت رکھے بغیر ان سے منکر ہو جائے اور اپنے ہر لحظہ بدلتے ہوئے بے ربط و نظام خیالات کے ہاتھوں گمراہی کے عمیق گڑھے میں جا پڑے۔"

"اقبال کی شاعری تکنیک" کے زیر عنوان پروفیسر گوربخش سنگھ صاحب طالب نہایت فاضلانہ اور ناقدانہ انداز میں فرماتے ہیں:- اقبال کے کلام کی فنی خصوصیات کے متعلق کوئی نظریہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

قائم کرنے سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ اقبال کو شعر گوئی سے بذاتہٖ کوئی شغف نہیں اور وہ جمالیاتی نظریہ رکھنے والے شاعروں کی طرح اظہار اور آرٹ کو اپنی شخصیت کا ایک ضروری جزو نہیں سمجھتا۔ اقبال کے نزدیک اس کے کلام کی فنی حیثیت ثانوی اور بالواسطہ ہے اس کا اصلی مقصد ایک پیغام یا مطمح نظر کا پہنچانا ہے اور فن کی حیثیت محض اس قدر ہے۔ جہاں تک وہ اس مقصد میں ممد اور کارگر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے اقبال کے آرٹ کا مطالعہ ایک ایسے ذریعۂ اظہار کا مطالعہ ہے جس کا ہر قدم پر اس کے نفس یا مضمون سے بہت گہرا تعلق ہے اگر اقبال نے اپنے مطالب کو فلسفیانہ الفاظ میں بلا واسطہ ظاہر نہیں کیا۔ اور ان کو محسوسات اور مصورات کے ذریعے ظاہر کیا۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ اسے ان محسوسات یا مصورات سے بذاتہٖ خود کوئی انس ہے بلکہ اس لئے کہ ان کی اعانت کے بغیر ان فلسفیانہ اور ادراکی مطالب کا انتقال اس کامیابی سے ممکن نہیں تھا جس سے ان کے سبب ہو سکتا تھا۔ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ ادراکی اور ذہنی الفاظ سے اکتا جاتی ہے اور اگر بالفرض وہ ان کو ذہنی طور پر سمجھ بھی لے تو ان کے حق میں جوش اور جہد بالعموم اس ذہنی فہم سے پیدا نہیں ہوتے
ع "تجلی راہ چیناں سر یاں نخواہم۔" اقبال نے آرٹ کے متعلق بالعموم اور اپنے کلام کے فنی عنصر کے متعلق غیر مبہم الفاظ میں اظہار کیا ہے آرٹ اس کے نزدیک تجدید حیات کا ذریعہ ہے۔ خود اپنے شعر کے متعلق کہا ہے ؎ نغمہ کجا و من کجا ساز سخن بہانہ ایست۔ سوئے قطار می کشم ناقۂ بے زمام را۔
یہ مقصد شاعرانہ فن کاری اور حائل محسوسات الفاظ کے استعمال کے بغیر پورا نہیں ہو سکتا
اس قسم کے الفاظ کے متعلق کہا ہے ؎ معنی زیادہ سے رسد و ز ابرع تنگ [illegible] ہر چند بادہ را نتواں خورد بے ایاغ
پھر اور زیادہ صاف الفاظ میں اپنے تئیں شاعروں اور وقف جمالیات فن کاروں کے زمرہ سے علیحدہ کیا ہے۔

؎ نہ بینی خیر ازاں مرد فرودست ۔ کہ بر من تہمت شعر و سخن بست

# از پیامِ مشرق

**ستاروں کا راگ** — سرود: راگ۔ گیت۔ انجم: ستارے

(۱) نظام: انتظام کا سلسلہ۔ دستور خرام: ناز بھری چال۔ دوام: ہمیشہ قائم رہنے والی۔ دور: گردش۔ چکیدہ کام: مقصد، مراد، خواہش۔ بہ کام ما: ہماری مراد کے مطابق۔

تشریح: شاعر اعظم کا مطلب یہ ہے کہ ستاروں کی ہستی کسی اور ہستی کی مطلقاً محتاج نہیں۔ اس کا انحصار خود ان کے نظام [illegible] بھی ان کی مشیت پہ رہتا ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہم جب تک زندہ رہتے ہیں کشمکش حیات اور گردشِ ایام سے ہمیں فرصت اور فراغت نصیب نہیں ہوتی اور جونہی کہ ہمارے لئے یہ کشمکش یا گردش ختم ہوجاتی ہے گویا ہم مرجاتے ہیں لیکن ستاروں کی گردش کبھی ختم ہونے والی نہیں اسی لئے تو وہ ایک حیاتِ جاودانی پر پھولے نہیں سماتے۔

ہماری تکلیفوں کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہم خدا کی رضا پہ راضی نہیں رہتے اور گردشِ آسمان کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں۔ لیکن ستارے راضی برضا ہیں اسلئے بہلول کی طرح وہ بھی آسمان کی گردش کو اپنے ہی حکم کی تعمیل گردانتے ہوئے ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔

۲۔ ہم اس مظاہروں سے بھرے ہوئے جلوہ زار کو، نمائش کے بت خانے کو حیات و ممات کی لڑائی کو زندہ رہنے کی کشمکش کو۔ اور جلدی اور ڈھیل کے عالم کو دیکھتے ہوئے گذرتے چلے جا رہے ہیں۔ نمود:۔ مظاہرے۔ نظارے۔ تماشے۔ نمود:۔ نمائش۔ دکھاوا۔ رزم:۔ لڑائی۔ کشمکش مراد ہے نمود مراد ہے نیستی یا موت (ممات) بود سے مراد ہے ہستی (حیات) دیر اور زود میں تضاد ہے۔ شاعر نے اس بند میں دنیا کی حقیقت کا نقشہ کیا کھینچا ہے۔ کوزے کو دریا میں بند کر کے رکھ دیا ہے

(۳) ہم لڑائی کے میدانوں کی [illegible] کو، پکے پکائے منصوبوں کی ناکامی کو، تاج، تخت اور پھانسیوں کو بادشاہوں کی ذلت کو۔ گویا وقت کے ان ہتھکنڈوں کو دیکھتے ہوئے چلے جا رہے ہیں [illegible] زمانہ۔ لڑائی کا میدان۔ خامی:۔ کچا رہنا۔ پروان نہ چڑھنا۔ ناکامی۔ سریر:۔ تخت۔ راج پاٹ مراد ہے۔ دار:۔ پھانسی۔ خواری:۔ خوار ہونا۔ (بجائے مصدری) ذلت:۔ بے حرمتی۔ شہریار:۔ حاکم۔ فرمانروا۔ بادشاہ۔ بازی:۔ کھیل۔ ہتھکنڈہ:۔ فریب۔ مکر۔ مراد انقلاب یا ہونی سے۔

تشریح:۔ دنیا میں آئے دن طرح طرح کے انقلاباتِ عظیم رونما ہوتے رہتے ہیں۔ ستارے بادشاہوں سے راج پاٹ چھنتے اور فقیروں کو تخت پر بیٹھے دیکھتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

۴۔ خواجہ:۔ مالک۔ سردار۔ مخدوم۔ سروری:۔ مالکی۔ سرداری مراد ہے تحکم۔ شاہی:۔ زارِ روس کی حکومت۔ قیصری:۔ قیصر شاہِ جرمنی کا دبدبہ اور شاہانہ وقار۔ دور:۔ زمانہ۔ عہدِ حکومت۔ اقتدار۔ شیوہ:۔ دستور۔ طریقہ۔ اصول۔ بتگری:۔ بت بنانا۔ مراد ہے بت پرستی۔ شاعر کا حقیقی مدعا ہے [illegible] Words Idols) تشریح:۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگلے وقتوں کی بڑی سے بڑی ہستیاں بھی نظر نہیں آتیں ع:۔ انقلابات ہیں زمانے کے۔

۵۔ خاموش ہیں بھی بینائی آچکی ہے اس کی بنیاد بالکل کمزور ہے لیکن اس کی [illegible] کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ کبھی تو یہ کھانے اور پینے [illegible] کی محفل جماتی ہے اور کبھی [illegible]

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بنتا ہے۔ کوئی تو دنیا کا سردار ہے اور کوئی غلام۔ ہم یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔
"خاک خموش" سے مراد انسان ضعیف البنیان۔ خروش:۔ جوش۔ فریاد۔ بنیاد ایسی سست:۔ کمزور
بنیاد: بنیاد۔ آغاز۔ حقیقت۔ سخت کوش:۔ بہت محنت کرنے والی۔ نادنوش:۔ کھانا اور پینا۔
نغمہ وعشرت۔ میر:۔ سردار۔ سالار:۔ حاکم اعلیٰ۔ بردہ سفتہ گوش:۔ غلام۔ خادم۔ جن کے
کانوں میں غلامی کی بالیاں پڑی ہوں۔ تشریح:۔ ستارے انسان کی کشمکش لاحاصل اس کے غم و مسرت
کی بے ثباتی اور محتاج و غنی کی تفاوت پر حیران ہوتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ شاعر دلی زبان میں یہ
پیغام دے رہا ہے کہ محتاج و غنی میں جو تفاوت ہے مٹا دو۔ ارباب رعونت کو رعونت کی سزا دو (اکرام)
۴۔ تو اس کشمکش میں گرفتار ہے کہ یہ کیونکر ہے؟ اور وہ کتنا ہے؟ (وغیرہ۔ وغیرہ) تیرا فہم انہی
معاملوں کے حل میں لگا رہتا ہے (لیکن) اس کی حالت وہی ہوتی ہے جو کہ پھندے میں پھنسے ہوئے ایک
مسکین۔ لاچار۔ اور دکھی ہرن کی ہوتی ہے اور ہم ہیں کہ ایک اپنے کاشانے سے یہ تمام چیزیں دیکھتے
ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ طلسم:۔ فریب۔ دھوکا۔ کشمکش۔ گتھی۔ کشاد۔ کھولنا۔ بند:۔ باندھنا۔
کشاد و بند سے مراد ہے گتھیوں کا سلجھانا۔ باد ھیڑ بن۔ غزالہ: ہرنی۔ زبوں:۔ عاجز۔ لاچار۔
نشیمن:۔ آشیانہ۔ کاشانہ۔ مقام۔ تشریح:۔ ستارے انسانی مشکلات سے بالکل بالاتر ہیں۔ انہیں
انسانوں کی طرح یہ نہیں کہنا پڑتا۔ کہ خبر نہیں یہ کیا ہے بکھیا ہے؟ کون ہے اور تو کہاں ہے؟
یہ اپنے میں اور تجھ میں ہم نے علاقہ اک استوار دیکھا (حالی)

۷۔ یہ پردہ کیوں ہے؟ اور یہ ظاہر ہونا کیا ہے؟ اندھیرے اور روشنی کی حقیقت کیا ہے؟ یہ آنکھ
دل اور عقل کیا بلا ہیں؟ اور یہ بے قرار فطرت کیا چیز ہے۔ یہ نزدیک و دور کے جھگڑے بکھیڑے
کیا مطلب رکھتے ہیں؟ ہم یہ سب کچھ دیکھتے ہیں اور گذر جاتے ہیں۔ ظہور:۔ ظاہر ہونا یہ پرگی
"پردہ" کی ضد ہے۔ اصل، جڑ۔ بنیاد۔ حقیقت۔ اصلیت۔ ظلام:۔ اندھیرا۔ تاریکی۔ ظلمت۔
نور:۔ روشنی۔ ظلام اور نور میں تضاد ہے۔ "پردہ" کا تعلق "ظلام" سے اور ظہور کا تعلق
"نور" سے ہے کیونکہ اگر کسی حقیقت پر ابھی پردہ پڑا تو ہم کہتے ہیں کہ یہ حقیقت ابھی
اندھیرے میں ہے اور اگر کوئی حقیقت آشکار یا ظاہر ہو جائے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ حقیقت
روشنی میں آگئی۔ یا روز روشن کی طرح عیاں ہے یا روشن ہو گئی۔ وغیرہ شعور:۔ دماغ۔ ذہن
فہم۔ ادراک۔ سمجھ۔ تمیز۔ ناصبور:۔ بے صبر۔ بے تاب و بے قرار تشریح:۔ انسان کے
لئے کئی حقائق و مسائل پردہ راز میں ہوتے ہیں اور کئی ایسے ہیں کہ منظر شہود و ظہور پر جلوہ گستر ہیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

نظر آتے ہیں۔ ستاروں کو اس بعید مقام سے خدائی مذاق پر ہنسی آرہی ہے وہ نہیں سمجھ سکتے کہ انسان ہمیشہ بیتاب و بیقرار کیوں رہتا ہے وہ قیود زمان و مکان سے آزاد ہونے کے لئے اس تگ و دو جدوجہد میں کیوں ڈالا گیا ہے۔ جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔

۸۔ جو چیز کہ تیرے نزدیک زیادہ ہے ہماری نظر میں تھوڑی ہے جس عرصے کو تو ایک سال جانتا ہے ہمارے لئے وہ عرصہ ایک لمحہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اے وہ کہ تیرے پہلو میں ایک سمندر ہے لیکن تو ہے کہ شبنم کے ایک قطرے پر قناعت کئے بیٹھے اور ہم ہیں کہ ایک نئی دنیا کی تلاش میں یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ نزد تو: تیرے نزدیک۔ تیرے جہاں یا تیری نظر میں۔ دم: ثانیہ۔ لحظہ۔ دقیقہ۔ لمحہ۔ کنار: بغل۔ پہلو۔ یہ چیز ہے ساقلق:۔ کسی چیز سے خوش ہو جانا۔ کسی شے پر ہی اکتفا یا قناعت کرنا۔ یم: سمندر۔ بحر ساگر۔ شبنم:۔ نم شب۔ رات کے وقت پڑنے والی نمی شبنمے: شبنم کا ایک قطرہ۔ تھوڑی نمی ۔ "عالمے" میں یائے کا مطلب ہے ایک نئی دنیا۔ تشریح: ہم غلط فہمی اور خوش فہمی کا شکار ہو کر یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہم بہت کچھ ہیں۔ اور کہ ہماری کوششیں بہت اہمیت رکھتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ نظام کائنات کی وسعتوں کے پیش نظر ہماری ہستی اور ہماری کوششیں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ خالق ازل نے انسان میں بہت کچھ امکانات و تجلیات چھپا رکھی ہیں لیکن وہ ہے کہ اپنی حقیقت اور اپنے خالق کے نور سے بالکل بے خبر اور ناآشنا کسی نامعلوم تلاش میں سرگرداں ہے سہ تا لایدکے اندر تو دیکھ میں تنزل ہے۔ اب کھول ذرا آنکھیں تالاب کنول میں ہے اور ہم انسانوں کے مقابلہ میں ستارے کسی نئی دنیا کی جستجو میں آگے بڑھے جا رہے ہیں بقول ڈاکٹر اقبال:۔ ع ستاروں کے آگے جہاں اور بھی ہیں۔

## و۔ از دیوانِ پروین اعتصامی

پروین خانم اعتصامی:۔ آپ مرزا یوسف خان اعتصامی کی دختر نیک اختر ہیں۔ آپ ۱۹۱۰ء میں بمقام طہران پیدا ہوئیں۔ آپ کا شمار ایران کی بلند پایہ شاعرات میں ہوتا ہے آپ نے ... عورتوں کی بہتری کے لئے بہت کچھ کام لیا ہے خاصکر تعلیم نسوان اور ان کے اخلاق کو سنوارنے میں سعئ بلیغ کی ہے۔ زندگی کے متعلق آپ کا نظریہ خیالی کی نسبت عملی زیادہ ... اپنی نظموں زیادہ طور پر اخلاقی مواعظ حاصل ہوتی ہیں۔ لیکن خیالات اعتدال کی وجہ سے ...

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

نہیں کرتے۔ آغا محمد اسحاق ایم اے نے آپ کو جدید ایرانی شعرا کی فہرست میں ایک بہترین جگہ دی ہے

## ۱ دانا لوگ کہتے ہیں کہ علم و ہنر ایک اکسیر ہے۔

۱۔ دانا لوگ کہتے ہیں کہ علم و ہنر ایک اکسیر کی حیثیت رکھتے ہیں اور جو تانبا بھی اس اکسیر کے ساتھ برابری میں آتا ہے یا لگا کھاتا ہے۔ وہ سونے میں تبدیل و متبدل ہو جاتا ہے مِس: ۔ تانبا ہمسرشتن: ۔ برابر ہونا۔ ساتھ لگنا۔ مراد چھونا۔ مطلب ہے کہ جس طرح اکسیر کے ساتھ چھونے سے لوہا یا تانبا سونے میں تبدیل ہو جاتا ہے اسی طرح علم و ہنر کے حاصل کرنے سے ذلیل سے ذلیل انسان بھی اعلیٰ سے اعلیٰ ہستی بن جاتا ہے۔

۲۔ وہ مبارک اور نیک پرندہ جوان (علم و ہنر کے بازو اور پروں سے اُڑتا ہے وہ خوش قسمتی کے پرندے کا ہم پلہ اور ہما کا شریک کار بن جاتا ہے یا ہما کے ساتھ ایک فضا میں اڑنے والا بن جاتا ہے۔ طائر: ۔ مرغ۔ پرندہ۔ ہم عرصہ: ۔ ایک ہی میدان یا فضا یا سطح پر اُڑنے والا۔ ہمدوش برابر۔ ہم پلہ۔ پہلو بہ پہلو کھڑا ہونے والا۔ مطلب ہے کہ علم کے حاصل کرنے سے انسان بہترین خوش قسمتی یا مالک بن جاتا ہے۔ (۳) گذرتے ہوئے وقت کو تو کسی قیمت پر بھی واپس نہیں لا سکتا۔ اسے بے فایدہ یا فضول نہ کھودے کیونکہ یہ ایک خالص موتی ہے جو نہایت قیمتی ہے۔ خیرہ: ۔ بے فایدہ۔ بے سود۔ بیکار۔ مطلب ہے کہ وقت ایک قیمتی موتی ہے اس کو فضول ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اور پھر بڑی کی بات یہ ہے کہ وقت ایک دفعہ ہاتھ سے چلا جائے تو اسے واپس نہیں لایا جا سکتا۔ سعدی ”تیر از کمان زرفتہ باز نے آیدٗ۔“

۴۔ اگر تو واقعی زندہ ہے اور مرا نہیں جبکہ تو اپنی روح کے لئے کوئی نہ کوئی معاملہ اختیار کر جب تیری روح بھوکوں مر رہی ہو تو پیٹ کی پالنا کرنے کا کیا فایدہ؟ نوٹ: ۔ مصرعہ اول میں جان کے ساتھ اضافت درکار نہیں۔ ناشتا: ۔ بھوکی۔ مطلب ہے کہ ہم کو صرف جسم کی پرورش کا ہی خیال نہیں کرنا چاہیے بلکہ روح جس کی غذا علم و ہنر ہے اس کی بھی تسلی اور تسکین کا خیال رکھنا چاہیے۔

۵۔ تو انسان ہے اور انسان کی سب سے بڑی نیک بختی یا بزرگی علم و ہنر میں ہے اور تیرا فرض صرف سونا اور جاگنا ہی نہیں ہے۔ تنہا: ۔ محض۔ صرف۔ فقط۔ اکیلا۔ وظیفہ: ۔ فرض۔ مطلب ہے کہ ہمارے حیوانوں کی طرح صرف کھانے اور سونے سے ہی کام نہیں ہے بلکہ علم و ہنر بھی حاصل کرنا ہمارا فرض ہے جس سے ہماری روحانی ترقی ہوتی ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

۶- وہ راستہ جو مسافروں سے خالی ہے اس راستہ سے واپس آجا اور اس آدمی سے ڈر جو شیطان سے میل ملاپ رکھتا ہے۔ باز گردیدن:- باگشتن:- واپس آنا یا آجانا۔ لوٹنا۔ راہرو:- راستہ چلنے والا مسافر مراد اہل طریقت:- تہی:- خالی۔ آشنا:- واقف۔ جان پہچان رکھنے والا۔

۷- کسی بھی سالک (خدا کی راہ پر چلنے والے) نے کبھی بھی ایسے شخص سے راہنمائی نہیں چاہی۔ جو خود گمراہ ہو اور کسی عقلمند نے کبھی بھی کسی پاگل سے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ سالک:- خدا کی راہ پر چلنے والا۔ راستہ چلنے والا۔ گم گشتہ:- جو گمراہ ہو چکا ہو۔ جو راستہ کھو چکا ہو۔ باز خواستن باز پرس کرنا۔ پوچھنا۔ مطالبہ کرنا۔ مردہ را خفتہ کے کند بیدار والی بات ہے۔ عقلمند آدمی کبھی بھی بیوقوف آدمی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور نہ ہی کوئی ایسی توقع رکھ سکتا ہے۔

۸- علم ایک کان کی مثل ہے اور روح اس میں ایک مزدور کی طرح ہے علم اور جان کا آپس میں وہی تعلق ہے جو گھاس اور زرد مہرے کا ہے۔ معدن:- کان۔ معدنیات:- نکلنے کی جگہ۔ کارگر:- کام کرنیوالا۔ کان کھودنے والا۔ مزدور۔ قلی۔ پیوند:- رشتہ۔ تعلق۔ سخن:- بات۔ مثال:- نمونہ کہربا:- گھاس کو کھینچنے والا۔ یہ ایک زرد رنگ کا مہرہ ہوتا ہے۔ اگر چمڑے وغیرہ پر خوب گھس کر گھاس کے تنکا قریب کریں تو تنکا اس سے آکر چمٹ جاتا ہے جیسے مقناطیس سے لوہا۔ مطلب ہے کہ روح کو ہر وقت علم حاصل کرنے کی بھوک لگی رہتی ہے اور علم بھی روح کی طرف اس طرح کھنچا چلا آتا ہے جیسے کہ لوہا مقناطیس کی طرف۔

۹- علم اور ہنر کی مہربانی سے تو اس لعل سے جو زمین میں دبا ہوا ہے کہیں زیادہ عمدہ اور خوبصورت بن جائیگا اور علم کے فیض سے تو اس پرندے سے بھی اونچا اڑیگا جو ہوا میں اڑ رہا ہے۔ فضل:- علم و ہنر۔ ہوا:- فضا۔ ہوا۔ ثریٰ:- نرم زمین سے۔ زمین مراد ہے۔

۱۰- اگر تو کمزور ہے تو یہیں تیرے گڈریئے کا کوئی دوش نہیں کیونکہ تیرے سونے کا وقت ہی تیرے چرنے کے موسم میں پڑتا ہے۔ یعنی چرنے کے موسم میں تو چرنے کی بجائے گہری نیند سوتا ہے۔ شبان:- چرواہا۔ گڈریا۔ موسم چرا:- گھاس چرنے چگنے کا موسم۔ مطلب ہے کہ استاد ایک چرواہا ہے آدمی بکری اور علم چراگاہ ہے۔ جو بکری گھاس چرنے وقت سوئی ہوگی تو ضروری ہے کہ گھاس سے محروم رہ جائیگی۔ اور بھوکوں مریگی۔ ایسے طرح جو انسان جوانی میں علم حاصل نہیں کرے گا وہ ساری عمر پچھتاتا رہتا ہے۔

۱۱- کیا تجھے معلوم ہے کہ جب ٹڈی نے سردی اور بسنت کو دیکھا تو کیا کہا؟ بولی:- جونہی کہ بس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اُچھل کود کر کچھ گرم ہوئی تو سردی کے موسم نے آن گھیرا۔ ملخ :۔ ٹڈی۔ جست خیز :۔ اچھلنا۔ شتا :۔ سردی، سرما۔ مطلب "چیونٹی اور ٹڈی" ایک مشہور انگریزی کی نظم کا مفہوم ہے کہ شاعر نے اس بات کے سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہر کام کو ٹھیک وقت پر ہی کرنا بہتر ہوتا ہے۔

۱۲۔ اپنی روح کو اونچا رکھ کیونکہ حقیقی بلندی اسی کا نام ہے زمین پر رہنے سے ہم پست نہیں ہو سکتے۔ اور آسمان پر ہونے سے بلند نہیں ہو سکتے۔ پستی اور بلندی زمین اور آسمان پر مقام و قیام کرنے سے وابستہ نہیں ہے۔ برتری :۔ مرتبہ۔ بزرگی۔ بلندی۔ مطلب ہے کہ مرتبہ کا بلند یا پست ہونا ہمارے جسم کے قیام پر مبنی نہیں۔ بلکہ روح کی بلندی یا پستی پر منحصر ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ روح کو تعلیم کے زیور سے مزین کر کے بلند خیالات پیدا کریں۔

۱۳۔ زہریلی ہوا سے باد بہار کی ہوا کی خاصیت نہیں پائی جاتی۔ وہ عمدہ خوشبو تو صبا کے خوشگوار جھونکوں میں ہوا کرتی ہے۔ سموم :۔ گرم اور زہریلی ہوا جو اکثر ریگستانوں میں چلا کرتی ہے۔ نکہت خوشبو۔ مہک۔ نفس :۔ سانس۔ مطلب ہے کہ بے علمی باد سموم ہے اور علم باد بہاری

۱۴۔ وہ شخص جس کا بدن علم اور ہنر کی مخمل کے لباس سے ملبوس ہے اگر اس کے گھر کے فرش پر معمولی بوریا یا چٹائی بھی بچھی ہو تو کوئی مضائقہ کی بات نہیں۔ دیبہ :۔ مخمل۔ ایک قیمتی کپڑا ہے۔ دربر کردن :۔ اوڑھنا۔ پہننا۔ ملبوس کرنا۔ سرائے :۔ گھر۔ مکان۔ بوریا :۔ معمولی چٹائی۔

۱۵۔ جب تک تیرا دل کبھی لالچ کا قیدی ہے اور کبھی حرص میں گرفتار ہے تجھے کوئی شخص بھی آزاد نہیں کہہ سکتا۔ خاطر تو :۔ خاطر تو۔ تیرا دل۔ ہوا :۔ حرص۔ خواہشات۔ لالچ۔

۱۶۔ ہم بستان کے مزدور اور لکڑیاں ڈھونے والے اس لئے بن گئے ہیں کیونکہ ہمارا کمینہ جسم بھوکا ہے۔ اور اس سے روٹی کی فکر دامنگیر ہوتی ہے۔ ہیمہ کش :۔ لکڑیاں ڈھونے والا۔ ایندھن جمع کرنے والا سفلہ :۔ کمینہ۔ گھٹیا۔ گرسنہ :۔ بھوکا۔ مطلب ہے کہ ہم نفسانی خواہشات کی پیروی کر کے راہ راست سے بھٹک جاتے ہیں۔ ۱۷۔ ذرا شیطان کو تو دیکھ کہ کس طرح آدمیوں کو راستہ دکھانے والا بن گیا ہے تو آدمی کو دیکھ کہ کون سا ہاتھ اس کو راستہ دکھا رہا ہے؟ پیشرو :۔ رہبر۔ راہنما۔ دستگش میں "ش" او سا۔ اس کو مطلب ہے کہ کسی کام کو کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ کس کی پیروی مفید اور کس کی نتائج مضر معاد ہوگی۔ (۱۸) ایک بیگانہ چور تو ہم گھات میں بیٹھ کر پکڑ سکتے ہیں۔ مگر ایک واقف کار چور کی چوری کی آفت سے چھٹکارا ملنا سخت مشکل ہے کمین :۔ تاک۔ گھات۔ بیگانہ اور آشنا میں تضاد ہے مطلب ہے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے والی بات ہے اپنے نفس کے چور کی چوری کا کوئی علاج نہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۹۔ عقل کی آنکھ سے دوست اور دشمن کے درمیان فرق نکال اور دھوکا مت کھا۔ کیونکہ ہر چہرے کے پیچھے کئی کئی چہرے ہوا کرتے ہیں۔ مفتون شدن:۔ فریفتہ ہونا۔ شیدا ہونا۔ دھوکے میں آ جانا۔ مطلب ہے کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوا کرتی۔ کئی ہمارے دشمن ایسے ہیں جو ظاہراً ہمارے دوست بنے پھرتے ہیں مگر وہ دراصل ہوتے مارِ آستین ہیں۔ اس لئے ہم کو محض ظاہرداری پہ ہی نہیں بھول جانا چاہیئے۔ بلکہ حقیقت کا خیال رکھنا چاہیئے۔

۲۰۔ جمشید نے جہان کو دیکھنے والا پیالہ اس لئے بنایا تھا کہ اُن کو اِس امر کا علم نہ تھا۔ کہ جہاں بینات خود ایک ایسا پیالہ ہے جس میں اس کے متعلق سب کچھ نظر آتا ہے۔ خود نما:۔ اپنے آپکو دکھانیوالا مطلب ہے کہ چونکہ جمشید چشمِ باطن سے محروم تھا۔ ورنہ اس کو جام جہاں نما بنانے کی کیا ضرورت پڑی تھی۔ باور ہے کہ چشمِ بصیرت رکھنے والے لوگ دنیا کے ہر بھید سے واقف ہو جاتے ہیں۔

۲۱۔ دنیا کے گناہوں سے پلید لوگوں کے دل زنگِ گناہ سے اٹے ہوئے ہیں۔ ہر صاف کپڑے پہننے والے کو نیک اور پرہیزگار خیال نہیں کیا جا سکتا۔ زنگار:۔ زنگ۔ غلاظتِ گناہ۔ آلودگان:۔ جمع از آلودہ۔ گناہوں سے ناپاک۔ مطلب ہے کہ جب تک دل صاف نہ ہو بیرونی صفائی سے پرہیزگاری حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی اس کا مظاہرہ کوئی اخلاقی وقعت رکھتا ہے۔

۲۲۔ اے دل! غرور اور لالچ دراصل نام ہے کمزوری اور ذلت کا۔ اے آنکھ! شیطان کا راستہ الگ ہے اور خدا کی راہ الگ۔ زبونی:۔ لاچاری۔ عاجزی۔ غروری۔ سفلگی۔ کمینگی۔ کمینہ پن۔ ذلت۔

۲۳۔ اگر تو مرتبہ حاصل کرنے کا خیال رکھے تو اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ پانے کا خیال رکھے اور شوق کے بازوؤں سے اونچا اڑے تو تو دیکھے گا۔ کہ تیرا کیا مرتبہ ہے اور تیرے دماغ میں کیا کیا سمایا ہوا ہے۔ نگر کشیدن:۔ خیال رکھنا۔ برتری:۔ بلند ہونا۔ اعلیٰ سے اعلیٰ ہونا یا بننا۔ مطلب ہے کہ جب انسان دل میں اعلیٰ مرتبہ حاصل کرنے کی ٹھان لے تو اگر وہ صدق دلی کے ساتھ ہمت کرے تو یقیناً گوہر مقصود تو پا سکتا ہے۔

۲۴۔ یہ روح ایک ٹہنی کی مثل ہے جس کے پھل ہیں۔ علم، فضل اور عقل۔ ذرا اس ٹہنی کو غور سے دیکھ کہ کس قدر خوبصورت میووں کی حامل ہے۔ رائی:۔ عقل۔ تدبیر۔ شعور۔

۲۵۔ اے نئی نئی اُگی ہوئی شاخ کہ جو باغ میں ابھی ابھی پھولی ہو۔ گلاب کی وہ شاخ جو پھولوں سے خالی ہے یا جو پھول نہیں لا سکتی۔ وہ گھاس سے بھی کم ہے۔ تازہ رُس:۔ نئی پھوٹی ہوئی۔ نئی اُگی ہوئی۔ تازہ۔ گیاہ:۔ گھاس۔ دمیدن:۔ اُگنا۔ نکلنا۔ مطلب ہے کہ یہ دین اعتقادی اپنی چھوٹی بہتوں سے کہہ رہی ہیں کہ روح کا زیور علم۔ فضل اور عقل ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ورنہ تمہاری بھی اِس شاخ کی طرح قدر ہوگی۔ جو پھل یا پھول نہیں لاتی۔

۲۶۔ وہ شخص کہ جس نے غلطی کی ہے اور اُس کو اپنی غلطی کا احساس نہ ہو۔ اگر نواؔ سے حقیقت کی نگاہ سے دیکھیے تو وہ اندھا ہے۔ اعمیٰ :۔ اندھا۔ معنی : حقیقت۔ غور۔

۲۷۔ اُس شاہی خزانے کی بدولت جو کہ قناعت کے کونے میں ملتا ہے اگر ایک کمزور چیونٹی بھی سلیمان بن جائے تو کوئی عجب بات نہیں۔ شایگاں : عظیم۔ وسیع۔ بڑا قیمتی۔ بادشاہوں کے لائق کنج : کونہ۔ گوشہ۔ مور : چیونٹی۔ سلیمان :۔ ایران کے ایک جلیل القدر بادشاہ کا نام ہے۔ آپ کی طاقت اور رتبہ کا یہ عالم تھا کہ تمام کائنات آپ کے زیرِ اقتدار تھی۔ ایک دفعہ جب کہ آپ چیونٹیوں کی وادی میں سے گذر رہے تھے تو آپ نے ایک دعوت کا انتظام کیا۔ سب جانداروں نے حسب توفیق دعوت کے لئے امداد کی چنانچہ چیونٹی ٹڈی کی ٹانگ لیکر آئی۔ اور چیونٹی چونکہ قناعت کی دولت سے مالامال ہے اس لئے اُس کے لئے وہی ٹڈی کی ٹانگ خوان نعمت سے کم نہیں تھی۔

۲۸۔ تو اپنے وجود کی ملکیت کے کھیت کا ایک کاشتکار ہے تیرا کام غلّہ کی مانند ہے اور زمانہ ایک چکی کی طرح سے ہے۔ مزرعہ :۔ جائے زراعت۔ زراعت کرنے کے قابل زمین۔ آسیا :۔ چکی۔

۲۹۔ عقل کے چراغ کے بغیر ہمارا سر اندھیرے میں بند رہتا ہے اور بغیر روح کے ہمارا سر اُڑتی ہوئی خاک کی طرح ہے۔ تیرگی :۔ اندھیرا۔ تاریکی۔ پراگندہ :۔ بکھرا ہوا۔ منتشر۔ آوارہ ہبا :۔ ہوا میں اُڑتے ہوئے ذرات۔ گرد و غبار۔ خاکی ذرات۔

مطلب ہے کہ عقل کے بغیر دماغ کسی کام کا نہیں اور روح کے بغیر جسم بیکار ہے۔

۳۰۔ وہ چھوٹی سی ٹہنی جو بید کی طرح ہوا کے ہر جھونکے کے ساتھ ہی ڈھیری ہو جاتی ہے چنار کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ ہم نبرد :۔ ہم طاقت۔ برابر۔ ہم پلہ۔ شاخک :۔ چھوٹی سی شاخ (کاف تصغیر کا ہے) بید صفت۔ بید کی طرح۔ بید کی مثل۔ مطلب ہے کہ انسان کو مستقل المزاج اور ثابت قدم ہونا چاہیے۔ (۳۱) اگر میں تجھ کو کڑوی نصیحت کروں تو ناراض مت ہو کڑوے پن کو یاد کر جو کہ دوا کی خاصیت ہے۔ درشت :۔ تیز۔ درہم۔ ترش رو :۔ غصے۔ رنجیدہ۔

۳۲۔ اپنے پاؤں کے سامنے دیکھ اور پھر قدم اُٹھا تیرے راستہ میں گڑھے ہیں اور تیری آنکھ ہمیشہ پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتی ہے۔ ہموارہ۔ ہمیشہ۔ متواتر۔ ہر وقت۔ در قفا : پیچھے۔ قفا :۔ وہ اصل گردن کے پچھلے حصے کو کہتے ہیں۔ اس لئے اُس کا مطلب پیچھے لیا جاتا ہے۔

۳۳۔ بجھا ہوا چراغ کس طرح روشنی دے سکتا ہے وہ طبیب جو خود بیمار ہو۔ درد کو کیسے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دُھند کر سکتا ہے؟ چراغِ مردہ باز گشتہ: بجھا ہوا۔ گل شدہ چراغ۔ بہا: بہتر۔ اچھا۔ مبتلا: گرفتار۔ بلا پھنسا ہوا۔ مصیبت میں گرفتار۔ (۳۴) کاشت کرنے کے وقت ہم نے گندم نہ بوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے ڈھیر میں آٹے کی بجائے لوبیا ہے۔ گہ کشت: بونے کے وقت۔ آرد: آٹا۔ لوبیا: رفنگ ۔ رونگی۔ جو ایک اناج ہے یہ ایک قسم کی پھلی والی ترکاری ہوتی ہے۔

۳۵۔ علم کے آسمان میں عمل سب سے اچھا پھل ہے اور ہستی کے ملک میں ہنر سب سے اچھی دولت ہے۔ بر: پھل ۔ ثمر۔ دولت۔ نعمت۔ (۳۶) محبت کی ہل و اضطراب میں بھی کوئی نہ کوئی مطلب فرد ہے اور یہ خوش قسمتی کے سمندر کی موجوں میں کشتیاں ہیں۔ بحرِ سعادت: خوش بختی کا سمندر ہے یہاں سعادت سے مراد وصالِ محبوبِ حقیقی ہے۔ سفینہ: کشتی۔ مطلب ہے کہ عاشق جس کو ہر وقت محبوبِ حقیقی کی تڑپ لگی رہتی ہے وہ مشکلات سے نہیں گھبراتا بلکہ مصیبتیں اس کے جذبۂ عشق کو اور بھی اُبھارتی ہیں۔ ع عشق کی سزا کڑی ہے۔ پر خطا ملتا نہیں۔

۳۷۔ علمِ الٰہی کا اونچا محل اور انسانیت کی شاندار عمارت اس ذلیل خاکی دنیا میں سب سے افضل عمارتیں ہیں۔ قصر: محل۔ کاخ: رفیع + بلند۔ اونچا۔ خاکدانِ پست: مراد دنیا ہے جس کی حیثیت خاکدان سے کم و بیش ہے۔ بنا: عمارت۔ مکان۔ گھر۔ مطلب ہے کہ انسان میں اگر وہ جوہر "معرفت اور آدمیت" ہوں۔ تو وہ ہی انسان انسان کہلانے کا مستحق ہے

۳۸۔ وہ شخص عقل رکھنے والا ہے جو آرزو کے میدان میں پھنس کر سختیاں جھیلتا ہے۔ اور وہی شخص خوش رہتا ہے جو امید کے گاؤں کا دیہاتی ہو۔ رنج بر: مصیبت برداشت کرنے والا۔ سختیاں جھیلنے والا۔ خرم: خوش۔ دہ: گاؤں بستی۔ روستا: گنوار۔ دیہاتی۔ گاؤں کا رہنے والا۔ مطلب ہے کہ دامنِ امید کو ہرگز ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ جس شخص کے دل میں کوئی آرزو نہیں گویا اس کا دل مردہ ہے اور وہ کبھی بھی ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ ناامیدی سب سے بڑا گناہ ہے (۳۹) تو ایک سوداگر تو بن گیا ہے لیکن تیرے پاس مال کا نام تک نہیں، ہے میں حیران ہوں کہ تیرا نام سوداگر پڑا کس طرح گیا ہے؟ بازرگان: سوداگر۔ تجارت کرنے والا کالا: سامان۔ چیزیں۔ مال۔ سودا۔ مطلب ہے کہ سوداگر سے مراد وہ انسان ہے جو صحیح معنوں میں انسان کہلانے کا مستحق ہے اور کالا سے مراد علم و ہنر۔ اس لئے جس شخص کے پاس علم و ہنر کا مال نہیں وہ حقیقی معنوں میں انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

۴۰۔ فخر ہمیشہ عقل پہ ہونا چاہیے۔ نا کہ دھن دولت اور غیر منقولہ جائداد و زمین پر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کیونکہ صرف ہنر ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے انسان اور حیوان میں فرق معلوم کیا جاسکتا ہے۔ ثروت:۔ دولت۔ دھن۔ عقار:۔ غیر منقولہ جائداد۔ زمین۔ تفاوت:۔ فرق۔ چارپا:۔ جانور۔ چارپایہ۔ مطلب ہے کہ عقل ہی کی وجہ سے انسان کا رتبہ حیوان سے بڑا ہے

۴۱۔ اے علم فقہ کے عالم! ہر وہ شخص جو خود ملاح ہوتا ہے۔ طوفان کے تھپیڑوں اور موجوں کے شور و شر سے نہیں گھبرایا کرتا۔ آشوب:۔ بے قراری۔ فتنہ:۔ فساد۔ بے چینی۔ سیل:۔ تیز رفتار پانی۔ سیلاب۔ طوفان۔ مطلب ہے کہ میدانِ عمل میں کودنے والے کسی قسم کے خطرے کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ بلکہ وہ تو جان پر کھیل جانا ایک ادنےٰ سا کھیل سمجھتے ہیں۔

۴۲۔ چھت سے خود بخود سر کے بل نیچے گرنا اور پھر کہنا کہ یہ خدا کا حکم ہے سراسر بیوقوفی ہے یہ قسمت اور تقدیر کی بات نہیں ہے۔ بام:۔ چھت۔ سرنگوں:۔ سر کے بل۔ اوندھا۔ قضا:۔ حکم خدا۔ نوٹ:۔ مصرعہ اول میں بخشتن کے ساتھ اضافت درکار نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ انسان زیادہ طور پر اپنی قسمت کا آپ مالک ہے یہ بیوقوفی ہے کہ کوئی خطا دیدہ دانستہ کی جائے اور پھر بدنام قسمت کو کیا جائے۔ (۴۳) وہ کمینہ جس کا نام مفتی (فتوے دینے والا) اور قاضی ہے بھلا کب تک! اس کے لباس کا تانا بانا رشوت اور دھوکے سے بنتا رہے گا۔ سفلہ:۔ کمینہ فرومایہ۔ تا:۔ کیا تک۔ پود و تار:۔ تانا بانا۔ رشوہ:۔ رشوت۔ مطلب ہے کہ یہی مفتی اور قاضی لوگ ہمیشہ رشوت کھانے اور دھوکا دینے میں لگے رہتے ہیں۔

۴۴۔ اگر وہ ایک درم بھی خیرات کر بیٹھتے ہیں تو آن کا جی بہشت کے لئے للچانے لگتا ہے۔ افسوس کہاں ہے ایسی عبادت اور ایسی پرہیزگاری جو دھوکے اور مکر سے خالی ہو۔ طمع کردن امید رکھنا۔ لالچ کرنا۔ بے ریا:۔ جس میں دھوکا نہ ہو۔

۴۵۔ حقیقت میں وہی شخص آدمی ہے جس نے اپنی روح کو روحانی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا ہے اور جس نے بھی اپنے دل کو خوب قبضے میں یا قابو میں رکھا ہے وہ دراصل بادشاہ ہے۔ آموختن:۔ سکھانا۔ نیک:۔ اچھی طرح۔ نگہداشتن:۔ خیال رکھنا۔ قابو میں رکھنا۔ قبضہ میں رکھنا۔ مطلب:۔ جس نے اپنی روح کو تعلیم کی غذا دی۔ اور اپنے دل پر پورا پورا اختیار کیا ہے وہ دراصل بادشاہ ہے۔ ؎

بادشاہی ہے نفس کی تسخیر۔ ظلِ بالا ہما سے کیا مطلب؟ (حالی)

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

# ۲۔ باتیں بنانا اور کام کرنا

۱۔ ایک غصہ سے بھرے ہوئے شیر نے طیش میں آ کر ایک بلی سے کہا۔ میں نے کوئی بھی ایسا جاندار نہیں دیکھا جو تیری طرح سرگشتہ اور پریشان ہو۔ شریان :۔ غضبناک۔ غصہ میں آیا ہوا۔ زراہِ عتاب :۔ طیش میں آ کر غصہ کے طور پر۔ آفریدہ :۔ پیدا ہو کر۔ مراد جاندار۔ مخلوق۔ سرگرداں :۔ پریشان ۲۔ ضلالت اور چوری کا خیال تجھے تمام دن کبھی بادشاہ کے باورچی خانے کی طرف اور کبھی کسان کی جھونپڑی میں لئے پھرتا ہے۔ مطبخ :۔ وہ جگہ جہاں کھانے پکانے کی چیزیں طیار ہوتی ہیں۔ باورچی خانہ۔ کلبہ :۔ چھوٹا سا گھر۔ ۳۔ کبھی تو تو غریب مفلسوں کے پیالے سے نوالہ لے جاتی ہے اور کسی وقت بیچارے ناداروں سے روٹی اٹھا لے جاتی ہے۔ کاسہ :۔ پیالہ۔ کیپا :۔ ایک قسم کا کھانا جو بکریوں کی انتڑیوں میں قیمہ۔ چنے کی دال اور چاول اور مسالحہ بھر کر پکاتے ہیں۔ سفرہ :۔ دستر خوان۔ طبان۔ درماندہ :۔ عاجز۔ ناچار۔ مجبور۔ ۴۔ تیری لوٹ مار کی وجہ سے بیچاری بیوہ خالی پیٹ رہتی ہے اور تیری چالاکیوں کی وجہ سے باورچی بھی سدا بھوکا رہتا ہے۔ ترکتازی :۔ لوٹ۔ گھسوٹ۔ لوٹ مار۔ ناہار :۔ خالی پیٹ۔ بھوکی۔ حیلہ سازی :۔ فریب کمانا۔ چالاکی۔ مطبخی :۔ باورچی۔ مطبخ :۔ باورچی خانہ۔

۵۔ اے کالے دل والی! تو کس لئے بیجا طور پر لوگوں کو لوٹتی رہتی ہے۔ اے لالچی! تو کس لئے اپنے پیٹ کو بوری کی طرح بھرتی رہتی ہے۔ راہ زدن :۔ مسافر پر ڈاکہ ڈالنا۔ لوٹنا۔ شکم :۔ پیٹ۔ انبان :۔ بوری (۶) اور محض پنیر کھانے کی خاطر کس لئے تو اس برتن کو توڑ دیتی ہے۔ جو کہ تقدیر نے بوڑھی عورت کے ہاتھ بڑی بھاری قیمت پر بیچا ہے۔ کشک :۔ خشک دہی۔ پنیر۔ مقشر جو :۔ آش جو۔ کوزہ :۔ پیالہ۔ برتن۔ گراں :۔ مہنگا۔ دوسرے مصرعے کا مطلب یوں بھی ہو سکتا ہے کہ وہ برتن اس بڑھیا کو بڑی مشکل سے ہاتھ آیا ہے۔

۷۔ فقیروں کے دل کے زخم پر کون مرہم کا پھاہا لگاتا ہے اور اگر وہ نقصان اٹھاتے بھی ہیں تو کون ان کی تلافی کرتا ہے؟ زخم قلب :۔ دل کا زخم۔ قلب :۔ دل۔ خسارت بردن :۔ گھاٹا پانا۔ نقصان برداشت کرنا۔ تاوان :۔ تلافی۔ نقصان کا پورا کرنا۔

۸۔ تو سر اور دیگ سے تو اپنے سر کان اور دم کو کالا نہ کر۔ کیونکہ سر اور کانوں کا سیاہ ہونا دل کے سیاہ ہونے کی نشانی ہے۔ تابہ :۔ توا۔ (۹) تیرے لالچ کی وجہ سے تو کسان کے گھر میں چھاچھ رہی ہے اور نہ ہی تیرے ظلم سے گڈریے کے پیالے میں دودھ باقی بچا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ماست :۔ چھاچھ۔ ز آزت :۔ از آز تو۔ تیرے لالچ کی وجہ سے۔ شیر :۔ دودھ۔ زجورت :۔ زجور تو تیرے ظلم کی وجہ سے۔ کاسہ :۔ پیالہ۔ چوپان :۔ چرواہا۔ گڈریا۔

۱۰۔ کبھی تو لوگ تیرے کان سے خون ٹپکا دیتے ہیں اور کبھی تیری دُم سے۔ رات کو تجھے کتنے مصیبت ڈھاتے ہیں اور یا تجھ پر بلائیں نازل کرتے ہیں اور دن کو دربان یعنی پہرہ دار تیرے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ چکا نیدن :۔ ٹپکانا۔ بہانا۔ گرانا۔ فتنہ :۔ شرارت۔ فساد۔

۱۱۔ بھلا تو کس لیے بچوں کے ہاتھ میں ایک گڑیا سی بنی ہوئی ہے اور تیرے سامنے تو مارے خوف کے کوئی ظاہر تک بھی نہیں ہوتا۔ ملعبہ :۔ از لعبت۔ گڑیا۔ کھلونا۔ بیم :۔ خوف۔ عیاں شدن :۔ ظاہر ہونا۔ ۱۲۔ جنگل میں آ۔ اور آزادی کے ساتھ زندگی بسر کر۔ کھائے پیئے اور آرام کی زندگی بسر کرنے کے لئے زیادہ کشمکش نہ کر۔ بیشہ :۔ جنگل۔ وجدان :۔ کھوئی چیز کو تلاش کرنا۔ ہاتھ پاؤں مارنا۔ کشمکش کرنا۔

۱۳۔ یہاں شکار کھیلنے کے لئے کئی شکار گاہیں اور بہت سے سوئے ہوئے شکار بھی ہیں۔ اس شرط پر کہ تو اپنے پنجے اور دانتوں کو تیز کرے۔ صید :۔ شکار۔ (۱۴) کسی رات بھی آسمان نے مجھے دھوکا نہیں دیا۔ اور نہ ہی کبھی انسان نے مجھے کسی روز خوار کیا ہے۔ فریب :۔ دھوکا۔ گردون :۔ آسمان۔ زبون :۔ خوار۔ عاجز۔ (۱۵) دلیری اور تجربہ نے مجھے بزرگی یا عظمت بخشی ہے اور ہم اپنی عقل دور اندیشی کی مدد سے اپنے بخت کو جوان رکھ سکتے ہیں۔ کار آگہی :۔ کام سے واقفیت رکھنا۔ تجربہ۔ رای پیر بوڑھوں کی سی رائے۔ مراد عقل۔ دور اندیشی۔ درستیِ عقل۔ جوان اور پیر میں تضاد ہے۔

۱۶۔ زمانے نے مجھے کبھی بھی جال میں نہیں پھنسایا ہے اور کسی تیر و کمان نے مجھے اپنا نشانہ نہیں بنایا۔ بہ دام افگندن :۔ جال میں پھنسانا۔ ہیچ گاہ :۔ کسی وقت۔ کبھی بھی۔

۱۷۔ جب تو راستہ بھی نہ دیکھے۔ اور راستہ پر چلنے والے بھی دیکھے۔ تو بھی آگے بڑھ۔ اور جب خوش بختی کا گیند موجود ہو۔ تو تو بھی اُسے بلا مار۔ راہ رو :۔ راستہ چلنے والا مسافر۔ چوگان :۔ بلا۔ وہ لکڑی یا ڈنڈا جو سرے پر سے ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اور اس سے گیند کو ضرب لگاتے ہیں۔

۱۸۔ بلی نے شیر کی نصیحت سنی اور روانہ ہو پڑی۔ اور ایک خالی اور اندھیری غار کے اندر اپنا ڈیرا ڈال دیا۔ مکان نمودن :۔ مقام اختیار کرنا۔ ڈیرا ڈالنا۔ رہائش اختیار کرنا۔ تہی :۔ خالی۔ تیرہ :۔ تاریک۔ اندھیری۔ سیاہ۔ (۱۹) کبھی تو شیر کی طرح غراتی اور زمین پر دُم مارتی اور کسی وقت تجربہ کی خاطر اپنے کانوں کو کھڑا کر دیتی ہے۔ تکان دادن :۔ کھڑا کرنا۔ اوپر کو اٹھانا۔ مطلب ہے کہ بلی شیر کی سی خاصیتیں پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۰۔ وہ اپنے آپ سے کہنے لگی۔ اب جب کہ میں قیصر کی نسل سے ہوں تو وادی اور صحرا ہی میری شان کے شایاں ہیں نا کہ شہر۔ نژاد:۔ نسل۔ خاندان۔ شایاں:۔ لائق۔ مناسب۔

۲۱۔ میں حملہ کرنے کے وقت اِس طرح سے گھات سے لپک پڑونگی اور دشمن کے جسم میں اپنا تیز پنجہ اِس طرح سے چبھو دوں گی۔ جہم: بازہ صد جستن۔ میں لپکونگی۔ میں کودونگی۔ کمین گاہ:۔ گھات۔ فرو بردن: چبھو دینا۔ دھکیل دینا۔ خصم:۔ دشمن۔

۲۲۔ اِس سے قبل مجھ کو علم نہ تھا کہ میری ہستی کیا ہے یا میں کون ہوں۔ بجز ضرورت کے وقت اِس غلطی کی تلافی کی جا سکتی ہے؟ جبران کردن:۔ درست کرنا۔ تلافی:۔ ازالہ۔

۲۳۔ جب رات کی تاریکی کی وجہ سے وہ جنگل سیاہ ہو گیا۔ تو خوف اور خطرے نے بلّی کے دل میں خوف و ہراس بھر دیا یا مارے ڈر کے کانپنے لگ گئی۔ ہولناک:۔ خوفناک۔ ڈراؤنا۔ بھیانک ترسیدن:۔ ڈرانا۔ (۲۴) بھیڑیئے اور گیدڑ کی آوازوں سے اِس کے جسم پر کپکپی سی چھا گئی۔ اور اژدہا کے پھنکنے کی وجہ سے اِس کا دل ایک پرندے کی طرح تڑپنے لگا۔ گرگ:۔ بھیڑیا۔ شغال:۔ گیدڑ۔ تپیدن:۔ تڑپنا۔ پھٹ پھٹ کرنا۔ دھڑکنا۔ خزیدن:۔ رینگنا۔ ثعبان:۔ اژدہا

۲۵۔ حادثات کی سخت ہوا اور طوفان کے عذاب کی وجہ سے کبھی تو کوئی درخت ٹوٹ گرتا۔ اور کبھی کوئی چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی۔ گہی:۔ کبھی۔ کسی وقت۔ تند:۔ تیز۔ حوادثات:۔ جمع از حادثہ۔ فتنہ:۔ مصیبت۔ آفت:۔ عذاب۔ شعر میں لف و نشر مرتب ہے۔

۲۶۔ مارے خوف و ہراس کے ستارہ سنیچر کی آنکھوں سے خون زمین پر گر رہا تھا اور چاند اتو سوکھ بید کی ٹہنیوں کی طرح کانپنے لگا۔ بیم:۔ خوف۔ ڈر۔ ناب:۔ نا+آب:۔ خالص۔ زحل: ایک ستارے کا نام ہے جسے سنیچر کہتے ہیں اسے نحس یا نحوس خیال کیا جاتا ہے۔ زہرہ:۔ ایک خوبصورت ستارے کا نام ہے۔ جسے سو کھر۔ سوک کہتے ہیں۔ (۲۷) تنور کا منہ بھی ڈھانپ دیا گیا۔ اور بار چی خانے کی بتی بھی بجھا دی گئی۔ چاند نکل آیا۔ اور آسمان پر چراغ سا رہ گیا۔ در زہادن:۔ دروازہ بند کر دینا۔ منہ ڈھانپ چھوڑنا۔ ڈھکنا دے دینا۔ طلوع کردن:۔ نکلنا۔

۲۸۔ جب گڈریا سو گیا۔ تو بھیڑیا بکریوں کے احاطے کی چھت پھاند کر اندر داخل ہو گیا۔ کچھ اسی طرح سے رات کو سونے والوں پر چور ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ آغل:۔ بھیڑوں اور بکریوں کو رات کے وقت بند کرنے کا احاطہ۔ پھاندنا۔ راہ کسے زدن: کسی کو لوٹ لینا۔ کسی پر ٹوٹ پڑنا۔

نوٹ:۔ مصرعہ ثانی میں زند کا فاعل دزد وال ہے اور مفعول خفتہ کان شب ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

٢٩- ایک قافلہ گزرا اور اس کی گھنٹی کی آواز آرہی تھی۔ کہ ایک مسافر یا راہی کے ایک ڈاکو نے
کپڑے تک اتار لیے یا اس کے کپڑے اتار کر اُس کو ننگا کر دیا۔ جرس: گھنٹی۔ عریاں: ننگا۔
٣٠- انگور کھانے کی اُمید سے بوڑھا گیدڑ باغ کی دیوار پھاند گیا۔ جستن: کودنا۔ پھاندنا۔
٣١- کسان کی بلی چپکے سے فصل کے پیچھے آہستہ آہستہ جا چھپی۔ تاکہ چھوٹے چھوٹے اناج کے ذخیرہ
پیدا اچھلیں کودیں۔ نرم چیلن۔ سرکنا۔ آہستہ آہستہ چلنا۔ نیک: چمڑے کا تھیلہ۔ موشکان:
جمع از موشک۔ چھوٹے چھوٹے چوہے۔ چوہیاں۔ (٣٢) باورچی خانہ کے اندھیرے کونے سے
ایک شور و غل سا پیدا ہوا۔ شاید کوئی چھوٹی سی لومڑی ایک چھوٹے سے بھونے ہوئے مرغ کو
اڑا لے گئی ہے۔ غوغا خواستن: شور و غل اٹھنا۔ روبہک: لومڑی۔ (کہ تصغیر ہے) مراد
چھوٹی لومڑی۔ بریاں: بھنا ہوا۔ کباب شدہ۔ (٣٣) بھوکا چیتا پہاڑی سے میدان کی طرف
آہستہ۔ اور خوراک کی تلاش میں غار کی طرف روانہ ہوا۔ پلنگ: چیتا۔ آز: لالچ۔ طعمہ:
خوراک۔ ٣٤- بیچاری بلی نے اس کے پاؤں کی آہٹ کو سنا اور ڈر کے مارے اپنی جگہ سے چپکے۔
کہیں بھاگ کر چھپ جائے۔ (٣٥) خوف کی شدت کی وجہ سے اپنے کیے کو بھول گئی۔ کہ فرد سلیم
تو کام کی اور ہمت اور طاقت کی۔ تاکہ فقط لاف مارنے اور باتیں بنانے کی سرغلط: زیادتی۔
شدت۔ نیرو: طاقت۔ ہمت۔ عنوان: عمر جی جانا۔ باتیں بنانا۔ شیخی بگھارنا۔
٣٦- نہ تو اسے کچھ راستہ کا پتہ چلتا اور نہ ہی اس کے پاؤں میں چلنے کی طاقت رہی۔ نہ تو اس کی
آنکھوں میں روشنی رہی۔ اور نہ ہی اس کے پنجے میں طاقت۔ پانچے: پاؤں یہاں مراد ہے ہمت
فروغ: چمک۔ روشنی۔ توان: طاقت۔ تاب۔ قوت۔
٣٧- تو اسے شہر میں لوٹنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور بھاگ نکلنے کی توقع میں کچھ لمحوں کے لیے
غار کی چھت کے سوراخ پر نظر ڈالنے لگی۔ بہ اُمید فرار: بھاگ نکلنے کی امید میں۔ روزن:
سوراخ۔ سقف: چھت۔ نگراں: از نگریستن۔ دیکھتی ہوئی۔
٣٨- اُس کے بلی ہونے کا زمانہ تو پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ اب شیر بننے کے دنوں کی باری آئی تھی۔ لیکن ایک
بلی کے لئے شیر بن جانا کوئی آسان کام نہیں ہوا کرتا۔ گربگی: بلی کی سی عادات رکھنا۔ شیری: شیر
کی سی خصلتیں اور رعب و داب رکھنا۔ (٣٩) اچانک ہی وہ چیتا اپنی گھات سے لپکا۔ اور بلی
کی ران میں اپنا خون بہا دینے والا پنجہ کھبو دیا۔ کمین گاہ: گھات۔ چنگ: پنجہ۔ خون افشاں:
خون بہا دینے والا۔ خون گرا دینے والا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۴۰۔ روتے ہوئے شکار نے شکاری کے پنجے میں پھنسے ہوئے کہا:" بیوقوف لوگ اسی طرح سے ہی مرا کرتے ہیں۔ صیاد: شکاری شکار کرنیوالا۔ مراد چیتا۔ صید: شکار۔ مراد بلی۔

۴۱۔ شہر میں تو میں تھی بلی اور یہاں بن آن کر ہو گئی شیر۔ ذرا دیکھو کس طرح ان فضول خیالات میں میں نے اپنی جان کی بازی لگا دی یا جان کھو بیٹھی۔ جاں باختن: جان پہ کھیل جانا۔

۴۲۔ آخر میرے لالچ اور میری خود پسندی اور غرور کی وجہ سے میری نوبت یہاں تک پہنچی۔ جب بارش تیز اور سخت ہو تو کمزور دیوار گر پڑتی ہے۔ آز:۔ لالچ۔ خود پرستی: غرور۔ تکبر۔ خود پسندی آم:۔ میری۔ بنا:۔ بنیاد۔ مکان۔ دیوار سست: کمزور۔ بودی۔ کچی۔

۴۳۔ میں اس بات کو تسلیم کرتی ہوں کہ صورتاً تو میں شیر سے ملتی جلتی ہوں۔ لیکن مجھ میں وہ جرأت یا حوصلہ اور طاقت نہیں اور یہی نقص یا کمی ہی میرے لئے بہت کافی ہے۔ گرفتن:۔ ماننا۔ تسلیم کرنا۔ دل:۔ جرأت۔ حوصلہ۔ نیرو:۔ طاقت۔ ہمت۔ بسم:۔ مرا بس است۔ میرے لئے کافی ہے۔ میرے حق میں زیادہ ہے۔ نقصان:۔ نقص۔ کمزوری۔ خامی۔ کمی۔

۴۴۔ ایک اونچی ٹہنی بھی ایک لمبے قد والے آدمی کے ہاتھ میں میوہ دیتی ہے کیونکہ پست ہمتی سے بلند مرتبہ کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ نظر پست:۔ کم ہمتی۔ بد تنی:۔ مرتبہ کی بلندی۔ اعلیٰ رتبہ مطلب ہے کہ انسان کو بلند ارادہ رکھنا چاہیئے۔ اسے نظر کی فراخی تاکہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے۔ (۴۵) خدائی روشنی کی جھلک کا ذکر چراغ کے سامنے نہ کر کیونکہ ہر ڈنڈا رکھنے والا آدمی عمران کا بیٹا موسیٰ نہیں بن سکتا۔ حدیث:۔ کہانی۔ ذکر۔ حکایت۔ تجلی:۔ جلوہ خدا۔ خدا خدائی روشنی۔ وہ روشنی جو حضرت موسے نے کوہ طور پہ دیکھی تھی۔ عصا:۔ ڈنڈا۔ لاٹھی۔ موسی عمران:۔ عمران کا بیٹا۔ اس میں اضافت ہے۔ مطلب ہے کہ استعداد اور قابلیت کے بغیر کسی عظمت کی ڈینگ مارنا فضول ہے۔ (۴۶) اس خیال سے کہ تو کسی دن ایک محل کھڑا کریگا۔ اپنی آباد کٹیا کو کلہاڑے کے ساتھ تباہ نہ کر دے۔ قصری:۔ ایک محل یہ دیا ہے وحدت ہے۔ بنا کردن:۔ بنیاد رکھنا۔ بنانا۔ تیشہ:۔ کلہاڑا۔ کلبہ:۔ کٹیا۔ جھونپڑا۔ مطلب ہے کہ کسی اچھی یا عمدہ چیز کو حاصل کرنے کی امید میں معمولی چیز جو ہاتھ میں ہو اس کو فضول ضائع کر دینا عین بیوقوفی اور کم عقلی کی علامت ہے۔

۴۷۔ غور و فکر کا چراغ عقل کی آنکھ کو روشنی دیتا ہے۔ عقل کا معالج یعنی عقلمند ہی لالچ کی بیماری کا علاج کر سکتا ہے۔ پرتو:۔ روشنی۔ درمان:۔ علاج۔ چارہ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مطلب ہے کہ سوچ سمجھ سے عقل چمکتی ہے یعنی دماغ روشن ہوتا ہے ۔ اور عقلمند آدمی ہی حرص اور ہوا سے نجات پا سکتا ہے ۔ (۴۸) پہلے اِس بات کو دیکھ کہ تجھ میں کس کام کے کرنے کی توفیق ہے ۔ پھر وہی کام کیا کر ۔ ڈھول کی مانند یوں نہ ہو کہ تیری بیرونی ٹیپ ٹاپ تو بہت ہو مگر اندر سے کچھ بھی نہ ہو ۔ کار سے از دست آمدن :۔ کام کرنے کی ہمت رکھنا ۔ ہاتھ سے کچھ ہو سکنا ۔ ہیچ میانی :۔ اندر سے خالی ۔ کھوکھلا ۔ مطلب ہے کہ آدمی جو کام کر سکے ۔ اِس کی لاف مارے ۔ نا کہ جو اس کی ہمت سے باہر ہو اور پھر لاف مار کر شرمندہ ہو ۔

۴۹ ۔ کسی کو بھی لالچ کی کان سے کوئی سونا نہیں ملا ۔ اِس لئے بہتر ہے کہ اِسے چھوڑ دے ۔ حرص کی راہ پر ہرگز نہ چل ۔ کیونکہ کسی نے بھی اس کا خاتمہ نہیں پایا ۔ ہِشتن :۔ فعل امر از ہلیدن ۔ چھوڑ دینا ۔ ترک کر دینا ۔ خیر باد کہہ دینا ۔ ہُوا :۔ لالچ ۔ حرص ۔ پایاں :۔ انجام ۔ اخیر ۔ مطلب ہے کہ لالچ سے جہاں تک ہو سکے بچنا چاہیئے ۔ (۵۰) تو حادثوں کے منہ زور گھوڑے کو بھلا کس طرح سے اپنے قابو میں لا سکتا ہے جبکہ تو خود اپنی لگام کو ہی اپنے ہاتھ میں نہیں رکھ سکتا ۔ رام کردن :۔ قابو میں لانا ۔ قبضہ میں کرنا ۔ توسن :۔ تند خو یا سرکش گھوڑا ۔ بے قابو گھوڑا ۔ مطلب ہے کہ جو شخص اپنی خواہشات پر قابو نہیں پا سکتا ۔ وہ زمانے کے تھپیڑوں کا مقابلہ بھلا کیا کر سکتا ہے ۔

۵۰ ۔ اگر تو بینائی رکھتا ہے تو آگ میں پاؤں مت رکھ ۔ اگر تجھ میں کچھ عقل ہے تو سمجھ کو اپنا رہبر مت مار ۔ منہ فعل نہی از نہادن ۔ نہ رکھ ۔ بصر :۔ بصارت ۔ بینائی ۔ سمند آتش :۔ ابرن ۔ مطلب ہے کہ دیدہ دانستہ اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالنا یا اپنے آپ کو بھاڑ میں جھونکنا ۔ بینا عقلمند کی نشانی نہیں ہے بلکہ بعید از دانائی ہے ۔

---

## نثر ۔ از کتاب سخنوران ایران

مرزا صادق خان امیری ادیب الممالک ۔ امیر الشعرا آپ ۱۸۶۳ء میں بمقام تہران پیدا ہوئے آپ مرزا ابو القاسم المشہور قائم مقام جو محمد شاہ قاچار کے وزیر اعظم تھے ۔ اُن کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ۔ آپ نے ۱۸۹۷ء عیسوی میں تبریز میں روزنامہ ادب شائع کیا اور وہاں مرزا تقی خان اور حسن علی خان کے ساتھ مل کر مدرسہ لقمانیہ کی بنیاد رکھی ۔ اور خود بطور ناظم کے کام کیا ۔ آپ جدید ایران کے بہترین شعرا میں سے ہیں آپ نے روزنامہ مجلس اور دولت ایران کے لئے بہت کچھ لکھا ہے ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

آپ کا مکمل دیوان حال ہی میں تہران سے شائع ہُوا ہے آپ کا کلام جدید ایران کی ادبی
اخلاقی اور سیاسی تحریک کے مطالعہ کیلئے بہت مفید ہے ۱۹۱۷ء عیسوی میں تہران میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے

۱۔ قطعہ } ۱۔ دانائی اور تدبیر (انجام سوچنا) روپیہ پیسہ ضروریات پر خرچ کرنے اور
بخشش کرنے سے بہتر ہے اور دوسری طرف روپیہ پیسہ خرچ کرنا۔ اور سخاوت
بھی روپیہ پیسہ جمع کرنے رکھنے سے زیادہ اچھی ہے۔ انفاق:۔ خرچ دینا۔ روپیہ پیسہ ضروریات
پر خرچ کر دینا۔ فضول خرچی۔ کرم:۔ سخاوت۔ بخشش۔ دینار و درم:۔ مراد روپیہ پیسہ۔
۲۔ دینار و درم بخشش کرنیوالے لوگوں کے ہاتھ میں زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔ تاکہ وہ
اچھی طرح سے بخشش کریں۔ اچھا پہنیں اور عمدہ پہنیں۔ اصحاب کرم: بخشش کرنیوالے لوگ
نوٹ:۔ نیوشند کی بجائے نوشند پڑھیے۔ نوشیدن:۔ پینا۔ مقصد ہے نوشند نعل صنایع جمع۔
۳۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تلوار اور قلم ملک کی حمایت کرنیوالے ہیں مگر ایک بیدار دل یعنی
صاحب عقل و ہوش یا باخبر شخص تلوار اور قلم سے کئی درجے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ بہ تحقیق:۔
حقیقتاً۔ در اصل حامی:۔ حمایت کرنیوالا۔ مددگار۔ دل بیدار:۔ جاگتا ہوا دل۔ باخبر دل
مراد سیاسیات میں ماہر۔ حکومت کا عقلمند شخص۔ مطلب:۔ تلوار اور قلم کی بہ نسبت
ملک کا انتظام عقل اور تدبیر سے کافی زیادہ اچھی طرح سر انجام ہو سکتا ہے تلوار کے دھنی
سپاہیوں اور سیاست دانوں کا وجود ملک کیلئے از حد ضروری ہے لیکن عوام کے اندر بیداری پیدا
کرنا ان سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ (۴) میرے خیال میں ایک صاف اور برموقع جھوٹ جو درست
طریقے سے ادا کیا ہو اس سچائی سے زیادہ اچھا ہوتا ہے جو قسم کھانے کے بغیر منوائی نہ جا سکے
مذہب:۔ عقیدہ۔ خیال۔ دروغ:۔ ایک جھوٹ۔ سزاوار:۔ مناسب۔ برموقع۔ ایک درست جھوٹ
جو مناسب طریقے سے ادا کیا جائے۔ باور رشتن:۔ قابل یقین ہونا۔ مانا جانا۔ مطلب ہے کہ جھوٹی قسم
کھانے کی بجائے مناسب جھوٹ کہہ دینا زیادہ اچھا ہے نوٹ:۔ مصرعہ ثانی میں باور کی بجائے باور پڑھئے
۵۔ جس ہاتھ نے لالچ اور حرص کی وجہ سے ظلم و ستم کی تلوار کھینچی ہو اگر اُسے اُسی ظلم و ستم کی تلوار
سے کاٹ دیا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ آز:۔ حرص۔ لالچ۔ تیغ:۔ تلوار۔ آختن:۔ کھینچنا۔
نکالنا۔ (مخفف از آہیختن) (۶) اپنے ہونٹوں پر خاموشی (چُپ) کی اُنگلی رکھنا۔ شرمندگی
اور پشیمانی کی اُنگلی کو ہونٹوں میں دبانے کی نسبت زیادہ اچھا ہے۔ خاییدن:۔ کاٹنا چبانا
چوسنا۔ ندم از ندامت:۔ پشیمانی۔ شرمندگی۔ افسوس۔ مطلب ہے کہ ایک بیہودہ بات کہہ کر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

شرمندگی اٹھانے کی نسبت سے خاموش رہنا ہی اچھا ہے۔

۷۔ ہنرمند لوگوں کے ملتے ہیں اگر تو بھی اہیری کی طرح کچھ نہ کہے تو یہ ہاں اور نہیں کہنے سے بہتر ہے۔ محضر: حضوری۔ لا: نہیں۔ نعم: ہاں۔ مطلب ہے کہ قابل آدمیوں کی بات نہ سمجھنے کے باوجود ان کی ہاں میں ہاں ملانا یا احمقوں کی طرح "جی حضور" کہے جانے سے خاموش رہنا اچھا ہے۔

۲۔ قطعہ } اس فصیح و بلیغ البیان قطعے میں سعدی کے اس مصرعے کے مضمون کی توضیح و وضاحت کی گئی ہے۔ جب کہ وہ کہتا ہے کہ نالائق آدمی کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ گنبد پر اخروٹ رکھنا۔ فصیح و بلیغ۔ خوبصورت۔ شیریں۔ متضمن: مضمون بیان کرنے والا۔ نااہل: نالائق۔ بیوقوف۔ ناقابل۔ گردگان: اخروٹ۔ گردگان بر گنبد: فضول بے فائدہ۔ کیونکہ اخروٹ گنبد پر کبھی نہیں ٹھہر سکتا۔

۱-۲۔ میں نے سنا ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا: کہ علم و فضل ہنر کے خزانے کی کنجی میں ایک کڑوا درخت اچھی پرورش کے جوڑنے ہمیشہ میٹھے میٹھے پھل دینے والا بن جاتا ہے۔ تلخ: کڑوا۔ پیوند: جوڑ۔ ملانا۔ ایک درخت کی ٹہنی کاٹ کر دوسرے درخت پر لگانا۔ تربیت: پرورش۔ شکریں: میٹھا۔ باردہ: پھل دینے والا۔ (۳) وزیر نے کہا (اس کے لئے) ایک عمدہ اور موزوں خاصیت ہونی چاہیئے کیونکہ اندھے کے ہاتھ میں شیشہ دینا ایک فضول اور بیہودہ کوشش ہے۔ سرشت: خاصیت۔ ستودہ: قابل تعریف۔ کور: اندھا۔ جہد بے ثمر: بے فائدہ یا فضول کوشش۔ مطلب ہے کہ نااہل آدمی پہ تعلیم و تربیت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور ایک کڑوی سرشت کا درخت میٹھے پیوند سے یا عمدہ پالگت سے کبھی میٹھا نہیں ہو سکتا۔ (۴) یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے کہ کوئی استاد بھی ایک ایسے لوہے سے جو سخت اور بری قسم کا ہو۔ تیز کاٹنے والی تلوار نہیں بنا سکتا۔ مسلم: تسلیم شدہ۔ مانی ہوئی۔ اوستاد: استاد۔ کاریگر۔ برندہ از برملق: کاٹنے والا۔ تیز۔ جوہر: مادہ۔ مراد تلوار۔ برندہ جوہر: تیز تلوار۔ بدگہر: بد اصل۔ خراب۔ بری قسم کا۔

۵-۶۔ جب بادشاہ نے یہ سنا تو اس نے پوشیدہ طور پر دربان سے کہا۔ مجھے تیرے ہاتھ سے ایک عجیب غریب کام لینا زیر نظر ہے اور اس کام کو پورا کرنے کے لئے مجھے ایک بلی چاہیئے۔ جو کہ تیری ہمت کے قدم کے ساتھ بندھی ہوئی مشہور ہے (یعنی وہ تیری انگلیوں کے اشاروں پہ ناچتی ہے) درخفا: علیحدگی میں۔ پوشیدہ طور پر۔ حاجب: دربان۔ کار شگرف: ایک عجیب و غریب کام۔ ایک انوکھا کام۔ تدارک: پورا کرنا۔ سرانجام دینا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۷۔ وہاں گیا اور فوراً بلی کو لے آیا۔ بعض کسی نے اُسے دیکھا۔ یہی کہا کہ یہ بلی تو نہیں کوئی نرشیر ہے۔ فی الفور
فوراً۔ ۸۔ بادشاہ نے اپنے اہلکاروں سے فرمایا۔ کہ اس کو ایسے ہنر سکھلائیں جو کہ انسان کی خصلتوں
میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ کارکُن :۔ کام کرنیوالا۔ کاریگر۔ کُنش :۔ کر اورا۔ اس کو۔ مراد بلی کو۔ صنائع جمع
از صنعت یعنی ہنر۔ فن۔ طبائع جمع از طبیعت۔ خصلت۔ سرشت۔

۹۔ ایک دو ہفتوں میں ہی اُس نے ایسی ترقی کر لی۔ کہ حاضرین کہنے لگے۔ کہ یہ جانور کے بھیس میں
کوئی آدمی تو ہے۔ حاضراں :۔ دیکھنے والے موجود۔ حاضرین۔ (۱۰) اس کے بعد شہنشاہ نے وزیر
کو بلایا اور کہا کہ اس جانور کو دیکھ جو کہ آدمی سے بھی گوئے سبقت لے گیا ہے۔ ملبند تر :۔ بہتر۔ اعلیٰ تر۔
۱۱۔ اس بلی کو دیکھ کہ ہاتھ میں چراغ پکڑے ہوئے شام سے صبح ہونے تک تیرے تخت کے سامنے پاؤں پر
کھڑی رہتی ہے۔ ستادہ :۔ ایستادہ۔ کھڑی ہو کر۔ (۱۲) اس نے تعلیم و تربیت کی وجہ سے اپنی قدرتی عادات
کو خیرباد کہہ دیا ہے اور اپنے ماں باپ کے ساتھ ہمجنس ہونے کو ترک کر دیا ہے۔ رہا نمودن :۔ چھوڑ دینا۔
عنان :۔ باگ ڈور۔ گسستن :۔ توڑ دینا۔ بند :۔ قید۔ شباہت :۔ ملنا جلنا۔ ہمجنس ہونا۔
مطلب یہ کہ بلی نے بوجہ تعلیم و تربیت کے اپنی قدرتی عادات و اطوار کو خیرباد کہہ دیا ہے۔

۱۳۔ وزیر نے کہا :۔ بادشاہ کی بات باتوں کی بادشاہ ہوا کرتی ہے کیونکہ بادشاہوں کا دل ہمیشہ زندہ
رہنے والے اور انصاف کرنیوالے خدا کے حکم میں رہتا ہے یعنی بادشاہ بھی خدا کے حکم کے تابع ہے۔
کلام شاہ است شاہِ کلام :۔ ایک عربی مثل یعنی کلام الملوک۔ ملوک الکلام کا لفظی ترجمہ ہے
یعنی بادشاہ کی کہی ہوئی بات سب سے اعلیٰ و بہتر ہوا کرتی ہے۔ حی :۔ زندہ۔ جیتا ہوا۔ بجز فانی مراد خدا
دادگر :۔ انصاف کرنیوالا۔ (۱۴) لیکن صرف بلی کے سیکھنے سکھانے پر ہی غلط فہمی کا شکار نہیں ہو
جانا چاہیئے۔ کیونکہ جب طبیعت ہی ناموافق ہو تو تعلیم بے سود ہوا کرتی ہے۔ غرہ شدن :۔ دھوکے
میں آجانا۔ فریفتہ ہونا۔ مساعد :۔ مدد دینے والی۔ موافق۔ ہدر :۔ بے سود۔ بے فائدہ۔

۱۵۔ جب درخت کی خصلت میں ہی کڑوا پن ہو تو خواہ تم اُس کو بہشت کی نہر سے بھی پانی دو تو بھی اس
کا رنگ کالے کا کالا رہیگا۔ اور پھل وہی کڑوا۔ سرشت :۔ خصلت۔ طبیعت۔ خو :۔ خلق۔ جو :۔
ندی۔ نہر۔ تیرہ رنگ :۔ سیاہ۔ کالے رنگ والا۔ تلخ بر :۔ کڑوے پھل دینے والا۔

۱۶۔ بادشاہ نے جواب میں کہا کہ معقول دلیلوں کی بنیاد کو اُس وقت تک کمزور یا بودی جاننا چاہیئے جب تک
کہ وہ تجربہ اور مشاہدہ کے خلاف ہو۔ طرح :۔ بنیاد۔ فنیح :۔ بُری۔ کمزور۔ حِس :۔ محسوس کرنا۔
تجربہ۔ نظر :۔ تمام۔ دیکھنا۔ مشاہدہ :۔ آنکھوں سے دیکھنا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مطلب ہے کہ جب تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ کہ بلی کی سرشت میں تبدیلی آ گئی ہے تو پھر اُس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کیوں کرتے ہو۔ بلکہ جو جو بات صاف ظاہر ہے اُس کے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے

۱۷۔ اگر عقلی دلیل یا بحث ہوا میں اُڑے تو جب یہ تجربے اور مشاہدے کے خلاف ہو۔ تو اِس کے پرخچے اُڑ جاتے ہیں۔ پر داد کردن :۔ اُڑنا۔ مطلب ہے کہ جس بات کو نہ تجربہ مانے اور نہ ہی مشاہدہ تو وہ بات معقول نہیں کہلا سکتی۔ (۱۸) تو بلی کو دیکھ اور دلیل بازی کو چھوڑ دے یا بحث کرنی ترک کر دے کیونکہ اِس معاملہ میں تیرا انکار چاند کی روشنی سے انکار کرنے کے برابر ہے صحبت :۔ جدید فارسی میں اِس کا مطلب گفتگو بات چیت۔ صحبت بنہ :۔ بحث کرنا ترک دے۔ قضیہ :۔ معاملہ۔ بحث۔ ضو :۔ روشنی۔ قمر :۔ چاند۔ مطلب ہے کہ جس طرح چاند کی روشنی سے انکار کرنا خلاف مشاہدہ و عقل ہے اِسی طرح بلی کی سرشت میں آئی ہوئی تبدیلی کو دیکھنے کے باوجود بھی اِس کا اعتراف نہ کرنا ایک غیر منطقی ضد ہے۔ (۱۹) اِسی اثنا میں گھر کے سوراخ میں سے ایک چوہا باہر نکلا۔ اور بلی جونہی کہ چوہے کو دیکھتی ہے۔ ہوش و حواس کھو بیٹھتی ہے۔ یعنی ہمہ تن چوہے کو پکڑنے کیلئے متوجہ ہو جاتی ہے

۲۰۔ بلی نے چراغ کو ہاتھ سے پھینک دیا۔ اور چوہے کے پیچھے ہر طرف کو اِس طرح دوڑنے لگی جس طرح کہ حیوانوں کی عادت ہوا کرتی ہے۔ در پے :۔ پیچھے۔ تعاقب میں۔ چونکہ :۔ جیسے کہ۔ جس طرح کہ۔

۲۱۔ چراغ سے محل میں ایک شعلہ سا یا چنگاری گر پڑی اور یوں دکھائی دیتا تھا کہ گویا وہ محل شعلوں سے بھرا ہوا ایک تنور ہے۔ شعلہ فتادن :۔ آگ لگ جانا۔ ایوان :۔ محل۔

۲۲۔ بادشاہ ننگے پاؤں دوڑنے لگ پڑا۔ اور اُس کے خاص درباریوں میں سے ایک محل پر سے نیچے گر پڑا۔ اور دوسرا دروازے میں سے بھاگ نکلا۔ برہنہ پائی :۔ ننگے پاؤں۔ گریختن :۔ بھاگنا۔ گریز۔ حاصل مصدر۔ بھاگ۔ دوڑ۔ خاصانش :۔ اِس کے خاص درباری۔

۲۳۔ وزیر نے اُس کے دامن کو پکڑ لیا۔ اور کہا کہ اے بادشاہ! دیکھ کہ نااہل کی تربیت بے فائدہ ہوا کرتی ہے۔ (۲۴) تربیت یعنی سدھانے یا سکھانے سے بلی ہرگز آدمی نہیں بن سکتی کیونکہ بلی کی خصلت ہی اور ہوتی ہے اور آدمی کی طبیعت اور۔ زیرا :۔ کیونکہ۔ دگر :۔ اور۔ جدا

۲۵۔ پتھر۔ لوہے اور فولاد سے سونا حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح کہ اُس سرزمین جس میں سونے کی کان ہو۔ اُس میں سے لوہا نہیں پایا جا سکتا۔ سرزمین :۔ مقام۔ جگہ۔

۲۶۔ کوئی شخص بھی ترسل کے پودے سے کھانڈ کی اُمید نہیں رکھ سکتا۔ اگرچہ صورت کے لحاظ سے اُس کی شکل گنے سے بہت حد تک ملتی جلتی ہے۔ نی بوریا :۔ بانس۔ ترسل۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

طمع کردن:۔ توقع رکھنا۔ خواہش رکھنا۔ اُمید رکھنا۔ نیشکرہ:۔ گنا۔

۲۷۔ بوسیدہ چمڑے کو درست کرنیوالے لڑکے کی کہانی روم کی فوجوں میں تاریخ کے صفحوں اوراق کرموں) کی سجاوٹ بنی ہوئی ہے۔ پارہ دوز:۔ پرانے کپڑوں کو درست کرنے والا۔ بوسیدہ چمڑے میں ٹانکیاں لگانیوالا۔ طراز:۔ زینت۔ سجاوٹ۔ حاشیہ۔ سیر:۔ تذکرہ۔ سوانحعمری۔

۲۸۔ اِس سلسلہ میں جس بات کی وجہ سے نوشیرواں کو بوزرجمہر کے خلاف سخت غصہ لگا۔ وہ تمام دنیا میں ضرب المثل بن چکی ہے۔ قضیہ:۔ معاملہ۔ سلسلہ۔ بوزرجمہر:۔ نوشیرواں عادل کے مشہور وزیر کا نام ہے۔ نوشیرواں:۔ ساسانی خاندان کا بڑا عادل بادشاہ تھا۔ خشم:۔ غصہ۔ سمر گشتن:۔ کہانی بن جانا۔ ضرب المثل ہو جانا۔ نوٹ:۔ مصرعہ اول میں بوزرجمہر اور نوشیرواں کے درمیان 'داد' کو ہٹا کر نوشیرواں کی بجائے انوشیرواں پڑھیں۔ اِس شعر میں حدیث فاعل ہے اور نوشیرواں مفعول یعنی حدیث کہ نوشیرواں را در خشم راند (بود)۔ شعر میں صنعت تلمیح ہے اور اِس مشہور واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ جبکہ بادشاہ نوشیرواں نے ملک روم پر چڑھائی کی تو دوران جنگ میں اِس کا خزانہ خالی ہو گیا۔ اور تہی دست مالی کمی واقعہ ہو گئی۔ حلب کے ایک بڑے مالدار موچی نے اِس شرط پر اپنا خزانہ پیش کیا کہ اِس کے لڑکے کو سرکاری ملازمت میں لیا جائے۔ جب بوزرجمہر نے نوشیرواں سے اِس بات کا ذکر کیا۔ تو بادشاہ بہت سخت غصہ میں آگیا۔ کہ کم مایہ یا کم ذات شخص ہرگز سرکاری ملازمت میں نہیں لیا جا سکتا۔

۲۹۔ اس شخص نے کیا کہا: اس نے یہ کہا کہ کھوٹی نسل رکھنے والے آدمی پر بھروسہ نہیں رکھنا یا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ فتنے کی بنیاد۔ فساد کی جڑ۔ اور شرارت کی کان ہوتا ہے۔ ناپاک زادہ:۔ جس کی پیدائش اچھی نہ ہو۔ حرام زادہ۔ کمینی پیدائش رکھنے والا۔

۳۰۔ خدا نہ کرے اگر کوئی کمینہ شخص کسی رتبے کو حاصل کرلے تو وہ شہر کے لوگوں اور کسانوں کا دشمن اور ہر خشک و تر (اچھے۔ بُرے) کیلئے تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ خدا بچائے۔ خدا نہ کرے۔ سفلہ:۔ کمینہ۔ کم ذات۔ جاہ:۔ مرتبہ۔ رتبہ۔ پوزیشن۔ اقتدار۔

۳۱۔ جب وہ اپنی چالاکیوں اور سازشوں سے اقتدار کی باگ ڈور کو ہاتھ میں لے آتا ہے تو اپنی قوم کے بڑے بڑے سرداروں کو مٹانے کے در پے ہو جاتا ہے یا ان کو مٹانے کے راستہ پر چلتا ہے۔ فکرت:۔ سوچ سمجھ۔ شدہ۔ بدھ۔ زمام:۔ باگ ڈور۔ بخت:۔ خوش قسمتی طاقت۔ قبضہ۔ اقتدار۔ رہ سپر:۔ راستہ پر چلنے والا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۴۲-ایک کمینی نسل کے آدمی کو تعلیم دینا پانی پر حروف لکھنے کے برابر ہے۔ لیکن ایک صاف تختی (یعنی اعلیٰ نسل کے آدمی) پر وہی چیز پتھر کی لکیر کی طرح ہے۔ اصیل تیرہ:۔ سیاہ یا بُری یا کھوٹی یا کمینی نسل۔ نقش بر آب کشیدن:۔ بے فائدہ کام کرنا۔ بے کار کام کرنا۔ لوح:۔ تختی۔ مصفّا:۔ صاف۔ پاک۔ حجر:۔ پتھر۔ لوح مصفّا:۔ بہ مقابلہ۔ اصیل تیرہ سے مراد ہے پاک اعلیٰ اور عمدہ نسل۔ نیک آدمی۔ نقش بر حجر:۔ پتھر پر لکیر ہونا۔ دیرپا ہونا۔

۴۳-قافلے کے سردار نے مرو کے راستہ پر کیا خوب کہا ہے کہ خچر اگرچہ گھوڑے کے ساتھ ملتا جلتا ہے مگر آخر ہوتا تو گدھے کے تخم سے ہے۔ مرو:۔ خراسان کے علاقے کے ایک شہر کا نام ہے۔ استر:۔ خچر۔ جو گدھے اور گھوڑی کے میل سے پیدا ہو۔ نوٹ:۔ مصرع ثانی میں اسب کی بجائے است اند نتاج کی بجائے "نتاج" پڑھیے۔ نتاج:۔ تخم۔ اولاد۔ پھل نسل

۴۴-اگرچہ بیل کی طرح سے گدھوں کے بھی دو سینگ ہوتے تو کسی کے چوتڑ بھی اس خراب اور ذلیل حیوان کی چوٹ سے نہ بچ سکتے۔ شاخ:۔ سینگ۔ سُرین:۔ چوتڑ۔ زخم:۔ چوٹ۔ ضرب

۴۵-اے وہ کہ تو یوسف کی طرح اپنی نفسانی خواہشات کے کنوئیں میں گرا ہوا ہے آ کہ بادشاہوں کا تاج تیرے سر کی انتظار میں ہے۔ طبیعت:۔ قدرتی خواہشات۔ نفسانی خواہشات۔ ملوک:۔ جمع از ملک بادشاہ۔ ملوکت کی ت سر کے ساتھ جاتی ہے۔ مطلب ہے کہ جس طرح یوسف کنوئیں سے نکل کر بادشاہ مصر بن گیا تھا۔ اسی طرح انسان بھی اگر اپنی نفسانی خواہشات کے کنوئیں سے باہر نکل آئے تو وہ بھی روحانی دنیا کا بادشاہ بن سکتا ہے

۴۶-مادی کنوئیں سے باہر آجا۔ کیونکہ ایک ایسے مالک کے ساتھ تجھے قدرت کی سطح سے بالاتر دنیا کے سفر میں سفر کرنا ہے۔ چاہ طبیعت:۔ مادی دنیا کا کنواں۔ نفسانی خواہشات کا کنواں۔ مالک:۔ سوداگروں کے اس قافلے کا نام ہے جس نے یوسف کو کنوئیں سے نکال کر مصر میں لے جا کر بیچ دیا تھا۔ اور بعد ازاں وہی یوسف بادشاہ بن گیا تھا۔ مگر یہاں مراد روح ہے جو ہم کو بہت عظیم بلندیوں پر لے جاتی ہے بشرطیکہ ہم اس کی پوری پوری احتیاط کریں۔ فوق الطبیعت طبیعت سے بالاتر۔ روحانیت کے جہان سے بالائی تعلق رکھنے والی۔ مطلب ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ روحانی ترقی کے لئے مادی یا جسمانی آلائشوں سے اپنے آپ کو پاک و پوتر کرے۔

۴۷-نورِ ذات جسمانی لذتوں کے پنگھوڑے میں مست سویا رہتا ہے اور تیرے راہنما بھی تیرے ذائقہ کی قوت سننے اور دیکھنے کی طاقت ہیں۔ مہد:۔ پنگھوڑا۔ گہوارہ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جھولنا۔ غنودن :۔ اونگھنا۔ سونا۔ دلائل :۔ جمع از دلیل۔ راستہ دکھانیوالے۔ راہنما۔
ذعق :۔ قوت ذائقہ۔ چکھنے کی قوت۔ سمع :۔ سُننے کی حِس۔ بصر :۔ دیکھنے کی طاقت۔ یہ
حواسِ خمسہ ہیں سے تین حصّے ہیں اور باقی دو حصّے قوتِ شامہ اور قوت لامسہ ہیں۔ مطلب یہ
ہے کہ انسان دنیاوی لذات میں ایسا ڈوب یا کھو جاتا ہے کہ روحانی لذات کو بالکل بھول ہی
جاتا ہے اور اچھے اچھے کھانے کھانے۔ عمدہ عمدہ راگ سُننے اور حسین چیزوں کے دیکھنے کو ہی بہترین
نعمتیں خیال کرنے لگتا ہے مگر یاد رہے کہ اس طرح سے رُوح کو ہرگز شانتی نصیب نہیں ہو
سکتی۔ بلکہ حواس خمسہ کو اپنے قابو میں رکھ کر اُن کی ضروریات کو محدود کرنا پہلا ضروری اقدام ہے

۳۸۔ قدرت نے اس جسم اور دروازوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اس کمال کے ساتھ جوڑا
ہے کہ تو خود کہے گا۔ کہ وہ تمام بڑھئیوں کا اُستاد ہے۔ پیکر :۔ جسم۔ نوٹ :۔ ہم کی بجائے ہم بڑھیئے
بہم پیوستن :۔ جوڑنا۔ ملانا۔ دَر :۔ دروازہ۔ ہمارے جسم میں نو سوراخ ہیں انہیں نو دروازے
کہا جاتا ہے۔ درود گر :۔ بڑھئی کا کام کرنیوالا۔ ترکھان۔

۳۹۔ تجھے اُس مادی دنیا سے دُور کا کچھ بھی علم نہیں ہے۔ وہ شخص جو گھر کے اندر ہے اس
کو کیا معلوم کہ باہر دروازے کے پیچھے کون کھڑا ہے۔ ماورا :۔ دُور پرے۔ دروں :۔ اندر۔ پشتِ در
دروازے کے پیچھے۔ مطلب ہے کہ جب تک ہم مادی دنیا کے اندر پھنسے رہتے ہیں۔ اتنے تک
ہم کو روحانی دُنیا کا کچھ بھی علم نہیں ہو سکتا۔

## ۷۔ از سخنوران دورِ پہلوی

مرزا محمد علی مصاحبی عبرت نائینی۔ آپ نے ۱۸۶۲ء عیسوی میں بمقام اصفہان جنم لیا۔ آپ کے
باپ کا نام مرزا عبدالخالق تھا۔ آپ آج کل طہران میں مقیم ہیں اور بڑا کار آمد مفید مطلب ادبی
کام سر انجام دے رہے ہیں آپ کا ایک دیوان ہے جو بیس ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ آپ نے
اپنے کلام میں خود اعتمادی۔ قناعت۔ خدمتِ خلق اور بلند ہمتی کی تعلیم دی ہے۔ آپ کا
ایک تذکرہ مرتبہ الادب بھی قابلِ ذکر ہے۔

**۱۔ قناعت** ۱۔ اگر ہنر و فضل ہی جاہ اور مرتبے کا موجب ہیں تو بے ہنر لوگوں
کو رُتبہ اور مرتبہ کیونکر نصیب ہو جایا کرتا ہے۔ مایہ :۔ سبب
وجہ۔ باعث۔ موجب۔ خطر :۔ رُتبہ۔ مرتبہ۔ پوزیشن۔ بہرہ :۔ حصّہ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۳۔ کمینے لوگوں کو ناز و نعمت میسّر ہیں۔ لیکن عقل رکھنے والے لوگوں کو اپنا خونِ جگر پینا پڑتا ہے۔ سفلگان :۔ کمینے۔ گھٹیا۔ فرومایہ۔ ناز :۔ آرام۔ آسائش۔ قوت :۔ خوراک۔ کھانا۔ مطلب ہے کہ عام دیکھا گیا ہے کہ کمینے لوگ تو برسرِ اقتدار ہیں اور قابل و لائق آدمی بے چارے روٹی کے لئے بھٹکتے پھرتے ہیں۔

۳۔ کسی ہنر میں مشہور ہونا کوئی عقلمندی کی دلیل نہیں ہے۔ بہت سے ایسے نادان لوگ بھی موجود ہیں جو اپنی عقل کے لئے ضرب المثل بنے ہوئے ہیں۔ علت :۔ سبب۔ وجہ۔ دلیل۔ ثبوت۔ بسا :۔ بہت زیادہ۔ کئی۔ سمر گشتن :۔ مشہور ہو جانا۔ ضرب المثل بن جانا۔ بسا میں الف مبالغہ کے لئے ہے۔ (۴) جس کسی کو کمینی دنیا کی دولتیں حاصل نہیں ہیں وہ ہر غم سے آزاد اور ہر ایک دردِ سر سے بچا ہوا ہے۔ دست دادن :۔ ملنا۔ نصیب ہونا۔ فارغ و آسودہ بودن :۔ آزاد ہونا۔ فارغ البال ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ دنیاوی دولتیں حاصل کرنا گویا اپنی جان کو روگ لگانے والی بات ہے۔ ۵۔ وہ مفلس و نادار شخص جس کے پاس سرو تہی دست کی طرح سے پھوٹی کوڑی تک بھی نہیں ہوتی وہ تمام عمر خوش و بشاش اور تر و تازہ رہ سکتا ہے۔ تہی دست :۔ خالی ہاتھ۔ مفلس۔ سہی :۔ سیدھا۔ بلند۔ بے ثمر :۔ بے پھل کے۔

۶۔ دنیا کی دولت سے کسی کی جتنی بھی زیادہ خواہشات پوری ہو جاتی ہیں۔ عام طور پر اُس کی خواہشات اور لالچ اتنی ہی زیادہ بڑھتی جاتی ہیں۔ مطلب ہے کہ لالچ کی کوئی حد ہی نہیں۔ روائیدن کام :۔ مطلب کا حل ہو جانا۔ غالب آنست :۔ غالباً یہی ہوتا ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ خاقانی ہند ذوقؔ نے کیا خوب کہا ہے :۔

پھیلتے ہیں حرص کے پاؤں بقدرِ وسعت۔ تنگ ہی رہتے ہیں دنیا میں فراغت والے

۷۔ ایک پست ہمت دولتمند کے مقابلے میں ایک بلند ارادے رکھنے والے مفلس کو زیادہ باعزت سمجھتا ہوں یا اس کی عزت کرتا ہوں۔ بلند نظر :۔ بلند ارادہ۔ بلند ہمت :۔ بلند عزت۔ در برمن :۔ میری آنکھوں میں۔ میرے نزدیک۔ میرے خیال میں۔ قدر :۔ عزت۔ احترام۔ آبرو۔ کوتاہ نظر :۔ پست ہمت۔ فرومایہ۔ مطلب ہے کہ عزت کا دار و مدار دولت پر منحصر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ بلند ہمتی پر۔ گرامی :۔ بلند نظر اور کوتاہ نظر میں صنعت تضاد پائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک دوسرے کی ضدیں ہیں۔ (۸) جب بخشش کے دسترخوان سے ہر ایک کو روزی تقسیم ہوتی ہے تو پھر ایسا آدمی اس کی تلاش میں کیوں اس طرح سے دربدر دھکے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کھانا پھرتا ہے۔ رونی:۔ خوراک ۔ ایک پن کا حقہ۔ خواجہ:۔ امیر آدمی۔ صاحب ثروت۔ مطلب ہے کہ قانع آدمی کو مسائل کم و بیش سے کوئی واسطہ یا سروکار نہیں ہوتا۔ مگر لالچی امیر ہر دم اپنی دولت کے بڑھانے میں دربدر مارا پھرتا ہے کہ ہائے کہیں سے کوئی واسطہ لگے اور مال اڑاؤں۔

۹۔ جس کے پاس قناعت کا خزانہ اور عزت کا پاس ہو۔ یا جو خود دار و غیور ہو اس کی نظروں میں سونا چاندی راستہ کی خاک سے بھی کم ہیں۔ عزت نفس:۔ خودداری۔ سیم و زر:۔ چاندی اور سونا

۱۰۔ اگر اس دنیا کی ملکیت وہ نعمتیں اور آرام جو اس میں پائے جاتے ہیں اگلے جہان کی نعمتوں کے مقابلہ میں لا کر رکھی جائیں تو بالکل معمولی معلوم ہوتی ہیں یا کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ ملکت دنیا:۔ دنیا کی نعمتیں۔ آرام و آسائش۔ در بر:۔ مقابلے میں۔ مختصر:۔ تھوڑا۔ مطلب ہے کہ اس فانی دنیا کی فانی لذات محض ایک فریب ہیں اور ہم کو چاہیے کہ اس دنیا میں لذات کے پیچھے دوڑنے کی بجائے قناعت اختیار کر کے آنیوالے جہان کی نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کریں جہاں کی دائمی لذت کے مقابلے میں یہاں کی فانی چیزیں کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔

۱۱۔ اے عبرت جس شخص کی پیاری زندگی خوشی سے گذر جاتی ہے وہ اس گذر جانے والی دنیا کے ظاہری تکلفات سے بے نیاز رہتا ہے۔ عمر عزیز:۔ پیاری زندگی۔ اوضاع:۔ جمع از وضع۔ طریقے۔ گذران:۔ گذر جانے والی۔ فانی۔ عارضی۔ مطلب ہے کہ جو شخص صرف دنیاوی ظاہری آسائشوں میں نہیں پڑتا اور صرف اپنے حال ہی میں خوش رہتا ہے وہ اپنی زندگی خوشی سے بسر کر سکتا ہے۔

## ۲۔ کسان کی صبح

آغا مرزا حسن خان آزاد شیرازی۔ آپ ۱۳۱۳ھ ہجری میں بمقام شیراز پیدا ہوئے۔ آپ کے باپ کا نام مرزا عباس خان آصف الملک تھا۔ آپ کو قدرتی مناظر کی تصاویر کھینچنے میں ید طولیٰ ملکہ بدرجہ اعلیٰ حاصل ہے اور بڑے بڑے عمیق خیالات و دقیق جذبات کی صحیح اور پر لطف ترجمانی کرنا فقط آپ کا ہی بہرہ و حصہ ہے۔

(۱)۔ صبح کا سماں ہے۔ ہوا بڑی خوشگوار اور پر لطف ہے۔ سورج نے پہاڑ کی چوٹی کے پیچھے سے اپنا سر اوپر کو نکالا ہے۔ قلعہ کوہ:۔ پہاڑ کی چوٹی۔ سر بدر کردن:۔ سر باہر نکالنا

۲۔ دس نے (سورج نے) رات کے سارے پھندے کو نہ کر ڈالا ہے اور تمام دنیا کو اس بات سے مطلع کر دیا ہے۔ طومار:۔ لمبا چوڑا لکھا ہوا خط پلندہ۔ سر بسر:۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک۔ تمام کا تمام۔ (۳) جو کوئی جہاں بھی تھا۔ نیند کے خواب سے بیدار ہو گیا ہے اور انہوں نے آسمانی نقشے پر نظر ڈالی ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ صبح کا پہلا پہر ہی کام کرنے کے لئے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مونس ہوا کرتا ہے۔ از خواب جنبیدن: ۔نیند سے بیدار ہونا۔ صفحہ: ۔فراخی۔ وسعت۔

۴۔ اب دنیا میں شام کے اندھیرے کا ایک بال بھر بھی کہیں نشان نہیں رہا۔ اثری: ۔کوئی نشان۔

۵۔ آرام و سکونت کی دنیا میں ایک بار پھر سے اودھم مچ گیا ہے۔

۶۔ بڑے سے لے کر چھوٹے تک سب کے سب لوگوں نے کام کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لی ہے اور جہاں میں نئے سرے سے ترغیب و تحریک ہوگئی ہے۔ افراد جمع از فرد۔ لوگ۔ بے تگ و دو: ۔دوڑ دھوپ کے لئے۔ محنت اور کوشش کیلئے۔ (۷) دنیا کے ہر ایک جانور کو دیکھ کہ وہ زندگی کی کشمکش میں مصروف ہے۔ کون: ۔دنیا۔ سرگرم: مصروف۔ تنازع: کشمکش۔ بقا: ۔زندگی۔ جینا۔

۸۔ اب کوئی بھی ایسا جاندار نہیں رہا جو اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لئے ہاتھ پاؤں نہ مار رہا ہو۔ ذی روح: ۔ذی حیات۔ زندگی رکھنے والا۔ روح رکھنے والا۔ دست و پا زدن: ۔ہاتھ پاؤں مارنا

۹۔ قصہ کوتاہ صبح ہوگئی ہے اور ایک بار پھر سے نئے فتنے اور فساد معرض ظہور میں آگئے ہیں اور یہاں کسان کے متعلق بھی کچھ سن لے۔ القصہ: ۔قصہ کوتاہ۔ الغرض۔ از سر: ۔نئے سرے سے ایک بار پھر۔ روستائی: ۔جاٹ۔ گنوار۔ کسان دیہاتی۔

۱۔ کسان خوشی سے بھری ہوئی روح اور ہشاش بشاش دل لئے ہوئے ہاتھ میں درانتی لیکر گاؤں سے باہر نکلا۔ نشیط: ۔پر از نشاط۔ خوشی سے بھری ہوئی۔ خاطر: ۔دل۔ داس: ۔درانتی۔ دہ: ۔گاؤں۔

۲۔ اس نے کھیتوں کی طرف کا رخ کیا۔ اور تھوڑا تھوڑا کر کے کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو لیس کیا۔ حاضر: ۔تیار۔ لیس۔ خردہ: ۔تھوڑا۔ تھوڑا۔ چھوٹا سا حصہ۔

۳۔ اس کے لئے یہ پیلی پیلی پکی ہوئی فصلیں سبزے۔ ندی۔ صنوبر۔ اور شمشاد سے کہیں زیادہ بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اثنہ: ۔بہ نسبت۔ کاج: ۔صنوبر کا درخت۔ حاصل خشک۔ زرد: ۔پیلی پیلی پکی ہوئی فصل۔ خوش منظر تر: ۔زیادہ بھلی۔ زیادہ سہانی دکھائی دینے والی۔ زیادہ خوشگوار و خوش آئند۔ نظر فریب۔ فردوس نگاہ۔

۴۔ اس کے عین پیچھے دیکھ کہ گاؤں کے مرد اور عورتیں سب کی سب ملکر چلی آ رہی ہیں۔ پشت سرش: ۔اس کے عین پیچھے پیچھے۔ ساتھ ساتھ۔ باہم: ۔ملکر۔ جمع ہوکر۔

۵۔ چھوٹے چھوٹے خوشی خوشی اور ہنستے کھیلتے بچے ان کے آگے آگے دوڑے جا رہے ہیں اطفال: جمع از طفل۔ بچے۔ صغیر: ۔چھوٹے۔ خرم: ۔خوش۔ پیشا پیش: ۔آگے آگے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۶۔ حضرت آدم کی نسل میں سے یہ لوگ تمام گناہوں سے پاک اور صاف ہیں اور ان کی
روح ہر عیب سے پاک ہے اور محض اپنی قدرتی معصومیت کی وجہ سے بناوٹی شرم سے آزاد
ہیں۔ دستہ :۔ فریق۔ جماعت۔ گروہ۔ نسل آدم : حضرت آدم کی اولاد۔ بنی نوع انسان۔
عصمت :۔ پاک۔ حیا۔ معصومیت :۔ ذاتی۔ عزت۔ حجاب :۔ پردہ۔ شرم۔ حیا۔

۷۔ اب دیکھو کہ مرد۔ عورتیں۔ بوڑھے اور جوان تمام کے تمام راستہ طے کر کے آن پہنچے ہیں۔
اینک :۔ اے لو۔ دیکھو۔ وہ لو۔ پیر :۔ بوڑھا۔ برنا :۔ جوان۔

۸۔ جب انہوں نے اپنی محنت کے پھل کو دیکھا تو اُس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ باغ
باغ ہو گئے۔ حاصل :۔ نتیجہ۔ پھل۔ دست رنج : ہاتھ کی محنت۔ مشقت۔ دست از
نشناختن :۔ ہاتھ اور پاؤں کے درمیان تمیز نہ کر سکنا۔ مراد بے حد خوش ہونا۔ باغ باغ ہو جانا۔

۹۔ جب آدمیوں نے درانتیاں پکڑ لیں اور عورتیں بھی کام کرنے کے لئے تیار۔ بر تیار
ہو گئیں۔ اوستان کی آن ہیں (فصل) کی کٹائی شروع ہو گئی۔ یک بارہ :۔ ایک ہی ساتھ۔ آن
کی آن میں۔ فوراً۔ درو حاصل مصدر از دروَدن۔ کاٹنا۔ فصل کا کاٹنا۔ کٹائی۔

۱۰۔ کام کرتے ہوئے یعنی کھیتی کاٹتے ہوئے لوگوں کے گالوں سے پسینہ چلتے ہوئے
پانی کی طرح بہہ رہا ہے۔ مردان عمل :۔ کام کرنے والے آدمی۔ کھیتی کاٹنے والے لوگ۔ مراد
کسان۔ عرق :۔ پسینہ۔ ریختن :۔ ٹپکنا۔ ریزہ :۔ چھینٹے۔ آب جاری۔ چلتا ہوا یا بہتا ہوا پانی۔

۱۱۔ عورتیں تمام کی تمام کام کرنے کے لئے کمر بستہ ہو گئی ہیں اور اپنے آدمیوں کی مدد کر
رہی ہیں۔ حاضر کار :۔ کام کرنے کے لئے تیار رہ تیار۔ یاری نمودن :۔ مدد کرنا۔ ہاتھ بٹانا۔
سوسج بھی پھر نیوالے آسمان سے اُس طرح سے شعلے برسا رہا ہے کہ صبح کی ہوا کی لطافت یا خوشگوا
ہونے کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ سپہر :۔ آسمان۔ دوار۔ گھومنے والا۔ گردش کرنے والا۔
شرار ہ باری :۔ شرارے یا شعلے برسانا۔ (۱۲)

اسودی ڈھل رہا ہے اور ہوا نہ ہی اتنی گرم ہے اور نہ ہی ٹھنڈی۔ اور صحرا باغ کو طعنے
دے رہا ہے۔ عصر :۔ بعد دوپہر۔ دن ڈھلے۔ بہ کسے طعنہ زدن :۔ کسی کو طعنہ دینا۔ کسی پہ
آوازے کسنا۔ مطلب ہے کہ بعد از دوپہر کی معتدل فضا اور کھیتوں کا بھلا بھلا نظارہ
باغ سے بھی زیادہ پُر نظر نوازہ معلوم ہوتا ہے۔

۱۳۔ مرد اور عورتوں نے باہم مل کر ایک دوسرے کی مدد کر کے اپنی پکی ہوئی فصلوں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کو کھلواڑوں میں جمع کر دیا ہے۔ کمک :۔ مدد۔ امداد۔ خرمن۔ انبار۔ کھواڑہ۔

۳۔ انہوں نے کام سے کوئی تھکاوٹ یا تکلیف محسوس نہیں کی۔ بلکہ اپنی پاک رُوح اور مضبوط جسم کے ساتھ اپنے کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ رنج :۔ تکلیف۔ دُکھ۔

۴۔ ابھی تھوڑی ہی دیر میں جہان کو چمکانے والا سورج اپنا سر اُفق کے گریبان میں چھپائے گا۔ زود است :۔ ابھی ابھی۔ تھوڑی سی دیر میں۔ جلد ہی۔ بہت جلد۔ جیب :۔ گریبان کے نیچے کا کیسہ۔ فرو بردن :۔ نیچے لے جانا۔ ہڑپ کر جانا۔ چھپا لینا۔ مراد سورج اب عنقریب غروب ہونے والا ہے۔

۵۔ اب وقت ہے کہ یہ دن شام میں بدل جائے۔ جیسا کہ تو نے اکثر دفعہ (اوقات) دیکھا ہے۔ مکرر :۔ بار بار۔ کئی دفعہ۔ اکثر بار۔

۶۔ اب وہ وقت قریب نہ آگیا ہے کہ سب کے سب کام سے فارغ ہو کر عین خوشی خوشی اور بامُراد کامیابی کے ساتھ میدان سے گاؤں کی طرف لوٹ آئیں۔ گگاہ :۔ وقت۔ فیروز :۔ کامیاب۔ از کار دست کشیدن :۔ کام سے ہاتھ کھینچ لینا۔ کام کرنا بند کر دینا۔ فارغ ہونا۔ نوٹ :۔ آیند کی بجائے آیند پڑھیے۔

۷۔ قصہ مختصر یہ ہے کہ دیہاتی کسان کے ساتھ عورت بھی اُس کی زندگی کی دوڑ دھوپ میں مکمل طور پر شرکت کرتی ہے۔ شریک :۔ حصہ دار۔ شرکت کرنیوالی۔

۸۔ چنانچہ بے غرضی۔ ناداری۔ بے سروسامانی یا افلاس کے دوران میں خوشی۔ زندہ دلی اور کامیابی کے ساتھ شریک ہے۔ بے نوائی :۔ افلاس۔ بے سروسامانی۔ کامرانی :۔ کامیابی۔ بامراد ہونا۔ ۹۔ اُن کے درمیان جدائی کبھی نہیں ہوتی اور یہ ایک ایسا سبب ہے جو تو نہیں جانتا۔ اور نہ ہی میں بیان کر سکتا ہوں۔ بمیان شان :۔ اُن کے درمیان۔ باہم۔ سببے :۔ ایک ایسا سبب ہے (یائے وحدت و نفدان تخصیص ہے)

انجام بخیر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

(حصۂ نثر)

# انتخاب از اخلاقِ محسنی

## باب دہم ادب کے متعلق

صفحہ ۱۷ - مشکل الفاظ :- صیانت :- بچاؤ - حفاظت ، نگہبانی - بچانا - قول ناپسندیدہ :- ناگوار باتیں - نامرغوب باتیں - نامقبول باتیں - فعل ناستودہ :- بُرے فعل یا کام - ناپسند فعل - ناقابلِ تعریف فعل پایہ حرمت :- عزت کا مقام - قدر کا درجہ - پایہ :- رُتبہ - درجہ - قدر - آبرو ریختن :- کسی کی عزت کھونا کسی کی بے حُرمتی کرنا - جمیع احوال :- تمام حالات - متابعت :- پیروی کرنا - فرمانبرداری - اطاعت - پیروی حضرت رسالت پناہ :- مراد حضرت محمد صلعم ہے - یہ حضرت محمدؐ کا لقب تھا - علیہ صلوات اللہ :- خدا کی اُن پر رحمتیں ہوں - ادیب کامل :- کامل اُستاد - کامل گورو - لوحِ کبریا :- خدائے بزرگ کی تختی - مراد لوحِ محفوظ ہے - وہ لوح جس پر اللہ تعالیٰ نے وہ ہر ایک امر لکھ دیا ہے جو واقع ہوگا - لوح :- تختی -

ادب کا مطلب ہے - اپنے نفس کو نہ پسند آنے والی باتیں اور ناقابلِ تعریف کاموں سے بچانا - اپنی اور دُوسرے لوگوں کی عزت خراب نہ کرنا - اور ادب کی حقیقت یہ ہے - کہ تمام حالات میں حضرت رسول اللہ (ان پر رحمتیں ہوں خدا کی) کی پیروی کی جائے - کیونکہ آپ ایک اُستاد یا ادیب کامل ہیں - قطعہ :-

(تو اُس ادیب (گورو) سے ادب کا سبق حاصل کر جس نے خدائے بزرگ کے حضور میں بیٹھ کر ادب سیکھا ہے -

تو اُس ہستی سے سبق پڑھ جس نے ہر حال میں خدائے بزرگ و برتر کی تختی (لوحِ محفوظ) سے سبق حاصل کیا ہے - مطلب یہ کہ حضرت محمد کی پیروی کرنی چاہیئے -

مشکل الفاظ صفحہ ۱۸ - نیکو نمودن :- اچھا لگنا - خوبصورت معلوم ہونا - بھانا - خصوصاً :- خاص کر ملوک جہاندار :- جہان کے بادشاہ - جہان کے حکمران - دُنیا کے سردار - جادہ :- راستہ - راہ - شارع عام استقامت :- ارادہ کی مضبوطی - ثابت قدمی - رعایت :- لحاظ کرنا - خیال کرنا - طرفداری کرنا - واسطہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

وجہ - ذریعہ، سبب - انحراف: - پھر جانا - کج روی: - نافرمانی - اُمورِ مملکت - سلطنت کے کاروبار - مصالح مصلحت کی جمع - بھلائیاں - فارسی میں مفرد معنوں میں استعمال کرتے ہیں - اصلاح لانے والی چیزیں ضروریات - بہ روفق: - موافق - مطابق - اکابر - جمع اکبر - بزرگ آدمی - بڑے لوگ - پیرایہ: - آرائش - سجاوٹ - زیور - بتخصیص: - خاص طور پر - خصوصاً - اخبار: - جمع از خبر - تاریخ - حدیث - طرح مواصلت انداختن: - دوستی کی بنیاد ڈالنا - باہمی تعلقات قائم کرنا - خطبہ کردن: - نسبت کرنا - منگنی کرنا - رشتہ مانگنا - عقد: - رشتہ - نکاح - رسل: - جمع رسول - قاصد - ایلچی - پیامبر - رسائل: - جمع رسالہ - بہت سے مکتوب - رسالے - خط - کلّی: - ضروری - بڑا - جزئی: - چھوٹا - معمولی - غیر ضروری - مراجعت نمودن: - متوجہ ہونا - رجوع کرنا -

ویسے تو ادب ہر شخص کو خوبصورت معلوم ہوتا ہے - لیکن خاص طور پر جہان کے بادشاہوں اور بڑے بڑے حکمرانوں کو - کیونکہ جب وہ ادب کے راستہ پر مضبوطی کے ساتھ قدم رکھیں گے تو ان کے ملازموں کو بھی ادب کا لحاظ کرنا لازمی اور ضروری ہوگا - اِس لئے رعیت بھی ادب کی راہ سے قدم اِدھر اُدھر نہ رکھ سکے گی - پس سلطنت کے کاروبار میں انتظام قائم رہے گا - اور دُنیا والوں کی ضروریات حکمت کے قانون کے مطابق مہیا ہونگی - جیسا کہ مثنوی معنوی میں درج ہے - نظم :-

(۱) ہم خُدا سے بزرگ سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں - کیونکہ بے ادب خداوند تعالیٰ کے فضل سے بے بہرہ رہتا ہے -

(۲) ادب ہی کی وجہ سے یہ آسمان نور سے بھرا ہوا ہے (چاند - سورج اور ستاروں کے نور سے نورانی ہے) اور ادب ہی کی بدولت فرشتے بے گناہ اور پاک گردانے جاتے ہیں اور بزرگوں نے فرمایا ہے - کہ حضرت آدم کی اولاد (یعنی نوعِ انسان) اور خاص کر دنیا کے بادشاہ کے لئے بہترین پونجی اور سب سے عمدہ اور خوشنما زیور ادب ہے - تواریخ میں درج ہے کہ مصر کے بادشاہ نے روم کے بادشاہ کے ساتھ دوستی اور باہمی تعلقات کی بنیاد ڈال کر اپنے بیٹے کے لئے رشتہ طلب کیا - اور پھر اپنی لڑکی کا اس کے لڑکے کے ساتھ نکاح کر دیا - اِس رشتہ کی وجہ سے دونو طرف سے ایلچی اور خطوط آنے جانے لگے - اور ان دو بادشاہوں کے اتفاق سے دونوں سلطنتوں نے ایک دوسرے سے متوجہ ہوتے یا ارادے طلب کرتے اور بغیر ایک دوسرے کے ساتھ مشورہ کئے اور تدبیر سوچے کوئی کام شروع

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

نہ کرتے تھے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۹** - زبدہ :- مکھن - ہر چیز کا خلاصہ - نچوڑ - روح - ملائی - عمدہ :- سہارا ستون - تختہ - خلف :- بیٹا - پیچھے آنے والا - جانشین - بڑا بیٹا - فراغ بال :- فارغ البالی - خوشحالی - خوشی - صوب :- سمت - طرف - جمعیت :- اطمینان - دل جمعی - وسعت :- فراخی - کشادگی - معیشت زندگی - وہ چیز جس سے زندگی حاصل کی جاتی ہے - سامانِ زندگی - سبب زندگی - اسباب معاش - معطوف انعطف :- پھرنا - موڑنا - متوجہ ہونا - بردہ :- غلام - ستور :- باربرداری کے جانور مراد گھوڑے - ضیاع :- ضیعہ کی جمع - مزروعہ زمینیں - گاؤں - عقار :- زمین - جاگیر - غیر منقولہ جائداد - رائے جہاں آرا :- جہان کو آراستہ کرنے والی رائے - حسن اہتمام :- عمدہ - درست سامان - مال وغیرہ - دنیائے دنی :- کمینی دنیا - حلیہ :- زیور - گہنا - آرائش - مکارم :- مکرمت کی جمع - بزرگی - خوبی - نیکی - ذخیرہ نہادن :- جمع کرنا - معرض فنا - مٹ جانے والا - فنا ہونے والا - امین :- محفوظ - بچا ہوا -

ایک دن مصر کے بادشاہ نے قیصر روم کے پاس پیغام بھیجا کہ بیٹے زندگی کا نچوڑ اور سہارا ہیں - اور ہمارا نام ہماری وفات کے بعد ان کی زندگی کے بغیر باقی نہیں رہ سکتا۔ بیت :-

وہی شخص زندہ ہے جس کے ملک میں اُس کی وفات کے بعد اُس کا کوئی بیٹا اُس کی یادگار ہے اس واسطے ہماری ہمت ان کے حالات کو بہتر بنانے اور ان کی فارغ البالی میں صرف ہونی چاہئے اور مہربانی کی باگ ڈور ان کے اطمینان قلب اور ضروریات زندگی کی زیادتی کی طرف پھیرنی چاہئے میں نے اپنے بیٹے کی خاطر اس قدر ذخیرے عمدہ اور نفیس چیزیں، غلام - گھوڑے - زمینیں اور جاگیریں جمع کر رکھی ہیں - اور حضور والا کی رائے جو دنیا کو آراستہ کرنے والی ہے - اپنے بیٹے کی حالت کو عمدہ بنانے میں کس امر کا تقاضا کرتی ہے؟ جب یہ پیغام قیصر کے کان تک پہنچا - تو اس نے مسکرا کر کہا - دولت ایک بیوفا دوست اور قائم نہ رہنے والا رفاقی محبوب ہے - اُسے کوئی اہمیت نہ دینی چاہئے - اور کمینی دنیا کے فانی مال و اسباب پر فریفتہ نہ ہونا چاہئے - میں نے اپنے لڑکے کو ادب کے زیور سے آراستہ کیا ہے - اور اخلاقی خوبیوں کے خزانے اس کے لئے جمع کر دیئے ہیں - کیونکہ دولت تو فنا ہو جانے والی اور گھٹ جانے والی چیز ہے اور ادب ہر قسم کے تغیر و تبدل سے بچا ہوا ہے -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مشکل الفاظ صفحہ ۲۰ - الادب خیر من الذہب :- ادب سونے سے بہتر ہے - قارون :- ایک بہت بڑے دولتمند کا نام ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کے خزانے کی کنجیوں کے چالیس اونٹ لدے جاتے تھے - اُس نے کبھی زکوٰۃ نہیں دی تھی اور خدا کا قہر نازل ہونے کی وجہ سے وہ بمعہ تمام خزانے زندہ زمین میں دھنس گیا تھا - فریدوں :- ایران کا مشہور جلیل القدر بادشاہ ہو گزرا ہے - گنج :- خزانہ - نظر قبول :- قبولیت کی نظر منظوری کی نگاہ - شرف ساختن :- عزت بخشنا - بزرگی دینا - رفعت :- بلندی - بلندی مرتبہ - پیوند :- تعلق - چوگان :- بلا - گوہ - گیند - پیشکار - خدمت گار - حاشیہ - خادم - نائب - کافی :- لائق - قابل - دانا - وافی - کامل - پورا - صادق -

جب یہ خبر مصر کے بادشاہ کو پہنچی - تو اس نے کہا - کہ وہ درست کہتا ہے - ادب سونے سے بہتر ہے

مثنوی :- ۱ - ادب قارون کے خزانوں سے بہتر ہے اور فریدوں کے ملک سے زیادہ اچھا ہے -

۲ - بزرگوں نے کبھی بھی دھن دولت کی طرف خیال نہیں کیا - کیونکہ مال و دولت ختم ہو جانے والی چیز ہے -

۳ - انہوں نے ہمیشہ اپنی توجہ کی باگ علم و ادب کی طرف موڑی - کیونکہ ادب ہی کے ذریعے سے انہوں نے نیک نام حاصل کیا -

# گیارھواں باب

## علو ہمت کے متعلق !

حدیث میں آیا ہے - کہ حقیقتاً خداوند تعالیٰ بڑے بڑے کاموں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے (یعنی خدائے پاک و بزرگ و برتر بلند ہمت والے انسانوں سے پیار رکھتا ہے) اور بڑے بڑے کاموں کو قبولیت کی نظر سے شرف بخشتا ہے - بلندی مرتبہ اور اعلیٰ ہمتی کا آپس میں ایسا تعلق ہے کہ ان کا ایک دوسرے سے جدا ہونا ایک سخت مشکل بات ہے - قطعہ :-

۱ - جب ہمت کا پرندہ اپنے بازو کھولتا ہے - تو عزت اور بلندی مرتبہ اس کا آشیانہ بنتے ہیں -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۔ عالی ہمت کے بلّے کے سامنے آسمان بھی ایک معمولی سا گیند ہے۔ بادشاہوں کے لئے بلند ہمت ایک بڑا قابل خدمتگار اور ایک کامل مددگار ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۱۔ بیشتر:۔ زیادہ۔ شوکت:۔ عظمت۔ شان۔ بزرگی۔ اعتبار۔ قدر۔ عزت۔ بھروسہ۔ مبدا:۔ ابتدا۔ شروع۔ آغاز۔ نگران:۔ نگرانی کرنے والا۔ دیکھنے والا۔ دلچسپی لینے والا۔ دست پیمان:۔ مہر معجل۔ وہ سامان جو داماد کی طرف سے دلہن کے گھر بھیجا جاتا ہے۔ یا وہ رقم جو بوقت نکاح خاوند اپنی زوجہ کو دینے کا اقرار کرتا ہے۔ کم سے کم ایک روپیہ چار آنہ ہے اور زیادہ کی حد جذبہ محبت پر مبنی ہے۔ عرضہ داشتن یا کردن:۔ ظاہر کرنا۔ عروس:۔ دلہن۔ جوہردار:۔ چمکنے والی بڑی تیز۔ جوشن گداز:۔ زرہ بکتر کو پھاڑنے والی۔ ستیز:۔ جھگڑا۔ لڑائی۔ مہر:۔ حق مہر۔ مہر معجل۔ ان میں سے جو زیادہ ہمت رکھتا ہے۔ تو وہ بزرگی میں دوسرے بادشاہوں سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ فرد:۔

۱۔ اپنی ہمت کو بلند رکھ کہ خدا اور اس کی مخلوقات کی نگاہوں میں تیری عزت تیری ہمت کے اعتبار سے ہو گی۔

یعقوب لیث کو آغاز جوانی میں قبیلہ کے بزرگوں میں سے کسی ایک نے کہا۔ مجھے آپ کے ساتھ دلچسپی ہے۔ حق مہر تیار کر تاکہ تیرے لئے ایک شریف خاندان سے کسی نیک بامروت لڑکی کا رشتہ طلب کروں۔ یعقوب نے جواب دیا۔ اس دلہن کے لئے جسے میں نے پسند کیا ہے اس کا حق مہر تیار ہے۔ بزرگ نے کہا۔ اسے میرے سامنے پیش کر تاکہ میں دیکھوں۔ کہ کیا چیز ہے۔ اور اپنی ہونے والی دلہن کا پتہ بتا۔ تاکہ مجھے معلوم ہو۔ کہ وہ کون ہے۔ یعقوب اپنے گھر گیا اور ایک تلوار نکال کر لے آیا۔ اور کہا۔ میں مشرق و مغرب کی دلہن سے بیاہ کروں گا اور یہ چمکتی ہوئی تلوار اور زرہ بکتر کو چیر دینے والی شمشیر میرا حق مہر ہے۔ فرد:۔

اپنی خوش قسمتی کے خلاف کوئی جھگڑا نہیں کر سکتا۔ اور ملک کی دلہن کے لئے تیز تلوار سے بڑھ کر اور کوئی حق مہر نہیں۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۲۔ در کنار گرفتن:۔ بغلگیر ہونا۔ ہم آغوش ہونا۔ کابین:۔ مہر معجل۔ حق مہر۔ آبدار:۔ چمکیلی۔ روشن۔ رایت:۔ جھنڈا۔ عزیمت:۔ ارادہ۔ برافراشتن:۔ بلند کرنا۔ کھڑا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کرنا۔ تسخیر: فتح کرنا۔ قبضہ میں لانا۔ بر: خشکی۔ زمین۔ بحر: سمندر۔ تری۔ ملول: متفکر۔ رنجیدہ دُکھی۔ جبہ و ناصیہ: چہرہ اور پیشانی۔ رُخ اور ماتھا۔ حشم: نوکر چاکر۔ سپاہی وغیرہ۔ اہل و عیال۔ موقف: منصب۔ مقام۔ جگہ۔ معمور: بھرا ہوا۔ پُر۔ مملو۔ موفور: وافر کیا گیا۔ کافی۔ بہت زیادہ۔ بالکثرت۔ استدامت: ہمیشگی چاہنا۔ دوام۔ ہمیشگی۔ استقامت: مضبوطی۔ ثابت قدمی۔ پائیداری۔ نہالِ دولت: خوش قسمتی کا پودا۔ پیراستہ: سجا ہوا۔ آراستہ۔ توزع: پریشان ہونا۔ پراگندہ ہونا۔ پریشانی۔ پراگندگی۔ انور: نورانی۔ چمکتی ہوئی۔ تفرق: پریشانی۔ بیقراری۔ ازہر: بہت چمکیلا نہایت روشن۔ منور۔

اور اسی مطلب کے سلسلہ میں کہا گیا ہے۔ فرد:۔

ا۔ حکومت کی دُلہن سے وہی شخص ہم آغوشی حاصل کر سکتا ہے۔ جو پہلے تلوار کے جوہر سے اس کا حق مہر ادا کرتا ہے

اور اسی مطلب کے بارے میں یہ شعر بھی مشہور ہے۔ فرد:۔

ا۔ سلطنت کی دلہن سے وہی شخص اچھی طرح سے بغلگیر ہوتا ہے۔ جو کہ چمکتی ہوئی تلوار کے ہونٹوں پر بوسہ دیتا ہے۔

کہتے ہیں۔ کہ ان دنوں میں سکندر چاہتا تھا۔ کہ جہان کو فتح کرنے کا جھنڈا، عرب اور ایران کے ملکوں کو قبضہ میں لانے کے ارادے سے روم کی سرحد پر کھڑا کرے اور اپنی نیک رکاب کو خشکی اور تری (افراد تمام دنیا) کو فتح کرنے کی غرض سے حرکت میں لائے وہ سخت فکر میں ڈوبا ہوا اور پریشان دل تھا ارسطو حکیم نے جو سکندر کا وزیر تھا۔ جب اس کے حالات کے چہرے اور ماتھے پر فکر کے آثار اور حیرانی کے نشان ظاہر ہوتے دیکھے۔ تو کہنے لگا۔ اے جہان کے بادشاہ۔ حکومت اور دولت کے تمام سامان تیار اور موجود ہیں۔ اور خدمتگار و نوکر چاکر خدمت اور اطاعت کے مقام پر کمربستہ کھڑے ہیں۔ خزانہ خوب بھرا ہوا ہے۔ اور سلطنت کافی وسیع ہے۔ نصیبہ ہمیشگی کی صفت سے آراستہ ہے اور دولت کا پودا مضبوطی کی خوبی سے سجا ہوا ہے۔ اقبال موافقت کی کمر باندھے کھڑا ہے اور شان و شوکت آپ کی بلند پایہ دہلیز پر خدمتگاری کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں پھر آپ کی نورانی ضمیر کی پریشانی اور روشن دل کی بیقراری کا سبب کیا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مشکل الفاظ صفحہ ۳۰۳ - تامل :- سوچ بچار - عرصہ - میدان :- مکان کا صحن - محقر :- حقیر - چھوٹا - تنگ - ساحت :- میدان :- صحن - کشادگی - وسعت - گرائیدن :- متوجہ ہونا - جھکنا - رغبت ظاہر کرنا - دیار :- علاقہ - ملک - ریاست - سرداری - حکومت - درخور :- لائق - مناسب - ہمت بستن - ہمت :- ہمت باندھنا - ارادہ کرنا - ابدی :- ہمیشگی والا - ہمیشہ رہنے والا - دائمی - ضم کردن :- اضافہ کرنا - شامل کرنا - جمع کرنا - ضرب :- چوٹ - وار - جہانسوز :- جہان جلا دینے والی - عالم افروز :- جہان کو چمکا دینے والا - دنیا کو روشن کر دینے والا - استحقاق :- حق - حق طلب کرنا - تلافی :- نقصان کا پورا کرنا - فراوان :- بہت - کافی - زیادہ -

سکندر نے جواب دیا کہ میں سوچتا ہوں کہ جہان کا میدان بہت حقیر اور تنگ ہے - اور ساتوں ولایتوں کی کشادگی بہت تھوڑی ہے - اور مجھے اس قدر تھوڑے سے ملک کو حاصل کرنے کے لئے سوار ہوتے اور اس کے قبضہ اور فتح کی طرف توجہ دینے میں کچھ شرم سی آتی ہے - قطعہ :-

۱ - مجھے ساتوں ولایتوں کی وسعت اس بات کی طرف مائل نہیں کرتی - کہ میں اس کو فتح کرنے کے ارادہ سے گھوڑے پر سوار ہوں -

۲ - اگر اس جیسے ہزار عالم بھی ہوں - تو بھی کم ہیں - یعنی ان کی اتنی قیمت نہیں کہ میں ان کو قبضہ میں لانے کی نیت سے اُن ممالک کی طرف توجہ دوں -

ارسطو نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قدر ذلیل و حقیر دُنیا کی حکومت اور بادشاہی آپ کی بلند ہمت کے شایاں اور نہ ہی آپ کے نیک ارادہ کے لائق ہے - تاہم دائمی دُنیا کے میدان کو اس کے ساتھ شامل کریں - تاکہ جس طرح آپ جہان کو جلا دینے والی تلوار کے وار سے مٹ جانے والی (فانی) دُنیا کو اپنے قبضہ میں لاتے ہیں (اسی طرح) دُنیا کو چمکا دینے والے عدل کی برکت سے لافانی سعادت کا ملک بھی تیرے حق کے قبضہ میں آجائے - تاکہ یہ نقصان اس کمال کی برکت سے پورا ہو جائے - اور یہ کمی (دنیائے فانی) اس زیادتی (عالم لافانی) کی زینت سے تلافی حاصل کرے -

مثنوی :- ۱ - ملک عقبیٰ (آخرت) کا خواہشمند بن کیونکہ وہی ملک بہتر ہے - اس ملک کا ایک ذرہ سینکڑوں جہان کے برابر ہے -

۲ - کوشش کر تاکہ اس دنیا کی نشست (یعنی دَوران زندگی) میں اُس جہان کا میدان تیرے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

قبضہ میں آجاتے۔

سکندر کی اس بات سے تسلی ہوئی۔ اور حکیم ارسطو کے حق میں کافی دعا کی۔ اور آج ہر کامل شخص کی عقل کا شہباز سکندر کی تعریف کی فضا میں اس لئے اڑتا ہے کہ اس کی ہمت کے ہمائے دنیا کی ہڈی کے ٹکڑوں کے لئے اپنا سر نہ جھکایا۔ فرد:۔

۱۔ تو شاہی کلائی پہ بیٹھنے والا باز ہے۔ ہڈیوں کی طرف مت دیکھ۔ اور اپنی ہمت کے ہما کو اونچا اڑا۔ مطلب ہے کہ بلند ہمتی اختیار کر اور دنیائے پست کی طرف متوجہ نہ ہو۔

مشکل الفاظ صفحہ ۴۲۔ استخوان:۔ ہڈی۔ ساعد:۔ کلائی۔ تحصیل:۔ حاصل کرنا۔ رنج بردن:۔ رنج و مشقت اٹھانا۔ اکتساب:۔ کسب کرنا۔ حاصل کرنا۔ مآرب:۔ جمع مرتبہ مقصد مطلب۔ حاجت۔ مقاصد۔ حاجتیں۔ ضروریات۔ اغراض۔ تابع۔ زیر۔ تحمل:۔ برداشت کرنا۔ قہر المراد:۔ مراد پوری ہو گئی۔ مطلب پورا ہو گیا۔ حجاب توقف:۔ دیری کا پردہ۔ یعنی دیر میں۔ مفاخر:۔ شان۔ بزرگی۔ مآثر:۔ ماثرہ کی جمع۔ نیک کام۔ عمدہ نشانیاں۔ عمدہ یادگاریں۔ کارنامے لائح:۔ روشن۔ ظاہر۔ عیاں۔ چمکیلا۔

## جد و جہد

مطلب یا مقاصد کو حاصل کرنے میں کوشش کرنا "جد" کہلاتا ہے۔ اور مقاصد اور حاجات کے پورا کرنے میں تکلیف اٹھانا "جہد" کہلاتا ہے۔ جد و جہد دنیا کے تسخیر کرنے والے بادشاہوں اور ملکوں کو فتح کرنے والے سلطانوں کے اخلاق میں داخل ہے۔ اور یہ صفت ہمت کے تابع ہوتی ہے۔ جس قدر ہمت بلند تر ہو گی۔ اسی قدر مقصد کے حاصل کرنے کے لئے جد و جہد زیادہ ہو گی۔ بلند ہمت والے انسان کو چاہئے کہ رنج برداشت کرنے سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ان دو صورتوں کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ اگر تکلیف و مشقت اٹھانے سے مطلب کا دامن ہاتھ آجائے تو بہتر ہے۔ تو گویا مطلب پورا ہو گیا۔ اگر مطلب حاصل ہونے میں دیر ہے۔ تو اس کا عذر عقلمندوں کے نزدیک ظاہر ہے اور اس کی عالی ہمتی سنانداد اور عمدہ کارناموں کے حاصل کرنے میں تمام دلوں پر روشن اور واضح ہے ۔ تلاشی اور جستجو میں کوشش کئے جاتا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہوں۔ اگر مقصد حاصل ہو جائے تو واہ واہ کیسی خوش نصیبی ہے اور اگر حاصل نہ ہو تو میرا عذر بزرگوں کے نزدیک قبول ہوگا۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۵** - امثال :۔ جمع از مثل - کہانی - کہاوت - حکما :۔ جمع حکیم - دانا - مور :۔ چیونٹی - تودہ خاک :۔ مٹی کا ڈھیر - نقل :۔ ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے جانا - کلفت :۔ تکلیف - مصیبت - مشقت - ضعیف - کمزور - دبلا - نشاط :۔ خوشی - شوق - جہد بے لا کلام :۔ انتہائی کوشش - بیحد محنت - بنیہ :۔ بنیاد جسم - مکان - ہیکل :۔ شکل جسم - صورت - چہرے پیش گرفتن :۔ کسی چیز کا اختیار کرنا - حوص کردن :۔ سوچنا - خیال کرنا - سر خیال - خواہش - آرزو - مستعد :۔ تیار - کام میں لگنا - کمربستہ ہونا - اقدام نمودن - پورا کرنا - عمل کرنا - قدم اٹھانا - از عہد برآمدن :۔ وعدہ نبھانا - وعدہ پورا کرنا۔

ہندوستان کے داناؤں کی کہانیوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ ایک چیونٹی ہمت اور کوشش کی کمر باندھے ایک مٹی کے ڈھیر کو کہ جس کا دوسری جگہ منتقل کرنا آدمیوں کے لئے بڑی مشکل کا باعث تھا تھوڑا تھوڑا اٹھا کر دوسری طرف جا پھینکتی۔ ایک پرندہ اُس کے پاس سے گذرا۔ اس نے ایک نہایت ہی دبلا پتلا وجود دیکھا۔ کہ بڑے شوق کے ساتھ ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ اور اس مٹی کو اٹھانے میں بیحد کوشش اور محنت سے کام لے رہا تھا۔ پرندے نے کہا۔" اے دُبلے پتلے وجود اور کمزور جسم والے یہ کیا کام ہے جو تو نے اختیار کر رکھا ہے اور یہ کونسی مہم ہے جس میں ہمہ تن لگا ہوا ہے چیونٹی نے جواب دیا۔ مجھے اپنے ایک ہم جنس کے ساتھ محبت ہو گئی ہے اور اس نے یہ شرط باندھی ہے اگر تو میرے وصل کا خیال یا خواہش رکھتا ہے۔ تو میدان میں آ۔ اور اس خاک کے ڈھیر کو راستے سے اٹھا۔ اب میں اس کام کے کرنے میں مشغول ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ اس شرط پر عمل کر کے اپنے وعدے کو پورا کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔ پرندے نے کہا۔ یہ خیال جو تیرے دل میں سمایا ہوا ہے تیری آرزو کے اندازہ کے مطابق نہیں۔ اور جس کمان کا تو چلہ چڑھا رہا ہے۔ تیرے بازو کی قوت سے باہر ہے۔ چیونٹی نے کہا۔ میں اس کا ارادہ کر چکا ہوں اور کوشش و محنت کا قدم آگے بڑھا چکا ہوں اگر کامیاب ہو جاؤں تو بہتر ورنہ مجھے معذور سمجھیں گے۔ مثنوی :۔

ا۔ میں کوشش کا طریقہ بجا لا رہی ہوں۔ کیونکہ انسان کا کام سوائے کوشش کے اور کچھ بھی نہیں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۔ اگر مقصد کے دامن کو ہاتھ میں لے آتے ہیں کامیاب ہو گئے۔ تو غم و رنج سے نجات پاؤ گے۔

۳۔ اور اگر کوشش کرنے سے میرا کام حسب منشا پورا نہ ہوا تو میں اس معاملہ میں معذور ہوں اور تم پر سلام ہو۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۷۔ مبادی:۔ ابتدا میں۔ شروع۔ آغاز۔ ریاحین: ریحان کی جمع۔ ریحان کے پھول۔ خوشبودار پھول۔ ریاض:۔ روضہ۔ باغات۔ دمیدن:۔ کھلنا۔ پھوٹنا۔ ریاح:۔ جمع از ریح ہوا۔ مہب:۔ ہوا کے چلنے کی جگہ۔ کامرانی:۔ کامیابی۔ فتح۔ وزیدن:۔ چلنا۔ ہوا کا چلنا۔ تصرف:۔ قبضہ متغلبان:۔ جمع از متغلب۔ غلبہ پانے والے زبردست حکمران۔ غاصب۔ کفاف:۔ اتنی معاش جو کفایت کرے۔ روزمرہ کا خرچ۔ روزینہ۔ ارکان دولت:۔ دولت کے بڑے بڑے امیر و وزیر۔ مبالغے:۔ بہت۔ کافی سے زیادہ۔ تجمل:۔ شان و شوکت۔ تشویر:۔ بیقراری۔ پریشانی۔ تمتع:۔ فائدہ نفع۔ بہرہ۔ فائدہ اٹھانا۔ ارتکاب:۔ سوار ہونا۔ کسی چیز میں پڑنا۔ کام کرنے کے لئے قدم اٹھانا۔ پایان:۔ آخر۔ انجام۔ مقتضاء:۔ خواہش۔ تقاضا۔ خاصہ۔ بہائم:۔ جمع از بہیمہ:۔ چوپایہ جانور۔ کنج:۔ کونہ۔ گوشہ سرافگندہ:۔ سر نیچے جھکائے ہوئے۔ پست ہمت۔ دناءت:۔ کمینہ پن۔ پست ہمتی۔ خواری۔ نالائقی۔ عجائز:۔ جمع از عجوزہ۔ بوڑھیا۔ فرصت:۔ موقع۔ گزرندہ:۔ گزر جانے والی۔

فریدوں کے دل میں اپنی سلطنت کے شروع شروع کے دنوں میں جب کہ اس کی خوش قسمتی کے پھول سعادتمندی کے باغ میں کھلنے شروع ہوتے تھے اور خوشی کی ہوائیں فتحمندی کی فضا سے چلنا شروع ہوئیں۔ بعض ایسے ملک جو کہ چند غاصبوں کے قبضہ میں تھے۔ کے فتح کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ فرد:۔

۱۔ اگرچہ انسان کی نفس کی خوراک تھوڑی سی ہے۔ لیکن دنیا کو تلوار کے زور سے فتح کرنا بلند ہمتی کا کام ہے۔

اس معاملہ میں فریدوں نے اپنے وزیروں سے صلاح مشورہ کیا۔ ایک جماعت نے عرض کیا۔ اے بادشاہ! تو ایک پر رونق سلطنت کا مالک ہے۔ اور تیرے پاس شان و شوکت اور ضروریات کا سامان کافی سے زیادہ ہے۔ بغیر کسی ضرورت کے فتنہ و فساد کی غبار اڑانا اور پریشانی و بیقراری کی آگ بھڑکانا کوئی درست دکھائی نہیں دیتا اور جو کچھ تیرے پاس ہے۔ اسی سے فائدہ اٹھا۔ اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

خطروں میں پڑنے کا خیال چھوڑ دے۔ فرد:۔

۱۔ دل کی تسلی اور عیش و عشرت کے لئے کوشش کر۔ کیونکہ آرزو یعنی خواہش کا کوئی کنارہ ہی نہیں۔ فریدوں نے کہا۔ قناعت کرنا پست ہمت جانوروں کی طبیعت کا خاصہ ہے اور گوشہ میں بیٹھنا ناکارہ بوڑھی عورتوں کی کمینی ہمت کا تقاضا ہے۔ موقع جو خیال اور بادل کی طرح سے جلد گذر جانے والا ہے غنیمت سمجھنا چاہئے۔ (نوٹ) خیال اور سحاب کے درمیان واؤ ڈال دیجئے

مشکل الفاظ صفحہ ۲۷۔ اصوال:۔ جمع از صول۔ ڈر۔ خطرہ۔ تن آسانی:۔ آرام طلبی۔ راحت و آرام۔ حرب:۔ جنگ۔ لڑائی۔ خصم:۔ دشمن۔ از بر خود بیرون کردن:۔ اپنے جسم سے اُتار پھینکنا یا اُتار ڈالنا۔ اقامت:۔ قیام کرنا۔ ٹھہرنا۔ آفرید:۔ پیدا کرنا۔ قرین:۔ ساتھی۔ شامل۔ نزدیکی مذلت:۔ ذلت۔ بے حرمتی۔ بے عزتی۔ خلق کردن:۔ پیدا کرنا۔ حظ:۔ حصہ بہرہ۔ قسم:۔ نصیبہ۔ حصہ۔ بہرہ۔ قسمت۔ استراحت:۔ راحت۔ آرام بخش۔ ٹکڑہ۔ حصہ۔ وداع نمودن:۔ الوداع کرنا۔ ترک کرنا۔ چھوڑ دینا۔ اعراض:۔ منہ پھیرنا۔ روگردانی کرنا۔ دست بردار ہونا۔ بدایت:۔ ابتدا۔ شروع۔ آغاز۔ مہالک:۔ مہلکہ کی جگہ۔ ہلاکت کی جگہیں۔ ہلاکتیں۔ خطرہ کا مقام۔

اور اُمیدوں کے حاصل کرنے اور خطرات کی طرف قدم کرنے سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہئے۔

**قطعہ:۔** ۱۔ جس آدمی کو آرام و آسائش کا شوق ہو۔ اسے حکومت کی کمر نہیں باندھنی چاہئے

۲۔ جس شخص میں سلطنت کی ہمت ہے۔ وہ محنت اور مشقت سے کب آرام پاسکتا ہے۔

کہتے ہیں۔ کہ ایک بادشاہ نے اپنے لڑکے کو دشمن سے لڑائی کے لئے بھیجا۔ لوگوں نے اسے اطلاع دی۔ کہ شہزادہ راستے میں کبھی کبھی اپنا زرہ بکتر اتار پھینکتا ہے اور وہ دو راتیں ایک ہی منزل پر ٹھہر رہتا ہے۔ باپ نے اسے لکھا۔ اے بیٹے! خداوند تعالیٰ نے جب عزت کو پیدا کیا تو آرام و آسائش کو اس کا ساتھی بنا دیا۔ یعنی عزت بغیر مشقت حاصل نہیں ہوتی اور آرام و آسائش ذلت کا سبب ہوا کرتے ہیں۔ تب عزت بادشاہوں کو بخشی اور ذلت رعایا کو عطا کی۔ بادشاہ کا حصہ حکومت کی عزت ہے۔ اور رعیت کا نصیبہ امن و امان اور راحت و آسائش ہے۔ یہ دونو چیزیں ایک جگہ نہیں ہوسکتیں۔ پس ضروری ہے کہ بادشاہ آرام و راحت کو الوداع کہہ دے۔ یعنی ترک کردے اور آسائش و آرام کو رعیت کے واسطے چھوڑ دے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو آرام

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

طلبی کے ساتھ قناعت کرے اور حکومت و بادشاہی کی عزت سے مُنہ پھیرے۔ فرد:۔
بادشاہت کا مزہ تیرے لئے کافی سے زیادہ ہے۔ پس کسی دُوسری راحت کومت ڈھونڈو
اور سلطنت کے ہوتے ہوئے کسی اور سرمایہ یعنی پُونجی کی خواہش نہ کرو۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۸۔ کلی:۔ سخت مشکل۔ بڑے۔ یک نفس:۔ ایک لمحہ۔ دم بھر۔ رُدی گر
کالسی کا کام کرنے والا ٹھٹھیرا۔ جفا کشیدہ:۔ مشقت برداشت کرنا۔ دُکھ اٹھانا۔ محنت کرنا۔
غرقاب:۔ بھنور۔ گہرا پانی۔ دریغ:۔ افسوس۔ اصلاح:۔ درستی۔ روی:۔ کالسی مس:۔ تانبا۔
صعب:۔ مشکل۔ پُر تکلیف۔ فوات:۔ جمع از فوت۔ موت۔ تلف شدن:۔ مٹ جانا۔ تباہ و
برباد ہونا۔ گرایدن:۔ جھکنا۔ مائل ہونا۔ راغب ہونا۔

یعقوب بن لیث اپنی زندگی کے ابتدائی زمانہ میں اپنے آپ کو خطرات میں ڈال دیتا۔ اور انتہائی خطروں میں پڑ جاتا۔ وُہ راحت طلبی کے خلاف تھا۔ اور محنت کرنے اور تکلیف اٹھانے سے ذرا بھی نہ اکتاتا۔ یا دم بھر بھی آرام نہ لیتا۔ لوگوں نے اسے کہا۔ تو ایک ٹھٹھیرا ہے۔ تیرے اس قدر محنت اور مشقت برداشت کرنے اور اپنے آپ کو موت کے بھنور میں ڈالنے کا کیا سبب ہے۔ اس نے جواب دیا۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ اپنی عزیز عمر کو کالسی اور تانبے کے برتنوں کی مرمت میں صرف کردوں۔ اور ایسے پیشہ کو اختیار کروں جس میں میرے بہت سے شریک ہوں۔ میری انتہائی کوشش اور جدوجہد اس لئے ہے کہ اپنے آپ کو ایسے بلند مرتبہ پر پہنچاؤں کہ میرے ہمجنسوں میں سے کوئی بھی میرا شریک نہ ہو۔ لوگوں نے کہا کہ یہ مہم بڑی کٹھن اور یہ کام بہت مُشکل ہے۔ اس نے جواب دیا۔ میں اس بات کو بڑی اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ موت کا شربت چکھنا پڑے گا۔ اور موت و فنا کا بوجھ اٹھانا ہی ہوگا۔ اس لئے یہی اچھا ہے کہ کسی بڑے کام میں مٹ جاؤں۔ بجائے اس کے کہ کسی گھٹیا کام میں ہلاک ہو جاؤں۔ آخر کار بلاشُبہ وُہ جدوجہد کی بدولت ایک جلیل القدر پوزیشن پر پہنچ گیا۔ مثنوی:۔

۱۔ تو اپنے کام میں محنت اور کوشش کرتا رہ اور طلب کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑ۔
۲۔ ہر وُہ چیز جس طرف تیرے دل کو رغبت ہو یاد رکھ، اگر تو ہاتھ پاؤں مارے گا تو پالیگا۔ چنانچہ محنت اور مشقت سے بزرگی کی عمارت کھڑی ہوتی ہے اور اسی طرح اس صفت کی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مند سے جو بیکاری اور کاہلی ہے۔ شوکت اور دولت کی بُنیاد اکھڑ جاتی ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۹۔ بطالت:۔ باطل ہونا۔ بیکاری۔ بیہودگی۔ کسالت:۔ سُستی۔ سُست ہونا۔ کاہلی۔ اساس:۔ بنیاد۔ آل:۔ اولاد۔ ایالت:۔ حکومت۔ سرداری۔ نمبرداری۔ جلادت:۔ جوانمردی۔ شجاعت۔ بہادری۔ دلیری۔ سفینہ:۔ کشتی۔

لوگوں نے طاہر کی اولاد میں سے کسی سے پُوچھا کہ تمہاری حکومت کے زوال اور سلطنت کے خاتمہ کی کیا وجہ تھی؟ اُس نے جواب دیا۔ رات کو شراب پینا اور صبح کو سونا۔ یعنی سُستی کے سبب ہم نے حکومت کے کاموں کی طرف دھیان نہ دیا۔ اور کاہلی کی وجہ سے بہادری کی رسم چھوڑ دی اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہماری طاقت کی کشتی زوال کے بھنور میں غرق ہوگئی اور ہماری اُمید کی ناؤ مُراد کے کنارے نہ لگی۔ شعر

وہ شخص اپنی سلطنت کی بنیاد کو خراب کرتا ہے جو شام کو پیتا ہے اور صبح کے وقت سوتا ہے۔

# انتخاب از درۃ الاخبار و لمعۃ الانوار

مشکل الفاظ صفحہ ۳۰۔ اصل:۔ بُنیاد۔ نسب۔ جڑ۔ پیدائش۔ میلاد:۔ جائے ولادت پیدائش کا وقت۔ تعمق:۔ غور کرنا۔ کسی چیز کی تہ کو پہنچنا۔ گہرائی۔ سعت:۔ وسعت۔ فراخی۔ گنجائش تلمذ:۔ پیرو۔ پیروی کرنے والا۔ خلق:۔ طبیعت۔ ضیق:۔ تنگ۔ تنگی۔ کنجوس۔ بخیل۔ ضنت:۔ بخیلی۔ بخل۔ کنجوسی۔ تفہیم:۔ سمجھانا۔ جامع:۔ جمع کرنے والا۔ حفظ:۔ حافظہ۔ حدت:۔ تیزی۔ ذکا ذہانت۔ عقل۔ طبیعت کی تیزی۔ مطول:۔ طولانی۔ لمبی۔ تامل:۔ غور سے سوچنا۔ غور سے مطالعہ کرنا

اس کا وطن اور جائے پیدائش نیشاپور ہے۔ علوم حقیقی کے مختلف پہلوؤں کی گہرائی سے پُوری پُوری واقفیت کے لحاظ سے شیخ ابو علی سینا کا پیرو کار تھا۔ لیکن اس کی طبیعت میں تنگی تھی۔ یعنی کنجوس و تنگدل تھا۔ اور پڑھانے۔ سمجھانے اور تصنیف کے کام میں اور جس چیز سے کہ دوسرے فائدہ اُٹھا سکیں۔ نہایت کنجوسی سے کام لیتا تھا۔ اس کا قوتِ حافظہ کے ساتھ ساتھ ذہن بھی بڑا تیز تھا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اس نے اصفہان میں ایک بہت بڑی کتاب کا سات دفعہ مطالعہ کیا اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جب نیشاپور میں واپس آیا۔ تو دل کی پشت فرد حافظہ سے لکھا دیا۔ یعنی دوسرے لفظوں میں یوں کہئے۔ کہ زبانی لکھوایا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۳۱۔ عود کردن:۔ لوٹنا۔ واپس ہونا۔ مراجعت کرنا۔ ظہر:۔ پیٹھ۔ پشت۔ املا:۔ لکھنا۔ ڈکٹیشن:۔ نسخہ:۔ کتاب۔ استعداد:۔ قابلیت۔ لائق ہونا۔ علوم معقول:۔ وہ علم جس کی بنیاد عقل پر ہو۔ جس کو عقل اور دلیل مانے مثلاً ریاضی وغیرہ۔ علوم منقول:۔ وہ علم جو نقل سے قبول کر لیا جائے جس میں عقل کو دلیل دینے کی ضرورت نہ ہو۔ مثلاً حدیث۔ روایات۔ الکتبہ مقدس وغیرہ آئمہ:۔ جمع امام۔ سردار۔ لیڈر۔ پیشوا۔ قرا:۔ قاری کی جمع۔ قرآن کی تلاوت کرنے والا۔ وجوہ:۔ جمع وجہ۔ سبب۔ دلیل۔ شواذ:۔ جمع شاذ۔ نادر۔ کم۔ تنہا۔ اکیلا۔ جدا۔ مدآراد:۔ خدا نہ رکھے۔ (الف دعائیہ ہے) چنانچہ ایک نسخہ اس کی ڈکٹیشن سے لکھا گیا اور اصل نسخہ سے مقابلہ کیا گیا۔ تو کوئی بہت زیادہ فرق نہ رکھتا تھا۔ اس قابلیت کی وجہ سے وہ تمام معقول اور منقول علوم پر عبور رکھتا تھا۔

کہتے ہیں۔ کہ ایک دن وہ (عمر خیام) شہاب الاسلام وزیر عبدالرزاق بن الفقیہ الاجل ابی القاسم عبداللہ بن علی کے حضور میں تشریف لائے۔ قاریوں کا امام ابوالحسن الغزالی بھی وہاں موجود تھے۔ ایک آیت پر قاریوں کے سواد دل میں اختلاف کے متعلق بحث و مباحثہ ہو رہا تھا۔ جب امام (عمر خیام) آئے۔ شہاب الاسلام نے کہا۔ ہم نے خبر رکھنے والے (عالم) کو پالیا۔ پس انہوں نے اس کے متعلق جو بہت سی وجوہات تھیں۔ ان میں سے سب سے اعلیٰ وجہ دریافت کی۔ اور قاریوں کی مختلف وجوہ بیان کیں۔ اور اس آیت کے بارے میں ہر وجہ کا سبب بتایا اور پھر بہت سی وجوہ میں سے جو بڑی شاذ و نادر وجوہ تھی۔ اس کا ذکر کیا۔ پھر ان میں سے ایک وجہ کو چن لیا اور اُس کی درستگی کا ثبوت پیش کیا۔ تب امام ابوالحسن نے دعائیہ لہجے میں کہا۔ تیرے جیسے عالموں کی خدا علما میں کثرت کرے۔ اور حق تعالیٰ جہان کو امام (عمر خیام) کے مبارک وجود سے خالی نہ رکھے۔ کیونکہ یہ خیال نہ تھا۔ کہ فلاسفر اور حکیموں کا تو کہنا ہی کیا خود قاریوں میں سے بھی کوئی اتنی وجوہات اور علتیں بیان نہیں کر سکتا تھا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۳۲۔ حماسہ:۔ زبان عربی میں ایک کتاب ہے۔ جس میں بہادری

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اور دلیری کے کارنامے درج ہیں۔ ایک رزمیہ مثنوی ہے۔ تصغیر: جو چھوٹائی کے معنے دے۔ تکبیر: جو بڑائی کے معنے دے۔ حمیا: شدت۔ تیزی غصہ کی سختی اور شدت۔ طائفہ: گروہ۔ جماعت۔ فریق حلول: ایک چیز کا دوسری چیز میں اس طرح گھس جانا کہ تمیز نہ ہو سکے۔ نیچے اترنا۔ مورود: ..... وارد ہونے کی جگہ۔ گذرگاہ۔ تقصیر: قصور۔ کمی۔ نقص۔ معالی امور: بڑے بڑے باشاندار کام۔ انواع جمع از نوع۔ قسم۔ اعرفہا: میں جانتا ہوں یا پہچانتا ہوں۔

شیخ الامام ظہیر الدین ابو الحسن بن امام ابو القاسم البیہقی فرماتا ہے۔ میں اپنے باپ امام ابو القاسم کے ساتھ سنہ ۵۰۷ھ میں امام عمر کی مجلس میں گیا۔ امام نے مجھے حماسہ کے ایک بیت کا مطلب پوچھا۔ اور وہ یہ ہے ؎

جب وہ نازل ہوتے تو اپنے جانوروں کو نہ نرم زمین پر چراتے اور نہ ہی دار الامان میں۔

ہم نے کہا لفظ حُمیّا اسم تصغیر ہے کہ جس کا اسم تکبیر نہیں۔ جس طرح کہ ثریا اور حمیا ہیں۔ اور شاعر نے اشارہ کیا ہے اس گروہ کی عزت کی طرف اور ان کی منزل کے محفوظ ہونے کی طرف یعنی جس مقام پر اترتے ہیں یا اس گذرگاہ کی طرف جہاں وہ آتے ہیں۔ ان کی شان و شوکت میں کسی قسم کا حرج واقعہ نہیں ہوتا کیونکہ ان کی ہمت بڑے بڑے شاندار کارناموں کی طرف لگی رہتی ہے۔ اس کے بعد خطوط قوسیہ کی قسموں کے متعلق مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ خطوط قوسیہ کی چار قسمیں ہیں (۱) محیط دائرہ (۲) نصف دائرہ (۳) نصف دائرہ سے چھوٹی قوسیں (۴) نصف دائرہ سے بڑی قوسیں۔ اس کے بعد امام عمر نے میرے باپ سے کہا:- یہ وہ طبیعت ہے۔ جسے میں اخزم سے پہچانتا ہوں (تعریفیہ ضرب المثل ہے)

مشکل الفاظ صفحہ ۳۳۔ توفر: بہت سا۔ کثیر۔ کثرت۔ واحد: ایک۔ کثیر: ایک سے زیادہ اعراض نمودن: علیحدگی اختیار کرنا۔ دور رہنا

اور وہ بہت سے علوم سے واقف ہونے کے باوجود بھی حکمت۔ ریاضی اور اس کی مختلف قسموں اور طب میں کافی مہارت رکھتا تھا۔ بلکہ اس کام میں استاد کامل تھا۔ اور اپنی تمام عمر ان علوم کے مطالعہ میں صرف کر دی۔

امام بغدادی کہتا ہے کہ ایک دن کتاب الشفا سے الٰہیات کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جب "واحد" اور "کثیر"

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کے باب پر پہنچا۔ تو کوئی چیز مطالعہ کرنے والی جگہ کے ورقوں کے درمیان رکھ دی اور کہا۔ کہ پارسا لوگوں کی جماعت کو بلاؤ۔ تاکہ وصیت کروں۔ جب دوست جمع ہو گئے اور وصیت نامہ کی شرطیں طے کی گئیں۔ تو اُس کے بعد وُہ نماز پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ اور لوگوں سے مُنہ پھیر لیا۔ یعنی علیحدہ ہو گیا۔ تاکہ وُہ شام کی نماز ادا کرے۔ سجدہ کیا اور کہا۔

اے خدا جہاں تک مجھ سے ہو سکا۔ میں نے تجھے پہچاننے کی کوشش کی۔ پس تو مجھے بخش دے۔ کیونکہ یہی تیرا پہچاننا (معرفت) میرے لئے تیرے پاس پہنچنے کا وسیلہ ہے۔ یہ کہہ کر جان بحق ہو گیا۔

---

# انتخاب ازِ گنجِ دانش

## تہران

**مشکل الفاظ صفحہ ۳۰۴** - عجم :- مُلک عجم یعنی ایران کے رہنے والے۔ عجمی، فارسی۔ تازی عربی۔ منقوط :- نقطہ والی۔ قرا :- جمع از قریہ۔ دیہہ۔ گاؤں۔ فرسخ :- فرسنگ۔ جو قریباً ۲ ۳/۴ میل کا ہوتا ہے۔ بیوتات :- جمع الجمع از بیت۔ مکان۔ گھر۔ چارہ :- صورت۔ علاج۔ مرآمدہ - آمدورفت۔ تعلق۔ حراست :- حفاظت۔ نگہبانی۔ بچاؤ۔ تنعمات :- تنعم کی جمع۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ آرام و آسائش سے زندگی بسر کرنے کا سامان۔ یہ ایک فارسی لفظ ہے اور اہل ایران اسے نقطہ والی "ت" کے ساتھ بولتے اور لکھتے ہیں۔ یہ رَے کے دیہات میں سے تھا۔ اس گاؤں اور رَے کے درمیان کوئی دو فرسنگ کا فاصلہ تھا۔ ایک معتبر شخص سے سُنا گیا ہے کہ تہران ایک بڑا گاؤں تھا۔ اور اس کے مکانات زیرِ زمین بنے ہوتے تھے۔ سوائے وہاں کے باشندوں کے اور کسی کو وہاں تک پہنچ نہ تھی اور ان لوگوں نے کئی بار شاہِ وقت کے خلاف بغاوت کی ہے اور بادشاہ کے لئے اُن کے ساتھ مہربانی اور لحاظ سے پیش آنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

یہ بارہ محلوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ کہ جن میں آپس میں کوئی باہمی تعلق نہ تھا۔ اُس میں بہت سے باغ اور بستان تھے کہ یہی وہاں کے باشندوں کی حفاظت کا سبب اور دشمن کو دفع کرنے کا سامان تھے۔ اور اشیاء خورد و نوش یا ضروریات یا گرد و نواح سے بافراط دستیاب ہو جاتی تھیں

مشکل الفاظ صفحہ ۳۵۔ قتل و غارت:۔ لوٹ مار۔ الحال:۔ اس وقت۔ آج کل۔ حوالی گرد و نواح۔ سراسر:۔ تمام۔ جملہ۔ مسافرت:۔ سفر۔ سیر و سیاحت۔ وضع و ہیأت:۔ شکل و صورت بناوٹ۔ حوم یا حومہ:۔ کسی چیز کے گرد پھرنا۔ مراد گرد و نواح۔ عصر:۔ وقت۔ زمانہ۔ ایالات جمع از ایالت۔ حکومت۔ ریاست۔ علاقہ۔ ثمر:۔ پھل۔ سرداب:۔ سرد خانہ۔ تہ خانہ۔ تحتانی:۔ زمین دوز۔ تہ خانہ۔ امتداد:۔ مدت پکڑ جانا۔ لمبا ہو جانا۔

زینت المجالس کا مصنف فرماتا ہے کہ رے کا شہر مغلوں کی لوٹ مار کے زمانے سے ایک کھنڈرات کا ڈھیر رہا ہے۔ اور آج کل تہران اور رے اس کے گرد و نواح میں شہر آباد ہو گئے ہیں۔ اس کی آب و ہوا رے کی تمام ولایتوں سے اچھی ہے۔ شاہ طہماسپ نے اس میں مکانات وغیرہ کھڑے کرنے میں کافی کوشش کی۔ یہاں تک کہ اس کا گھیر کوئی ایک فرسنگ کے قریب ہو گیا اور اب آباد ہے اور غلہ اور میوہ جات بڑے عمدہ پائے جاتے ہیں

عرب کے سیاحوں میں سے ابن حوقل و مسعودی نے ۳۰۲ھ تا ۳۳۰ھ تک ایران کی سیاحت کی تھی۔ اور رے کے علاقہ کی اچھی طرح سے سیر کی۔ اس شہر کی بناوٹ، شکل و صورت اور گرد و نواح کے بارے میں لکھا ہے اور تہران کا ذکر تک نہیں کیا۔ اور عربی کتابیں جن میں تہران کا ذکر کیا گیا ہے آثار البلاد و معجم البلدان تک محدود ہے جیسا ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ ان دو (سیاحوں) کے زمانے میں اس شہر کے مکانات زمین کے نیچے بنے ہوئے تھے۔ تہران ایک بہت بڑا گاؤں ہے۔ رے کی حکومت کے ماتحت ہے۔ اس میں باغات کی زیادتی ہے جس میں بہت سے درخت ہیں پھل بڑے اچھے اور بکثرت ہیں۔ باشندے تہ خانوں کی طرح کے گھروں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ جونہی دشمن حملہ کرتا ہے۔ تہ خانوں میں جا کر پناہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا محاصرہ خواہ کتنی لمبی میعاد ہی اختیار کرے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۳۴۔ آذوقہ:۔ خوراک۔ پرورش۔ اماکن جمع مکان۔ مکانات۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مقدور۔ غیر مقدور۔ قدرت سے باہر۔ ناممکن۔ معاودت کردن:۔ عود کرنا۔ پھر کر آنا۔ لوٹ آنا۔ واپس لوٹنا۔ شوارع:۔ جمع از شارع۔ راستہ۔ گذر۔ طرق:۔ جمع طریق۔ راہ۔ راستہ۔ محل عبور۔ عبور کرنے کی جگہ۔ گذرنے کی جگہ۔ راستہ۔ ممر۔ گذرنا۔ قوافل:۔ جمع قافلہ۔ مترددین:۔ جمع متردد۔ آنے جانے والے۔ آمد و رفت رکھنے والے۔ مسافر وغیرہ۔ فرو گرفتن:۔ بند کر دینا۔ روک لینا۔ دائماً:۔ ہمیشہ۔ عساکر:۔ جمع از عسکر۔ لشکر۔ فوج۔ زد و خورد:۔ جھڑپ۔ لڑائی جھگڑا۔ مار پیٹ۔ زر مسکوک سکہ شدہ زر۔ مراد سکہ۔ وجوہ:۔ جمع وجہ۔ نقد:۔ روپیہ۔ بر وفق:۔ موافق۔ مطابق۔ رفق۔ رفاقت مہربانی۔ پیار۔ نرمی۔ حرکت نمودن:۔ برتاؤ کرنا۔ پیش آنا۔ سلوک کرنا۔ تسلط:۔ زور۔ غلبہ۔ جبر۔ زراع:۔ جمع زارع۔ کسان۔ کاشتکار۔ بیل۔ بیلچہ۔ تخم:۔ کاشت کرنا۔ کھیتی باڑی کرنا۔ اغنام غنم کی جمع۔ بکریاں۔ احشام:۔ حشم کی جمع۔ نوکر چاکر۔ توصیف نمودن:۔ وصف بیان کرنا۔ صفت کرنا۔

وہ سامان خوراک کی زیادتی کی وجہ سے جو کہ انہوں نے بڑی احتیاط کے ساتھ جمع کیا ہوتا ہے بالکل بے فکری اور آرام سے دن کاٹتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان مکانوں سے باہر نکالنا غیر ممکن ہے جب دشمن مایوس ہو کر واپس لوٹ جاتا ہے تو اپنے زمین دوز گھروں سے باہر نکل آتے ہیں اور شہر کے گرد و نواح بلکہ تمام راستوں اور سڑکوں کو کہ جہاں سے قافلے اور مسافر گزرتے ہیں۔ روک کر لوٹ مار، قتل و ڈاکہ میں مصروف ہو جاتے ہیں اور قریباً ہمیشہ ہی بادشاہ وقت کے خلاف برسر بغاوت رہتے ہیں۔ اپنا مالیہ سکہ کے ذریعے ادا نہیں کرتے۔ بلکہ رائج شدہ سکوں اور نقدی کے بدلے مرغے اور پرندے دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ مہربانی اور لحاظ سے پیش آنا چاہئے۔ نہ کہ رعب و سختی سے۔ وہاں کے کاشتکار بیلچوں اور بیلوں سے اپنی زمین کاشت نہیں کرتے۔ بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ بکریاں اور نوکر چاکر تک بھی نہیں رکھتے ہوں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ محاصرے کے وقت لوٹے جائیں۔ حاجی خلیفہ نے جو مصطفٰے ابن عبداللہ چلپی کے نام سے اور کاتب کے لقب سے مشہور ہے اپنی کتاب جہاں نامہ میں طہران کی شرح لکھی ہے۔ اور وہاں کے لوگوں کو وحشی اور بے رحم کہہ کر پکارا ہے۔ یاقوت حموی۔ عبدالرشید ابن صالح بن نوری باکوئی۔ حمداللہ مستوفی اور تذکرہ ہفت اقلیم تصنیف شدہ ۱۰۰۲ھ کے مصنف امین احمد رازی نے تہران کے میووں کے بیان میں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

لکھا ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۳۷ - انہار:- جمع نہر۔ جاریہ:- جاری شدہ۔ چلتی ہوئی۔ بہنے والی۔ ثمر:- پھل۔ مثمر:- پھل دار درخت۔ ثمر دار۔ متنزہ:- پاک۔ پاکیزہ۔ قابلِ سیر۔ قابلِ دید۔ بلوک:- علاقہ جو کسی ایک گاؤں پر مشتمل ہو۔ خطہ۔ خضرت:- نباتات کی ہریالی۔ سرسبزی۔ نضرت:- تازگی۔ خوبی۔ حسن۔ رونق۔ لطف۔ بہا۔ خوبصورتی۔ حیز توصیف بیرون است:- دائرہ تعریف سے باہر ہے۔ یعنی اس کی تعریف کرنا ممکن نہیں۔ ییلاقات:- جمع ییلاق۔ موسم گرما بسر کرنے کا سرد سیر مقام۔ فواکہ فاکہہ کی جمع۔ پھل۔ میوے۔ مقر:- جائے قرار۔ ٹھہرنے کا مقام۔ مقرِ خلافت:- دار السلطنت۔ دار الخلافہ عظمیٰ:- بڑا۔ میاہ:- جمع ماء۔ پانی۔ بہت سے پانی مراد ندی۔ نالے۔ نہریں۔ اشجار:- جمع شجر۔ درخت۔ بارہ:- قلعہ۔ حصار۔ قلعہ کی دیوار۔ دورہ:- گھیرا۔ دائرہ۔ حفر:- زمین کو کھودنا صاف کرنا۔ کفایت ساختن:- کافی ہونا۔ پورا ہونا۔

امین احمد رازی اسی کتاب تذکرہ ہفت اقلیم میں لکھتا ہے:- تہران بہتی ہوئی نہروں پھل دار درختوں کی بہتات اور پاک صاف اور قابل دید باغوں کی وجہ سے بہشت کی مثال ہے خاص کر شمیران کا علاقہ جو اس قصبہ (تہران) کے شمال میں واقع ہے۔ نباتات کی ہریالی، صفائی۔ رونق اور خوبصورتی کے کمال کے باعث اس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ شمیران کا علاقہ جو شمع ایران کے نام سے مشہور ہے۔ موسم گرما بسر کرنے کے لئے دنیا کا بہترین مقام ہے۔ نیز احمد رازی لکھتا ہے طہران سے دو فرسنگ کے فاصلے پر ایک گاؤں کن سولقان کے نام سے مشہور ہے۔ جو بہتے ہوئے پانیوں (نہروں) کی زیادتی۔ عمدہ میووں اور صفائی کی وجہ سے بہشت بریں کا نمونہ ہے۔

یہ شہر جو اب خلافت عظمیٰ کی جائے قرار (دار السلطنت) ہے۔ شاہ طہماسپ صفوی بن شاہ اسمعیل کے زمانے میں ندی نالوں۔ درختوں اور مکانوں کی زیادتی کی وجہ سے اس کی توجہ کا باعث ہوا۔ ۹۶۱ھ میں اس کے حکم سے اس کے گرد ایک فصیل بنائی گئی جس کا گھیر چھ ہزار قدم تھا۔ ایک سو چودہ برج اس کے ارد گرد تعمیر کئے گئے۔ اور ہر برج میں حفاظت کے خیال سے قرآن شریف کی ایک سورت بطور تعویذ دفن کی گئی۔ اور شہر کی آمد و رفت کے لئے چار دروازے کھول دیئے گئے۔ اور فصیل کے ارد گرد ایک خندق کھودی گئی۔ چونکہ خندق کی مٹی قلعہ اور برج

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی تعمیر کے لئے ناکافی تھی۔ اس لئے شہر کی دو جگہوں سے مٹی کھودی گئی۔ کہ ایک جگہ کا نام میدانی لڑھا اور دوسری جگہ کا نام حصاری گڑھا مشہور ہوگیا۔ اور شاہی دروازہ بنام ارک مشہور ہے۔ جو کہ افغانوں کی بنائی ہوئی عمارات میں سے ہے۔ اسی خیال سے ملک ایران کے ہر شہر میں جہاں ایک جداگانہ قلعہ ہے اور جس کا نام ارک ہے وہ ایک علیحدہ ٹکڑا یا عمارت ہے

مشکل الفاظ صفحہ ۳۸۔ چال :۔ چھوٹا گڑھا۔ گڑھا۔ بناہ :۔ مکان۔ عمارت۔ افاغنہ :۔ جمع افغان پٹھان لوگ۔ محروسہ :۔ زیر حفاظت۔ حراست میں آئے ہوئے۔ مقبوضہ :۔ شورش۔ شور و شر فساد۔ دست بر چیزے داشتن :۔ پہنچ ہونا۔ دسترس ہونا۔ رسائی ہونا۔ ممر :۔ راستہ۔ گذرنے کا مقام فرار :۔ بھاگنا۔ قصاص :۔ خون کا بدلہ۔ قتل کا بدلہ لینا۔ قزلباش :۔ قزل یعنی سرخ اور باش یعنی سر سے مرکب ہے۔ سرخ سر والا۔ چونکہ شاہ اسمعیل صفوی نے اپنی فوج کے لئے بارہ گوشہ سرخ ٹوپی مقرر کی تھی۔ اس لئے سپاہیوں کو قزلباش کہتے ہیں (لغات فیروزی) اشترزہ :۔ غصے میں بھرا ہوا۔ خوفناک غضبناک۔ سا ئرہ :۔ تمام۔ نبیرہ :۔ پوتا۔

افغانوں نے تمام مقبوضہ ممالک میں شہر کے تین طرف دیوار، قلعہ، خندق اور برج بنائے تھے اور شہر کے ایک گوشہ میں ایک دروازہ چھوڑ دیتے تھے اور اس چوتھی طرف بھی دروازہ جنگل کی جانب بناتے تھے۔ تاکہ جس وقت شورش پیدا ہو۔ تو قریب ہی جنگل میں رسائی ہو سکے اور بھاگنے اور دوڑ جانے کا راستہ مل سکے۔ لیکن اس بات سے غافل تھے کہ جب شور و شر ہوگا۔ قزلباشوں کا بدلہ لینے کے لئے غصے میں بھرے ہوئے بہادروں اور دلیروں کی تلواریں کھچ جائیں گی۔ اور نہ ہی کچھ دیکھیں گے جو انہوں نے دیکھا۔ سنہ ۹۸۵ھ میں سلطان محمد خدا بندہ کا بیٹا سلطان حسن مرزا تمام صفوی شہزادوں کی طرح طہران میں قتل ہوا۔ اور ان انقلابات کے بعد جو مازندرات میں واقع ہوئے۔ شاہ طہماسپ نے اپنے پوتے سلطان محمد حسن مرزا کو وہاں کا گورنر مقرر کر کے بھیجا۔ شاہ اسمعیل ثانی اور اس کا باپ ایک ہی ماں کے بطن سے تھے اور شاہ اسمعیل کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ اور سلطان محمد حسن مرزا ولیعہد بننے کے خیال سے طہران آیا اور اُس وقت شاہ اسمعیل، اسے مٹا دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۳۹۔ افنا :۔ فنا کر دینا۔ مٹا دینا۔ جان سے مار دینا۔ تامل نمودن :۔ سوچ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کرقدم اٹھانا۔ جھجک جانا۔ عریضہ :۔ درخواست ۔ چٹھی ۔ ترویج :۔ رواج دینا۔ ترقی دینا۔ جاری کرنا۔ تسنّن :۔ سنی ہونا۔ سنی مذہب ۔ نفاق :۔ جھگڑا۔ اختلاف ۔ عدمِ تعصب :۔ دلچسپی نہ لینا۔ بے پرواہی کرنا۔ مذہب امامیہ :۔ وہ مذہب جس میں اماموں پر اعتقاد ہو۔ مراد شیعہ مذہب۔ قورچی :۔ ہتھیار بند سپاہی ۔ مسلّح سپاہی ۔ درب :۔ دروازہ ۔

لیکن اس کا باپ سلطان محمد اس وقت فارس کا حاکم تھا۔ اور اُس کا بھائی عباس مرزا خراسان کا حاکم تھا۔ اس نے اس کے قتل کرنے میں قدرے سوچ بچار سے کام لیا۔ اور سلطان حسن مرزا نے قزوین کو ایک خط لکھا اور اپنے طہران آنے کی اطلاع دی ۔ شاہ اسمعیل ثانی نے جواب میں لکھا کہ طہران ٹھہرے رہو۔ یہاں تک کہ میری والدہ "قم" سے آجائے ۔ اسے اپنے ساتھ قزوین میں لیتے آؤ۔ ولیعہدی سے نا امید اور حکومت سے محروم طہران میں اقامت اختیار کی ۔ چونکہ شاہ اسمعیل اپنی ناسمجھی کی وجہ سے سنی مذہب کو رواج دینے میں کوشاں تھا۔ شیعہ مذہب کے امیروں اور عالموں کو اس سے نفرت ہوگئی ۔ اس کے حضور میں عرض کی ۔ چونکہ آپ شیعہ مذہب میں دلچسپی نہیں لیتے ۔ اس لئے شیعہ اُمرا چاہتے ہیں ۔ کہ آپ کو قتل کردیں اور سلطان حسن مرزا کو بادشاہ بنادیں ۔ شاہ کوسہ علی قلی ترکمان کو چار ہزار مسلح سپاہیوں کے ساتھ سلطان حسن مرزا کے قتل کے لئے بھیج دیا۔ شہزادہ نے مسلح سپاہیوں کے طہران میں وارد ہونے کے بعد اپنے مکان کا دروازہ بند کردیا۔ اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر ان کی روک تھام میں لگ گیا۔ کوسہ علی خاں نے نزدیک آکر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر قسمیں کھائیں کہ بادشاہ نے ہم کو آپ کے بلانے کے لئے بھیجا ہے ۔ اُس نے منظور کرلیا اور دروازہ کھول دیا۔ وہ مکان کے اندر داخل ہوگئے ۔ اور چند آدمی اس پر ٹوٹ پڑے ۔ اور اس بے گناہ کا خون بہا کر اسے اسی جگہ پر قتل کردیا۔ اور اُس کے قبیلے کے بھی بہت سے آدمیوں نے ساتھ یہی سلوک کیا۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۴۰** ۔ جمع آوری :۔ جمع کرنا۔ مغلوباً :۔ مغلوب ہوکر۔ شکست کھاکر۔ ہار کر مراجعت کردن :۔ لوٹنا ۔ واپس ہونا۔ خلوص :۔ نیک نیتی ۔ سچائی ۔ قصد :۔ ارادہ ۔ ہمسر :۔ برابر کا ۔ شریک ۔ حریف ۔ مرجع :۔ جڑ۔ اڈہ ۔ صافی ضمیر ۔ صاف دل رکھنے والا۔ از بدو :۔ شروع سے ۔ ابتدا سے ۔ الیٰ جلوس :۔ تختِ نشینی تک ۔ الیٰ :۔ تا ۔ تک ۔ قشون :۔ فوج کا دستہ ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

پھر ۱۱۳۵ھ میں شاہ سلطان حسین فوج جمع کرنے کے لئے قزوین آیا۔ اور پھر وہاں سے طہران میں آکر چند سردار ابدالی اور قلیجانی افغانوں کو دفع کرنے کے لئے بھیجے۔ جو شکست کھا کر واپس آ گئے۔ اور محمود قلیجانی نے ہرات کے حاکم اسد اللہ پر حملہ کر دیا اور اس پر غالب آیا۔ یعنی شکست دی۔ اور شاہ سلطان حسین کو ایک خط لکھا اور ہرات کی فتح اور اسد اللہ کی شکست کو اپنی صدق کا ثبوت ٹھہرایا۔ لیکن اس کا دلی مقصد اپنے حریف کو دفع کرنا تھا۔ اس کا خط طہران میں بادشاہ کے پاس پہنچا۔ ایک جوڑا اور تلوار اور حسن قلی خانی کا لقب اور سلطنت کے خیر خواہ۔ صاف دل صوفی کا خطاب اور قندہار اور سیستان کی حکومت اسے مرحمت فرمائے۔ یہ مختصر سا بیان شورش ایران نامی کتاب جو نامیک لراک نامی سیاح کی تصنیفات میں سے ہے اور افغانوں کے غلبہ کے شروع سے لے کر نادر شاہ کی تخت نشینی تک ہے لیا گیا ہے۔ جو کہ چند دلیلوں کی وجہ سے صحیح اور قابل اعتبار ہے۔ کیونکہ وہ بذات خود وہاں موجود تھا۔ اور ساتھ ہی بڑے ہوشیار گماشتے ہر جگہ مقرر کر رکھے تھے۔ اس نے لکھا ہے۔ محمود افغان نے چار ماہ سے کرمان کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ جب ایران کے سردار لطف علی خاں نے اس پر حملہ کر کے اس کی تھوڑی فوج کو جو اس کے ہمراہ تھی شکست دے کر بکھیر دیا۔ اور قندہار تک اس کا اور شکست خوردہ کان کا تعاقب کیا۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۴۱** ۔ ہزیمت دادن: شکست دینا۔ متفرق ساختن: تتر بتر کرنا۔ پراگندہ کرنا۔ بکھیر دینا۔ علیحدہ علیحدہ کر دینا۔ ہزیمتی: ہزیمت خوردہ۔ شکست خوردہ۔ غیر مترقبہ: جس کی امید نہ ہو۔ غیر متوقع۔ استحکام: مضبوط۔ ثانیاً: دوبارہ۔ تدارک: بند و بست۔ تیاری۔ انتظام۔ عاجلاً: عجلت سے۔ جلدی سے۔ تہیہ: ترتیب۔ ناامی: غارت چغلخوری۔ اضمحلال: نیست ہونا۔ معدوم ہونا۔ تباہ ہونا۔ غرض: دشمنی۔ بغض۔ اہالی: جمع اہل۔ لوگ۔ مناصب: جمع منصب۔ رتبہ۔ مرتبہ۔ عہدہ۔ برخی: چند لوگ۔ گزاف: بے حد۔ بے حساب۔ دریافتن: پانا۔ حاصل کرنا۔ قسمت کردن: بانٹنا۔ تقسیم کرنا۔ اسلحہ: ہتھیار۔

اور اس بڑی فتح کی خبر جو کہ غیر متوقع تھی۔ سلطان حسین کے طہران میں پہنچنے کے دو دن بعد ایران کے دربار میں پہنچی۔ یہ خبر بادشاہ اور درباریوں کے لئے تھوڑا سا اطمینان کا سبب بنی۔ اور ادھر لطف علی خاں نے محمود کو شکست دینے اور بھگوڑوں کے تعاقب سے واپس لوٹنے کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بعد بہتری اس میں دیکھی کہ کرمان کے شہر کے قلعہ کو مضبوط کرے۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ دوبارہ افغان مکمل تیاری کیساتھ ایران کے ملک پر پھر حملہ نہ کر دیں۔ لیکن چونکہ یہ کام جلدی میں کرنا ممکن نہ تھا۔ صرف قلعہ کے مضبوط کرنے میں کوشش کی۔ اور ایک بڑا بھاری لشکر وہاں مقرر کر دیا۔ اور خود شیراز کو جس کی حکومت کی باگ ڈور اُس کے ہاتھ میں تھی اور جہاں ایک بھاری لشکر جو اس نے تیار اور جمع کر رکھا تھا اور اُس کے زیر کمان تھا۔ واپس لوٹ آیا۔ اور یہ شاندار فتح جو چاہئے تو یہ تھا کہ اُس کی ترقی کا باعث ہوتی۔ مگر اس کی چغلخوری اور اُس کے سالے اعتماد الدولہ کی بربادی اور تباہی کا موجب ہوئی۔ اس کے شیراز میں لوٹنے کے بعد اس کینہ اور دشمنی کی وجہ سے جو وہ وہاں کے چند باشندوں اور بلند مرتبہ اصحاب کے ساتھ رکھتا تھا۔ یا جیسا کہ چند لوگوں کا خیال ہے کہ وجہ یہ ہے کہ اس نے شیراز اور اس سے متعلقہ علاقوں سے معمول سے زیادہ اور بے حد مالیہ وصول کیا ہے اور اس بات کے علاوہ جہاں کہیں کوئی گھوڑا اور ہتھیار تھا۔ قبضہ میں لا کر اپنے سپاہیوں میں تقسیم کر دیا۔ اور چند فوجیوں کو موسم سرما کی بھری ہوئی کی شدت کی وجہ سے وہاں کے باشندوں کے گھروں میں ٹھہرایا تھا۔ یا اس کے علاوہ اور کوئی بات ہو گی۔ بہرکیف ان لوگوں نے حسد اور اندرونی پلیدی کی وجہ سے اس طرح مشہور کیا اور الزامات گھڑے کہ خدا ہی بہتر جانتا ہے

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۲ ۔** خبث: خباثت۔ برائی۔ ناپاکی۔ پلیدی۔ منظم: تنظیم یافتہ۔ مرتب استمرار: خچر۔ بالاستمرار: لگاتار۔ متواتر۔ رشادت: بہادری۔ دلیری۔ راستی۔ مورد تحسین: تحسین یا شاباش حاصل کرنا۔ مایہ: سبب۔ وجہ۔ تشویق: شوق دلانا۔ رغبت پیدا کرنا۔ حوصلہ افزائی کرنا۔ اختلال: خلل پڑنا۔ نقصان ہونا۔ تدارکات: تیاریاں۔ سامان۔ بنیان: بنیاد۔ جرار: بھاری۔ بہت بڑا جنگی لشکر۔ رشید: شریف۔ نیک۔ قابل۔ لائق۔ مغلولاً: گردن میں غل (طوق) ڈالے ہوئے۔ حقیقت: حقیقی۔ شکوہ۔ تحریک۔ بھڑکانا۔ اکسانا۔ کمک: مدد۔ امداد۔ شاکی: شکائت کرنے والا۔

اتنی بھاری اور تنظیم شدہ فوج مدت سے کسی نے نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی اتنا سامان خوراک اور ہتھیار جو بالکل تیار اور موجود رہتا اور کئی ہزار اونٹ اور خچر لگاتار اِدھر اُدھر سے سامان خرچ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

وخوراک لانے میں مصروف رہتے تھے۔ اور یہ لشکر جس کا زیادہ حصہ جنگ کرمان میں شامل تھا دلیری اور بہادری کے جوہر دکھاتے تھے۔ تمام نے خراج تحسین، خلعت اور انعام واکرام پاتے تھے۔ اور اُن سب کے لئے ترغیب کا سامان موجود ہوتے۔ کے باوجود وہ جنگ کرنے کے لئے تیار بر تیار رہتے یہ تمام انتظام اور تیاریاں افغانوں کے سر کچلنے کے لئے تھیں۔ اور اگر اس سردار (لطف علی خاں) اور اس کے جنگی لشکر کے کام میں خلل نہ پڑتا۔ تو ضرور افغانوں کی بُنیاد اُکھاڑ ڈالتے۔ بلکہ سرحد ہندوستان تک ان دشمنوں کو رُوئے زمین سے مٹا دیتے۔ یا بالکل صفایا کر دیتے۔ لیکن بدقسمتی سے یہ لائق اور ہوشیار سردار گلے میں طوق ڈالے ہوئے طہران بھیجا گیا اور یہ بہادر اور نامدار کا دھنی لشکر تتر بتر ہو گیا۔ چنانچہ فارس کے باشندے یا حقیقتاً گاہ مند ہوئے۔ یا کسی کی اکساہٹ کی وجہ سے شاہ سلطان حسین کے دربار میں بعض دوسرے فارسیوں کی مدد امداد سے جو کہ دربار میں اعلیٰ مرتبہ رکھتے تھے۔ شکایت کے ساتھ عرض پیش کی اور وہ جانتے تھے۔ کہ وُہ (لطف علی خاں) ان تیاریوں اور بہادر تنظیم یافتہ لشکر کے ذریعے افغانوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے مقرر ہو گا۔ اور شاندار کامیابی اور نمایاں غلبہ حاصل کرے گا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۴ - اعتبار:۔ عزت۔ قدر۔ مفسد:۔ فساد ڈالنے والا۔ مقدم:۔ سب سے پہلے یا آگے رہنے والا۔ نمامی:۔ چغلخوری۔ تقلب:۔ پھر جانا۔ اپنی خواہش سے کام میں تصرف کرنا۔ چالاکی۔ دھوکا۔ ہمدست شدن:۔ ساتھی ہونا۔ سازش میں شامل ہونا۔ باشی بڑا۔ معتمد:۔ قابل اعتماد۔ محترم:۔ قابل احترام۔ متعہد:۔ وعدہ کرنا۔ عہد کرنا۔ آشفتن:۔ غصہ ہونا۔ ناراض ہونا۔ جسارت:۔ دلیری۔ گستاخی۔ مستعد:۔ تیار بر تیار۔ زودی:۔ جلدی۔ غفلتہً اچانک۔ محبوس ساختن:۔ قید کرنا۔ گرفتار کرنا۔ درنگ:۔ دلیری۔ تاخیر۔ مزبورہ:۔ مذکورہ بالا۔ اثبات:۔ ثبوت دینا۔ سچا ثابت کرنا۔ ممہور:۔ جس پر مہر لگی ہو۔ عاجلاً:۔ جلدی۔

اور اپنی قدر و قیمت بڑھالیگا۔ اور بہت سے فارسیوں پر تسلط جمالے گا۔ اور دربار کے تمام بیکار فسادیوں سے گوئے سبقت لے جائیگا۔ اور (فتح علی خاں صدر اعظم جو اس کی بیوی کا بھائی (سالا) ہے۔ اس کی ترقی کا سبب ہوگا جس کا وہ مستحق ہے۔ اِس لئے پہلے اُس کی چغلخوری اور شکست کی تدبیر کریں۔ تاکہ دُوسرے (فتح علی خاں) کے بارے میں سازش اور چالاکی و فریب

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

آسانی سے کام میں لایا جا سکے۔ حکیم ہاشمی یعنی بادشاہ کا بڑا حکیم جو فسادیوں کے ساتھ سازش میں شامل تھا۔ اور بادشاہ کی نگاہ میں قابل اعتماد اور عزت و احترام والا تھا۔ اُس نے یہ کام اپنے ذمہ لیا۔ آدھی رات جب بادشاہ اپنے بستر راحت پر پڑا سو رہا تھا۔ اس کی خوابگاہ میں داخل ہوئے بادشاہ ڈر کر غصہ میں آ گیا۔ اور ان کی دلیری کی وجہ طلب کی۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم کو اس جرأت کی ہمت تو نہ تھی۔ لیکن جب ہم نے سُنا کہ بادشاہ سلامت کی جان خطرے میں ہے۔ تو بادشاہ کی حفاظت اور سلامتیِ جان اس دلیری کا باعث ہوئی۔ کیونکہ لطف علی خاں اس تیار بر تیار لشکر کے ساتھ جو شیراز میں موجود ہے جلدی سے اصفہان میں داخل ہو چکا ہے اور خزانہ اور تمام شاہی محلات پر قبضہ جما رہا ہے۔ اور دُوسری طرف اعتماد الدولہ تین ہزار کردوں کے ساتھ اچانک طہران میں داخل ہو کر آپ کو قیدی بنانے یا قتل کرنے کی ٹھانے ہوئے ہے۔ اب سستی کرنے کا مقام نہیں کیونکہ آج ہی رات کو یہ تین ہزار کرد مذکورہ بالا ارادے سے وارد ہونے والے ہیں۔ اس لئے جلدی ہی کوئی تدبیر سوچنی چاہئے۔ اور اپنی بات کی سچائی کے ثبوت میں انہوں نے ایک جعلی خط دکھایا۔ جو فرضی طور پر اعتماد الدولہ کی جانب سے کردستان کے حاکم کے نام لکھا گیا تھا اور شاہی مہر سے اس پر مہر لگائی گئی تھی۔ جس میں اس کو کردستان کے حاکم کو طہران بلایا گیا تھا۔ بادشاہ نے بغیر خط پڑھے ہی کانپنا شروع کر دیا۔ کافی گھبرانے کے بعد اُن سے اس کا علاج پوچھا۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۴** ۔ احضار: ۔ حاضر کرنا کسی چیز کا موجود کرنا۔ بلانا طلب کرنا۔ خواجہ سرا: نامرد غلام یا خدمتگار جو زنان خانہ میں آ جا سکے اور زنانہ کام کرے۔ اغلب: اکثر۔ زیادہ تر۔ اموال: جمع مال۔ مکفوف البصر نمودن: ۔ آنکھوں سے اندھا کرنا۔ نابینا کرنا۔ مطالبہ: طلب کرنا۔ استراحت: آرام۔ غنودہ: سو رہا تھا خراٹے بھر رہا تھا۔ مسرعان: جمع مسرع۔ سرعت کرنے والا۔ جلدی کرنے والا۔ تیزرو قاصد: تیز رفتار ڈاکئے۔ کلانتر: ۔ مقدم۔ چودھری۔ حاکم۔ سردار۔ مغلولاً: گلے میں طوق ڈال کر۔ محبوساً: قید کر کے۔ گرفتار کر کے۔ سرتافتن کردن: الگ ہونا۔ نہ ماننا حیل و حجت کرنا۔ انکار کرنا۔ مدعیان: دعویٰ کرنے والے۔ شاکی: حاسد۔ دل سختی: سخت دلی ظلم۔ سؤ تدبیر: بری تدبیر۔

اُنہوں نے یہ مشورہ دیا کہ سپہ سالار کو مسلح سپاہیوں کے ایک دستہ کے ساتھ اعتماد الدولہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کے قتل کے لئے مقرر کیا جائے۔ اسے طلب کیا گیا۔ اور اس کام پر لگا دیا گیا۔ لیکن بعض خواجہ سراؤں نے جن سے بادشاہ اکثر مشورہ لیا کرتا تھا۔ درخواست کی۔ کہ اعتماد الدولہ کے پاس بہت کچھ خزانے اور ذخیرے ہیں۔ اگر وہ اچانک مارا گیا۔ تو اس مال و دولت میں سے بادشاہ کے حصہ میں کچھ نہیں آئے گا۔ بہتر یہی ہے کہ اسے قید کرکے اندھا کیا جائے اور پھر اس کے خزانوں کا مطالبہ کیا جائے۔

سلطان حسین کو یہ بات پسند آئی۔ اور ایک مسلح سپاہی اسی رات اعتماد الدولہ کے گھر پہنچا۔ جبکہ وہ بستر راحت پر آرام سے سویا ہوا تھا۔ اس کو گرفتار کرکے اندھا کر دیا۔ اور اپنے مکان میں لے گیا۔ تاکہ اس کے خزانوں کو قبضہ میں لے آئیں۔ اور اسی رات تیز رفتار قاصدوں کو ادھر اُدھر بھیجا۔ کہ جہاں کہیں اس کے قبیلہ کا آدمی ہو اُسے گرفتار کرکے طہران میں بھیج دیں۔ نیز شیراز کے چودھری کے نام شاہی فرمان اور حکم جاری ہوا۔ کہ شہریوں کی امداد سے لطف علی خاں سردار کو پکڑ کر قید کر لیں اور گلے میں طوق ڈال کر طہران بھیج دیں۔ اگر انکار کرے۔ تو ہتھیاروں کے زور سے اسے جبراً مطیع کریں۔ لیکن لطف علی خاں نے محض حکمنامہ دیکھتے ہی اطاعت قبول کی اور سر تسلیم خم کر دیا۔ اس کو اصفہان بھیج دیا۔ لیکن چھوٹے شاکیوں کی یہ بری تدبیریں اور سخت دلی ایرانیوں کے لئے بدبختی کا باعث بنی۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۵** ۔ احمال: جمع حمل ۔ سامان ۔ بوجھ ۔ اُٹھانے کے قابل سامان ۔ دستی چیزیں ۔ جمعیت: ۔ اکٹھ ۔ فوج ۔ لشکر ۔ موہومی: ۔ وہم ۔ خیالی ۔ فرضی ۔ چیزے دستگیر شدن: کوئی بات سوجھنا ۔ کسی بات کا شک پڑ جانا ۔ کسی بات کا پتہ چل جانا ۔ ملتفت گردیدن: خیال کرنا ۔ متوجہ ہونا ۔ دھیان دینا ۔ ایما: ۔ اشارہ ۔ حکم ۔ ایذا: ۔ اذیت دینا ۔ تکلیف دینا ۔ دکھ ۔ نادم شدن: ۔ شرمندہ ہونا ۔ پشیمان ہونا ۔ پچھتانا ۔ صریح: ۔ صاف صاف ۔ ظاہرا ۔ کھلا ۔ قصد: ۔ ارادہ ۔ بُرا ارادہ ۔ لابد: ۔ لازمی طور پر ۔ آخرکار ۔ ناچار ۔ بالضرور ۔ جراح: ۔ چیرنے پھاڑنے والا ۔ سرجن ۔ التیام: ۔ زخم کا بھرنا ۔ جراحت: ۔ زخم ۔ چاپار: ۔ ہرکارہ ۔ ڈاک چوکی ۔ قاصد ۔ ابداً ۔ ہرگز ۔ تخلف ورزیدن: کنارہ کشی کرنا ۔ الگ ہونا ۔ حیل وحجت کرنا ۔ ٹال مٹول کرنا ۔ انکار کرنا ۔ عذر: ۔ دھوکا ۔ فریب ۔ رجال: ۔ جمع رجل ۔ مرد ۔ حضار: ۔ حاضرین ۔ تقصیرات ۔ تقصیر ۔ قصور ۔ گناہ ۔

القصہ ان واقعات کے بعد وہ منظم لشکر اور ہر طرح سے آراستہ اور مسلح فوج جو سردار لطف علی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

خاں نے شیراز میں جمع کر رکھی تھی تمام کی تمام تتر بتر ہو گئی۔ تین دن کے بعد سوائے توپ خانہ اور لوگوں کے دستی سامان کے علاوہ کوئی چیز اور اس شان و شوکت رکھنے والے کیمپ اور فوج کا کوئی آدمی باقی نہ رہا۔ وہ انتظار کرتے رہے۔ لیکن ان خیالی تین ہزار ترکوں اور کردوں کا نشان تک نہ ملا جن کی کہ ان قافلوں نے جو دور دراز راستے طے کر کے آئے تھے۔ کسی مسافر کا غبار تک نہیں دیکھا۔ مطلب ہے کہ جب کسی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تو بادشاہ کو کچھ شک سا پڑ گیا اور اس امر کی طرف متوجہ ہوا کہ معاملہ کیا ہے اور اعتماد الدولہ کی سزا اور تکلیف کے حکم سے شرمندگی سی آگئی۔ اور صاف صاف کہہ دیا۔ کہ اعتماد الدولہ کا بال بیکا نہ ہو۔ جو شخص اس کے قتل کا ارادہ کرے گا۔ تو یقیناً اُس کی جان اُس پر قربان کروں گا۔ اگر یہ سخت حکم جاری نہ ہوا ہوتا تو یقیناً لوگوں نے اس کی (اعتماد الدولہ) کی جان لینے کی ٹھان رکھی تھی۔ ناچار حکیم باشی اور جراح اس کے زخموں کی مرہم پٹی اور علاج معالجہ میں مشغول ہو گئے۔ اور مختلف اطراف سے ہرکارے واپس لوٹ آئے۔ اور شیراز کے قاصد سے پتہ چلا کہ لطف علی خاں نے حکم دیکھتے ہی بغیر کسی قسم کی سرکشی یا لیت و لعل کے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ بادشاہ کو دشمنوں کے فریب کا یقین ہو گیا۔ اور ایک تحقیقی مجلس مقرر کی گئی۔ امراء اور سرداروں کو مع اعتماد الدولہ حاضر کیا گیا۔ اور حاضرین نے اس بیگناہ کے قصوروں کو اس طرح بیان کیا۔

۱۔ اوّل اس نے (اعتماد الدولہ) نے ایک خط جس پر سرکاری مہر لگی ہوئی تھی۔ کردستان کے حاکم کو تین ہزار سوار سپاہیوں کے ساتھ بلانے کی غرض سے لکھ کر بھیجا۔ اور اس کو بلانے کا مطلب بادشاہ کو قید کرنے کے لئے تھا

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۸** میل داشتن:۔ لگاؤ رکھنا۔ رغبت کرنا۔ اتفاق داشتن:۔ سازش کرنا۔ مجلس شوریٰ:۔ پریوی کونسل۔ کونسل مراد ہے۔ کلیہ:۔ ضروری۔ اہم۔ مجری داشتن:۔ جاری رکھنا۔ چلاتے رہنا۔ وجہ۔ نقدی۔ کیش۔ دیوان:۔ سرکار۔ خائنان:۔ جمع از خائن۔ خیانت کرنے والا۔ از پائے در آوردن:۔ تباہ و برباد کر دینا۔ مٹا دینا۔ دودمان:۔ خاندان

۲۔ دوسرے سُنی مذہب سے دلچسپی رکھنے کی وجہ سے لکزیوں کے ساتھ سازش کر کے اُنہیں لکھا۔ کہ شیعہ مذہب والوں کو جس جگہ چاہیں قتل و غارت کر دیں سوائے ایرواں کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جہاں اس کا بھتیجا حاکم تھا۔

۳۔ تیسرے کونسل کے مشورہ اور بادشاہ کو عرض کئے بغیر سلطنت کے تمام ضروری ضروری کام چلاتا تھا۔ اور ایران میں اُس کے حکم (اعتماد الدولہ کے حکم) بادشاہ کے حکموں سے زیادہ قابل اطاعت سمجھے جاتے تھے

۴۔ جو تھے تمہارے اپنے اقرار کے مطابق تمہارے پاس (اعتماد الدولہ کے پاس) تو لاکھ تومان نقد ہیں۔ اگر یہ سرکاری روپیہ نہیں تو تو کہاں سے لایا ہے اور اگر سرکاری ہے تو تو نے خیانت کی ہے۔

بادشاہ نے اس کی طرف منہ پھیر کر کہا۔ تیرے پاس ان کا کیا جواب ہے۔ جونہی بادشاہ کی آواز سُنی۔ اس طرف منہ پھیر کر عرض کی۔ کہ اب میرے جواب دینے کا فائدہ کیا ہے۔ کہ میرے دشمنوں اور بادشاہ کے خیانتیوں نے مجھے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اب اس سے اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے رسوائے اپنی، اپنے بہترین نوکروں، چاکروں اور اپنے بزرگوں کی عزت بچانے کے جو انہوں نے آپ کے خاندان کی سیوا کرنے سے حاصل کی ہوئی تھی۔ ورنہ مجھ میں نیم جانی کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہا۔ اور افسوس ہے۔ کہ بادشاہ نے بغیر تحقیق کئے مجھے دشمنوں اور غداروں کے سپرد کر کے میری بدحالی کی نوبت یہاں تک پہنچائی۔ اب اس خط کے متعلق جو کہ کردستان کو لکھا گیا تھا۔ عرض ہے کہ ایک سوار کو وہاں جانے میں پانچ دن اور واپس آنے میں دس دن لگتے ہیں۔ لیکن اب تک اس کا کیوں کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا۔ اور میں تین ہزار سواروں کے ساتھ کس طرح بادشاہ کو اور اس کے اُمراء و وزراء کو قید کر سکتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ پندرہ ہزار سپاہی اور پہرہ دار طہران میں موجود ہیں۔

مشکل الفاظ صفحہ ۷۴۔ قراول:۔ پہرہ دار۔ چوکیدار۔ جاسوس۔ پولیس مین۔ کانسٹیبل برہنہ:۔ ننگا۔ محوط:۔ احاطہ (صحن۔ معدودے:۔ گنتی کے آدمی۔ چند آدمی۔ طاغی:۔ سرکش باغی۔ پھرا ہوا۔ مفسد۔ ایراد:۔ اعتراض۔ الزام۔ مجری:۔ کام چلانا۔ جاری رکھنا۔ شہود:۔ شاہد کی جمع۔ گواہ۔ حاضر ہونے والے لوگ۔ بصیرت:۔ اندر کی روشنی۔ دانائی۔ عقلمندی۔ مہمات:۔ اہم کام۔ ضروری معاملات۔ نفوذ:۔ حکم یا فرمان کا جاری ہونا۔ اثر رکھنا۔ نشو:۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

نشر پھیلنا۔ اشاعت۔ نصب ۔ لگانا۔ قائم کرنا۔ تصدیق کرنا۔ فصل ۔ کاٹنا۔ جدا کرنا۔ منسوخی۔

اور جس رات کہ یہ واقعہ ہونا تھا۔ جب سپہ سالار میرے مکان پر وارد ہؤا۔ تو اُس نے دیکھا کہ میں ننگا اور اکیلا سونے کا لباس پہنے گھر پر موجود تھا۔ اور اس احاطہ میں صرف چند گنتی کے آدمی سما سکتے تھے اور لطف علی خاں کے متعلق جو کہتے ہیں کہ وہ باغی اور مفسد ہے۔ تو پھر کس طرح اس نے شاہی حکم دیکھتے ہی سر تسلیم خم کرکے اطاعت قبول کر لی اور انگریزوں کے ساتھ سازش میں شامل ہونے کے متعلق پھر ایسا کیوں ہؤا کہ میں نے ان کے باغی ہونے کے وقت اپنے جوان بھتیجے کو اُن کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور انہوں نے کیوں اُسے قتل کیا۔ اور نیز یہ الزام یا اعتراض کہ کیوں دُوسروں کے مشورہ کے بغیر اور بادشاہ کو اطلاع دیئے اور عرض کئے بغیر کیوں میں سلطنت کے کام جاری جاری رکھتا تھا۔ اس بات کا بہترین شاہد (گواہ)، خود بادشاہ سلامت ہیں اور اگر کونسل کے ممبران کی اطلاع اور اُن کی مرضی کے مُطابق کوئی کام سر انجام ہوتا۔ تو اس حالت میں بادشاہ سے دھوکا تصور کیا جاتا۔ اور میرے جیسے، دس اعتماد الدولہ پیدا ہو جاتے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس خدمت کی لیاقت اور قابلیت تو قریباً سب رکھتے تھے۔ مگر بادشاہ کی دانائی اور کیمیا کا سا اثر رکھنے والی نظر سب سے زیادہ تھی (اس لئے اُن کی نگاہ انتخاب مُجھ پر پڑی)، اور یہ فرض میرے سپرد کیا۔ ہاں سلطنت کے ضروری اور اہم معاملات کے متعلق بادشاہ سے مشورہ کیا جاتا۔ اور یہ بادشاہ کے لئے آرام کا موجب تھا۔ اور دوسرے یہ بات جو کہتے ہیں کہ میرا حکم ہر جگہ جاری اور ہر شخص پر جاری تھا۔ میری کیا بساط تھی۔ سوائے بادشاہ کے حکم اور فرمان کے جو ان احکام اور فرمانوں کے جاری ہونے کا باعث ہے اور ان کی تصدیق اور منسوخی ہر لمحہ بادشاہ کے حکم اور رائے پر مبنی یا منحصر ہے۔ اُس کے بعد اُس نے خاموشی اختیار کر لی۔ اور کچھ نہ کہا۔ چونکہ اس کا حال لکھا جا چکا ہے۔ اس لئے اس کی زیادہ تشریح کرنی کوئی ضروری نہیں۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۸۴** ۔ ساکت: چپکا۔ خاموش۔ تطویل: طول دینا۔ لمبا کرنا۔ مدلل بیان کرنا۔ تشریح کرنا۔ مطالب: جمع مطلب۔ بیان۔ در واقع: واقعی۔ حقیقتاً۔ انقراض: کترا جانا۔ کاٹا جانا۔ میعاد ختم ہونا۔ خاتمہ۔ فرستادہ: بھیجا ہؤا۔ ایلچی۔ قاصد۔ مامورین دیوان

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سرکاری ملازم۔ سرکاری افسر۔ جرآر:۔ بہادر۔ صفحات:۔ علاقے مراد ہے۔ مغشوش:۔ بدامنی۔ پریشانی
مامور:۔ مقرر۔ شبانہ شبانہ:۔ راتوں رات۔ فقرات:۔ واقعات۔ حادثات۔ موقتی:۔ عارضی
تھوڑی دیر کے لئے۔ مخاصمہ:۔ خصومت کرنا۔ دشمنی کرنا۔ لڑائی کرنا۔

ان سبھی واقعات نے بادشاہ پر ایسا اثر کیا۔ کہ بادشاہ فی الواقعی رونے لگ گیا۔ اور صفوی خاندان کی بدبختی اور تباہی اور انجام کی پہلی علامت اس کی یہی حرکت اور زوال تھا۔ ان حادثات کے بعد عبدالزکی کے چند ایلچی دربار میں وارد ہوئے اور اس لئے معافی مانگی۔ کہ دو سال پہلے لزگیوں نے شورش بپا کی اور سرکاری افسروں کو اپنے ملک سے نکال دیا اور دو ہزار بہادر سپاہیوں کے ساتھ ارمن اور گرجستان اور آذربائیجان کے بعض علاقوں میں لوٹ مار کی تھی اور شیروان کے تیس ہزار سنیوں کے ساتھ سازش میں شریک ہو کر ان علاقوں میں ہمیشہ پریشانی اور بدامنی پھیلاتے رہے اور گنجہ کے دیہات پر مظالم توڑے۔ اور شماخی کا محاصرہ کیا۔ شماخی کا حاکم ان کی مدافعت کے لئے مقرر ہوا۔ لیکن لزگیوں نے راتوں رات اس کے کیمپ پر حملہ کر دیا اور اس (حاکم شماخی) کو چند آدمیوں کے ساتھ تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان واقعات کے بعد ۱۱۳۲ھ کے شروع میں بادشاہ اور اس کے امراء کے لئے کچھ عارضی سی خوشی کے نشان طہران میں نمودار ہوئے۔ اور جو خبریں کہ افغانستان سے موصول ہوئیں ان سے معلوم ہوتا تھا کہ محمود اور اس کے چیلے چانٹوں پر کرمان کی شکست اور لطف علی خاں کے تعاقب کے بعد ایسا خوف طاری ہو گیا۔ کہ پھر لڑائی کا خیال تک چھوڑ دیا۔ اور بحرین کے شیخ نے جو باغی ہو گیا تھا خود آٹھ ہزار تومان از راہِ پیشکش یا نذرانہ بھیجے اور یہ رقم جس کا فیصلہ ہوا تھا۔ ہر سال روانہ کرنے کا عہد و اقرار کیا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۹۴۔ متقبل:۔ قبول کرنے والا۔ منظور کرنے والا۔ چوسنے والا۔ اقرار کرنے والا۔ مبلغ:۔ رقم۔ عثمانی:۔ ترکی۔ عازم:۔ عزم کرنے والا۔ ارادہ رکھنے والا۔ باجزم:۔ مستقل مزاج پکے ارادے والا۔ محول شدہ:۔ سونپ دی گئی۔ سپرد یا حوالے کی گئی۔ مضائقہ:۔ حیل و حجت انکار۔ تامل۔ دولتین:۔ جمع دولت۔ حکومت۔ واگذاشتن:۔ حوالے کرنا۔ چھوڑ دینا۔ احترام عزت۔ پذیرائی:۔ پیشوائی۔ استقبال۔ فرمانبرداری۔ خیر مقدم۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اس دوران میں بغداد کے حاکم حسن پادشاہ نے اطلاع دی۔ کہ ترکی حکومت کی طرف سے ایک سفیر بغداد میں آیا ہے اور ایران جانے کا ارادہ رکھتا ہے اور ترکی وزیر اعظم جو کہ مستقل مزاج اور ایرانی سلطنت کا دشمن تھا قتل کر دیا گیا اور وزیر اعظم کا عہدہ کسی دوسرے شخص کو سونپ دیا گیا ہے۔ یہ خیال تھا کہ وہ بھی ایرانی حکومت کے خلاف ہے۔ اور ایک سفیر (جو اس وقت بغداد میں ہے) چند سرحدی ولایات کے مطالبہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور اگر حکومت ایران کی طرف سے کسی قسم کا کوئی انکار یا حیل وحجت ہو تو فوراً اعلان جنگ کر دے۔ اور اس خبر کے پہنچنے سے پہلے بھی بادشاہ کی مرضی تھی۔ کہ کسی آدمی کو قسطنطنیہ بھیجے اور ترکی بادشاہ سے عرض کرے کہ اگر دونوں حکومتوں (ترکی اور ایران) کے درمیان اتحاد اور دوستی برقرار ہے۔ تو حکومت ایران حاضر ہے کہ کرکوک یا کرکوت، موصل اور اس کے سرحدی علاقے اور بعض دوسرے علاقے ترکی حکومت کے نام تحویل کر دے۔ اور ترکی سفیر کی روانگی کی اطلاع پا کر بادشاہ نے راستہ کے تمام حاکموں کے نام فرمان جاری کیا۔ کہ ہر جگہ اس کا (عثمانی سفیر کا) بڑی عزت و احترام کے ساتھ استقبال و خیر مقدم کریں۔ اس سال ماہ جدی کے شروع میں ترکی سفیر دری افندی طہران میں وارد ہوا۔ اور پھر سلطان حسین کے دربار میں سلام کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ اور خود دری افندی کی رپورٹ (بیان) کے مطابق درج ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۵۰۔** تشریفات:۔ شرف۔ عزت و احترام۔ دولت۔ حکومت۔ معمول:۔ عمل کیا گیا۔ دستور، رواج، قاعدہ۔ طریقہ۔ یدک:۔ ترکی لفظ ہے۔ کوتل گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو امرا کی سواری کے ساتھ آرائش کے لئے خالی چلے۔ تخت رواں:۔ خوش رفتار گھوڑا۔ وہ تخت جس پر بادشاہ سوار ہوتا ہے اور کہار اسے کندھوں پر اٹھاتے ہیں۔ ملوکانہ:۔ شاہی تجملات جمع تجمل۔ شان و شکوہ۔ زیبائش کا سامان۔ آرائشی اسباب۔ اکتفا:۔ کافی سمجھنا۔ بس کرنا۔ چہار باغی بارہ دری۔ الآن۔ اکنوں۔ اب۔ ابھی۔ اس وقت۔ عمارت دیوانی:۔ سرکاری عمارتیں۔ محوط:۔ احاطہ۔ دالان۔ صحن۔ تالار سلام:۔ سلام کرنے کا کمرہ۔ باریابی کا کمرہ۔ پایہ:۔ سیڑھی کا درجہ۔ خطبہ:۔ سلام۔ نکاح۔ زانو:۔ گھٹنا۔ اذن:۔ اجازت۔ حکم۔ مرسوم:۔ وظیفہ۔ راتبہ۔ غذا صرف کردن:۔ کھانا کھانا۔ معین:۔ مقرر۔ مرخص:۔ اجازت۔ رخصت۔ تشریفات:۔ عزت و احترام۔ جیسے اوپر:۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

از جسور۔ دلیر۔ دلاور۔ جرأت دلیرانہ۔ بیباکانہ۔

عزت و احترام کی رسوم اور سامان جن کا ایرانی قوم اور حکومت میں دستور اور علاج ہے۔ مثال کے طور پر کوتل گھوڑا۔ استقبال (پیشوائی) کے لئے آگے جانا۔ تخت رواں۔ نیزہ بردار سوار اور تخت رواں جس میں سلطان (ترکی سلطان) کا خط رکھا تھا۔ اس کے گرد اگرد عزت و احترام بجا لانے والی جماعت (گارڈ آف آنر) تھی۔ چونکہ طہران میں شاہی احترام اور شاہانہ شان و شوکت کا پورا سامان موجود نہ تھا۔ اس لئے اسی کو کافی خیال کیا گیا اور اس طور سے اسے (ترکی سفیر کو) لائے۔ چار باغ یا بارہ دری جہاں اس وقت شاہی قلعہ اور سرکاری عمارات تعمیر کی ہوئی ہیں اور چند چنار کے پرانے درخت جو اس احاطہ میں ہیں۔ اس باغ اور آبادی کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو شاہ عباس کے چناروں کے نام سے مشہور ہیں اور وہ عمارت شاہ عباس کے حکم سے طہران میں کھڑی کی گئی۔ اس باغ اور عمارت میں اسے جائے قیام دی گئی۔ الغرض ایلچی اس عمارت کے تیسرے دروازے پر گھوڑے سے اترا اور سلام کرنے والے کمرے میں داخل ہوا۔ اور سلطان (ترکی سلطان) کے خط کو سر پر رکھے ہوئے اس تخت کے نزدیک جا کر دو درجہ سیڑھی اوپر چڑھ کر تعظیم بجا لانے اور سلام کرنے کے بعد گھٹنے ٹیک کر اس نے خط کو بوسہ دیا اور بادشاہ کو دے دیا۔ بادشاہ نے بھی تھوڑی بہت عزت کی اور خط لے کر ایک امیر یا وزیر کے حوالے کر دیا۔ تین مرتبہ بیٹھ جانے کا حکم پا کر ایک جگہ جس طرف اشارہ ہوا بیٹھ گیا اور اس وقت بھی عزت و احترام کی وجہ سے بیٹھنا نہیں چاہتا تھا۔ تیسری بار دربار کے منتظم نے بازو سے پکڑ کر مجھے بٹھا دیا اور اسی بڑے کمرے میں ہی غذا کے دسترخوان سے جو وہاں بچھا ہوا تھا۔ کھانا تناول کیا گیا۔ میں اپنی مقررہ منزل پر واپس آ گیا۔ القصہ اس سال نوروز کے دن تیسری اور آخری بار تھا کہ میں نے طہران میں بادشاہ کے حضور میں پیش ہو کر قسطنطنیہ کو واپس جانے کی اجازت حاصل کی۔ اور میرے اس تمام عزت و احترام اور بیباکانہ تعریف کا مختصر حال بیان کرنے کا سبب یہ ہے کہ کسی اور جگہ پر اس کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۵۱۔ پیشوازی:۔ استقبال۔ درب:۔ دروازہ۔ تحف:۔ جمع تحفہ۔ ہدیہ۔ نذرانہ۔ ارمغان:۔ ممتدی:۔ دراز۔ لمبا۔ طویل۔ کشیدہ۔ حیاط:۔ احاطہ۔ صحن والا۔ چار

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دلیلازی۔ عاشورہ:۔ محرم کی دسویں تاریخ یہی دہیہ بھی کہلاتی ہے۔ منافی:۔ ضد۔ خلاف۔ کشیک خانہ
پولیس سٹیشن۔ تھانہ۔ پہرہ کی جگہ جس طرح لاٹ صاحب کے دفتر کے دروازے پر پولیس چوکی
بنی ہوتی ہے اور بغیر اطلاع دیئے اندر کوئی نہیں جاسکتا۔ اسی طرح بادشاہوں کے دیوان
خانے کے پاس اس قسم کا پہرہ ہوتا ہے۔ ایشیک:۔ دیوان خانہ۔ دربار۔ ایشیک آقاسی:۔
دیوان خانہ کا داروغہ۔ دیوان خانہ کا مہتمم۔ آقاسی:۔ مہتمم۔ داروغہ۔

یہ ایک اور سفارت کا حال ہے۔ جو اٹاک موریہ کے سفرنامہ میں درج ہے ۱۸۲۳ء میں یہ
اُس سفیر کے ساتھ تھا۔ جو انگلستان سے آیا تھا۔ اور ضروری اور جائز عزت و احترام اور خیر مقدم
کے بعد وار الخلافہ طہران میں بادشاہی محل کے دروازے سے تیس قدم کے فاصلہ پر ہم سب
گھوڑوں سے اترے اور انگلستان کے بادشاہ کے تحفوں اور خط کے ساتھ پیدل روانہ
ہوئے۔ جب شاہی عمارت میں داخل ہوئے اور ایک لمبے اور تاریک صحن کو عبور کر کے
ایک چھوٹے سے احاطہ میں پہنچے۔ چونکہ ماہ محرم کے عاشورہ کے دن تھے (یعنی پہلے دس دن
جن میں ماتم کیا جاتا ہے) اس لئے ہمارا استقبال صاف طور پہ مذہبی قانون کے خلاف تھا
اور وہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ استقبال لمبا ہو جائے۔ چنانچہ ایک بڑے کمرے میں ہمارا خیر مقدم
کیا گیا۔ جو خلوت خانہ کے نام سے مشہور ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ چوکی پہ کوئی آدھ گھنٹہ ٹھہرنے کے
بعد ہمیں مطلع کیا گیا۔ اب ملاقات کا موقع ہے۔ تب ہم دیوان خانہ میں داخل ہوئے۔ اور وہاں
وارد ہونے کے بعد دیوان خانہ کا مہتمم آیا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۵۲۔ اجزا:۔ جمع جزو دیگر جدید فارسی میں ممبر یا رکن کے معنوں میں استعمال
ہوتا ہے۔ حامل:۔ اٹھانے والا معرفی کردن۔ شناسائی کرنا۔ جان پہچان کرنا۔ تعارف کرانا۔ صاحب
سلامت کرنا۔ برہنہ:۔ ننگا۔ اذن جلوس:۔ بیٹھنے کی اجازت۔ عقب:۔ پیچھے۔ صف کشیدن
قطار باندھنا۔ لائن میں کھڑا ہونا۔ مرخص کردن:۔ رخصت کرنا۔ چھٹی دینا۔ تطبیق:۔ مطابق
کرنا۔ برابر کرنا۔ ملانا۔ تقابل:۔ مقابلہ کرنا۔ سنجیدن:۔ تولنا۔ دو مأمور:۔ مراد دو ایلچی جو مقرر کئے
گئے تھے۔ لابد:۔ مجبور۔ ارباب بصیرت:۔ عقلمند۔ دانا لوگ۔ تفاوت:۔ فرق۔ مات کردن
حیران کرنا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بعد ہیں جو کہ تحفے اُٹھائے ہوئے تھا سفیر کے عین دُوسرے درجے پر کھڑا تھا میرے بعد باقی جملہ ممبران حسب درجہ کھڑے تھے لیکن کمرے سے کافی دور قطار میں کھڑے ہو کر ہم نے سلام کیا یا آداب بجالائے ۔ تھوڑا سا آگے بڑھ کر پھر کھڑے ہو گئے اور تعظیم بجالائے ۔ پھر چند قدم آگے بڑھ کر تیسری دفعہ تعظیم کی ۔ داروغہ نے ہمارا تعارف کرایا ۔ تب ہم ۔۔۔ جوتیاں اتار کر یہاں سے ننگے پاؤں کمرے میں داخل ہوئے ۔ مرزا شفیع صدر اعظم نے سفیر کے ہاتھ سے خط لے کر بادشاہ سلامت کے حضور میں پیش کیا ۔ اس کے بعد بادشاہ نے سفیر کو بیٹھنے کی اجازت فرمائی اور وُہ بیٹھ گیا ۔ اور یہ پہلی مرتبہ تھی کہ ایک غیر حکومت کا سفیر ایران کے بادشاہ کے دربار میں آکر بیٹھا ۔ اور سفارت کے تمام دوسرے ارکان ہمارے پیچھے قطار باندھے کھڑے تھے ۔ اور بادشاہ ایک خاص تخت پر جو تخت طاؤس کے نام سے مشہور ہے بیٹھا ہوا تھا ۔ نصف گھنٹے کے بعد ہمیں رخصت کر دیا ۔ اور ہم باہر آگئے

اگر چہ اس سے پہلے ذکر کئے ہوئے سفیر کی وحشیانہ گفتگو اور رویہ یعنی ایک ترکی سفیر بنام دری آفندی جو ۱۱۳۴ھ میں بادشاہ سلطان حسین کے دربار میں عزت باریابی حاصل کر چکا تھا کا حال نہیں لکھنا چاہئے ۔ لیکن محض ان دو سفیروں کی حد انسانیت ، معقولیت ، ادب اور تربیت کے قول لئے اندہ مطابقت اور مقابلہ کرنے کی غرض سے میں مجبور ہو گیا ہوں کہ دو کلمے لکھوں اور اصحاب عقل و دانش کو ان دو اشخاص کے درمیان فرق کر کے حیران اور پریشان کر دوں ۔ دری آفندی نے خود بیان کیا ہے ۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۳۳ :** محاذی : محاذ ، مقابل ، عین سامنے ۔ روبرو ۔ آمنے سامنے ۔ دربِ رود داخلہ کا دروازہ ۔ مروارید : موتی ۔ یمین : دائیں ۔ یسار : بائیں ۔ ایالات : علاقوں کے حاکم جاگیردار ۔ بیگلر بیگ : سپہ سالار ۔ امیر الامراء ۔ صف زدہ : قطار باندھے ۔ لاٹین ہیں ۔ ملون : از لون رنگ برنگ کے ، رنگ آمیز ۔ مشعشع : روشن ۔ تاباں ، چمکدار ۔ اعتنا : اہتمام ، پروا ، خیال ۔ توجہ رخ ۔ بہ آحدی : کسی کی ۔ دوش : کندھا ۔ لطانہ : آستر ۔ اندرونی طرف کا کپڑا ۔ خز : ریشم ۔ یقہ : گریبان ، کالر ۔

عمارت میں گھوڑے سے اتر کر بڑے کمرے میں داخل ہوا ۔ شاہ سلطان حسین کمرے کے داخلہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کے دروازے کے عین سامنے سنہری تاروں والی اور موتیوں سے جڑاؤ مسند پر جو زمین پہ بچھے ہوئے تخت پر رکھی ہوئی تھی۔ تشریف فرما تھے۔ اس کے دائیں بائیں وزیر۔ امیر۔ علاقوں کے حاکم (گورنر) اور سپہ سالار یا امیر الامراء قطارہ باندھے بعض کھڑے تھے اور بعض بیٹھے تھے۔ قزلباش سرداروں اور سپہ سالاروں میں سے قریباً تیس سے زیادہ تھے۔ جو سب رنگ برنگ کے لباس میں ملبوس چمکتے ہوئے ہتھیاروں سے مسلح کرے کے دونوں طرف قطاریں باندھے حاضر تھے۔ ایلچی ان کے درمیان میں سے گذر کر بغیر کسی کیطرف توجہ کئے مغرورانہ انداز سے بادشاہ کی طرف چلا۔ اُس دن میرے سر پہ خانہ دار پگڑی تھی۔ کیونکہ میں اہلِ قلم تھا اور ان کے لئے اس قسم کے کپڑے کی پگڑی چاہیے اور میرے کندھوں پہ ایک جامہ تھا کہ جس کا آستر ریشم کا اور اُس کا کالر سمور کا تھا۔ دو قدم تخت چھوڑ کر کھڑا ہو کر اپنے ہاتھ سے زمین کی طرف اشارہ کر کے میں نے اپنی رسم کے مطابق تعظیم کی اور سلام بجالایا۔ وزیر اعظم فتح علی خاں اعتماد الدولہ نے دو دفعہ چاہا کہ خط میرے ہاتھ سے لے کر بادشاہ کو دے دے۔ میں نے خیال تک نہ کیا۔ خود بادشاہ نے بھی دو مرتبہ ہاتھ بڑھایا۔ تاکہ (خط) پکڑے لیکن میں نے پرواہ نہ کی۔ اُنہوں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ یہاں تک کہ میں نے خطبہ ختم کر لیا۔ پھر بعد میں زمین پر گھٹنے ٹیک کر اُس وقت بادشاہ کے ہاتھ میں دیا۔ ذرا دیکھئے کہ راستے کا فرق کہاں سے کہاں تک ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۴۵۔** قدامت :۔ پرانا ہونا۔ کہنگی۔ قدیم ہونا۔ ازدیاد :۔ زیادتی۔ کثرت۔ وفرہ :۔ زیادتی۔ کثرت۔ بہتات۔ بہت ہونا۔ صنائع :۔ جمع صنعت۔ ہنر۔ پیشہ۔ دستکاری۔ بدائع :۔ بدیع کی جمع۔ نادرات۔ عجائبات۔ بے مثل۔ نو ایجاد چیزیں۔ مدائن :۔ جمع از مدینہ شہر جلیل القدر :۔ بلند مرتبہ۔ جمعیت :۔ آبادی۔ بے شمار۔ بے شمار۔

انجمن آرا میں لکھا ہے کہ تہران ایک مشہور شہر ہے اور موسم گرما بسر کرنے کے لئے نہایت ہی اچھا مقام ہے۔ کسی وقت رتی کی سلطنت کا حصہ تھا۔ اور رتی بھی بوجہ عمارات دیرینہ۔ کثرت آبادی۔ نعمتوں کی فراوانی۔ ہنر اور پیشوں کی زیادتی۔ کئی قسم کی نعمتوں کے انتظام اور عجیب و غریب چیزوں کے کمال کی بدولت ایران کے بڑے بڑے شہروں میں شمار ہوتے کے علاوہ اکثر بلند مرتبہ عظیم الشان بادشاہوں کا دار الخلافہ رہا۔ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت آدمؑ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کے بیٹے شیث نے اس شہر کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کے بعد پشیدادی خاندان کے بادشاہ ہوشنگ نے اسے آباد کیا۔ نور کے زمانہ میں تورانی لشکر کے حملوں اور لڑائیوں اور ایران پر غلبہ پانے کی وجہ سے وہ جگہ خراب اور ویران ہو گئی۔ پھر آباد ہو کر اس کی آبادی نعمتوں اور صنعتوں میں کثرت ہو گئی۔ پھر توران کے ترک بادشاہ افراسیاب ۔۔۔ ترکوں کے بیشمار لشکر کے ساتھ ایران کی لوٹ مار کے لئے آ گیا۔ منوچہر کو رتی کے قلعہ بترہ میں جو کہ پہاڑ کے اوپر واقع تھا۔ اور جس کے ارد گرد مضبوط قلعے فصیل اور زبردست برج بنے ہوئے تھے۔ کافی مدت تک گھیرے رکھا۔ اور اس ملک میں سخت بربادی ہوئی اور تباہی مچی۔ حتیٰ کہ آخر کار منوچہر اور اس کے ساتھی راتوں رات بترہ کے شہر سے باہر نکل کر لارجان کے راستہ سے جو وہیں پہاڑ کا درمیانی اور اوپر کا راستہ تھا اور ہزار پے اور آزار پے کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ رستمدار اور رویان چلے گئے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۵۵:-** اتباع:- متابعت کرنے والے۔ پیروکار۔ پیرو۔ مرید۔ ساتھی۔ جادہ:- راستہ۔ حصانت:- مضبوطی۔ استواری۔ مضبوط ہونا۔ متانت:- استواری۔ مضبوطی۔۔۔۔ پختگی۔ تحصن جستن:- پناہ لینا۔ حفاظت چاہنا۔ توقف:- ٹھہرنا۔ کسالت:- از کسل۔ سستی۔ کاہلی۔ مصالح:- باہم صلح کرنا۔ صلح۔ تجویز۔ ثغر:- حد۔ مراجعت کردن:- لوٹنا۔ واپس ہو جانا۔ استقرار یافت:- مقرر ہوا۔ قائم ہوا۔ احیا:- زندہ کرنا۔ از سر نو بنانا۔ ہجوم:- انبوہ۔ حملہ۔ غلبہ۔

اور قلعہ مور جو کہ رویان اور نجور کے علاقے میں تھا اور مضبوطی و استواری کے لئے مشہور و معروف تھا جا کر پناہ لی۔ اپنے ارد گرد دریا کے پانی سے ایک خندق سمندر کی طرح بنا لی۔ یہاں تک کہ کافی عرصہ کے بعد جب افراسیاب اپنے محاصرہ اور کافی دیر ٹھہرنے اور منوچہر کے قلعہ بند ہونے سے اکتا گیا اور ایران اور توران کی سرحد مقرر کرنے کی تجویز قرار پائی اور دریائے جیحوں کو حد و سرحد قبول کیا۔ افراسیاب واپس چلا گیا۔ منوچہر نے تبرستان سے واپس آ کر اس شہر کی دوبارہ تعمیر اور مرمت کی۔ اس کے بعد پھر ویران اور برباد ہونا شروع ہو گیا۔ کیونکہ کیقباد اور کیقادس نے نیشاپور کی طرف رجحان کیا۔ اور ان کا دار الخلافہ اس جگہ جسے ایران شہر کہتے تھے مقرر ہوا۔ ان کے بعد کیخسرو ساری عمر اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کی غرض سے لشکر کشی اور سفر کرتا رہا۔ اور حکومت ایران لہراسپ کے حوالے کرنے کے بعد بلخ کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا اور شہر رے کی حالت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ یہاں تک کہ عربوں نے ایران پر فتح حاصل کی اور تمام ایران بربادیوں کی زد میں آگیا۔ حتیٰ کہ عباسی خلیفوں کی حکومت اور طاقت کا جھنڈا چاند اور سورج کے برابر جب پہنچا۔ مہدی عباسی نے اس شہر کی عمارت کو نئے سرے سے تعمیر کرنے کی کوشش کی۔ یہاں تک کہ تاتاری لشکر کے حملہ کے وقت چنگیز خاں کے حکم سے قتل عام کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گیا۔ اور پھر آبادی کی صورت میں نہ آیا۔ یہاں تک کہ مغل بادشاہوں کے زمانے میں دوبارہ کمال آبادی اور رونق حاصل کی۔

مشکل الفاظ صفحہ ۵۶ ۔ مرصاد العباد:۔ ایک کتاب کا نام ہے۔ مسقط الراس: سیر کرنے کی جگہ۔ جائے پیدائش۔ جائے ولادت۔ جنم بھومی۔ وطن۔ کہنہ: پرانا۔ قدیم۔ فرآنہ:۔ اور پر پشت بند فصیل۔ دیوار۔ مستغنی:۔ دولتمند۔ مراد با کثرت ساز و سامان کا مالک۔ خفہ بودن:۔ دم گھٹنا۔ رباط۔ سرائے۔ نعش۔ لاش۔

شیخ نجم الدین رازی مصنف مرصاد العباد نے لکھا ہے کہ رے کا شہر جو کہ میری جائے پیدائش (وطن) ہے۔ چنگیز خانی فتنے اور فساد کے موقعہ پر سات لاکھ بڑے مشہور اور معتبر آدمی قتل ہوئے اور وہ گنبد جو قدیم رے میں تھا۔ ابھی تک برقرار ہے بعض لوگ اسے طغرل سلجوقی کا مقبرہ خیال کرتے ہیں۔ مگر غلط ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب اسے قتل کیا گیا تھا اس کا سر بغداد میں لے گئے تھے۔ اور اس کا جسم ایک اونٹ پر باندھ کہ تکش خوارزم شاہ کے پاس لائے تھے۔ اور وہ سلجوقی خاندان کا آخری حکمران تھا۔ اور یہ عمارت فخر الدولہ دیلمی کی قبر ہے کہ جس نے ایک رات رے کے قلعہ بنزک میں جو ایک پہاڑ پر واقعہ تھا اور جس کے گرداگرد مضبوط قلعے اور برج جو کہ ایک مضبوط فصیل کا کام دیتے تھے اور جو پانی کے چشموں، باغات اور درختوں کی زیادتی کے سبب ہر طرح سے آراستہ اور سجا ہوا تھا۔ آرام کیا۔ اس نے رات کو بہت زیادہ شراب پی لی اور بہت گوشت کھالیا۔ جس کی وجہ سے اس کا گلہ گھٹ گیا۔ گویا دم گھٹ کہ مر گیا۔ مگر یہ ایک قدیم سرائے ہے کہ جس کی ہر طرف سے عدم (موت و فنا) کے جنگل کو راستہ جاتا تھا۔ لہذا اس کی اولاد اور اس کے رشتہ داروں نے اس کی لاش کو دفن کر دیا اور ایک مضبوط عمارت اس کی قبر پہ کھڑی کر دی۔ جو اب تک قائم ہے۔ شاہ اسمعیل صفوی اور شاہ طہماسپ نے جب قزوین کو اپنا پایہ تخت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اور دار الخلافہ مقرر کر لیا تھا۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۷۵۔** فائض الانوار:۔ نور کا فیض پہنچانے والا۔ جلیل:۔ بڑا۔ بزرگ۔ افضل۔ اعلیٰ۔ نبیل:۔ خوبصورت۔ دانا۔ بزرگ۔ عقلمند۔ توقف نمودن:۔ ٹھہرنا۔ آرام کرنا۔ قیام کرنا۔ معمورہ:۔ آباد۔ اکناف:۔ جمع کنف۔ اطراف۔ طرفین۔ کنارے۔ علیکم بسواد الاعظم:۔ سواد۔ علاقہ۔ شہر۔ اعظم۔ بڑا۔ علیکم:۔ متوجہ ہونا۔ رخ کرنا۔ مراد سب سے بڑے شہر کی طرف رخ کرنا چاہئے۔ سب سے بڑے شہر میں رہنا چاہئے۔ ابد مدت:۔ ابدی۔ دائمی۔ قرب و جوار:۔ آس پاس۔ پڑوس۔ نزدیک۔ گرد و نواح۔ نفائس۔ نفیس چیزیں اور عجیب و غریب چیزیں۔ خارج شہر:۔ شہر کا بیرونی حصہ۔ موزہ عجائب گھر۔ یمن:۔ برکت۔ مبارک۔ میمنت:۔ سعادت۔ برکت۔ جمعیت:۔ آدمیوں کا گروہ۔ مراد آبادی۔

غالباً شاہ طہماسپ حضرت بزرگ و دانا شہزادہ عبد العظیم بن عبد اللہ حسین کے نور سے فیض عنایت کرنے والے مزار کی زیارت سے طہران کے قریب عزت و شرف حاصل کرتے تھے اور طہران میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرا کرتے تھے۔ تھوڑا تھوڑا آباد ہونا شروع ہو گیا۔ اور اس کے حکم سے اس کے گرد فصیل اور شہر پناہ اور قلعہ تعمیر کیا گیا۔ اور برج اور قلعہ کی دیوار بنائی گئی یا کھڑی کی گئی اور ایک حاکم مقرر کیا گیا۔ خاص طور پر شاہ عباس کے زمانے میں جب وہ ماژندران میں آیا جایا کرتے تھے۔ اور اس جگہ سے ان کا گذر کافی ہوا کرتا تھا۔ طہران پھر آباد اور بارونق ہونے لگا۔ اور مختلف اطراف اور نواحی علاقوں سے "بموجب بڑے شہر کی طرف رخ کرنا چاہئے"۔ وہاں لوگ آکر آباد ہو گئے۔ قاچاریوں کی ابدی حکومت کے شروع میں استر آباد اور ماژندران کے گرد و نواح میں واقع ہونے کے سبب سے طہران پایۂ تخت اور دار السلطنت مقرر ہوا۔ اور دن بدن ترقی کرتا گیا۔ اونچی اور عالیشان عمارتیں، مسجدیں۔ عمدہ حمام۔ اعلیٰ بازار اور خوشنما سرائیں تعمیر کی گئیں اور اس فقیر (مصنف کتاب) کا وطن بھی یہی شہر ہے۔ سنہ ۱۲۸۰ھ میں جب اس پسندیدہ عجائب گھر کے لئے میں عمدہ اور نفیس اشیا جمع کرنے میں مشغول ہوں۔ شہر کا خارجی حصہ حضرت شاہنشاہ ناصر الدین کی ہمت کی برکت اور بلند بخت تخت کی سعادت سے اس قدر آباد۔ وسیع شہر نعمت سے بھرا ہوا اور انسانی آبادی رکھتا تھا کہ ملک ایران جو بہشت کا نمونہ ہے کے شہروں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

میں سے بہت کم شہر اس قدر خوبصورتی ۔ وسعت ۔ طرح طرح کی نعمتوں کی کثرت اور آبادی رکھتے ہیں

مشکل الفاظ صفحہ ۵۸ ۔ پارچہ ۔ ٹکڑا ۔ فرط ۔ زیادتی ۔ کثرت ۔ فراوانی ۔ استخر ۔ تالاب ۔ قنوات قنات کی جمع ۔ چھوٹی نہریں ۔ حد و حصر ۔ شمار ۔

خاص کر پرانے شہر کے ارد گرد کی آبادی ۔ عمارتوں اور باغوں کے گرد چونکہ ایک نئی خندق اور فصیل بنائی گئی ہے ۔ تمام کا تمام ایک ہی شہر کا ٹکڑا معلوم ہوتا ہے جو پہلے کے مقابلہ میں بہت زیادہ وسیع اور بڑا ہے اور ہوا کی صفائی کی زیادتی باغوں ، سبزہ ، گھروں کے درخت اور ہر قدم پر تالابوں اور نہروں کی زیادتی کی وجہ سے تعریف اور توصیف سے باہر ہے ۔ اس کے بڑے لمبے اور وسیع چمنوں ۔ کارخانوں اور صنعت و حرفت کا کوئی شمار ہی نہیں ۔ اس قدر عالیشان اور صاف شفاف شہر بن گیا ہے کہ چین کے نگارخانے کے لئے رشک کا موجب ہے ۔ بلکہ یہ تری میں بلند آسمان سے بھی دو قدم آگے نکل گیا ہے ۔ لوگوں نے لکھا ہے کہ سابقاً اُس کے تمام مکان اور گھر زمین کے نیچے تھے ۔ جہاں مُسافر لوگ ہرگز نہیں پہنچ سکتے تھے ۔ اور اس کی علامات اور آثار سے بھی یوں دکھائی دیتا ہے ۔

---

# اِنتخاب از تُوزکِ بابری

## ہرات سے کابل کو سخت سردی کے مَوسم میں !

مشکل الفاظ صفحہ ۵۹ ۔ دفع ۔ سرکوبی ۔ روکنا ۔ عزم جزم ۔ پکا ارادہ مستقل فیصلہ ۔ ناموس عزت ، حیا ، نیکنامی ، خانوادہ ۔ خاندان ۔ قشلاق ۔ موسم سرما بسر کرنے کا گرم سیر مقام غنیم ۔ دشمن لٹیرا ، لوٹنے والا ، تکلیف نمودن ۔ درخواست کرنا ۔ عرض کرنا ۔

سلطان حسین مرزا خراسان کے حاکم نے محمد شیبانی خاں کے دفع کرنے کا مصمم ارادہ کر کے اپنے تمام بیٹوں کو بلایا تھا ۔ اور بابر کو بھی کابل سے بلایا تھا ۔ ۹۱۲ھ ۱۵۰۶ء کے شروع کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

درمیان جبکہ بابر خراسان کے راستہ میں تھا۔ اس نے سلطان حسین میرزا کی وفات کی خبر سُنی۔ باوجود اس افسوسناک خبر کے تیموری خاندان کی عزت کا لحاظ رکھتے ہوئے خراسان کی طرف روانہ ہو پڑا۔ اور ہرات میں پہنچا۔ خراسان کے میرزاؤں نے فیصلہ کیا۔ کہ اس سردی کے موسم کو ہر ایک شخص کسی مناسب گرم جگہ پر گذارے اور پھر گرمیوں میں لشکر جمع کرکے یا جمع ہو کر دشمن کی سرکوبی کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اس لئے بابر کو بھی خراسان کے گرد و نواح میں موسم سرما بسر کرنے کی درخواست کی گئی۔ لیکن وہ باوجود سخت سردی کے ہرات سے کابل کی طرف روانہ ہو گیا۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۶۰** ۔ دغدغہ:۔ خوف۔ فکر۔ تشویش۔ اندیشہ۔ صریح:۔ صاف صاف۔ کھلم کھلا۔ یورت۔ منزل۔ توقف۔ ٹھہرنا تھم:۔ ضروری کام۔ ملگت:۔ دلیر۔ درنگ۔ انتظار۔ تاخیر

محمد برندوق اور ذوالنون بیگ نے یہ کہہ کر کہ موسم سرما یہاں بسر کرنا چاہئے (اس کے لئے) ظاہرا طور پر کافی کوشش کی۔ مگر موسم بسر کرنے کے لئے نہ ہی کوئی اچھا سامان اور نہ ہی کوئی عمدہ سی جگہ مہیا کرتے تھے۔ موسم سرما شروع ہو گیا۔ اور جو پہاڑ ہمارے راستہ میں تھے ان پر برف پڑنی شروع ہو گئی اور کابل کی طرف سے بھی میری فکر اور تشویش زیادہ ہو گئی۔ اور یہ لوگ نہ تو قشلاق کے لئے کوئی جگہ مقرر کرتے ہیں اور نہ ہی کسی جگہ پر موسم سرما کے بسر کرنے کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ آخر مجبوراً مجھے کھلم کھلا کہنا ہی پڑا۔ اور موسم سرما گذارنے کی غرض سے کسی مقام کی تلاش میں شعبان کی ساتویں تاریخ بمطابق ۲۴ دسمبر ۱۵۰۶ء ہم ہرات سے روانہ ہو پڑے۔

بابا غیس کے گرد و نواح میں ہر ایک منزل پر ایک ایک دو دو روز ٹھہرتے ہوئے کوچ کرتے تھے۔ تاکہ وہ لوگ جو کسی چیز کو حاصل کرنے یا کسی ضروری کام کے لئے قریب کے علاقوں میں گئے ہوئے تھے۔ واپس آکر ہمارے ساتھ مل جائیں۔ اس قدر دیری اور انتظار کی گئی یہاں تک کہ میر غیاث کے لنگر سے گذرنے کے بعد دُوسری یا تیسری روانگی کے وقت ماہ رمضان کا چاند دکھائی دیا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں میں سے جو بڑے ضروری کاموں کے لئے گئے ہوئے تھے۔ بعض ان میں سے لوٹ کر ہمارے ساتھ مل گئے۔ اور بعض بیس دن یا ایک مہینے کے بعد کابل پہنچے۔ اور بعض وہیں رہ گئے۔ اور میرزاؤں (شہزادہ سلطان حسین میرزا کے لڑکوں) کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

نوکر ہو گئے۔

ان تمام میں سے ایک سیدیم علی دربان تھا۔ جو وہاں ٹھہر کر بدیع مرزا کا ملازم ہو گیا۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۶۱** - رعایت کردن: مہربانی کرنا۔ احسان کرنا بخشش کرنا۔ پرتافتن:۔ خالی کرنا۔ چھوڑنا۔ قورچی: مسلح سپاہی۔ باڈی گارڈ۔ اختلاط: میل جول میل ملاپ۔ دوستی گفتار: حراف۔ باتونی۔ زبان دراز۔ ہزال: مسخرہ۔ ظریف۔ فاسق:۔ بدکار مرد۔ گنہ گار۔ انحراف:۔ پھرا ہوا۔ کجرو۔ راستہ سے بھٹکا ہوا۔ نافرمانی کرنا۔ منافق: نفاق رکھنے والا جس کے دل میں کچھ ہو اور ظاہر کچھ اور کرے۔ وقائع:۔ جمع واقعہ۔

خسروشاہ کے ملازموں میں سے مَیں نے کسی کے ساتھ ایسا احسان نہیں کیا تھا جس وقت کہ جہانگیر مرزا غزنی خالی کر کے چلا آیا تھا۔ تو شہر غزنی سیدیم علی کے حوالے کیا گیا تھا اور اپنی بیوی کے بھائی (یعنی سالے) دوست انگو شیخ کو غزنی میں چھوڑ کر خود فوج میں آ گیا تھا۔ واقعی خسروشاہ کے نوکروں میں سے ان دو آدمیوں یعنی سیدیم علی شاہ دربان اور محب علی شاہ قورچی سے بڑھ کر کوئی ملازم نہ تھا۔ سیدیم بڑی اچھی عادات اور عمدہ اخلاق کا مالک تھا اور تلوار کا بھی دھنی تھا۔ اس کا گھر کبھی بھی مجلس اور محفل سے خالی نہیں رہتا تھا (یعنی اس کے گھر ہر وقت دوستوں کی محفل گرم رہتی تھی) بڑا سخی تھا۔ عجیب ساز و سامان کا مالک تھا بڑا رنگین مزاج خوش طبع تھا۔ ملنسار ہونے اور میٹھا بولنے کے سوا بڑا خوش خلق، باتونی اور ظریف طبع مرد تھا۔ اس میں صرف عیب تھا تو یہ تھا کہ وہ بدکار تھا۔ اور مذہب کے راستے سے بھی بھٹکا ہوا تھا۔ ایک قسم کا منافقانہ رویہ رکھنے والا شخص تھا۔ اور بعض لوگ اس کے نفاق کو مسخرہ پن پر محمول کرتے تھے۔ لیکن اس سے خالی نہ تھا۔ بدیع الزمان مرزا جب ہرات کو دشمنوں کے ہاتھ میں دے کر شاہ بیگ کے پاس آیا۔ تو سیدیم علی شاہ کو شاہ بیگ مرزا اور میرزا (بدیع الزمان) کے درمیان منافقانہ باتیں کرنے کی بنا پر قتل کر کے دریائے ہیرمند میں پھینک دیا۔ اور محب علی کی داستان واقعات کے آخر میں بیان کی جاوے گی۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۶۲** - لنگر:۔ وہ جگہ جہاں محتاجوں کو کھانا تقسیم ہو۔ خیرات گھر۔ بہادادن قیمت ادا کرنا۔ کنگاش نمودن: مشورہ کرنا۔ صلاح کرنا۔ تردد و دغدغہ:۔ فکر و تشویش۔ دل

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

پائے دادن :- دِل چھوڑنا۔ ہمت ہارنا۔ حوصلہ کھو بیٹھنا۔

لنگر میر غیاث سے گذر کر غرجستان کے کنارے کے دیہات میں سے گُذر کر ہم چِچران پہنچے لنگر سے گذرنے کے وقت سے چچران کے نزدیک پہنچنے تک برف ہی برف تھی۔ جتنا ہم آگے بڑھتے تھے۔ برف زیادہ بلند ہوتی جاتی تھی* اور چچران کا علاقہ ذوالنون بیگ کے ماتحت تھا اس کا ایک نوکر بنام میرک جان ایردی وہاں موجود تھا۔ ذوالنون بیگ کا تمام غلہ قیمتاً خرید کر لیا گیا۔ جب ہم چچران سے آگے نکل گئے۔ تو دو تین دن کے بعد برف زیادہ ہو گئی رکھوڑے کی رکاب سے زیادہ بلند تھی۔ اور اکثر جگہ تو گھوڑے کے پاؤں زمین تک پہنچتے ہی نہیں تھے نیز برف برابر برس رہی تھی۔ جب ہم چراغدان سے گذر گئے۔ برف بھی بلند تھی اور راستہ بھی نامعلوم تھا۔ لنگر میر غیاث کے آس پاس (کسی مقام پر) مشورہ کیا گیا۔ کہ کابل کس راستہ سے جائیں۔ میری اور بہت سے دیگر آدمیوں کی یہ رائے تھی کہ سردی کا موسم ہے۔ قندھار کے راستے سے چلنا چاہیئے۔ گو وہ قدرے دُور ہے۔ لیکن بغیر کسی فکر و تشویش کے طے کیا جا سکتا ہے۔ پہاڑی راستہ فکر و تشویش اور خطرے سے خالی نہیں۔ قاسم بیگ نے یہ کہہ کر کہ وہ راستہ دور اور یہ نزدیک ہے۔ بیوقوفی کا ثبوت دیا ہے۔ آخر ہم نے وُہی راستہ اختیار کیا۔

سلطان نامی پشائی ہمارا راہبر یا رہنما تھا۔ نامعلوم بڑھاپے کی وجہ سے تھا یا اس نے ہمت ہار دی۔ یا برف کی زیادتی کے سبب سے تھا۔ بہرکیف وہ راستہ سے بھٹک گیا اور پھر معلوم نہ کر سکا۔ چونکہ قاسم بیگ کی کوشش یا اس کے کہنے پر ہم نے یہ راستہ اختیار کیا تھا۔ اس لئے مارے شرم کے قاسم بیگ خود اور اس کے بیٹے گھوڑوں سے اُتر پڑے اور برف کو روند روند کر اور ہٹا کر راستہ بناتے تھے اور آگے آگے جاتے تھے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۶۳** - راہ سر نمودن یا کردن :- راستہ تلاش کرنا۔ راہ معلوم کرنا۔ نامشخص نامعلوم - بے تحقیق - غیر معین۔ تعیین کردن :- مقرر کرنا۔ تہ آل - وادی۔ ہیزم :- جلانے کی لکڑی ایندھن۔

ایک دن جبکہ برف بہت بلند تھی اور راستہ بھی غیر معین تھا۔ ہر چند ہم نے کوشش کی مگر آگے نہ بڑھ سکے۔ آخر مجبوراً واپس لوٹے اور جس جگہ ایندھن زیادہ تھا۔ ہم اتر پڑے۔ ساٹھ ستر مضبوط

* چچران سے آگے ہر دو طرف برف گھوڑے کی ران سے زیادہ اونچی تھی۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جوانوں کو مقرر کیا۔ کہ جس راستہ سے ہم آئے تھے۔ اسی راستے الٹے پاؤں لوٹ کر جائیں اور وادیوں کے دامن میں ہزارہ قبیلہ سے یا دوسرے لوگوں سے جو موسم سرما بسر کرنے کے لئے ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ایک راہنما راستہ تلاش کرنے کے لئے ڈھونڈ کر لائیں۔ اُن لوگوں کے واپس آنے تک جو کیمپ سے گئے ہوئے تھے۔ تین چار دن تک ہم نے اس منزل سے کوچ نہ کیا۔ اور جو گئے تھے۔ وہ بھی کوئی اچھا رہنما نہ لا سکے۔ خدا پر بھروسہ کر کے سلطان احمد پشائی کو راہنما بنا کر اس راستہ سے جہاں سے ناکامی کی حالت میں لوٹے تھے چل پڑے۔ ان چند دنوں میں اس قدر پریشانی اور دُکھ برداشت کیا کہ زندگی بھر اس قدر دکھ اور تکلیف نہیں اٹھائی تھی۔ تقریباً ایک ہفتہ برف ہٹانے کے باوجود کوس آدھ کوس سے زیادہ کوچ نہ کر سکے۔ برف کو روندنے یا ہٹانے والا میں تھا اور دس پندرہ رشتہ دار اور قاسم بیگ تھا۔ اور اس کے دو بیٹے تنگری بردی اور قنبر علی مع دو تین ان کے نوکر۔ یہ لوگ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ پیادہ ہو کر برف ہٹاتے تھے اور ہر قدم اٹھانے پر کمر اور سینہ تک برف میں دھس کر برف ہٹاتے تھے۔ چند قدم چلنے کے بعد سب سے آگے جانے والے شخص کی طاقت جواب دے دیتی اور وہ کھڑا ہو جاتا اور اس کی جگہ دُوسرا آگے بڑھ جاتا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۴۴ ۔ فرو رفتن :۔ دھس جانا۔ نیچے چلا جانا رعمل:۔ طاقت۔ کام۔ ہمت۔ خوئی گیر۔ پسینہ جذب کرنے والا۔ عام طور پر زین کے نیچے گھوڑے کی پیٹھ پر ڈالتے ہیں تاکہ اس کا پسینہ جذب کرے۔ پنجابی میں نل یا تارو کہتے ہیں۔ محل:۔ موقع۔ کوتل:۔ گھاٹی۔ خوال:۔ غار۔ چاپقون:۔ آندھی اور بارش اور برف کا ایک ساتھ ہونا

یہ دس پندرہ آدمی جو برف ہٹاتے تھے صرف اتنا ہی راستہ تیار کرتے تھے۔ کہ خالی گھوڑا لے جایا جا سکتا تھا۔ اور یہ خالی گھوڑا جس کو کھینچا جاتا تھا۔ خوئی گیر تک دھس جاتا تھا اور دس پندرہ قدم چلنے کے بعد تھک جاتا تھا۔ اس گھوڑے کو ایک طرف کر کے دوسرے خالی گھوڑے کو آگے کھینچا جاتا تھا۔ اس طریقہ سے یہ دس پندرہ آدمی برف کو ہٹاتے تھے۔ اور انہی دس پندرہ آدمیوں کے گھوڑوں کو آگے کھینچا جاتا تھا۔ اور باقی تمام اچھے جوان اور وہ جماعت جو اُمرا پر مشتمل تھی اپنے گھوڑوں سے نہ اتر کر برف دُور کر کے تیار شدہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

راستہ پر اپنے سردشرم کے باعث جھکائے چلے آرہے تھے۔ یہ موقع نہیں تھا کہ کسی کو تکلیف دی جاتی یا مجبور کیا جاتا۔ جس شخص میں ہمت اور جرأت ہوتی ہے۔ ایسے کام خود بخود اپنی مرضی یا خوشی سے کرتا ہے۔ اسی طریقہ سے برف کو ہٹاتے ہوئے راستہ بناتے ہوئے۔ بجوگان نامی جگہ سے تین چار دن میں درہ زرین کے دامن میں یاقوتی نام غار تک پہنچے۔ اس دن عجیب آندھی اور بارش کے علاوہ برف بھی پڑی تھی۔ چنانچہ سب پر موت کا ڈر طاری ہو گیا تھا۔ (اس پہاڑی علاقے کے لوگ غاروں اور کھڈوں کو خوال کہتے ہیں) اس غار میں پہنچنے کے وقت آندھی اور بارش تیز ہو گئی۔ اور اسی خوال کے کنارے اترنا پڑا۔ برف بلند تھی اور راستہ صرف ایک آدمی کا یعنی تنگ تھا۔ برف ہٹا کر تیار کئے ہوئے راستہ پر گھوڑا بھی بڑی مشکل سے چلتا تھا دن بہت چھوٹے تھے اور جو آگے آگے لوگ تھے وہ دن کی روشنی میں اس غار کے قریب پہنچ گئے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۶۵** ۔ کاواک :۔ کھڈ۔ یکرہ :۔ تنگ راستہ۔ ایسا تنگ راستہ جس پر صرف ایک آدمی گذر سکے۔ کوتاہ :۔ چھوٹا۔ پارو :۔ بیلچہ۔ پھاوڑہ۔ رفتن روبیدن :۔ ہٹانا۔ صاف کرنا۔ جھاڑنا۔ نمدہ :۔ کمبل۔ بیٹھنے کے لئے چھوٹا سا بوری کا ٹکڑا۔ پنجابی (آسن)۔ تکیہ جا :۔ آرام کی جگہ۔ سہارا لینے کا مقام۔ الوس :۔ قوم، قبیلہ اس کا تلفظ اُلُس ہے۔ ہم جہتی :۔ دوستی۔ اتفاق۔ جوقدر :۔ غار خرد۔ گڑھا۔

شام کی نماز اور سونے کے وقت کی نماز تک آدمی آتے رہے۔ اس کے بعد جو کوئی جہاں بھی کھڑا تھا۔ وہیں اتر پڑا۔ بہت سے آدمیوں نے گھوڑوں کی پیٹھ پر ہی صبح کر دی۔ غار تنگ دکھائی دیتی تھی۔ میں نے غار کے منہ پر بیلچہ لے کر برف کو دور کر کے اپنے لئے ایک نمدے کے برابر آرام لینے کی جگہ تیار کر لی اور برف کو میں نے سینے تک کھودا۔ پھر بھی زمین تک نہ پہنچا۔ ہوا سے کچھ تھوڑی ہی بہت پناہ ملی۔ وہیں بیٹھ گیا۔ چند آدمیوں نے کہا کہ غار میں چلے جائیے۔ لیکن میں نہ گیا۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ تمام آدمی تو برف آندھی اور بارش میں ہوں اور میں گرم جگہ اور آرام میں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

رہوں ۔ تمام قبیلہ والے دُکھ اور مُصیبت میں ہُوں اور مَیں اُس جگہ لطف سے سو جاؤں یہ بات جوانمردی سے دُور اور دوستی اور اتفاق کے اصُولوں کے خلاف ہے جو مصیبت اور تکلیف ہوگی سب مل کر برداشت کریں گے ۔ جس طرح دوسرے اپنی قوت برداشت سے کام لیں گے ۔ ہم بھی ثابت قدم رہیں گے ۔ ایک فارسی کی مثل ہے ۔ "دوستوں کے ساتھ مرنا خوشی کا باعث ہوتا ہے" ۔ اس طرح سے آندھی اور بارش میں سے جو چھوٹا سا گڑھا کہ میں نے کھود کر تیار کیا تھا وہیں بیٹھا رہا ۔ یہاں تک کہ سونے کی نماز کے وقت (نمازِ عشاء) برف اس قدر زور سے پڑنے لگی ۔ کہ میں پاؤں کے بل ہی بیٹھا رہا ۔ اور میرے سر ، پیٹھ اور میرے کالوں پر کوئی چار انگل برف جم گئی تھی ۔

مشکل الفاظ صفحہ ۶۶ ۔ ازوق ۔ سامانِ خوراک ۔ پرووِیژن ۔ اشیائے خوردنی ۔ توشہ ۔ قاوردداغ :۔ بھُنے ہوئے چھولے ۔ پگاہ : ۔ فجر ۔ سحر ۔ صبح ۔ تڑکا ۔ داآبان ، ۔ درہ ۔

اسی رات سردی نے میرے کالوں پر بہت اثر کیا ۔ سونے کی نماز (نمازِ عشاء) کے وقت جب آدمیوں نے غار کا اچھی طرح سے ملاحظہ کیا ۔ تو شور مچایا ۔ کہ غار کافی کھلی ہے ۔ تمام آدمیوں کے لئے اس میں جگہ ہو سکتی ہے ۔ جب میں نے یہ سنا ۔ تو اس برف کو جو میرے سر اور چہرے پر جمی ہوئی تھی ۔ جھاڑ کر غار کے اندر آگیا ۔ میں نے ان نوجوانوں کو بھی جو غار کے اردگرد تھے ۔ بلا لیا ۔ پچاس ساٹھ آدمیوں کے لئے بخوبی جگہ بن گئی کھانے کی اشیاء مثلاً "یخنی ۔ بھُنے ہوئے چھولے غرضیکہ جو کچھ بھی تھا اور جس کے پاس تھا ۔ لے آئے ۔ اس قدر سردی ، برف اور آندھی اور بارش میں ہمیں خوب گرم اور امن کی جگہ میں آرام نصیب ہوا ۔ صبح کو برف ۔ آندھی اور بارش تھم گئی ۔ اور صبح سویرے ہی پہلے ہی کی طرح برف ہٹاتے اور راستہ بناتے ہم درہ کی بلندی پر چڑھ آئے راستہ نہایت سختی سے سیدھا اوپر کو جاتا تھا ۔ مراد سیدھی چڑھائی تھی ۔ اس کو کوتل زرین کہتے ہیں ۔ اوپر کو چڑھنے کی بجائے ہم درہ کے نیچے کی طرف روانہ ہوئے درے کی دوسری طرف پہنچنے سے پہلے ہی دن غروب ہوگیا ۔ اور ہم درے کے منہ ہی پر اُتر پڑے ۔ اس رات بڑی سخت سردی تھی ۔ بہت مُصیبت اور تکلیف کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ساتھ وہ رات گذار دی گئی۔ بہت سے آدمیوں کے ہاتھ پاؤں سردی کے مارے ٹھٹھر گئے یا سن ہو گئے۔ کپتان کے پاؤں، سیونڈرگ ترکھان کے ہاتھ اور راحی کی ران سردی سے ٹھٹھر گئی۔ علی الصباح درہ کے دامن کے ساتھ روانہ ہوئے۔ باوجود اس بات کے کہ ہم کو معلوم تھا کہ یہ راہ نہیں۔ لیکن پھر بھی جان بوجھ کر خدا کے بھروسہ سے درہ کے دامن کے ساتھ ہم چل پڑے۔ خطرناک جگہوں اور ڈھلوانوں سے ہم نیچے اتر آئے اور شام کی نماز کا وقت تھا۔ کہ درہ کے منہ سے ہم باہر نکل آئے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۶۷** ۔ اوجھپہ:۔ ڈھلوان۔ تشویش:۔ پریشانی، فکر، صلاح، بھلائی بہتری، بھلا۔ فربہ:۔ موٹا

کسی کافی عمر کے بوڑھے کو یاد نہیں کہ اس درے سے اس موسم میں جب اس قدر برف پڑ رہی ہو۔ کوئی شخص بھی گذرا ہو۔ بلکہ اس موسم میں اس گھاٹی سے گذرنے کا خیال تک کسی کے دل میں گذرا ہو۔ اگرچہ برف کی بلندی کی وجہ سے ہم نے بہت تکلیف اور پریشانی دیکھی۔ لیکن آخر اس بلند برف کے سبب ہم اپنی منزل تک پہنچے۔ کیونکہ برف اگر اس قدر بلند نہ ہوتی۔ تو ایسے خطرناک راستوں اور کھڈوں سے کون گذر سکتا تھا۔ بلکہ برف اگر بلند نہ ہوتی۔ تو پہلے ہی کھڈیں گھوڑے، اونٹ اور آدمی رہ جاتے ؎

ہر نیکی اور بدی جو انسان کو پیش آتی ہے۔ اگر انسان غور کرے تو اس میں اس کی بھلائی ہو گی۔ سونے کی نماز کا وقت تھا۔ کہ ہم یکہ اولانگ میں اترے۔ یکہ اولانگ کے لوگوں کو ہمارے اترنے کا پتہ چل گیا اور وہ ہم کو اپنے گرم گھروں میں لے گئے۔ اور ہمارے لئے موٹی تازی بکریاں لائے۔ اور گھوڑوں کے لئے گھاس اور دانہ بے حد جمع کر دیا اور ایندھن اور اپلوں کا تو کوئی حساب ہی نہ تھا۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۶۸** ۔ سرگین:۔ گوبر، لید، بیٹ۔ مگر یہاں مراد خشک شدہ گوبر یا اپلے ہیں۔ حضوری۔ فرحی۔ راحت۔ نعمت۔ خوشی۔ فراغت:۔ فارغ البالی راحت۔ توقف:۔ ٹھہرنا۔ کوچ:۔ کنبہ، عیال واطفال، فیملی۔ آغیل:۔ باڑہ۔ بکریوں کے رہنے کی جگہ۔ الاچوق:۔ کمبل کے تنبو، جنگلی لوگوں کے گھر جو نمدوں، کمبلوں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ٹاٹ یا بالوں سے بناتے ہیں۔ رودتہ گار: سامان۔ اسباب وغیرہ۔ پرتافتن: چھوڑنا۔ خالی کرنا۔ دنبال کے رفتن: کسی کے پیچھے جانا۔ کسی کا تعاقب کرنا۔

ایسی سردی اور برف سے خلاصی پاکر ایسے گاؤں اور گرم گھروں کا حاصل کرنا۔ اور ایسی تکلیف اور مصیبت سے نجات پاکر اس قدر خوراک اور موٹی تازی بکریوں کا نصیب ہونا ایسی نعمت یا خوشی ہے جو یہ مصیبت اٹھانے والے ہی بہتر جانتے ہیں اور یہ ایسی راحت ہے کہ ایسی تکلیف دیکھنے والے ہی پہچانتے ہیں۔ تسلی اور اطمینان کے ساتھ ہم ایک دن یکہ اولانگ میں ٹھہرے۔ یکہ اولانگ سے کوچ کر کے دو فرسنگ راستہ طے کر کے ہم اتر پڑے۔ اگلی صبح رمضان کی عید تھی۔ بامیاں سے گذر کر اور کوتل شبرتو سے اتر کر ہم جنگلیک پہنچنے سے پہلے ہی اتر پڑے۔ ترکمان قبیلہ ہزارہ کے آدمی اپنے کمبوں اور مال مویشی سمیت راستے پر موسم سرما بسر کرنے کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے اور ان کو . . . . . ہمارے آنے کی ہرگز خبر نہ تھی۔ دوسری صبح سویرے وہاں سے کوچ کر کے ہم ان کے باڑوں اور کمبل کے بنے ہوئے خیموں کے اندر داخل ہو گئے۔ ان کے دو تین باڑے لوٹ لئے گئے اور دوسرے لوگ اپنا گھر بار چھوڑ کر اپنے بچوں کو پہاڑ میں لے گئے۔ مردم سے مراد مردم ما ہے یعنی ہمارے آدمیوں نے ہزاریوں کا پیچھا کیا اور پہاڑ پر چڑھ گئے*۔ جب ذرا آگے سرکے اور پہاڑوں کی بلندیوں اور پستیوں سے گذرتے ہوئے ہزاریوں کے گھوڑوں اور بکریوں کو ساتھ لیتے ہوئے یا آگے لگاتے ہوئے لنگر تیموربیگ میں اتر پڑے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۶۹۔ برابر: بالمقابل۔ سامنے۔ خنک کردن: ٹھنڈا کرنا۔ پانی پلانا۔ فرض: شام کی نماز مراد ہے۔ تقاول: جنگی خانہ

لنگر سے سوار ہو کر شہر اشتر کے عین سامنے ہم کو اترنا پڑا۔ اور وہاں سے صبح تڑکے ہی سوار ہو کر شام کے قریب درہ غوربند سے نکل کر شترپل پر اتر پڑے گھوڑوں کو پانی وانی پلایا۔ اور آرام دیا۔ پھر پیشین کی نماز کے وقت سرپل سے سوار ہوئے اور تقاول پہنچنے تک برف نہ تھی۔ جب اس مقام سے گذرے۔ تو جتنا ہم آگے جاتے تھے برف بلند ہوتی گئی۔ ذہ بخشی اور منار کے درمیان اس قدر سردی تھی۔ کہ ایسی سردی عمر بھر کم

* اور شکاری ہرن کی طرح ان کو اپنے آگے بھگا کر شکار کیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دیکھی گئی تھی۔ کوہ منارہ سے گذرکر اُس کے دامن میں اُترے۔ اور سردی سے بے طاقت ہو کر آگ جلا کر ہم نے اپنے آپ کو گرم کیا۔ صبح ہونے کو تھی۔ کہ کوہ منارہ کے دامن سے سوار ہوئے۔ کابل اور منارہ کے درمیان برف گھوڑے کی ران تک اونچی تھی اور تمام جگہ برف سے اٹی ہوئی تھی۔ جو شخص راستہ گم کر بیٹھتا۔ تو سخت پریشانی میں سرگرداں ہوتا۔ اس تمام درمیانی راستہ (یعنی کابل اور منارہ کے درمیان کا راستہ) کو ہم نے برف میں دھنس کر طے کیا۔ اس لئے نماز ظہر کے وقت بڑی مشکل اور کوشش سے کابل پہنچے۔

# ۲۔ جنگ پانی پت

مشکل الفاظ صفحہ ۷۰۔ برانغار:۔ فوج کا دایاں حصہ۔ میمنہ۔ جرانغار:۔ فوج کا بایاں حصہ۔ میسرہ۔ غول:۔ فوج کا مرکزی حصہ۔ قلب۔ ہراول:۔ فوج کا پہرہ۔ فوج کا اگلہ حصہ مراد ہراول ہے۔ فراخورِ حال:۔ حالات کے مطابق۔ حالات کے لائق۔ ارابہ۔ گاڑی۔ چھکڑا۔ خام گاؤ:۔ بیل کا چمڑہ (پنجابی میں ناڑی کہتے ہیں) ارغاچی۔ رسی۔ تورا۔ کٹہرا۔ پردہ۔ ایسا پردہ جس سے بندوق کی گولی نہ گذر سکے۔ تفنگ۔ بندوق۔ کنگاش نمودن:۔ صلاح مشورہ کرنا۔

وہاں سے کوچ کر کے فوج کے دائیں۔ بائیں قلب اور ہراول کے حصوں کو درست ترتیب دے کر دیم کی رسم ادا کی گئی۔ دیم ایک رسم ہے کہ فوج کے تمام آدمیوں کو سوار کر کے ایک کمان یا چابک ہاتھ میں لے کر اس دستور کے مطابق جو ان کے درمیان رائج ہے۔ لشکر کا تخمینہ یا اندازہ لگایا جاتا ہے اور اس کی رُو سے اعلان کرتے ہیں کہ اس قدر فوج ہو گی۔ جو مقدار کہ ہم خیال کر رہے تھے اس قدر لشکر نظر نہ آیا جائے قیام پر حکم جاری ہوا کہ لشکر کے تمام آدمی اپنے اپنے حالات کے مطابق چھکڑے تیار کریں قریباً سات سو چھکڑا مہیا ہو گیا۔ استاد علی خاں کو حکم ہوا۔ کہ روم کے دستور کے مطابق چھکڑوں کو زنجیر کی بجائے گائے کے کچے چمڑے کی رسیاں بانٹ کر ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دے اور دو چھکڑوں کے چھ سات کٹہرے ہوں اور بندوقچی ان

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

چھکڑوں اور کٹہروں کے پیچھے کھڑے ہو کر بندوقیں چلائیں۔ ان لوازمات کو درست کرنے کی غرض سے پانچ چھ روز اسی منزل میں ٹھیرنا پڑا۔ ان انتظامات کے مکمل اور تیار ہونے کے بعد تمام امیروں اور ان جوانوں کو جو کچھ بات کو سمجھ سکتے تھے۔ مشورہ کے لئے بلا کر تمام صلاح مشورہ کیا گیا۔ سب کی یہی رائے تھی۔ کہ پانی پت ایک شہر ہے۔ جس میں بہت سے محلات اور مکان ہیں ایک طرف تو مکانات ٹھہرے اور دوسری طرف کو بھی چھکڑوں اور کٹہروں سے مضبوط کر کے ان کے پیچھے بندوقچی اور پیادہ فوج مقرر کر دینی چاہئے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۷۔** تعیین نمودن یا کردن :۔ مقرر کرنا۔ تعیینات کرنا۔ آئین اقرار :۔ اس فیصلہ کے مطابق۔ سلخ :۔ عربی ہر مہینے کی آخری تاریخ کو سلخ کہتے ہیں۔ شاخ :۔ درختوں کی شاخوں سے بنا ہوا جنگلا۔ توہم :۔ ڈر۔ خوف۔ وہم فکر۔ ازل :۔ شروع۔ بے تقریب :۔ بے سود۔ بے فائدہ۔ بے موقع۔ ددو پدر :۔ یعنی باپ دادا۔ سکندر دہبلول۔

اس فیصلے کے مطابق ہم کوچ کر کے ایک منزل طے کر کے جمعرات کے دن جمادی الآخر کے مہینے کی آخری تاریخ کو ہم پانی پت پہنچے۔

ہمارے دائیں ہاتھ شہر اور اس کا نواحی علاقہ تھا۔ ہمارے آگے چھکڑے اور کٹہرے تھے جو ہم نے خود ترتیب دے رکھے تھے۔ بائیں ہاتھ اور بعض دوسری جگہ خندقیں اور جنگلے تیار کئے گئے۔ اور ہر اس فاصلے کے درمیان جہاں تک تیر کی پہنچ تھی۔ اس قدر جگہ چھوڑی گئی۔ جس میں سو، ڈیڑھ سو کے قریب آدمی سما سکتے ہیں۔ لشکر کے آدمیوں میں سے بعض سپاہی بہت گھبرائے اور خوف زدہ ہوئے۔ لیکن خوف اور پریشانی کوئی معنی نہیں رکھتی یا بے سود ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے شروع ہی سے نصیب میں لکھ رکھا ہے وہ ہرگز نہیں بدل سکتا۔ یا اس سے دوسری بات نہیں ہو سکتی۔ مگر ان کو بھی برا نہیں کہا جا سکتا تھا۔ کیونکہ وہ حق بجانب تھے۔ اس لئے کہ وہ وطن سے دو تین ماہ کا سفر کرتے چلے آرہے تھے اور ایک عجیب قوم کے آدمیوں سے واسطہ پڑا تھا۔ نہ تو ہم ان کی زبان جانتے تھے اور نہ ہی وہ ہماری زبان سمجھتے تھے۔

سے وہ ایک پریشان جماعت تھی۔ جو کہ مختلف قوم کے لوگوں کی ایک جماعت تھی اور ہم ایک

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

قوم کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور وہ بھی ایک عجیب قوم تھی۔

دشمن کے موجودہ لشکر کا اندازہ ایک لاکھ کے قریب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کے ہاتھی معہ اس کے امیروں کے ایک ہزار کے قریب ہیں۔ اس کے باپ دادا (سکندر و بہلول) کا چھوڑا ہوا خزانہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ ہندوستان میں ایک رسم ہے کہ اس قسم کے موقعوں پر روپیہ پیشگی دے کر مقررہ وقت کے لئے نوکر رکھ لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میعادی سپاہی (سہبند) کہتے ہیں۔ اگر اس کو ایسا خیال آجاتا تو ایک دو لاکھ ملازم اور رکھ سکتا تھا

مشکل الفاظ صفحہ ۴۷۔ کار افتادن:۔ معاملہ پیش آنا۔ موقع پیدا ہونا۔ میعاد۔ عرصہ مقررہ وقت۔ سہبند۔ میعادی سپاہی (جن کو پیشگی رقم ادا کر کے مقررہ وقت کے لئے رکھا جاتا ہے۔ امساک:۔ بخل۔ کنجوسی۔ کوچ:۔ فیملی۔ کنبہ۔ اہل و عیال و اطفال۔ حساب۔ طریقہ معاملہ۔ تدبیر جنگ۔ پیرآغ ایستادن:۔ فوج کا ڈٹ کر یا ثابت قدمی کے ساتھ ہتھیاروں سے لڑنا۔ پیرآغ رفتن:۔ مسلح فوج کا حرکت کرنا

اللہ تعالیٰ نے اچھا ہی کیا۔ نہ تو وہ اپنے سپاہیوں کو خوش کر سکا اور نہ ہی اپنا خزانہ ان میں تقسیم کر سکا۔ بھلا وہ اپنے سپاہیوں کو کس طرح خوش کر سکتا تھا جبکہ کنجوسی نے اس کی طبیعت پر غلبہ پکڑ رکھا تھا اور بذات خود ہی روپیہ جمع کرنے کا بڑا شوقین تھا وہ ایک ناتجربہ کار جوان تھا۔ نہ تو اس کو حملہ کرنے کا کوئی عمدہ طریقہ تھا اور نہ ہی پسپائی کا ڈھنگ۔ نہ ہی وہ ثابت قدمی کے ساتھ لڑنے کا طریقہ جانتا تھا اور نہ ہی جنگ کے اصولوں سے واقف تھا۔ اس موقعہ پر جب پانی پت کے لشکر کے اردگرد کو چھکڑوں جنگلوں اور خندقوں سے مضبوط اور ترتیب میں کیا جا رہا تھا۔ درویش محمد ساربان نے عرض کی۔ جبکہ اس قدر احتیاط کی گئی ہے تو پھر اس کے پاس پھٹکنے کا کیا امکان ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ان لوگوں کو اوزبک خانوں اور بادشاہوں جیسا خیال کرتا ہے۔ اس سال جب ہم سمرقند سے نکل کر حصار میں آئے۔ جونہی تمام اوزبک خان و سلطان ہم پر حملہ کرنے کی نیت سے متفق ہو کر دربند سے گذرے ہم نے تمام مغلوں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اور سپاہیوں کے کنبوں اور مال و اسباب کو محلات میں لاکر ان کی کوچہ بندی کر کے مضبوط کر دیا۔ چونکہ وہ خان اور سلطان جنگ کے اصولوں سے ناواقف تھے۔ اور ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کرنے اور مسلح نقل و حرکت کے طریقوں کو نہیں جانتے تھے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ ہم مرنے مارنے پر تلے ہوئے ہیں اور حصار کو خوب مضبوط کر رکھا ہے۔ ہم پر حملہ کی راہ نہ دیکھ کر وہ لوندلاک سے واپس لوٹ گئے۔ ان کو تو ان جیسا خیال نہ کرو۔ جنگ کے اصول اور مسلح نقل و حرکت کو کب جانتے ہیں۔ خدا نے اچھا ہی کیا۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا۔ ویسا ہی ہوا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۴۷۰۔ میر آخور:۔ داروغہ اصطبل۔ شبخون:۔ رات کو دھاوا بولنا۔ پریشان رفتہ: بکھر گئے۔ تتر بتر ہو گئے۔ غنیم:۔ دشمن۔ خازن:۔ خزانچی۔ خزانے کا مالک۔

سات آٹھ روز جب ہم پانی پت میں رہے۔ ہمارے تھوڑے تھوڑے آدمی اس کے دائرہ یعنی لشکر گاہ کے نزدیک جاکر اس کے بہت سے آدمیوں پر تیر برساتے رہے اور وہ بالکل حرکت اور جنبش نہیں کرتے تھے۔ آخر کار چند ... ہندوستانی خیر خواہ امیروں یا سرداروں کی رائے پر عمل کرتے ہوئے ہم نے مہدی خواجہ۔ محمد سلطان مرزا عادل سلطان خسرو شاہ۔ میر حسین۔ سلطان حسین جنید برلاس۔ عبدالعزیز داروغہ اصطبل۔ محمد علی جنگ جنگ۔ قتلق قدم۔ ولی خزانچی۔ محب علی خلیفہ۔ محمد بخش۔ جان بیگ اور قراقوزی وغیرہ امیر سرداروں کو چار پانچ ہزار آدمیوں کے ساتھ رات کو دھاوا بولنے کی غرض سے بھیجا۔ لیکن وہ آپس میں اچھی طرح سے مل نہ سکے۔ ایک دوسرے سے بکھر گئے۔ اور جس کام کے لئے بھیجے گئے تھے نہ کر سکے۔ صبح کر دی اور اچھی روشنی نمودار ہونے کے وقت دشمن کی لشکر گاہ کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اور دشمن کے آدمی بھی نقارے بجاتے اور اپنے ہاتھیوں کو مرتب کئے آگے بڑھے اگرچہ ہمارے آدمی کوئی موثر کام نہ کر سکے۔ لیکن اس قدر زیادہ آدمیوں کے ساتھ الجھ کر کوئی آدمی بھی گرفتار نہ کرواتے ہوئے صحیح سلامت واپس آگئے۔ محمد علی جنگ جنگ کے پاؤں میں تیر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

لگا۔ اگرچہ کوئی خطرناک نہ تھا۔ مگر وہ لڑائی کے دن کسی کام کا نہ رہا۔

یہ خبر پاکر ہمایوں کو اس کے لشکر کے ساتھ کوس ڈیڑھ کوس ان کے آگے بھیج دیا۔ اور خود بھی باقی لشکر کو مرتب کر کے اس کے پیچھے ہو لیا۔ جو آدمی رات کو حملہ کرنے کے لئے گئے تھے۔ وہ بھی ہمایوں کے ساتھ مل کر واپس آ گئے۔ چونکہ دشمن کا کوئی سپاہی بھی آگے نہ بڑھا ہم بھی واپس لوٹ آئے اور گھوڑوں سے اتر پڑے۔ اس رات لشکر میں ایک بے بنیاد سا شور بلند ہوا۔ اور قریباً ایک گھڑی تک الارم ہوتا رہا اور شور بپا رہا۔ جن لوگوں نے اس قسم کا شور نہیں سنا تھا۔ وہ خوفزدہ اور پریشان ہوئے۔ کچھ دیر کے بعد شور ختم ہو گیا

**مشکل الفاظ صفحہ ۷۴** :- غوغا۔ شور۔ گرہی۔ گھڑی :- چوبیس منٹ کی ایک گھڑی۔ سعہ آن :- الارم۔ جنگ کی تیاری کا الارم دینا۔ وقتِ فرض :- نماز کے وقت۔ قراول :- ہراول یعنی وہ سپاہی جو لشکر کے آگے دشمن کی خبر رکھنے کے لئے چلیں۔ جیبہ :- زرہ بکتر۔ لوہے کی پوشاک۔ یراغ بستہ :- ہتھیاروں سے مسلح ہو کر۔ ایراول :- ہراول۔ فوج کا اگلا حصہ۔ طرح :- ریزرو فوج۔ ادج :- کونہ۔ سرا۔ تولغمہ :- دشمن پر پیچھے سے حملہ کرنے والی فوج۔

جمعہ کے دن ماہ رجب کی آٹھویں تاریخ کو نماز فرض کے وقت فوج کے اگلے دستہ سے خبر آئی۔ کہ دشمن بھی اپنی فوجوں کو ترتیب دے کر آ رہا ہے۔ اور ہم بھی زرہ بکتر پہن کر اور مسلح ہو کر سوار ہو گئے۔ فوج کے دائیں بائیں اور مرکز کے دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ اور ہراول میں فلاں فلاں تھا۔ عبدالعزیز داروغہ اصطبل کو ریزرو فوج کے ساتھ مقرر کیا گیا تھا۔ اور فوج کے دائیں حصہ کے کونہ میں قرا قوزی اور فلاں فلاں کو تولغمہ کے لئے مقرر کیا گیا کہ صرف دشمن کے نزدیک پہنچتے ہی اس پر پیچھے سے لوٹ پڑیں

**مشکل الفاظ صفحہ ۷۵** :- سپاہی غنیم :- دشمن کی فوج کی حرکت سے جو غبار اٹھتا ہے میل :- جھکاؤ۔ رخ۔ کیرنگ :- رنگ۔ ورنگ نمودن :- ٹھہرنا۔ تاخیر کرنا۔ یسال :- ترتیب لشکر حصر شدن :- رکنا۔ ضرب زنہا :- گولے۔ شلیبہ :- تیروں کی بوچھاڑ۔ فرنگی ہا :- توپیں۔ گولے

جب دشمن کی فوج کا غبار نمودار ہوا۔ تو اس کا رخ زیادہ تر ہماری دائیں جانب کو تھا اس لئے عبدالعزیز کو جو ریزرو فوج میں مقرر تھا۔ فوج کے دائیں حصہ کی امداد کو بھیجا گیا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سلطان ابراہیم کی فوج کا غبار جب دور سے نظر آیا کسی جگہ نہ ٹھہرتے ہوئے تیزی سے چلا آ رہا تھا۔ اور جونہی وہ آگے آتے اور ہماری فوج کو دیکھا اور ہماری فوج کی ترتیب اور طریقہ انتظام کا انہوں نے ملاحظہ کیا، تو رک گئے۔ یوں ظاہر ہوتا تھا کہ وہ دل ہی دل میں کہہ رہے ہیں کہ ٹھہریں یا نہ ٹھہریں۔ آگے بڑھیں یا نہ بڑھیں۔ اب نہ تو وہ ایک جگہ ٹھہر سکتے تھے۔ اور نہ ہی پہلے کی طرح بغیر رکے آگے بڑھ سکتے تھے۔ حکم جاری ہوا کہ جو آدمی تولغمہ پر مقرر کئے گئے تھے۔ وہ دشمن کے دائیں اور بائیں اور پیچھے کی طرف سے پھر کر تیر چلاتے ہوئے جنگ میں مشغول ہو جائیں اور دائیں بائیں حصہ کی فوج بھی دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ تولغمہ کی فوج نے دشمن کے پیچھے جاکر تیر برسانے شروع کر دیئے۔ فوج کے بائیں حصہ سے مہدی خواجہ آگے بڑھا۔ اور مہدی خواجہ کے سامنے سے ایک فوج ایک ہاتھی کے ساتھ آئی۔ اور انہوں نے بہت سے تیر چلا کر اس فوج کو پسپا کر دیا۔ بائیں حصہ کی فوج کی امداد کے لئے مرکز سے احمد پروانچی (ایلچی) اور فلاں فلاں کو بھیجا گیا۔ فوج کے دائیں حصہ کی طرف بھی جنگ چھڑ گئی۔ محمدی کوکلداش اور فلاں فلاں کے نام حکم جاری ہوا کہ مرکز کے سامنے بڑھ کر جنگ میں مشغول ہو جائیں۔ استاد علی قلی نے بھی مرکز کے سامنے کئی بار خوب توپیں چلائیں۔ مصطفیٰ توپچی نے مرکز کے بائیں ہاتھ سے گولے برسائے۔ دائیں حصہ کی فوج، بائیں حصہ کی فوج اور مرکز اور تولغمہ یعنی پیچھے سے حملہ کرنے والے فوج کے سپاہیوں نے دشمن کو چاروں طرف سے گھیر کر تیروں کی بوچھاڑ کی۔ اور خوب گھمسان کا رن شروع ہوا۔ ایک دو دفعہ ہماری فوج کے دائیں اور بائیں حصوں کی طرف سے انہوں نے معمولی سے حملے کئے۔ مگر ہمارے آدمیوں نے تیروں کی بوچھاڑ کر کے انہیں واپس مرکز میں ہٹا دیا۔ مرکز کے دائیں اور بائیں حصہ کی فوج اس طرح ایک جگہ اکٹھی ہو گئی کہ نہ آگے بڑھ سکتے تھے اور نہ بھاگنے کی کوئی راہ پاتے تھے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۷۰** :۔ غلو :۔ جمگھٹا۔ اکٹھ۔ انگیز جنگ :۔ جنگ کا چمکنا۔ جنگ کا بھڑکنا یا جنگ کا جوش۔ نیم :۔ آدھا۔ نصف۔ احباب :۔ جمع حبیب۔ دوست۔ مبتہج :۔ شادمان۔ خوش۔ مسرور۔ خیل خیل :۔ غول کے غول۔ تابین خاصہ :۔ بادشاہ کا خاص محافظی دستہ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تاؤغہ بچی :۔ دشمن کا تعاقب کرنے کے لئے جو فوج مقرر کی جاتی ہے۔ تعجیل :۔ جلدی۔ عجلت۔ تیزی۔ سیاہ آب :۔ جھیل۔

آفتاب نیزہ بھر نکل آیا تھا۔ کہ گھمسان کی جنگ شروع ہوئی۔ دوپہر تک لڑائی ہوتی رہی دوپہر ہوتی تھی کہ دشمن مغلوب اور شکست خوردہ ہو گیا اور دوست خوش و خرم و شاداں ہوئے۔ خداوند پاک نے اپنی مہربانی اور بخشش سے ایسے مشکل کام کو بھی ہمارے لئے آسان کر دیا۔ اور اس قدر بھاری لشکر آدھے دن میں ملیامیٹ کر دیا۔ یا نہ خاک سلا دیا۔ پانچ چھ ہزار آدمی ابراہیم کے نزدیک ایک ہی جگہ قتل ہوئے تھے۔ باقی ہر جگہ اور ہر اور مرد ول کا اس لڑائی میں پندرہ سولہ ہزار کا اندازہ کرتے تھے۔ آگرہ میں پہنچنے کے وقت ہندوستان کے لوگوں کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ اس جنگ میں چالیس پچاس ہزار آدمی کام آئے ہیں۔ باغی آدمیوں کو فتح کر کے گھوڑوں سے اتار کر ہم آگے بڑھتے گئے اور ان کا تعاقب کر کے گھوڑوں سے اتارتے ہوئے سرداروں اور افغانوں کو ہمارے آدمیوں نے گرفتار کر کے لانا شروع کیا۔ ہاتھیوں کے غول کے غول مع مہاوتوں کے لاکر پیش کئے۔ ابراہیم کو جانا سمجا کر نکل گیا ہوا خیال کرتے ہوئے ہم نے دشمن کا تعاقب کیا۔ اور بادشاہ کے ذاتی محافظوں میں سے قسمتائی مرزا بابا چہرہ اور بوچکہ کو اس کے ساتھیوں سمیت ہم نے قاؤغہ بچی مقرر کیا تاکہ اس کے آگرہ پہنچنے سے پہلے ہی جلدی جلدی اپنے آپ کو وہاں پہنچائیں اور ابراہیم کی لشکر گاہ سے گذر کر اس کی سراؤں اور محلوں کی سیر کرتے ہوئے ایک جھیل کے کنارے پر اتر پڑے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۷۷ :۔ رجب بدہ :۔ مجرد :۔ اکیلا۔ پرتال :۔ سامان۔ اسباب۔ یلغار :۔ ہمود دن کوچ کرنا۔ مارچ کرنا۔ جون :۔ مراد دریائے جمنا۔ طوف :۔ پھرنا۔ خاص طور پر کسی مزار کے گرد چکر لگانا۔

شام کی نماز کا وقت تھا کہ طاہر تبری ابراہیم کی لاش کو بہت سے مردوں میں سے تلاش کر کے اس کا سر تن سے جدا کر کے لے آیا۔ اسی روز ہمایوں مرزا اور خواجہ کلاں اور فلاں فلاں کو مقرر کیا گیا۔ کہ اکیلے جلدی جلدی جاکر آگرہ پر قبضہ کر لیں اور خزانہ ہاتھ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہیں لے لیویں۔ بھلہ ہی خواجہ اور فلاں فلاں کو مقرر کیا گیا۔ کہ مال دار باپ سے علیحدہ ہو کر کوچ پر کوچ کرتے ہوئے دہلی کے قلعہ میں داخل ہو کر خزانوں کی نگہبانی کریں۔

دوسری صبح کو کوچ کر کے کوئی ایک کوس کا فاصلہ طے کر کے گھوڑوں کو آرام دینے کی خاطر ہم دریائے جمنا کے کنارے اتر پڑے۔ دو منزلیں طے کر کے منگلوار رجب کی بارہ تاریخ کو ہم نے شیخ نظام الدین اولیا کے مزار کا طواف کیا اور عین دہلی کے سامنے دریائے جمنا کے کنارے اتر پڑے۔ اسی رات بدھ کے دن دہلی کے قلعہ کی سیر کی اور رات بھر وہاں رہ کر اس سے اگلی صبح دہلی کے قلعہ سے خواجہ قطب الدین لونہ کیپرے مزار کا طواف کر کے سلطان غیاث الدین بلبن اور سلطان علاؤالدین خلجی کے مقبروں اور عمارتوں اور اس کے مینار اور حوض شمس اور حوض خاص اور سلطان بہلول اور سلطان سکندر کے مقبروں اور باغوں کی سیر کی۔ کیمپ میں آکر کشتی میں اتر پڑے اور شراب پی۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۸۷** مقابر:۔ جمع مقبرہ۔ مزار۔ فرود آمدن:۔ اتر نا۔ عرق:۔ شراب مراد ہے۔ شقدار:۔ دیہات کا حاکم۔ پرگنوں کا حاکم۔ شقداری:۔ مراد حکومت۔ پارۂ تنکہ:۔ سونے کا ٹکڑہ مراد روپیہ پیسہ۔

دہلی کی حکومت دلی فیز بلی کو بخشی گئی۔ اور دوست کو دہلی کا دیوان مقرر کر کے شہر لگا کر ان کے سپرد کر دیا گیا۔ جمعرات کے دن وہاں سے کوچ کر کے تغلق آباد کے سامنے دریائے جمنا کے کنارے اتر پڑے۔ جمعہ کے دن رجب کی پندرہ تاریخ کو ہم اس منزل میں ٹھہرے۔ مولانا محمود اور شیخ زین اور چند دوسرے آدمیوں نے دہلی میں جا کر جمعہ کی نماز پڑھی۔ اور میرے نام کا خطبہ پڑھا۔ فقیروں اور مسکینوں میں روپے پیسے بانٹ کر کیمپ میں واپس آ گئے۔ سنیچر کے دن اس منزل سے روانہ ہو کر کوچ پر کوچ کرتے ہوئے آگرہ کی طرف چل دیئے۔ میں نے جا کر تغلق آباد کی سیر کی اور پھر لشکر گاہ میں آ اترا۔ جمعہ کے دن ماہ رجب کی بائیسویں تاریخ کو آگرہ کے علاقہ میں فرملی کے مکان پر اتر سے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

حصہ نثر

# انتخاب از کلیلہ و دمنہ بہار شاہی

## بابُ السّنّور والجرد

مشکل الفاظ صفحہ ۷۹ ۔ سنّور : ۔ بلّی ۔ جرد : ۔ جنگلی چوہا ۔ بے رویت : ۔ بغیر خیال کئے بغیر دیکھے ۔ دامِ پشیمانی : ۔ پشیمانی کا جال ۔ غرامت : ۔ تاوان ۔ قرض ۔ عذاب ۔ پشیمانی ۔ شرمندگی ۔ راجہ : ۔ راجہ سے مراد راجہ دالشلیم ہے ۔ باز گفتن : ۔ دوبارہ بیان کرنا ۔ چپ : ۔ بائیں ۔ راست : ۔ دائیں ۔ تلف : ۔ ضائع ۔ تباہ ۔ ہلاک ہونا ۔ بربادی ۔ مخرج : ۔ نکلنے کی جگہ ۔ بچاؤ کی راہ ۔ موالات : ۔ کسی کے ساتھ دوستی رکھنا ۔ دوستی ۔ الفت ۔ ثابت : ۔ قائم ۔ برقرار ۔ استوار ۔ مضبوط ۔

## بلّی چوہے کی کہانی

راجہ نے برہمن کو کہا کہ میں نے اس شخص کی کہانی سن لی کہ جس نے بغیر سوچے سمجھے اپنے آپ کو حیرانی اور پشیمانی کے سمندر میں دھکیل دیا اور پشیمانی اور شرمندگی کے جال میں پھنس گیا ۔ اب تو مجھے اس شخص کی کہانی سنا ۔ جسے بہت سے دشمنوں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا ہو اور اس طرح موت کے پنجے اور بربادی کے قبضہ میں گرفتار ہو جائے پس وہ اپنی خلاصی ان میں سے کسی ایک کے ساتھ دوستی اور الفت پیدا کرنے میں دیکھے اور جان بچا کر نکل جائے ۔ اور اگر اس طریق سے چھٹکارا حاصل نہ ہو سکے ۔ تو کسی طرح نرمی یا سلوک پیش کرے ۔ اور کس طریقے سے صلح کی درخواست کرے ۔ برہمن نے جواب دیا ۔ اکثر دوستی اور دشمنی ہمیشہ قائم اور برقرار نہیں رہتی ۔

مشکل الفاظ صفحہ ۸۰ ۔ استحالت : ۔ حل ہو جانا ۔ بدل جانا ۔ تبدیلی ۔ نماوطراوت : ۔ نشوو

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

نمار بڑھنا۔ پھولنا۔ تر و تازہ رہنا۔ چشم زخم :۔ بری نظر۔ استرادت :۔ نفرت۔ عصبیت :۔ طرف داری۔ خویشاوندی۔ تعصب۔ اخوات :۔ اخت کی جمع۔ بہنیں۔ ہمشیرگاں۔ متعلق :۔ لگاؤ کھاتی ہوئی۔ صیاد :۔ شکاری۔ طلب طعمہ :۔ خوراک حاصل کرنے کے لئے۔ مجاملت :۔ بھلائی کرنا۔ مہربانی کرنا۔ نیکی کرنا۔ بنا مودت :۔ دوستی کی بنیاد۔ فرو گذاشتن :۔ ترک کرنا۔ چھوڑنا منقطع :۔ کاٹنا۔ اعتماد کلی :۔ پورا پورا بھروسہ۔ مکمل اعتماد۔ مقاربت :۔ قریب جانا۔ قریب نزدیکی۔ متضمن :۔ ملا ہوا۔ شامل۔ ضمن میں لینے والا۔ باعث۔ مضرت :۔ ضرر تکلیف۔ دکھ۔ نقصان۔ جلب :۔ کھینچنا۔ حاصل کرنا۔ نجح :۔ کامیابی۔ حاجت روائی۔ حاصل کرنا۔ قرائن :۔ قرینہ کی جمع۔ مناسبتیں۔ ملے ہوئے۔ متعلق۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض دوستیاں اور دشمنیاں زمانے کے حادثات کے سبب خود بخود تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اور بہت سی حالتوں میں دوستی لطف کے کمال تک پہنچتی ہے اور اس کی تر و تازگی مدت کی لمبائی پر مبنی ہے۔ پھر اچانک بری نظر لگ جاتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دشمنی اور نفرت تک نوبت جا پہنچتی ہے۔ کچھ بعض اوقات خاندانی تعصبات اور دیرینہ دشمنیاں ایک ہی نیکی سے مٹ جاتی ہیں اور دوستی مضبوط اور مستحکم ہو جاتی ہے اور روشن رائے رکھنے والا عقلمند آدمی ہر دو حالتوں میں نہ دشمن سے محبت کی کوشش چھوڑتا ہے اور نہ ہی اس سے دوستی کی امید ترک کرتا ہے اور نہ ہی ہر دوستی پر پورا پورا اعتماد کرنا مناسب سمجھتا ہے اور انجام پر نظر رکھنے والا عقلمند آدمی دشمن کے ساتھ صلح اور تعلق یا دوستی کو غنیمت خیال کرتا ہے کیونکہ یہ نقصان کے دور کرنے اور فائدہ پہنچانے کا موجب ہے ان اغراض کی وجہ سے جن کا بیان کیا گیا ہے۔ جو شخص اس معاملہ میں تیاری اور تلافی کا سامان پیش نظر رکھتا ہے اور بہتری اور بہبودی کا طریقہ وقت پر اختیار کر لیتا ہے۔ وہ اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔ اور مراد کو حاصل کر لیتا ہے اور اس کے بارے میں تعلق اور لگاؤ کھانے والی بات چوہے اور بلی کی کہانی ہے۔ راجہ نے کہا۔ بھلا وہ کہانی کس طرح ہے؟ برہمن نے کہا "کہتے ہیں کہ کسی شہر میں ایک درخت تھا اور اس درخت کے نیچے ایک چوہے کی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بل تھا۔ اور اس کے نزدیک ایک بلّی کی رہائش تھی اور شکاری وہاں پر اکثر آیا جایا کرتے تھے۔ ایک دن ایک شکاری نے جال بچھایا۔ بلی اس جال میں پھنس گئی۔ اور چوہا خوراک کی تلاش میں اپنے بل سے باہر نکلا۔ اچانک اس کی نظر بلی پر پڑی۔ جب اس کو گرفتار دیکھا بہت خوش ہوا۔ اور اس اثنا میں دیکھا کہ ایک نیولا اس کی گھات میں بیٹھا ہے

مشکل الفاظ صفحہ ۱۸ - راسو:- نیولا۔ بوم:- الّو۔ درآویختن:- الجھ پڑنا۔ لڑنا۔ گتھم گتھا ہو جانا۔ متحیر:- حیران۔ بلا:- مصیبت۔ دکھ۔ محیط:- احاطہ کئے ہوئے۔ دل از خود بردن:- حوصلہ چھوڑ دینا۔ دل چھوڑ دینا۔ شنونده:- سننے والا۔ حواشی:- جمع حاشیہ۔ گرد۔ نزدیک۔ پاس۔ کنارہ۔ مجال:- اجازت۔ حوصلہ۔ طاقت۔ امکان معاونت:- مدد۔ دستگیری۔ یاری کرنا۔ باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ خرد:- عقل فہم۔ استماع:- سننا۔ وقوف یافتن:- اطلاع پانا۔ علم ہونا۔ نفاق:- دورنگی دشمنی۔ دوغلاپن۔ دشمنی رکھنا۔ مقرون:- ملایا ہوا۔ نزدیک کیا گیا۔ ساتھی۔ بندھا ہوا

درخت کی طرف متوجہ ہوا۔ تو دیکھا کہ ایک اُلّو اس کی جان لینے کا ارادہ رکھتا ہے گھبرایا اور سوچنے لگا کہ اگر لوٹتا ہوں تو نیولا مجھ سے الجھ پڑے گا۔ اور اگر آگے بڑھتا ہوں تو راستے میں بلی ہے۔ حیران ہو کر اپنے آپ سے کہنے لگا۔ کہ مصیبتوں کے تمام دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ اور طرح طرح کی آفتوں نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ باوجود اس کے مجھے حوصلہ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اور میرے لئے عقل کے ساتھ سے بڑھ کر اور کوئی پناہ نہیں اور دانائی کے سردار سے بہتر میرا کوئی مددگار نہیں اور مضبوط ارادے والا شخص کسی حالت میں بھی خوف و ہراس کو اپنے اندر داخل نہیں ہونے دیتا اور ڈر اور حیرانی کو دل کے پاس پھٹکنے تک نہیں دیتا۔ میرے لئے بلی سے صلح کرنے کے سوا اور کوئی تدبیر بہتر نہیں ہے۔ کہ عین مصائب میں گرفتار ہے اور میری مدد کے بغیر وہاں سے نجات حاصل نہیں کر سکتی۔ ہو سکتا ہے کہ میری باتیں وہ عقل کے کان سے سنے اور میری گفتگو کی سچائی سے مطلع ہو کر دشمنی سے پرہیز کرے اور میری مدد کے خیال کے لالچ سے میرے ساتھ صلح پر آمادہ ہو جائے اور ہم دونوں کو سچائی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی برکت سے چھٹکارا ہو۔ پس وہ بلّی کے پاس گیا۔ اور پوچھا کہ کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مصیبتوں اور دکھوں میں گرفتار ہوں۔ چوہے نے کہا۔ کہ سننے والے نے کبھی بھی مجھ سے سوائے سچی بات کے کچھ نہیں سنا۔ یعنی ہمیشہ سچ بولتا ہوں۔ میں ہمیشہ تیرے دکھ اور مصیبت پر خوش ہوا کرتا تھا۔ اور تیری ناکامی کو اپنی عین خوشی سمجھتا تھا۔ لیکن آج میں مصیبت میں تیرا ساتھی ہوں۔

مشکل الفاظ صفحہ ۵۸۔ خلاص: رہائی۔ چھٹکارا۔ نجات۔ مشتمل: شامل ہونے والا۔ محیط ہونے والا۔ خیانت: دھوکا۔ دغا۔ فریب۔ بدسگالی: برا سوچنا۔ بدنیتی۔ دشمنی۔ برآنہ من عقب میں: میرے پیچھے۔ لقا: چہرہ۔ دیدار۔ ارواح: جمع روح۔ ابدان: جمع بدن۔ ایمن گردیدن: محفوظ ہونا۔ باور داشتن: یقین رکھنا۔ اعتبار کرنا۔ بھروسہ رکھنا۔ تقدیم نمودن: قدم اٹھانا۔ عمل کرنا۔ پورا کرنا۔ واثق: موثق۔ اعتبار یا یقین رکھنے والا۔ حسنات: اچھائیاں نیکیاں۔ ادراک: پانا۔ دریافت کرنا۔ حاصل کرنا۔ سعادات: خوش نصیبیاں۔ خوش بختیاں محروم: بدنصیب۔ نامراد۔ ناکام۔ ثقت: وثوق۔ بھروسہ۔ اعتبار۔ یقین۔ امتناع: رکنا باز رہنا۔ انکار۔ خوار داشتن: برا خیال کرنا۔ نفرت کرنا۔ حقارت کی نگاہ سے دیکھنا۔

اور اپنی رہائی اس میں سمجھتا ہوں۔ جس میں تیرا چھٹکارا ہے۔ اور اس بارے میں کسی قسم کی بے ایمانی اور برا خیال یا بدنیتی نہیں رکھتا۔ نیز نیولے کو میرے پیچھے اور الو کو درخت پر دیکھ سکتی ہے۔ یہ دونوں میری جان لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہمارے مشترکہ دشمن ہیں۔ جس وقت میں تیرے نزدیک آؤں گا۔ تو ان کا قصد ٹوٹ جائیگا۔

تیرا دیدار روحوں کے لئے خوشی کا موجب ہے اور تیری زندگی جسموں میں صحت کا باعث ہے ــــ اگر تو مجھے محفوظ کردے۔ تو میں تیری دوستی اختیار کرلوں گا اور میرا ارادہ بھی حاصل ہو جائے گا۔ اور تیرے تمام بندھنوں کو بھی کاٹ ڈالوں گا۔ بلی نے اس بات پر اعتبار کیا۔ اور جب سمجھ گئی کہ جب دونوں کی بہتری اس سے متعلق ہے یا اس بات پر مبنی ہے اس بات کو پورا کرنے کے لئے قدم اٹھانا چاہئے ــــ پس چوہے نے کہا۔ تو یقین رکھ اور اعتبار کر۔ کہ کوئی شخص نیکیوں کے پانے اور خوش بختیوں کے حاصل کرنے میں دو آدمیوں سے زیادہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بد قسمت یا بد نصیب و بد بخت نہیں۔ اوّلؔ وہ جو کسی پر اعتبار نہ کرے اور جس کا دانا ؤں کی باتوں پر یقین پختہ نہ ہو۔ دوسؔرا وہ جس کا بیان قبول کرنے میں اور گواہی کی تصدیق کرنے سے دوسروں کو انکار ہو۔ اور اس کے افعال و اقوال کو عقلمند حقارت کی نظر سے دیکھیں"۔

میں اپنی وفاداری کی قسم اور اپنے وعدے کی سچائی کو نبھاؤں گا۔ اور قلم کھلا کہتا ہوں کہ ۱۔ اگر تو میرا دوست بن جائے تو میں اپنا دل تیرے ساتھ لگالوں گا۔ اور دوسرے معشوقوں کی مہر و محبت سے کنارہ کرلوں گا۔

۲۔ اور اگر تو مجھ پر ظلم و ستم ڈھائے گا اور وفاداری کا راستہ ترک کر دے گا۔ تو میں بھی اپنی دو آنکھوں کو تیرے ظلم کے تیروں کا نشانہ بناؤں گا۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۴۸** ۔ یگانہ شدن:۔ دوست بننا۔ اپنا ہونا۔ کرانہ کردن:۔ کنارہ کشی کرنا۔ ترک کرنا۔ ایک طرف ہونا۔ تاخیر نمودن:۔ دیری کرنا۔ ڈھیل ظاہر کرنا۔ سستی کرنا رستگاری:۔ چھٹکارا۔ خلاصی۔ حق:۔ سچ۔ درست۔ مصالحت:۔ صلح۔ بہتری۔ بہبودی۔ پیروزمند آمدن:۔ کامیاب بامراد ہونا۔ فتح حاصل کرنا۔ غالب آنا۔ انجاز:۔ حاجت بر لانا۔ مطلب پورا کرنا۔ مدافعت:۔ روک تھام۔ پرہیز۔ بچاؤ۔ مناصحت:۔ نصیحت۔ پند و نصائح۔ ترحیب:۔ مرحبا گفتن۔ خوش آمدید کہنا۔ اجلال:۔ عزت۔ احترام۔ شان۔ بزرگی۔ لبزا:۔ مناسب جائز۔ درست۔ نومید:۔ نا امید۔ ناکام۔ مایوس۔ قاصد:۔ قصد رکھنے والا۔ جانی دشمن گرم پرسیدن:۔ خوب آؤ بھگت رکھنا۔ بڑے تپاک سے پوچھنا۔ ملول شدن:۔ تھک جانا۔ تنگ آجانا۔ رنجیدہ ہو جانا۔ کرم:۔ مہربانی۔ سخاوت۔ نیکی۔ بزرگی۔ مدافعت:۔ روک تھام۔ ٹال مٹول۔ کترانا۔ بچاؤ۔

تو میری اس دوستی کو قبول کرلے اور اس معاملہ میں دیری نہ کر۔ کیونکہ ہماری دونوں کی خلاصی ایک دوسرے کی زندگی سے وابستہ ہے۔ جب بلی نے چوہے کی باتوں کو سنا خوش ہوئی اور کہا۔ تیری بات سچی دکھائی دیتی ہے۔ میں تیری صلح اور نصیحت کی باتیں قبول کرتی ہوں۔ چوہے نے کہا کہ اب جبکہ میں تیرے ساتھ مل گیا ہوں۔ تجھے چاہئے۔ کہ تو خوب آؤ بھگت کے ساتھ خوش آمدید کہتے ہوئے میری مناسب عزت و احترام

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کر۔ تاکہ دشمن مایوس ہو کر واپس لوٹ جائیں۔ اور میں دل کی تسلی اور خوشی کے ساتھ تیرے بندوں کو کاٹنے میں مصروف ہو جاؤں۔ بلی نے کہا۔ میں ایسا ہی کرتی ہوں۔ چوہا آگے بڑھا۔ بلی نے اس کی خوب آؤ بھگت کی۔ نیولا اور الّو چلتے بنے۔ اور چوہے نے آہستہ سے اس کے بند کاٹنے شروع کر دیئے۔ بلی نے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں تھک گیا ہے (یعنی جلد ہی اکتا گیا ہے) تیرے اس نیک وعدے میں جو میرا اعتقاد تھا وہ اس کے خلاف تھا (یعنی مجھے اس بات کی امید نہ تھی کہ تو وعدہ پورا کرنے میں غفلت سے کام لیگا)۔ اب جب تیری حاجت روائی ہو گئی ہے شاید تیری نیت بدل گئی ہے اور اپنا وعدہ پورا کرنے سے کتراتا ہے۔ یا ٹال مٹول کرتا ہے۔ چوہے نے کہا ؎

**مشکل الفاظ صفحہ ۴۸** ۔ سوگند: قسم۔ اضطرار: مجبوری۔ ضرورت۔ تنگی۔ احتمال مضار: نقصان برداشت کرنا۔ بے مخافت: بغیر خوف کے۔ بغیر ڈر کے۔ دواعی: جمع از داعیہ۔ خواہش۔ آرزو۔ افتتاح کردن: کھولنا۔ شروع کرنا۔ متفاوت گردیدن: فرق پڑ جانا۔ تبدیل ہو جانا۔ طائفہ: گروہ۔ جماعت۔ اہتمام: سعی۔ کوشش۔ غمخواری کرنا۔ بست و بند۔ حیلہ: چال۔ پالیسی۔ بہانہ۔ وجہ۔ عواقب: جمع عاقبت کی نتیجہ۔ انجام۔ مباسطت: خوشی۔ انبساط۔ محبت۔ دامن درچیدن: علیحدگی اختیار کرنا۔ دامن جھاڑنا۔ جدا ہو جانا قطع تعلقی کرنا۔ مجانبت: اجنبیت اختیار کرنا۔ بے رخی۔ نفرت۔ کنارہ کشی۔ صیانت: حفاظت۔ نگہبانی۔ بچاؤ۔ مبالغت: سخت احتیاط۔ محاکمت: نیکی کرنا۔ دوستی۔ نیکی۔ صلاح: موقع کی موزونی۔ ہنگام: وقت۔ فرصت۔ موقع۔

جو شخص تیری وفاداری میں اپنی قسم کو توڑ دیتا ہے۔ خدا کرے کہ اس کی پیٹھ اور اس کا دل حادثات کے زخموں سے ٹوٹ جائے

اور تجھے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ دوست دو قسم کے ہیں (۱) اول وہ جو صدق دلی۔ محبت شوق اور آرزو کے ساتھ دوستی کی طرف راغب ہوتے ہیں (۲) دوسرا وہ جو مجبوری کی حالت میں دوستی اختیار کرتا ہے۔ دونوں قسم کے دوست نفع کے حاصل کرنے اور نقصان کے برداشت کرنے سے غافل نہیں ہو سکتے! لیکن وہ دوست جو بغیر کسی خوف کے نیت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی صفائی کے باعث دوستی اختیار کرتا ہے۔ ہر حالت میں قابل اعتبار ہے اور وہ جو کہ بغیر کسی ضرورت کے دوستی کی پناہ میں آتا ہے۔ ان کے حالات کچھ دیر بعد بدل جاتے ہیں کبھی وہ دوستی اور محبت اور کبھی قطع تعلقی، رنجیدگی و نفرت۔ میں نے جو اقرار کیا ہے اس پر قائم رہوں گا لیکن اپنی ذاتی حفاظت کے لیے سخت احتیاط سے کام لینا لازمی و ضروری خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے ان لوگوں (شکاریوں) کی نسبت آپ کی طرف سے زیادہ ڈر ہے۔ اور تیرے ساتھ مل جانے سے ان کے ہلاک کرنے کے ارادہ سے محفوظ ہو گیا ہوں اور ان کے حملے کو دور کرنے کی غرض سے تیرے ساتھ صلح اختیار کرنے کو میں نے اپنا فرض سمجھا۔ اور وہ دوستی جو تیری وجہ سے پیدا ہوئی۔ وہ بھی وقت کی مصلحت اور تکلیف کے دور کرنے کے خیال سے تھی۔ کیونکہ ہر کام کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ یا وجہ ہوتی ہے۔ جو شخص موقع کی مناسبت سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ یا اچھا موقع ہاتھ سے دے بیٹھتا ہے۔ کس طرح کہہ سکتا ہے کہ وہ دور اندیش ہے یا اس کی معاملات کے نتائج پر نظر ہے۔ میں تیرے تمام بندوں کو کاٹ دیتا ہوں۔ لیکن اس کے موقع کے وقت کی انتظار کر رہا ہوں (یعنی وہ موقعہ دیکھ رہا ہوں۔ جب مجھے تیرے تمام بند کاٹنے پڑیں گے)

مشکل الفاظ: عقدہ: گرہ۔ برائے گرو جان: جان کی حفاظت کے لئے۔ برقرار: قائم۔ ثابت۔ فرض عین: بہت ضروری، بہت لازمی۔ سیمرغ سحرگاہ: صبح کا سیمرغ یعنی سورج۔ نور گستر: نور پھیلانے والے، روشنی بکھیرنے والے۔ ضمان: ضمانت ذمہ داری۔ ضامنی۔ کراہیت: ناپسندی، ناخوشی۔ نفرت۔ مکافات: پاداش۔ بدلہ عوض، سزا۔ منزا: متناسب، واجب، جائز۔ متیقن شدن: یقین کرنا۔ مستولی: غالب۔ قابض۔ زور آور۔ گسستہ: کٹا ہوا، کٹا ہوا۔ باطل: بے فائدہ۔ بیکار۔ خائب: ناامید ہونے والا، بد قسمت، بدنصیب، زیاں کار، محروم۔ خاسر: خسارہ اٹھانے والا گھاٹا پانے والا۔ تحرز: پرہیز کرنا، بچنا۔ اپنے کو نگاہ رکھنا۔ پاداش: بدلہ عوض۔ جزا۔ بدی یا نیکی کا بدلہ۔ احتراز: پرہیز۔ نفرت۔

لیکن ایک گرہ کو اپنی جان کے بچاؤ کی خاطر برقرار چھوڑتا ہوں اور اس وقت کاٹونگا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کہ جب تجھے میری جان لینے کے ارادہ کی بجائے کوئی زیادہ ضروری کام تیرے پیش آئے گا۔ اور تُو اس بات کی طرف متوجہ نہ ہو گی کہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے۔

اور اسی طور پر جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ چوہے نے گانٹھوں کو کتر ڈالا۔ اور ایک بند چھوڑ دیا۔ اور اس رات وہ وہیں رہے۔ جونہی کہ صبح کے سیمرغ نے (سورج نے) مشرق کی افق پر اڑنا شروع کیا۔ صیاد کو دور سے آتا دکھائی دیا چوہے نے کہا۔ اب وقت ہے کہ باقی ذمہ داری کو بھی پورا کردوں اور وہ گانٹھ بھی کاٹ ڈالی۔

بلی کو اپنی ہلاکت کا پورا یقین ہو گیا تھا۔ اور بدگمانی اور خوف اس پر اس قدر طاری ہو گئے تھے۔ کہ اسے چوہے کی یاد تک نہ آئی۔ جلدی سے درخت پر چڑھ گئی۔ اور چوہا اپنے بل میں گھس گیا۔ شکاری نے اپنی کٹی پھٹی ہوئی اور بیکار شدہ جال کو اٹھا لیا۔ اور نا امید و ناکام اور مایوس واپس لوٹ گیا۔ دوسرے دن چوہا اپنے بل سے باہر نکلا۔ بلی کو دور سے دیکھا اور اس کے نزدیک جانے سے نفرت کا اظہار کیا۔ بلی نے آواز دی کہ نفرت کیوں کرتا ہے۔ آگے آ۔ تاکہ اپنی مہربانی اور نوازشات اور مروت کا واجب اور جائز صلہ پائے۔ چوہے نے فنظر تاً پرہیز کیا۔ بلی نے کہا۔ اپنے دیدار سے دریغ نہ کر۔ اور دوستی اور برادری کو برباد نہ کر۔ کیونکہ جو کسی دوست کو بڑی کوشش کے ساتھ دوستی کے دائرہ میں لے آتا ہے۔ اور بغیر کسی معقول وجہ کے چھوڑ دیتا ہے۔ وہ دوستی کے پھل سے محروم رہتا ہے اور دوسرے دوست اس سے ناامید ہو جاتے ہیں ؎

۱۔ تو اس شخص کو بُرا خیال کر جو بہت تھوڑے دوست رکھتا ہو اور اس سے بُرا شخص وہ ہے جو دوست بنا کر چھوڑ دیتا ہے۔

۲۔ اگرچہ تیرا دوست بار بار تجھے چھوڑ دیتا ہے۔ تاہم بھی تو اس کی طرف طومار کی طرح لوٹ آ۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۸۶۔** بے توجہی: بغیر وجہ کے۔ بے سبب۔ ثمرات: پھل۔ موالات: دوستی۔ محبت۔ طومار: پلندا۔ لمبا چٹھا جو کھولنے سے پھر خود بخود بند ہو جاتے۔ منت: احسان ناکام: جب تک۔ مجازات: عوض دینا۔ بدلہ دینا۔ نیکی یا بدی کی جزا دینا۔ خلقت: سرشت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

طبیعت ۔ مزاج ۔ خمیر ۔ پیدائش ۔ معاوات :۔ باہم ایک دوسرے سے دشمنی کرنا ۔ عداوت رکھنا
دشمن ہونا ۔ حادث :۔ نئی پیدا شدہ چیز ۔ نو پیدا ۔ موجب ازمیاں خواستن ۔ کسی سبب کا جاتے
رہنا ۔ دواعی حاجت :۔ ضرورت کے باعث ۔ حاجت کے سبب ۔ تادیل :۔ وجہ ۔ ثبوت ۔
دلیل ۔ زرق :۔ دھوکہ ۔ مکاری ۔ جھوٹ ۔ چالاکی ۔

تیرا مجھ پر میری جان عطا کرنے اور زندگی بچانے کا احسان ہے اور جب تک کہ میری زندگی
ہے ۔ تیرے احسانات کو ہرگز نہ بھولوں گی اور بدلہ دینے کے لئے موقع کی تلاش سے ہرگز
کوتاہی نہ کروں گی ۔ اس نے بہتیری قسمیں کھائیں ۔ لیکن چوہے پر کچھ اثر نہ ہوا ۔ چوہے
نے جواب دیا ۔ تجھ کو یہ بات معلوم ہونی چاہیئے کہ ہم ایک دوسرے کے پیدائشی دشمن
ہیں ۔ اب اس دوستی پر جو ضرورت کی بنا پر پیدا ہوئی ہے زیادہ بھروسہ نہیں کیا جا سکتا
کیونکہ جب اس دوستی کا سبب درمیان سے اٹھ گیا ۔ تو بلاشبہ دشمنی تازہ ہو گی ۔ اور چوہے
کے لئے بلی سے بڑھ کر اس کا کوئی دشمن نہیں اور دونوں کو حالات کی مجبوری اور ضرورت
کی وجہ نے صلح پر مجبور کیا ۔ اور آج جبکہ دوستی کا سبب درمیان سے اٹھ گیا ہے ۔ تو یقیناً
پرانی دشمنی تازہ ہو گی ۔ میں تجھے اپنا دوست نہیں سمجھتا سوائے اس کے کہ تو چاہتی ہے
کہ مجھے کھا کر اپنا روزہ کھولے ۔ اور کسی وجہ سے اپنی عقل کے مطابق یہ درست خیال نہیں
کرتا ۔ کہ تیری مکاری سے دھوکا کھاؤں ۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۸۷** ۔ مہرِ مادری :۔ مادرانہ الفت یا محبت ۔ مصاحبت :۔ صحبت کرنا
اٹھنا بیٹھنا ۔ مقاومت :۔ برابری کرنا ۔ مقابلہ ۔ حزم :۔ مال اندیشی ۔ دوربینی ۔ ہوشیاری
تحرز :۔ احتراز کرنے والا ۔ پرہیز کرنے والا ۔ دور رہنے والا ۔ اختصار :۔ مختصر کر دینا ۔
اجتماع :۔ جمع ہونا ۔ اکٹھا ہونا ۔ میل ملاپ ۔ اضطرابی ، بے چینی ۔ بے قراری ۔ بے صبری
جزع :۔ بے صبری ۔ بے قراری ۔ قلق :۔ رنج ۔ دکھ ۔ نگارہ :۔ معشوق ۔ محبوب ۔ الف
ندائیہ ہے ۔ وداع کردن :۔ رخصت ہونا ۔ جدا ہونا ۔

۶ ۔ بلی کو چوہے سے کب مادرانہ محبت کی توقع ہو سکتی ہے ۔
اور یہ بات سلامتی سے زیادہ نزدیک ہے کہ کمزور ہستی ، طاقت ور کی صحبت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سے اور عاجز ایک قدرت رکھنے والے زبردست کے ساتھ ٹکر لینے سے پرہیز کرے۔ اور مال اندیشی اور سلامتی کے لحاظ سے کوئی چیز اس سے بہتر نہیں کہ میں تجھ سے دور رہوں یا تیری طرف سے ہوشیار رہوں اور تو شکاری سے خوف کھائے۔ اب اس تقریر کو ان الفاظ کے ساتھ مختصر کر دینا چاہئے۔ کہ ہمارا ملاپ ممکن نہیں ہو سکتا۔ بلی نے بہت بیقراری۔ بے صبری اور دکھ ظاہر کیا۔ اور کہا۔

(۱) تو کہے گا۔ کہ گویا میرا دل اسی بات کی گواہی دیتا تھا کہ ایک نہ ایک دن مجھے تجھ سے جدائی نصیب ہوگی۔

(۲) جدائی کا تو خیال تھا۔ مگر اس طرح سے نہیں کہ دوستی کو بھی خیرباد کہہ دوگے

(۳) اے میرے محبوب! میں آزمائش میں خوب اترا ہوں۔ تو میرا ہو کر رہ تاکہ تو اس سے بھی زیادہ آزمالے۔

(۴) ہاں جو بلا یا مصیبت انسان پر پڑنے والی ہوتی ہے تو اس پر دل ہر گھڑی گواہی دیتا ہے (مطلب ہے کہ ہونے والی بات کا پتہ دل کو پہلے ہی چل جاتا ہے)

تھوڑی دیر کے بعد ان الفاظ کے ساتھ انہوں نے ایک دوسرے کو خیرباد کہا اور ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔

---

# انتخاب از لطائف الطوائف

## باب نہم

### فصل دوم۔ دولت مندوں اور کنجوسوں کے بارے میں شاعروں کے لطیفے!

مشکل الفاظ صفحہ ۸۸۔ بخل:۔ بخیلی۔ کنجوسی۔ کرم کی ضد۔ ستائش:۔ دعا۔ تعریف۔ شکر۔ تہنیت یا تحیت:۔ دعائے زندگی دینا۔ درود۔ سلام۔ خدا تجھے زندہ رکھے کہنا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

از سر باز کردن :۔ چھٹکارا پانا۔ چشم داشتن :۔ امید رکھنا۔ توقع رکھنا۔ مظہر :۔ واسطہ۔ ذریعہ۔ جائے ظہور۔ وسیلہ۔ دریافتن :۔ سمجھ جانا۔ پالینا۔ بھانپ جانا۔ رعائت :۔ مہربانی۔ احسان۔ بخشش۔

ایک شاعر نے کسی ایسے بزرگ کی تعریف میں جو کنجوسی کے لئے بدنام تھا ایک قصیدہ لکھا۔ اور اس میں اس کی بہت تعریف کی۔ اور اس کے بعد وہ قصیدہ اس کے سامنے پڑھا۔ اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ شاعر کو انعام دے۔ بلکہ اس کی مرضی تھی کہ فقط دعا دے کر اسے ٹال دے اور اس سے خلاصی پائے۔ پس اس نے کہا۔ اے فلاں تو نے بہت عمدہ شعر کہے ہیں۔ خدا تیرے ساتھ نیکی کرے۔ اس کا مطلب تھا کہ خدا سے نیکی کی امید رکھ۔ اور مجھ سے کسی قسم کی امید نہ رکھ۔ شاعر اس کا مطلب سمجھ گیا۔ اور کہا۔ کہ خدا مجھ سے نیکی کرے۔ لیکن تیرے وسیلے سے یعنی تجھے میری روزی کا موجب بنائے۔ اس بزرگ کو اس کا جواب بہت پسند آیا۔ اور اس کے ساتھ کمال مہربانی کی یا اچھا صلہ دیا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۸۹۔ تقاضا :۔ طلب کرنا۔ جھگڑا کر مانگنا۔ خواہش۔ مانگنا۔ التفات :۔ توجہ مہربانی کرنا۔ میلان۔ نظر عنایت۔ ہجو :۔ جو نظم کسی کی مذمت میں لکھی جائے۔ مدح :۔ جو نظم کسی کی تعریف میں لکھی جائے۔ مربع نشستن :۔ پتھل مار کر بیٹھ جانا۔ آرام سے پاؤں پسار کر بیٹھ جانا۔ دھرنا مارنا۔ پالتی مار کر بیٹھنا۔ صعب :۔ دشوار۔ سخت۔ تکلیف دہ۔ معذور :۔ معاف۔ عذر کیا گیا۔ برم :۔ ابرام کرنے والا۔ ضدی۔ ہٹ دھرمی۔ خود را بہ چیزے نیاوردن کسی چیز کی طرف آمادگی ظاہر نہ کرنا۔ پروا نہ کرنا۔ توجہ نہ دینا۔ امتداد :۔ مدت پکڑنا۔ لمبا ہو جانا۔ مرثیہ :۔ وہ نظم جو کسی کی موت پر لکھی جائے۔ عیادت :۔ بیمار پرسی۔ از روئے گلہ مندی از راہ شکایت۔ شکایت کے طور پر۔ خلعت :۔ سروپا۔ لباس یا پوشاک جو بادشاہ یا امیر کی طرف سے ملے۔

ایک شاعر نے ایک کنجوس خواجہ کی تعریف میں قصیدہ لکھا اور اس کے سامنے پڑھا اس نے اسے کوئی انعام نہ دیا۔ ایک ہفتہ تک صبر کیا۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ یا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے تقاضا کا قطعہ لکھ کر پیش کیا۔ خواجہ نے توجہ نہ کی۔ ایک ہفتہ کے بعد اس نے ہجو لکھی۔ خواجہ نے اس کی بھی پروا نہ کی۔ شاعر آیا اور اس کے گھر کے دروازہ پر پالتی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مار کر بیٹھ گیا۔ خواجہ باہر نکلا۔ اور اسے دیکھا کہ بڑے آرام سے بیٹھا ہے۔ لگا کہنے۔ اے بے شرم ضدی! تو نے قصیدہ لکھا۔ تجھے کچھ نہ دیا۔ تقاضا کا قطعہ پیش کیا۔ اس کی میں نے پروا نہ کی پھر تو نے ہجو لکھی۔ میں نے اس کی طرف بھی دھیان نہ دیا۔ اب پھر کس امید پہ یہاں بیٹھے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ اس امید پہ کہ تو مرے اور تیرا مرثیہ بھی لکھوں اور لوگوں کو سنا کر چلا جاؤں۔ خواجہ ہنس پڑا۔ اور اس کو بہت اچھا انعام دیا۔

ایک خواجہ بیمار ہو گیا۔ اور بستر مرض پر پڑ گیا۔ اور وہ بیماری مدت پکڑ گئی رلمبی ہو گئی، ایک شاعر جو اس کا واقف اور دوست تھا۔ اس دوران میں اس کی بیمار پرسی کے لئے نہ آیا۔ جب خواجہ کو صحت نصیب ہوئی۔ تو اس سے ملاقات کی اور از راہ شکایت کہا۔ میں نے اس بیماری میں سخت تکلیف برداشت کی ہے۔ مگر تو نے ایک دفعہ بھی میری بیمار پرسی نہ کی۔ اس نے عرض کی۔ مجھے معاف رکھئے گا۔ کیونکہ میں آپ کا مرثیہ لکھنے میں مشغول تھا۔

ایک شاعر کو لوگوں نے دیکھا۔ کہ نیا لباس پہنے ایک کنجوس کے کوچے سے باہر آرہا ہے انہوں نے پوچھا۔ کہ یہ نیا لباس تجھے خواجہ نے دیا ہو گا۔ اور یہ بخشش خواجہ صاحب کی طرف سے عجیب و غریب بات ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۹۰ ۔** لا:۔ نہیں۔ نعم:۔ ہاں۔ واللہ:۔ خدا کی قسم۔ مالامال:۔ بھرا ہوا بھرپور۔ مملو۔ سوزن:۔ سوئی۔ یعقوب:۔ حضرت یوسف کے باپ کا نام ہے۔ آپ پیغمبر تھے۔ جمیع:۔ تمام۔ سب۔ عاریتہ:۔ ادھار۔ عاریت خواستن:۔ ادھار مانگنا۔ دریدہ:۔ پھٹا ہوا بشابہ:۔ اس حد تک۔ انبیا:۔ جمع نبی۔ مرسلین:۔ جمع مرسل۔ وہ پیغمبر جو رسول ہوں۔ مقربین:۔ جمع از مقرب۔ قریب بیٹھنے والے۔ نزدیکی۔ شفاعت:۔ سفارش کرنا۔ کسی کی نجات کے لئے بھلائی کا کلمہ کہنا۔ خواہش کرنا۔ سفارش۔ ضامن:۔ ضمانت دینے والا۔ عاریت دادن:۔ ادھار دینا۔ صدیق:۔ بہت سچا۔ صادق

شاعر نے جواب دیا۔ نہیں۔ خدا کی قسم ہے کہ اس کی کنجوسی اس حد تک ہے کہ اگر اس کا کوئی گھر ہو۔ جس کی کئی بڑی بڑی منزلیں ہوں اور بہت سے کمرے ہوں اور وہ سب کے سب سوئیوں سے بھرے ہوئے ہوں اور حضرت یعقوب پیغمبر تمام پیغمبر نبیوں اور مقرب

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

فرشتوں کو ان پر خدا کی رحمت ہو اور سلام ہو بطور سفارش لائیں اور ان سب کو اپنا ضامن بنائیں اور خواجہ سے صرف ایک سوئی صرف اور ہار مانگیں تاکہ اس سے یوسف صدیق خدا کا اس پر سلام ہو کے پھٹے ہوئے کرتے کو سی لیں۔ تو خواجہ اس بات کو منظور نہ کرے گا۔ ایسا شخص کس طرح مجھے پوشاک دے سکتا ہے۔ اسی شاعر نے اس مضمون کو اس طرح پر نظم کیا ہے

س ۵۔ (۱) (پہلے شعر کے معنی یہ ہیں) کہ اگر تیرے لئے سرائیں اگیں اور وہ سوئیوں سے اس طرح بھر جائیں کہ ان کے سبب تیرے ٹھہرنے کی جگہ بھی تنگ ہو جائے

(۲) دوسرے شعر کے معنی یہ ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام تیرے پاس آئیں اور تجھ سے ایک سوئی اور ہار مانگیں۔ تاکہ اپنے پھٹے ہوئے کرتہ کو سی لیں۔ تو یہ کام نہ کرے گا۔ اور ایک سوئی بھی اور ہار نہ دے گا۔

# فصل سوم

## شاعروں کے ایک دوسرے کیساتھ لطیفے اور مذاق

**مشکل الفاظ صفحہ ۹۱۔** ہزال:۔ ظریف۔ مخولیا مسخرہ۔ بے محابا:۔ نڈر۔ بے باک بیحیا بے پردہ۔ جہنمی:۔ جہنم میں رہنے والا۔ دوزخی۔ مقرر:۔ ٹھہرایا گیا۔ قرار دیا گیا۔ روستازادہ:۔ گنوار کا بچہ۔ کسان کا بیٹا۔ غلیظ:۔ پلید۔ مردود۔ تعرض:۔ چھیڑنا۔ تنگ کرنا۔ درپے ہونا۔ جھگڑنا۔ عرق:۔ پسینہ۔ فراست:۔ عقلمندی۔ دانائی۔ قیافہ۔ فہم۔ خراباتی:۔ خرابات میں رہنے والا۔ شراب خانہ میں رہنے والا۔ مغاں:۔ مغ کی جمع۔ آتش پرست لوگ۔ مجوسی۔ شراب بنانے والے۔ سبو:۔ گھڑا۔ قدح۔ شراب کا بڑا پیالہ۔ ظن:۔ خیال۔ گمان۔ ظرفا:۔ جمع از ظریف۔ اعیان:۔ جمع از عین۔ بڑے بڑے لوگ۔ امیر۔ خجل شدن:۔ شرمندہ ہونا۔ نادم ہونا۔ منفعل:۔ نادم۔ خجل۔ شرمندہ۔ تشویر:۔ شرم۔ شرمندہ کرنا۔

سلیمان ساوجی نے عبید زاکانی کی ہجو میں جو کہ ایک بے حیا ہجو کہنے والا اور سخت نڈر مسخرہ تھا یہ قطعہ لکھا ہے

۱۔ دوزخی اور ہجو کہنے والا عبید زاکانی جس کو بدقسمت اور بے دین ٹھہرایا گیا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۔ اگر قزوین کا باشندہ نہیں ہے بلکہ ایک کسان کا لڑکا ہے مگر کلام میں اپنے آپ کو قزوینی لکھتا ہے۔" اور خراسان میں مشہور ہے کہ فلاں قزوینی ہو گیا۔ یعنی اس پر خدا کا قہر نازل ہوا۔ اور وہ مردود ہو گیا۔ جب یہ قطعہ عبید زاکانی کو ملا۔ تو سلمان کے ساتھ جھگڑا کرنے کے لئے قزوین سے بغداد گیا۔ اتفاقاً سلمان کو دریائے دجلہ کے کنارے پایا۔ جو کہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ بغداد کے بڑے بڑے امیروں کی جماعت اور ظریفوں اور شاعروں کے گروہ کے درمیان بیٹھا تھا۔ آگے بڑھا سلام کیا۔ سلمان نے پوچھا۔ تو کون ہے۔ اور کہاں سے آیا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ میں ایک غریب مسکین ہوں اور قزوین کے علاقے کا باشندہ ہوں۔ اس نے پوچھا۔ کیا سلمان کا کوئی شعر یاد ہے۔ عرض کی۔ ہاں یاد ہے اور اس نے مندرجہ ذیل دو بیت پڑھے ؎

۱۔ میں ایک شراب خانے کا رہنے والا ہوں اور شراب کی پوجا کرنے والا ہوں۔

۲۔ اور آتش پرستوں کے شراب خانے میں عاشق اور مست لوگ مجھے گھڑے کی طرح کندھا بکندھا اٹھائے پھرتے ہیں اور مجھے پیالے کی طرح ہاتھوں ہاتھ لئے پھرتے ہیں۔

پھر اس نے کہا۔ سلمان ایک بڑا قابل اور لائق شخص ہے۔ مجھے گمان نہیں کہ یہ شعر اس نے کہے ہوں۔ بلکہ غالباً میرا خیال ہے کہ یہ اشعار اس کی عورت نے اپنے حال کے بیان میں کہے ہوں۔ سلمان ظریفوں اور امیروں کے سامنے سخت غصے میں آ گیا اور بہت شرمندہ اور نادم ہوا۔ چنانچہ شرمندگی کا پسینہ بھی اس کی پیشانی سے بہہ نکلا۔ اور عقلمندی کی وجہ سے فوراً بھانپ گیا۔ کہ عبید زاکانی ہے۔ اسے قسم دے کر پوچھا کہ تو فلاں آدمی نہیں ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۹۲۔ عتاب :۔ غصہ، خفگی، ملامت کرنا، خفا ہونا۔ کلفت :۔ رنج، تکلیف، سختی۔ مذمت :۔ ہجو، برائی، بدی، برائی کرنا۔ عزمیت :۔ ارادہ۔ گوشمالی کردن :۔ ڈانٹ ڈپٹ کرنا، برا بھلا کہنا، کان کھینچنا۔ بجنگ افتادن :۔ ہتھے چڑھنا، ہاتھ آنا۔ باکسے پرداختن :۔ کسی سے جھگڑا کرنا۔ عذر خواستن :۔ معافی چاہنا۔ معانقہ :۔ باہم گلے ملنا بغلگیر ہونا۔ حلقہ :۔ دائرہ، مجلس۔ سبیل :۔ طور، راستہ، راہ، طریق۔ صحبت ہا :۔ گپیں باتیں۔ وغیرہ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اس نے جواب دیا۔ ہاں وہی ہوں۔ پھر سلمان کو ملامت کرنی شروع کر دی۔ کہ تو اپنے آپ کو ایک فاضل اور سیانا آدمی خیال کرتا ہے۔ اور جس شخص کو کہ تو نے کبھی دیکھا ہی نہیں اور اس کے حالات سے اصلیت سے واقفیت ہی نہیں رکھتا اور تیرے اور اس کے درمیان کبھی کوئی بدمزگی واقع نہیں ہوئی۔ جو برائی کا سبب ہو تو اس کی ہجو کا کیا مطلب ہے؟ میں نے بغداد کا ارادہ فقط تیرے کان کھینچنے کے لئے کیا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ تجھے بادشاہ کی مجلس میں سزا دوں۔ مگر تیری قسمت تیز تھی کہ دجلہ کے کنارے ہی میرے ہاتھ آگیا۔ اور میں نے تجھے کچھ ڈانٹ ڈپٹ کر اپنا غصہ نکالا۔ سلمان اٹھ کھڑا ہوا۔ معافی مانگی اور بغلگیر ہو کر اسے گھر لے گیا اور کافی دیر تک اس کے ساتھ باتیں کرتا رہا۔

ایک دن حکیم انوری بلخ کے بازار میں سے گذر رہا تھا۔ اس نے ایک دائرہ دیکھا کہ جس میں بہت سے لوگ جمع تھے۔ آگے بڑھا اور دائرہ میں اپنا سر گھسیڑ دیا (جھانکا)۔ اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہاں کھڑا ہو کر انوری کے قصیدے اپنے نام سے پڑھ رہا تھا اور لوگوں سے خراج تحسین لے رہا تھا۔ انوری آگے بڑھا۔ اور پوچھا۔ اے مرد! یہ شعر کس کے ہیں جو تو پڑھ رہا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ انوری نے۔ دوبارہ دریافت کیا۔ کیا تو انوری کو پہچانتا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ تو کیا کہتا ہے۔ میں ہی تو ہوں۔ انوری ہنس پڑا۔ اور کہنے لگا۔ شعر چرانے والے تو سنے تھے۔ مگر شاعر کو چرانے والا نہیں دیکھا تھا۔

طوس کو گائے سے نسبت دیتے ہیں۔ ایک دن مرزا بابر کی مجلس میں طوسی شاعر کے پہلو میں لطفی شاعر بیٹھا تھا۔ طوسی نے ازراہ تمسخر لطفی سے پوچھا کہ تو کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا۔ بیل (طوس) کے پہلو میں۔

مشکل الفاظ صفحہ ۹۳ (لطافت:۔ خوبی۔ بازچیدن:۔ ترک کر دینا۔ چھوڑ دینا۔ بغایت:۔ بہت۔ بے حد۔ نہایت۔ داب:۔ دستور۔ طریقہ۔ ڈھنگ۔ خصلت۔ سفرہ:۔ دسترخوان۔ عیان:۔ جمع از عین۔ امرا۔ رئیس۔ خرج:۔ خرچ۔ کلی:۔ بہت۔ کافی۔ زیادہ۔ کمر:۔ پیٹی۔ مرصع بجواہر:۔ جواہرات سے جڑی ہوئی۔ بطور نذر گریاں:۔ نذرانہ کے طور پر۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اتباع :- متابعت کرنے والے۔ چیلے چانٹے۔ مرید۔ پیروکار۔ تخلف نمودن :- دور رہنا۔ پیچھے رہنا
خلاف کرنا۔

میرزا امیراں شاہ امیر تیمور کا بیٹا جب تبریز کی حکومت کی گدی پر بیٹھا۔ تو مولانا محمد شیریں مغربی کی خدمت میں حاضر ہؤا۔ جو کہ ایک عارف شاعروں میں سے ہے اور وہاں ان کی مریدی اختیار کرلی۔ ہر ہفتہ ایک دن ان کے گھر جاتا۔ کچھ عرصہ کے بعد جب خواجہ کمال کی خدمت میں حاضر ہؤا اور ان کی صحبت کی خوبی کا ملاحظہ کیا۔ تو مولانا محمد کی مریدی سے ہاتھ اٹھالیا یا ترک کردی۔ اور خواجہ کی صحبت اختیار کرلی۔ مولانا محمد اس صورت حالات سے بہت رنجیدہ ہؤا۔ اور خواجہ کی خصلت یہ تھی کہ ہر صبح دستر خوان بچھاتا تھا اور تمام بڑے بڑے آدمی اور رئیس و امیر بھی اس کے دستر خوان پر حاضر ہوتے تھے اور ہر روز خواجہ کو اس بارے میں کافی خرچ برداشت کرنا پڑتا تھا ایک دن مرزا امیراں شاہ نے ایک سنہری پیٹی جس پر قیمتی موتی جڑے ہوئے تھے بطور نذرانہ خواجہ کے پاس بھیجی کہ اس کو اپنے دستر خوان پر خرچ کردیں۔ خواجہ کے حکم دینے پر اس کو فروخت کردیا گیا۔ اس کی قیمت جو اچھی خاصی رقم تھی تمام کی تمام ایک ہی دستر خوان پر خرچ کردی گئی تبریز کے تمام عام اور خاص لوگوں کو اس دستر خوان پر دعوت دی۔ کوئی شخص بھی ایسا نہ رہا جو وہاں نہ آیا ہو سوائے مولانا محمد شریں کے اور اس کے پیروکاروں کے جو اس دستر خوان سے عمداً دور رہے۔ اس مجلس میں میراں شاہ نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ مولانا محمد نہیں آئے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ شاید بیمار ہیں۔ میرزا نے خواجہ سے دریافت کیا۔ کہ مولانا کو کیا بیماری ہے۔ خواجہ نے جواب دیا کہ کمر (کمربند) کی بیماری ہے۔

# فصل چہارم

## جام کے رہنے والے صوفی (مولانا نورالدین جامی) کے لطیفے۔ عام لوگوں اور زمانے کے شاعروں کے متعلق

مشکل الفاظ صفحہ ۹۴۔ ایشاں :- یہ ضمیر جامی کے لئے استعمال ہوتی ہے اور از راہ عزت و احترام جمع کا کلمہ استعمال کیا گیا ہے۔ معظم :- عظمت دیا گیا۔ بزرگی دیا گیا۔ بزرگ۔ بڑا۔ معتقد :- اعتقاد رکھنے والا۔ دل سے یقین رکھنے والا۔ معتقد فیہ :- اس کے معتقد یا اس میں اعتقاد رکھنے والے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

یا پیرو کار۔ مرید۔ سرتاپائے :۔ سر سے لے کر پاؤں تک۔ جمّال :۔ جمع از جمل (شتر اونٹ) مراد اونٹ والا
محتسب :۔ حساب لینے والا۔ حاکم شرعی۔ کوتوال۔ گبر :۔ آتش پرست۔ کافر۔ آگ کو پوجنے والا
دہل :۔ ڈھول۔ کرنا :۔ سرنائے۔ بگل۔ ترم۔ بڑی شہنی۔ سرنا :۔ سورنائے کا مخفف اور سور
بمعنی خوشی۔ شہنائی۔ نفیری۔

اس وقت جبکہ وہ (مولانا جامی) حجاز کے سفر میں بغداد پہنچے۔ پیر جمال عراقی اپنے مریدوں کی جماعت کے ساتھ ان کو ملنے کے لئے آیا۔ وہ بذات خود ایک بڑا بھاری بزرگ تھا اور تمام عام و خاص اس کے پیروکار تھے۔ اس کا اور اس کے مریدوں کا لباس سر سے پاؤں تک اونٹ کی پشم (اون) کا تھا۔ جب پیر کی نظر ان (جامی) پر پڑی تو فرمایا کہ ہم نے خدا کا جمال دیکھا انہوں نے بھی جواب دیا کہ ہم نے بھی خدا کا جمال یعنی خدا کے اونٹوں کا دیدار کیا

مولانا شیخ حسن میرزا سلطان ابو سعید کے زمانے میں بڑے استقلال والا کوتوال تھا چنانچہ میرزا نے ایک دفعہ کہا تھا کہ مولانا میرے ملک کا شریک ہے۔ ایک دن اس نے ایک آتش پرست کو مسلمان بنایا تھا۔ اپنی پگڑی اس کے سر پر رکھی۔ اور میرزا کے خزانہ سے اس کے لئے پوشاک حاصل کی تھی اور اسے گھوڑے پر سوار کر کے ڈھول۔ نقاروں۔ شہنائی اور ترم کے ساتھ بازاروں میں پھرایا۔ ان کے سامنے (جامی کے سامنے) کہا گیا۔ کہ مولانا نے آج ایک آتش پرست کو مسلمان بنایا ہے اور اپنی پگڑی اس کے سر پر رکھی ہے۔ انہوں نے فرمایا مولانا ساٹھ سال سے ایک آتش پرست کے سر پر پگڑی رکھ رہے ہیں۔ مطلب کہ مولانا خود ساٹھ سالہ آتش پرست ہے۔ یعنی کافر ہے اور اپنے سر پر پگڑی رکھنا آتش پرست کے سر پر پگڑی رکھنے کے برابر ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۵۹۔ ورزنگ کرامات گفتن :۔ معجزہ کے طور پر کہنا۔ محدث :۔ حدیث گو۔ حقائق :۔ حقیقت کی جمع (حقیقتیں)۔ معارف :۔ جمع از معرفت۔ تتبع :۔ پیروی کرنا۔ مراد مطالعہ تلاش و تحقیق کرنا۔ ورزیدن :۔ اختیار کرنا۔ مشق کرنا۔ عمل کرنا۔ مسائل :۔ جمع از مسئلہ۔ سوال۔ سکوت کردن :۔ خاموش رہنا۔ خاموشی اختیار کرنا۔ غامضہ :۔ گہرا۔ پوشیدہ اور دور از فہم کلام۔ گوش گرفتن :۔ کان پکڑنا۔ مراد عبرت حاصل کرنا۔ لاعلمی ظاہر کرنا۔ توبہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کرنا۔ تناول :۔ کھانا۔ دست شستن :۔ ہاتھ دھونا۔ ناامید ہونا۔

ایک دن شیخ صدرالدین روایت کرتے ہیں جو کہ شیخ زین الدین خوانی کے خلیفوں میں سے تھے۔ میرزا کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے (یعنی جامی کے سامنے) معجزہ کے طور پر کہنے لگے کہ اس سال ماہ رمضان کے درمیان میں وبا پھیلنے کا امکان ہے۔ اہل مجلس میں سے کسی نے کہا ممکن ہے کہ نہ پھیلے۔ شیخ (صدرالدین) نے کہا۔ یہ امکان کوئی عقلی نہیں حضرت مخدوم (جامی) نے فرمایا۔ تو امکان بے عقلی تو ضرور ہوگا (مطلب ہے کہ وبا کے پھیلنے کا امکان بے عقلی کی وجہ سے ہے)۔

ایک دن حافظ غیاث الدین حدیث گو جو کہ اپنے زمانے کے مشہور عالموں میں سے تھا۔ بیمار ہو گیا۔ اور وہ (جامی) ان کی بیمار پرسی کے لئے آئے۔ حافظ (غیاث الدین محدث) نے تصوف کی حقیقتوں اور معرفت کے اصولوں کا تذکرہ شروع کر دیا۔ اور چونکہ (جامی) نے اس علم (تصوف) کا مطالعہ اچھی طرح سے نہیں کیا ہوا تھا اور صوفیوں کی اصطلاحات کی مشق بہت کم کی ہوئی تھی۔ اس لئے تصوف کے چند مسئلے خلاف اصطلاح بیان کئے۔ وہ (جامی) اس گفتگو کے دوران میں خاموش رہے اور جب وہ حافظ سے رخصت ہو کر چلے گئے۔ حافظ نے عالموں اور فاضلوں کی ایک جماعت کو جو بعد ازاں اس کی بیمار پرسی کے لئے آئے تھے کہا۔ "مولانا عبدالرحمن جامی آج یہاں موجود تھے۔ میں نے تصوف کے چند ایسے پیچیدہ اور گہرے مسئلے بیان کئے کہ انہوں نے کان پکڑ لئے (یعنی لاعلمی ظاہر کی) جب یہ خبر ان کو پہنچی تو فرمایا۔ ایسی بیوقوفی سے بھری ہوئی باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہئے (مطلب ہے کہ ہرگز نہیں سننی چاہئے۔

ہرات کے شیخ الاسلام مولانا سیف الدین احمد نے سنا کہ انہوں (جامی) نے سلطان حسین کے کسی درباری کے گھر بیمار پرسی کے لئے گئے ہیں اور وہاں کھانا تناول فرمایا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ جب سے جامی نے فلاں شخص کا کھانا کھایا ہے۔ ہم نے اسلام کے کھانے سے ہاتھ دھو لئے ہیں۔ جب یہ خبر ان کو (جامی) ملی۔ تو فرمایا کہ جب سے مولانا سیف الدین احمد شیخ الاسلام ہوئے ہیں ہم نے اسلام سے ہاتھ دھو لئے ہیں مراد اسلام کو ترک کر دیا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مشکل الفاظ صفحہ ۹۶: سماع: سننا۔ راگ سننا۔ راگ۔ گانا۔ ناچ۔ وجد۔ شافعی: سُنیوں کے چار فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے۔ مہمل گو: بے معنی کہنے والا۔ فضول بکنے والا۔ تف: تھوک۔ تھوکنا۔ رضی اللہ عنہ: خدا اس سے راضی ہو۔ ملک: بادشاہ۔

ایک شیخ ان کے (جامی کے) پاس آیا۔ اور کہا کہ عالم اور شریعت کے عالم مجھے گانا سننے سے منع کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں ماں کی طرف سے شافعی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہوں۔ اور شافعی مذہب میں گانا سننا جائز ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ تو ماں کی طرف سے راگ سن لیا کر۔

سمرقند کے شاعروں میں سے ایک شاعر ان کے (جامی کے) پاس بیٹھا تھا۔ اہل مجلس میں سے کسی نے اس سے پوچھا کہ تمہارے شہر میں شاعر زیادہ ہیں یا نہیں؟ اس نے کہا ہمارے شہر میں شاعر کتوں سے بھی زیادہ ہیں۔ انہوں (جامی) نے جواب دیا کہ ہمارے شہر میں شاعر کتوں سے بھی کمتر (ذلیل) ہیں۔

ایک فضول کہنے والا شاعر نے ان سے (جامی سے) کہا۔ کہ کل رات میں نے خواجہ خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ اس نے اپنے مبارک منہ کا تھوک میرے منہ میں ڈالا۔ انہوں (جامی) نے کہا کہ تو نے غلط دیکھا ہے۔ خضر چاہتے تھے کہ اپنا تھوک تیرے منہ اور تیری داڑھی پر پھینکیں۔ چونکہ تو نے منہ کھول دیا اس لئے وہ تیرے منہ میں گر گیا۔

ایک شاعر نے ان سے کہا کہ میں نے دیوان کمال۔ دیوان حافظ اور حضرت علی (خدا ان سے راضی ہو) کے سو کلموں کا جواب لکھا ہے انہوں (جامی) نے فرمایا کہ تو خدا کو کیا جواب دے گا۔

ایک شاعر نے ان کے سامنے ایک غزل پڑھی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس غزل کو بادشاہ کے دروازے پر لٹکا دوں، تاکہ مشہور ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ کس طرح معلوم کریں گے کہ یہ شعر تیرے ہیں، سوائے اس کے کہ تجھے بھی ان اشعار کے ساتھ ہی آویزاں کیا جائے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۹۷: تیمن: برکت لینا۔ بابرکت ہونا۔ یمن حاصل کرنا۔ تبرک:

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

برکت لینے کے لئے۔ حجرالاسود: سیاہ پتھر جو حرم کعبہ کی دیوار میں لگا ہوا ہے۔ زائرین اسے بوسہ دیتے ہیں۔ مالیدن: ملنا۔ رگڑنا۔ مطلع: غزل کا پہلا شعر۔ زمزم: مکہ معظمہ کے اس کنوئیں کا نام ہے جو حضرت اسمعیلؑ کے پاؤں کی رگڑ سے ظاہر ہوا تھا۔ مَن: جو کہ برائے انسان استعمال ہوتا ہے۔ ذوی العقول: ذی عقل جاندار۔ ما: جو کچھ کہ برائے غیرجاندار۔ پیدا شدن: ظاہر ہونا۔ نمودار ہونا۔

ایک مہمل بکنے والا شاعر ان (جامی) کے سامنے کہہ رہا تھا کہ جب میں خانہ کعبہ میں پہنچا تو میں نے اپنے شعروں کے دیوان کو یمن اور برکت حاصل کرنے کی غرض سے سنگِ اسود پر رگڑا۔ انہوں (جامی) نے فرمایا کہ اگر چاہ زمزم کے پانی میں ملتا۔ تو بہتر تھا مطلب ہے کہ پانی میں حل ہو کر خراب ہو جاتا۔

شہر کا ایک شہزادہ جو بے وقوفی سے خالی نہ تھا شعر و شاعری کا دعویٰ کرتا تھا۔ ان کی مندرجہ ذیل غزل کی تقلید میں ایک غزل لے کر ان کے حضور میں پیش کی۔ بیت ؎

"تو میری زخمی جان اور بیدار آنکھ میں اس طرح سے سمایا ہوا ہے۔ کہ جو کوئی بھی مجھے دور سے نظر آتا ہے۔ تو میں خیال کرتا ہوں کہ تو ہی ہے۔"

اپنی اس تمام غزل کے پڑھنے کے بعد ان کی غزل کے مطلع پر یہ اعتراض کیا۔ کہ آپ نے فرمایا ہے "کہ جو کچھ دور سے دکھائی دیتا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ تو ہی ہے" شاید کوئی گدھا یا بیل نظر پڑ جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تو ہی خیال کروں گا۔ کہ "تو ہی ہے"۔ وہ سادہ لوح شیخ زادہ اس قدر بھی عقل نہ رکھتا تھا کہ جس طرح عربی زبان میں لفظ "مَن" اکثر حالات میں عقل رکھنے والے انسان کے لئے استعمال ہوتا ہے اور لفظ "ما" عقل سے خالی یا غیر جاندار چیزوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اسی طرح اہل فارس کی زبان میں بھی لفظ "کہ" برائے ذوالعقول (انسان) کے لئے اور لفظ "چہ" غیر جاندار کے لئے۔ پس ہر کہ پیدا می شود کا یہ مطلب ہو گا کہ آدمیوں میں سے جو کوئی دکھائی دے

**مشکل الفاظ صفحہ ۹۸۔** بازگشت: آنا جانا۔ ملاقات۔ اٹھنا بیٹھنا۔ صحبت۔ مطائبہ: مزاح۔ ہنسی۔ دل لگی۔ خوش طبعی۔ ٹھٹھا۔ مخول۔ مذاق۔ بخل: کنجوسی۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

متہم:۔ جس پر تہمت لگی ہو۔ غرہ:۔ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو غرہ کہتے ہیں۔ وقت زوال:۔ سورج کے غروب ہونے کا وقت۔ مراد شام۔ اصحاب:۔ جمع از صاحب۔ دوست۔ ہم مجلس۔ دیرینہ:۔ پرانا۔ قدیم۔ تصحیف:۔ اصلاح میں نقطوں کی تبدیلی سے لفظ بدلنا۔

مولانا ساغری ایک شاعر تھا جو جامی کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ اور وہ کبھی کبھی اس سے دل لگی یا خوش طبعی کیا کرتے تھے۔ مولانا ساغری کنجوسی کے لئے بدنام تھا۔ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کو ان کے پاس بیٹھا تھا اور اس روز چاند کے نظر آنے میں شک سا پیدا ہو گیا تھا۔ حاکم شرع نے منادی کروا دی کہ لوگوں کو چاہیئے کہ سورج غروب ہونے تک کوئی چیز نہ کھائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مولانا ساغری نے تو صبح سویرے ضرور کچھ کھایا ہوگا۔ حاضرین میں سے کسی ایک نے کہا۔ کہ بھول کر کھایا ہوگا۔ انہوں (جامی) نے فرمایا کہ اگر اپنی کوٹھڑی میں پوشیدہ طور پر کھایا ہے تو بھول کر کھایا ہے۔ انہوں نے مولانا ساغری کی شان میں مندرجہ ذیل قطعہ لکھا ہے۔

۱۔ ساغری کہہ رہا تھا کہ خیالات کی چوری کرنے والوں نے جہاں کہیں بھی میری نظموں میں عمدہ عمدہ خیالات دیکھے ہیں۔ چرا کر لے گئے ہیں۔

۲۔ میں نے (جامی نے) اس کے اکثر شعر پڑھے ہیں۔ ایک کا بھی مطلب نہیں نکلتا تھا وہ (ساغری) واقعی حق بجانب تھا کہ اس کے خیالات کو لوگوں نے چرا لیا۔

یہ قطعہ مشہور ہو گیا۔ جب مولانا ساغری کے سامنے پڑھا گیا۔ ان کے پاس آیا اور ازراہ شکایت کہا کہ اس گھر کا پرانا نوکر ہوں۔ اور آپ نے قطعہ لکھا ہے جو سارے شہر میں مشہور ہو گیا ہے اور لوگوں نے ازبر کر لیا ہے۔ اور جس جگہ میں جاتا ہوں۔ میرے سامنے پڑھتے ہیں اور ہنستے ہیں اور اس قطعہ نے مجھے دنیا بھر میں بدنام کر دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے لکھا ہے کہ ایک شاعر کہہ رہا تھا۔ اور کاتبوں اور مسخروں نے نقطے بدل کر اس کو ساغری بنا دیا ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۹۹۔ ناموزون:۔ بغیر وزن کے۔ بے وزن۔ کتابت۔ لکھنا۔ منشور نامہ:۔ سرٹیفکیٹ۔ سند۔ ابرام:۔ ضد۔ اصرار۔ مبالغہ۔ کسی چیز کا حد سے گذرنا۔ سوگند۔ قسم

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مباہات :- اترانا ۔ فخر کرنا ۔ ناز کرنا ۔ مراعات :- رعایت ۔ پاس ۔ لحاظ ۔ خیال ۔ مشرف ساختن :- شرف بخشنا ۔ عزت بخشنا ۔ دلآویز :- دل کو لبھانے والا ۔ پیارا ۔ پایہ :- درجہ ۔ تانئی :- نالی ۔ گلی ۔ سنجر :- تولے ۔ از سنجیدن تولنا ۔ وزن کرنا ۔

ایک دن ایک شخص جس کا نام مولانا ولی تھا ۔ ان کے پاس آیا ۔ وہ پرلے درجے کا جاہل اور احمق تھا ۔ وہ ناموزون لفظوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیتا اور اس کو نظم خیال کرتا ۔ اور پھر اس کو لکھ کر ہر جگہ پڑھتا ۔ اور لوگ اس پر ہنستے تھے ۔ پھر اس نے ان سے ایک سند یا سرٹیفکیٹ مانگا ۔ اور بے حد ضد اور اصرار کیا ۔ عزیزوں کی روح کی قسم دی ۔ کہ مجھے ضرور کوئی چیز لکھ دیجئے ۔ کہ جس سے میں شاعروں اور ظریفوں (یعنی مسخروں یا خوش طبع لوگوں) کی صحبت میں فخر و ناز کر سکوں ۔ انہوں نے دوات قلم اور کاغذ منگوایا اور اس کی خوشنودی یا دلجوئی کے لئے یہ رقعہ اسی مجلس میں لکھ دیا کہ مولانا صاحب نے اپنی صحبت سے بندہ کو عزت و شرف بخشا اور اپنے دل کو لبھانے والے اور دل کو خوش کرنے والے اشعار پڑھ کر ہمیں خوش کیا ۔ اس کی شاعری کا درجہ اس سے زیادہ بلند ہے کہ وزن کی تنگ جگہ میں سما سکے ۔ یا کوئی شخص اسے طبیعت کے ترازو میں تول سکے ۔ یعنی اس کی شاعری میں وزن غائب ہے ۔

# فصل ششم

## وزیروں کا بے ساختہ شعر کہنا اور شاعروں کی بدیہہ گوئی

بزرگوں نے کہا ہے کہ کبھی بھی نظام الملک مرحوم کی سی قابلیت یا مجاز رکھنے والا وزیر جو کہ سلطان جلال الدین ملک شاہ سلجوقی کا وزیر تھا ۔ وزارت کی گدی پر نہیں بیٹھا ۔ آخر کار چغلخوروں نے بادشاہ کی طبیعت کو اس سے متنفر کر دیا اور ترکان خاتون جو سلطان کی سب سے بڑی ملکہ تھی وہ ابوالغنائم تاج الملک فارسی کی پرورش کرنے لگی اور بادشاہ نے ترکان خاتون کی خوشنودی کے لئے اسے (ابوالغنائم کو) نظام الملک کی جگہ مقرر کر دیا ۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۰۰ ۔ بدیہہ گفتن :- نرالی اور بے سوچی بات کہنا ۔ بے ساختہ شعر کہنا ۔ استحقاق :- حق ۔ مجاز ۔ قابلیت ۔ ماضی :- گذرا ہوا ۔ مرحوم ۔ وکیل :- وزیر ۔ اہل سعایت :- چغلخور ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

چغلی کھانے والے ۔ منصب خطیر ۔ بڑا رتبہ ۔ اعلیٰ عہدہ ۔ نقابت : ۔ سرداری ۔ مصادرہ : ۔ تاوان ۔
جرمانہ ۔ توقیع : ۔ شاہی فرمان ۔ نشان ۔ ملک العرش : ۔ عرش کا بادشاہ ۔ مراد خدا ۔ استعداد ۔
لیاقت ۔ قابلیت ۔ مسند ۔ کرسی ۔ گدی ۔ متغیر ساختن : ۔ تبدیل کرنا ۔ بدل دینا ۔ متغیر کرنا ۔
حرم : ۔ بیوی ۔ منکوحہ عورت ۔ ملکہ ۔ بیگم ۔ تربیت : ۔ پالنا ۔ پرورش ۔ استرضا : ۔ رضا جوئی ۔
خوشنودی ۔ خوش کرنا ۔ نصب کردن ۔ مقرر کرنا ۔ تعین کرنا ۔ یورش : ۔ حملہ ۔ ملاحدہ : ۔ ملحد کی
جمع ۔ بے دین لوگ ۔ کافر ۔ ندامت : ۔ شرمندگی ۔ افسوس ۔ ستردن : ۔ مونڈنا ۔ صاف کرنا ۔
طغرا ۔ شاہی حکمنامہ ۔ شاہی نشان ۔ دیرینہ : ۔ پرانی

اور وزارت کا بڑا رتبہ اور دربار کی سرداری اسے بخش دی ۔ ابو الغنائم نے بغیر کسی حق حقوق کے ایک سال چار ماہ وزارت اور نقابت کی ۔ اور خواجہ نظام الملک نے اس دوران میں کئی جرمانے ادا کئے ۔ اور بغداد کے حملہ میں کافروں کی ایک جماعت نے نہاوند کی حدود کے پاس خواجہ صاحب پر خنجر سے وار کیا ۔ اور وہ اسی زخم کی وجہ سے شہید ہو گیا ۔ اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت (یعنی مرتے وقت) ایک بے ساختہ قطعہ لکھ کر بادشاہ کے پاس بھیجا اور بادشاہ کے دل پر گہرا اثر ہوا ۔ اور خوب رویا اور اپنے کئے پر شرمندگی اور افسوس کا اظہار کیا ۔ وہ قطعہ یہ ہے ؎

۱ ۔ اے جوان بخت والے بادشاہ ! میں نے تیرے اقبال سے چالیس سال ظلم و ستم کا زنگ دنیا کے چہرے سے صاف کیا ہے ۔

۲ ۔ تیرے لطف و کرم سے میں نیک نامی کا فرمان اور خوش قسمتی کا نشان عرش کے بادشاہ (خدا) کے پاس لے گیا ۔

۳ ۔ جب تقدیر الٰہی کے حکم سے میری عمر چھیانوے سال کی ہو گئی ۔ تو نہاوند کے قریب خنجر کی ایک ضرب سے میری موت واقع ہوئی ۔

۴ ۔ میں نے وہ پرانی خدمت (یعنی خدمت بادشاہ بطور وزیر) اپنے بیٹے کے لئے چھوڑ دی ۔ اور اس کو اپنے خدا اور اپنے مالک یا آقا (بادشاہ) کے حوالے کیا ۔

خواجہ شمس الدین محمد صاحب دیوان کہ نظام الملک کے بعد اس کی سی قابلیت اور لیاقت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

رکھنے والا وزیر کم ہوا ہے۔ بڑا سخی اور بلند ہمت والا تھا اور منطق کا رسالہ شمسیہ اسی کے نام سے منسوب ہے۔ ایک دن دوبار وزارت میں حکومت کی کرسی پر جلوہ افروز تھا ایک فاضل شاعر نے اس کے ہاتھ میں رقعہ دیا کہ جس میں ایک رباعی اس کی تعریف میں لکھی ہوئی تھی اور وہ یہ ہے ؎

مشکل الفاظ صفحہ ۱۰۱۔ محیط :۔ دائرہ۔ گھیرا سمندر۔ نقطہ :۔ دائرہ کا مرکز۔ کہ :۔ کہتر۔ چھوٹا۔ مہ :۔ مہتر۔ بڑا۔ بے تامل :۔ بغیر سوچے۔ ظہر :۔ پشت۔ برہ :۔ بھیڑ کا بچہ۔ بیضیہ۔ انڈا۔ متاخرین آخری۔ جدید۔ دون :۔ کمینہ۔ گھٹیا۔ فرومایہ۔ معاصر :۔ ہمعصر۔ ایک ہی زمانہ میں رہنے والا۔ ندیم :۔ مصاحب۔ ہمنشین۔ درباری۔ نفس زدن :۔ سانس لینا۔ متقدمین۔ اگلے۔ پرانے گذشتہ۔ اکابر :۔ جمع از اکبر۔ بزرگ۔ بڑے۔

۱۔ سمندر دائرہ کے محیط کی طرح ہے اور خواجہ کی ہتھیلی اس کا مرکز ہے اور خط ہمیشہ اپنے نقطہ (مرکز) کے گرد گھومتا ہے۔

۲۔ چھوٹے بڑے۔ کمینے اور اوسط درجہ کے تمام لوگ تیرے پروردہ ہیں اور خدا غلطی سے کسی کو دولت نہیں عطا کرتا۔

خواجہ نے قلم اٹھایا اور بغیر سوچے اس کے جواب میں ذیل کی رباعی لکھی اور شاعر کے رقعہ کی پشت پر لکھ ڈالی اور مہر لگا کر اس کے ہاتھ میں دے دی۔ رباعی :۔

۱۔ تین سو بھیڑ کے بچے لطخ کے انڈے کی طرح سفید کہ جن پر سیاہی کا کوئی دھبہ تک نہ ہو

۲۔ خاص شاہی گلہ سے نہ کہ کسی دوسری جگہ سے گڈریا حامل رقعہ کو دے دے۔

خواجہ شمس الدین محمد کو تبریز کے قریب قراباغ میں ماہ شعبان کی چار تاریخ کو ۶۸۳ھ میں ارغون خاں کے حکم سے قتل کیا گیا اور مجد ہمگر جو کہ اپنے وقت کا فاضل۔ عقلمند اور بے مثال شخص تھا اور عراق اور فارس کا ملک الشعرا اور شیخ مصلح الدین سعدی کا ہمعصر ہم زمانہ تھا سعد بن زنگی کہ جس کے نام پر شیخ سعدی نے گلستان کی کتاب لکھی ہے کی مجلس کا خاص درباری تھا۔ خواجہ شمس الدین محمد کے ماتم میں بے ساختہ رباعی لکھی۔ شیخ سعدی نے اسے سن کر بہت رویا اور مجد ہمگر کی ان شعروں کے لئے بہت تعریف کی۔ رباعی :۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۱۔ شمس (خواجہ شمس الدین) کے ماتم میں شفق سے خون ٹپکا۔ چاند نے اپنا چہرہ نوچا۔ اور زہرہ نے اپنے بال کاٹے۔

۲۔ رات نے بوجہ ماتم اپنے کپڑے سیاہ کر ڈالے اور صبح نے آہ سرد بھری اور اپنا گریبان پھاڑ ڈالا۔

اور آخری (زمانہ جدید) کے شاعر اس بات پر متفق ہیں۔ کہ گذشتہ اور موجودہ زمانے کے کسی شاعر نے بزرگوں کے ماتم میں ایسی رباعی نہیں لکھی۔ سوائے امیر شاہی سبزواری کے جس نے میرزا بالیسنغر کی موت پر ذیل کی رباعی لکھی تھی اور واقعی اس نے قیمتی موتی پر دئے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ رباعی:۔

۱۔ تیرے ماتم میں زمانے نے بہت نالہ و شیون یا گریہ زاری کی اور گل لالہ نے اپنی آنکھوں کا تمام خون اپنے دامن میں ڈال دیا۔

۲۔ گلاب کے پھول نے اپنی سرخ قبا کا گریبان پھاڑ ڈالا۔ اور قمری نے سیاہ نمدہ اپنی گردن میں ڈال لیا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۰۲ ۱۔ الحق: حقیقتاً۔ واقعی سفتن:۔ پرونا۔ ادمان:۔ ہمیشہ۔ مدام باریافتن:۔ ملاقات کی اجازت حاصل کرنا۔ پیاپے:۔ لگاتار ہتواتر۔ التفات نمودن:۔ متوجہ ہونا۔ ماہ رویاں:۔ جمع از ماہ رو۔ چاند جیسا چہرہ رکھنے والے محبوب۔ خوش آمدن:۔ پسند آنا۔ اچھا لگنا۔

شاہفور نیشاپوری ایک فاضل شاعر تھا۔ اور ظہیر فاریابی کا شاگرد تھا اور خواجہ نورالدین منشی کا پالا ہوا تھا۔ جو کہ سلطان جلال الدین محمد خوارزم شاہ کا وزیر مختار تھا۔ خواجہ ایک بڑا لائق اور دانا شخص تھا لیکن ہمیشہ شراب کے نشہ میں مست رہتا تھا۔ جب شاہفور پہلی مرتبہ اس کے دروازے پر آیا تو اسے ملاقات کی اجازت نہ ملی۔ اسی طرح پانچ بار لگاتار آیا لیکن ملاقات نصیب نہ ہوئی۔ آخر کار خواجہ کو اطلاع دی گئی کہ شاہفور نیشاپوری ایک فاضل شاعر جو کہ عراق و خراسان کی مشہور ہستی ہے۔ یہ پانچویں بار ہے کہ آپ کے دروازے پر آرہا ہے اور اندر جانے کی اجازت میسر نہیں ہوئی۔ مناسب تو یہ ہے کہ اس پر مہربانی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

فرما کر اُس کو بُلا لیں۔ اور اپنی مجلس میں جگہ دیں۔ خواجہ نے ایک آدمی اُس کے پاس بھیجا کہ پہلے ہمارے حال کے مناسب بغیر سوچے شعر کہو۔ تاکہ تیری طبیعت کی طاقت کا اندازہ تیرے اشعار سے معلوم کر لوں۔ پھر تجھے اپنی صحبت میں شریک کریں گے شاہ منصور نے بے ساختہ یہ رباعی لکھی اور خواجہ کے پاس بھیج دی۔ رباعی:۔

۱۔ تیرا فضل اور یہ شراب نوشی کا آپس میں اس طرح تعلق ہے۔ جس طرح بلندی اور پستی کا۔
۲۔ تیری حالت محبوبوں کی آنکھوں کی مانند ہے کہ جہاں ہر وقت نور اور مستی اکٹھی پائی جاتی ہے۔

خواجہ نور الدین کو یہ رباعی بہت پسند آئی اور اس کو اپنے پاس بلا لیا اور اس کی سرپرستی کی طرف متوجہ ہوا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۰۳۔ افاضل:۔ جمع از افضل، بڑا۔ بزرگ۔ سادات:۔ جمع از سید۔ طینت:۔ طبیعت۔ مقدم:۔ آگے آنے والا۔ سردار۔ کسب کردن:۔ حاصل کرنا۔ سیکھنا۔ خارا:۔ سختی۔ سنگ خارا۔ سخت پتھر۔ بینائی:۔ رنیلا۔ نادرہ و اعجوبہ:۔ عجیب ہستی

جلال الدین عضد ایک فاضل شاعر ہیں اور یزدی سیدوں میں سے ہیں اور اُس کا باپ محمد بن مظفر کے عہد حکومت میں اپنے علاقے کے سیدوں کا سردار تھا۔ ایک دن محمد بن مظفر مدرسہ میں آیا۔ اور سید زادوں کو دیکھا کہ جس کا چہرہ چاند کا سا تھا اور جس کی زلفیں سیاہ تھیں اور خط لکھ رہا تھا۔ استاد سے پوچھا۔ کہ یہ جوان کون ہے؟ اُس نے جواب دیا۔ یزد کے سید عضد کا لڑکا ہے اور اس کا نام جلال الدین محمد ہے۔ اس چھوٹی عمر میں بہت سی خوبیاں اور فضیلتیں حاصل کر لی ہیں اور شاعری کی مختلف قسموں کو بخوبی جانتا ہے اور خوش خطی کی مختلف صورتوں کو بڑی اچھی طرح سے لکھ سکتا ہے۔ محمد بن مظفر نے کہا۔ کچھ بغیر سوچے لکھو۔ تاکہ تیری شاعری اور خوش خطی کا ملاحظہ اور مشاہدہ کروں۔ اس نے بے ساختہ ذیل کا قطعہ لکھ کر اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ قطعہ:۔

۱۔ چار چیزیں اگر پتھر میں جمع ہو جائیں۔ تو پتھر باوجود سختی کے بھی لعل دیا قوت بن جائیگا۔
۲۔ طبیعت کی پاکی۔ نیک اصل اور قابلیت اور نیلے آسمان سے آفتاب کی پرورش۔
۳۔ میرے اندر مذکورہ بالا تینوں اوصاف تو ہیں۔ اب کیا درکار ہے۔ آپ کی تربیت۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کیونکہ آپ جہاں کو آراستہ کرنے والے سورج ہیں

محمد بن مظفر اس کی شاعری کی خوبی اور خوش خطی کی عمدگی کو دیکھ کر حیران ہو کر اس کے باپ سید عضد کو بلایا اور کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ تیرا بیٹا میرے پاس رہے۔ تاکہ میں اس کی پرورش جیسا کہ مناسب ہے اور چاہیئے کر سکوں۔ کیونکہ وہ عجیب قابلیت کا مالک ہے اور اس کی تربیت کی جائے۔ تو وہ اپنے زمانے کی ایک بے مثال ہستی اور اپنے وقت کا ایک عجیب انسان بن جائے گا۔ کچھ مدت کے بعد اسے میرے پاس لاؤ۔ تب اس کو دس ہزار دینار بطور انعام دیئے۔ اور وہ علوم حاصل کرنے میں مشغول ہو گیا۔ اور مروجہ علوم و فنون سیکھ لئے۔ اور بہت سی خوبیاں بھی حاصل کیں۔ اور شاعری کے تمام فنون میں ماہر ہو گیا اور مظفر کی اولاد کی تعریف میں بہت سے عمدہ عمدہ قصیدے لکھے اور بڑے بڑے انعام حاصل کئے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۸۱ اور نسب :۔ خاندان۔ سعایت کردن :۔ چغلی کھانا۔ بند گراں :۔ بھاری بیڑی۔ برآورد وقت :۔ خنکی۔ سردی۔ ٹھنڈ۔ حوت :۔ مچھلی۔ بارھویں آسمانی برج کا نام۔ عین راس۔ فی الحال :۔ اسی وقت۔ فوراً

سید شرف الدین رضا سبزداری عریضی کے سیدوں میں سے تھا جو خاندانی پاکیزگی کے لئے مانے ہوئے تھے۔ شاعری میں بلند مذاق رکھتا تھا۔ اور اس کے آباؤ اجداد سربداران سبزدار کے زمانہ حکومت میں وزیر رہے تھے اور مرزا شاہرخ کے زمانے میں سبزدار کے لوگوں کی سرداری اور سبزداری اس کے سپرد تھی اور چند آدمیوں نے اس کے خلاف خواجہ امیر خوانی جو میرزا شاہ رخ کا چالیس سال سے وزیر مختار آرہا تھا سے شکائت کی یا چغلی کھائی۔ خواجہ نے ایک آدمی بھیجا۔ تاکہ سید شرف الدین کو اس کے پاؤں میں بھاری بیڑیاں ڈال کر سبزدار سے ہرات لاتے۔ اور کسی نے اس کی پرواہ نہ کی اور کافی مدت تک وہ بھاری بیڑیاں اس کے پاؤں میں پڑی ہی رہیں۔ اس وقت ہرات میں ایک بوڑھا رہتا تھا جس کی عمر ستر سال تھی جس کی طبیعت نہایت سرد اور ٹھنڈی تھی اور اس کو میر ویس صدر کہہ کر پکارتے تھے اور اس کی عادت یہ تھی۔ کہ ابھی سورج برج حوت میں ہی ہو۔ تاکہ وہ سفید نمدہ کی لوروزی ٹوپی سر پر پہن لیتا۔ اور اس عمر میں اس سرد طبیعت کے ساتھ جو وہ رکھتا تھا۔ وہ لوروزی ٹوپی نہائت ہی سردہ کھاتی دیتی تھی۔ اور اس کی وہ لوروزی ٹوپی سردی اور خنکی کے باعث ہرات میں مشہور تھی۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ایک دن خواجہ امیر احمد نے حکم فرمایا کہ سید شرف الدین کو بھاری بیڑیوں کے ساتھ سبزوار لائیں۔ اتفاق سے اس مجلس میں میر ویس صدر نوروزی ٹوپی سر پر رکھے حاضر تھا۔ خواجہ نے سیّد کی طرف منہ پھیر کر کہا۔ میں نے سُنا ہے کہ تو شعر خوب لکھتا ہے۔ اور بے ساختہ کہنے میں کافی مہارت ہے۔ میر ویس اور اِس کی ٹوپی کے بارہ میں کچھ بغیر سوچے لکھو۔ سیّد نے اسی وقت یہ رباعی کہی۔ رباعی:-

۱۔ اے جمشید کا سا مرتبہ رکھنے والے اور کیوان کی سی عزت رکھنے والے آصف! ماہ کامل بھی ہلال کی طرح تیرا حلقہ بگوش (غلام ہے)

۲۔ ہرات کے شہر میں میری بیڑی اور (میر ویس صدر) کی نوروزی ٹوپی بہت سرد ہو گئی۔

خواجہ کو وُہ رُباعی بہت اچھی لگی۔ اور اس کے حکم سے اس کے پاؤں سے بھاری بیڑیاں اتار دی گئیں اور اس کو خاص پوشاک اور بہت سا انعام دیا گیا۔ اور فرمان جاری کر کے اسے پوری عزّت و آبرو کے ساتھ سبزوار میں واپس بھیجا گیا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۰۵ (جم:- مخفف ہے جمشید کا۔ مراد جمشید بادشاہ۔ کیوان:- زحل۔ ایک اونچے سیارہ کا نام ہے۔ بدر:- چودھویں کا چاند۔ ماہ کامل۔ مُبادی حال۔ ابتدائے زندگی۔ حلقہ در گوش:- کان میں بالی۔ مراد غلام۔ امضا کردن:- جاری کرنا۔ خلعت:- لباس فاخرہ پوشاک۔ لایح:- روشن۔ چمکنے والا۔ ظاہر۔ عامل۔ حاکم۔ گورنر۔

## فصل ہفتم:- شاعروں کا ایک دوسرے سے فی البدیہہ اشعار کہنے کے متعلق۔

فردوسی طوسی اپنے زمانے کا لاثانی شاعر تھا اور شاہنامہ اُس کی قابلیت اور کمال کا صاف اور روشن ثبوت ہے اُس کا نام حسن بن شرف شاہ ہے اور وُہ طوس کے ایک زمیندار کا فرزند تھا اور ابتدائے زندگی میں وُہ کھیتی باڑی کے کام میں مشغول ہوا۔ اور کہتے ہیں کہ طوس کے گورنر عمید نے ایک نہایت خوبصورت چار باغ (شاہی پارک) بنوایا تھا اور اس کا نام فردوس رکھا تھا۔ اور اُس کا باپ اسحٰق بن شرف شاہ اُس باغ کی دیکھ بھال یا انتظام کے لئے مقرر ہوا تھا۔ اِس لئے اُس نے تعلق اور مناسبت کی بنا پر فردوسی اپنا تخلص اختیار کیا۔ طوس کے حاکم نے اُس پر ظلم کیا۔ وُہ انصاف چاہنے کے لئے غزنی چلا گیا۔ وہاں عنصری کی بدولت سلطان محمود غازی کے دربار میں پہنچا اور اپنی نظم پیش کی اور بادشاہ نے اُس پر کرم کیا اور وُہ (فردوسی)

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

شاہنامہ کی تنظیم میں مصروف ہوگیا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۰۶: ۔غریب: مسافر۔ اجنبی۔ پردیسی ۔ مشارکت: شرکت ہیں۔ مل کر باہم ۔ طلعت: چہرہ ۔ گیو: ۔ ایرانی پہلوان کا نام ہے ۔ مژگان: پلکان ۔ جوشن: ۔ زرہ بکتر ۔ سنان: ۔ برچھی ۔ پشن: ۔ ایک مقام کا نام ہے ۔ جہاں طوس بن نوذر اور پیران ویسہ میں ایک بھاری جنگ ہوئی ۔

پہلے دن جب وہ غزنی پہنچا۔ بادشاہ کی درگاہ میں سیر کر رہا تھا اور کوئی ذریعہ یا وسیلہ ڈھونڈ رہا تھا جس سے کہ اپنے آپ کو بادشاہ کے حضور میں پہنچاتے۔ اچانک اس نے ایک مجمع دیکھا۔ اور کسی سے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں جو یہاں جمع ہوتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ سلطان کے دربار کے شاعر ہیں اور یہ شخص عنصری ملک الشعرا ہے۔ جو اپنے دو شاگردوں فرخی اور عسجدی کے ساتھ بیٹھا ہے۔ اور یہ دونوں عالم اور شاعری میں کمال قدرت رکھتے ہیں۔ وہ آگے بڑھا اور سلام کیا۔ عنصری نے پوچھا۔ کہ کون ہو جو ایک مسافر یا اجنبی سے دکھائی دیتے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ میں ایک شاعر ہوں۔ اور طوس کے علاقے سے آیا ہوں۔ اس نے جواب دیا آؤ۔ بیٹھو۔ تاکہ ہم مل کر بے ساختہ شعر کہیں اور طبع آزمائی کریں۔ فردوسی آگے بڑھا اور عسجدی کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ عنصری نے کہا۔ ہم چار شاعر ہیں۔ ایک رباعی باہم مل کر کہیں۔ یعنی ہم میں سے ہر ایک ایک مصرعہ کہے۔ پس عنصری نے شروع کیا۔ پہلا مصرعہ اس طرح کہا۔

۱۔ اے دوست تیرے چہرے کی طرح تو چاند بھی روشن نہیں ہوتا۔

دوسرا مصرعہ فرخی نے کہا ع

۲۔ تیرے قد کی طرح تو سرو بھی چمن میں نہیں اگتا۔

تیسرا مصرعہ عسجدی نے کہا۔ ع

۳۔ تیری پلکیں تو زرہ بکتر میں سے بھی گذر جاتی ہیں۔

چوتھا مصرعہ فردوسی نے کہا ع

۴۔ جس طرح گیو پہلوان کا نیزہ پشن کی جنگ میں۔

جب عنصری نے یہ مصرع فردوسی سے سنا۔ تو تعجب بھری نگاہوں سے دوستوں کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد فردوسی سے کہا۔ اس مصرع سے یوں دکھائی دیتا ہے کہ تجھے ایرانی بادشاہوں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کی تاریخ کے متعلق کافی واقفیت ہے۔ اس بے ساختہ مصرعہ کو اُس نے بادشاہ کے گوش گذار کیا۔ اور فردوسی کو اس کے دربار میں لے گیا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۰۷۔ برسبیلِ تعجب: تعجب کے طور پر۔ سمع: کان۔ گوش۔ آوازہ: شہرت۔ مشہوری۔ از گردِ راہ: سیدھا سفر سے۔ بغیر راستہ کی گرد جھاڑے۔ بغیر توقف کے۔ حوزہ: دائرہ۔ احاطہ۔ درس: تعلیم۔ سبق۔ خروسِ کسری: صبح کا مرغ۔ دخل کردن: نقطہ چینی کرنا۔ رائے دینا۔ زانو: گھٹنہ۔ وقوف: واقفیت۔ عقل۔ شیشۂ گردندہ: گھومنے والا شیشہ۔ مراد آسمان۔

جب بادشاہ کو اس کی خوبیوں اور کمال کا علم ہو گیا۔ اور شاعری میں اس کے زورِ طبع سے آگاہی ہو گئی۔ تو اس کو شاہنامہ کے نظم کرنے کا حکم دیا۔ اور اس نے اُس نظم میں شاعری کی داد دی تھی۔ (یعنی کمال کر کے دکھایا)

شمس الدین طاہی مرحوم بڑا عالم۔ فاضل اور خُوش طبع شخص ہوا ہے۔ جب اس نے صدر الشریعت کے علم و فضل اور شاعری اور زورِ طبع کی شہرت سنی تو خراسان سے اس کی صحبت سے مستفیض ہونے کی غرض سے بخارا گیا۔ اور سیدھا مدرسہ میں آیا۔ سلام کیا اور اس کے دائرہ تعلیم میں بیٹھ گیا جس وقت کہ وہ اپنے شاگردوں کو ایک قصیدہ سنا رہا تھا۔ جسے اس نے رات ہی مکمل کیا تھا۔ اور اس کے شاگردوں میں سے ہر ایک اپنی زورِ طبع کے زور کے مطابق نقطہ چینی اور رائے زنی کر رہا تھا۔ اور اس قصیدہ میں سے تین شعر یہ ہیں۔

۱۔ (اے محبوب) اُٹھ! صبح ہو گئی ہے۔ شراب موجود ہے۔ میں اور تُو دونو حاضر ہیں اور صبح کے مرغ (مُرغا) کی آواز ہر طرف سے بلند ہو رہی ہے۔

۲۔ اُٹھ! کیونکہ (شراب کا) پیالہ بھی ایک، پاؤں پر کھڑا ہے۔ بیٹھ! کیونکہ صراحی بھی دو زانو (گھٹنوں کے بل) بیٹھی ہے۔

۳۔ مینائی رنگ کی بوتل سے سُرخ شراب پی اور اس آسمان کے گھومنے والے شیشہ پر پتھر مار۔

اس اثنا میں صدر الشریعتہ نے اس کی طرف دیکھا۔ اور اسے خوب متوجہ پایا۔ کہا۔ اے اجنبی آدمی۔ کیا تجھے کچھ شاعری سے بھی واقفیت ہے؟ اس نے جواب دیا۔ موزون اشعار کی غیر موزون ... [illegible] ... جواب دیا۔ موزون

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

کلام ہے۔ مکتب کے لڑکے اُس سے جھگڑنے لگے۔ کہ تُو نے اُس سے زیادہ تعریف کیوں نہیں کی۔ اُس نے کہا۔ کہ اگر میں بغیر سوچے اس سے بہتر شعر کہوں۔ تو پھر تم کیا کہو گے۔ انھوں نے جواب دیا۔ کہ ہم تمہیں شاعری میں اُستاد تسلیم کریں گے۔ ورنہ تمہیں دُکھ دیں گے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۰۸۔ بر کسے درافتادن:۔ کسی پر ٹوٹ پڑنا۔ جھگڑنا۔ بے تامّل:۔ بغیر سوچے صبا:۔ موسم بہار کی ہوا۔ طرّہ:۔ گیسو۔ زلف۔ کما ینبغی:۔ جیسا کہ چاہیئے۔ یا مناسب ہے۔ اقران:۔ جمع قرین۔ ہم عصر۔ ہم پلّہ۔ برابر کے۔ ہم زمانہ۔ نطق:۔ کلام۔ شاعری۔ سُخن۔ گفتہ ہا:۔ کلام۔ شیوہ:۔ طریقہ۔ طرز۔ اُمم:۔ جمع اُمّت۔ لوگ۔ غالیہ:۔ ایک بڑی تیز خوشبودار چیز کا نام ہے۔ آہو:۔ ہرن۔ شب آسا:۔ مثل شب۔ رات کی طرح۔ عنبر:۔ سیاہ رنگ کی خوشبو۔ کافور:۔ سفید رنگ کی خوشبو۔ بہم ساختن:۔ ملا دینا۔ طاق:۔ محراب۔ استفادہ:۔ فائدہ اُٹھانا۔ علم معقول:۔ وہ علم جس کی بنیاد عقل پر ہے۔ جس کو عقل مانے۔ ریاضی وغیرہ۔ علم منقول:۔ وہ علم جو نقل سے قبول کر لیا جائے۔ جس میں عقل کو دلیل دینے کی ضرورت نہ ہو۔ مثلاً حدیث روات الکتبہ مقدس وغیرہ۔ اجماع:۔ جمع ہونا۔ اتفاق۔ استفتا:۔ فتویٰ دینا۔

اُس نے کاغذ، قلم اور دوات طلب کی۔ اور بغیر سوچے اس قصیدہ کے جواب میں ایک دو گھڑی میں پچاس شعر لکھ ڈالے اور اس قصیدے کے چار بیت یہ ہیں۔ ؎

۱۔ جب بادِ صبا نے تیرے چہرے سے زلفوں کو ایک طرف ہٹا دیا۔ تو غالیہ کی خوشبو رکھنے والی گیسو والی رات سے چیخ اُٹھی (یعنی تیرے چہرے کے نُور کی وجہ سے اُس کی زندگی معرضِ خطر میں آ گئی ہے)

۲۔ تیرے غالیہ جیسے خوشبودار خط (سبزہ) کی شرم سے ہرن اپنے جلے ہوئے جگر کے ساتھ غم کی وادی میں گر پڑا ہے (یعنی تیرے خط کی خوشبو سے مُشک پیدا کرنے والا ہرن بھی جل بھن گیا

۳۔ تیری رات کی طرح سیاہ زلفیں اور دن جیسا روشن چہرہ یوں معلوم ہوتے ہیں۔ گویا عنبر اور کافور آپس میں ملے ہوتے ہیں (زلف = عنبر۔ کافور:۔ دن)

۴۔ اے محبوب! میرے دیوانے دل کو کب تک زنجیروں (زلفوں) سے کھینچے ہوئے اپنی دو بھوؤں کی محراب تک لاتا رہے گا۔

جب صدر الشریعت نے اُس کی طبیعت کے زور کو دیکھا۔ تو اُس کو اپنے تمام

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

شاگردوں سے آگے بٹھا دیا۔ اس کے بعد اس کو پہچان لیا اور اپنے گھر لے گیا۔ اور جیسا کہ چاہئے۔ اس کی طرف متوجہ ہؤا۔ اور وہ کچھ مدت استاد کے دائرہ تعلیم میں رہا اور علم سے فائدہ اٹھاتا رہا۔

امامی، ہروی، ہرات کا رہنے والا علوم نقلی و عقلی کا عالم تھا۔ اور مصلح الدین سعدی کا ہمعصر تھا۔ اور مجد ہمگر نے اس کی شاعری کو شیخ سعدی کی شاعری کے مقابلہ میں بہتر مانا ہے۔ چنانچہ اس نے اس رباعی میں کہا ہے :۔

۱۔ اگرچہ شاعری میں ہم خوش آواز طوطے ہیں اور سعدی کے کلام کی مٹھاس پر مکھیوں کی مانند ہیں۔

۲۔ تمام قوموں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فن شاعری میں مَیں اور سعدی ہرگز امامی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے۔

ایک دن فخر الملک جو کہ اپنے زمانے کے بڑے فاضلوں میں سے تھا۔ ایک قطعہ لکھ کر ایک قاصد کے ہاتھ میں دے دیا اور فتویٰ لینے کے لئے امامی کے پاس بھیج دیا۔ قاصد کو وصیت کی کہ جب تک جواب نہ لے آرام سے نہ بیٹھو۔ قطعہ یہ ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۰۹۔ ملّت :۔ قوم۔ تعدّی :۔ ظلم و ستم۔ جور۔ قصاص :۔ خون کا بدلہ۔ انتقام قتل۔ ظہر :۔ پُشت۔ مشام خرد :۔ عقل کا دماغ۔ صاحب ملّت :۔ مراد حضرت محمدؐ۔ متین :۔ مضبوط۔ استوار۔ محکم۔ پائدار۔ صیّاد :۔ شکاری۔ ساعد :۔ کلائی۔ بہر چیزے سر داشتن :۔ کسی چیز کا خیال رکھنا۔ کسی چیز کی پرواہ کرنا۔ میر مجلس :۔ مجلس کا سردار۔ صدر۔ پریذیڈنٹ۔ سراپردہ :۔ خیمہ۔ عروس :۔ دلہن۔ سرخوش و مخمور :۔ مست و مسرور۔ قرارگاہ :۔ ٹھہرنے کا مقام۔ قفس :۔ پنجرہ۔ اکابر :۔ جمع از اکبر۔ بڑے آدمی۔ مناظرہ :۔ بحث۔ چماں :۔ از چمیدن مصدر۔ ٹہلتا ہؤا۔ درون غنچہ :۔ غنچہ کا دل۔ امام :۔ رہنما۔

۱۔ زمانہ کے فاضلوں کا سردار اور قوم اور دین کا امام۔ اہل شریعت کی پناہ اس معاملہ میں کیا فرماتا ہے۔

۲۔ کہ ایک بلّی رات کو دس قمریوں اور کبوتروں کا سر ظلم و ستم کے ساتھ تن سے جدا کرتی ہے۔

۳۔ اگر کبوتروں کا مالک شرع اور خون کا بدلہ لینے کی غرض سے بلّی کا خون بہانے کے لئے تلوار کھینچے۔ تو کیا جائز ہے؟

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

فخرالملک کے قاصد نے جب یہ قطعہ پیش کیا اور فوراً جواب مانگا۔ آمامی نے قلم اُٹھایا۔ اور فی البدیہہ اس کا جواب رُقعہ کی پُشت پر قطعہ کی صُورت میں لکھ کر اُسے اُسی وقت واپس بھیج دیا۔ ؎

۱۔ اے لطیف سوال کرنے والے! تیرے عُمدہ اخلاق کی خوشبو سے عقل کے دماغ میں رُوح پرور نسیم آتی ہے۔

۲۔ بلّی کے لئے کوئی انتقام جائز نہیں کیونکہ صاحب ملّت (حضرت محمدؐ) نے ایسے بدلے کا حکم شرعاً مضبوط یا جائز نہیں فرمایا۔

۳۔ یہ کہ درخت کی بلّی سے شکاری بلّی کسی حالت میں کم نہیں کہ شاخ پر ایک پرندہ دیکھے۔ اور پنجہ نہ کھوے۔

۴۔ اگر (مالک کبوتراں) اپنی کلائی اور بازو کا خیال رکھتا ہے تو یہی بہتر ہے کہ بلّی کا خون بہانے سے اپنے ہاتھوں کو خون آلودہ نہ کرے

۵۔ اور اگر قمری اور کبوتر کی زندگی چاہتا ہے تو پنجرہ لٹکانے کی جگہ کو اُونچا کرے

سلمان ساوجی اور سراج قمری قزوینی نے چند حاکموں کی مجلس میں کہ جہاں بڑی بڑی ہستیاں اور عالم و فاضل لوگ جمع تھے، ایک دوسرے کے ساتھ مباحثہ اور مشاعرہ کیا صدرِ مجلس نے حکم دیا کہ دونوں ذیل کے مشہور مصرعہ پر طبع آزمائی کریں اور دو رباعیاں کہیں ؏ اے بادِ صبا یہ سب کچھ تیرا پیدا کیا ہوا ہے۔

پہلے سلمان نے بغیر سوچے یہ رباعی کہی ؎

۱۔ اے چلتا ہوا پانی! سرو تیرا پیدا کیا ہوا ہے۔ اے جھومتے ہوئے سرو چمن تیرا خیمہ ہے

۲۔ اے غنچہ! باغ کی دلہن تیری ہی پالی ہوئی ہے۔ اے بادِ صبا یہ سب کچھ تیرا پیدا کیا ہوا ہے

اس کے بعد سراج قمری نے بلا تامل کہا۔ رباعی۔

۱۔ اے بہار کے بادل! کانٹا تیرا ہی پالا پوسا ہوا ہے۔ اے کانٹا! غنچہ کا دل تیری ہی وجہ سے زخمی ہے۔ ۲۔ اے بادِ صبا! گلاب کا سرمست پھول مستِ گُل لالہ اور سرشار نرگس یہ تمام تیرے ہی پیدا کئے ہوئے ہیں۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۱۰۔ درویش مشرب: فقیرانہ طریقہ سے زندگی بسر کرنے والا۔ سیاحت:

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سفر۔ سیر و گردشِ مُلک۔ کُنج :۔ کونہ۔ گوشہ۔ مسلّم :۔ مانی ہوئی تسلیم شدہ۔ ابیات :۔ جمع از بیت شعر۔ طُغیان :۔ طغیانی۔ سیلاب۔ کف :۔ جھاگ۔ تھوک۔ حضّار :۔ جمع حاضر۔ حاضرین۔ ساتھیا۔ تمام۔ در بر گرفتن :۔ گلے لگانا۔ چھاتی سے لگانا

ناصر بخاری ایک فاضل شاعر اور فقیرانہ زندگی بسر کرنے والا شخص تھا۔ اس نے کافی عمر سیر و سفر میں گذاری تھی۔ اور یہ مشہور بیت اسی کا کہا ہوا ہے ۵

فقیر جس کے لئے صبر کا گوشہ تسلیم کیا گیا ہے۔ نام کا تو فقیر ہے۔ مگر در حقیقت دنیا کا بادشاہ ہے اور یہ اُس قصیدہ کا پہلا شعر ہے۔ جس میں اُس نے اچھے اچھے شعر درج کئے ہیں۔ کہتے ہیں ایک دفعہ حج کے سفر پر جا رہا تھا۔ بغداد پہنچا اور دریائے دجلہ کے کنارہ پر سلمان کو فاضلوں اور شاعروں کی جماعت کے ساتھ بیٹھے دیکھا۔ اُن کے پاس آگیا۔ اور سلام کیا۔ اتفاق سے موسم بہار تھا اور دریائے دجلہ میں بڑی سخت طغیانی آئی ہوئی تھی۔ سلمان نے کہا۔ کون ہوتے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ میں ایک شاعر ہوں۔ اس نے کہا۔ کیا بے ساختہ شعر کہہ سکتے ہو؟ ناصر نے جواب دیا۔ ہاں کہہ سکتا ہوں۔ سلمان نے بے تامل یہ مصرع کہا ع

"اس سال دجلہ کی رفتار عجب مستانہ ہے"۔ ناصر نے فوراً جواب دیا

اس کے پاؤں میں زنجیر دبیڑیاں تھیں اور لب پر جھاگ۔ شاید دلوانہ معلوم ہوتا ہے۔ سلمان اور تمام حاضرین کو حیران کر دیا۔ سلمان نے کہا۔ کہاں کے رہنے والے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ بخارا کے رہنے والا۔ اُس نے پھر پوچھا۔ کیا تو ناصر بخاری تو نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ہاں ناصر ہوں۔ سلمان اُٹھا۔ اس کو چھاتی سے لگایا۔ اور اپنے پہلو میں جگہ دی۔ پھر اُس کو اپنے گھر لے گیا۔ جب تک ناصر وہاں ٹھہرا رہا سلمان اس کی خدمت و خاطر کرتا رہا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۱۱۔ فضلا :۔ جمع از فاضل۔ ازلی :۔ ابتدائی۔ شروع دُنیا سے۔ تقدیری۔ بے توقف :۔ بغیر کسی دیر کے۔ بلا تامل۔ شرف :۔ عزت۔ چشم داشتن :۔ امید یا توقع رکھنا۔ لالا :۔ غلام۔ پوشیدنی :۔ پائے قابلیت۔ پہننے کے قابل پوشاک۔ خلعت۔

خواجہ علی بن شہاب ترشیزی ایک بڑا عالم شاعر تھا۔ اس کے اور شیخ آذری جس کا نام حمزہ تھا، کے درمیان مباحثات و مشاعرہ واقع ہوتا۔ ایک دن جبکہ مجلس میں بہت سے عالم

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

فاضل اور شاعر تھے۔ شیخ آذری نے اُس کو مخاطب کر کے یہ رُباعی بے ساختہ کہی۔ رباعی:-

۱۔ خواجہ علی ہنرمند لوگوں کی مجلس کا صدر رہے اور تو وہ شخص ہے کہ جس کی طبیعت کا لطف قدرتی ہے۔

۲۔ خواہ تو مجھے پسند کر یا نہ کر۔ لیکن سب لوگ جانتے ہیں کہ حمزہ علی کا استاد ہے۔

خواجہ علی بن شہاب نے بغیر سوچے فوراً جواب دیا۔ رباعی:-

۱۔ اے حمزہ تجھے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خدا کا عرش علی کی جگہ ہے اور عزت کی وجہ سے علی کے پاؤں ...... کے کندھوں پر ہیں۔

۲۔ جنگ میں ضرور حمزہ علی کا استاد ہے۔ مگر علم و فضل میں حمزہ جیسے سینکڑوں علی کے غلام ہیں۔

مولانا حسن شاہ فی البدیہہ (بے تامل شعر کہنے والا) کہنے والا اس فن میں اپنے زمانے کی بے نظیر ہستی تھی۔ ایک دن ہرات کے چمن سے شہر کی طرف کو آرہا تھا۔ میرزا منوچہر (نہائت خوبصورت جوان اور خوش مزاج شخص) جو کہ امیر تیمور کی اولاد میں سے تھا۔ شہر سے چمن کی طرف کو جا رہا تھا شاہی دروازہ پر پل رواں پر دونو کی ملاقات ہو گئی۔ میرزا نے جونہی مولانا حسن شاہ کو دیکھا۔ اُسی وقت اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اور کہا۔ میں اپنی آنکھیں نہیں کھولوں گا۔ جب تک تو بلا تامل ایک شعر نہ کہے گا۔ مولانا حسن شاہ نے فوراً کہا:-

"بادشاہ نے فقیر سے شاید اس لئے آنکھیں بند کر لیں ہیں کہ ہم اس سے ایک خلعت کی اُمید رکھتے ہیں"۔ میرزا ہنس پڑا۔ اپنی آنکھیں کھول دیں اور اسے ایک قیمتی پوشاک عطا فرمائی۔

## فصل ہشتم:- بلا تامل کہے ہوئے اشعار کے متعلق جو عارفوں اور شاعروں نے اپنی موت پر کہے ہیں۔

جب اوکتائی خاں نے اصفہان کے شہر میں قتل عام کیا۔ تو خواجہ کمال الدین اسماعیل وہاں شہادت کے درجہ کو پہنچا۔ وہ بڑا عالم۔ فاضل اور شعر و شاعری میں ماہر اور طاق تھا۔ چنانچہ بزرگوں نے اسے خلاق المعانی" (مضامین کا پیدا کرنے والا) کا لقب دے رکھا تھا اور کہتے ہیں کہ جس وقت سپاہیوں میں سے کسی ایک نے اسے مہلک زخم لگایا تھا۔ تو اس نے بغیر سوچے ایک رُباعی کہی اور اپنے خون کے ساتھ اپنے گھر کی دیوار پر لکھ دی تھی۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

رباعی ۵ ۱۔ میرا دل خون ہو گیا ہے اور جان پر کھیل جانے کی شرط بھی یہی ہے۔ اور اُس کی درگاہ میں یہ ادنےٰ سے ادنےٰ قربانی ہے۔

۲۔ باوجود اس کے کہ مجھے کچھ کہنے کی ہمت تاب نہیں۔ شاید کہ تیری بندہ پروری اسی کا نام ہے

مشکل الفاظ صفحہ ۱۱۲۔ خلّاق: خلق کرنے والا۔ پیدا کرنے والا۔ زخم کاری: مہلک چوٹ ہلاک کر دینے والا زخم۔ راقم: لکھنے والا۔ قدس سرہٗ: خدا اُس کے راز دل کو پاک کرے۔ لطف مہربانی۔ عنائت۔ لشکری۔ سپاہی۔ جانگدازی۔ جان نثاری۔ جان قربان کرنا۔ بازی: قربانی قائل: قبول کرنے والا۔ بیان کرنے والا۔ سرافرازی: عزت۔ سربلندی۔ سر اونچا کرنا۔

اس رسالہ کے لکھنے والے اور اس مضمون کے بیان کرنے والے نے اپنے باپ سے (خدا کی اُس پر رحمت ہو) اس طرح سُنا ہے۔ کہ یہ رُباعی فریدالدین عطار کی ہے۔ (خدا اُس کے راز کو پاک کرے) جبکہ نیشاپور میں قتل عام کے وقت ہلاکو خان کے ایک سپاہی کے ہاتھوں شہید ہوا۔ اور اس وقت شیخ نے اس طرح پڑھی۔ رباعی:۔

۱۔ تیری راہ میں عزت و سربلندی کی یہی رسم ہے۔ اور تیرے عاشقوں کے لئے یہ معمولی سے معمولی قُربانی ہے۔

۲۔ باوجود اس کے تیری عنائت و کرم سے نا امید نہیں ہوں۔ شاید یہ تیری بندہ پروری اسی کا نام ہے

مشکل الفاظ صفحہ ۱۱۳۔ مقتل: جائے قتل۔ قتل گاہ۔ کُندہ: ایک موٹا کپڑا ہے۔ مکر: حیلہ چالاکی۔ دھوکا۔ دستاں: مکاری۔ دھوکا۔ چالاکی۔ مختصر شدہ بود: قریب المرگ تھا۔ بوالفضول بیہودہ بکنے والا۔ جان فشاندن: جان قربان کرنا۔ نیام: میان۔ میان بستن: کمر باندھنا باز پسیں: آخری وقت۔ مجرد: بے نظیر۔ لاثانی۔ یگانا۔ مفرد: عدیم المثال۔ غلطیدن: لڑھکنا۔ مخدوم: خدمت کیا گیا۔ مراد آقا۔ شاید: مناسب۔ جائز۔

جب ہلاکو خان نے نیشاپور میں قتل عام کیا۔ تو تاتاری منگولوں میں سے کسی ایک نے شیخ عطار کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ اور اسے قتل گاہِ عام میں لے جا رہا تھا۔ تاکہ اس کا سر تن سے جدا کرے۔ شیخ پر اُس وقت وجد یا سرشاری کی حالت طاری تھی۔ اور وحدت کا خیال غالب تھا۔ قاتل کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ اس وجہ سے کہ تو نے کندے کا تاج سر پر پہن رکھا ہے اور ہندی

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

تلوار کمر پر باندھ رکھی ہے اور دستان سے مکر و فریب دینے کے لئے آیا ہے۔ تو سمجھتا ہے۔ کہ

میں تجھے نہیں پہچانتا۔ پس اس وقت جب اِس فوجی نے میان سے تلوار نکالی اور شیخ کو پاؤں کے بل بٹھایا۔ شیخ نے (خدا اس کے راز کو پاک کرے) بلا تامّل یہ رباعی کہی۔ رباعی:۔

۱۔ اے دل! دیکھ کہ محبوب نے تلوار کی طرف ہاتھ بڑھا دیا ہے۔ اس لئے کمر باندھ لے اور پاؤں کے بل بیٹھ جا۔

۲۔ اور پھر اس وقت زبانِ حال سے کہہ کہ دوست کے ہاتھ سے شراب کا پیالہ اور آخری بار کے وقت کا شربت پی لے۔

پہلوان محمود پوریا اپنے زمانے کا بے نظیر اور بے مثال انسان تھا۔ جب موت کے دروازے پر پہنچا۔ اور بسترِ مرگ پر لوٹنے لگا۔ تو اس کے دوست اِس کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اُس وقت جبکہ وُہ مرنے کے قریب تھا۔ ایک بیہودہ بکنے والے نے کہا۔ اے آقا! تیری موت کا وقت ہے۔ تیرا دِل کیا چاہتا ہے اور تیرا دِل کس چیز سے خوش ہو سکتا ہے۔ تاکہ تیری خاطر جان نثاری کریں۔ اور تیری ضرورت پوری کریں۔ پہلوان نے اس وجد کی حالت میں ذیل کا قطعہ بلا تامّل کہا۔ قطعہ:۔

۱۔ کیا پوچھتے ہو۔ مجھے موت کے وقت کیا چاہئے۔ مجھے سوائے محبوب کے اور کیا چاہیئے۔
۲۔ مجھے خدا سے جدائی نہ ہو۔ اور اس کے سوا جو کچھ بھی مجھے پیش آئے۔ وہ میرے لئے مناسب اور درست ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۴۱** - خوش گو۔ اچھا کہنے والا۔ ضعف:۔ کمزوری۔ طالع: قسمت۔ ستارہ۔ بر آفتاب تنگ ساختن:۔ دھوپ میں چھپانا۔ پھیلانا۔ فلکِ دوّار:۔ گھومنے والا آسمان۔ بدن:۔ جسم۔ قریہ:۔ گاؤں۔ منزوی شدن:۔ گوشہ نشین ہونا۔ گرد باد:۔ بگولہ۔ تعرض کردن:۔ دخل دینا۔ چھیڑنا۔ درہم پیچیدن:۔ لپیٹ لینا۔ حوالی:۔ گرد و نواح۔ بے سروبُن: جس کا نہ سر ہو نہ پاؤں۔ بے آغاز و بے انجام۔ لامحدود۔ بتر:۔ بدتر۔ زیادہ۔ اعمال:۔ ضلع۔ علاقہ۔ عزیمت:۔ ارادہ۔

مولانا لطف اللہ نیشاپوری۔ اچھا کہنے والے شاعروں میں سے ہیں۔ اور اُس کے قصیدے مشہور ہیں۔ کہتے ہیں کہ وُہ بد قسمت تھا۔ اور اس بارے میں اس کے متعلق عجیب کہانیاں بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن وہ اپنے دوستوں اور شاگردوں کی جماعت کے ساتھ کپڑے دھونے کے لئے کسی دریا کے کنارے گیا۔ بعد اُس کے کہ اُس کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دوست کپڑے دھونے سے فارغ ہو گئے۔ تو انہوں نے اپنے کپڑے میدان میں دھوپ میں ڈال دیئے۔ اور مولانا کے پاس ایک عمدہ پگڑی تھی جو اُس نے پہلی ہی مرتبہ دھوئی تھی۔ اور میدان میں سوکھنے کے لئے پھیلا رکھی تھی۔ اچانک ایک بگولہ نمودار ہوا۔ اور کسی کپڑے کو نہ چھیڑا۔ مگر مولانا کی پگڑی کو لپیٹ لیا۔ اور ہوا میں اتنا اونچا اڑا کر لے گیا کہ دوستوں کی نظر سے غائب ہو گئی۔ گرد و نواح میں بہت کچھ تلاش کی۔ مگر کوئی نشان نہ پایا۔ اس موقع پر مولانا نے ذیل کی رباعی بے تامل کہی۔ جو زمانے کی شکائت اور گھومنے والے آسمان کی گردش کے متعلق ہے۔ رباعی :۔

۱۔ اس لامحدود آسمان کے ہاتھوں فریاد کرتا ہوں۔ کہ یہ میرے جسم پر نہ نیا کپڑا چھوڑتا ہے اور نہ پرانا۔

۲۔ باوجود اس کے مجھ میں کچھ کہنے کی ہمت تک نہیں اور اگر وہ اس سے بدتر کر دے تو اُسے کون کہے گا کہ نہ کر۔

مولانا نے اپنی آخری عمر میں ضلع نیشاپور کے ایک گاؤں اسفریس میں گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اور لوگوں سے ملنے جلنے سے کنارہ کشی کر لی۔ کچھ عرصے کے بعد اس کے دوستوں کی ایک جماعت نے اس کی ملاقات کا ارادہ کیا۔ اور شہر سے گاؤں کا رخ کیا اور اس کے باغ کے دروازے پر آئے۔ دروازہ بند تھا۔ ہر چند دروازہ کھٹکھٹایا اور چیخے چلائے۔ کسی نے جواب نہ دیا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۱۵۔ فروبستن :۔ بند کر دینا۔ زینہ :۔ سیڑھی۔ سجادہ :۔ نماز پڑھنے کی چٹائی۔ مُصلّےٰ۔ پارہ :۔ ٹکڑا۔ تکفین :۔ مردہ کو کفن پہنانا۔ تجہیز :۔ جنازہ کا سامان کرنا۔ مردہ کا اسباب تیار کرنا۔

اُن میں سے ایک دیوار پر چڑھ گیا۔ اور باغ کے اندر سے دروازہ کھول دیا۔ دوست باغ کے اندر داخل ہو گئے۔ اور اس کے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ اور دیکھا کہ وہ بھی بند تھا۔ دروازہ بہت کھٹکھٹایا اور چیخے چلائے۔ نہ کسی نے جواب دیا اور نہ دروازہ کھولا۔ اُن میں سے ایک آدمی بڑی مشکل کے ساتھ چھت پر چڑھا۔ اور چھت کی سیڑھی کے ذریعے اس کے گھر کے اندر داخل ہوا۔ اور دیکھا کہ مولانا اپنی نماز کی چٹائی پر سر بسجدہ ہے۔ تھوڑی دیر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ٹھہر رہا۔ مولانا نے سر نہ اٹھایا۔ دوڑا۔ اور دوستوں کے لئے دروازہ کھولا۔ اور تمام حال بیان کیا۔ دوست اِس کے پاس آئے اور اچھی طرح سے ملاحظہ کیا۔ اور دیکھا کہ مولانا نے سجدہ میں سر رکھا ہے اور جان خُدا کو دے دی ہے۔ بہت روئے۔ اور کسی شخص کو شہر کی طرف دَوڑا دیا تاکہ لوگوں کو اس مُعاملہ کے مُتعلق خبر دے۔ اور شہر کے تمام لوگ اس گاؤں میں جمع ہو گئے تاکہ اِس کی نماز جنازہ ادا کریں۔ جب دوستوں نے چاہا کہ اِس کو لِٹا دیں تو اُنہوں نے اِس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں ایک کاغذ کا ٹکڑا دیکھا جس میں مرتے وقت ذیل کی رُباعی لکھی تھی۔ رباعی:۔

۱۔ کل رات صدقِ دلی اور صفائیِ نیّت کے سبب شراب خانہ میں میری رُوح کو خوش کرنے والا محبُوب!

۲۔ میرے لئے ایک شراب کا پیالہ لایا۔ اور کہا کہ اِسے لے لو اور پی جاؤ۔ مَیں نے جواب دیا نہیں پیوں گا۔ اُس نے کہا۔ میرے لئے۔

لوگ اُس رُباعی کو پڑھ کر بہت روئے اور خُوب نالہ زاری کی۔ اور اِس کو نہلانے اور کفن پہنانے کے بعد اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ اور اِس کو اسی باغ میں ۹۱۱ھ کے مہینوں میں دفن کر دیا۔

# انتخاب از نگارستان

مشکل الفاظ صفحہ ۱۱۶۔ حِین:۔ وقت۔ زمانہ۔ تبجیل:۔ بزرگی کرنا۔ عزت کرنا۔ اصناف:۔ جمع از صنف۔ قسم۔ طرح طرح کی۔ رَأفت و مَکرمت:۔ مہربانی اور بخشش۔ نوازش۔ میان:۔ کمر۔ تقدیم رسانیدن:۔ پورا کرنا۔ قدم اٹھانا۔ کمر:۔ کمر بند۔ پیٹی۔ نقرہ:۔ چاندی۔ نُقتی:۔ لباس۔ پوشاک۔ جامہ۔ فرار نمودن:۔ بھاگ جانا۔ موزون:۔ خوبصورت استعلاج:۔ علاج پوچھنا۔ ماست:۔ دہی۔ زرنشان:۔ جس پر سونے کا کام کیا ہوا ہو۔ کارد چھرا۔ چاقو۔ خنجر۔ آدیزہ:۔ لٹکانے کی چیز۔ میخ۔ مُرصّع:۔ جڑا ہوا۔ برآشفتن:۔ غصے میں آنا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ناراض ہونا۔ آزارِ بلیغ:۔ سخت سزا۔ بہت تکلیف۔ حکمِ جزم:۔ پختہ حکم۔ اٹل حکم فیصلہ کن حکم خبر گردانیدن:۔ خبر دینا۔ اطلاع دینا۔ صوب:۔ طرف۔ جانب۔ تحصیل قوت:۔ خوراک حاصل کرنے کے لئے۔ مجتمع گشتن:۔ جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔ قارورہ:۔ مثانہ کی شکل کی شیشی جس میں طبیب بیمار کا پیشاب بھر کر دیکھتا ہے۔ پیشاب کی بوتل۔

جس وقت شیخ ابو علی سینا اصفہان میں تھا۔ علاؤ الدولہ ابو جعفر بن کاکویہ دیلمی وہاں کا حاکم اس کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور اس پر طرح طرح کی مہربانیاں اور نوازشات کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک دن اسے چاندی کی پیٹی جس پہ سونے کا کام کیا ہوا تھا۔ مع خنجر اور جڑاؤ آویزاں کے عنائت کی۔ چند دن کے بعد وہی پیٹی اپنے ایک خاص غلام کی کمر میں دیکھی۔ علاؤ الدولہ نے اس کی حقیقت پوچھی۔ اس نے کہا کہ حکیم (ابو علی) نے مجھے عنایت کی ہے۔ علاؤ الدولہ اس بات پہ سخت ناراض ہوا۔ اور غلام کو سخت سزا دی اور شیخ کے قتل کے لئے آخری حکم دے دیا۔ شیخ کے کسی دوست نے اس کو بھی اطلاع دے دی۔ وہ اسی گھڑی صوفیوں کا لباس پہن کر شہر رَے کی طرف بھاگ گیا۔ جب اس کے گرد و نواح میں پہنچا۔ تو خوراک حاصل کرنے کی غرض سے وہاں کے بازار میں داخل ہوا۔ اور ہر طرف بڑے غور سے دیکھتا تھا۔ اچانک اس کی نظر ایک خوبصورت جوان پر پڑی۔ غور سے دیکھا کہ کچھ لوگ اس کے نزدیک جمع ہیں اور بیماری کا علاج معالجہ پوچھنے میں مصروف ہیں یہاں تک کہ ایک عورت ہاتھ میں پیشاب کی بوتل لئے آگے بڑھی۔ جوان نے پوچھا کہ یہ قارورہ کسی یہودی کا ہے؟ عورت نے کہا۔ ہاں درست ہے۔ اس کے بعد اس نے پوچھا کہ کیا اس نے آج دہی کھایا ہے۔ عورت نے جواب دیا۔ ہاں ایسا ہی ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۱۷۔ لاجرم:۔ آخر کار۔ وصلہ:۔ زرد رنگ کے کپڑے کا نشان۔ جو یہودی اپنے کرتے یا قمیص پر لگاتے ہیں۔ یہ ان کا قومی نشان ہے۔

اس کے بعد اس نے پوچھا۔ کیا تمہارا گھر اس شہر کے کسی پست حصے میں واقع ہے؟ عورت نے جواب دیا۔ ہاں! شیخ کو اس بات پہ حیرانی ہوئی۔ اچانک جوان کی نظر اس پر پڑی۔ پس اس نے اس کی طرف منہ پھیر کے پوچھا۔ کیا تو ابو علی سینا نہیں، جو علاؤ الدولہ سے بھاگ کر آیا ہے؟ شیخ کی حیرانی اور بھی بڑھ گئی۔ جوان جب اپنے کاروبار سے فارغ ہو

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

گیا۔ شیخ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی طرف جلدی جلدی پڑ گیا۔ اور میزبانی کی شرطوں اور تکلفات برتنے کے بعد شیخ نے اُس سے پوچھا۔ کہ تجھے کس طرح معلوم ہو گیا کہ وہ ایک یہودی عورت ہے؟ جوان نے جواب دیا۔ اس عورت کے ہاتھ میں مَیں نے ایک کرتہ دیکھا اور اُس کرتہ پر یہودیوں کا نشان لگا ہوا تھا۔ ضروری طور پر میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ ممکن ہے یہ اُسی یہودی کا ہو۔ پھر اُس (شیخ) نے پوچھا۔ تجھے یہ کس طرح معلوم ہو گیا کہ اُس نے دہی کھایا ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ اُس (کرتہ) پر دہی بھی لگا ہوا تھا۔ اِس لئے مَیں نے کہا۔ کہ اس نے دہی کھایا ہے۔ پھر گھر والوں کا شہر کے پست حصہ میں واقع ہونے کے متعلق سوال کیا۔ جوان نے جواب دیا۔ چونکہ اس شہر میں یہودیوں کا محلہ نیچی جگہ واقع ہے اس لئے میں نے کہا۔ کہ تمہارے گھر ایسی حالت رکھتے ہیں۔ شیخ نے پھر پوچھا کہ تو نے کس طرح معلوم کر لیا۔ کہ میں بو علی سینا ہوں اور علاؤ الدولہ سے بھاگ کر آیا ہوں۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۱۸۔ صِیت:۔ مشہوری۔ شہرت۔ شمائل:۔ جمع شمیلہ۔ عمدہ عادات۔ خوبیاں۔ خصلت۔ آوازہ:۔ شہرت۔ چرچا۔ اصناف:۔ جمع صنف۔ طرح۔ قسم۔ فضائل:۔ جمع فضیلت۔ خوبی۔ حدس:۔ عقل۔ فہم۔ سمجھ۔ ندیم:۔ ساتھی۔ درباری۔ جمع اس کی ندماہے۔ مصاحب جرگہ:۔ جماعت۔ گروہ۔ انگشت نما شدن:۔ مشہور ہونا۔ بنیاد نماز کردن:۔ نماز پڑھنی شروع کرنا فراست:۔ دانائی۔ عقلمندی۔ ناصیہ:۔ ماتھا۔ پیشانی۔ شمہ:۔ ذرا بھر۔ تھوڑا سا۔ قدرے۔ باختیار مرضی سے۔ خوشی سے۔ مسئول:۔ سوال۔ خواہش۔ درخواست۔ مبذول:۔ توجہ دیا گیا۔ التماس درخواست۔ عرضی۔ سلک:۔ رسی۔ لڑی۔ زنجیر۔ تاگا۔ ذکا:۔ سمجھ۔ عقل۔ طبیعہ:۔ مقدس۔ پاک۔ صلی اللہ علیہ وسلم:۔ خدا کی اُن پر برکت و سلامتی ہو۔ معلم:۔ استاد۔ تعلیم دینے والا

جوان نے جواب دیا۔ چونکہ تیری خوبیوں کی شہرت اور تیری طرح طرح کی فضیلتوں اور کمال عقل و دانش کا چرچا سنا ہوا تھا اور تیری پیشانی پر ان صفتوں کا کچھ نشان بھی نظر پڑا۔ اس لئے میرے دل میں خیال آیا۔ کہ شاید تو شیخ (بو علی سینا) ہے اور علاؤ الدولہ نے اپنی مرضی سے تجھ سے جدائی تجویز نہ کی ہو گی۔ اور یہ بات امکان سے باہر نہیں کہ تو اس سے بھاگ کر آیا ہو۔

صوان الحکمت کا مصنف لکھتا ہے کہ شیخ نے اُس کو کہا۔ کہ تو مجھ سے کیا چاہتا ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تاکہ پورا کیا جائے۔ (یا اس کی طرف توجہ دی جائے) اُس نے کہا۔ کہ علاؤ الدولہ تجھ سے ہاتھ نہیں اُٹھائیگا۔ (یعنی تجھ سے علیحدہ نہ ہوگا) میری درخواست یہ ہے کہ جب تو اُس کے پاس جائے تو یہ حال جو تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اُس کے حضور میں بیان کرے۔ اور مجھے اُس کے مصاحبوں کی لڑی میں پروئے۔ چند روز کے بعد علاؤ الدولہ نے معافی مانگنے کی غرض سے کچھ آدمی شیخ کے پاس بھیجے۔ اِس نے اِس جوان کو ساتھ لے لیا۔ اور علاؤ الدولہ کی صحبت میں اُس کی اِس قدر تعریف کی۔ کہ وہ اُس کے مصاحبوں کی جماعت میں شامل ہو گیا

۲۔ مقامات حریری میں ذکر کیا گیا ہے کہ ایاس بن مُعاویہ مُزنی جو بصرہ کا قاضی تھا۔ اور عقل و دانائی کے کمال کی وجہ سے عربوں میں مشہور تھا۔ ایک دفعہ مدینہ پاک و مقدس میں گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنی شروع کی۔ کچھ لوگ وہاں موجود تھے اور اِس کے حال کی حقیقت سے ناواقف تھے۔ بعضوں نے اپنی دانائی یا دور اندیشی کی رُو سے کہا۔ کہ وُہ قاضی ہے۔ اُن میں سے بعض نے کہا کہ اُستاد ہے۔ پس ایک آدمی کو اس کے حالات معلوم کرنے کے لئے اُس کے پاس بھیجا۔ اُس شخص نے اُس کو اُن لوگوں کی گفتگو سے آگاہ کیا۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۱۹** ۔ خبیر ساختن :۔ اطلاع دینا۔ خبر دینا۔ آگاہ کرنا۔ یگاں یگاں :۔ ایک ایک۔ رنجارہ :۔ ترکھان۔ بڑھئی۔ اعاجیب :۔ جمع عجوبہ عجیب و غریب انسان۔ عُود :۔ ایک لکڑی کا نام ہے۔ ایک قسم کا باجہ۔ بربط یا مرلی وغیرہ۔ اوان :۔ جمع اونہ۔ گھڑی۔ وقت۔ زمانہ۔ نزول نمودن :۔ اُترنا۔ نازل ہونا۔ طوف نمودن :۔ گھومنا۔ چکر لگانا۔ گشت کرنا۔ اقران :۔ جمع قرین۔ نزدیک بیٹھنے والے۔ مصاحب۔ ساتھی۔ حوالی :۔ گرد و نواح

اس لئے کہا۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے مجھے قاضی کہا ہے۔ درست کہتے ہیں۔ لیکن اب آؤ تاکہ اُن میں سے ہر ایک کی حقیقت حال بیان کروں۔ اور پھر وہ کھڑے ہو کر اُس نے ایک ایک کا پیشہ جو اُس نے اختیار کیا ہوا تھا۔ بیان کیا۔ اور اُس گروہ میں سے ایک کے متعلق کہا۔ کہ وہ بڑھئی ہے۔ اُس شخص نے کہا۔ یہاں تو نے غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ وہ قبیلہ قریش کا ایک بڑا آدمی ہے۔ اُس نے کہا۔ خواہ کوئی بھی ہو۔ وُہ بڑھئی ضرور ہے۔ وہ شخص اپنی جماعت کے پاس آیا۔ اور خبر دی۔ کہ یہ شخص زمانے کی عجیب و غریب ہستیوں میں سے ہے۔ کیونکہ اُس نے تمہارے حال

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

کی کیفیت جیسا کہ چاہئے۔ بیان کی لیکن فلاں شخص کے بارے میں اس نے غلطی کی۔ اور اُس کو تر کھان کہا۔ اُس نے جواب دیا۔ اس نے غلطی نہیں کی۔ میں پہلے بڑھئی کا کام کرتا تھا۔ اور بانسری یا بربط (ایک قسم کا بجانے کا ساز ہے) بنایا کرتا تھا۔ پس تمام کو سخت حیرانی ہوئی۔ اور اس کی دانائی کے کمال کو تسلیم کیا۔

۳۔ کہتے ہیں کہ سلطان محمود غزنوی اپنے بچپن کے زمانے میں غزنی کے باغات میں گھومتا ہوا ایک چشمہ کے کنارے اترا۔ احمد حسن میمندی جو اُس کے ساتھیوں اور ہمزمانوں میں سے تھا۔ اُس کے ہمراہ تھا۔ اچانک سلطان کی نظر ایک شخص پر پڑی۔ جو پاس ہی پھر رہا تھا۔ سلطان نے خواجہ احمد سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ اس نے جواب دیا۔ بڑھئی ہے۔ دوبارہ پوچھا۔ کہ کیا نام رکھتا ہے۔ اُس نے جواب دیا احمد۔ سلطان نے پوچھا۔ کہ کیا تو اس کو پہچانتا ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے کبھی دیکھا ہی نہیں۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۰ ہموارہ: ہمیشہ ۔ متواتر ۔ تخیل: خیال کرنا ۔ سوچنا ۔ دوشاب: شربت ۔ انگور کا رس ۔ عسل: شہد ۔ مساعدہ: مدد ۔ امداد ۔ نقش: مکھی ۔ مآثر: عمدہ نشانیاں نیک کام ۔ عمدہ یادگار ۔ بالش زر: سونے کا سکہ ۔ فر: مفاتعتہ نمودن: حیل وحجت کرنا ٹال مٹول کرنا ۔ تامل کرنا ۔

سلطان نے کہا۔ کہ تو کس طرح کہتا ہے۔ کہ اُس کا نام احمد ہے اور بڑھئی کا کام جانتا ہے۔ اُس نے کہا۔ کہ جب سلطان نے مجھے آواز دی۔ تو وہ چاہتا تھا۔ کہ جواب دے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ اُس کا نام احمد ہے اور چونکہ وہ لگاتار اس خشک درخت کے اردگرد گھومتا تھا۔ اس لئے مجھے خیال آیا۔ میں نے دل میں کہا کہ ممکن ہے کہ وہ بڑھئی ہو۔ سلطان نے کہا کہ اگر تو مجھے بتا دے۔ کہ اس نے کیا کھایا ہے۔ تو تیری دانائی کا کمال ہوگا۔ احمد نے جواب دیا۔ اس نے شہد یا شربت نوش کیا ہے۔ پس سلطان نے اس شخص کو بلا کر پہلے یہ پوچھا کہ تو اس لڑکے (خواجہ احمد) کو جانتا ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر سلطان نے پوچھا۔ کہ تیرا کیا نام ہے؟ تو کیا کام کرتا ہے؟ اور تو نے کیا کھایا ہے؟ اُس نے جواب دیا۔ میرا نام احمد ہے۔ بڑھئی ہوں۔ اور آج میں نے شہد کھایا ہے۔ سلطان کی حیرانی کی حد نہ رہی اور خواجہ احمد سے پوچھا۔ کہ تو نے کس بات سے معلوم کیا۔ کہ اُس نے شہد کھایا ہے۔ اُس نے عرض کیا۔ کہ وہ متواتر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مُنہ کو صاف کرتا تھا اور مکھیوں کو اپنے آس پاس سے اُڑاتا تھا۔ اِس بنا پر مَیں نے سمجھا ہے۔ کہ اُس نے شہد کھایا ہے۔

۴۔ اِدکتا بی قاآن کی عُمدہ یادگاروں میں ذکر کیا گیا ہے کہ ایک بُوڑھا آدمی قاآن کے دربار میں آیا۔ اور دہ سو سونے کی مُہروں کے لئے درخواست کی۔ کہ بطورِ مدد اس کو دیں تاکہ وُہ اس سے تجارت کرے۔ اِس کے ناٹھوں نے اِس معاملہ میں اعتراض کیا۔ قاآن نے اس رقم کی ادائیگی کے لئے حکم دے دیا۔ اور کہا کہ یہ بُوڑھا کئی سالوں سے اس موقعہ کی تلاش میں تھا اب جبکہ اُس نے اسے پایا ہے۔ اس کو محروم رکھنا بخشش اور جوانمردی سے بعید ہے۔ اور اس سلطنت کی شان کے لائق نہیں۔ جو ہمیشہ رہنے والے خُدا نے ہمیں بخشی ہے۔ جب رقم اُس کو ادا کی گئی۔ بس اس کا لینا ہی تھا کہ وُہ جاں بحق ہو گیا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۱۔ تسلیم :۔ ادائیگی۔ وجہ :۔ رقم، روپیہ۔ فرصت :۔ موقع۔ مکرمت و مروّت :۔ بخشش اور جوانمردی۔ آشخانہ :۔ ہوٹل۔ خبازی :۔ نانبائی کا پیشہ۔ رواۃ :۔ جمع راوی۔ روایت کرنے والا۔ خُدا سے جاوید :۔ ہمیشہ رہنے والا خُدا۔ ارزانی داشتن :۔ بخشنا عطا کرنا۔ معمور :۔ آباد۔ سواد :۔ رقبہ۔ دائر گشتن :۔ چلنا۔ طاحونہ :۔ آٹے کی چکی۔ مغفرت انتما :۔ بخشش سے نسبت رکھنے والا۔ مُراد مرحوم و مغفور۔ ثقات :۔ جمع ثقہ۔ قابلِ اعتبار، معتبر۔

۵۔ ابنِ جوزی نے کتاب منتظم میں ذکر کیا ہے۔ کہ بغداد ابو جعفر کے زمانے میں اِس قدر آباد تھا کہ اِس میں ساٹھ ہزار حمام چلتے تھے۔ اور جب شہر خراب و برباد ہونے لگا۔ تو بعض اوقات اِن کی تعداد چھبیس ہزار تک جا پہنچی اور بعض دِنوں میں سترہ ہزار تک پہنچی۔ لیکن رشید (خلیفہ ہارون الرشید) کے دنوں میں شہر بغداد کا رقبہ چار فرسنگ لمبا اور ایک فرسنگ چوڑا ہو گیا۔ نزہت القلوب کے مصنف نے لکھا ہے۔ کہ ہرات غوری بادشاہوں کے زمانے میں اتنا آباد تھا۔ کہ بارہ ہزار دکانیں۔ چھ ہزار حمام اور کارواں سرائے اور آٹے کی چکیاں اُس میں چلتی تھیں۔ اور ۳۵۰ مدرسے۔ خانقاہیں اور ہوٹل تھے۔ اور اس میں چار لاکھ چوالیس ہزار گھر لوگوں کے آباد تھے۔ اور مرحوم و مغفور بادشاہ سلطان حسین میرزا بایقرا کے زمانے میں وُہ آبادی اور رونق کمال کی سرحد تک پہنچ گئی تھی اور شہر کے اندر جملہ پیشوں میں سے ایک نانبائی کا پیشہ اِس حد تک پہنچ چکا تھا۔ کہ معتبر راویوں کے قول کے مطابق ہر روز قریباً

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اکیس گدھوں کے بوجھ کا غلہ روٹیوں کی صورت میں پکتا تھا۔ اور بارہ ہزار وظیفہ خوار طالب علم تھے۔ گویا اُسی زمانے میں کہا گیا ہے ؎

۱۔ اگر تم سے کوئی پوچھے۔ کہ شہروں میں سے کونسا شہر اچھا ہے۔ اگر درست جواب دینا چاہتے۔ تو اُسے کہو۔ "ہرات"

۲۔ اس جہان کو سمندر کی طرح سمجھو۔ اور خراسان کو سیپی۔ اور اُس سیپی کے درمیان ہرات کا شہر موتی کی طرح ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۲۔ موظف۔ وظیفہ پانے والے۔ وظیفہ خوار۔ صدف: سیپی ہری ہرات۔ استیصال: جڑ سے اکھیڑنا۔ تیغ انتقام: بدلے کی تلوار۔ بے بدل۔ لاثانی۔ بے مثال۔ بے نظیر۔ سمر گشتن: ضرب المثل ہونا۔ کہانی ہونا۔ جود: سخاوت۔ تغییر دادن۔ تبدیل کرنا دَرب: دروازہ۔ پھاٹک۔ زمام: باگ ڈور۔ لگام۔ مستغنی: بے نیاز۔ بے پرواہ۔ دولتمند۔ غنی۔ متواری شدن: چھپ جانا۔ زاویۂ خمول: گمنامی کا گوشہ۔ منقول: نقل کیا گیا۔ خون خوردن: غم کھانا۔ خون جگر پینا۔ اوان: جمع اوانہ۔ گھڑی۔ ساعت۔ زمانہ۔ انزوا: زاویہ میں بیٹھنا۔ مراد گوشہ نشینی۔ عزلت گزینی۔ کنارہ گیری۔ ہیات: شکل و صورت۔ وضع قطع۔ بالضرورۃ: ضرورت کے مطابق۔ سبز فام: سانولا رنگ۔ بے مر: بے انداز۔

## ۶۔ سخاوت کے کارناموں کے متعلق:۔

کہتے ہیں۔ کہ جعفر (ابو جعفر منصور عباسی) نے مروانیہ خاندان کو جڑ سے اُکھیڑنے کی کوشش کی۔ اور ان میں سے اکثر کو بدلہ کی تلوار کے گھاٹ اُتار دیا۔ لیکن اُن میں سے معن بن زائدہ شیبانی جو پہلوانی میں رُستم کی طرح بے نظیر اور بخشش میں حاتم کی طرح مشہور تھے۔ چنانچہ شاعر نے کہا ہے ؎

۱۔ اے تو جو حاتم کی طرح سخاوت میں مشہور یا ضرب المثل ہو گیا ہے۔ تیرے سامنے معن جیسے سینکڑوں کمر باندھے کھڑے ہیں۔

۲۔ دنیا میں تیری ہتھیلی کی سخاوت کیا ہے معن کے لئے طعنہ ہے۔ حاتم کے لئے ماتم ہے

۳۔ تیرے سامنے معن کی یاد بے فائدہ ہے۔ تیری سخاوت کی وجہ سے ہر ایک گدا دولت مند ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

چھپ گیا۔ اور کافی مدت تک گمنامی کے گوشے میں غم کھاتا اور خون جگر پیتا رہا۔ اس سے نقل کیا گیا ہے۔ کہ گوشہ نشینی کے زمانے میں میں نے چاہا۔ کہ شہر سے نکل کر جنگل کو چلا جاؤں اور ضرورت کے مطابق اپنی شکل وصورت کو عارضی طور پر تبدیل کر کے بغداد کے دروازہ حرب سے جنگل کا رُخ کیا جب راہداروں کے پاس سے گذرا۔ تو ایک سانولے رنگ والے آدمی نے میرے اونٹ کی مُہار میں ہاتھ ڈال کر پوچھا۔ کیا تو وہ شخص نہیں ہے جس کی گرفتاری کے لئے جعفر نے بے حد و بے اندازہ زر و مال دینے کا وعدہ کیا ہے۔ میں نے کہا۔ میں کون ہوں؟ اُس نے کہا۔ کیا تو معن بن زائدہ نہیں ہے۔ چونکہ میرا انکار بے فائدہ ہونا نقصان کا موجب تھا۔ اس لئے وہ جواہرات کی مالا جو میرے پاس تھی۔ اُس کو دے دی اور کہا کہ یہ لے لے اور مجھے چھوڑ دے۔ اس نے جب یہ مالا لے لی اور اس کی قیمت معلوم کر لی۔ تو کہا میں تجھے اس شرط پر چھوڑتا ہوں کہ جو کچھ تجھ سے دریافت کروں۔ ٹھیک ٹھیک جواب دے۔ میں نے کہا۔ سُن لیا ہے اور اطاعت کے لئے تیار ہوں۔ مراد بڑی خوشی سے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۳۔ اصرار: ضد۔ عقد: لڑی۔ مالا۔ ہار۔ اضرار: نقصان۔ ضرر۔ دست از چیزے بر داشتن: کسی چیز کو چھوڑ دینا۔ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا: سُن لیا ہے اور اطاعت کرتا ہوں۔ شیوۂ سخا: بخشش کا طریقہ۔ اموال۔ مال کی جمع۔ دولت۔ سامان۔ عشر: دسواں حصہ سہل: آسان۔ معمولی۔ ثمن: قیمت۔ کنار: گود۔ جھولی۔ واللہ: خدا کی قسم۔ فاسد: جھوٹا خراب۔ مدت العمر۔ تمام عمر۔ عمر بھر۔ تقصیر: قصور کرنا۔ خطا۔ غلطی۔ اوج: بلندی۔ خواری: ذلت۔ کہ ایں ترا اولیٰ ست: یہ تیرے لئے اچھا ہے۔ متبسم گشتن: تبسم کرنا۔ مسکرانا۔ پذیرفتن: قبول کرنا۔ جزا: بدلہ۔ معاوضہ۔ حضیض: پستی۔ نشیب۔ گڑھا۔ امارت: سرداری۔ بزرگی۔

اُس نے کہا۔ تو سخاوت کی صفت سے موصوف ہے اور سخاوت یا بخشش کے طریقہ کے لئے مشہور ہے۔ آ اور مجھے بتا۔ کہ کیا تو نے کبھی اپنی تمام دولت و مال کسی کو بخشا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں۔ اُس نے پوچھا۔ آدھا۔ میں نے جواب دیا۔ نہیں۔ اسی طرح وہ پوچھتا رہا یہاں تک کہ دسویں حصّہ تک پہنچا۔ مجھے یہ قبول نہ کرنے سے شرم آئی۔ میں نے جواب دیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس درجہ تک سخاوت پہنچی ہو۔ اُس نے کہا۔ یہ تو ایک معمولی اور آسان بات ہے۔ کیونکہ میں ایک پیادہ ہوں۔ جعفر مجھے ہر ماہ بیس درم دیتا ہے۔ یہ مالا جو تو نے مجھے دی ہے۔ اس کی

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

قیمت کئی ہزار درم ہو گی۔ اب میں یہ تجھے بخشتا ہوں۔ تاکہ تجھے معلوم ہو جائے۔ کہ کوئی تجھ سے بھی زیادہ سخی ہے۔ اس نے یہ کہا اور اس مال کو میری جھولی میں پھینک کر خود چلتا بنا۔ میں نے اُسے زور سے پکار کر کہا۔ کہ خدا کی قسم ہے کہ میرے نزدیک ذلت سے مرنا اس شرمساری سے بہتر ہے۔ واپس آجا۔ اور اس درخواست کو رد نہ کر۔ کیونکہ یہ تیرے لئے اچھا ہے۔ اس بات پر مسکرا کر کہنے لگا۔ تو چاہتا ہے کہ میرے دعوے کو جھوٹا کر دے۔ میں تیری اس درخواست کو قبول نہیں کرتا اور تمام عمر اس نیکی کا بدلہ تجھ سے نہ لوں گا۔ الغرض اس کے بعد جب جعفر نے میری خطائیں معاف کر دیں اور مجھے حقارت اور ذلت کی پستی سے بزرگی کی بلندی تک پہنچا دیا۔ میں نے بہتیرا اس کو ڈھونڈا کہ تلافی کروں اور معافی مانگوں۔ مگر وہ مجھے نہ ملا۔

۷۔ کنجوسی کی کہانیاں:۔

مشکل الفاظ صفحہ ہم ۱۲۔ ہموارہ: ہمیشہ۔ متواتر۔ شیوۂ موالات: دوستی کا طریقہ۔ مرعی داشتن: عمل کرنا۔ سوار کھنا۔ رعایت کرنا۔ تہنیت: مبارکباد۔ در تاب شدن: غصے ہونا۔ ناراض ہونا۔ کلفت و زحمت: تکلیف و رنج۔ کدورت: غصہ۔ رنج۔ تصدیع: صدمہ دینا۔ تکلیف۔ سر دردی۔ عیادت: بیمار پرسی۔ قدوم: آنا۔ مواظبت نمودن: مشق کرنا۔ بار بار کہنا۔

کہتے ہیں کہ ازہر بن سعد باہلی کہ جو اہل حدیث میں سے ہے۔ جس وقت کہ ابو جعفر کوئی رتبہ نہ رکھتا تھا۔ اُس کے ساتھ محبت اور دوستی سے پیش آتا تھا۔ اور جب ابو جعفر حاکم بنا۔ تو ازہر نے اپنے سابقہ تعلقات کی وجہ سے چاہا۔ کہ آپ کو اس کے دربار میں پہنچائے اور کوئی مرتبہ حاصل کرے۔ پہلی بار ملاقات نصیب نہ ہوئی۔ جس روز کہ دربار عام تھا۔ ازہر۔ ابو جعفر کے حضور میں پہنچا۔ اُس نے اُس سے سوال کیا۔ تو کس کام کے لئے آیا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ مبارکباد دینے کے لئے آیا ہوں۔ ابو جعفر نے اس کو ہزار دینار دے کر کہا۔ پھر دوبارہ اپنے آپ کو تکلیف اور دکھ یہاں آنے کا نہ دینا۔ ازہر نے دوسرے سال پھر اسی طرح اپنے آپ کو اُس کے دربار میں پہنچایا۔ ابو جعفر اس کو دیکھ کر پہلے سے بھی زیادہ غصہ اور رنج کیا۔ اُس سے پوچھا۔ کہ پھر یہاں آنے کی تکلیف کا کیا سبب ہے۔ اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ تو بیمار ہے۔ اور بیمار پرسی کے لئے آیا ہوں۔ ابو جعفر نے چھ ہزار دینار دے کر کہا۔ پھر دوبارہ یہاں آ کر ہم کو نہ ستانا۔ اور وہ اگلے سال پھر اسی طرح ابو جعفر کی مجلس میں آموجود ہوا۔ اس دفعہ جونہی کہ ابو جعفر کی نظر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اُس پر بڑی غصّے میں آگیا۔ اور پوچھا۔ کہ پھر اس مروردی کا کیا مطلب ہے۔ اُس نے جواب دیا
ایک بار میں نے تجھ سے ایک دُعا سنی تھی۔ اب میں اس کے سیکھنے کی آپ سے درخواست کرتا ہوں
ابوجعفر نے جواب دیا۔ اے آنہیرا اس دُعا کا بالکل اثر نہیں۔ کیونکہ میں نے تجھے نہ دیکھنے کی غرض
سے اسے کئی بار پڑھا۔ لیکن اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔

۸۔ عجیب وغریب واقعات سے :۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۵۔ بدائع :۔ جمع بدیع۔ عجیب وغریب۔ خروج کردن :۔ بغاوت
کرنا۔ کراہیت دیدار :۔ مکروہ شکل۔ بدشکل۔ مع ہذا :۔ اس کے علاوہ۔ حروب :۔ جمع حرب۔
لڑائی۔ جنگ۔ زخم قبیح :۔ سخت چوٹ۔ سخت زخم۔ بڑا زخم۔ لاجرم :۔ ضروری طور پر۔ لازمی
طور پر۔ مردود :۔ رد کیا گیا۔ نکالا گیا۔ متمثل گردیدن :۔ مجسم ہونا۔ ضال :۔ گمراہ شدہ۔ بھٹکا ہوا
مُضِل :۔ گمراہ کرنے والا۔ تعالیٰ شانہ عما یقولون :۔ اس کی شان ہم سے بیان نہیں ہو سکتی۔
بے قرینہ دہمتا :۔ بے مثال۔ لاثانی۔ ظلال :۔ سایہ۔ جمع ظل۔ مآل :۔ انجام۔ نتیجہ۔ برقعہ :۔
نقاب۔ پردہ۔ فروہل :۔ ڈال دے۔ سر حلقہ :۔ جماعت کا سردار۔ حق سبحانہ تعالیٰ :۔ پاک و
بزرگ خدا۔ حلول :۔ ایک چیز کا دوسری چیز میں اس طرح گھس جانا کہ تمیز نہ ہو سکے۔ داخل
ہونا۔ مجسم ہونا۔ ابلیس :۔ شیطان۔ صور :۔ جمع صورت۔ انبیاء :۔ جمع نبی۔ نوبت :۔ باری۔
اضلال :۔ گمراہ کرنا۔ پرستاری :۔ پوجا۔ پرستش۔ سحر :۔ جادو۔ جادوگری۔ سیمیا :۔ نظربندی۔
طلسم۔ جادو۔ شقاوت :۔ بدبختی۔ بدبخت۔ سنگدل۔ ملعون :۔ لعنت بھیجا گیا۔ لعنتی۔

کہتے ہیں۔ مہدی بن جعفر کے زمانے میں ایک شخص جس کا نام حکم بن حاکم تھا۔ جو کہ پہلے
ابومسلم کے دفتر مالیات میں بطور محرر کے کام کرتا تھا بغاوت کی۔ چونکہ بڑی بدنما شکل رکھتا تھا۔
اور اس کے علاوہ ایک جنگ میں ایک بہت بُرا زخم اس کے چہرے پر لگا تھا۔ اس لئے وہ
ایک نقاب منہ پر ڈالے رکھتا تھا اور بُرقعی (برقعہ والا) کے نام سے مشہور تھا ؎
خُدا کے واسطے اپنا چہرہ کسی کو نہ دکھا۔ یا اُس پر برقع پہن لے یا پردہ ڈال لے۔
لیکن فساد کرنے والوں کی جماعت کے اس سردار کا عقیدہ یہ تھا کہ اوّل پاک اور بزرگ خدا
حضرت آدمؑ کے جسم میں داخل ہوا۔ اس لئے فرشتوں کو اس کا سجدہ کرنا لازمی ہوا اور شیطان
اُس کی مخالفت کی بنا پر مردود کہا گیا۔ اسی طرح وہ (خدا) نبیوں اور حکیموں کی شکل میں مجسم

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ابو مسلم کی باری آئی اور اب وہ حالت مجھ تک پہنچی ہے۔ الغرض وہ گمراہ کرنے والا بھٹکے ہوئے لوگوں کو گمراہ کر کے اپنی پرستش کی دعوت دینے لگا۔ اُس کی (خدا کی) شان جتنی کہ ہم کہتے ہیں اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اور اس مردود نے شہر مرو میں اپنی گمراہی کی دعوت کا آغاز کیا۔ اور چونکہ جادو اور علم نظر بندی میں یکتا اور لاثانی تھا۔ عام لوگوں کو اس کی مدد سے دھوکا دینے میں کامیاب ہو گیا۔ اور لوگ بڑی بھاری تعداد میں اس گمراہ لعنتی کے بدبخت نتیجہ والے سایہ کے نیچے جمع ہو گئے۔ اور وہاں سے جلدی جلدی ماوراالنہر چلا گیا۔ اور نخشب کے کنوئیں سے چاند کی شکل کی روشن چیز نکالی۔ جو دو فرسنگ تک روشنی دیتی تھی۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۶۔ چاہِ نخشب: نخشب ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے۔ ابن مقنع جادوگر نے یہاں ایک کنوئیں سے پارہ کا فرضی چاند پیدا کیا تھا اور لوگوں کو گمراہ کرتا تھا۔ منوّر:۔ روشن۔ ایما:۔ اشارہ۔ سودا:۔ دیوانگی۔ خیرہ سر:۔ احمق۔ پاگل۔ دیوانہ۔ جوع بھوک۔ عطش:۔ پیاس۔ موجبِ ازدیاد:۔ زیادہ ہونے کا باعث۔ نابکار:۔ بدبخت۔ بدنصیب بُرا۔ بالا گرفتن:۔ ترقی کرنا۔ پھلنا پھولنا۔ حصن حصین:۔ مضبوط قلعہ۔ انا و لا غیری:۔ میرے سوا دوسرا کوئی نہیں۔ ندا:۔ آواز۔ کار بر کسے تنگ کردن:۔ کسی کا قافیہ تنگ کر دینا۔ ناک میں دم کر دینا۔ ورطہ:۔ بھنور۔ گرداب۔ تہلکہ:۔ جائے ہلاکت۔ اتباع:۔ متابعت کرنے والے۔ چیلے۔ مرید۔ خم:۔ مٹکا۔ تحلیل:۔ حل ہو جانا۔ گھلنا

حکیم سوزنی نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے ؎

۱۔ ایک احمق کے سر میں بوجہ بیوقوفی یہ سودا سمایا۔ کہ کیش کے کنوئیں سے آفتاب اور چاند نکالے۔

۲۔ وہ دعویٰ تو خدائی کا کرتا ہے۔ لیکن کسی انسان کی بھوک اور پیاس کو رفع کرنے میں مدد نہیں کر سکتا۔

اور وہ صورتِ حال ان گمراہوں کے عقیدے کے زیادہ بگڑنے کا سبب ہوتی اور اس کمبخت کا کام دن بدن ترقی کرتا گیا۔ حتیٰ کہ وہاں کے چند مضبوط قلعے اُس نے اپنے قبضہ میں کر لئے۔ اور "میرے سوا دوسرا کوئی نہیں" کی ندا دینے لگا۔ یہاں تک کہ مہدی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

عباسی نے مسیّب بن زہیر کو اُس کا سر کچلنے کے لئے بھیجا۔ اور مُسیّب نے اس کا ناک میں دم کر دیا۔ برقعی نے جب سمجھ لیا۔ کہ اس بھنور سے نہیں نکل سکے گا اور اس ہلاکت کی جگہ سے چھٹکارا نہیں پا سکیگا۔ اس لئے ١٦٦ھ کے مہینوں میں اپنے چیلوں کو شراب میں زہر پلا دیا۔ اور خود تیزاب کے مٹکے میں بیٹھ گیا۔ اور اس کے ناپاک اعضاء کے تمام حصے گھل گئے اور سوائے سر کے بالوں کے اور کوئی نشان نہ رہا۔ خدا بہت بڑا ہے۔ ع

اِس نیلگوں مٹکے (یعنی آسمان) میں بہت ہی عجیب و غریب رنگ ہیں۔ یعنی کئی عجیب و غریب واقعات ظاہر ہوتے رہتے ہیں

## ۹۔ ہنسی مذاق کی باتوں کے متعلق:۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۷۔ مضحکات:۔ جمع مضحکہ ہنسی۔ مخول۔ مذاق۔ اعوان:۔ جمع عون۔ مددگار۔ امدادی۔ انصار:۔ جمع ناصر یا نصیر۔ مددگار لوگ۔ تشنہ:۔ پیاسا۔ گرسنہ:۔ بھوکا۔ گاورس:۔ باجرہ۔ چینا۔ مراد باجرہ کی روٹی۔ قدح:۔ شراب کا بڑا پیالہ عواطف:۔ جمع عاطفت:۔ مہربانی۔ بخشش۔ کرم۔ الوہیت:۔ خداوندی۔ معبودیت۔ جُرعہ:۔ گھونٹ۔ لا:۔ نہیں۔ واللہ:۔ خدا کی قسم۔ تحیت:۔ دعائے زندگی دینا۔ درود و سلام۔ پے بُردن:۔ سمجھنا۔ مقارن:۔ عین اسی وقت۔ خرچی:۔ زادِ راہ۔ نقد انعام۔

کہتے ہیں۔ کہ ایک دن شکار کھیلتے ہوئے خلیفہ مہدی اپنے خدمتگاروں اور مددگاروں سے پیچھے رہ گیا۔ بھوکا۔ پیاسا۔ ایک عربی کے گھر پہنچا۔ اور سخت بیتابی کی حالت میں عربی سے روٹی اور پانی مانگا۔ اس نے تھوڑی سی باجرے کی روٹی اور ایک دودھ کا پیالہ مہدی کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ اس کو کھا پی کر پوچھا۔ کہ تیرے پاس اور کیا ہے؟ عربی نے شراب کا کوزہ جو اُس کے پاس تھا۔ حاضر کیا۔ مہدی نے اس میں سے ایک گھونٹ پی کر کہا۔ کہ کیا تو کچھ جانتا ہے کہ میں کون ہوں۔ اُس نے جواب دیا نہیں۔ خدا کی قسم نہیں۔ مہدی نے فرمایا۔ کہ میں خلیفہ (خلیفۂ وقت) کے درباریوں میں سے ہوں۔ عربی نے کہا مبارک ہو۔ اور خدا آپ کو برکت دے۔ جب اُس نے دوسرا گھونٹ پیا۔ تو پوچھا۔ کیا تو مجھے پہچانتا ہے۔ اس نے کہا۔ آپ نے ابھی فرمایا ہے۔ کہ آپ خلیفہ کے خاص درباریوں میں سے ہیں اس نے کہا۔ نہیں، میں خلیفہ کے امیروں میں سے ایک ہوں۔ پھر عربی نے اُس کو دُعا دے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

عمر درازی دی۔ جب تیسرا پیالہ پیا۔ تو کہا۔ کیا کچھ پتہ چلا ہے۔ کہ میں کون ہوں؟ عربی نے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میں خلیفہ کے امیروں میں سے ہوں۔ مہدی نے جواب دیا۔ نہیں۔ اِن میں سے نہیں ہوں۔ بلکہ دُنیا کا بادشاہ ہوں۔ عربی نے فوراً شراب اس کے سامنے سے اُٹھا لی۔ اس نے پوچھا۔ کہ کیوں ایسا کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ اگر تو ایک اور پیالہ شراب کا پی لے تو نبی ہونے کا دعوےٰ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی دعوےٰ کرے گا۔ مہدی ہنس پڑا۔ عین اسی وقت اس کے ملازم گروہ کے گروہ گرد اگرد جمع ہو گئے۔ اور عربی اس جرأت و گستاخی سے ڈرا۔ مگر مہدی نے اُسے اپنی نوازشات سے تسلی دی اور پوشاک اور زر و مال دے کر اُسے خوش کر دیا۔ عربی اس انعام اور مہربانی و بخشش سے بہت خوش ہوا اور کہا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو سچ کہتا ہے۔ اگرچہ تھے درجہ کا یعنی نبی ہونے کا اور پانچویں درجہ کا یعنی خدا ہونے کا دعویٰ کرتا۔

۱۰۔ بخشش کے کارناموں سے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۸۔ از تن بدر کردن:۔ جسم سے اُتار دینا۔ معاش:۔ روزی۔ ضروریات زندگی۔ قشمہ:۔ ذرہ بھر۔ تھوڑا سا۔ قدرے۔ التفات:۔ پروا۔ مہربانی۔ توجہ۔ انتعاش:۔ کھڑا ہونا۔ اٹھنا مراد ترقی و خوش حالی۔ حالِ مختل:۔ خراب یا بگڑی ہوئی حالت۔ احول:۔ بھینگا۔ ٹیڑھی نظر والا۔ حیلہ ساز۔ درمیان نہادن:۔ ذکر کرنا۔ اصلاً:۔ ہرگز۔ بالکل۔ اندوہناک:۔ رنجیدہ۔ دُکھی۔ غم زدہ۔ غمگین۔ مکافات:۔ معاوضہ۔ بدلہ۔

فرج بعد الشدۃ میں یحییٰ کی طرف سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ مہدی کے زمانہ میں میرے حالات بہت پریشان و ابتر تھے۔ چنانچہ نوبت اس حد تک پہنچ چکی تھی۔ کہ اپنے جسم سے کرتہ اُتار کر بیچ ڈالا۔ اور ضروریات زندگی رفع کرنے کے لئے خرچ کر دیا۔ اپنی بگڑی ہوئی حالت کا تھوڑا سا ذکر اپنی خالد احول (بھینگا) سے کیا۔ جو کہ اس زمانے میں مہدی کے وزیر عبداللہ اشعری کا محرر تھا۔ اُس نے بالکل پروا نہ کی۔ اور میں نے اپنے آپ کو بُرا بھلا کہا اور سخت دُکھی ہوا۔ لیکن وہ میری فکر میں تھا اور چند ہی دنوں کے اندر اندر ایک سودا میں مجھے تیس ہزار درم دلوا دیئے اور بہت کچھ معافی مانگی۔ کہتے ہیں کہ روزی کی وہ مدد یحییٰ کی ترقی اور خوش حالی کا باعث ہوئی اور اپنی حکومت کے دنوں میں اُس نے اُس کے بیٹے احمد کی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اس بات کا بدلہ دینے کے لئے خوب تربیت کی اور اپنی زندگی کے آخری دنوں میں اُس کو اپنے ہی باپ کے کام پر معمور کر کے بھیج دیا

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۹ ؛ معاودت ؛ ۔ لوٹنا ۔ واپس ہونا ۔ واپسی ۔ بہ لطائف الحیل ؛ ۔ نہایت چالاکی سے ۔ بڑی ہوشیاری سے ۔ زندان ؛ ۔ قید خانہ ۔ وجہ ؛ ۔ رقم ۔ نقدی ۔ رخت ؛ ۔ اسباب الاغ ؛ ۔ ٹٹو ۔ خچر ۔ گھوڑا ۔ مرکب ؛ ۔ سواری ۔ گھوڑا مراد ہے ۔ مثال ؛ ۔ شاہی حکم ۔ سرکاری حکم ۔ تکلیف نمودم ۔ پیش کی ۔ جاودانی ؛ ۔ غیر فانی ۔ ہمیشہ رہنے والی مصلّیٰ ۔ نماز پڑھنے کی چٹائی ۔ سجادہ ۔ در خروج و دخول ؛ ۔ باہر جانے اور اندر آنے کا راستہ ۔ سرہنگ ؛ ۔ سپاہی ۔ توہّم روئے نمود ؛ ۔ ڈر یا خوف طاری ہو گیا ۔ فراخور ؛ ۔ مناسب ۔ شایاں

احمد سے نقل کیا گیا ہے ۔ کہ جب میں وہاں سے واپس آیا ۔ تو میرے پاس چھ ہزار دینار تھے ۔ جو وہاں سے بطور نفع حاصل کئے تھے ۔ بڑی چالاکی کے ساتھ میں نے اپنے آپ کو قید خانہ تک پہنچایا یحییٰ کو اس جگہ دیکھا اور خود رو پڑا ۔ اور اس کے حقوق کے بدلہ میں مذکورہ بالا رقم اُس کے پیش کی ۔ اس نے تین ہزار دینار قبول کر لئے ۔ اور کہا ۔ اے بیٹا ! مجھے تو ایسا دکھائی دیتا ہے ۔ کہ ہارون رشید اپنی زندگی کا سامان غیر فانی دنیا کو لے جائے گا ۔ یعنی مر جائیگا اور اس کے لڑکوں کے درمیان سخت لڑائی ہوگی ۔ اور فیصلہ مامون کے حق میں ہوگا ۔ اور فضل بن سہل اس کی سرکار سے جاہ و مرتبہ پائے گا ۔ پھر اس نے ایک رقعہ لکھا ۔ اس کے دو ٹکڑے کئے ۔ آدھا مجھے دیا ۔ اور دوسرا نصف نماز کی چٹائی کے نیچے رکھ دیا ۔ اور کہا اگر اس وقت تو اسے پہنچائے تو تیری خوش قسمتی دُگنی ہوگی ۔ میں وہاں سے باہر گیا ۔ اور تین ہزار دینار کے لئے افسوس کیا اور اس کو میں فضول اور بے فائدہ خیال کرتا تھا ۔

یہاں تک کہ کچھ مدت گذر گئی اور رشید کے بیٹوں کے درمیان خوب لڑائی ہوئی ۔ جو سب کو معلوم ہے ۔ اور طاہر بغداد میں آکر وہاں کا حاکم بن گیا ۔ اور میں اس زمانہ میں سخت مفلسی اور بے کاری کی وجہ سے اپنے گھر میں بیٹھا تھا ۔ اور باہر جانے اور اندر آنے کا دروازہ بند کر رکھا تھا اس اثنا میں کسی نے میرے دروازہ کی کُنڈی کھٹکھٹائی ۔ اور میرے پاس آدمی تک نہ تھا ۔ جو دروازہ بھی کھول دے ۔ اپنی عورت کو کہا کہ ذرا دیکھو تو کون ہے ۔ اس نے واپس آکر کہا ۔ چند سپاہی معلوم ہوتے ہیں ۔ مجھ پر سخت خوف طاری ہو گیا ۔ مجبوراً باہر گیا ۔ ایسا دکھائی دیا کہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

طاہر نے مجھے بلا بھیجا ہے۔ اور میرے پاس تو خچر یا ٹٹو تک بھی نہ تھا جس پر سوار ہوتا۔ انہوں نے مجھے گھوڑا دیا۔ اور میں اس پر سوار ہوا۔ جب طاہر کی نظر مجھ پر پڑی اور مناسب عزت و احترام بجا لایا۔ اور وہ سرکاری حکم جو فضل نے مجھے بلوانے کے لئے بھیجا تھا۔ دکھلایا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ احمد کو پنجاہ ہزار درم اور بیس گھوڑے دے کر خراسان کی جانب روانہ کردو۔ میں خوشی خوشی اپنے گھر واپس آیا۔ تیاری کر کے خراسان کی جانب روانہ ہوا۔ منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد جب فضل کے حضور میں پہنچا۔ مجھے مامون کے پاس لے گیا۔ اور اس کے سامنے بے حد تعریف کی۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۱۰۰۰۔ یراق کردن :۔ تیاری کرنا۔ تیار ہونا۔ توقیع :۔ نشان کرنا۔ شاہی فرمان۔ دستخط کرنا۔ فائت :۔ نیست و نابود۔ گم۔ غیر موجود۔ رحلت نمودن :۔ چل بسنا۔ مر جانا۔

اور اسی ہی دربار میں شاہی مُہر کا دفتر میرے لئے مقرر ہوگیا۔ جب فضل رات کو گھر آیا اور مجھے بلایا۔ اور بات چیت کے دوران میں مجھ سے پوچھا۔ کیا تیرے اور میرے اُستاد یحییٰ کے درمیان کوئی دوستی یا واقفیت تھی؟ مجھے یحییٰ کی وصیت یاد آگئی۔ آدھا رقعہ جو اُس نے لکھ کر مجھے دیا تھا۔ جیب سے نکال کر اس کے حوالے کیا۔ فضل نے اپنا ہاتھ نمانہ کی چٹائی کے نیچے ڈالا۔ اور باقی نصف رقعہ بھی نکال کر اس کے ساتھ رکھ دیا۔ اور غور سے پڑھا جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ ہماری عمر اور دولت خاتمہ پر پہنچ گئی ہے۔ اب تیرے اقبال کے روشن ہونے کا وقت ہے۔ چونکہ احمد اور اس کے باپ ابی خالد کے حقوق ہمارے ذمہ ثابت ہیں اور معافی مانگنے یا بدلہ دینے کی طاقت کی ہم میں کمی ہے۔ اس لئے اگر وہ بیٹا (یعنی فضل) ہماری طرف سے بدلہ دے تو کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔

۱۱۔ سچائی کے کارنامے :۔

واقدی جو کہ ایک مورخ اور محدث تھا اور جو مامون کے زمانہ میں ۲۰۶ھ میں اس جہان سے چل بسا ہے کا بیان ہے۔ اس نے کہا کہ میرے دو دوست تھے۔ اُن میں سے ایک ہاشمی تھا اور ہم تینوں اپنے آپ کو ایک روح کی مانند تصور کرتے تھے۔

حکمت :۔ ایک فلاسفر سے لوگوں نے پوچھا۔ کہ صادق دوست کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا۔ مختلف جسموں میں ایک روح ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۳۱** - کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ: - ایک روح کی مانند - اصدقا: - جمع صادق - صادق دوست - سچا دوست - ابدان: - جمع بدن - میغ: - بادل - ناظر: - ظاہر کرنے والا - نظیر پیش کرنے والا - رفاہیت: - عیش کی فراخی - آرام - خوشحالی - بے فکری - استلذاذ: - لذت حاصل کرنا - خوشی حاصل کرنا - اطفال: - جمع طفل - بچے - محقرے: - حقیر سی رقم - کچھ تھوڑی سی رقم - وجہ: - ضروریات - رقم - جگر - گوشہ - جگہ کا ٹکڑا - لخت جگر - بیٹا - کبیہ - بقیلی - بٹوا - تحیر: - حیرانی - پریشانی - موانست: - باہم انس کرنا - دوستی کرنا - شدت: - سختی - تنگی - دکھ - مصیبت - ہنگام: - وقت - معاونت: - اعانت - مدد - افلاس: - مفلسی - غریبی - بے سروسامانی - ناداری - تحمل: - برداشت کرنا - بینوائی: - بے برگی - ناداری - مفلسی - غریبی - اثواب: - جمع ثوب - کپڑے - لباس - ملون: - رنگ برنگے - رنگدار - مصابیح: - بہتری - ایما: - اشارہ - احتیاج: - حاجت - ضرورت - سر بمہر: - جس کے سر پر مہر لگی ہو - خستہ: - زخمی -

ع بہت سے دوستوں کی روح ایک ہو جاتی ہے جس طرح کہ بارش کا پانی بادل کے مختلف حصوں میں ہوتا -

اور اس خیال کو ظاہر کرنے والا مولانا جامی کے شعر کا یہ مضمون ہے -

ع میں کون ہوں؟ لیلیٰ - اور لیلیٰ کون ہے؟ میں - ہم دو روحیں ہیں جو ایک بدن میں جمع ہیں -

**نکتہ**: - لوگ ہر حال میں دوستوں کے محتاج ہیں - خوشحالی میں ان کی موجودگی یا صحبت سے لذت اٹھانے کے لئے اور ان سے دوستی و محبت رکھنے کے لئے اور مصیبت کے وقت میں ان سے مدد اور امداد لینے کی غرض سے ع انسان کے لئے صاحب دل دوست یعنی دوست وفادار - دین کا ذریعہ اور دنیا کی زینت ہے -

القصہ اسی زمانے میں جب میری غریبی کمال درجے تک پہنچی ہوئی تھی - اور عید کے موقعہ پر جو نزدیک آ رہی تھی - بچوں کی ماں (میری بیوی) نے مجھے کہا ہم بے حد مفلسی و تنگی میں صبر کر سکتے ہیں - لیکن میرا دل بچوں کی مفلسی و ناداری کو برداشت نہیں کر سکتا - کیونکہ ان کے ساتھی اس موقعہ پر رنگ برنگ کے کپڑے پہنیں گے - اور یہ بیچارے پھٹے پرانے کپڑوں کے ساتھ ہوں گے - اگر تجھ سے کچھ ہو سکتا ہے - تو کوئی تجویز نکال - تاکہ تھوڑی سی رقم مل جائے اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اپنے لختِ جگر (بچّے) کی ضروریات کو پورا کرنے میں خرچ کرے۔ وہ کہتا ہے کہ اس کی بات نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اور میں نے اپنے ہاشمی دوست کو وہ لفظ لکھ کر بھیجے۔ اور اپنی ضروریات کا اشارہ کیا ؎

"عید آ رہی ہے اور ہم بے سروسامان ہیں"۔ جب وہ رُقعہ اسے ملا۔ تو اس نے ایک مُہر لگی ہوئی تھیلی میرے پاس بھیجی اور لانے والے نے کہا کہ اس میں ہزار درم ہیں۔ اتفاقاً ابھی میں نے اس کا مُنہ بھی نہیں کھولا تھا۔ کہ دوسرے دوست سے اسی مضمون کا ایک رُقعہ پہنچا ؎

"ایک مدت ہو گئی ہے کہ حیرانی کی تلوار سے زخمی ہوں۔ اگر کچھ ہو سکتا ہے تو کوئی مرہم بھیجو۔ (یعنی تنگدستی ہیں کچھ رقم بھیج کر میری پریشانی دُور کرو)

مشکل الفاظ صفحہ ۱۳۲۔ مروّت: مردانگی۔ مردمی۔ انسانیت۔ بالتمام: تمام کا تمام۔ ہمدم: دوست۔ سپند: حرمل۔ جسے نظرِ بد سے بچانے کے لئے آگ میں جلاتے ہیں۔ پا بر سر چیزے نہادن: کسی چیز کی پرواہ نہ کرنا۔ استکشاف کردن: معلوم کرنا۔ گونہ: قسم۔ طرح۔ اخراج: خارج کرنا۔ نکال لینا۔ علیحدہ کرنا۔ اثلاث: جمع ثُلث۔ تیسرا حصّہ۔

مَیں نے اُس مُہر لگی لگائی تھیلی کو اُس کے پاس بھیج دیا۔ اور اپنے بچّوں سے شرمندگی کی وجہ سے گھر نہ گیا۔ اور وہ رات میں نے مسجد میں گذار دی اور دوسرے دن ہاشمی دوست وہی تھیلی مُہر لگی لگائی میرے سامنے لایا۔ اور پوچھا کہ کہو۔ جو رقم میں نے تمہیں کل بھیجی تھی۔ تم نے اسے کیا کیا؟ میں نے تمام واقعہ اس کے سامنے بیان کیا۔ اس نے کہا جب تمہارا رقعہ ملا۔ باوجود اس کے کہ میرے پاس اور کچھ نہ تھا لیکن انسانیت مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتی تھی کہ وہ رقم تمام کی تمام تمہیں نہ بھیجوں۔ چونکہ مجھے بھی چند ضروری اخراجات پورے کرنے تھے۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ فلاں شخص جو کہ میرا اور تمہارا مشترکہ دوست ہے کو ایک رُقعہ بھیجوں اور اُس سے کچھ مانگوں۔ جب میں نے اُسے ایک رُقعہ بھیجا۔ اس نے وُہی تھیلی جس پہ مُہر لگی ہوئی تھی۔ میرے پاس بھیج دی ؎

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ کسی آدمی نے وفاداری کی وجہ سے چاندی اور سونے کی حفاظت پر اپنے پاؤں رکھے (یعنی مال و زر کی حفاظت کو پاؤں کے نیچے روند دیا۔ گویا پرواہ نہ کی)

آخر کار تیرے پاس حیران ہو کر آیا ہوں کہ حقیقتِ حال کا پردہ اُٹھاؤں یا معلوم کروں ؎

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ار مشرق و مغرب دوستوں سے بھرے ہیں۔ لیکن جس قسم کے چاہئیں۔ کم ہیں۔

۲۔ اس نیک مرد سے بُری نظر دُور رہے۔ جو دوستوں کی خاطر حنظل کی طرح (قربان) ہو جاتا ہے۔

واقدی کہتا ہے۔ کہ اس کے بعد دوسرے دوست کو بلایا۔ ایک سو درم نکالنے کے بعد جو بچوں کے خرچ کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ اس نقدی کو ہم نے تین حصوں میں تقسیم کر لیا۔

۱۲۔ بہادری کے کارنامے :۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۰-۱۲۱ :۔ تہور :۔ مردانگی۔ دلیری۔ انتہائی غضب۔ بے قرینہ : بے مثال۔ لاثانی۔ بے نظیر۔ موکب :۔ سوارہ لشکر۔ ظفر انتساب :۔ کامیابی سے نسبت رکھنے والا اقلیم :۔ ولایت۔ صوب :۔ طرف۔ جانب۔ ہزیمت :۔ بھاگنا۔ شکست کھانا۔ صاحبقران :۔ وہ شخص جس کی ولادت کے وقت زحل اور مشتری ایک ہی برج میں واقع ہوں۔ یہاں مراد امیر تیمور ہے۔ دیبا :۔ مخمل۔ دربہ : جسم۔ جوشن :۔ زرہ بکتر۔

چونکہ مردانگی اور بہادری میں شاہ منصور بے مثال تھا۔ ایک فصل اس کے متعلق بھی لکھی جاتی ہے۔ جب ۷۹۵ھ میں جہان کا بادشاہ امیر تیمور گرگاں شوستر کے راستے میں شیراز کے قریب پہنچا۔ سب کا خیال یہ تھا کہ جب شاہ منصور بن شاہ مظفر بن مبارز الدین محمد امیر تیمور صاحبقران کے لشکر کی خبر پائیگا۔ تو سلامتی کی باگ کو بھاگ جانے کی طرف پھیرے گا۔ حتی کہ جمعہ کے دن مذکورہ سال کے جمادی الاول کی چودہ تاریخ امیر تیمور صاحبقران تیس ہزار جوانوں کے ساتھ جو اس وقت اس کی فتح سے نسبت رکھنے والی رکاب کے ہمراہ تھے شہر کے پاس پہنچا۔ اچانک شاہ منصور جو بہادری اور دلیری میں مشہور تھا۔ پانچ ہزار جوانوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کو ایک ایک ولائت سے چنا ہوا تھا۔

ہر ایک نے زربفت کی پوشاک اور شراب کے پیالے کی بجائے جسم پر زرہ بکتر پہنی ہوئی تھی اور ہاتھ میں تلوار پکڑی ہوئی تھی

نماز جمعہ کے وقت پاتیلہ کے پہاڑ میں مغلوں کی فوج پہ حملہ کر کے ان کی صفوں کو توڑ دیا اور امیر تیمور صاحبقران کے پیچھے سے آکر اپنے آپ کو خوفناک شیر کی طرح اس تک پہنچایا۔ اور اس سوار (امیر تیمور) پر تلوار سے حملہ کیا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

**مشکل الفاظ** صفحہ ۱۲۴۔ قول :۔ قلب لشکر۔ فوج کا درمیانی حصہ۔ مرکز۔ صفوف :۔ جمع صف ۔ قطار۔ برہم زدن :۔ بکھیر دینا۔ شیر ژیاں :۔ خوفناک غضبناک۔ تند۔ غصے میں آیا ہوا شیر نہنگ :۔ مگرمچھ۔ وغا :۔ جنگ۔ لڑائی۔ بیشہ :۔ جنگل ۔ ہیجا :۔ لڑائی۔ خال عار :۔ بدنامی کا دھبہ ذلت کا تل۔ اقتدا :۔ پیروی ۔ پور :۔ بیٹا۔ پور دستان :۔ دستان کا بیٹا۔ مراد رستم۔ سعادت :۔ خوش قسمتی ۔ نیک بختی ۔ اختاجی :۔ ساتیس ۔ یساول :۔ چوبدار۔ نقیب۔ سپر :۔ ڈھال بہزیمت رفتن :۔ بھاگ جانا۔ صدمہ :۔ چوٹ۔ وار۔ حملہ۔ ٹکر۔ کامگار :۔ کامیاب۔ فتحمند۔ شتون :۔ دستہ فوج۔ ضرغام انتقام :۔ شیر کی طرح بدلہ لینے والا۔ شیر کا سا انتقام رکھنے والا۔ ہفت خوان :۔ رستم کی سات مشہور مہمیں ۔ دستان :۔ رستم کے باپ کا نام۔ آخر الامر :۔ آخرکار۔ چیزے بر طاق نسیاں نہادن :۔ کوئی چیز بھول جانا۔

عادل ساتیس اور خاص چوبدار نے اس کے سر پر ڈھال کر دی اور اس حملہ کو روک دیا۔ اور ان دو شخصوں کے سوا باقی تمام مقرب بھاگ گئے تھے۔ چنانچہ بڑے سردار نے چاہا۔ کہ نیزے کے ساتھ اس دنیا کے پہلوان (شاہ منصور) کے حملہ کو دفع کرے۔ لیکن فولاد چیز جو اس کامگار (فتحمند امیر) کا نیزہ دار تھا۔ بھاگ گیا تھا اور موجود نہ تھا۔ الغرض لڑائی کے دریا کا وہ مگرمچھ اور جنگ کے جنگل کا وہ شیر (شاہ منصور) صاحبقران (امیر تیمور) سے واقف نہ تھا اس کو نہ پہچانا۔ اور دوسری طرف بھاگ گیا۔ اور بہادروں کے دستے کے دستے (گویا کہ وہ ڈرے ہوئے گدھے ہیں۔ جو شیر کے سامنے سے بھاگتے ہیں) اس شیر کی طرح بدلہ لینے والے کے حملہ سے منہ موڑ کر بھاگ رہے تھے۔ اور شرمندگی کا دھبہ زمانہ کے رخسار پر لگا رہے تھے اور بیت کے مضمون کی پیروی کر رہے تھے ۔

وقت پر میدان جنگ سے بھاگ جانا اور سر سلامت رہنا۔ بہادری اور سر کا پاؤں کے نیچے روندا جانے سے بہتر ہے۔

مطلب ہے۔ کہ اس میدان جنگ میں وہ بہادری دکھائی کہ دستان کے بیٹے (رستم) کی ہفت خوان کی کہانی لوگوں کو بھول گئی ع

جب خوش قسمتی ساتھ نہ دے۔ تو بے حد کوشش کا کیا فائدہ۔ آخرکار اس کی گردن پر تیر لگا اور اس کے رخسار پر تلوار کی ضرب آئی اور لڑائی کے دوران میں شاہرخ میرزا کے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ایک غلام نے اس کو گھوڑے سے نیچے اُتارا کر اس کے سر کو تن سے جُدا کر دیا ۔

تیرا دشمن تیرا سر کاٹنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن تیری تلوار نے ان کو ایک دو سرے سے بڑی اچھی طرح سے جُدا کر دیا ۔ اور اس کے بہادری یا جرأت سے بھرے ہوئے سر کو صاحب قران (امیر تیمور) کے حضور میں پیش کیا ۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۳۵ ۔ گیرودار :۔ پکڑ دھکڑ ۔ لڑائی ۔ جنگ ۔ فرود آمدن :۔ اُترنا ۔ نیچے آنا ۔ بدخواہ :۔ بُرا چاہنے والا ۔ دُشمن ۔ قصد :۔ پُرا ارادہ ۔ ملک ہشت :۔ حروف ابجد کے لحاظ سے اگر م + ل + ک + ہ + ش + ت کو جمع کیا جائے ۷۹۵ ہوتا ہے ۔ بے نہایت :۔ بے حد ۔ نوآب :۔ جمع نائب ۔ نزول کردن :۔ اُترنا ۔ نازل ہونا ۔ تعدّی :۔ ظلم و ستم ۔ جبر ۔ یہاں مالیہ یا ٹیکس کی زیادتی مراد ہے ۔ امرت :۔ امر تو ۔ تیرا حکم ۔ اینّاق :۔ خاص مشیر ۔ بادشاہ کا مقرب تاریخ :۔ تاریخ وفات ۔ تہمتنِ آفاق :۔ دنیا بھر کا پہلوان ۔ ہشتن :۔ چھوڑنا ۔ ترک کرنا ۔ عملۂ دیوان :۔ سرکاری ملازم ۔ درپی ولا ۔ آج کل ۔ پُر تزویر :۔ مکار ۔ دھوکا دینے والا ۔ فریبی ۔ متعہدم میں عہد کرتا ہوں ۔ وعدہ کرتا ہوں ۔ دیوان :۔ دربار ۔ تخفیف :۔ کم کرنا ۔ گھٹانا ۔ خراجات :۔ جمع خراج ۔ مالیہ ۔ ٹیکس

وہ سر جس نے تیرے حکم سے عدولی کی ۔ دیکھ کہ آسمان اُس کو گھسیٹ گھسیٹ کر تیرے دروازے کی دہلیز پر لایا ہے ۔

اور امیر علاء الدین جو بادشاہ کا خاص مقرب تھا ۔ دنیا کے اِس پہلوان کی تاریخ وفات کے متعلق کہتا ہے ۔

زمانے کا بادشاہ منصور وہ ہے کہ جس نے سلطنت کی زمین میں عدل و انصاف کا بیج بویا اور جب دارِ فنا سے (فانی دنیا سے) گیا ۔ تو ملک چھوڑ گیا ۔ لہٰذا ضروری طور پر اس کی تاریخِ وفات "ملک ہشت" ہوئی ۔

۱۳ ۔ حکایت :۔

روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ شاہ یحییٰ بن شاہ مظفر بن مبارز الدین محمد ایک دن اپنے نوکروں چاکروں سے کہیں پیچھے رہ گیا اور ایک دہقان کے پاس پہنچا ۔ اور اس سے دریافت کیا ۔ کہ سرکاری افسران آج کل تم سے حساب سے زیادہ تو کوئی چیز نہیں لیتے ۔ چونکہ وہ غریب

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کسان دھوکے باز مکار کو نہیں پہچانتا تھا۔ اُس نے اِس کے نائبوں کے خلاف بڑی زبردست شکایت کی۔ شاہ یحییٰ نے کہا۔ کہ بادشاہ فلاں جگہ اُترا ہُوا ہے۔ مَیں تم سے عہد کرتا ہوں کہ جب تو دربار میں آئیگا۔ تو تیرے لئے زاید ٹیکس کے دُور کرنے اور مالیہ کی کمی کے لئے حکم حاصل کروں گا۔ لیکن تو آ ضرور۔ اُس نے کہا۔ البتہ نہیں آؤں گا۔ اُس نے نہ آنے کی وجہ پُوچھی۔ اُس نے جواب دیا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۳۰۶۔ میش چشم :۔ بھیڑ کی طرح آنکھیں رکھنے والا۔ احمق۔ تصرّف :۔ قبضہ۔ طاقت۔ اختیار۔ قابو۔ رسوخ۔ اثر۔ فہم :۔ کام۔ لرزیدن :۔ کانپنا۔ وفاکیش :۔ باوفا۔ وفادار۔ وفاداری کو اپنا مذہب سمجھنے والا۔ بارگاہ :۔ دربار۔ حرآیت :۔ دوست۔ یتیم :۔ ڈر۔ مُستمند۔ مسکین۔ عاجز۔ زخمی۔ دُکھی۔ ترحم آمدن :۔ رحم آنا۔ ترس کھانا۔ نشان :۔ شاہی فرمان حکم۔ معافی :۔ ٹیکس یا لگان کی معافی۔ مبلغ گراں :۔ زر کثیر۔ کافی رقم۔ حکایت فرمود :۔ عنایت کی مصحف :۔ کوئی مقدس کتاب۔ عام طور پر یہ قرآن شریف کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے الحمد للہ :۔ خدا کا شکر ہے۔ حسب دلخواہ :۔ مرضی کے مطابق۔ خواہش کے مطابق۔ زنہار :۔ خبردار خبد :۔ واداد۔ تفاؤل :۔ فال لینا۔ شگون دیکھنا۔ مستبشر :۔ خوش خبری۔

اِس لئے کہ تُو ایک نیک جوان دکھائی دیتا ہے اور وہ بھیڑ کی طرح آنکھیں رکھنے والا احمق، سر جھکائے آنکھیں نیچی کرے گا۔ اور تیری بات کی طرف دھیان تک نہ دے گا اور تجھے میری خاطر شرمندہ ہونا پڑے گا۔ شاہ یحییٰ نے جواب دیا۔ مجھے بادشاہ کے مزاج پر کچھ اختیار ہے۔ کہ تُو ضرور آ۔ اور تیرا کام کر دوں گا۔ الغرض وُہ غریب اُس باوفا شخص کے وعدہ پر اعتبار کرتے ہوئے جلدی جلدی آیا اور جب اس کو دربار میں لایا گیا۔ تو اس کی نظر اس کے دوست کے چہرہ پر پڑی اس کو پہچان لیا۔ اور بے انتہا خوف اور ڈر سے کانپنے لگا۔ شاہ یحییٰ کو اس مسکین دُکھی کے حال پر رحم آیا۔ اس کو ٹیکس کی معافی کا حکم اور بہت سا روپیہ بخشا اور کہا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اس بھیڑ الیسی آنکھیں رکھنے والے (احمق) نے سر نہ جھکایا اور آنکھیں نیچی نہ کیں اور تیری مُراد تیری دلی خواہش کے مطابق پُوری کر دی ؎

اگر تو چاہتا ہے کہ خُدا تیری دونوں جہانوں میں عزّت رکھے۔ یا نگہبانی کرے تو خبردار رہ۔ تاکہ تو زخمی دلوں کا خیال رکھنے کی کوشش کرے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مشہور ہے کہ جب اس کی پیدائش کی خبر اس کے دادا امیر ناصر الدین محمد کو پہنچی تو قرآن مجید جو اس کے ہاتھ میں تھا سے شگون دیکھا تو یہ آیت نکلی "اس میں شک نہیں کہ ہم تمہیں ایک لڑکے کی خبر دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے"۔ ضروری طور پر اس نے اس خوشی پر مسرور ہو کر اس کا نام شاہ یحییٰ رکھا۔

## ۱۴۔ عجیب و غریب واقعات کے متعلق :۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۴۷۔ عزم :۔ ارادہ۔ یعنی :۔ بات۔ امر۔ جسر :۔ پل۔ جرار :۔ نڈر۔ عظیم بہادری۔ تیر پرتاب :۔ فاصلہ جہاں تک تیر جا سکتا ہے۔ معاندان :۔ جمع معاند۔ دشمن۔ تدبیر صائب :۔ درست تدبیر۔ عواقب :۔ جمع عاقبت۔ انجام۔ نے :۔ بانسری۔ یلغار نمودن :۔ چڑھائی کرنا۔ مارچ کرنا۔ فرات :۔ ایک دریا کا نام ہے۔ تعجیل :۔ جلدی۔ تیزی۔ نوئین :۔ بادشاہ زادہ امیر اعظم۔ سہام :۔ جمع سہم۔ تیر۔ لشکر منصور :۔ کامیاب۔ فتحمند لشکر۔ دیو نشان :۔ شیطانی شکل والے۔ شیطان صورت۔ سہام نصر عواقب۔ فتح کا نتیجہ رکھنے والے تیر۔ خدنگ :۔ ناوک تیر۔ توا :۔ سر۔ کار کردن۔ اثر کرنا

امیر تیمور صاحبقران نے ۷۹۵ھ کے ماہ شوال میں عراق عرب کی فتح کا ارادہ کیا۔ اور ماہ مذکورہ بالا مہینہ کی اکیس تاریخ کو سنیچروار کی صبح کو بغداد پہنچا۔ وہاں کا حاکم سلطان احمد اس بات کی خبر پا کر دریائے دجلہ کو پار کر گیا اور پل کو توڑ دیا۔ جب اس نے دشمن کے لشکر کو تعاقب کرتے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر حلہ کی طرف بھاگ گیا۔ امیر تیمور نے ایک فوج جو امیروں پر مشتمل تھی اس کے پیچھے بھیجی۔ اور وہ کوچ پر کوچ کرتے ہوئے دریائے فرات سے گذر گئے اور کربلا کے میدان میں سلطان احمد کو جا ملے۔ چونکہ اس وقت وہ بڑی جلدی سے روانہ ہوئے تھے۔ اس لئے امیر اور شہزادے سب ملا کر بمشکل بیس آدمی تھے اور سلطان احمد کے ہمراہ دو ہزار سواروں کا بھاری لشکر تھا۔ اُن میں سے دو سو جوانوں نے لوٹ کر اُن پر حملہ کیا اور امیروں نے جلدی جلدی گھوڑوں سے اُتر کر دشمنوں کو حادثات کا نتیجہ رکھنے والے تیروں کی مار سے ایک تیر کی مار کے فاصلے پر روکے رکھا۔ اور جب اُنہوں نے پیٹھ دکھائی یعنی واپس لوٹے۔ تو پھر بہادر سوار ہو گئے۔ ان کا پیچھا کیا۔ انہوں نے پھر مڑ کر حملہ کیا اور کامیاب لشکر پھر اُسی طرح سے پیادہ ہو کر شیطانی صورت دشمنوں کا فتح کا انجام رکھنے والے تیروں کی درست تدبیر سے

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

(روشن ستاروں نے اس کا تعاقب کیا) مُنہ پھیر دیا۔

۱۔ تیر سینے سے جان کو لوٹ رہا تھا اور کمان ابرو سے اس کو اشارہ کر رہی تھی مطلب ہے کہ تیر لگتے ہی دشمنوں کی جان نکل جاتی تھی۔

۲۔ تیر کی بانسری خفیہ راگ گا رہی تھی اور اس کا راگ دلوں پر اثر کر رہا تھا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۳۸۔ نوئینان :۔ جمع نوئین شہزادے۔ اُمرا۔ بہ دُنبال کسے رفتن :۔ کسی کے پیچھے یا تعاقب میں جانا۔ ستوہ آمدن :۔ عاجز آجانا۔ تنگ آجانا۔ عطف :۔ موڑنا۔ مجال :۔ موقع۔ طاقت۔ فرصت۔ بالضرورۃ۔ مجبوراً۔ اضطرار :۔ صبر کرنا۔ خدنگ :۔ تیر۔ معارف :۔ مشہور و معروف۔ شربت گھونٹ۔ تفقد :۔ مہربانی۔ نوازش۔ عنایت۔ جریدہ :۔ فہرست۔ کتاب۔ شعار :۔ خصلت۔ وصف۔ خاصہ۔ دستور۔ مؤدائے :۔ مضمون۔ پرچم :۔ پھریرا۔ رایات :۔ جمع رایت۔ جھنڈا۔ نصرت آیات :۔ فتح کے نشان والا۔ سالماً غانماً :۔ سالم باغنیمت یعنی صحیح سلامت۔ اور مالِ غنیمت کے ساتھ۔ مراجعت نمودن :۔ واپس آنا۔ لوٹنا۔ اعاظم :۔ جمع اعظم۔ بڑا۔ تفحص :۔ ڈھونڈ۔ کھوج۔ تلاش۔ حسبۃً للہ :۔ خدا کے واسطے۔ خدا کے لیے۔ ہر آئینہ :۔ بلاشک۔ بلاشبہ۔ ضرور۔ حسن مآب :۔ اچھا نتیجہ۔ اچھی عاقبت۔

شہزادے اسی طرح سوار ہو کر ان کے تعاقب میں دوڑ پڑے۔ اور اس گروہ نے عاجز آکر اس دفعہ اپنے ارادے کی باگ اس طرح موڑی کہ امیروں کو گھوڑوں سے اترنے کا موقع ہی نہ ملا۔ اور مجبوراً آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔ اور دونوں طرفوں نے بہادری کا ثبوت دیا لیکن چونکہ فتح اور صبر ہمیشہ نامور امیر (تیمور) کے بہادر لشکر کا وصف رہا ہے۔ اس لئے اس آیت کے مضمون کے مطابق (اگر تمہارے درمیان بیس آدمی بھی صبر کرنے والے ہوں۔ تو وہ دوسو پر غالب آسکتے ہیں) فتح کی ہوا شہزادوں کے کامیابی کے نشان رکھنے والے جھنڈوں کے پھریروں پر چلی اور دشمنوں نے اپنی باگ بھاگ جانے والی وادی کی طرف موڑ دی۔ اور وہ صحیح سلامت بمع مال غنیمت واپس لوٹے۔ لیکن اس بے آب جنگل میں سورج کی بے حد گرمی کی وجہ سے بے قرار ہو گئے۔

سورج نے ہوا سے اُس قدر گرمی پائی کہ پتھر کا دل سورج کی حالت پر جلتا تھا (یعنی رحم کھا رہا تھا) اور پیاس کی شدت سے وہ بے طاقت ہو گئے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

میرے دل کے میدان میں آہ اس حرارت سے اُٹھی۔ کہ تیرے تیروں کے پرندوں نے گرمی کی وجہ سے اپنی چونچیں کھول لیں۔

مجبوراً ہر ایک پانی کی تلاش میں جلدی جلدی دوڑ پڑا اور ایباج اوغلان اور امیر جلال حمید جو کہ جوجی خاندان کے مشہور و معروف امیروں میں سے تھے ایک جماعت کو پانی کی تلاش میں بھیجا اور اُس جماعت نے کمال کوشش کے بعد دو گھونٹ پانی حاصل کیا اور ان کے پاس لے آئی۔ ایباج اوغلان نے اپنا حصہ پی لیا لیکن اس سے اس کی پیاس نہ بجھی۔ جلال حمید کو کہا میں پیاس سے مر جاؤں گا۔ خدا کے واسطے اگر تو اپنا حصہ مجھے بخش دے تو بلاشبہ تیرا نام اُن لوگوں کی فہرست میں لکھا جائیگا جن کے متعلق کہا گیا ہے راقم حالت ہو گی ان کی اور عاقبت بھی اچھی ہو گی۔ ان کی، امیر جلال نے کہا۔ اس بارہ میں میں نے صاحبقران (امیر تیمور) سے ایک کہانی سنی ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۳۹۔** بادیہ: جنگل۔ دشت۔ صحرا۔ بیابان۔ نایبہ: مصیبت تکلیف۔ ممات: موت۔ مکرمت: بخشش۔ کرم۔ سخاوت۔ عدم: فنا۔ موت۔ بربادی۔ ساقط: سقط۔ گرنا۔ گرنے والی۔ ابقا: زندہ رکھنا۔ قائم رکھنا۔ برقرار رکھنا۔ صحیفہ: صحیفات کتاب۔ یمن: برکت۔ جانی: جان قربان کرنے والا۔ رقبہ: گردن۔ ربقہ: رسی۔ طوق ورطہ: بھنور۔ ہائل: خوفناک۔ مستلزم: لازمی طور پر۔ ضروری طور پر۔ متوارث: ورثہ میں آئی ہوئی۔ خاندانی۔ افنا: فنا کرنا۔ برباد کرنا۔ مٹا دینا۔ ترک گفتن: قربان کرنا۔ نثار کرنا۔ چھوڑنا۔ استیصال: جڑ سے اکھیڑنا۔ تباہی۔ بربادی۔ ہدف: نشانہ۔ گرانی: بھاری۔ بوجھ۔ وبال۔

ایک دفعہ ایک عربی ایک ایرانی کا ہمسفر بنا۔ جنگل میں وہ اسی قسم کی مصیبت میں گرفتار ہو گئے۔ اتفاقاً عربی کے پاس قدرے پانی بچ گیا تھا۔ ایرانی نے اُس سے کہا عربوں کی جوانمردی اور سخاوت بہت مشہور ہے۔ کیا ہی اچھا ہو گا کہ اگر تو مجھے پانی کا ایک گھونٹ دے کر موت کے ڈراونے بھنور سے چھٹکارا بخشے اور اہل ایران کی گردن کو اپنے احسان کی رسی کے حلقے میں لے لے (یعنی تمام ایران کو اپنا ممنون احسان بنائے) عرب نے کچھ سوچ بچار کے بعد کہا۔ اگرچہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ یہ بخشش لازمی طور پر میری بربادی کا سامان

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہو گی۔ لیکن میں کسی وجہ سے یہ مناسب نہیں سمجھتا۔ کہ یہ خاندانی بزرگی یا سخاوت کا وصف ہم سے مٹ جاتے یا جاتا رہے پس اس صفت کو برقرار رکھنے کے لئے اس نے اپنی ذات کو فنا کرنا قبول کیا اور اس کو پانی دے دیا۔ اور اپنی ہلاکت کا پورا پورا ارادہ کر لیا ۔

۱۔ اس شخص کو جو محبت کے راستہ میں قدم رکھتا ہے۔ کہہ دے اپنے دوست کی خاطر جان پر کھیل جا۔

۲۔ اس دل پر دوستی اور محبت حرام ہوتی ہے جو اپنے دوست کے ساتھ وفاداری میں موت کی فکر کرتا ہے

غرضیکہ میں بھی اس عربی کی مثال پر عمل کرتے ہوئے جوجی خاندان اور چنگیز خان کے خاندان پر احسان کرتا ہوں۔ اس شرط پر کہ جب تو صاحبقران (امیر تیمور) کی مجلس میں جائے تو ہماری جانثاری کا ذکر کرے اور اس کہانی کو تاریخ کے صفحوں پر لکھے۔ ایباج اوغلان نے یہ بات تسلیم کر لی۔ اور امیر جبلال نے فنا ہونے کا ارادہ مضبوط کر لیا اور اس کو پانی دے دیا اور اس کو نجات دلائی۔ جو کہ موت کی سرحد تک جا پہنچا تھا۔ اور آپ بھی اس بخشش کی بدولت اس خوفناک بھنور سے بچ کر کنارے جا لگا ۔

۱۔ ایسے شخص کی طرف رجحان کر جو تجھ سے وفا کرتا ہے اور اپنی جان کو تیری مصیبت کے تیروں کا نشانہ بناتا ہے۔

۲۔ ایسے دوست کی خاطر جو کہ تجھ پر جان قربان کرنے والا ہو۔ تو جان کو پیارا رکھنا محض ایک بوجھ ہوتا ہے۔

۱۵۔ عجیب و غریب واقعات کے متعلق :۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۴۰ ۔ بے ہمال :۔ بے نظیر۔ بے مثال۔ لاثانی۔ بے مثل۔ فرمان دہ :۔ حکم دینے والا امراء بادشاہ۔ بلاد :۔ علاقے رممالک۔ جمع بلد۔ لکدکوب :۔ پائمال۔ پاؤں کے نیچے روند دینا۔ عساکر :۔ جمع عسکر۔ فوج۔ قہر و غلبہ :۔ غضب اور طاقت۔ دیار :۔ علاقہ ملک۔ دیار جمع دیّار۔ اسم فاعل۔ ملک میں رہنے والا۔ کارہ داشتن :۔ نفرت کرنا۔ کراہیت رکھنا کارہ :۔ نفرت کرنے والا۔ توسط :۔ ذریعہ۔ یورش :۔ حملہ۔ چڑھائی۔ ابہت :۔ رعب۔ دبدبہ اقتدار۔ عدت :۔ سامان وغیرہ۔ قیاصرہ :۔ جمع قیصر۔ بادشاہ۔ مظنہ :۔ ظن۔ گمان۔ خیال۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

قیاس - قائلہ :- آفت - بدی - شر ناگہانی - اختر شناسی :- علم نجوم رنجوم - اچھی - سپہ سالار - فوج کا بڑا افسر - معروض داشتند :- عرض کی - چرکیب :- امدادی فوج - عرصہ روم :- روم کا علاقہ نسبت :- مقابلہ - حشر :- فوج - لشکر - جبابرہ :- جمع جابر - طاقتور اور ظالم بادشاہ - بیم ضرر :- نقصان کا خوف - شہور :- جمع شہر - مہینے - سنین :- جمع سن - سال - طالع :- نکلنا - ظاہر ہونا

جب بے مثل اور لاثانی امیر تیمور نے ایک ہی سال میں مصر اور شام کے بادشاہوں کی اقبال کی صبح کو زوال کی شام میں تبدیل کر دیا - تو اُن علاقوں کو اپنی ظالم فوج کے پاؤں کے نیچے روند دیا - اور بغداد کو غضب اور طاقت کے پنجے کے زور سے فتح کیا - اور قتل عام کیا - چنانچہ اس علاقہ میں باشندوں کا نام و نشان تک نہ چھوڑا - اس نے سردی کا موسم قراباغ میں بسر کیا - اس اثنا میں روم کو فتح کرنے کا خیال اس کے دل میں پیدا ہوا - اس کی سلطنت کے امیر اور وزیر اس بات سے متنفر تھے - انہوں نے فوجی افسروں اور مصاحبوں کے ذریعہ عرض کی کہ اب تین سال ہو چکے ہیں کہ امدادی فوج متواتر چڑھائی کی تکلیف اور لڑائی جھگڑے کی پریشانی دیکھ رہی ہے اور روم کا علاقہ ایک وسیع سلطنت ہے - اور وہاں کے بادشاہ سے دوسرے بادشاہوں کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا - کیوں کہ کمال رعب و دبدبہ سامان فوج و لشکر کی زیادتی کے لحاظ سے تمام قیصروں اور بڑے بڑے طاقتور و ظالم بادشاہوں سے کئی درجے اونچا ہے - نیز نجومیوں کا یہ خیال ہے کہ چغتائی فوج کو روم کے حملے میں نقصان کا خطرہ ہے - صاحب قران (یعنی امیر تیمور) نے چونکہ اس چڑھائی کا پختہ ارادہ کیا ہوا تھا - ان باتوں پر اعتبار نہ کیا - اس لئے امیروں اور شہزادوں کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے مولانا عبداللہ لسان کو بلایا - اور حقیقت حال دریافت کی - اور مولانا نے کو رسے جس کی مانند ان مہینوں اور سالوں میں کوئی روشن ستارہ علم نجوم کے آسمان پر ظاہر نہ ہوا تھا سے

اُس آسمان کی تمام تختی کو سطر بہ سطر دانائی کے اصطرلاب سے حل کر رکھا تھا عرض کیا

**مشکل الفاظ ۱۸۱ -** زیچ :- زیک کا معرب - نجومیوں کی تختی - نجومیوں کی وہ کتاب جس میں ستاروں کی حرکت نقشوں میں لکھی ہوتی ہے - جدول :- سطر - تخصیص :- خاص طور پر - دال :- دلیل دینے والا - ظاہر کرنے والا - والی - حاکم - امضا :- عمل کرنا -

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جاری کرنا۔ یورت:۔ منزل۔ آرام گاہ۔ شاہ انجم:۔ ستاروں کا بادشاہ۔ سورج۔ مشرف کردن شرف بخشنا۔ عزت دینا۔ اصطرلاب:۔ ستاروں کی بلندی معلوم کرنے کا آلہ۔ ذوذوابہ:۔ دُمدار ستارہ جو منحوس خیال کیا جاتا ہے۔ اندہاب:۔ غروب ہونا۔ غائب ہونا۔ حکم:۔ اثر۔ نتیجہ انجام نسخہ:۔ کتاب۔ مستولی شدن:۔ غالب آنا۔ غلبہ پانا۔ استصواب:۔ صحیح درست۔ ایت ئیل:۔ ترکی میں بارہ سال کے دور کا گیارھواں سال۔ حمل:۔ ایک برج کا نام ہے۔ جس میں جب سورج داخل ہوتا ہے۔ تو موسم بہار شروع ہو جاتا ہے۔ عامل:۔ حاکم۔ نامیہ:۔ قوت نشو و نما۔ عمل:۔ کام۔ فرض۔ ڈیوٹی۔

کہ اُس وقت دُمدار ستارہ برج حمل میں ظاہر ہوگا۔ چنانچہ شام کے وقت شفق کے غائب ہونے تک رہے گا۔ اُس فن کے اُستادوں کی کتابوں کے مطابق اس کا نتیجہ خاص طور پر مولانا محی الدین مغربی کے رسالہ میں لکھا ہے اور اس کتاب کو وہ دربار میں لے آیا۔ اور وہاں لکھا تھا کہ دمدار ستارے کا برج حمل میں ہونا اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ مشرق کی طرف کا لشکر روم پر غالب آئے گا۔ اور وہاں کا حاکم قید ہو جائیگا۔ لازمی طور پر صاحبقران (امیر تیمور) کو یہ بات پسند آئی۔ اور اپنی صحیح رائے سے مشورہ کرتے ہوئے اپنی اس نیت کو پورا کیا۔ اور اتوار کے دن ۸۰۴ھ میں شعبان کی ساتویں تاریخ مطابق سنہ ایت ئیل سلطانی توروزنہ کے دن قراباغ کے موسم سرما بسر کرنے کی منزل سے روم کی ولایت کو فتح کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوا۔

۱۔ جب ستاروں کا بادشاہ (سورج) برج حمل میں داخل ہو کر اُس کو عزت بخشتا ہے تو قوت نشو و نما نباتات کے حاکم کو اس کے کام پر پھر بھیج دیتا ہے (مطلب ہے کہ موسم بہار کے آنے سے سبزہ و نباتات میں ترقی آجاتی ہے)

مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۴۔ خواقین:۔ جمع خاقان۔ بادشاہ۔ شرفات:۔ جمع شرفہ۔ چوٹی۔ کنگرہ۔ کاخ:۔ محل۔ اُمہات۔ اُم کی جمع۔ مائیں۔ مراد بڑا ضروری۔ قلاع:۔ جمع قلعہ۔ فرزرہ۔ پہاڑ کی چوٹی۔ کنگرہ۔ منیع:۔ منع کرنے والا۔ مضبوط۔ محکم۔ پہنچ سے باہر تیز تک:۔ تیز رفتار۔ ارتقا:۔ ترقی کرنا۔ چڑھنا۔ معارج:۔ عروج۔ بلندی۔ تفرقہ:۔ پریشانی سبک بال:۔ تیز اڑنے والا۔ چہار ارکان:۔ یعنی چار رکن۔ مراد اربعہ عناصر۔ آب۔ خاک

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

باد - آتش - حصین : - قلعہ حصین : - مضبوط - علو : - بلندی - زمرہ : - فہرست - جماعت -
پیکر : - بُت - جسم - تصویر - سبع : - سات - سمٰوات : - جمع سما - آسمان - نردبان : - سیڑھی
نہ پایہ - سبعین : - ستر - اربعین : - چالیس - پلنگی - اس میں پائے مکسور ہے - دہلیز کا فرش -
از چشم افگندن : - نظر سے گر جانا - بے عزت ہونا - مبارزان : - جمع مبارز - جنگجو - لڑاکے -
عرصہ : - میدان -

سب سے پہلے فتح اُس نے قلعہ کماخ سے شروع کی جس کے محل کے کنگروں تک بڑے بڑے مدبر خاقانوں کی فتح کی کمند نہیں پہنچی تھی - اور وہ قلعہ جو اس علاقے کے تمام قلعوں میں سے بڑا ہے اور ایک ایسے پہاڑ پر واقع ہے - جو پہنچ سے باہر ہے اور جس کی بلندیوں تک چڑھنے میں تیز رفتار وہم کئی بار پریشانی کے پتھروں سے ٹکراتا ہے اور اس کے آسمان کی طرح بہ جوں پہ چڑھتے چڑھتے ہلکے بازو والے خیال کے پرندے کا دم پھول جاتا ہے

۱ - اگر دوربین عقل اربعہ عناصر (آب - آتش - خاک - باد) اور آسمانوں کے سات طبقات سے ایک سیڑھی تیار کرے

۲ - تو بھی اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کی چھت کے کونہ پر پاؤں بھی رکھ سکے خواہ سات ستر اور چار چالیس ہی کیوں نہ ہو جائیں

الغرض ایسے مضبوط و مستحکم قلعے جس کے متعلق قاضی سنجان کہتا ہے ؎

۱ - اس میں یہ منقش آسمان نقطہ دروازے کا فرش دکھائی دیتا ہے اور اس کا ہر ایک پتھر جو ہے - وہ البرز پہاڑ کے برابر ہے - کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

(۱) دور اندیش وہم نے سو بار اپنے دل میں سوچا کہ کس طرح سے اپنی نظر کی کمند کو اس پر ڈال سکے

(۲) اس کے کنگرہ کی بلندی اُس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اُس نے (بلندی کنگرہ نے) آسمان کو ستاروں کی نظر سے گرا دیا ہے (آسمان کی وقعت کو کھو دیا ہے)

امیر کبیر یعنی بڑے امیر (تیمور) کے بہادروں کی ایک جماعت نے قلعہ کو غضب اور طاقت کے بل بوتے پر فتح کر لیا - اور اُس کے مطابق ع - جو سال اچھا ہوتا ہے - اُس کی بہار سے پتہ چل جاتا ہے اور کامیابی کی تصویر اُن کے دلوں کے میدان سے ظاہر ہوتی

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

مشکل الفاظ صفحہ ۱۴۳۔ غرائب: جمع غریب۔ عجیب بات۔ متواتر: متواتر۔
برابر۔ لگاتار۔ صغار: جمع صغیر۔ چھوٹا۔ عصفور: چڑیا۔ طیور: جمع طائر۔ پرندے۔
فغفور: چین کے بادشاہ کا لقب۔ اہالی: جمع اہل۔ لوگ۔ نمک سود کردن: نمک
چھڑکنا۔ اوانی: جمع آناء۔ برتن۔ ظروف: جمع ظرف۔ برتن وغیرہ۔ اسد: برج اسد
آسمانی برج کا نام۔ مصاف: لڑائی۔ جنگ۔ صف باندھ کر لڑنا۔

ظفر نامے کا مصنف لکھتا ہے کہ اس سرزمین یعنی ملک کی عجیب و غریب باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہر سال بہار کے موسم میں تین دن متواتر چھوٹے چھوٹے پرندے چڑیا کے بچوں کی طرح جن کے ابھی نئے پر نکلے ہوں ہوا سے نیچے اترتے ہیں اور وہاں کے لوگ انہیں جمع کر کے ان پر نمک چھڑک دیتے ہیں۔ اور برتنوں اور بکسوں میں بھر کر رکھتے ہیں اور جو کبھی ان تین روز میں نہیں پکڑے جاتے۔ ان کے پر بڑے ہو جاتے ہیں اور وہ اڑ جاتے ہیں۔ الغرض جمعہ کے دن سن مذکور کے ماہ ذی الحجہ کی انیسویں تاریخ کو جبکہ سورج برج اسد کے چھٹے درجہ میں تھا۔ انگوریہ کے گرد و نواح میں ایلدرم بایزید کے ساتھ جنگ کر کے فتح پائی۔ اور اس کو سینچر کی رات کو سوتے وقت ہاتھ باندھ کر صاحبقران کے پاس لائے (صبح کو امیر بنا اور شام کو قیدی ہو گیا) کا مضمون اس سے متعلق درست ثابت ہوا ہے۔

ایک لاکھ بادشاہ بھی تیری طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ قیصر اور فغفور کو بھلا تیرے ساتھ مقابلہ کی کہاں ہمت ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۴۴۔ قشون: دستہ۔ خصم: برابر۔ مقابل کا دشمن۔ متفرق ساختن: بکھیر دینا۔ جلادت: بہادری۔ دلیری۔ کوششہا: لڑائیاں۔ ہزیمت: بھاگنا۔ کا از دست رفتن: ہاتھ سے نکل جانا۔ سنبھلنا ناممکن ہو جانا۔ تفوق: فوقیت۔ سبقت لڑائی۔ جبہ: زرہ بکتر۔ فرق تا قدم: سر سے لے کر پاؤں تک۔ مربوط: ملے ہوئے۔ جوڑے ہوئے۔ ربط شدہ۔ ساق: پنڈلی۔ حریف: مقابلہ۔ برابر۔ بستہ گشتن: قید ہو جانا۔ گرفتار ہو جانا۔ راہ گریز: بھاگنے کی راہ۔

ظفر نامہ میں درج ہے کہ جب ان دو بھاری لشکروں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ تو

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

پہلا شخص جس نے اپنی فوج کے ساتھ مقابلہ کیا اور اپنے مقابل کے دشمن کو تتر بتر کر دیا۔ قرا عثمان پایندری تھا۔ قیصر کا ایک بیٹا تھا جس کا نام کرشینجی تھا اور جو بہادری میں دوسرے بھائیوں پر فوقیت رکھتا تھا۔ قیصر کے دائیں ہاتھ کھڑا تھا۔ اور سپرلاس فرنگی نے اس کے بائیں ہاتھ بمعہ دس ہزار فرنگیوں کے جو سر سے پاؤں تک ایسے زرہ بکتر پہنے ہوئے تھے اور جو ایک دوسرے سے ایسی مضبوطی کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ کہ سوائے تالے کے جو ان کی پنڈلیوں کے نزدیک تھا کسی دوسری جگہ سے نہ کھولے جا سکتے تھے بڑی بہادری کے ساتھ لڑے آخر کرشینجی نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ روم کے لوگ اس فوج (فوج تیمور) کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور بھاگ کر نکل گیا۔ سپرلاس افرنجی بھی قریب شام تک لڑتا رہا اور وہ بھی ہار گیا اس حالت میں قیصر نے ایک اونچے مقام پر چڑھ کر اپنی فوج کے دائیں بائیں نظر ڈالی۔ اور دیکھا کہ اکثر مارے گئے۔ اور قید ہو گئے ہیں۔ اور اب سنبھلنا مشکل ہے۔ وہ اتنا لڑتا رہا کہ شام پڑ گئی۔ بھاگنے کا راستہ اختیار کر کے نکل گیا۔ لیکن دوسرے دن قید بنا کر اس کو صاحب قران کے حضور میں لائے

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۲۵** ۔ امیر کبیر :۔ بڑا امیر۔ امیر اعظم۔ مرحمت :۔ مہربانی۔ رحمت سانحہ :۔ کلائی۔ دغدغہ :۔ خوف۔ خطرہ۔ جان بدر برد۔ جان بچا کر لے گیا۔ طویت :۔ نیت باطن۔ دل۔ مضطرب :۔ پریشان۔ بے قرار۔ وہاب :۔ بخشنے والا۔ مراد خدا۔ منان :۔ بہت احسان کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ تضرع :۔ عاجزی۔ التجا۔ معترف :۔ اعتراف کرنا ماننا۔ تفحص :۔ ڈھونڈنا۔ تلاش کرنا۔ تگ پا :۔ دوڑ کر۔ بھاگ کر۔ داد خواہ :۔ انصاف چاہنے والا۔ پارہ پارہ :۔ ٹکڑے ٹکڑے

**حکایت** :۔ میں نے رسالہ میں یہ لکھا دیکھا کہ جس وقت ایلدرم بایزید کے ہاتھ باندھ کر محمود خاں کے سامنے لائے۔ جس کو امیر کبیر (تیمور) نے اوکتائی خاں کی نسل میں سے خان ہونے کی عزت عطا فرمائی تھی۔ امیر کبیر نے اس پر مہربانی کی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ جو کچھ تو نے کیا۔ خود کیا۔ تجھے معلوم نہیں ؎

جس شخص نے فولاد کی طرح بازو رکھنے والے کے ساتھ زور آزمائی کی تو اس نے اپنی
چاندی کی سی کلائی کو نقصان پہنچایا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اب تو کسی فکر اور خوف کو اپنے دل میں جگہ نہ دے۔ کیونکہ اُس فتح کے شکرانے میں جو کہ احسان کرنے والے اور بخشنے والے خدا نے مجھے عطا کی ہے تجھے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤں گا۔ اور قیصر نے عاجزی کا چہرہ خاک پر رکھا۔ اور اپنے گناہ کو تسلیم کیا اور عرض کیا کہ اس لڑائی میں میرے تین بیٹے موسیٰ، عیسیٰ اور مصطفیٰ شامل ہوئے۔ مجھے ان کے مردہ یا زندہ ہونے کے متعلق کچھ خبر نہیں۔ امیر کبیر نے ایک جماعت مقرر کی کہ وہ ان کو تلاش کرے۔ موسیٰ کو جیسے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ ایلدرم کے حضور میں لائے اور عیسیٰ اور مصطفیٰ بھاگ کر جان بچا کر لے گئے۔

## ۱۶۔ عجیب وغریب واقعات کے متعلق ہے

میرزا شاہ رخ نیت کی کمال صفائی اور دلی سچائی کے ساتھ ہر جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنے کی غرض سے جامع مسجد میں جایا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ جمعہ کے دن ۸۳۰ھ میں ربیع الثانی کی تیئیسویں تاریخ کو جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو کر باہر جا رہا تھا۔ اکثر امیر جلدی جلدی باہر جا کر گھوڑوں پر سوار کھڑے تھے اور نقارچیوں نے اپنے مقررہ دستور کے مطابق نقارہ بجانا شروع کیا۔ اچانک ایک احمد نامی شخص جو مولانا فضل اللہ استرآبادی کے مریدوں میں سے تھا اور نمدے کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ انصاف چاہنے والوں کی طرح اس کے راستے میں آ کھڑا ہوا۔ بادشاہ نے ایک منظور نظر کو کہا کہ اس کا مقصد معلوم کرو۔ مُرک نے دلیری سے آگے دوڑ کر میرزا کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا۔ تمام امیر پریشان اور بے چین ہو گئے۔ اور اس سے اجازت لینے کے بعد اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئیے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۶۴** ۱۔ غوغا: شور و غل۔ رستخیز: قیامت۔ خلائق: خلقت کی جمع۔ لوگ۔ جراحت: زخم۔ اندک فرصتے: تھوڑی دیر۔ تھوڑا عرصہ۔ سراسیمہ: حیران و پریشان۔ گھبرانا۔ عربدہ: شور و غل۔ محفّہ: پالکی۔ مظنّہ: گمان۔ شک۔ قیاس۔ معالجہ کردن: علاج کرنا۔ صلوات: نماز۔

ایک دم شور و غل مچ گیا اور قیامت بپا ہو گئی۔ لوگ حیران و پریشان رہ گئے اور نقارچیوں کے ہاتھ کام سے رہ گئے۔ اور اندرونی اور بیرونی لوگوں کا شور آسمان تک جا پہنچا۔ بادشاہ نے امیر فیروز کو بلایا۔ اور وہ نہایت ہی پریشانی کی حالت میں گھوڑے پر سوار ہی اندر چلا آیا۔ میرزا چاہتا تھا کہ پالکی میں بیٹھ جائے۔ لیکن سلطنت کے خیر خواہوں نے دشمنوں کا شک

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دُور کرنے کی غرض سے اِس بات کی اجازت نہ دی۔ زخم پر پٹی باندھ کر بادشاہ کو پہلے ہی کی طرح گھوڑے پر سوار کر دیا۔ اور نقارچی اسی طرح آگے آگے نقارہ بجاتے گئے۔ یہاں تک کہ باغ نداغان میں جلد ہی جلد ہی پہنچ کر اس زخم کا علاج کیا۔ یہاں تک کہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ زخم ٹھیک ہو گیا اور ایک شاعر نے اس واقعہ کے متعلق کہا ہے ؎

(۱، ۲، ۳) اس تاریخ کا سال ۵۳۰ھ تھا۔ جمعہ کے دن نماز کی ادائیگی کے بعد ایک بہت عجیب واقع ظہور پذیر ہوا۔ خراسان میں لیکن ہرات کے شہر میں۔ ایک ٹیڑھی چال والا دشمن چاہتا تھا کہ شطرنج کے تختہ پر فرزین کی طرح شاہرخ کو مارے۔ لیکن وہ خود مات ہوا۔ (یعنی مارا گیا)

---

# انتخاب از منتخب التواریخ

## بدایونی

### شیر خاں بن حسن سور

مشکل الفاظ صفحہ ۱۸۹ ۱۸۷۔ تاریخ:۔ یعنی تخت نشینی کی تاریخ "خرابیٔ ملکِ دلی" کو اگر ابجد کے حساب سے دیکھا جائے۔ تو اس کی تاریخ ۹۴۹ نکلتی ہے جس سال شیر شاہ تخت پر بیٹھا۔ مساعدتِ زمانہ:۔ زمانے کی مدد، زمانے کی موافقت۔ بلگی:۔ معمولی درجہ۔ ادنےٰ درجہ۔ عبارت جس سے مراد ہے۔ استحضار گرفتن:۔ مطالعہ کرنا۔ اپنے سامنے رکھنا۔ پیرامون گھومنا۔ اِدھر گرد پھرنا۔ طواف کرنا۔ مشائخ:۔ جمع شیخ۔ بزرگ، مذہبی رہنما۔ آشتی:۔ صلح۔ پرگنہ:۔ علاقہ۔ توابع:۔ جمع تابع۔ ماتحت علاقہ۔ تابعین:۔ تابع رہنے والے۔ مراد ملازمین۔ پیرو۔ کافیہ:۔ عربی گرامر کی مشہور کتاب ہے۔ حواشی:۔ جمع حاشیہ۔ کتبِ سواد:۔ درسی کتابیں۔ وہ کتابیں جو مدرسہ میں پڑھائی جاتی ہیں۔ خوانق:۔ خانقاہ کی جمع۔ تہذیبِ اخلاق:۔ اخلاق کو سنوارنا۔ سویّت:۔ عدل و انصاف۔

اس کا نام فرید اور شیر خاں خطاب تھا۔ شاہی تخت پہ بیٹھا۔ اور اپنے آپ کو اس خطاب سے مخاطب کیا۔ اور "خرابیٔ ملکِ دلی" سے اس سال کی تاریخ نکلتی ہے اور چونکہ زمانہ کی ....

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

سازگاری اور اپنی تدبیر اور بہادری کی وجہ سے وہ ایک ادنیٰ درجہ سے سلطنت کے مرتبہ تک پہنچا۔ اس لئے اس کی زندگی کا مختصر حال لکھنا ضروری ہے۔

حسن سور کے باپ کا نام ابراہیم تھا۔ جو سلطان بہلول کے زمانے میں روہ سے (جس سے مراد) افغانستان ہے۔ ہندوستان میں آکر سلطان بہلول کی ملازمت اختیار کی۔ اور فیروزہ اور نارنول کے قلعے کے گرد و نواح میں سکونت اختیار کی۔ اس کی وفات کے بعد حسن (شیر خاں کا باپ) سلطان سکندر کے ایک جمال خاں نامی امیر کا ملازم بن گیا۔ اور قلعہ رہتاس مشرقی کے ماتحت علاقوں میں سہسرام اور خواص پور کا علاقہ بطور جاگیر حاصل کیا۔ اور پانچ سو سوار اس کے ماتحت تھے (شیر خاں نے) اپنے باپ سے علیحدہ ہو کر اور جمال خاں کی نوکری کو خیرباد کہہ کر کچھ عرصہ جونپور میں علوم اور کمالات حاصل کرنے میں گذارا۔ یہاں تک کہ عربی گرامر کی کتاب کافیہ حاشیوں کے ساتھ اور دیگر رسائل بھی پڑھ سکتا تھا۔ اور دوسری درسی کتابوں میں سے گلستان، بوستان اور سکندر نامہ وغیرہ کا بھی مطالعہ کیا۔ خانقاہوں اور مدرسوں کا طواف کیا اور اس ملک کے بڑے بڑے عالموں اور مذہبی پیشواؤں کی صحبت میں اپنے اخلاق کو درست کرنے میں لگا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد اپنے باپ سے صلح کر لی۔ اور اس کی طرف سے جاگیر کی دیکھ بھال کی اجازت حاصل کی اور وہاں عدل و انصاف سے کام چلاتا رہا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۹۰: متمرد: سرکش۔ باغی۔ نافرمان۔ لطائف حیل: عمدہ طریقہ۔ عمدہ ڈھنگ۔ تقریبات: اتفاقات۔ واقعات۔ حالات۔ اختلافات۔ روئے دادن: ظاہر ہونا
اخیافی: ماں کی طرف سے سگا بھائی۔ شاکی: شکایت کرنے والا۔ لواء: جھنڈا۔ ارزانی داشتن: بخشنا۔ عطا کرنا۔ اتالیغ: اتالیق۔ منحرف ساختن: متغیر کرنا۔ پھیر دینا

اور سرکشوں کو عجیب طریقے سے تنبیہ کرتا۔ اور قابو میں رکھتا۔ لیکن پھر کچھ ایسے واقعات ظاہر ہوئے کہ فرید نے اپنے باپ سے تعلقات منقطع کر لئے۔ اور اپنے سگے بھائی کے ساتھ آگرہ چلا گیا اور سلطان ابراہیم کے بڑے امیروں میں سے ایک سردار دولت خاں نامی کی ملازمت اختیار کر لی۔ اور سلطان سے اپنے باپ اور دوسرے بھائیوں کی شکایت کی۔ بادشاہ کو یہ بات اچھی نہ لگی۔ اور کہا کہ یہ کتنا برا آدمی ہے کہ باپ اس سے ناراض ہے اور وہ باپ کی شکایت کرتا ہے جب حسن مر گیا تو دولت خاں نے بادشاہ کی خدمت میں عرض کر کے وہ علاقے شیر خاں کی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مرضی کے مطابق اس کے لئے حاصل کر لئے۔ کچھ مدت وہ وہاں رہے۔ آخر کار جاٹیوں کی مخالفت کی وجہ سے اس وقت جب سلطان ابراہیم پانی پت کے میدان میں مارا گیا اور بابر بادشاہ نے ہندوستان کو فتح کر کے اپنی سلطنت کا جھنڈا بلند کیا، شیر خاں، بہار خاں ولد دریا خاں لوحانی کی ملازمت میں جس نے بہار کے علاقہ میں اپنے نام کا سکہ اور خطبہ جاری کیا تھا اور اپنے آپ کو سلطان محمد کے خطاب سے مخاطب کیا تھا۔ جا ملا۔ اور نوازشات پائیں۔ ایک دن اس نے سلطان محمد کے سامنے ایک شیر کو مارا۔ تو اس نے اس کو شیر خاں کا خطاب مرحمت کیا۔ اور اس کو اپنے بیٹے جلال خاں کا اتالیق مقرر کیا۔ اور چند دنوں کے بعد محمد خاں سور چوند کی ولایت کا حاکم شیر خاں کے بھائیوں کی مدد کے لئے سلطان محمد کا دل اس سے متنفر کر دیا۔ اور سلطان محمد سے جاگیر کی حکومت میں اس کے بھائیوں کی شرکت کا حکم حاصل کر کے سلیمان بن حسن سور کو اپنے غلام شادی نام کے ساتھ خواص پور کی طرف بھیجا اور شیر خاں کا غلام بھکہ جو خواص خاں کا باپ مشہور تھا۔ سلیمان کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے مارا گیا اور باقی آدمی بھاگ کر سہسرام میں شیر خاں کے پاس جا پہنچے۔ اور شیر خاں میں چونکہ محمد خاں کے ساتھ ٹکر لینے کی طاقت نہ تھی

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۹۱** - شرکت:- ساجھا۔ حصہ۔ فرار شدن:- بھاگ جانا۔ رو دیتے:- اتفاق۔ امکان۔ موقع۔ مقاومت:- ٹکر۔ مقابلہ۔ ہمرکاب:- ساتھ۔ ہمراہ۔ ملازمت میں۔ تحفہ:- جمع تحفہ۔ ہدایا:- جمع ہدیہ۔ متصرف شدن:- قابض ہونا۔ عذر خواستن:- معافی مانگنا عم:- چچا۔ طرح:- طریقہ۔

اور سلطان محمد کی ملازمت کا بھی امکان نہ تھا۔ اس جگہ اور جاگیر کو چھوڑ کر مجبوراً سلطان جنید برلاس جو کہ بابر بادشاہ کی طرف سے کڑہ اور مانک پور کی حکومت کرتا تھا کے پاس پہنچا۔ اور اس کی ملازمت اختیار کر لی اور بہت سے تحفے تحائف پیش کئے اور ایک سلطان جنید سے ایک آراستہ فوج مدد کے طور پر لے کر محمد خاں کے ساتھ جنگ کی۔ چوند وغیرہ کا علاقہ اس سے چھین کر اس پر قابض ہو گیا۔ محمد خاں نے بھاگ کر رہتاس کے قلعہ میں پناہ لی اور شیر خاں نے اپنے بھائیوں سے بدلہ لیا اور محمد خاں سے معافی مانگی اور اسے چچا کہہ کر اسے احسانمند کیا۔ اور جاگیر [illegible] پہلے کی طرح [illegible] سگے بھائی نظام کو

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

جاگیر میں چھوڑ کر پھر سُلطان جنید کے پاس چلا گیا۔ اور سلطان جنید چونکہ بابر بادشاہ کے حضور کی طرف متوجہ تھا۔ اُس کو اپنے ساتھ لے گیا۔ اور شاہی دربار کے خیر خواہوں اور ملازموں میں شامل کر دیا۔ اور چندیری کی لڑائی میں وہ (شیر خاں) بادشاہ کے ساتھ تھا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۹۲ و ۱۹۹۔ اہتمام:۔ جمع فہم۔ ضروری۔ اہم کام۔ ارباب دخل:۔ مالیہ وصول کرنے والے۔ ملازمان محکمہ مال۔ قرار گرفتن:۔ نتیجہ نکالنا۔ صاحب داعیہ:۔ خواہش رکھنے والا ادا:۔ حرکت۔ گستاخی۔ غیرت:۔ شرم۔ سیاست:۔ سزا۔ حضار:۔ حاضرین۔ داعیہ:۔ ارادہ۔ خواہش۔ ستیزہ:۔ دشمنی۔ عداوت۔ خصومت۔ بہ تقریب:۔ بوجہ۔ لئے۔ واسطے۔ وکالت:۔ اتالیق۔ تردد:۔ بُرا ارادہ۔ بدگمانی۔ توہم:۔ ڈر۔ خوف۔ شک۔ معذرت:۔ معافی۔ تخلف:۔ پیچھے رہنا۔ کسی سے بھاگ جانا۔ خلاف ہو جانا۔ تقرب:۔ قرب حاصل کرنا۔ زیادہ عزت۔ منصوب شد:۔ مقرر ہوا۔

مغلوں کے طریق اور طرز اور ملک کے ضروری مُعاملات کے انتظام میں بادشاہوں کی لاپرواہی اور ملازمان محکمہ کی رشوت خوری اور عوام کے کاروبار کی بے انتظامی سے اِس نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ اگر وُہ صرف خواہش کرے تو جلدی اپنا اُلو سیدھا کر سکتا ہے (یا جلدی اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہے یعنی بادشاہ بن سکتا ہے)۔ ایک دن ضیافت کے دوران میں بابر بادشاہ نے اس کی ایک گستاخانہ حرکت دیکھی جو بادشاہ کی غیرت اور شیر خاں کی سزا کا باعث بنی اور حاضرین مجلس نے اس کی سرکشی اور اس کے بعض بُرے منصوبوں کا خیال بادشاہ کی خدمت میں عرض کیا۔ اور یہ بات شیر خاں کے لئے ڈر کا موجب بنی اور وہ بادشاہی لشکر سے بھاگ گیا۔ اور اپنے پرگنوں میں چلا گیا اور وہاں سے ایک معافی نامہ سلطان جنید کو لکھ کر بھیجا اور اپنے بھاگ جانے کا (یعنی بابر بادشاہ کی ملازمت چھوڑ دینے کا) یہ بہانہ بنایا۔ کہ چونکہ محمد خاں اسی عداوت کی وجہ سے جو مجھ سے رکھتا ہے سلطان محمد کو اس بات پر آمادہ کیا تھا کہ میرے مغلوں کی ملازمت اختیار کرنے کی وجہ سے فوج میرے علاقہ پر بھیجے اور چونکہ بابر بادشاہ سے رخصت لینا ممکن نہ تھا۔ اس لئے میں نے یہ گستاخی کی ورنہ ہر حالت میں سلطنت کے خیر خواہوں کے گروہ میں شامل ہوں اور وہاں سے سلطان محمد کے پاس گیا اور زیادہ عزت اور مناسب انعامات حاصل کئے۔ اور پھر اس کے چھوٹے لڑکے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جلال خاں کا اتالیق مقرر ہوا۔ اور اُس کے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لے لئے اور سلطان محمد کی وفات کے بعد تمام بہار اور اس کے ماتحت علاقوں کی حکومت کا مختار بن گیا۔ اور حاجی پور کے حاکم مخدوم عالم کیساتھ جو کہ حاکم بنگالہ کے امرا میں تھا یکجہتی و دوستی گانٹھ لی۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۹۲ ۱۵۱ ۔ رتق :۔ راتق :۔ باندھنے والا۔ فتق ۔ فاتق :۔ پھاڑنے والا۔ کھولنے والا۔ راتق و فاتق :۔ بندوبست کرنے والا۔ مختار۔ منتظم۔ عقد مصادقت :۔ دوستی کا عہد۔ جنگِ قلعہ :۔ قلعہ کے اندر جنگ کرنا۔ راہ گریز :۔ بھاگنے کی راہ۔ در آں عالم :۔ دوسرا جہان۔ مراد ملکِ عدم ۔ بطریق استقلال :۔ خود مختیارانہ طریق سے۔ استعداد :۔ قابلیت۔ استیصال :۔ جڑ سے اکھیڑنا۔ برباد کرنا کومک :۔ مدد۔ حشم :۔ لوکر چاکر۔ غنیمت :۔ لوٹ کا مال۔ رغم :۔ کسی کی مرضی کے خلاف کام کرنا۔ جنگِ صف کھلے میدان میں صف آرا ہو کر لڑنا۔ ملحق گشتن :۔ مل جانا۔ انفراد :۔ اکیلا ہونا۔ دفائن :۔ جمع دفینہ

بنگالہ کے حاکم نے قطب خاں نامی امیر کو مخدوم عالم کے تباہ و برباد کرنے کے ارادے سے بھیجا۔ شیر خاں مخدوم عالم کی مدد کو گیا۔ اور بڑی بھاری جنگ کی۔ قطب خاں کو قتل کر دیا۔ اور بہت سے ہاتھی، خزانے اور لوکر چاکر بطور غنیمت ہاتھ آئے اور جلال خاں اور اس کے قبیلہ نے جو کہ لوحانی ہیں۔ شیر خاں کی مرضی کے خلاف بہار کی ولائت کو بنگالہ کے حاکم کے حوالے کر دیا۔ اور اُس کی ملازمت اختیار کر لی۔ شیر خاں کو مصیبتوں میں مبتلا کر کے خود بچ کر نکل گئے۔ بنگالیوں نے پہلے ابراہیم خاں ولد قطب خاں مذکور کو شیر شاہ سے بدلہ لینے کی غرض سے اس کے خلاف جنگ کے لئے بھیجا۔ شیر خاں ہر روز اُن سے قلعہ کے اندر لڑائی کرتا۔ اور جب بنگالیوں کی بڑی بھاری مدد پہنچ گئی۔ اور بھاگ نکلنے کی کوئی راہ نہ رہی۔ تو مجبوراً کھلے میدان میں اُن کے ساتھ جنگ کی اور فتح پائی۔ اور ابراہیم خاں بھی دوسری دُنیا کو چلتا بنا اور اپنے باپ سے جا ملا۔ (یعنی مر گیا) اور شیر خاں نے بنگالیوں کے تمام لوکر چاکر، ہاتھی اور توپیں اپنے قبضہ میں کر لیں اور ایک عجیب شان و شوکت کا مالک بن بیٹھا۔ اور بہار کی ولایت کو خود مختیاری اور واحد ملکیت کے طور پر اپنے قبضۂ اختیار میں لے لیا۔ اور سلطنت کا ساز و سامان پیدا کر لیا اور چنار کے قلعہ کو اُس کے دفینوں اور خزانوں سمیت جمال خاں کے بیٹے سارنگ خانی تاج خاں سے جو سلطان ابراہیم لودھی کے امیروں میں سے تھا اور مدتوں سے اس پر قابض تھا۔ چھین کر اپنے قبضہ میں لے لیا اور اُس کی دولتمند اور خوبصورت بیوی کے ساتھ جو کہ بے حد خزانے اور دفینے رکھتی تھی نکاح کر لیا۔ اور یہ بات بھی اُس کی شان و شوکت اور طاقت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کے بڑھ جانے کا مُوجب ہوُئی۔ اَور سلطنت کی خواہش روز بروز اُس کے دل میں مضبوطی کے ساتھ جڑ پکڑتی گئی۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۹۴/۱۵۲** مکنت:۔ طاقت۔ اقتدار۔ داعیہ:۔ خواہش۔ استحکام:۔ مضبوطی باطن:۔ دل۔ مسندِ حکومت:۔ حکومت کی کرسی۔ اجلاس دادن:۔ بٹھانا تخت وغیرہ پر۔ متصرف شُدن:۔ قبضہ میں لانا۔ انقیاد:۔ تابع ہونا۔ مطابقت۔ فرمانبرداری۔ حوزہ:۔ دائرہ۔ مرکز۔ احاطہ۔ مقاومت مقابلہ۔ التقا:۔ آمنے سامنے آنا۔ رُوبرو ہونا۔ جنبش:۔ لشکر۔ استنکاف:۔ بُرا سمجھنا۔ نفرت۔ تقاعد نمودن:۔ کترانا۔ کسی کام سے باز رہنا۔ کسی کام کے کرنے سے رُک جانا۔ علیحدہ ہو جانا۔ طرح دادن:۔ علیحدہ دینا۔ چال چلنا۔ استکبار:۔ یہ لفظ استکراہ ہے۔ نفرت۔ کراہیت۔

یہاں تک کہ لودھی افغانوں سے بڑے بڑے امیروں نے سلطان محمود بن سلطان سکندر لودھی کو جسے حسن خاں میواتی اَور رانا سانگا نے بادشاہ بنا کر بابر کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا تھا۔ اُس شکست کے بعد چتوڑ کے قلعہ میں زندگی بسر کر رہا تھا وہاں سے بلایا اَور پٹنہ کے علاقے کی حکومت کے تخت پر جلوہ افروز کیا۔ اَور وہ ایک بھاری لشکر کے ساتھ بہار کے علاقہ میں آیا اَور اُسے شیر خاں سے چھین کر اُس پر قبضہ جما لیا۔ شیر خاں نے حسب ضرورت اطاعت قبول کی اَور اُس کی ملازمت اختیار کر لی اَور اجازت لے کر سہسرام میں آگیا اَور سلطان محمد سہسرام کے راستے گذرا۔ تو بہار کے علاقہ کا عہد نامہ لکھ کر شیر خاں کے حوالے کر دیا۔ اَور اُس کو اُمیدوار بنایا۔ اَور خود جون پور کی فتح کا ارادہ اَور خلد آشیانی ہمایوں بادشاہ کے امیروں کے ساتھ لڑائی کرنے کے خیال سے روانہ ہوا۔ اُس تمام صوبہ کو لکھنؤ تک اپنے قبضہ کے دائرہ میں کر لیا۔ اَور ہمایوں بادشاہ کے امیر مقابلہ کی طاقت نہ رکھتے ہوئے کالنجر کے گرد و نواح میں چلے گئے اَور بادشاہ کی خدمت میں جا پہنچے۔ اَور ہمایوں بادشاہ، سلطان محمود اَور بابین بایزید جو اُس کے ساتھ تھا کی سرکوبی کی طرف متوجہ ہوا۔ جب دونوں فوجوں کی قطاریں آمنے سامنے ہوئیں۔ تو شیر خاں جو سلطان محمود کا ساتھ دینے سے چند روز کے لئے رُک گیا تھا۔ یا اُس کی ہمراہی سے علیحدہ ہو گیا تھا۔ پھر دوبارہ اُس کے لشکر سے جا ملا۔ اَور مغل لشکر کے سپہ سالار میر ہندو بیگ قوچین کو پیغام بھیجا کہ میں جنگ کے دن ایک چال چلوں گا۔ اَور ایک کونہ میں چلا جاؤں گا۔ تم جانو اَور پٹھان (یعنی تم خود ہی پٹھانوں سے نپٹ لو) کیونکہ مجھے سلطان محمود و بابین بایزید کی سرداری سے سخت نفرت اَور حقارت ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۶۔ اگر میں نے کوئی گناہ کیا تھا تو اب راستہ صاف کر دیا ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۹۵/۱۵۴۳۔** بطریق وکالت:۔ نمائندہ کے طور پر۔ حیلہ لنگ:۔ بیہودہ بہانہ فضول بہانہ۔ پیشتر از خود:۔ اپنے جانے سے پہلے۔ لاحق:۔ موجودہ۔ مصحوب:۔ صحبت میں۔ ساتھ۔ نامزد ساختن:۔ مقرر کرنا۔ عقب:۔ پیچھے۔ استعداد:۔ تیاری۔ قابلیت۔ طاقت۔ سابق:۔ گذشتہ۔ وزیر طور:۔ وزیر کے سے اختیارات رکھنے والا مثل وزیر۔

آخر اُس نے ایسا ہی کیا۔ اور سلطان محمود شکست کھا کر واپس پٹنہ کے علاقہ کو چلا گیا۔ اور پھر لڑائی کے لئے کمر نہ باندھی۔ یہاں تک ۹۴۹ھ میں اڑیسہ کی ولایت میں ملک عدم کی سرحد پر خیمہ گاڑا۔ اور مقررہ جگہ پر جا کر قیام پذیر ہوا۔ اور ہمایوں بادشاہ نے اس فتح کے بعد ہندو بیگ کو قلعہ چنار کے طلب کرنے کے سلسلہ میں بطور نمائندہ شیر خاں کے پاس بھیجا۔ اس نے فضول بہانہ کیا بادشاہ نے چند مشہور امیروں کو اس قلعہ کے محاصرہ کی غرض سے اپنے جانے سے پہلے نامزد کر کے بھیجا۔ اور خود ان کے پیچھے جانے کی تیاری کی۔ اس دوران میں شیر خاں نے ایک عریضہ لکھا۔ جس میں اُس نے اخلاص کا اظہار اور اپنی طرف سے بابر بادشاہ کی نوازشات اور اپنی گذشتہ اور موجودہ خدمات کے حقوق کا ذکر اور خاص کر بابین بایزید کی مخالفت کا بیان لکھ کر اپنے بڑے بیٹے قطب خاں کے ذریعے معہ ایک بڑی فوج کے ہمایوں بادشاہ کی خدمت میں روانہ کیا اور عیسیٰ خاں حجاب کو بھی جو وزیر کے اختیارات رکھنے والا وکیل تھا۔ قطب خاں کے ہمراہ بھیجا۔ وہ گجرات سے بھاگ کر بنگالہ میں اپنے باپ سے جا ملا۔ اور جب ہمایوں بادشاہ نے اپنے ارادہ کی باگ کو گجرات کی طرف موڑا۔ شیر خاں نے خود بڑی طاقت اور شان و شوکت حاصل کر لی تھی اور پوری پوری تیاری کر رکھی تھی۔ حتیٰ کہ اس نے بادشاہ کے ساتھ دو دفعہ کھلے میدان میں ڈٹ کر جنگ کی اور غالب آیا یعنی فتح پائی۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۹۶/۱۵۴۴** سالِ جلوس:۔ تخت نشینی کا سال۔ گنگ:۔ گنگا۔ الحال:۔ اس وقت تک۔ اب تک۔ خشت:۔ اینٹ۔ امام:۔ نماز پڑھانے والا پیشوا۔ غربا:۔ جمع غریب۔ مسافر۔ کہنہ:۔ پرانا۔ معمورہ:۔ آباد کی گئی۔ تخریب نمودن:۔ خراب کرنا۔ برباد کرنا۔ اجتماع:۔ جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔ مؤذن:۔ اذان دینے والا۔ بانگ دینے والا۔ سقائی:۔ پانی پلانا۔ فقرا:۔ جمع فقیر۔ مفلس۔ نادار۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ شیر شاہ نے اپنی تخت نشینی کے سال کے شروع میں قنوج کے قدیم شہر کو اپنی جگہ سے ویران کر کے دریائے گنگا کے کنارے آباد کیا۔ اب بھی شیر گڑھ مشہور ہے اور اسی طرح قلعہ شمس آباد کو برباد کر کے دوسری جگہ لے گیا۔ اور رسول پور نام رکھا۔ اور اب بھی اس زمانہ میں اسی پرانی جگہ پر آباد ہے اور جب پرانی دہلی جو کہ سلطان علاؤالدین کی آبادی ہوئی تھی میں پہنچا۔ تو اس کو بھی اجاڑ دیا۔ قلعہ دین پناہ کہ جس کو محمد ہمایوں بادشاہ نے بنایا تھا اور فیروز آباد کے درمیان ایک لمبا شہر آباد کیا اور اس قلعہ کی چہار دیواری یا فصیل پتھر اور چونے سے بنوائی۔ جو تین کوس لمبی تھی جب لگاتار کوچ کرنے کے بعد سلطان پور پہنچا۔ تو ہمایوں بادشاہ کے بھائیوں اور چغتائیہ سرداروں کی آپس میں مخالفت ہو گئی اور ہر ایک نے اپنی اپنی راہ اختیار کر لی۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ شیر شاہ نے انہیں جمع ہونے کا موقعہ ہی نہ دیا اور ان کا تعاقب کرتا چلا آیا اور اس سال ایک حکم عام جاری کیا۔ کہ بنگالہ کی ولایت سے لے کر عین مغربی رہتاس تک جو چار مہینوں کا راستہ ہے اور آگرہ سے مانڈو تک ہر ایک کوس پر ایک ایک سرا اور مسجد اور کنواں پختہ اینٹوں سے تیار کیا جائے۔ ایک موذن۔ امام اور ایک ایک مسلمان اور ہندو پانی پلانے کے لئے مقرر کیا گیا۔ اور ہر جگہ مسافروں اور غریبوں کے لئے کھانے کے لنگر کھولے گئے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۹۷/۱۵۵** ۔ خیاباں:۔ چمن۔ یا ایسا راستہ جس کے دونوں طرف درخت ہوں۔ سایہ دار درختوں والی سڑک۔ پیرزالی:۔ ایک بوڑھیا عورت۔ کاشکی:۔ کلمہ حسرت ہے افسوس۔ شہور:۔ جمع شہر۔ مہینہ۔ سنین:۔ جمع سن۔ سال۔ سمت:۔ نشان۔ خلعت فاخرہ:۔ قیمتی لباس۔ اسرار:۔ جمع سر۔ راز۔ بعید۔ طبق زریں:۔ سونے کا تھال۔ مفسد:۔ فساد ڈالنے والا۔ حمد اللہ:۔ خدا کا شکر ہے۔ منتخب:۔ منتخب التواریخ۔ جریدہ:۔ کتاب۔ رسالہ۔ محو کردن مٹا دینا۔ خسر الدنیا:۔ دنیا کا نقصان۔ خسر:۔ خسارہ۔ گھاٹا۔ نقصان۔

اور سڑک کے دونوں طرف بلند درخت اُگے ہوئے تھے۔ جس سے ایک سایہ دار سڑک تیار ہو گئی۔ تا کہ تمام مسافر اس کے سایہ کے نیچے سفر کر سکیں اور اس کا نشان ابھی تک جبکہ اس زمانہ کو باون سال گذر گئے ہیں۔ کئی جگہوں پر باقی ہے اور اس کا عدل و انصاف اس قدر پھیلا ہوا تھا۔ اگر مثلاً کوئی بوڑھیا ہاتھ میں سونے کا تھال لے کر جس جگہ چاہتی سو جاتی تھی۔ کسی چور یا فسادی کو اس کو اٹھانے کی ہمت نہ ہوتی تھی اور خدا کا شکر ہے کہ ایسے بادشاہ کے زمانہ میں

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جیسا کہ نبی اسلام نے فرمایا۔ "میں ایک عادل بادشاہ کے زمانے میں پیدا ہوا"۔ اور اس کتاب منتخب التواریخ کے مصنف کی پیدائش بھی ماہ ربیع الثانی کی سترھویں تاریخ کو ہوتی لیکن افسوس کا مقام ہے کہ باوجود اس کے اس گھڑی اور اس دن کا نام تک بھی سالوں اور مہینوں کی تاریخ کے صفحے سے مٹا دیا گیا ہے۔ تاکہ عدم کے خلوت خانے میں خیال اور مثال کی دنیا کے باشندوں کے ساتھ رہ کر خیالی ہستی میں قدم نہ رکھے۔ اور کئی قسم کی مصیبتوں کے بہت سے داغ جو تمام دنیا اور آخرت کے نقصان کے نشان سے موسوم ہے اور باقی معلوم ہے برداشت نہ کرتا۔ نظم:۔

ہمارے قد پر ایک بہت قیمتی لباس ہے۔ جو دنیا کا بھی نقصان اور آخرت کا بھی

رباعی:۔ (۱) میں کل آیا۔ مگر مجھ سے کوئی اچھا کام نہ ہوسکا۔ اور آج مجھ سے بازارِ دنیا گرم نہ ہوسکا (یعنی میں دنیا میں باعث شان وشوکت نہ ہوسکا)

(۲) کل میں بغیر راز کے جانے چل دوں گا۔ اس سے تو میرا نہ آنا ہزار درجہ بہتر تھا (مطلب ہے کہ میرا پیدا نہ ہونا ہی بہتر تھا)

مشکل الفاظ صفحہ $\frac{190}{159}$ - داعیہ فاسدہ:۔ برے ارادے۔ پرشرارت خواہش۔ روش:۔ طریقہ۔ محبوس گشت:۔ قید ہوگیا۔ فضیحت:۔ شرم۔ ناظم:۔ انتظام کرنے والا۔ منتظم۔ مہمات:۔ ضروری معاملات۔ متحصن:۔ مضبوط۔ محفوظ۔ حمائلیک:۔ جمع از مملوک۔ غلام۔ وافر:۔ زیادہ۔ بہت سا۔ تجمل وشوکت:۔ شان وشوکت۔ ٹھاٹھ باٹھ۔ معہود:۔ معمولی۔ عام۔ لاَخَیرَ فِی العَبِید:۔ غلام سے نیکی نہیں ہوسکتی۔ کلید:۔ چابی۔ سراپردہ:۔ بڑا خیمہ۔ پارہ کردن:۔ پھاڑ ڈالنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ گیدی:۔ احمق۔ راہِ فرار:۔ بھاگ جانے کا راستہ۔

اس کے بعد جب شیر شاہ بالناتھ کے پہاڑ پر پہنچا تو وہاں قلعہ رہتاس بنوایا اور ہندوستان کے لشکر کے لئے مغلوں کی فوج کے مقابلہ میں اسے پناہ خیال کیا۔ اور خواص خاں کو تعاقب کے لئے مقرر کیا اور خود واپس آگیا اور راستہ میں یہ سنا کہ خضر خاں سرک نامی سردار بنگال اپنے سر میں برے خیال یا بری خواہشات رکھتا ہے اور بادشاہانہ طریقہ اختیار کیا ہوا ہے اس لئے شیر خاں نے اپنی باگ اس طرف موڑی۔ خضر خاں جلد ہی سے آگے بڑھا اور قید ہوگیا۔ شیر خاں نے اس علاقہ پر قبضہ کر لیا اور چند معتبر امیروں کو بطورِ جاگیر دے دیا اور قاضی فضیلت کو جو فوج کا قاضی تھا۔ اور قاضی فضیحت کے نام سے جو اس کے لئے بالکل موزون تھا۔ عوام میں مشہور تھا۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

قلعہ رہتاس شرقی کے معاملات کا منتظم بنا دیا اور ۹۴۸ھ میں آگرہ اور ۹۴۹ھ میں قلعہ مالوہ کی فتح کے ارادے سے گوالیار گیا۔ اور ہمایوں بادشاہ کے امیروں میں سے ابوالقاسم بیگ جو کہ اُس قلعہ میں پناہ لئے ہوئے تھا آ کر دیکھا اور قلعہ کی چابی اُس کے حوالے کر دی۔ ملّو خاں حاکم مالوہ جو کہ خلجی بادشاہوں کے نوکروں میں سے تھا۔ اِس علاقہ میں پوری پوری طاقت اور رسوخ رکھتا تھا۔ شیر شاہ کی ملازمت اختیار کر لی اور بہت سے انعامات سے ممتاز ہوا۔ اور شیر شاہ نے اپنے خیمہ کے پاس ہی اُس کے واسطے خیمے لگوائے اور اُس کے لئے ایک سو ایک گھوڑے اور دیگر شان و شوکت کا سامان بھی مہیّا کیا۔ اِس اثنا میں ملّو خاں کے دِل میں ایک وہم سا پیدا ہو گیا۔ اور ایک رات خیمہ کو پھاڑ کر غلاموں کے عام طریقہ کے مطابق اکیلا بھاگ گیا۔ اور شیر خاں نے یہ بیت کہا۔ بیت :-

کیا تُو نے دیکھا ہے۔ احمق ملّو خاں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے۔ حضرت محمّد رسول خُدا کا قول ہے۔ "غلام سے نیکی نہیں ہو سکتی"۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۹۹/۱۵** ۔ ستیزیدن :- لڑنا۔ چیزے در کاسہ کسے کردن :- کسی کے پیالہ میں زہر ملا دینا۔ سواد :- نزدیک، گرد و نواح۔ پڑوس۔ جائے نزہ :- عمدہ جگہ، خوشگوار مقام۔ بتقریب :- لئے۔ بوجہ۔ مقدم :- حاکم۔ داروغہ۔ سردار۔ بارگہ :- خیمہ۔ امتداد :- طول پکڑنا۔

شیر خاں نے حاجی خاں سلطانی کو مالوہ کے علاقہ کے انتظام کے لئے اور سزاول خان کو سرکار ستواس کے معاملات کی دیکھ بھال کے لئے مقرر کیا۔ اور ملّو خاں نے حاجی خاں و سزاول خان کے ساتھ جنگ کر کے ایسی شکست فاش کھائی کہ پھر بحال نہ ہو سکا۔ یا سنبھل نہ سکا۔ بیت :-

ہر وُہ غلام جو کہ اپنے سردار کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرتا ہے۔ ایسا گرتا ہے کہ پھر کبھی نہیں اُٹھ سکتا اور خان خاناں سروانی جو کہ رنتھنبور کے قلعہ کا مستقل حاکم تھا۔ اُس قلعہ کو شیر شاہ کے حوالے کر کے خود معہ بیوی بچّوں کے بساور کے قصبہ میں آ گیا اور کہتے ہیں کہ کسی نے اُس کے پیالے میں زہر ملا دی اور اُس کی قبر اُس قصبہ کے نواحی علاقہ میں ایک عمدہ جگہ پر واقع ہے۔ اور اب تک مشہور ہے۔ رباعی :-

۱۔ اے موت تُو نے ہزاروں گھروں کو برباد و ویران کر دیا ہے اور وُجود کے مُلک میں تُو نے جانوں کو لُوٹ لیا ہے۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

۲۔ ہر وہ قیمتی موتی جو کہ دنیا میں آیا ہے۔ تو اُسے لے گئی ہے اور خاک کے نیچے چھپا دیا ہے۔

اور اُس سال شیر خاں نے اِس لئے کہ پورن مل ابن سلہدی حاکم قلعہ رائے سین نے شہر چندیری پر جو کہ ہندوستان کے بڑے شہروں میں سے ہے حملہ کر کے وہاں کے لوگوں کو قتل کیا اور قریباً دو ہزار ہندو اور مسلمان عورتوں کو اپنے حرم میں رکھا ہوا تھا۔ قلعہ رائے سین پر چڑھائی کر کے اُس کا محاصرہ کیا اور محاصرہ کی تاریخ اِس مصرعہ سے لی گئی ع

دربار کا لگنا مبارک ہو

مشکل الفاظ صفحہ $\frac{۲۰۰}{۱۵۸}$۔ ایام قبل:۔ محاصرے کے دن۔ نقض:۔ توڑنا۔ متمرد:۔ سرکش بغاوت کرنے والا۔ سرزور۔ طعمہ:۔ خوراک۔ جریدۂ روزگار:۔ زمانے کی کتاب۔ جہاد:۔ مذہبی لڑائی۔ جہم۔ استیلا۔ غلبہ۔ اختیار۔ مور و ملخ:۔ چیونٹی۔ ٹڈی۔ فیل مال گردانیدن:۔ ہاتھی کے پاؤں کے نیچے روندوا دینا۔ متنفس:۔ سانس لینے والا۔ مراد انسان۔ مفسد:۔ فسادی۔ فساد ڈالنے والا۔ جوہر:۔ رسم جوہر۔ ہندوستان کے راجپوتوں میں یہ رسم تھی اور اُس کے مطابق بہادر راجپوت موت کو دشمن کی قید سے بہتر سمجھتے۔ اِس لئے جب دیکھتے کہ دشمن کے پنجے سے نکلنا محال ہے۔ تو آگ جلا کر سب زن و مرد و اطفال زندہ آگ میں چھلانگ لگا دیتے۔ ضوابط جمع ضابطہ۔ دستور۔ اصول۔

محاصرے کے دنوں کے طول پکڑ جانے کے بعد شیر شاہ وعدہ اقرار کر کے پورن مل کو وہاں سے شہزادہ عادل خاں اور قطب خاں نائب کے ذریعے اُسے اطاعت قبول کروائی اور اُسے اپنے لشکرگاہ میں جگہ دی اور ایک سو گھوڑے، خلعت اور نقدی بخشی۔ آخرکار میر سید رفیع الدین صفوی ایجی کے فتویٰ پر جس نے سکندر لودھی کے دربار سے حضرت مقدس کا خطاب حاصل کیا ہوا تھا۔ شیر شاہ نے اپنا عہد توڑ دیا۔ اور پورن مل کو اُس کی بیوی بچوں سمیت ہاتھیوں کے نیچے روندوا دیا۔ اُن فسادی و سرکش ہندوؤں میں سے جو تقریباً دس ہزار تھے۔ ایک آدمی بھی اُس جنگ میں سلامت نہ بچا۔ اور اُن کی عورتیں اور مرد تلوار کے جوہر کا لقمہ یا آگ کے جوہر کی خوراک بن گئے۔ جیسا کہ ہندی زبان میں مشہور ہے اور یہ کارنامہ اُس دن سے زمانہ کی کتاب میں یادگار رہا اور یہ واقعہ ۹۵۰ھ میں واقع ہوا اور تھوڑی دیر کے بعد آگرہ سے علاقہ مارواڑ کے سرکشوں کو جڑ سے اکھیڑنے کی غرض سے کمر باندھ کر جہاد کی نیت سے راجہ مالدیو

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جوکہ ہندوستان کے راجوں کا سردار تھا اور ناگور راؤ جودھپور کی ولایت کا حاکم تھا اور مسلمانوں پر پورا پورا تسلط رکھتا تھا چیونٹیوں اور ٹڈیوں سے بھی زیادہ لشکر لے کر چڑھائی کی۔ چونکہ شیر شاہ کے اصولوں میں سے ایک یہ تھا اور جس پر عمل کرنے سے کبھی نہیں چوکتا تھا وہ اپنے لشکر کے ارد گرد قلعہ اور خندق بناتا تھا۔ خواہ دشمن کس قدر کم ہی کیوں نہ ہو۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۰۱/۱۵۹ - کارزار آزمودہ:- لڑائی لڑے ہوئے تجربہ کار۔ غنیم:- دشمن۔ بنجارہ:- فوج کی رسد وغیرہ مہیا کرنے والے۔ ریگ:- ریت۔ کنکاش نمودن:- صلاح مشورہ کرنا۔ نبیرہ:- پوتا۔ خروار:- بوری۔ مستحسن:- اچھی، عمدہ پسند۔ کینہ گذار:- بدلہ لینے والا۔ آفات:- جمع آفت مصیبت۔ ولایت عہدی:- ولیعہد ہونا۔ ایمن:- محفوظ سلامت۔ مکافات:- بدلہ لینا۔ انتقام۔

جس وقت مالدیو اجمیر کے گرد و نواح میں پچاس ہزار چنے ہوئے اور تجربہ کار لشکریوں کے ساتھ جوکہ مرنے مارنے پر تیار تھے شیر شاہ کے مقابلہ پر آیا اور ریت سے خندق اور قلعہ بننا ممکن نہ تھا۔ شیر شاہ نے تجربہ کار امیروں کے ساتھ اس معاملہ میں مشورہ کیا لیکن کسی شخص نے بھی اس معاملہ کو حل نہ کیا۔ اچانک محمود خان بن عالم خان جوکہ شیر شاہ کا پوتا تھا باوجود چھوٹی عمر رکھنے کے بول اٹھا کہ اے شاہ عالم! لشکر کے رسد وغیرہ کا انتظام کرنے والوں کو حکم دینا چاہئے کہ ریت کی بوریاں بھر کر لائیں اور لشکر کے اردگرد چن لیں۔ شیر شاہ کو اس کی یہ رائے بہت پسند آئی اور اسی وقت اپنی پگڑی اس کے سر پر رکھ دی اور اس کو اپنا ولیعہد مقرر کر دیا۔ لیکن آخر کار آسمان نے مدد نہ کی۔ اور سلیم شاہ نے سلطنت حاصل کرنے کے بعد ملک کے وارث رشتہ داروں میں سے سب سے پہلے اس بیچارے بچے (محمود خاں) کا نام ہستی کے تختہ سے مٹا دیا گویا اسے قتل کر دیا۔ اور جو کچھ اس نے ان کے ساتھ کیا۔ بدلہ لینے والے زمانے نے اس کی اولاد کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا۔ بیت ؎

جب تو نے برا کیا ہے تو کبھی بھی مصیبتوں سے بے خطر نہ رہ۔ کیونکہ قدرت کے لئے انتقام لینا لازمی ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۰۲/۱۶۰ - بلا:- مصیبت۔ حیلہ انگیختن:- چال چلنا۔ تدبیر سوچنا۔ تعمیہ:- آنکھوں میں دھول ڈالنا۔ اندھا کرنا۔ دھوکا دینا۔ مکر۔ فریب۔ چالاکی۔ تلبیس:- لباس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بدلنا۔ مُراد دھوکا دینا۔ مکر و فریب۔ چالاکی۔ قتال و جدال: جنگ و خونریزی۔ سوگند خوردن: قسم کھانا۔ خاطر نشاں نہ شد: تسلی وہ ثابت نہ ہوئی۔ دشنام: گالی۔ دُور ترک: کافی دُور۔ بہت دور۔ کشش: لڑائی۔ مباشر: کسی کام کا ارتکاب کرنا۔ حصہ لینا۔ شرکت کرنا۔ یک قلم: فوراً۔ یکدم۔ تفرقہ: پھوٹ۔ نفاق۔ دشنیٔ تمام: بڑی سختی۔ نفر: آدمی۔ از سر و جان گذشتن: جان ہتھیلی پر رکھنا۔ جان کی پروا نہ کرنا۔ طلوع کردن: ظاہر ہونا۔ نمودار ہونا۔ نظر آنا۔

چونکہ شیر شاہ اپنے ایک سپاہی کا سر بھی مُلک کے لئے نہیں دیتا تھا۔ اور وُہ افغانوں کو دُنیا کی ہر چیز سے عزیز سمجھتا تھا۔ اس لئے وُہ نہیں چاہتا تھا کہ اپنے لشکر کو جاہل ہندوؤں کی... مصیبتوں یا سختی کا شکار بنائے۔ اس لئے اُس نے ایک چال چلی۔ راجہ مالدیو کے سرداروں کی طرف سے دھوکے اور مکر کے ساتھ اس نے اپنے نام جعلی خطوط لکھے۔ جن کا مضمون یہ تھا۔ کہ میدانِ جنگ آراستہ کرنے کے وقت اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ بادشاہ بذاتِ خود جنگ و جدل کے لئے آمادہ ہو۔ ہم خود مالدیو کو زندہ گرفتار کرکے آپ کے حوالے کر دیں گے اور اس شرط پر کہ فلاں فلاں علاقہ ہمیں انعام دیا جائے اور اس نے ایسا انتظام کیا کہ وُہ خطوط مالدیو کے ہاتھ لگے اور وہ (مالدیو) فوراً اپنے سرداروں پر بدگمان ہوکر راتوں رات پھر واپس نہ آنے کے ارادہ سے اکیلا بھاگ گیا۔ اور ہر چند اس کے لشکر کے سردار اس بات کے خلاف قسمیں کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سے ہرگز ایسی بات نہیں ہوئی۔ اور نہ ہوگی اور یہ سب شیر شاہ کی چالاکی اور چال ہے کہ جس نے ہمارے درمیان پھوٹ ڈالی ہے۔ مگر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور مالدیو کے دل کی تسلی نہ ہوئی۔ اور کنھیا جو کہ اس کا وزیر اور نائب تھا۔ اس نے مالدیو کو بڑی سخت گالیاں دیں اور چار ہزار جوانوں کے ساتھ شیر شاہ کے لشکر پر شب خون (رات کو دھاوا بولنا) کے ارادہ سے دلیری سے چل پڑا۔ اور تمام راستہ بھولا رہا۔ صبح کے وقت پتہ چلا کہ (شیر شاہ) کے لشکر سے کافی دور رہ گیا ہے اور چونکہ لڑائی کا فیصلہ کر چکے تھے اور اپنی زندگی کی اُمید سے ہاتھ دھو چکے تھے جس وقت کہ شیر شاہ کی فوجیں نمودار ہوئیں تو اپنی بیوقوفی کے باعث یا شیر شاہ کی خوش قسمتی کی وجہ سے تمام ہندو گھوڑوں سے اُتر پڑے

مشکل الفاظ صفحہ ۲۰۳/۱۶۱ - تجدید عہد: وعدہ نیا کرنا۔ وعدہ تازہ کرنا۔ یک جہتی: اتفاق۔ اتحاد۔ دوستی۔ [illegible] عدم آباد: موت۔ ملک عدم

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

قلاع :- جمع قلعہ ۔ مورچل :- خندق ۔ مورچہ ۔ وزدو نیاں :- اندر رہنے والے ۔ اہل قلعہ ۔ دا آرو تی تفنگ :- بارود ۔ سر آپائی :- یہ لفظ سراپا سے ہے ۔ بمعنی سر سے پاؤں تک ۔ تمام جسم ۔ دا آہی :- کلمہ تاسف ۔ افسوس ۔ پائمال :- پاؤں کے نیچے روندنا ۔ چاشنی :- مزہ چکھنا ۔ زہ :- کمان کی رسی مراد چلہ ۔ نوید اجل :- موت کی خوش خبری ۔ سا باط :- سرنگ ۔ نقب :- دیوار میں سوراخ ۔ حقہ :- گولہ ۔ بم ۔ از قضا :- اتفاقاً ۔ بلیمہ :- بالوں کا جل کر گر جانا ۔ گنجا ہونا ۔ بال جھڑنا ۔ بلیمہ شدن :- جل کر راکھ ہو جانا ۔

اور نئے سرے سے اتفاق اور موافقت کا وعدہ تازہ کیا اور ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر اور چھوٹے نیزوں کے ساتھ جنہیں برچھا کہتے ہیں اور تلواروں کے ساتھ افغانوں کی فوج پر حملہ کیا ۔ اور شیر شاہ نے حکم دے رکھا تھا کہ افسوس ہے اُس شخص کے لئے جو اُس جماعت کے ساتھ تلوار سے ساتھ جنگ کرے ۔ کیونکہ وہ اپنے خون کا خود ذمہ دار ہوگا اور ہاتھیوں کی فوج کو حکم دیا کہ آگے بڑھ کر اُن کو پاؤں کے نیچے روند دیں اور ہاتھیوں کے پیچھے سے توپچی اور تیر انداز باقی ماندہ آدمیوں کو کمان کے چلہ کی چاشنی سے موت کی خوش خبری دے کر عدم آباد کا مہمان بنا دیں ۔ یعنی موت کے گھاٹ اتار دیں ۔ ۹۵۲ھ میں شیر شاہ نے قلعہ کالنجر کا جو ہندوستان کے مشہور اور مضبوط قلعوں میں سے ہے ۔ محاصرہ کیا ۔ اور پوری پوری کوشش اور انتظام سے تھوڑی ہی دیر میں سرنگیں تیار کر ڈالیں اور ہر روز مورچل یا خندقوں میں لڑائی ہوتی تھی جس وقت کہ سرنگ قلعہ کی دیوار کے اوپر پہنچ گئی ۔ تو نقبیں تیار ہو گئیں (یعنی سوراخ نکال دیئے گئے) تو چاروں طرف سے حملہ کر کے قلعہ کے اندر رہنے والوں کا ناک میں دم کر دیا اور شیر شاہ اُس جگہ جہاں وہ کھڑا تھا فرمایا کہ بارود سے بھرے ہوئے گولے قلعہ کے اندر پھینکیں ۔ اتفاقاً اُن گولوں میں سے ایک گولہ قلعہ کی دیوار کے ساتھ ٹکرایا اور زور سے واپس لوٹ کر پھٹ گیا ۔ اور اُس کے ریزے دوسرے گولوں میں جا پڑے اور آگ لگ گئی ۔ اور شیر شاہ کا تمام جسم جھلس گیا ۔ اور بال وغیرہ جھڑ گئے ۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۴۲ :- سوزش :- جلن ۔ با او ہمہ در بروند :- اس کے ساتھ وہ بھی جل گئے ۔ بے شعوری :- بے ہوشی ۔ بہ حال می آمد :- ہوش میں آنا ۔ غیبت :- غیر حاضری ۔ عدم موجودگی ۔ اہتمام :- انتظام ۔ دست بگریباں شدن :- ہاتھا پائی کرنا ۔ تردد :- کوشش ۔ جانفشانی ۔ خیال رکھنا ۔ سرتاپا :-

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سر سے لے کر پاؤں تک ۔ ملبوس :۔ لباس پہنے ہوئے ۔ نشان دادن :۔ اطلاع دینا ۔ بتانا ۔ قلق :۔ رنج ۔ بیقراری ۔ نزاع ۔ ناپاک :۔ بخار ۔ بیقراری ۔ جان بازی کردن :۔ جان پر کھیلنا ۔ ثقہ :۔ معتبر آدمی شعار :۔ لباس ۔ تحریص :۔ اکسانا ۔ بھڑکانا ۔ آمادہ کرنا ۔ ساباط :۔ سرنگ ۔ چھپا ہوا راستہ ۔ التہاب :۔ شعلہ ۔ پیش ۔ ودیعت :۔ امانت

اور اُس کے پیر کالڑکا شیخ خلیل اور مولانا نظام الدین دانشمند بھی اُس جلن میں اُس کے ساتھ شریک تھے ۔ شیر شاہ اُس حالت میں ایک ہاتھ آگے اور ایک ہاتھ پیچھے رکھ کر دوڑا اور اپنے آپ کو اُس خیمہ میں جو مورچہ میں اُس کے لئے نصب کیا گیا تھا ۔ پہنچایا ۔ اور اُس بیہوشی میں جب بھی تھوڑی دیر کے لئے ہوش میں آتا ۔ تو لوگوں کو پکار کر قلعہ لینے کی ترغیب دیتا ۔ اور جو شخص بھی اسے ملنے کے لئے آتا ۔ تو اُسے جنگ کا اشارہ کرتا ۔ یہاں تک کہ اس کے امیر بہ نسبت اُس کی موجودگی کے اُس کی غیر حاضری میں مورچوں کا انتظام اچھا کرتے تھے ۔ جان پر کھیلتے ہوئے ، قلعہ والوں سے ہاتھا پائی کرتے ہوئے ، چھروں اور خنجروں تک نوبت لاتے ہوئے جوانمردی اور بہادری کے جوہر دکھا رہے تھے ۔ معتبر آدمیوں میں سے ایک نے مجھ فقیر (مصنف) کو بتایا کہ اس حملے کے دن جب مورچہ والوں میں سے ہر ایک کا کام نمایاں اور ہر ایک کی علامت وصورت بڑھ چڑھ کر تھی ۔ ہم دیکھتے تھے کہ مکمل طور پر مسلح سپاہی جیسے ہم نے نہ پہلے دیکھا تھا اور نہ بعد میں نظر آیا ۔ سرتا پا سیاہ لباس پہنے ہوئے اور سر پر اُسی رنگ کی پگڑی رکھے ہم کو لڑائی کے لئے اکساتا ۔ اور آمادہ کرتا ہوا سرنگ کے اوپر سے اپنے آپ کو قلعہ کے اندر پہنچایا ۔ ہر چند میں نے اُسے فتح کے بعد ڈھونڈا ۔ مگر نہ پایا ۔ اور دوسرے مورچے والے بھی اِسی طرح بتاتے تھے ۔ کہ چند سوار اُس لباس میں ہم نے بھی دیکھے ۔ جو ہمارے آگے آگے چلتے تھے ۔ یہاں تک کہ قلعہ کے اندر داخل ہوئے اور غائب ہو گئے ۔ یہ بات اِس طرح مشہور ہو گئی کہ اُس جنگ میں غیب سے آدمی (فرشتے) مسلمانوں کی مدد کو آئے تھے ۔ شیر شاہ اِس سخت تکلیف اور بیقراری کی حالت میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد فتح کی خبر پاتا تھا ۔ موسم نہایت گرم تھا اور ہر چند اُس پر صندل اور گلاب چھڑکتے تھے ۔ لیکن موت کے گرم شعلوں پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا اور بخار دم بدم بڑھتا گیا ۔

وہ سینہ جو ہجر یا جدائی کے سبب جلتا ہے تو اُس کو صندل کا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

مشکل الفاظ صفحہ ۲۰۵/۱۹۴ - عاریتی :- ادھار لی ہوئی - مانگی ہوئی - عارضی - داور جان آفرین :-
جان پیدا کرنے والا خدا - جان ستان :- جان لینے والا - مہابت :- ہیبت - رعب و دبدبہ - تبرزہ :-
بکھری - نعش :- لاش - مردے کا جنازہ - دریغ :- افسوس - "از آتش مرد" کے حروف کو ابجد کے
لحاظ سے جمع کرنے سے ۹۵۲ھ تاریخ وفات شیر شاہ نکلتی ہے -

جونہی کہ اس نے فتح کی خوش خبری سنی - اسی گھڑی اپنی مانگی ہوئی زندگی کی امانت جان
پیدا کرنے والے اور جان لینے والے خدا کے حوالے کر دی اور ذیل کا قطعہ اس کی تاریخ وفات میں
کہا گیا ہے

۱ - وہ شیر شاہ کہ جس کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے شیر اور بکری بھی ایک گھاٹ پہ پانی پیتے تھے
۲ - وہ دنیا سے چل بسا - اور عقلمند بوڑھے نے کہا - اس کی وفات کی تاریخ کا سال "از آتش
مرد" ۹۵۲ھ ہے -

اور اس کی لاش کو سہسرام جو کہ اس کے بزرگوں کا قبرستان ہے وہاں لے جا کر دفنایا گیا
اس کی حکومت کا عرصہ پندرہ سال اور اس کی سلطنت کا زمانہ پانچ سال تھا - کہتے ہیں کہ جس
وقت وہ آئینہ دیکھتا تھا - تو کہتا تھا - کہ افسوس! مجھے شام کی نماز کے وقت بادشاہی نصیب ہوئی
(یعنی بڑھاپے میں بادشاہی ملی)

---

# انتخاب از سفرنامہ ناصر خسرو علوی!

مشکل الفاظ صفحہ ۲۰۶/۱۹۴ - تاب اللہ عنہ :- خدا اس کو معاف کرے - دبیر :- منشی - محرر -
کلرک - متصرف :- تصرف کرنے والا - مراد افسر - ملازم - کمشنر - اموال :- جمع مال - اعمال :- جمع عمل
انتظام - مباشرت :- کسی کام میں مصروف رہنا - لگا رہنا - توجہ دینا - اقران :- جمع قرین - ساتھی
برابر - شغل دیوانی :- سرکاری کام - قران :- دو مبارک ستاروں کا ایک ہی برج میں واقع ہونا
روا کردن :- پوری کرنا - تونگری :- امیری - دولت - روایت کردن :- بیان کرنا - پڑھنا -
بتانا -

ابو معین الدین ناصر خسرو علوی القبادیانی المروزی (خدا اس کو معاف کرے)

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اس طرح لکھتا ہے کہ میں ایک منشی پیشہ شخص تھا[۱۲۱] اور محکمہ مال اور انتظام کے شعبہ کے ملازموں میں دیوانی فرائض پر لگا ہوا تھا۔ اور کافی عرصہ تک اسی کام میں مصروف رہا اور اپنے ہم وقتوں میں کافی شہرت حاصل کر لی تھی۔ ۴۳۷ھ کے ماہ ربیع الآخر میں جب کہ خراسان کا حاکم ابوسلیمان جعفری بیگ داؤد بن میکائیل بن سلجوق تھا۔ میں مرو سے ایک سرکاری کام کے سلسلہ میں گیا۔ اور مرو الرود کے قصبہ پنج دیہ میں اترا۔ کہ اس روز راس اور مشتری کا ایک ہی برج میں میل تھا۔ کہتے ہیں کہ اس روز جو حاجت بھی چاہیں۔ خدائے بزرگ و برتر پوری کر دیتا ہے۔ میں ایک کونہ میں چلا گیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور یہ خواہش کی۔ کہ خدائے بزرگ و برتر مجھے امیری بخشے۔ اور جب دوستوں اور ساتھیوں کے پاس آیا۔ ان میں سے ایک فارسی کے اشعار پڑھ رہا تھا۔ مجھے ایک شعر آگیا۔ میں نے اس سے درخواست کی کہ اسے پڑھے۔ میں نے اسے ایک کاغذ پر لکھ دیا۔ تاکہ اسے دوں یہ شعر پڑھے۔ ابھی میں نے اسے یہ دیا نہیں تھا۔ کہ اس نے بالکل یہی شعر پڑھنا شروع کر دیا۔ میں نے اس حالت کو اپنے حق میں نیک شگون خیال کیا۔ اور اپنے آپ سے کہا کہ خدائے بزرگ و برتر نے میری خواہش پوری کر دی۔ پھر وہاں سے جوزجانان کو چل دیا۔ اور قریباً ایک ماہ وہاں رہا۔ میں ہمیشہ شراب پیا کرتا تھا۔ رسولِ کریم (خدا برکت و سلامتی ان پر اور ان کی اولاد پر بھیجے) فرماتے ہیں "سچ کہو خواہ تمہارے برخلاف ہی کیوں نہ ہو"۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ کسی نے مجھ سے کہا کہ کب تک تو یہ شراب پیتا رہے گا کہ آدمی کی عقل کو مٹا دیتی ہے۔ اگر ہوش میں رہے تو اچھا ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۰۸/۱۶۵** - اندوہِ دنیا: دنیا کا غم۔ کار کردن: متاثر ہونا، اثر کرنا۔ فائدہ پہنچانا۔ دوشین: کل رات۔ فرح: فرحت، خوشی، آرام۔ بایستی خواستن: مدد چاہنا۔ بار: باری، خداوند۔ نماز گذاردن: نماز ادا کرنا۔ دست از چیزے باز داشتن: کسی چیز سے پرہیز کرنا۔ منہیات: منع شدہ چیزیں، جن اشیا کا استعمال منع ہو۔ ناشائست: نامناسب ناواجب۔

میں نے جواب دیا کہ دانا لوگ اس کے سوائے اور کوئی چیز تیار نہیں کر سکے کہ جس سے دنیا کا غم کم ہو سکے۔ اس نے جواب دیا کہ بے ہوشی اور بے خودی سے آرام نصیب نہیں ہوتا۔ اس شخص کو دانا نہیں کہا جا سکتا جو لوگوں کو بے ہوشی کی طرف

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

سے جاتے۔ بلکہ ایسی چیز کی تلاش کرنی چاہئے۔ جو عقل و ہوش کو بڑھائے۔ مَیں نے کہا۔ کہ مَیں یہ چیز کہاں سے لاؤں۔ اُس نے جواب دیا۔ ڈھونڈنے والا پا ہی لیتا ہے۔ پھر اُس نے قبلہ کی طرف اِشارہ کیا اَور مزید بات نہ کہی۔ جب میں نیند سے بیدار ہُوا تو وُہ تمام حال (خواب) مجھے یاد تھا۔ اُس نے مجھ پر اثر کیا۔ اَور اپنے آپ سے کہا کہ جس طرح میں کل رات کی نیند سے بیدار ہو گیا ہُوں تو مجھے چاہئے کہ چالیس سالہ نیند سے بھی جاگوں۔ مَیں نے خیال کیا۔ کہ جب تک مَیں اپنے تمام اعمال و افعال کو بدل نہ دُوں اپنے تک خوشی حاصل نہیں کر سکتا۔

جمعرات کے دن ۴۳۷ھ کے ماہ جمادی الآخر کی چھٹی تاریخ مطابق یزدجردی ۴۱۳ کے ماہ دَہی کے وسط میں مَیں نے اپنا سر و جسم دھویا۔ اَور جامع مسجد میں گیا۔ نماز پڑھی اَور خُدائے بزرگ و برتر سے اُن چیزوں کے ادا کرنے کی مدد مانگی جو مجھ پر واجب ہیں اَور اُن چیزوں سے دُور رہنے کی جو منع شدہ اَور نامناسب ہیں جیسا کہ خُدائے پاک و بزرگ نے فرمایا ہے

مشکل الفاظ صفحہ $\frac{۲۰۸ - ۲۰۹}{۱۶۶ - ۱۶۷}$ ۔ بر عہدہ کسے بودن :۔ کسی کے ذمے ہونا کسی کے چارج میں ہونا۔ معاف خواستن :۔ استعفےٰ دینا۔ عزم :۔ ارادہ۔ کسوف :۔ سورج گرہن۔ غرّہ :۔ عربی مہینے کی پہلی تاریخ کو غرہ اور آخری تاریخ کو سلخ کہتے ہیں۔ موی کشودہ :۔ بال بکھرے ہوئے۔ کبریت :۔ گندھک۔ پوست :۔ کھال۔ غلطیدن :۔ لڑھکنا۔

پھر وہاں سے میں شبورغان چلا گیا۔ ایک رات بار یاب کے گاؤں میں رہا اور پھر وہاں سے سمنگان اَور طالقان کے راستے مرو الرود کو گیا۔ پھر مرو گیا اَور وُہ کام جو میرے ذمہ تھا اُس کے متعلق استعفےٰ دے دیا اَور کہا کہ میرا کعبہ شریف کے سفر کا ارادہ ہے۔ اس لئے جو حساب کتاب میرے ذمہ تھا۔ اُس کو صاف کر دیا اَور سوائے ضروری چیزوں کے دُنیا کی سب چیز کو ترک کر دیا۔ اَور ماہ شعبان تیئسویں تاریخ کو نیشاپور کے ارادہ سے چل پڑا۔ اَور مرو سے سرخس کو گیا۔ جو تیس فرسنگ کا فاصلہ ہے اَور پھر وہاں سے نیشاپور تک چالیس فرسنگ کا فاصلہ ہے۔ سنیچر وار ماہ شوال کی گیارھویں تاریخ کو نیشاپور گیا۔ اُس مہینے کے آخری بُدھ وار کو سُورج گرہن تھا۔ اَور اُس وقت کا حاکم طغرل بیگ محمد تھا۔ جو جعفری بیگ کا بھائی تھا اَور اُس نے بازار سراجان کے نزدیک ایک مدرسہ بنانے کا حکم دے رکھا تھا جو اُس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

وقت تعمیر ہو رہا تھا۔ اور وہ خود اصفہان میں ولایت حاصل کرنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ اور ذوی القعد کی دوسری تاریخ کو پہلی دفعہ نیشاپور سے میں خواجہ موفق کی ہمراہی میں جو بادشاہ کا خواجہ تھا۔ روانہ ہوا۔ اور کوان کے راستے ہم قومس پہنچے اور شیخ بایزید بسطامی کی زیارت کی (خدا اس کی روح کو مقدس کرے)، اور جمعہ کے دن ذوی القعدہ کی آٹھویں تاریخ میں دامغان گیا۔ ۴۳۷ھ کے ماہ ذوی الحجہ کی پہلی تاریخ کو آبخوری اور چاشت خوران کے راستے سمنان میں آیا اور وہاں کافی عرصہ ٹھہرا رہا اور اہلِ علم کی تلاش میں رہا۔ لوگوں نے مجھے ایک آدمی کا پتہ دیا۔ کہ اُسے استاد علی نسائی کہتے تھے۔ وہ ایک جوان مرد تھا۔ جو دیلم کے باشندوں کی طرز پر فارسی زبان میں بات چیت کرتا تھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور کچھ آدمی اس کے پاس جماعت کی صورت میں بیٹھے تھے۔ کچھ اقلیدس پڑھ رہے تھے۔ اور کچھ طب اور ایک گروہ حساب۔ گفتگو کے دوران میں کہہ رہا تھا کہ ابو علی سینا (خدا کی اس پر رحمت ہو) سے میں نے اس طرح پڑھا تھا۔ اور اس سے اس طرح سنا تھا۔ بہرکیف اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ شیخ ابو علی سینا کا شاگرد ہے۔ جب میں اس کے ساتھ بحث کرنے لگا۔ اس نے کہا میں فن سپاہگری کے متعلق کچھ علم رکھتا ہوں اور میری یہ خواہش ہے کہ قدرے علم حساب بھی پڑھ لوں۔ میں بہت حیران ہو کر باہر آگیا اور اپنے آپ سے کہا۔ کہ جب خود کوئی چیز نہیں جانتا تو دوسروں کو کیا سکھا سکے گا۔ اور بلخ اور رے تک میں نے ۳۵۰ فرسنگ کے فاصلے کا اندازہ لگایا۔ اور کہتے ہیں کہ رے سے ساوہ تک ۳۰ فرسنگ ہے اور رے سے ساوہ سے ہمدان تک بھی ۳۰ فرسنگ۔ اور رے سے سپاہان تک ۵۰ فرسنگ اور آمل تک ۳۰ فرسنگ۔ اور رے اور آمل کے درمیان دماوند کا پہاڑ ہے۔ ایک گنبد کی طرح جسے لواسان کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کی چوٹی پر ایک کنواں ہے کہ وہاں سے نوشادر نکلتا ہے اور کہتے ہیں کہ گندھک بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ لوگ گائے کی کھال لے جاتے ہیں اور نوشادر سے بھر لیتے ہیں اور پہاڑ کی چوٹی سے لڑھکا دیتے ہیں۔ کیونکہ راستہ سے نیچے نہیں لا سکتے۔ ۴۳۷ھ کے ماہ محرم کو پانچویں تاریخ مطابق فارسی ۴۱۵ھ ماہ مرداد کی دسویں تاریخ کو قزوین کی طرف روانہ ہوا۔ قصبہ قوہہ میں پہنچا۔ وہاں قحط پڑا ہوا تھا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۱۴۲ [illegible] حصین - مضبوط قلعہ [illegible] نالی۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

نہر رئیس:- سردار۔ علوی:- حضرت علی کی اولاد سے۔ صنّاع:- اہل صنعت۔ کاریگر۔ دستکار۔
کفش:- جوتی۔ کفشگیر۔ جوتیاں بنانے والا۔ موچی۔ روستاق:- دیہات۔ دیہاتی علاقہ۔ زاد:-
خرچ۔ خوراک۔ سامان۔ بقّال:- سبزی فروش۔ غریب:- مسافر یا اجنبی۔ برگذر:- سفر پر۔ سفر
کر رہا ہوں۔ نوع:- طرح۔ قسم۔ از حساب۔ متعلق:- علاقہ ماتحت۔ گرمسیر:- گرم مزاج۔
مراد گرم۔ رود:- ندی۔ دریا۔ باج:- ٹیکس۔ خراج۔

اور وہاں دو درم کے بدلے ایک من جو کی روٹی ملتی تھی۔ وہاں سے چل دیا۔ محرم کی نو تاریخ کو قزوین پہنچا۔ اس میں بہت سے باغ تھے۔ بغیر دیوار اور خاردار جھاڑیوں کے اور کوئی ایسی چیز نہ تھی جو راستہ میں رکاوٹ ڈال سکتی۔ میں نے قزوین کو ایک اچھا شہر پایا۔ اس کے گرداگرد ایک مضبوط فصیل بنی ہوئی تھی اور اس پر کنگرے بنے ہوئے تھے۔ بازار بڑے عمدہ تھے۔ مگر وہاں زمین کے نیچے نہروں میں پانی کی کمی تھی اور اس شہر کا سردار ایک علوی شخص تھا اور تمام کاریگروں میں سے اس شہر میں موچیوں کی تعداد زیادہ تھی۔

۴۳۸ھ کے ماہ محرم کی بارھویں تاریخ کو میں قزوین سے بیل اور قبان کے راستے جو کہ قزوین کے دیہات میں سے ہے روانہ ہوا۔ اور وہاں سے پھر ایک گاؤں میں گیا۔ جسے خرزویل کہتے تھے۔ میں اور میرا بھائی اور ایک ہندو غلام جو کہ ہمارے ساتھ تھا۔ ہمارے پاس تھوڑا سا توشہ تھا۔ میرا بھائی گاؤں میں گیا۔ تاکہ سبزی فروش سے کوئی چیز خرید لائے۔ ایک نے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ میں ہی سبزی فروش ہوں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ جو کچھ ہی مل جائے ہم کو چاہئے۔ کیونکہ ہم اجنبی اور مسافر ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کے بعد جہاں کہیں بھی کوئی شخص اس قسم کی بات کرتا تو میں یہی کہتا۔ کہ وہ خرزویل کا سبزہ فروش ہے۔ جب میں وہاں سے روانہ ہوا۔ بڑی زبردست ڈھلوان تھی۔ جب تین فرسنگ کا فاصلہ طے کر لیا۔ تو طارم کے علاقہ میں ایک گاؤں تھا اسے برزالخیر کہتے تھے۔ بڑا گرم علاقہ تھا اور انار اور انجیر کے درخت بکثرت تھے اور زیادہ تر خودرو تھے۔ وہاں سے میں روانہ ہو پڑا۔ ایک دریا تھا جسے شاہ رود کہتے تھے۔ دریا کے کنارے پر ایک گاؤں تھا جسے خنداں کہتے تھے اور امیر امیراں کے لئے خراج وصول کرتے تھے اور وہ دیلمی بادشاہوں میں سے تھا اور جب وہ دریا اس گاؤں میں سے گذر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

گذر جاتا ہے۔ تو ایک اَور دریا مِل جاتا ہے۔ کہ اُس کو سپید رود کہتے ہیں۔ اَور جب دونوں دریا آپس میں مِل جاتے ہیں۔ تو ایک درّے یا وادی میں سے گذرتے ہیں۔ جو کوہ گیلان سے مشرق کی طرف ہے۔ وہ پانی گیلان سے گذرتا ہے اَور بحیرہ آبسکون میں جا گرتا ہے۔ کہتے ہیں ایک ہزار چار سو نہریں اور دریا آبسکون میں گرتے ہیں۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۱۱/۱۶۹ - آبسکون:- بحیرہ خزر کا پرانا نام ہے۔ دریا: سمندر۔ بحیرہ۔ رود خانہ نہر۔ دریا۔ سنگلاخ:- پتھریلا علاقہ۔ مِہتر زادہ:- رئیس زادہ۔ امیر زادہ۔ بیراہی: شرارت سرکشی۔ بدمعاشی۔ ایمن۔ امن۔

کہتے ہیں کہ اس کا محیط ایک ہزار دو سو فرسنگ ہے۔ اَور سمندر کے درمیان جزیرے ہیں۔ اَور وہاں کافی لوگ آباد ہیں۔ اَور مَیں نے یہ کہانی بہت سے لوگوں سے سُنی ہے۔ اَب مَیں اپنی کہانی اَور مطلب کی بات سُناتا ہوں۔ رختند ان سے شمیران تک تین فرسنگ بیابان ہے۔ جو سب کا سب پتھریلا ہے اَور وہ قصبہ طارم کی ولائت میں ہے اَور شہر کے کنارے پر ایک بُلند قلعہ بنا ہوا ہے جس کی بُنیاد ایک سخت پتھروں پر رکھی ہوئی ہے۔ اُس کے گِرد تین دیواریں کھڑی کی ہوئی ہیں اَور ایک قلعہ کے وسط میں زیرِ زمین نہر کھودی ہوئی ہے۔ جو کہ دریا کے کنارے تک جاتی ہے۔ تاکہ وہاں سے پانی نکالیں اَور قلعہ کے اندر لے جائیں۔ اَور اُس قلعہ کے اندر اِس علاقے کے کوئی ایک ہزار رئیس زادے رہتے ہیں۔ تاکہ کوئی بدمعاشی یا سرکشی نہ کر سکے۔ اَور کہتے تھے کہ اُس امیر کے بہت سے قلعے دیلم کے علاقہ میں ہیں۔ اَور وہاں پورا پورا عدل اَور امان ہوتا ہے۔ چنانچہ اُس کے علاقہ میں کوئی شخص کسی سے کوئی چیز نہیں چھین سکتا۔ اَور جو لوگ اُس کے علاقے میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جامع مسجد میں جاتے ہیں سب اپنے جُوتے مسجد کے باہر اُتارتے ہیں اَور کوئی شخص اُن کے جُوتوں کو اُٹھا نہیں لے جاتا۔ اَور یہ امیر اپنا نام کاغذات پر اِس طرح سے لکھتا ہے "مرزبان الدیلم جیل جیلان ابو صالح مولی امیر المؤمنین" اور اس کا نام جستان ابراہیم ہے

مشکل الفاظ صفحہ ۲۱۲/۱۷۰ - فیلسوف:- فلاسفر۔ حکیم۔ اہل:- قابل۔ لائق۔ کرم: بخشش۔ مہربانی۔ نوازش۔ گام:- قدم۔ ایام مسترقہ:- وہ پانچ زائد دن جو فارسی کیلنڈر میں بارھویں مہینے کے آخر میں شامل کئے جاتے ہیں۔ خراب:- برباد۔ تباہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitized by eGangotri

شمیران میں مَیں نے ایک نیک آدمی کو دیکھا۔ جو کہ دربند کا رہنے والا تھا۔ اور اُس کا نام ابوالفضل خلیفہ بن علی الفلسوف تھا۔ وہ بڑا قابل آدمی تھا۔ اُس نے ہمارے ساتھ کافی مہربانیاں اور نوازشات کیں۔ ہم مل کر بحث مباحثہ کرتے تھے اور ہمارے درمیان دوستی پیدا ہوگئی۔ مجھے کہا۔ کہ کیا ارادہ رکھتے ہو۔ یعنی کہاں جانا چاہتے ہو۔ میں نے جواب دیا۔ کہ کعبہ شریف جانے کی ٹھان رکھی ہے۔ اُس نے کہا۔ کہ میرا ایک سوال ہے کہ لوٹتے وقت اس جگہ سے گذرے۔ تاکہ تجھے میں پھر ملوں۔ محرم کی ۲۶ تاریخ کو میں شمیران سے روانہ ہو پڑا اور ماہ صفر کی ۱۴ کو سراب کے شہر پہنچ گیا۔ اور صفر کی ۱۶ تاریخ کو سراب کے شہر سے چل کر اور سعید آباد سے گذر ۴۳۸ھ کے ماہ صفر کی بیسویں تاریخ کو تبریز کے شہر پہنچا۔ اور وہ قدیم ماہ شہریور کی پانچویں تاریخ تھی۔ وہ شہر آذر بائیجان کا قصبہ ہے۔ شہر بڑا آباد ہے اس کی لمبائی و چوڑائی کو اپنے قدموں سے ماپا۔ اور لمبائی بھی چودہ سو قدم تھی اور چوڑائی بھی اتنی ہی تھی اور خطبوں میں آذر بائیجان کی ولائت کے بادشاہ کا اس طرح ذکر کرتے تھے "الامیر الاجل سیف الدولہ و شرف الملتہ ابو منصور وہسودان بن محمد مولیٰ امیر المومنین"۔ مجھے لوگوں نے بتایا۔ کہ جمعرات کی رات ۴۳۴ھ ماہ ربیع الاول کی ۱۷ تاریخ فارسی سال کے آخری پانچ... مسترقہ ایام میں سونے کی نماز کے وقت بھونچال آیا۔ شہر کا کچھ حصہ برباد ہوگیا تھا۔ اور باقی کچھ حصّہ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا۔ اور لوگوں نے کہا کہ کوئی چالیس ہزار آدمی راہیٔ ملکِ عدم ہوگئے۔ اور تبریز میں مَیں نے ایک شاعر کو دیکھا جس کا نام قطران تھا۔ وہ بڑے اچھے شعر کہتا تھا لیکن فارسی زبان اچھی نہیں جانتا تھا۔ میرے پاس آیا اور منجیک و دقیقی کا دیوان لایا۔ اور میرے سامنے پڑھنے لگا۔ اور جو معنی کہ اُس کو مشکل معلوم ہوتا تھا مجھ سے پوچھتا تھا۔ اور میں اُس کا معنی بتاتا اور وہ اُس کی شرح لکھ لیتا اور اپنے شعر مجھے سُناتا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۱۳ / ۱۲۶ ۔ قطران :۔ فارسی کا ایک مشہور قدیم شاعر ہو گذرا ہے۔ دقیقی :۔ فارسی کا ایک مشہور شاعر جس نے شاہنامہ کی بُنیاد رکھی اور بعد ازاں اُسے فردوسی نے مکمل کیا۔ خُوک :۔ سُؤر۔ خنزیر۔ بے تحاشا :۔ نڈر۔ بے دھڑک۔ تازی :۔ عربی۔ بولی :۔ نقدی۔ معاملہ :۔ کاروبار۔ لین دین۔ رطل :۔ ایک پیمانہ ہے۔ رباط :۔ سرائے۔ فرو بُردن :۔ چبھونا۔ گاڑھنا۔ دمہ :۔ دھند۔ کُہر۔ ہنجار :۔ راستہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ماہ ربیع الاول کی چودھویں تاریخ کو ہم قرآند کے راستے تبریز سے روانہ ہوئے اور امیر وہسوذان کے لشکر کے ساتھ خوئی تک گئے۔ اور وہاں سے ایک قاعدے کے ساتھ برکری تک گیا اور خوئی سے برکری تک تیس فرسنگ کا فاصلہ ہے اور جمادی الاول کی ۱۲ تاریخ کو ہم وہاں پہنچے اور وہاں سے ہم وان اور وسطان پہنچے۔ اور وہاں بازاروں میں سؤر کا گوشت بکرے کے گوشت کی طرح بیچتے تھے اور وہاں کی عورتیں اور مرد دکانوں پر بیٹھ کر بے تحاشا بے دھڑک، شراب پیتے تھے۔ اور وہاں سے جمادی الاول کی اٹھارہویں تاریخ کو اخلاط کے شہر پہنچے۔ یہ شہر مسلمانوں اور ارمنیوں کی سرحد ہے۔ وہاں ایک امیر تھا۔ جسے نصر الدولہ کہتے تھے۔ اُس کی عمر سو سال سے اوپر تھی۔ اُس کے بہت سے بیٹے تھے اور ہر ایک کو ایک ایک ولائت دے رکھی تھی۔ اُس اخلاط کے شہر میں تین زبانیں بولی جاتی تھیں۔ عربی، فارسی اور ارمنی میرا خیال یہ تھا کہ اِسی وجہ سے اُس شہر کا نام اخلاط رکھا گیا۔ اور وہاں لین دین روپوؤں پیسوں یعنی نقدی سے ہوتا ہے اور اُن کا رطل تین سو درم کا ہوتا ہے۔ جمادی الاول کی ۲۰ تاریخ کو وہاں سے روانہ ہوا۔ ایک سرائے میں پہنچا۔ بڑی سخت برف اور سردی تھی۔ اور شہر کے سامنے صحرا میں کچھ راستہ پر زمین میں لکڑیاں گاڑھی ہوئی تھیں۔ تا کہ لوگ برف اور کہر کے دن اُس لکڑی کے راستہ پر چلیں۔ وہاں سے بطلیس کے شہر میں پہنچا۔ جو ایک وادی میں واقع تھا۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۱۴۱/۱۴۲**۔ عسل: شہد۔ خیک: مشک۔ تفت النظر: ٹھہرو اور دیکھو۔ اویس قرنی: ایک ولی کامل کا نام ہے۔ جو یمن کے قصبہ قرن کے رہنے والے قبیلہ قرن سے تھے۔ اویس قرنی کہلاتے تھے۔ حضرت محمدؐ کے صحابیوں میں سے تھے۔ والدہ ضعیفہ کی خدمت کے سبب باریاب نہ ہو سکے۔ ۳۶ھ میں جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ قطران: چیڑ کے درخت کا روغن جو بدبودار ہوتا ہے۔ بروزہ۔ رز: انگور کی بیل۔ انگور۔

وہاں ہم نے شہد خریدا جس حساب سے کہ انہوں نے ہمیں فروخت کیا۔ کوئی سو من فی دینار پڑتا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ اس شہر میں ایک آدمی ہے کہ اُسے ایک سال میں تین چار سو مشکیں شہد کی حاصل ہوتی ہیں۔ وہاں سے ہم روانہ ہو پڑے۔ ایک قلعہ دیکھا۔ کہ جسے تفت النظر کہتے تھے۔ یعنی ٹھہرو اور دیکھو (دیکھنے کے قابل ہے) وہاں سے گذر کر

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ایک ایسی جگہ پہنچے ۔ کہ جہاں ایک مسجد تھی ۔ کہتے تھے ۔ کہ اویس قرنی (خدا اُس کی روح کو پاک کرے) نے بنائی ہے ۔ اس علاقہ میں میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ پہاڑ میں گھومتے پھرتے تھے ۔ سرو کے درخت کی سی لکڑی کاٹتے تھے ۔ میں نے پوچھا ۔ کہ اِسے کیا کرتے ہو ۔ اُنہوں نے جواب دیا ۔ کہ اس لکڑی کا ایک سرا آگ میں رکھ دیتے ہیں اور اس کے دوسرے سرے سے لُک یا برونزہ باہر نکلتا ہے ۔ ہم تمام کو گڑھے میں جمع کرتے ہیں اور پھر اس گڑھے سے برتنوں میں ڈالتے ہیں اور گرد و نواح کے علاقوں میں لے جاتے ہیں ۔ یہ علاقے جن کا ذکر اخلاط کے بعد کیا گیا ہے اور اس جگہ مختصر کر دیا گیا ہے ۔ سب میافارقین کی حکومت کے تحت میں ہیں ۔ وہاں سے ارزن کے شہر میں گئے ۔ وہ ایک بڑا عمدہ اور آباد شہر تھا ۔ جس میں بہتے ہوئے پانی، باغات، درخت اور بڑے نفیس بازار تھے ۔ وہاں پارسیوں کے ماہ آذر میں دو سو من انگور فی دینار بیچتے ہیں کہ جسے ارمانوش کی انگور کہتے ہیں ۔ وہاں سے ہم میافارقین پہنچے ۔ اخلاط کے شہر میافارقین تک اٹھائیس فرسنگ کا فاصلہ تھا ۔ اور بلخ سے میافارقین تک جس راستے سے ہم آئے تھے ۔ پانچ سو باون فرسنگ تھا ۔ سنہ ۴۳۸ھ کے ماہ جمادی الاول کی ۲۶ تاریخ اور جمعہ کا دن تھا اور اس وقت درختوں کے پتے ابھی سرسبز تھے ۔ وہاں ایک سفید پتھروں کا بنا ہوا بڑا سا قلعہ تھا ۔ ہر ایک پتھر پانچ سو من وزنی تھا ۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۱۵/۱۷۳** بارہ: قلعہ، فصیل ۔ دست از چیزے باز داشتن: کسی چیز سے ہاتھ اٹھانا ۔ ازمش: ازاں ۔ اُس سے ۔ درگاہ: بڑا دروازہ ۔ طاق: محراب ۔ درِ آہنیں: لوہے کا دروازہ ۔ چوب: لکڑی ۔ صاحبِ کتاب: کتاب کا مصنف، مراد ناصر خسرو ۔ حجرہ: کوٹھڑی ۔ متوضا: وضو کرنے کی جگہ ۔ ظاہر: بیرونی کھلی ۔ تحت الارض: زمین دوز ۔ زمین کے نیچے ۔ ثقل: گندگی ۔ غلاظت ۔ الائش ۔ ربض: شہر کی دیوار، فصیل ۔ شہر پناہ ۔ قلعہ کا ارد گرد ۔ سور: شہر کی دیوار، فصیل ۔

اور ہر پچاس گز کے فاصلہ پر ایک بڑا سا برج بنا ہوا تھا اور وہ بھی اسی سفید پتھر کا ۔ کہ جس کا ذکر ہو چکا ہے اور فصیل کے سر پر کنگرے بنے ہوئے تھے ۔ اس طرح کہ تو کہے گا کہ استاد نے اس کی تعمیر سے ابھی ہاتھ اٹھایا ہے اور اس شہر میں ایک دروازہ ہے ۔ جو کہ مغرب کی طرف

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

واقع ہے اور ایک بہت بڑا دروازہ یا پھاٹک بنا ہوا ہے۔ جس کی محراب پتھر کی ہے اور اس میں لوہے کا دروازہ بغیر لکڑی کے لگایا گیا ہے اور وہاں ایک جامع مسجد ہے۔ کہ اگر اس کی صفت کی جائے۔ تو مضمون لمبا ہو جائیگا۔ اگرچہ کتاب کے مصنف نے پوری تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ جو وضو کرنے کی جگہ اس مسجد میں بنائی گئی ہے۔ چالیس کوٹھریوں کے سامنے ہے اور تمام گھروں (امراء شہر کے گھروں) کے پاس سے پانی کی دو بڑی نہریں بہتی ہیں (نوٹ، جوتی سے پہلے لفظ "دو" کی بجائے دو پڑھئے + ایک کھلی استعمال کے لئے اور دوسری زمین کے نیچے جو غلاظت اور گندگی کو بہالے جاتی ہے اور گڑھوں کو صاف کرتی ہے۔ اس شہر کے باہر فصیل کے ساتھ ساتھ کاروان سرائے، بازار اور حمام ہیں۔ اور ایک جامع مسجد ہے۔ کہ جمعہ کے دن وہاں نماز ادا کرتے ہیں۔ اور شمال کی طرف ایک اور دیوار ہے۔ جسے محدثہ کہتے ہیں وہ بھی ایک شہر ہے۔ جس میں بازار، جامع مسجد اور ہر ترتیب کے حمام ہیں اور اس ولایت کے بادشاہ کا خطبہ یوں پڑھا جاتا ہے۔ "الامیر الاعظم عز الاسلام سعد الدین نصر الدولہ شرف الملۃ ابو نصر احمد"۔ وہ سو سال کا آدمی ہے اور کہتے تھے کہ ابھی زندہ ہے۔ وہاں کا رطل چار سو اسی درم کا ہوتا ہے۔ اس امیر نے میافارقین سے چار فرسنگ پر ایک شہر بنایا ہے اور اس کا نام نصریہ رکھا گیا ہے اور آمد سے میافارقین تک نو فرسنگ کا فاصلہ ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۱۶-۲۱۷ / ۱۶۴-۱۶۵**۔ خشت:- اینٹ۔ ساخت:- پیمائش۔ گل:- کیچڑ۔ گچ:- چونا۔ ارش:- ہاتھ۔ ارتفاع:- بلندی۔ پہنائی:- چوڑائی۔ نردبان:- سیڑھی۔ جنگ گاہ:- مورچہ۔ جہات:- جمع از جہت۔ طرف۔ سمت۔ ممر:- جائے عبور۔ راستہ۔ گذر گاہ۔ سلاح:- ہتھیار۔ مخالف:- مقابل۔ سامنے۔ آسیا گرداب:- پن چکی۔

قدیم فارسی مہینے دی کی چھٹی تاریخ کو ہم شہر آمد پہنچے۔ شہر کی بنیاد ایک بڑے پتھر کے ٹکڑے یا پہاڑی تختہ لیجئے پر رکھی ہوئی ہے۔ اور شہر کی لمبائی پیمائش میں دو ہزار قدم ہوگی اور چوڑائی بھی اتنی ہی ہوگی اور اس کے گرد سیاہ پتھر کی ایک فصیل بنائی گئی ہے۔ جس کی اینٹیں سو من سے ہزار من کے وزن کی تراشی گئی ہیں۔ اور ان پتھروں میں سے اکثر اس طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں کہ ان کے درمیان کوئی گارا یا چونا (سیمنٹ) استعمال نہیں کیا گیا۔ دیوار کی بلندی بیس ہاتھ اور دیوار کی چوڑائی دس ہاتھ ہے۔ ہر سو گز کے فاصلہ پر ایک برج بنا ہوا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہے۔ کہ جس کا نصف دائرہ اسی گز ہوگا۔ اور اُس کے کنگرے بھی اسی پتھر کے بنے ہوئے ہیں۔ اور شہر کے اندر بہت سی جگہ پتھر کی سیڑھیاں لگی ہوئی ہیں۔ کہ جن سے فصیل پر چڑھ سکتے ہیں۔ اور ہر برج کی چوٹی پر ایک مورچہ بنا ہوا ہے اور اس شہر کے چار دروازے ہیں اور سب لوہے کے بنے ہوئے ہیں اور لکڑی استعمال نہیں کی گئی۔ اور ہر ایک کا رُخ دنیا کی سمتوں میں سے ایک طرف۔ مشرقی دروازے کو باب الدجلہ کہتے ہیں۔ مغربی کو بابُ الرّوم کہتے ہیں۔ شمالی کو باب الارمن کہتے ہیں اور جنوبی کو باب التل کہتے ہیں۔ اُس فصیل کے باہر ایک اور فصیل ہے۔ اور وہ بھی اسی پتھر کی بنی ہوئی ہے۔ اِس کی بلندی دس گز ہے اور تمام دیوار کے اوپر کنگرے ہی کنگرے بنے ہوئے ہیں۔ اور کنگروں کے اندر راستہ بنا ہوا ہے اور اس طرح کہ ایک مسلح آدمی اس میں سے گذر سکتا ہے۔ کھڑا ہو سکتا ہے اور آسانی سے جنگ کر سکتا ہے۔ اور اس بیرونی فصیل پر بھی لوہے کے دروازے بنائے ہوئے ہیں۔ جو کہ اندرونی دروازوں کے بالمقابل ہیں۔ اس طرح کہ جب پہلی فصیل کے دروازوں سے اندر داخل ہوں تو دیواروں کے درمیان کچھ فاصلہ چلنا پڑے گا۔ تاکہ دوسری فصیل کے دروازوں تک پہنچیں۔ اس فصیل کی چوڑائی پندرہ گز ہے۔ اور شہر کے وسط میں ایک خوبصورت چشمہ ہے۔ جو ایک سخت پتھر سے نکلتا ہے اور اس سے اتنا پانی نکلتا ہے۔ جو پانچ چکیوں [illegible] سکتا ہے اور کسی شخص کو معلوم نہیں کہ کہاں سے آتا ہے اور اُس شہر میں درخت اور باغات ہیں جو اُس پانی سے تیار کئے گئے ہیں۔ اس شہر کا سردار اور حاکم اُسی نصر الدولہ کا لڑکا ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے میں نے دنیا کے مختلف حصّوں میں بہت سے شہر اور قلعے دیکھے ہیں۔ خاص عرب۔ ایران ہندوستان اور ترکستان کے ملکوں میں۔ لیکن آمد جیسا شہر کہیں نہیں دیکھا۔ کہ روئے زمین پر ایسا ہو اور نہ کسی سے کہتے سُنا ہے کہ اُس نے کوئی اور ایسی جگہ دیکھی ہے۔ مسجد جامع بھی اسی سیاہ پتھر کی بنی ہوئی ہے۔ اِس طرح اِس سے زیادہ نفیس، درست اور مضبوط نہیں ہو سکتی اور جامع مسجد کے درمیان کوئی پتھر کے دو سو ستون کھڑے کئے گئے ہیں اور ہر ایک ستون ایک ہی پتھر کا ٹکڑا ہے اور ستونوں کے اوپر پتھر کے محراب بنے ہوئے ہیں اور ان محرابوں کے اوپر پھر ستون کھڑے کئے گئے ہیں جو ان سے ذرا چھوٹے ہیں اور ان بڑی محرابوں پر ایک محرابوں کی قطار ہے اور اُس مسجد کی تمام چھتوں پر ایک گنبد ہے جس

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

پر بڑھئی کا کام ۔ سنگ تراشی کا کام نقش و نگار اور پالش کیا ہوا ہے ۔ اور مسجد کے صحن کے اندر ایک بڑا پتھر ہے ۔ جس کے اوپر بڑا سا گول پتھر کا حوض بنا ہوا ہے ۔ اُس کی بلندی انسان کے قد کے برابر ہے ۔ اور اُس کا دَور دو گز ہے ۔ اُس حوض کے درمیان ایک پیتل کی نالی اوپر اُبھری ہوئی ہے ۔ جس سے فوارے کی صورت میں صاف پانی نکلتا ہے اور اِس طرح کہ اُس پانی کے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہ معلوم نہیں ہوتی ۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۱۸ - ۲۱۹ / ۱۶۶ - ۱۶۷ ۔ خرآشتہ :۔ گنبد ۔ بڑا ٹیلہ ۔ سنجارت :۔ بڑھئی کا کام ۔ نقارت :۔ سنگ تراشی ۔ کھدائی کا کام ۔ مدہون :۔ پالش کیا گیا ۔ روغن ملا ہوا ۔ ساحت ۔ صحن ۔ آنگن ۔ مدقر :۔ گول ۔ ناپژہ :۔ نالکا ۔ ٹوٹی ۔ برنج :۔ پیتل ۔ برنجین : پیتل کی ۔ مدخل :۔ داخل ہونے کی جگہ ۔ مخرج :۔ خارج ہونے کی جگہ ۔ نکلنے کی جگہ ۔ کلیسا :۔ عیسائیوں کی عبادت گاہ گرجا ۔ مرخم :۔ سنگِ مرمر کا بنا ہوا ۔ ترسا :۔ عیسائی ۔ طارم :۔ گنبد ۔ مشبک :۔ وہ شے جس میں چھید ہی چھید ہوں ۔ جالی دار ۔ نصارٰی :۔ عیسائی ۔ ستور :۔ گھوڑے ۔ خچر ۔ تلقین کردن :۔ پڑھانا ۔

اور وضو کرنے کی جگہ اتنی بڑی اور ایسی عمدہ بنائی گئی ہے ۔ کہ اُس سے بہتر نہ ہوگی لیکن آمد شہر کا پتھر جس سے عمارت بنائی گئی ہے تمام سیاہ رنگ کا ہے اور میافارقین کا سفید ہے اور مسجد کے نزدیک ایک بہت بڑا سا گرجا ہے ۔ جو بڑے تعلقات سے بنایا گیا ہے اور وہ بھی پتھر کا بنا ہوا ہے اور گرجے کا فرش نقش و نگار شدہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور اِس گرجا میں جس کے گنبد کے اوپر عیسائیوں کی عبادت کی جگہ ہے میں نے لوہے کا ایک جالی دار دروازہ دیکھا کہ اِس قسم کا میں نے کسی جگہ نہیں دیکھا تھا ۔ اور آمد کے شہر سے حران تک دو راستے ہیں ۔ ایک راستہ پر کوئی آبادی نہیں اور وہ چالیس فرسنگ ہے ۔ اور دوسرے راستے پر بہت آبادی اور گاؤں ہیں ۔ وہاں کے لوگ زیادہ تر عیسائی ہیں اور وہ ساٹھ فرسنگ ہے ۔ ہم قافلے کے ہمراہ آبادی کے راستے سے چلے ۔ اور ایک بہت ہموار صحرا تھا ۔ مگر وہ اُس قدر پتھریلا تھا کہ گھوڑے سوائے پتھروں کے کہیں قدم نہ رکھتے تھے ۔ جمعہ کے دن ۴۳۸ھ کے ماہ جمادی الآخر کی چھبیسویں تاریخ کو ہم حران پہنچے ۔ اُس دن قدیم فارسی مہینے آذر کی دوسری تاریخ تھی ۔ اُس وقت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

وہاں موسم ایسا تھا۔ جیسا کہ نوروز کے دن خراسان میں ہوتا ہے۔ وہاں سے ہم روانہ ہو پڑے۔ ایک شہر میں پہنچے۔ جس کا نام قرول تھا۔ ایک جوانمرد نے ہمیں اپنے گھر مہمان بنایا جب ہم اس کے گھر داخل ہوئے تو ایک بدوی عربی نکلا۔ اور میرے پاس آیا۔ وہ قریباً ساٹھ سال کا ہوگا۔ اور اس نے کہا۔ مجھے قرآن شریف پڑھاؤ۔ میں اسے پڑھا رہا تھا۔ (قل اعوذ برب الناس) کہو میں لوگوں کے خداوند کریم کی پناہ لیتا ہوں، اور وہ میرے ساتھ پڑھ رہا تھا۔ جب میں نے کہا "من الجنة والناس" (جنوں اور انسانوں سے) اس نے کہا۔ "ارایت الناس" (کیا تو نے آدمیوں کو دیکھا ہے) بھی کہوں۔ میں نے جواب دیا کہ وہ سورہ اس سے زیادہ نہیں۔ تب اس نے کہا "نقالتہ الحطب" کا سورہ کونسا ہے۔ اور وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے سورہ تبت میں "حمالۃ الحطب" کہا ہے۔ نہ کہ نقالۃ الحطب۔ اس رات میں نے کئی بار دہرایا۔ مگر وہ سورہ "قل اعوذ برب" یاد نہ کر سکا۔ حالانکہ وہ عربی ساٹھ سال کی عمر کا تھا۔ سینچر وار ۴۳۸ھ کے ماہ رجب کی دوسری تاریخ کو سمرقرج میں آئے دوسرے دن فرات پار کیا اور منبج پہنچے۔ اور وہ شام کے شہروں میں سے پہلا شہر ہے۔ فارسی قدیم ماہ بہمن کی پہلی تاریخ تھی۔ اور وہاں کی ہوا بڑی عمدہ تھی۔ اور شہر سے باہر کوئی عمارت نہ تھی۔ اور وہاں سے میں حلب کے شہر گیا میافارقین سے حلب کا فاصلہ ایک سو فرسنگ ہے۔ حلب کو میں نے ایک اچھا شہر پایا ایک بڑی فصیل رکھتا ہے۔ اس کی بلندی کا پچیس ہاتھ اندازہ لگایا۔ اور ایک بڑا عالیشان قلعہ تھا جس کی بنیاد ایک چٹان پر رکھی ہوئی تھی۔ اندازہ کئی بلخ ہوگا سب کا سب آباد اور عمارتوں پر عمارتیں کھڑی ہیں اور وہ شہر شام، روم، دیار بکر، اور مصر اور عراق کے ملکوں کی باجگاہ ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۲۸** ۔ بنا، عمارت ۔ باجگاہ: چنگی خانہ ۔ بلاد: علاقہ ۔ تجار: جمع تاجر ۔ بازرگانان: جمع بازرگان ۔ سوداگر ۔ سنگ: وزن ۔ مگر اس جگہ پیمانہ وزن کے معنوں میں استعمال ہوا ہے ۔ رطل: آدھ سیر کا وزن ۔ کژدم: عقرب ۔ بچھو۔

ان تمام علاقوں کے تاجر اور سوداگر وہاں جاتے ہیں۔ اس کے چار دروازے ہیں۔ باب الیہود، باب اللہ، باب الجنان، باب انطاکیہ۔ اور وہاں کے بازار کا وزن یا بٹہ رطل ظاہری

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہے۔ جو چار سو اسی درم کے برابر ہے اور وہاں سے جب جنوب کی طرف جاتے ہیں۔ تو بیس فرسنگ کے فاصلہ پر حماۃ آتا ہے۔ اس کے بعد حمص اور حلب سے دمشق تک پچاس فرسنگ کا فاصلہ ہے۔ اور حلب سے انطاکیہ تک بارہ فرسنگ کا اور شہر طرابلس تک اتنا ہی۔ اور کہتے ہیں قسطنطنیہ تک دو سو فرسنگ کا فاصلہ ہے۔ رجب کی گیارہویں تاریخ کو حلب کے شہر سے روانہ ہوئے۔ اور تین فرسنگ کے فاصلے پر ایک گاؤں تھا جسے جند قنسرین کہتے تھے دوسرے دن جب ہم نے چھ فرسنگ کا فاصلہ طے کیا۔ تو سرمین کے شہر پہنچے۔ اس کی کوئی فصیل نہ تھی چھ فرسنگ اور آگے چلے تو وہاں معرۃ النعمان تھا۔ یہ پتھر کی فصیل رکھتا تھا۔ یہ ایک آباد شہر تھا۔ اور شہر کے دروازہ پر میں نے ایک پتھر کا ستون دیکھا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا جو عربی کے سوا کسی اور زبان میں تھا۔ میں نے ایک سے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ بچھو کا جنتر منتر ہے کہ اس شہر میں کوئی بچھو نہیں رہتا اور نہ ہی آسکتا ہے اور اگر باہر سے لے آویں۔ اور چھوڑ دیں تو بھاگ جاتا ہے۔ اور شہر کے اندر نہیں آتا۔ اور اس ستون کی بلندی کا اندازہ میں نے دس ہاتھ لگایا۔ اور اس کے بازاروں کو میں نے خوب بارونق پایا۔ اور شہر کی جمعہ مسجد شہر کے درمیان ایک بلندی پر واقع ہے۔ تاکہ جس طرف سے چاہیں مسجد کے اندر داخل ہو سکتے ہیں۔ تیرہ سیڑھیاں اوپر چڑھنا پڑتا ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ $\frac{۲۲۲-۲۲۱}{۱۸۰،۱۷۹}$** کشاورزی: کھیتی باڑی، کاشتکاری۔ نابینا: اندھا گلیم: کمبل۔ راتبہ: روزمرہ کی خوراک۔ روزینہ۔ کلیات: جمع کلی۔ ضروری امور۔ اہم معاملات صائم الدہر: جو ہمیشہ روزہ رکھے۔ قائم اللیل۔ رات بھر عبادت کرنے والا۔ رات کو کھڑا رہنے والا۔ مقر: اقرار کرنے والا۔ ماننے والا۔ اسم فاعل۔ مرموزہ: رمز کی باتیں۔ معاوضہ: مقابلہ ایزد: خداوند پاک۔ عاصی: گنہگار، سرکش۔ دولاب: رہٹ، کنواں۔ تقرب: نزدیکی

ان کی کاشتکاری تمام گندم کی ہے۔ اور بہت ہوتی ہے۔ انجیر، زیتون، پستہ اور انگور کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں اور شہر کے لئے پانی بارش اور کنوئیں سے حاصل ہوتا ہے اور وہاں ایک آدمی تھا۔ جسے ابوالعلاء معری کہتے ہیں۔ وہ اندھا تھا۔ اور شہر کا سردار وہی تھا۔ بہت امیر اور دولتمند شخص تھا۔ اس کے غلام و نوکر چاکر بہت زیادہ تھے۔ بلکہ شہر کے تمام آدمی اس کے لئے بطور غلام تھے۔ اور خود پرہیزگاری کا طریقہ اختیار کئے ہوئے تھا۔ ایک کمبل اوڑھ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کر گھر میں رہتا تھا۔ اور صرف آدھ سیر جو کی روٹی اپنی روزانہ خوراک مقرر کی ہوئی تھی۔ اور اُس کے سوا کچھ نہ کھاتا تھا۔ اور میں نے یہ بات بھی سُنی۔ کہ اس کے سوا کچھ نہ کھاتا تھا اور میں نے یہ بات بھی سنی۔ کہ اس نے اپنے گھر کا دروازہ کھُلا رکھا ہوا ہے اور اس کے نائب اور نوکر چاکر شہر کا انتظام کرتے ہیں۔ لیکن ضروری معاملات میں اُس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور وہ اپنی دولت کسی کو دینے سے دریغ نہیں کرتا۔ خود ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے اور دُنیا کے کسی کام میں مشغول نہیں ہوتا۔ اور اس شخص کو شاعری اور ادب میں وہ درجہ حاصل تھا۔ کہ شام، مغرب اور عراق کے عالم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اُس زمانہ میں نہ کوئی آدمی اُس کے پایہ کا ہوا ہے اور نہ ہے۔ اُس نے ایک کتاب بنائی ہے۔ جس کا نام الفصول والغایات رکھا ہے اور اس میں فصیح و عجیب زبان میں رمز کی باتیں (پہیلیاں) اور کہاوتیں بیان کی ہیں۔ کہ لوگ اُن کو نہیں جان سکتے۔ سوائے چند کے اور وہ بھی اُس وقت جب کوئی پڑھے۔ چنانچہ اس پر لوگوں نے الزام لگایا ہے۔ کہ تو نے یہ کتاب قرآن شریف کے مقابلہ میں لکھی ہے۔ اور ہر وقت اُس کے پاس گرد و نواح کے علاقہ سے دو سو سے زیادہ آدمی آتے رہتے ہیں اور اس سے ادب اور شاعری پڑھتے ہیں اور میں نے سنا ہے کہ اُس کے ایک لاکھ سے زیادہ شعر ہیں۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ خدائے بزرگ و برتر نے تجھے یہ تمام مال و دولت اور نعمت بخشی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ تو یہ لوگوں کو دیتا ہے اور خود نہیں کھاتا۔ اُس نے جواب دیا کہ جو میں کھاتا ہوں۔ اُس سے زیادہ کے ساتھ مجھے کوئی تعلق نہیں۔ جب میں وہاں پہنچا۔ یہ شخص ابھی زندہ تھا۔ ۴۳۸ھ کے ماہ رجب کی پندرہویں تاریخ کو وہاں سے ہم کویات کو روانہ ہوئے اور وہاں سے حماۃ شہر کو گئے۔ یہ ایک خوبصورت آباد شہر ہے۔ اور دریائے عاصی کے کنارے پر واقع ہے۔ اُس دریا کو اس لئے عاصی کہتے ہیں کہ روم کی جانب بہتا ہے۔ یعنی چونکہ اسلامی علاقہ سے کافروں کے علاقہ میں بہتا ہے۔ اس وجہ سے عاصی (سرکش) ہے اس دریا پر بہت سے کنوئیں بنائے ہوئے ہیں۔ پھر وہاں سے دو راستے ہو جاتے ہیں۔ ایک ساحل کی طرف اور وہ ملکِ شام کے مغرب کی طرف ہے اور دوسرا جنوب کی طرف دمشق کو جاتا ہے۔ ہم ساحل کے راستہ سے روانہ ہوئے اور پہاڑ پر ایک چشمہ دیکھا جس میں سے کہتے ہیں کہ ہر سال جب ماہ شعبان کا نصف گذر جاتا ہے۔ پانی جاری ہو جاتا ہے اور تین دن تک جاری رہتا ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اور تین دن کے بعد دوسرے سال کے آنے تک ایک قطرہ بھی نہیں نکلتا۔ بہت سے لوگ وہاں اُس کی زیارت کو جاتے ہیں اور خداوند پاک اور بزرگی کی نزدیکی یا قرب ڈھونڈتے ہیں۔ اور وہاں عمارت اور حوض بنائے ہوئے ہیں۔ جب ہم وہاں سے گذر کر ایک صحرا میں پہنچے۔ جہاں نرگس ہی نرگس کھلے ہوئے تھے۔ چنانچہ تمام صحرا نرگسوں کی کثرت سے سفید نظر آتا تھا۔ ہم وہاں سے روانہ ہو پڑے اور ایک شہر میں پہنچے جسے عرقہ کہتے تھے اور جب عرقہ سے دو فرسنگ آگے کو گئے۔ تو سمندر کے کنارے پہنچے اور جب سمندر کے کنارے جنوب کی طرف پانچ فرسنگ چلے تو طرابلس کے شہر پہنچے۔ حلب سے طرابلس تک اسی راستہ سے کہ جس سے ہم آئے تھے۔ چالیس فرسنگ کا فاصلہ تھا۔ سنیچر وار کے دن شعبان کی پانچویں تاریخ کو ہم وہاں پہنچے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۲۳-۲۲۴ / ۱۸۱-۱۸۲** ۔ ترنج: سنگترہ کی ایک قسم ہے۔ موز:۔ کیلا۔ شیرہ:۔ رس۔ کندہ:۔ کھائی۔ خندق۔ مقاتلات:۔ جمع مقاتل۔ مورچے۔ جنگ گاہیں۔ عرادہ: توپ کی قسم کا ایک آلہ تھا۔ اس سے چھوٹا جس میں پتھر رکھ کر دشمن پر پھینکتے ہیں۔ مجازاً توپ۔ تیمہ:۔ کارواں سرائے۔ طبقہ:۔ منزل۔ مساحت:۔ رقبہ۔ قصر:۔ محل۔ ماکول:۔ کھانے کی چیزیں۔ حصین:۔ مضبوط۔ قبہ:۔ گنبد۔ رخام:۔ سنگ مرمر۔ برنج:۔ پیتل۔ مشرعہ کی بجائے مشربہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مشربہ کے معنی ہیں۔ پانی پینے یا پانی لینے کی جگہ اور مشرعہ کے معنی ہیں پانی کے نکلنے کی جگہ۔ (فوارہ) ...... ناترہ:۔ ٹونٹی۔ نالی۔
فاضل:۔ زائد۔ فضول۔ بچا ہوا۔ سواد:۔ گرد و نواح۔ روستاق:۔ گاؤں۔ دیہات۔
قہر کردن:۔ غلبہ پانا۔ شکست دینا۔ عشر:۔ دسواں حصہ۔ ارزاق۔ رزق۔ خوراک۔ مشہد:۔ جائے شہادت۔

شہر کے ارد گرد ہر جگہ کھیت۔ باغ اور درخت تھے اور گنا زیادہ تھا۔ اور نارنگی۔ سنگترہ کیلا۔ لیموں اور کھجور کے درختوں کے علاوہ اس وقت گنے کا رس نکال رہے تھے۔ طرابلس کا شہر اس طرح بنا ہوا ہے کہ اس کے تین طرف سمندر کا پانی ہے۔ جب سمندر کا پانی موجیں مارتا ہے تو کچھ پانی شہر کی فصیل پر چڑھ جاتا ہے اور ایک طرف خشکی ہے ایک بڑی خندق بنائی گئی ہے اور اس میں ایک مضبوط لوہے کا دروازہ لگایا ہوا ہے اور مشرق کی طرف تراشے ہوئے پتھر کا ایک قلعہ ہے۔ جس کے کنگرے اور مورچے بھی اسی طرح بنے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہوتے ہیں اور دیوار کے اوپر پتھر پھینکنے والی مشینیں رکھی ہوتی ہیں۔ ان کو زیادہ تر روم کی طرف سے رہتا ہے، جو کشتیوں میں بیٹھ کر اس طرف حملہ کی غرض سے آتے ہیں۔ شہر کا رقبہ ایک ہزار مربع ہاتھ ہے اور وہاں چار منزلہ پانچ منزلہ کارواں سرائے بھی ہیں۔ کوچے اور بازار عمدہ، خوبصورت اور صاف ستھرے ہیں۔ گویا ہر ایک آراستہ محل ہے۔ ہر قسم کا کھانا، میوے اور دیگر کھانے کی چیزیں جو میں نے ایران میں دیکھیں تمام وہاں موجود تھیں۔ بلکہ وہاں سے سو درجہ زیادہ۔ شہر کے درمیان ایک بڑی مضبوط، بڑی صاف، ستھری اور خوب سجی ہوئی جمعہ مسجد ہے۔ مسجد کے صحن میں ایک بڑا سا گنبد بنا ہوا ہے اور اس گنبد کے نیچے ایک سنگ مرمر کا حوض ہے۔ جس کے درمیان ایک پیتل کا فوارہ لگا ہوا ہے۔ بازار میں پانی پینے کی ایک جگہ بنی ہوئی ہے کہ جس میں سے پانچ ٹونٹیوں کے ذریعہ بہت سا پانی باہر نکلتا ہے۔ جسے لوگ لے جاتے ہیں اور بقایا یا فالتو زمین پہ بہ جاتا ہے اور سمندر میں جا گرتا ہے۔ لوگوں نے کہا - کہ یہاں بیس ہزار آدمی رہتے ہیں۔ اس شہر کے ساتھ بہت سا نواحی علاقہ اور گاؤں ہیں - وہاں بہت اچھا کاغذ بنایا جاتا ہے۔ سمرقندی کاغذ کی طرح بلکہ اس سے بھی بہتر۔ یہ شہر مصر کے سلطان سے تعلق رکھتا ہے۔ انہوں نے اس کا سبب یہ بتایا تھا کہ ایک دفعہ روم کے کافروں کے ایک لشکر نے چڑھائی کی تھی۔ اور ان مسلمانوں نے اس لشکر کے ساتھ جنگ کی اور اس لشکر پر غلبہ پایا۔ مصر کے سلطان نے اس شہر سے خراج ہٹا دیا اب ہمیشہ اس سلطان کا لشکر اس جگہ مقرر رہتا ہے اور اس لشکر پر ایک سردار ہے۔ تاکہ شہر کو دشمن سے بچائے رکھیں اور وہاں پر ایک باجگاہ (چنگی محصول) ہے۔ جہاں روم، فرانس، اندلس (سپین)، اور مغرب سے آنے والے جہاز سلطان کو دسواں حصہ محصول دیتے ہیں۔ اور اس سے لشکر کی خوراک مہیا کی جاتی ہے اور سلطان کے اپنے جہاز بھی وہاں رہتے ہیں۔ جو کہ روم، سسلی اور مغرب کو جاتے ہیں۔ اور تجارت کرتے ہیں۔ اس شہر کے تمام لوگ شیعہ ہیں اور شیعوں نے ہر ایک علاقے میں بڑی اچھی مسجدیں بنا رکھی ہیں اور ان میں سراؤں کی طرح گھر بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن کوئی شخص وہاں ٹھہرتا نہیں اور ان کو مشہد کہتے ہیں۔ اور طرابلس کے شہر کے باہر کوئی گھر نہیں سوائے دو تین مشہدوں کے جن کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ پھر اسی طرح شہر سے دریا کے کنارے کنارے جنوب کی طرف روانہ ہو پڑا۔ ایک فرسنگی کے فاصلہ پر ایک قلعہ

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دیکھا۔ جسے قلموُن کہتے ہیں۔ اس کے اندر ایک پانی کا چشمہ ہے۔ وہاں سے طرابزدن کے شہر کو چل دیا اور طرابلس سے وہاں تک پانچ فرسنگ کا فاصلہ تھا اور وہاں سے ہم جبیل کے شہر پہنچے اور وہ سہ گوشہ شہر ہے اس طرح کہ اس کے ایک گوشہ میں سمندر ہے۔ اس کے گرد ایک بہت اونچی اور مضبوط دیوار بنائی ہوئی ہے اور تمام شہر کے گرد کھجور کے درخت اور دوسرے گرم علاقوں کے درخت ہیں۔ میں نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک سرخ گلاب کا پھول اور ایک تازہ سفید پھول تھا اور اس دن فارسی سال ۴۱۵ھ کے ماہ اسفندیار کی پانچویں تاریخ تھی۔ وہاں سے ہم بیروت کے شہر پہنچے۔ ایک پتھر کی محراب دیکھی اس طرح کہ اس محراب کے درمیان میں سے ایک راستہ باہر کو جاتا ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۲۵-۲۲۶ / ۱۸۳-۱۸۴** ۔ تقدیر کردن: اندازہ لگانا۔ اسطوان: ستون۔ سطبری: موٹائی۔ سنگ منہدم: موزوں اور مناسب شکل کا پتھر۔ کندہ کاری: کھدائی کا کام۔ ناحیت: گرد و نواح۔ مدوّر: گول۔ مسدّس: چھ پہلو والی چیز۔ مثمّن: آٹھ پہلو والی چیز۔ صلب: مضبوط۔ کار کردن: اثر کرنا۔ معجون: چند ملی ہوئی چیزیں۔ مرکب۔ مسخر: تسخیر کرنے والا۔ مسخر آہن بودن: جس پر لوہے کا اثر نہ ہو۔ بادہ روح: عمدہ۔ آرام دہ۔ دلکش۔ حصیر: چٹائی۔ قدوم: تشریف آوری۔ آمد۔ بشارت: خوش خبری۔ کوشک: محل۔

اس محراب کی بلندی کا میں نے پچاس گز اندازہ لگایا اور اس کے کناروں سے سفید پتھر کے تختے باہر نکلے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس کا ہر ایک پتھر ہزار من سے زیادہ وزنی تھا۔ اور اس عمارت کو اینٹوں سے بیس گز اونچا بنایا گیا ہے اور اس کے اوپر سنگ مرمر کے ستون کھڑے کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک آٹھ گز اونچا اور اس قدر موٹا کہ مشکل سے دو آدمیوں کی بغل میں آسکتا تھا۔ اور ان ستونوں پر دونوں جانب محراب بنائے ہوئے ہیں۔ سب کے سب موزوں اور مناسب شکل میں تراشیدہ پتھروں سے تیار کئے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے درمیان کوئی چونا اور گارا استعمال نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد ان محرابوں پر کے اوپر ٹھیک درمیان میں کوئی پچاس ہاتھ اونچی محراب کھڑی کی گئی ہے اور پتھر کے ہر ٹکڑے کا جو اس محراب میں لگا ہوا ہے اس کا طول آٹھ ہاتھ اور عرض چار ہاتھ اندازہ کیا اور ان میں سے ہر ایک قریباً سات ہزار من ہوگا۔ اور ان تمام پتھروں پر کھدائی اور نقش و نگاری کا کام بہت اچھی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

طرح سے کیا ہوا تھا کہ اِس قسم کا لکڑی پر بھی اُس خوبی سے نہیں کر سکتے۔ اور اُس گرد و نواح میں سوائے اُس محراب کے اور کوئی عمارت باقی نہیں رہی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کونسی جگہ ہے لوگوں نے کہا۔ کہ ہم نے سنا ہے کہ یہ فرعون کے باغ کا دروازہ تھا۔ اور بہت پرانا ہے۔ اِس گرد و نواح کے تمام صحرا میں سنگ مرمر کے ستون ملتے ہیں اور اِن ستونوں کی چوٹیاں اور اِن کے تنے تمام گول، مربع، چھ پہلو والے اور آٹھ پہلو والے سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہیں۔ جن پر نقش و نگار کیا ہوا تھا اور پتھر ایسا سخت تھا کہ لوہا بھی اُس پر اثر نہیں کر سکتا اور اس جگہ نواحی علاقہ میں کوئی پہاڑ نہ تھا۔ کہ جس سے گمان ہو کہ یہ پتھر وہاں سے کاٹے ہیں ایک قسم کا اور پتھر جو کہ مرکب دکھائی دیتا تھا اور دوسرے پتھروں کی طرح یہ بھی لوہے کے اثر سے آزاد تھا۔ اور شام کے گرد و نواح میں پانچ لاکھ سے زیادہ ستون یا ستونوں کے سرے یا تن گرے پڑے ہیں۔ کہ کسی انسان کو معلوم نہیں کہ وہ کیا ہیں اور کہاں سے لائے ہیں۔

پھر اس کے بعد ہم صیدا کے شہر پہنچے وہ بھی سمندر کے کنارے پر واقع تھا۔ گنا بکثرت بویا ہوا تھا۔ وہ ایک بڑی مضبوط پتھروں کی فصیل رکھتا ہے اور اُس کے تین دروازے ہیں اور ایک جمعہ مسجد بڑی عمدہ اور دلکش تھی اور تمام مسجد میں منقش چٹائیاں بچھی ہوئی ہیں۔ اور ایک بازار اِس طرح سے سجا ہوا تھا کہ میں نے جب دیکھا تو خیال کیا کہ شاید بادشاہ کی تشریف آوری کے لئے شہر کو آراستہ کیا ہوا ہے۔ یا کوئی خوش خبری پہنچی ہے۔ جب میں نے پوچھا۔ تو لوگوں نے کہا کہ اس شہر کی ہمیشہ یہی رسم ہے اور اُس کے باغات اور درخت اِس طرح تھے۔ کہ گویا کسی بادشاہ نے شوق سے تیار کروائے ہیں۔ وہاں ایک محل بھی بنا ہوا ہے زیادہ تر درخت پھل سے لدے ہوئے تھے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۲۷-۲۲۸ / ۱۸۵-۱۸۶**۔ درز: سوراخ دو پتھروں کے درمیان خالی جگہ۔ قیر: سیاہ روغن۔ تُک: تتمہ: منزل۔ قنادیل: جمع قندیل۔ نقرگین: روپہلی طرح: نقش، پردہ۔ مدینہ: شہر۔ کج: ناہموار، ٹیڑھی۔ کہ آنہ: کونہ۔ ساحت: صحن میدان۔ دالان، کھلی جگہ۔ بینا: بندرگاہ۔ درگاہ: پھاٹک، بڑا دروازہ۔ عین البقر: بیل کی آنکھ، چشمۂ گاؤ۔

جب وہاں سے پانچ فرسنگ کا فاصلہ طے کیا تو صور کے شہر پہنچے وہ ایک شہر تھا۔ جو

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

دریا کے کنارے پر ایک جزیرہ نما کی صورت میں واقع تھا اور اس طرح تھا کہ شہر کی فصیل سو گز سے زیادہ خشک زمین پر نہ تھی۔ باقی سمندر کے پانی میں تھی۔ اور وہ ایک تراشیدہ پتھروں سے بنی ہوئی فصیل تھی اور اُن کی درزیں اُلک کے ساتھ بند کی گئی تھیں تاکہ پانی اندر نہ جا سکے اور شہر کا رقبہ ایک ہزار مربع گز اندازہ لگایا اور کارواں سرائے تھیں جن کی پانچ چھ منزلیں ایک دوسرے کے اوپر تھیں۔ بہت سے فوارے بنے ہوتے تھے اور بڑے عمدہ بازار تھے اور نعمتوں کی کثرت تھی اور یہ صور کا شہر مال و دولت کے لئے شام کے ساحلی شہروں میں مشہور ہے۔ وہاں کے لوگ زیادہ تر شیعہ مذہب کے ہیں اور وہاں سُنی مذہب کا قاضی تھا۔ کہتے تھے کہ وہ ابو عقیل کا بیٹا تھا۔ وہ بڑا اچھا اور مالدار شخص تھا۔ شہر کے دروازے پر ایک مشہد بنا رکھی ہے اور وہاں بہت سے فرش (قالین وغیرہ) تصویریں، قندیلیں اور سنہری اور روپہلی چراغدان رکھے ہوئے ہیں۔ شہر بلندی پر واقعہ ہے۔ شہر کے لئے پانی پہاڑ سے آتا ہے اور شہر کے دروازے پر پتھر کی محرابیں بنائی ہوئی ہیں اور ان محرابوں کے پیچھے سے پانی شہر کے اندر لاتے ہیں اور اس پہاڑ میں شہر کے بالکل سامنے ایک وادی ہے۔ کہ جب مشرق کی طرف رُخ کر کے چلیں۔ تو اٹھارہ فرسنگ کے فاصلہ پر دمشق کے شہر پہنچ جاتے ہیں۔ جب ہم وہاں سے سات فرسنگ کے فاصلہ پر گئے تو عکہ میں پہنچے اور وہاں اپنے شہر عکا لکھتے ہیں۔ شہر کی بُنیاد بلندی پر رکھی ہوتی ہے۔ کچھ زمین ناہموار ہے اور باقی ہموار ہے اور تمام ساحل کے ساتھ جہاں بلندی نہ ہو۔ سمندر کے پانی کے چڑھاؤ کے خوف کے مارے اور لہروں کے ڈر سے جو کنارے سے ٹکراتی ہیں۔ کوئی شہر نہیں بناتے اور جامع مسجد شہر کے درمیان میں ہے اور تمام شہر سے بلند ہے اور اُس کے تمام ستون سنگ مرمر کے بنے ہوتے ہیں۔ قبلہ کے دائیں ہاتھ باہر کی طرف حضرت صالح پیغمبر علیہ السلام کا مزار ہے اور مسجد کے صحن میں کچھ حصہ پر پتھر کا فرش بنا ہوا ہے اور باقی جگہ پر سبزہ بویا ہوا ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ آدم علیہ السلام نے وہاں کھیتی باڑی کی تھی۔ میں نے شہر کی پیمائش کی۔ اس کی لمبائی دو ہزار ہاتھ اور چوڑائی پانچسو ہاتھ۔ اس کی فصیل نہایت مضبوط تھی۔ اس کے مغربی اور جنوبی جانب کو سمندر ہے اور جنوبی طرف بندرگاہ ہے اور اکثر ساحلی شہروں کو بندرگاہ کہتے ہیں اور وہ ایک ایسی چیز ہے۔ جو اصطبل کی طرح جہازوں کی حفاظت

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کے لئے بنائی ہوئی ہے کہ اس کی پُشت شہر کی طرف ہوتی ہے اور اُس کی دیواریں سمندر کے کنارے پر پانی کے اندر چلی گئی ہیں اور پچاس گز چوڑا پھاٹک بغیر دیوار کے چھوڑا ہوا ہے۔ مگر اس دیوار سے اس دیوار تک زنجیریں کسی ہوتی ہیں کہ جب چاہتے ہیں کہ جہاز بندرگاہ میں داخل ہو۔ تو زنجیروں کو ڈھیلا کر دیتے ہیں۔ تاکہ پانی کے اندر چلی جائیں اور جہاز اُن کے اوپر سے گذر جائے اور پھر زنجیروں کو کھینچ لیتے ہیں۔ تاکہ کوئی دشمن ان جہازوں کو نقصان پہنچانے والے جانے کا ارادہ نہ کرے اور مشرقی دروازے کے بائیں ہاتھ پر ایک چشمہ ہے کہ جس کے پانی تک پہنچنے کے لئے چھبیس سیڑھیاں نیچے جانا پڑتا ہے۔ اسے عین البقر کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس چشمہ کو آدم علیہ السلام نے بنایا تھا اور اپنے بیل کو وہاں پانی پلایا تھا۔ اس وجہ سے اس چشمہ کو عین البقر (چشمہ گاؤ) کہتے ہیں۔ جب اس عکّہ کے شہر سے مشرق کو جاتے ہیں۔ تو ایک پہاڑ آتا ہے۔ کہ جس کے اندر نبیوں کے مزار ہیں (خدا کی ان پر سلامتی ہو) اور یہ گاؤں اس رستہ سے کنارے پر پڑتا ہے۔ جس سے کوئی رملہ کی طرف جائے۔ میرا خیال ہوا۔ کہ ان متبرک مزاروں کی زیارت کروں اور خدائے بزرگ و برتر سے برکتیں حاصل کروں۔ عکّہ کے لوگوں نے کہا۔ کہ وہاں راستہ میں ایک بدمعاشوں کی جماعت رہتی ہے۔ جس کسی کو اجنبی خیال کرتے ہیں اُس کو تنگ کرتے ہیں اور اگر اُس کے پاس کوئی چیز وغیرہ ہو۔ تو چھین لیتے ہیں۔ میرے پاس جو تھوڑا بہت زادِ راہ تھا۔ عکّہ کی مسجد میں رکھ دیا اور ۳۰ـ۴ھ ماہ شعبان کی ۲۳ تاریخ سنیچر وار کے دن مشرقی دروازہ سے شہر کے باہر چل دیا۔ پہلے عک کے مقبرہ کی زیارت کی جو کہ (عکّہ) کے شہر کا بانی تھا۔ وہ ایک نیک اور بزرگ ہستیوں میں سے تھا۔ چونکہ میرے ساتھ کوئی رہنما نہ تھا۔ جو راستہ جانتا ہو۔ میں حیران تھا۔

**مشکل الفاظ صفحہ $\frac{۲۲۹ - ۲۳۰}{۱۸۸}$** ۔ قصد افتادن: ارادہ کرنا۔ خیال پیدا ہونا۔ ایزد: خدا۔ مقصد: ۔ بدمعاش۔ بدکار۔ رشادی۔ تعرض نمودن: چھیڑنا۔ تنگ کرنا۔ نفقہ: زادِ راہ۔ خرچ۔ نقدی وغیرہ۔ صالح: نیک آدمی۔ دلیل: رہنما۔ رہبر۔ کرت: باری۔ دفعہ۔ موہبت: بخشش۔ مغارک: چھوٹے چھوٹے گڑھے۔ یا چھوٹے چھوٹے غار۔ حظیرہ: احاطہ۔ خرنوت: شہتوت۔ ذوالکفل: حضرت یعقوب کے بیٹے کا نام ہے۔ تعہد: خیال۔ دیکھ بھال۔ نگرانی۔

اچانک خداوند تعالیٰ کی مہربانی سے اسی دن ایک ایرانی میرے ساتھ مل گیا جو کہ آذربائیجان

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

کے رہنے والا تھا۔ اور اُس نے پہلے بھی ایک بار اُن متبرک مزاروں کی زیارت کی ہوئی تھی۔ اور دوسری دفعہ اسی ارادہ سے اُس جانب کا رُخ کیا ہوا تھا۔ خدا کی اس بخشش کے شکریہ کے سلسلے میں مَیں نے دوبار نماز ادا کی اور سجدۂ شکر بجا لایا کہ وہ مجھے توفیق دیتا رہا ہے کہ میں نے جو ارادہ بھی کیا ہے اسے پورا کرتا رہا۔ ایک گاؤں میں پہنچا۔ کہ جسے بیروت کہتے تھے۔ وہاں میں نے عیش وشمعون علیہم السلام (خدا کی ان پر سلامتی ہو) کے مزاروں کی زیارت کی۔ وہاں سے میں ایک چھوٹے سے غار میں پہنچا۔ جسے واتمون کہتے تھے۔ اس جگہ بھی میں نے زیارت کی اور کہتے تھے کہ ذوالکفل علیہ السلام کا مقبرہ ہے اور وہاں سے ایک اور گاؤں میں پہنچا کہ جسے اعبلین کہتے تھے۔ ہود علیہ السلام کی قبر وہاں تھی۔ اس کی میں نے زیارت کی۔ اس کے احاطہ کے اندر ایک شہتوت کا درخت تھا اور حضرت عزیر النبی علیہ السلام کی قبر وہاں تھی۔ اس کی بھی زیارت کی۔ پھر جنوب کی جانب چل دیا۔ اور ایک گاؤں میں پہنچا۔ جسے حظیرہ کہتے تھے اور اس گاؤں کی مغربی طرف ایک وادی تھی اور اس وادی میں ایک صاف پانی کا چشمہ تھا جو کہ ایک چٹان سے نکلتا تھا اور عین چشمہ کے سامنے ایک چٹان پر ایک مسجد بنا رکھی تھی۔ اس مسجد کے اندر پتھر کے دو کمرے بنے ہوئے تھے اور ان کی چھت بھی پتھر کی لگا رکھی تھی اور ایک چھوٹا سا دروازہ وہاں لگایا ہوا تھا۔ اس طرح کہ آدمی مشکل سے اندر جا سکتا تھا۔ اور وہاں دو قبریں ایک دوسرے کے نزدیک بنی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک شعیب علیہ السلام کی تھی اور دوسری اس کی بیٹی کی جو موسیٰ علیہ السلام کی بیوی تھی۔ اس گاؤں کے لوگ اس مسجد اور مزار کی خوب دیکھ بھال کرتے تھے۔ خاص طور پر صفائی رکھتے۔ چراغ جلانے وغیرہ کے بارے میں بڑی احتیاط برتتے تھے۔ وہاں سے میں ایک گاؤں میں گیا۔ کہ جسے اربل کہتے تھے اور اس گاؤں کے قبلہ کی جانب ایک پہاڑ تھا اور اس پہاڑ کے درمیان ایک احاطہ تھا اور اس احاطہ میں چار قبریں بنی ہوئی تھیں۔ جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کی تھیں جو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی تھے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳ / ۱۸۹-۱۹۰ رتق: ریلہ۔ دریائے کوچک: جھیل مراد ہے۔ گرمابہ: حمام۔ رفتہ: بچا کھچا۔ زنانہ: قالین۔ چرکین: میلا۔ گندہ۔ کشودن: کھولنا۔ منقور: بنے ہوئے۔ نظارہ: دکان: تھڑا۔ پلیٹ فارم۔ رواق: ڈیوڑھی۔ کشنا: کھانا۔ موضع: مراد بستی

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

بیخ درخت را زیاں نرسد۔ درخت کی جگہ کو نقصان نہیں پہنچتا۔

وہاں سے چل دیا۔ اور ایک ٹیلہ دیکھا۔ اُس ٹیلے کے نیچے ایک غار تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی ماں کی قبر اُس غار میں تھی۔ اُس جگہ کی زیارت بھی کی۔ اور وہاں سے میں چلا گیا۔ ایک وادی نظر آئی۔ اور اُس وادی کے سرے پر ایک جھیل دیکھی اور طبریہ کا شہر اُس جھیل کے کنارے پر واقع ہے۔ اُس جھیل کا طول اندازاً چھ فرسنگ اور عرض تین فرسنگ ہوگا۔ اُس جھیل کا پانی عُمدہ اور مزیدار ہے۔ شہر جھیل کے مغرب کی طرف ہے۔ اور شہر کے حماموں کا تمام پانی اور نالیوں کا بچا کھچا پانی اِس جھیل میں گرتا ہے۔ اُس شہر کے باشندے اور اُس علاقہ کے لوگ جو کہ اُس جھیل کے کنارے پر آباد ہیں سب اسی جھیل کا پانی پیتے ہیں میں نے سُنا کہ ایک دفعہ ایک امیر آدمی یہاں تشریف لے آیا تھا۔ اُس نے حکم دیا کہ اِس جھیل کی تمام غلاظت اور گندے پانی کی نالیاں بند کر دیں۔ جھیل کا پانی خراب ہو گیا۔ حتیٰ کہ پینے کے لائق نہ رہا۔ پھر اُس نے حکم دیا کہ گندے پانی کی تمام نالیاں جو وہاں تھیں سب کھول دی جائیں۔ پھر جھیل کا پانی اچھا ہو گیا۔ اُس شہر کی ایک مضبوط دیوار ہے۔ اِس طرح کہ جھیل کے کنارے سے لے کر شہر کے گرداگرد کھینچی گئی ہے اور جس طرف کہ جھیل ہے کوئی دیوار نہیں اور اکثر مکانات پانی میں بنے ہوئے ہیں اور جھیل کی زمین پتھریلی ہے اور سنگ مرمر کے ستونوں کی چھتوں پر منظر بنائے ہوئے ہیں اور وہ ستون پانی میں کھڑے ہیں۔ اُس جھیل میں مچھلیاں بکثرت ملتی ہیں اور شہر کے وسط میں جمعہ مسجد ہے اور مسجد کے دروازہ پر ایک چشمہ ہے اور اِس چشمہ پر ایک حمام بنا ہوا ہے اور اُس کا پانی اِس قدر گرم ہے کہ جب تک اُس کے ساتھ سرد پانی نہ ملائیں۔ اپنے جسم پر نہیں ڈال سکتے۔ اور کہتے ہیں کہ اُس حمام کو حضرت سلیمان بن داؤد (اِن دونوں پر خدا کی سلامتی ہو) نے بنایا تھا۔ میں اُس حمام کے اندر پہنچا اور اُس طبریہ کے شہر میں مغرب کی طرف ایک مسجد ہے کہ جسے مسجد یاسمن کہتے ہیں اور یہ ایک صاف ستھری مسجد ہے۔ مسجد کے درمیان میں ایک بڑا سا تھڑا ہے کہ جس کے اوپر محرابیں بنی ہوئی ہیں اور اُس تھڑے کے گرداگرد چنبیلی کے درخت لگائے ہوئے ہیں جس وجہ سے مسجد کو اسی نام سے پکارتے ہیں اور مشرق کی طرف ایک ڈیوڑھی ہے اور حضرت یوشعؑ بن نون کی قبر اِس جگہ ہے اور اُس تھڑے کے نیچے ستر نبیوں کی قبریں ہیں (اِن سب پر خدا کی سلامتی ہو)۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

جنہیں بنی اسرائیل نے قتل کیا تھا اور اُس شہر کے جنوب کی طرف لوط کا سمندر ہے اور اُس کا پانی کڑوا ہے۔ یعنی وہ دریائے لوط جو طبریہ کے جنوب کی طرف ہے اور دریائے طبریہ کا پانی اِس میں گرتا ہے اور لوط شہر اُسی لوط سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔ لیکن اُس کا کوئی نشان باقی نہیں۔ میں نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ اُس تلخ سمندر میں کہ جس کا نام لوط کا سمندر ہے۔ ایک چیز ہوتی ہے گائے کی شکل کی جو کہ سمندر کی جھاگ سے جمع کی جاتی ہے اُس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور گائے کی شکل رکھتی ہے اور پتھر سے ملتی جلتی ہے۔ لیکن سخت نہیں ہوتی۔ لوگ اُسے اُٹھا کر لے جاتے ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں اور مختلف شہروں اور ملکوں میں لے جاتے ہیں اور اگر اُس کا ایک ٹکڑا کسی درخت کے نیچے رکھ دیں تو کبھی اُس درخت کے نیچے کیڑے نہیں رہ سکتے اور اُس جگہ درخت کی جڑوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے۔ اِس لئے باغ کو کیڑوں اور زمین کے نیچے کے کیڑوں سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اِس بات کی ذمہ داری بیان کرنے والے پر ہے۔

**مشکل الفاظ صفحہ ۲۳۳-۲۳۴ / ۱۹۱-۱۹۲** - دارو: دوائی۔ حقیر: چٹائی۔ ابی ہریرہ: حضرت محمد کے ایک اصحابی کا نام ہے۔ جس کی قبر مدینہ کے مشہور قبرستان البقیع میں واقع ہے۔ پشتہ: پہاڑی ٹیلہ۔ ریگ: ریت۔ زرگر: سنار۔ عجم: ایران۔ تماسیح: جمع تمساح۔ مگرمچھ۔ استخوان: ہڈی۔ معجون شدن: مرکب ہونا۔ رل جانا۔ نارنج: نارنگی۔ ترنج: سنگترہ۔ بارہ دری حصین: ایک مضبوط فصیل۔ ساحت: صحن۔ دالان۔ تفرج: سیر۔ خم رخامین: سنگ مرمر کا مٹکا۔ تنک: نازک۔ نفیس۔ سفال چینی: چین کی مٹی۔ سلخ: عربی مہینے کی آخری تاریخ۔

اُس نے کہا کہ عطار بھی اُسے خریدتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دوائیوں میں ایک کیڑا جس کا نام نقرہ ہے۔ پڑ جاتا ہے تو یہ اُسے مارتا ہے یا دور کرتا ہے۔ طبریہ کے شہر میں چٹائیاں بناتے ہیں اور نماز پڑھنے کے مصلّے اُسی کے بنائے جاتے ہیں اور وہاں یہ پانچ دینار مغربی میں خریدتے ہیں اور وہاں سے مغرب کی طرف ایک پہاڑ ہے۔ اُس کے اوپر ایک سنگ خارا کا قلعہ ہے۔ جس پر عبری حروف میں لکھا ہے کہ اُس عبارت کے لکھنے وقت نسر۔ برج حمل میں واقع تھا۔ اور ابی ہریرہ کی قبر اُسی جگہ شہر کے باہر قبلہ کی جانب واقع ہے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

لیکن وہاں کوئی اُس کی زیارت کے لئے نہیں جاسکتا۔ کیونکہ وہاں کے لوگ شیعہ ہیں اور جب کوئی وہاں زیارت کے لئے جاتا ہے۔ تو بچے شور مچاتے ہیں اور اُس شخص پر پل پڑتے ہیں یا مذاق اُڑاتے ہیں اور اسے تکلیف دیتے ہیں اور اُس پر پتھر پھینکتے ہیں اس لئے مَیں اس کی زیارت نہ کر سکا۔ جب اِس جگہ کی زیارت سے واپس آیا۔ تو ایک گاؤں میں پہنچے۔ جسے کفرکنہ کہتے تھے۔ اُس گاؤں کے جنوب کی طرف ایک پہاڑی ہے اور اس پہاڑی کے اوپر ایک بڑی عمدہ عبادت گاہ بنی ہوئی ہے اور اُس پر ایک مضبوط دروازہ لگا ہوا ہے۔ اور حضرت یونس النبیؑ علیہ السلام کی قبر وہاں ہے اور اُس عبادت خانہ کے دروازہ پر ایک کنواں ہے۔ جس کا پانی بڑا مزیدار ہے۔ جب مَیں نے وہاں کی زیارت کر لی۔ تو وہاں سے عکہ آگیا۔ وہاں سے عکہ تک چار فرسنگ کا فاصلہ ہے۔ ہم ایک روز عکہ میں ٹھہرے۔ اس کے بعد اُس جگہ سے چل دئیے اور ایک گاؤں میں پہنچے۔ کہ جسے حیفا کہتے ہیں۔ اِس گاؤں میں پہنچنے تک راستہ میں بہت ریت تھی۔ جسے ایران کے سُنار استعمال میں لاتے ہیں اور مکّی ریت کہتے ہیں اور یہ حیفا کا گاؤں سمندر کے کنارے پر واقع ہے اور وہاں نخلستان اور درخت بکثرت ہیں۔ وہاں پر جہاز بنانے والے تھے اور وہاں اِن سمندری جہازوں کو "جُودی" کہتے تھے۔ وہاں سے ہم ایک اور گاؤں میں گئے۔ جو ایک فرسنگ کے فاصلہ پر تھا۔ اور جسے کنیسہ کہتے تھے اور وہاں سے راستہ سمندر سے تبدیل ہو کر مشرق کی طرف پہاڑ میں داخل ہوگیا۔ وہ ایک صحرا اور پہاڑی زمین تھی جسے وادی تماسیح (مگرمچھوں کی وادی) کہتے ہیں۔ جب ہم نے دو فرسنگ کے قدر فاصلہ طے کیا تو پھر راستہ سمندر کی طرف ہوگیا۔ وہاں ہم نے سمندری جانوروں کی بہت سی ہڈیاں دیکھیں۔ جو مٹی اور کیچڑ میں ملی ہوئی تھیں اور جو موجوں کی ٹکریں کھانے کی وجہ سے پتھر کی صورت اختیار کر چکی تھیں۔ وہاں سے ہم ایک شہر میں پہنچے۔ جسے قیساریہ کہتے تھے اور عکہ سے وہاں تک سات فرسنگ کا فاصلہ تھا۔ یہ ایک عمدہ شہر تھا جس میں بہتے ہوئے پانی، کھجوروں کے جھنڈ، نارنگی، سنگترے کے درخت تھے۔ اس کی فصیل بڑی مضبوط تھی۔ اور ایک لوہے کا دروازہ تھا۔ اور شہر میں بہتے ہوئے پانی کے چشمے تھے اور جامع مسجد اس قدر خوبصورت تھی۔ کہ جب مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوں۔ تو دریا کا

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

تماشا اور سیر کا مزہ اُٹھا سکتے ہیں۔ وہاں پر ایک سنگِ مرمر کا مٹکا تھا جس کو چینی کی مٹی کی طرح بڑا نفیس اور نازک بنایا ہُوا تھا۔ اِس طرح کہ اِس میں سو مَن پانی سما سکتا تھا۔ سنیچر وار کے دِن شعبان کی آخری تاریخ کو ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور ایک فرسنگ تک تمام مٹی ریت ہی ریت تھی جس پر ہم چلے۔ پھر ہم نے انجیر اور زیتون کے بہت سے درخت دیکھے۔ تمام راستہ پہاڑ اور صحرا میں سے گذرتا تھا۔ جب چند فرسنگ چلے۔ تو ایک شہر میں پہنچے۔ جسے کفرسابا یا کفرسلام کہتے تھے۔ اُس شہر سے رملہ تک تین فرسنگ کا فاصلہ تھا۔ اور تمام راستہ پر درخت تھے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اتوار کے دِن ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کو ہم رملہ پہنچے۔ قیساریہ سے رملہ تک آٹھ فرسنگ کا فاصلہ تھا۔ وہ ایک بڑا شہر ہے اور ایک مضبوط پتھر اور چُونے کی بنی ہوئی بلند اور قوی فصیل رکھتا ہے اور اِس میں لوہے کے دروازے لگے ہوئے ہیں۔ شہر سے سمندر کے کنارے تک تین فرسنگ کا فاصلہ ہے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۳۵-۲۳۶ / ۱۹۳-۱۹۴ ۔ غرہ: عربی مہینے کی پہلی تاریخ۔ قوی: مضبوط۔ مستحکم۔ حصّہ: ٹکڑا۔ خلل: نقصان۔ تکلیف۔ عمود: ستون۔ الواح: جمع لوح۔ تختی۔ الوان: جمع لون۔ رنگ۔ ملمّع: جس پر سونے کا پانی پھرا ہو۔ سدآب: تتلی جو لوبیہ کی مانند ایک گھاس ہوتی ہے (اِٹ سِٹ) کہتے ہیں اور یرقان کی بیماری کو دفع کرتی ہے۔ یہ عام طور پر بہتر ہوتی ہے۔ آخر: ٹب۔ پانی پینے کا برتن۔ سنگلاخ: پتھریلی۔ بیت المقدس: یوروشلم۔

وہاں کے لوگ بارش کا پانی استعمال کرتے ہیں اور ہر گھر کے اندر حوض ہوتے ہیں۔ کہ اُن میں بارش کا پانی جمع کرتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ پانی کا ذخیرہ رکھتے ہیں۔ جامع مسجد کے درمیان بڑے بڑے حوض ہیں کہ جب پانی سے بھر جاتے ہیں۔ تو جو چاہتا ہے لے جاتا ہے اور مسجد کا رقبہ تین سو قدم لمبا اور دو سو قدم چوڑا ہے۔ پتھر کے سامنے لکھا ہے۔ کہ ۴۲۵ھ میں ماہ محرم کی ۱۵ تاریخ کو وہاں ایک زبردست بھونچال آیا تھا اور بہت سی عمارتیں برباد ہو گئی تھیں۔ لیکن کسی انسان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ اُس شہر میں سنگِ مرمر بکثرت ملتا ہے اور اکثر لوگوں کے مکان اور گھر سنگِ مرمر کے بنے ہوتے ہیں۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

اور اُن پر بڑے تکلف کے ساتھ نقش و نگار کیا ہوا ہے اور سنگ مرمر کو ایک ایسے آرے سے کاٹتے ہیں جس کے دندانے نہیں ہوتے اور اس جگہ گلی ریت ڈالتے ہیں اور پتھروں کے عمودوں (ستونوں) پر لمبائی کی طرف سے نہ کہ چوڑائی کی طرف سے آرہ چلاتے ہیں جس طرح کہ لکڑی پہ۔ پتھر سے تختیاں بناتے ہیں اور وہاں میں نے کئی قسم اور رنگا رنگ کے پتھر سنگ مرمر دیکھے۔ مثلاً لمع سبز۔ سرخ۔ سیاہ سفید اور تمام رنگوں کے۔ وہاں پر ایک قسم کی انجیر ہوتی ہے کہ اس سے بہتر کہیں نہیں ہوتی۔ وہاں سے اردگرد کے تمام علاقوں میں لے جاتے ہیں اور اس رملہ کے شہر کو شام اور مغرب کے ملک میں فلسطین کہتے ہیں۔ رمضان کی تیسری تاریخ کو ہم رملہ سے روانہ ہو پڑے ایک گاؤں میں پہنچے۔ جسے خاتون کہتے ہیں اور وہاں سے ایک اور گاؤں میں گئے۔ جسے قریتہ العنب کہتے تھے۔ راستہ میں سداب گھاس بکثرت دیکھی۔ جو خود رُو تھی اور پہاڑ اور صحرا میں اُگی ہوئی تھی۔ اس گاؤں میں ہم نے ایک اچھے اور میٹھے پانی کا چشمہ دیکھا۔ جو چٹان سے نکلتا تھا اور وہاں ٹب بنے ہوئے تھے اور عمارت کھڑی کی ہوئی تھی اور وہاں سے ہم اوپر کی طرف چل دئیے۔ خیال تھا کہ ہم پہاڑ پر جا رہے ہیں اور جب ہم دوسری طرف نیچے اتریں گے تو شہر ہوگا۔ جب تھوڑا سا اوپر گئے۔ تو ایک بڑا صحرا سامنے نظر آیا جس کا کچھ حصہ پتھریلا تھا اور کچھ میدانی اور پہاڑ کی چوٹی پر بیت المقدس (ایلیہ و شلم) واقع ہے۔ طرابلس سے جو سمندر کے کنارے پر ہے۔ بیت المقدس تک ۵۶ فرسنگ کا فاصلہ ہے اور بلخ سے بیت المقدس ۸۷۶ فرسنگ کا فاصلہ ہے۔

## مدینۂ رسول اللہ علیہ السلام

مشکل الفاظ صفحہ ۱۹۵-۲۲۳۔ نمناک: نمی والی گیلی۔ مسجد الحرام: مکہ کی مقدس مسجد کو مسجد الحرام کہتے ہیں۔ حظیرہ: مقبرہ، احاطہ۔ خطیب: خطبہ پڑھنے والا۔ واعظ۔ صلوات دادن: درود پڑھنا۔ دارفزیں: عالی دالان بنگلہ۔ کشادی: فضا۔ عرصہ۔ قبور الشہداء: شہیدوں کی قبریں۔ تنگ: وزہ لگاتی۔ میقات: جمع ہونے کی جگہ۔ احرام: حرم میں آنا۔ حج کی نیت کرنا۔ مقررہ مقامات سے حج سے کچھ دنوں پہلے بعض حلال اور مباح اشیا مثلاً سلے ہوئے کپڑے اور خوشبو وغیرہ کا اپنے اوپر حرام اور ناجائز ٹھہرانا۔ حجاج: جمع حاج۔ حاجی۔ حج کرنے والے لوگ۔ سیل: طوفان آب۔ سیلاب۔ جحف: جحف بہا لے جانا۔ موت۔ ہلاکت۔

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

رسول اللہ علیہ السلام کا مدینہ ایک شہر ہے۔ جو کہ صحرا کے کنارے پر بنا ہوا ہے۔ اُس کی زمین نمی والی اور کلر والی ہے۔ اُس میں بہتے ہوئے پانی کی قلت ہے۔ وہاں کھجوروں کا باغ ہے اور وہاں سے قبلہ جنوب کی جانب واقع ہے اور مسجد رسول اللہ (اُن پر خدا کی برکت اور سلامتی ہو) اس قدر بڑی ہے جس قدر مسجد الحرام (مکہ میں)۔ رسول اللہ علیہ السلام کا مقبرہ مسجد کے منبر کے پہلو میں ہے اور جب قبلہ کی طرف منہ کیا جائے تو بائیں ہاتھ پڑتا ہے اس طرح کہ جب واعظ منبر سے پیغمبر علیہ السلام کا ذکر کرتا ہے اور اُن پر درود بھیجتا ہے تو وہ دائیں طرف منہ کرتا ہے اور اُن کے مقبرہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ پانچ گوشہ عمارت ہے اور مسجد کے ستونوں سے دیواریں نکلی ہوئی ہیں اور پانچ ستون اُن دیواروں کی لپیٹ میں آگئے ہیں اور اس عمارت کے گرد ایک جالی دار جنگلہ بنا ہوا ہے۔ تاکہ کوئی وہاں نہ جا سکے اور اس کی فضا پر ایک جال بچھا رہا ہے۔ تاکہ پرندے وہاں نہ جا سکیں۔ مقبرہ اور منبر کے درمیان بھی ایک سنگ مرمر کا نیچا سا احاطہ بنا ہوا ہے اور اسے روضہ کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ باغ بہشت کے باغوں میں سے ایک ہے۔ کیونکہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے "میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے"۔ اور شیعہ کہتے ہیں وہاں پر فاطمۃ الزہرا کی قبر ہے۔ (خدا کی ان پر سلامتی ہو) اور مسجد کا ایک دروازہ ہے اور شہر کے باہر جنوب کی جانب ایک صحرا ہے اور قبرستان ہے اور امیر المومنین حمزہ بن عبد المطلب (خدا اُن پر راضی ہو) کی قبر وہاں ہے اور اس جگہ کو قبور الشہدا (شہیدوں کی قبریں) کہتے ہیں۔ ہم مدینہ میں صرف دو روز ٹھہرے۔ چونکہ وقت تھوڑا تھا۔ اس لئے ہم وہاں سے روانہ ہو پڑے۔ راستہ مشرق کی طرف پڑتا تھا اور مدینہ سے دو منزل کے فاصلے پر ایک پہاڑ اور درّہ کی قسم کی تنگ گھاٹیاں تھیں اور اس جگہ کو جحفہ (جائے موت) کہتے تھے اور وہ جگہ مغرب شام اور مصر کی میقات (حاجیوں کے ملنے کی جگہ) ہے اور میقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ جہاں حج کے لئے احرام باندھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک سال وہاں بے انداز حاجی لوگ اترے ہوئے تھے اچانک سیلاب آگیا اور ان کو ہلاک کر دیا اس لئے اس کا نام جحفہ رکھ دیا۔ مکّہ اور مدینہ کے درمیان ایک سو فرسنگ کا فاصلہ ہوگا لیکن راستہ پتھریلا ہے۔ ہم آٹھ دن چلنے کے بعد مکّہ پہنچے۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۳۸ – ۲۳۹ / ۱۹۶ – ۱۹۷۔ میقات: حاجیوں کے ملنے کی جگہ۔ اس جگہ سے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

حاجی لوگ احرام باندھتے ہیں۔ یاری:۔ مدد۔ عرفات:۔ مکہ معظمہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ایک فراخ میدان کا نام جہاں حاجی لوگ ٹھہرتے ہیں۔ ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھ کے پھر مکہ معظمہ کو لوٹ آتے ہیں۔ گرسنگی:۔ بھوک۔ مجاور:۔ متولی۔ ملازم مسجد۔ حجاز:۔ عرب کے ایک صوبہ کا نام ہے جس میں مکہ مدینہ اور طائف وغیرہ کا علاقہ شامل ہے۔ اجر:۔ معاوضہ۔ خرچ وغیرہ۔ درخور:۔ لائق۔ مناسب۔ مثال:۔ شاہی حکم۔ فرمان۔ قصور:۔ کمی۔ نقص۔ بے پرواہی:۔ کوتاہی۔ احتباس:۔ بخل کرنا۔ روکنا۔ بند کرنا۔ حاشیہ:۔ نوکر چاکر۔ مشاہرہ تنخواہ۔ تعجیل:۔ جلدی۔ خفارت:۔ محصول آبداری۔ چوکیدارہ۔ قوم:۔ جماعت۔

سوموار ذی الحجہ کی چھٹی تاریخ کو ہم مکہ میں پہنچے اور باب الصفا میں اترے۔ اس سال مکہ میں قحط پڑا ہوا تھا اور ایک نیشاپوری دینار کے عوض میں چار من روٹی ملتی تھی۔ مجاور لوگ مکہ چھوڑ کر جا رہے تھے اور کسی طرف سے بھی حاجی لوگ نہیں آئے تھے۔ بدھوار کے دن خدائے پاک و بزرگ کی مدد سے ہم نے عرفات میں حج کیا اور دو روز مکہ ٹھہرے رہے اور بہت سے لوگوں نے مارے بھوک اور بے بسی کے حجاز کو چھوڑ کر باہر کا رخ کیا۔ اس دفعہ میں حج کے مفصل حالات اور مکہ کی تعریف بیان نہیں کرتا جب تک کہ میں وہاں دوبارہ نہیں جاتا۔ کیونکہ دوسری دفعہ میں وہاں چھ ماہ تک بطور مجاور کے رہا۔ اور جو کچھ میں نے دیکھا کھول کر بیان کروں گا۔ میں نے مصر کا رخ کیا۔ یہاں تک کہ ۲۵ دن کے بعد مصر میں پہنچا اور اس سال ۳۵ ہزار آدمی حجاز سے مصر میں آئے اور سلطان نے سب کو کپڑے پہنائے اور سال بھر کا خرچ دیا۔ کیونکہ سب کے سب بھوکے اور ننگے تھے۔ حتیٰ کہ پھر بارشیں ہوئیں اور حجاز کے ملک میں خوراک وغیرہ عام ہو گئی۔ اور پھر ان تمام لوگوں کو ہر ایک حیثیت کے مناسب کپڑے پہنائے اور انعام و اکرام عطا کئے اور حجاز کی طرف روانہ کیا۔ سنہ ۱۲۶۴ھ ماہ رجب میں جب بادشاہ کا فرمان دوبارہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا گیا۔ کہ حجاز میں قحط پڑا ہوا ہے اور حج پر جانا ٹھیک نہیں اور وہ ہمارے حال پر رحم کریں۔ جو کچھ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے اسی پر عمل کریں۔ اس سال بھی حاجی لوگ نہ گئے اور وہ وظیفہ جو سلطان ہر سال حجاز بھیجتا تھا۔ البتہ اس میں کسی قسم کی بے پرواہی یا بخل سے کام نہ لیا گیا۔ وہ کعبہ شریف کا غلاف اور مکہ اور مدینہ کے نوکروں چاکروں اور امیروں کے کپڑے تھے اور امیر مکہ کا صلہ تھا اور اس کی ماہوار ہی تنخواہ تھی ہزار دینار۔ ایک گھوڑا اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

خلعت تھی۔ سال میں دو دفعہ بھیجتا تھا۔ اُس سال ایک شخص تھا۔ جسے قاضی عبداللہ کہتے تھے اور وہ شام کا قاضی تھا۔ یہ وظیفہ اُس کے ہاتھ اور اُس کے تحت میں روانہ کیا گیا۔ اور میں اُس کے ہمراہ بحیرہ قلزم کے راستے گیا۔ اُس دفعہ جہاز ذی القعدہ کی پانچویں تاریخ کو جار پہنچا اور حج بہت نزدیک آگیا تھا۔ اور ایک اونٹ پانچ دینار کو کرایہ پر ملتا تھا۔ میں جلدی سے چل پڑا۔ ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو خدائے پاک و بزرگ کی مدد سے میں نے حج کیا اور مغرب کی جانب سے ایک بہت بڑا قافلہ آیا ہوا تھا اور اُس سال مدینہ شریف کے دروازے پر عربیوں نے اُن سے حج سے لوٹتے وقت محصول راہداری طلب کیا اور اُن کے درمیان لڑائی چھڑ گئی اور مغربیوں (اہلِ مغرب) کے قریباً دو ہزار آدمی مارے گئے اور بہت سے واپس مغرب کو نہ جا سکے اور اسی حج پر خراسان کے لوگوں کی ایک جماعت شام اور مصر کے راستے سے وہاں گئی ہوئی تھی۔ اور بذریعہ جہاز مدینہ پہنچے۔ ذی الحجہ کی چھٹی تاریخ اُن کے ہمراہ عرفات پہنچنے تک ایک سو چار فرسنگ رہتے تھے۔ انہوں نے اعلان کیا تھا کہ جو کوئی ہمیں ان تین دنوں میں جو باقی ماندہ ہیں مکہ میں پہنچا دے تاکہ ہم حج کر لیں۔ ہم میں سے ہر ایک اس کو چالیس دینار دیگا۔ عربی آ گئے اور ایسا کیا کہ اُن کو اڑھائی دن میں عرفات تک پہنچا دیا۔ اور روپیہ لے لیا۔

مشکل الفاظ صفحہ $\frac{۲۴-۲۵\ ۱۹۸-۱۹۹}{}$۔ جمازہ:۔ تیز رفتار اونٹنی یہاں دشتران جمازا پڑھیے مراد تیز رفتار اونٹ۔ جمازہ:۔ تیز رفتار۔ رسم:۔ وظیفہ۔ مقررہ رقم۔ خویشاوندی۔ رشتہ۔ عاشمی ہاشمی۔ مطالب:۔ دفینہ ڈھونڈنے والے۔ غاروں میں گڑھے ہوئے خزانے تلاش کرنے والے۔ توانگر:۔ مالدار۔ امیر۔ گو:۔ نمار۔ رنج بردن:۔ تکلیف اٹھانا۔ صرف کردن:۔ خرچ کرنا۔ سنگسار:۔ پتھری علاقہ۔ چٹانیں۔ اموال:۔ جمع مال۔ فرعون:۔ ایک بڑا متکبر و مغرور بادشاہ ہو گذرا ہے۔ مدفون:۔ دفن کیا گیا۔ خمس:۔ پانچواں حصہ۔ سراپردہ:۔ بڑا خیمہ۔ بتدریج درجہ بدرجہ۔ مراد آہستہ آہستہ۔ لگاتار۔ کنیز:۔ لونڈی۔ کسے را مخیر کردن:۔ کسی کو اختیار دے دینا۔ خاصہ:۔ ذاتی سامان۔ اثاثہ۔ ماہرو:۔ چاند جیسے مکھڑے والی۔ تصرف:۔ قبضہ۔ جبر۔ زیادتی ظلم۔

اور ان کو ایک ایک کرکے تیز رفتار اونٹوں پر باندھ دیا اور مدینہ سے نکل پڑے اور

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

عرنات میں لے آئے اور جو آدمی انہوں نے اونٹنیوں پر باندھے تھے انہیں سے دو تو مر گئے اور باقی چار زندہ تھے لیکن نیم مردہ تھے۔ اور دیگر کی نمانہ کے وقت جب ہم وہاں تھے۔ وہ پہنچے اُن کی یہ حالت تھی۔ کہ اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو سکتے تھے اور نہ ہی بات تک کر سکتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ راستہ میں ہم نے اُن عربوں سے بہت دفعہ التجا کی۔ کہ جو روپیہ ہم نے ادا کیا ہے وہ تمہارا ہی رہے گا۔ ہم کو چھوڑ دو۔ کیونکہ ہم میں طاقت نہیں رہی۔ انہوں نے ہماری ایک نہ سُنی۔ اور برابر دوڑاتے گئے۔ اور میں نے بھی جب حج کر لی۔ پھر مصر کی طرف روانہ ہوا۔ کیونکہ وہاں میری کتابیں تھیں اور واپس آنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ اس سال مدینہ کا امیر مصر میں آیا۔ کیونکہ اس کی مقررہ رقم سلطان کے ذمہ تھی۔ اور وہ ہر سال لے ادا کرتا تھا۔ کیونکہ وہ (امیر مدینہ) حضرت حسینؓ بن علیؓ (خدا کی برکت اُن پر ہو) کی اولاد سے رشتہ رکھتا تھا۔ میں اس کے ساتھ قلزم کے شہر تک جہاز میں سوار تھا اور پھر وہاں سے ہم اسی طرح مصر میں گئے۔

۱۴۴۲ھ میں جب میں مصر میں تھا۔ اطلاع ملی۔ کہ حلب کا حاکم سلطان سے باغی ہو گیا ہے۔ وہ سلطان کے نوکروں میں سے ایک نوکر تھا۔ کیونکہ اُس کے آباؤ اجداد حلب کے حاکم رہ چکے تھے۔ سلطان کا ایک خادم تھا۔ جسے عمدۃ الدولہ کہتے تھے اور یہ خادم مطالبوں کا سردار تھا اور بڑا مالدار امیر تھا۔ مطالب اُس شخص کو کہتے ہیں۔ جو مصر کی غاروں میں خزانے اور دفینے تلاش کرتے ہیں اور تمام مغرب، مصر اور شام کے ملکوں سے لوگ آتے ہیں اور سب کے سب اُن مصر کی غاروں اور چٹانوں میں محنت کرتے ہیں۔ روپیہ پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ اور اکثر دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دفینے اور خزانے حاصل کرتے ہیں اور اکثر لوگوں کو خرچ پڑ جاتا ہے۔ مگر انہیں حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ اُن جگہوں میں فرعون کے خزانے دفن کئے ہوئے ہیں اور جب کوئی شخص وہاں سے کوئی چیز حاصل کرتا ہے اُس کا پانچواں حصہ سلطان کو دیتا ہے اور باقی خود لیتا ہے۔ مطلب ہے کہ سلطان نے اُس خادم کو اس علاقہ میں بھیجا اور اُسے بڑا مرتبہ دیا۔ اور جو سامان حاکموں کے لئے مناسب اور ضروری تھا مثلاً چھوکھٹ، خیمہ وغیرہ سب اُسے مہیا کر دیا۔ جب وہ حلب گیا اور جنگ کی اور وہاں مارا گیا تو اُس کی مال و دولت اتنی تھی کہ اُس کے خزانے سے شاہی خزانے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

میں لے جانے تک لگاتار دو ماہ کا عرصہ لگ گیا۔ ان چیزوں کے علاوہ اُس کے پاس تین سَو لونڈیاں تھیں۔ اکثر چاند جیسا مکھڑا رکھنے والی تھیں۔ اُن میں سے بعض ایسی تھیں۔ جنہیں اُس نے حرم میں رکھا ہوا تھا۔ سلطان نے حکم دیا کہ اُن کو اختیار دے دیا جائے۔ جو اُن میں سے شوہر چاہتی تھیں اُس کو شوہر کے حوالے کر دیا گیا اور جو شوہر نہیں چاہتی تھی۔ جو کچھ اُس کا ذاتی مال تھا۔ اُس میں دخل اندازی نہ کی گئی۔ تاکہ وہ اپنے گھر میں رہے اور ان میں سے کسی پر سختی یا جبر نہ کیا گیا۔ جب وہ حلب میں مارا گیا۔ تو وہاں کا حاکم ڈر گیا کہ کہیں سلطان لشکر نہ بھیج دے۔ اُس نے اپنے سات سالہ بیٹے کو اپنی بیوی کے ہمراہ بہت سے تحفے تحائف کے ساتھ سلطان کے حضور میں بھیجا اور اپنے گذشتہ قصوروں کے لئے معافی چاہی۔ جب وہ آئے تو قریباً دو ماہ باہر بیٹھے رہے اور اُن کو شہر جانے نہ دیا گیا۔ اور اُن کے تحفے تحائف قبول نہ کئے گئے۔ یہاں تک کہ شہر کے سردار اور قاضی سفارش کی عرضی سے سلطان کے دربار میں حاضر ہوئے اور درخواست کی جس پر ان (تحفہ تحائف) کو قبول کیا گیا۔ اور اُن کو عزت و خلعت کے ساتھ واپس بھیجا گیا۔

مشکل الفاظ صفحہ ۲۲۴۔ عذرخواستن :۔ معافی چاہنا۔ ائمہ :۔ جمع امام، سردار، لیڈر، بزرگ۔ قضاۃ :۔ جمع قاضی۔ شفاعت :۔ سفارش۔ تشریف :۔ شرف، عزت، فضل۔ موسم، مثمر :۔ ثمردار، پھلدار۔ دال :۔ دلالت کرنے والا۔ درحال :۔ اسی وقت، فوراً۔ لقانہ :۔ مٹی کا کونڈا۔ سپرغم :۔ ناز بو۔ حمال :۔ بوجھ اٹھانے والا۔ قلی۔ چوب :۔ لکڑی۔ درخت خود خبردار نباشد :۔ درخت کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ وضع :۔ طریقہ۔ آفاق جمع اُفق۔ مراد دُنیا۔

تمام چیزوں میں سے اگر کوئی مصر میں باغ بنانا چاہے تو سال کے ہر موسم میں بنا سکتا ہے۔ کیونکہ جو درخت بھی وہ چاہے۔ ہر وقت حاصل کر سکتا ہے اور لگا سکتا ہے۔ خواہ وہ پھلدار ہو۔ خواہ بغیر پھل کے ہو اور چند لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اُن درختوں سے دلال ہوتے ہیں اور جو چیز تمہیں درکار ہو اُسی وقت حاضر کر دیتے ہیں۔ وہ اس طرح ہے کہ انہوں نے درخت گملوں میں لگائے ہوتے ہیں اور گھر کی چھتوں پر رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور اُن کے گھروں کی اکثر چھتیں باغ ہوتے ہیں اور اُن میں سے اکثر پھلدار ہوتے

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

ہیں۔ مثلاً نارنگی۔ سنگترہ۔ انار۔ سیب۔ بہی۔ گلاب۔ ریحان اور نازبو۔ اور اگر کوئی لینا
چاہے۔ تو قلمی جاتے ہیں اُن گملوں کو اِسی طرح درختوں سمیت لکڑی پر باندھ لیتے ہیں
اور جہاں چاہتے ہیں لے جاتے ہیں اور جس طرح چاہیں وہ گملوں کے لئے زمین میں جگہ
تیار کرتے ہیں اور پھر اُس زمین میں رکھ دیتے ہیں اور جس وقت چاہتے ہیں گملوں کو
اُکھاڑ لیتے ہیں اور کئی دفعہ باہر نکالتے ہیں۔ مگر اُس سے درختوں کو کوئی ضرر یا
نقصان نہیں پہنچتا اور یہ طریقہ میں نے دُنیا بھر میں کسی اور جگہ نہیں دیکھا اور نہ ہی سُنا
ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ بہت عُمدہ ہے ؛

بفضلِ خدا تمام شُد

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri

18 = 3, 50, 83, 113, 139, 154

113, 99

CC-0 Pulwama Collection. Digitzed by eGangotri